جلد ثالث

وما اٰتٰکم الرسول فخذوہ وما نہٰکم عنہ فانتہوا
المعلم
ترجمہ
صحیح مسلم
در مطبع صدیقی واقع لاہور طبع گردید

فہرست کتاب مستطاب المعلم ترجمہ اردو صحیح مسلم جلد ثالث

صحت نامہ کتاب مستطاب المعلم ترجمہ اردو صحیح مسلم جلد ثالث

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۹۵۷	۴	رزالت	رذالت	۹۹۶	۱	جیسیون	جلیسون	۱۰۳۲	۲	خرید+	خرید
۹۵۸	۲۱	حابر	جابر	۹۹۷	۶	نیج	بہیج	〃	۴	جاتے	جاتے ہین
۹۵۹	۱	اور	اور صاع حاکم	〃	۱۶	گنٹے	گہٹے	〃	۹	سیچلے	چلین
〃	۴	اسمعیل	اسمعیل نے بہی یا	۹۹۸	۵	تواب	ثواب	〃	۲۳	جارپابون	چارپایون
〃	۱۹	اون سے	اونکی چاندی	۹۹۹	۳	سنے	تہے	۱۰۳۳	۳	اورجن	اور وہ جن
۹۶۰	۱۴	بن سلیمان	بن ابی سلیمان	۱۰۰۰	۵	رویا	دیا	۱۰۳۴	۱۸	کہ مین	کیا مین
۹۶۱	۱۵	آدمی کے	آدمی کے باپ کی	〃	۱۴	رز	زرہین	۱۰۳۵	۱۶	سے	سے
〃	〃	انہون	اونہون نے	〃	〃	〃	〃	〃	۱۸	مین	مین نے
۹۶۳	۱۰	ثواب	صواب	〃	۱۶	جاوے	جاوسے	۱۰۳۶	۲۳	فرمالے	فرمائے
۹۶۴	۱۲	کافر	کافر کیطرف	〃	〃	ہی	اسی	۱۰۳۹	۱۴	ہوئین	ہوئین
۹۶۷	۲۲	دونکر	دو بکر	〃	۲۳	ن	مین	〃	۱۵	تہمت	تہ بند
۹۶۸	۸	اکر	آکر	۱۰۰۱	۸	رسے	لوہے	۱۰۴۰	۱۶	خواج	خوارج
〃	۹	بہر	دن بہر	〃	۱۰	پرون	پورون	〃	۲۰	معتزلہ	معتزلی
۹۶۹	۵	روایتون	روایتون مین	〃	۱۶	تینک	تنک	۱۰۴۱	۸	سبحالی	سبحانی
۹۷۱	۳	کوسپخے	کو پخین	〃	۱۹	کرنا	کرتا	۱۰۴۲	۴	مین	مین سے
〃	۲۰	سے	جس نے	۱۰۰۲	۱۵	عنہ	عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۰۴۴	۲۰	مین	مین سے
〃	۲۱	فرملسے	فرماسے	۱۰۰۴	۶	کوہی	کو بہی	۱۰۴۵	۱۳	ہون	ہونگے
۹۷۲	۲۲	کوسپخے	کوپخین	〃	۱۵	ایک	ایک اس	۱۰۴۷	〃	مین	مین ایک آدمی
۹۷۳	۲۰	لادین	پلادین	۱۰۰۵	۲۱	تحریمی	تحریمی ہے	〃	۲۳	ایک بہر	ایک پہر
〃	۲۲	بہی	مین جانورون	〃	۲۳	عزہ	غرہ	۱۰۴۸	۷	سواوس	سوا اوس
۹۷۴	۱۳	ہے	زیادہ دستے تحصیلدار	۱۰۰۷	۱۲	کس کے	کس نے	۱۰۴۹	۲	اس سے	انکی زبانون سے
۹۷۷	۲۳	تو	تو آپ	۱۰۱۱	۴	اوس	اوس مین	〃	۴	چوچے	چوچخی
۹۷۸	۱۲	ہان	کہان	〃	۱۰	برای	برائی ہے	〃	۲۰	غقاری	غفاری
۹۸۰	۱۴	چاہین	چاہین تو نہ لینا	۱۰۱۲	۲	بہیلے	بہیلین	۱۰۵۰	۱۴	بجاونا	بچانا
۹۸۱	۲	علیہ	علیہ سے	〃	۴	ہوگئی	ہوگئین	۱۰۵۱	۵	نے	سنے کہا
۹۸۲	۱۶	کرتا ہے	کرتا ہے پال کر	۱۰۱۳	۹	غریب وسلماں	غریب مسلمان	〃	۱۰	شعبہ	شعبہ
۹۸۳	۲۲	ناطے	ناسے	۱۰۱۴	۶	رہتا	رہتا ہے	〃	۱۵	پر نہیر	پہر
۹۸۴	۲۳	قراءت	قرابت	〃	۱۰	بڑہانے	بڑہانے کو	۱۰۵۳	۱۹	آپ سی	آپ کے
۹۸۷	۲۲	دسنے	دیتے	۱۰۱۶	۱۷	دبنے	دینے	۱۰۵۸	۱	گئے	گئے ہین
〃	۲۲	دنون	دون	۱۰۱۹	۲۱	کہ یہ آپ	کر آپ	〃	۶	ثبت	ستبیت
۹۹۱	۲	رودتین	روایتین	۱۰۲۲	۳	ہوتا	ہوتا ہے	〃	۱۱	عزیہ	عزیز
۹۹۳	۱۴	سکے	داہنی ہاتھہ	۱۰۲۳	۱۴	مسافر کو	مسافر کو [illegible]	〃	۱۴	اسلام	السلام
۹۹۴	۱۶	کہنا	کتنا ہے	۱۰۲۴	۲۰	شدیاق	طلاق	۱۰۶۰	۱۸	کرکیا	کرلیا

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۱۰۶۰	۱۸	مین	اور	۱۱۰۵	۱۳	کہانے	کہانے	۱۱۳۸	۱۰	کرنا	کرتا
۱۰۶۲	۱۹	کسکس	کس	۱۱۰۶	۱۴	رکہتے تہے	رکہتا تہا	۱۱۴۱	۱۳	پائیسوبن	پائیسوین
〃	۲۲	الحمد	الحمدبعد	〃	۲۰	ہین	ہے	۱۱۴۲	۱	بتیسوین	تیئیسوین
۱۰۶۷	۱۹	ہوتا	ہوتا ہے	۱۱۰۷	۱۱	ستے	سے	۱۱۴۳	۶	ہین	ہے
۱۰۶۹	۱۲	دینے	دیتے	〃	۱۹	یعے	یعنے	۱۱۴۴	۶	آنکہہ	آنکہہ کیطرف
〃	۱۳	پینے	پیتے	۱۱۰۸	۴	فذیہ	فدیہ	〃	۷	تعالے	تعالی نے
〃	۱۴	لرتے	کرتے	۱۱۰۹	۲۱	ہمسے	ہم مین سے	۱۱۴۵	۲۳	کہ	فتور
۱۰۷۰	〃	لوتے	لوٹے	۱۱۱۰	۶	خود	خود یعنی	۱۱۴۶	۱	کے	کے اور
۱۰۷۴	۹	اور یہ قول	اور نہ یہ قول	۱۱۱۱	۱۳	التین	مسلم البطین	۱۱۴۷	۲	لگادیے	لگادے
۱۰۷۵	۲۰	دوردہو	دور رہو	۱۱۱۵	۱۰	سک	مشک	۱۱۴۸	۲	اور	کہ اور
۱۰۷۶	۱۴	بب	جب	〃	۱۴	〃	〃	۱۱۴۹	۵	عمر..کا	عمرہ کا
۱۰۷۷	۲	حدسے	حد سے	〃	〃	〃	〃	〃	۶	کروہ	گروہ
〃	۲۲	عبدالرحمن قاسم	عبدالرحمن بن قاسم	۱۱۱۶	۱۰	〃	〃	〃	۷	الت	حالت
۱۰۷۹	۱۷	میہونہ	میمونہ	۱۱۱۷	۱۴	عزو	غزو	۱۱۵۱	۶	نہودی	نہ ہون
۱۰۸۰	۱	جبسے	جیسے	۱۱۱۸	۲۱	اجماغ	اجماع	〃	۱۱	سے	سنے
〃	〃	جستے	جیسے	۱۱۲۲	۸	اور حبب	اور رجب	〃	〃	محرم کہ	کہ محرم
〃	۱۳	وسلم	وسلم نے	۱۱۲۴	۲۲	ببنی	بینی	〃	۱۴	بجامہ	پائجامہ
۱۰۹۲	۸	افناد	فساد	〃	〃	آخرہ	آخر	〃	۱۵	تہمت	تہبند
۱۰۹۴	۲۲	ہوتی	ہوتے ہین	۱۱۲۶	۵	بہیجایا	بہجوایا	۱۱۵۲	۱	〃	〃
۱۰۹۵	۱۲	اور وہی	اور وہ	〃	۱۹	توفیق	توثیق	〃	۱۵	سے	لیتے تہے
۱۰۹۷	۱۰	آپ	آپ نے	۱۱۲۸	۳	بیارہ	پیارا	〃	۲۳	لگانیوالے	لگانیوالی پر
۱۰۹۹	۶	کے	کیحدیث	〃	۱۶	آب	آپ	۱۱۵۳	۱	گی	لگی
〃	۱۹	وسلم	وسلم نے	〃	〃	مین	مین نے	〃	۸	مین	مین نے
۱۰۹۰	۱	اس سے	اسکے	〃	۱۷	تلے	تکیہ	〃	۱۰	لاتا ہے	لاتا
〃	۲	کہ ایک	کہ یہ	۱۱۲۹	۱۹ ۱۹	اور کہنے	اینے فرمایا روزہ کہنے	۱۱۵۴	۳	ہین	مین
〃	۱۴	کہ تو	کو تو	۱۱۳۰	۱	ہین	مین	〃	۵	چہرۃ	چہرہ
〃	۱۷	عمر	عمرو	〃	۱۶	ہوجاوکر	ہوجاویگا	۱۱۵۵	۹	بنسبت	بہ نسبت
〃	۱۳	لگاتا ہے	لگاتا	۱۱۳۲	۲۱	اسحدیث	اسحدیث سے	〃	۱۵	اختلاف	اختلاف ہے
۱۱۹۲	۶	ہوئے	ہوئے تہے	۱۱۳۴	۱	ہوااور	ہو اور	۱۱۵۹	〃	تہمت	تہبند
۱۰۹۴	۲۰	ضعیف	ضعف	۱۱۳۶	۴	نضاری	انصاری	〃	۲۱	ہوتا	ہوتا ہے
۱۰۹۸	۳	مردمی	مردی	〃	۱۰	جلاما	جلاتا	〃	۲۳	نہین	یہین
۱۰۹۷	۱۲	اداجی	اور جی	〃	۱۶	مین	مین ہے	۱۱۶۰	۴	قرآن	رقرآن
۱۱۰۱	۱	انکو	انکی	〃	۲۰	نالامن	تالاسقص	〃	۵	مین	امین
۱۱۰۳	۸	انکی	اون کی	۱۱۳۷	۹	بوذا	بوذا بن	〃	۸	بیک	لبیک لاشریک لک

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۱۱۶۰	۱۶	ملاعنین	ملاعبین	۱۲۰۴	۹	ہے	ہین	۱۲۳۵	۱	گیا	کہا
۱۱۶۲	۹	مین سر	مین	″	۲۲	ہوتی	ساتھہ ہدی	۱۲۳۸	۱۶	ہو ئی	ہوتی ہے
″	۱۰	مین	ہو	۱۲۰۵	۱	لوکون	لوگون	۱۲۴۴	۳	گہٹنیان بل	گہٹنون کے بل
۱۱۶۴	۴	نمازمین	نمازین	″	۱۰	حرنج	حرج	″	۱۳	حبب تک	جب تک شوہر
″	۵	مسک	مشک	۱۲۰۶	″	نگوری	نگوڑی	۱۲۴۵	۲	حال	حال کیا
۱۱۶۵	۹	″	″	″	۱۹	نعض	بعض	″	۱۰	بہی	یہی
۱۱۶۶	۱۹	″	″	۱۲۰۷	۲۰	والیون	والون	۱۲۴۶	۱۱	لوگوربرسان	لوگو رسان
۱۱۶۸	۷	فنبول	قبول	۱۲۰۸	۱۱	ہے	سے	″	۱۷	ہوگئی	ہوگئی تو نماز پڑہی
۱۱۷۰	۱۶	ساتھہ	ساتھہ تہے	″	۱۳	الہی	الٰہی	″	۲۱	عیاص	عباس
۱۱۷۹	۵	سرمین	سر مین سر	۱۲۰۹	۵	تجہے	تم کو	″	۲۳	ایک	ایک ایک
۱۱۹۲	۱	بہرنا	بہرتا	۱۲۱۰	۱۹	کہ یہ	کہ اس	۱۲۵۰	۱۹	چلد سے	جلد سے
″	۲	پوچہمن	پوچہین	″	۶	مطلب ہے	مطلب یہ ہے	۱۲۵۱	۲	پوہچنے	پہونچنے
۱۱۹۳	۱۳	اٹہا	اٹہایا	″	۲۳	دن	دن مین	″	۶	نفادل	تفادل
۱۱۹۷	۱	لیسوار	لیسدار	۱۲۱۱	۱۶	انہون	اونہون نے	۱۲۵۵	۲۳	مین	مین نے
″	۶	متمع	متمتع	۱۲۱۲	۹	کہ لوگ	لوگ	۱۲۵۷	۱۱	کی	کے
″	۷	وہم	وہم ہے	″	۱۶	عبنہا	عنہا کا	۱۲۵۸	۹	عمرہ	متعہ
″	۱۷	قرآن	قران	۱۲۱۳	۱	تہی تہین	تہے	۱۲۵۹	۱۸	یعنے ایک وقت نکلم	یعنی نکاح
″	۲۱	اصحابہ	صحابہ	″	۲۳	ڈہرے	دہڑلے	۱۲۶۱	۹	دونو	دونون
″	۲۴	اسکے	اسکا	۱۲۱۵	۱۱	عائشہ کا	عائشہ کے	″	۱۴	کے	نے
۱۱۹۵	۲	سے	ہین	۱۲۱۷	۲۲	قریت	قربت	۱۲۶۷	۹	قرآن	قران
″	۳	آتا ہے	آیا ہے	۱۲۱۸	۶	+	احرام باندہے ہیں	۱۲۷۰	۶	″	″
۱۱۹۶	۱۱	اسمار	السمار	۱۲۱۹	۱	اضافت	اضافت	۱۲۷۱	۸	نان	ہان
۱۱۹۷	۸	اورحج	کہ حج کو	″	۱۶	ہین کہ	ہین اور	۱۲۷۲	۱۶	قصر	کسر
″	۱۶	طریق	طرق	۱۲۲۰	۲	اور مان لی	مان لی	۱۲۷۶	۵	اتمام اور طواف	اتمام طواف
۱۲۰۰	۱۸	ہی	سے	″	۲۰	دلائل	دلالت	″	۲۴	مؤل	ماؤل
۱۲۰۱	۲	کی	کے	۱۲۲۱	۱۶	کرتے	کرتے ہین	۱۲۷۹	۱۷	اور	اور کہتی تہی جب
″	۲۴	مالک ہر	مالک کا	۱۲۲۲	۵	سینہ	سینے	″	۲۳	چیز ے	چیز سے
″	″	سے	سے چاہے	۱۲۲۳	۱۴	رہ سکے	کے لے	۱۲۸۰	۴	حبب	جب
۱۲۰۲	۹	بہی	یہی	۱۲۲۵	۱۳	فرمایا	فرمایا	۱۲۸۱	۱	عمرہ	عمرہ ہے
۱۲۰۳	۲	سکے	سکے کے	″	۱۷	تہی	تہین	۱۲۸۴	۵	حرم	احرام
″	۴	این کے	اوس سے	۱۲۲۶	۲۱	پورہ	پورا	۱۲۹۲	۷	ہے کر	آسکے
″	۱۲	کر سکتے	کر سکتے ہین	۱۲۲۷	۱۰	فتح	فسخ	۱۲۹۳	۱۵	ہد کعبہ کے	اور لیلی بیمار
″	۲۳	باقال	ماقال	″	۱۷	بہی	یہی	۰	۰	بیچ بیتا تہا	کے بیچ مین تہا
۱۲۰۴	۱	کہ بعض	اور بعض	۱۲۳۱	۱۷	ابوبکر	ابوبکر بن	۰	۰		کعبہ کی طرف

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
١٢٩٦	١٢	کہ کہا	کہا	١٣٣١	٥	رسوآل	رسول	١٣٦٥	٥	لڑکون کو	لڑکون سے
〃	٢٣	نٔ یسے	نجارسنے	〃	٨	اُن سے	آپ سے	١٣٦٦	٧	اورسس	اوراس
١٢٩٨	١٥	اس نقشہ کی	اس کی نقشہ	١٣٣٢	٢١	کو	سے اور	〃	١٠	دورہنا	دوررہنا
〃	١٩	بنی مجج	بنی جمح	١٣٣٦	٢٢	اوسی کے یہی	اسی ہیے	١٣٦٨	١٧	اون کے	اوس کے
〃	٢٢	دافعہ	واقع	١٣٣٧	٣	نکالدین	نکالدین گے	١٣٦٩	١٩	مین	مین ہین
١٢٩٩	١٥	نہین سی چھوڑا	اسی نہین چہوڑا	١٣٣٩	١٢	ان گا	انکا گوشت	١٣٧٠	١٢	سپند	سپندہ
١٣٠٠	٩	مین	مین سنے	〃	٢١	چھولین	چہولین	١٣٧٣	٧	دیا	دبا
				١٣٤٠	٥	ہوئے	ہوا	〃	〃	پرورنگار	پروردگار
١٣٠١	〃	ہانگبا	ہانکتا	١٣٤١	٨	جزور	اور جزور	١٣٧٦	٣	کہ	کہا
١٣٠٢	١٣	جج	حج	〃	٩	اونٹ	رونٹ کو	〃	٢٠	سے	کے
١٣٠٤	١٠	نالہ	نائکہ	١٣٤٣	٢٣	رسول سد	رسول اللہ	١٣٨٢	٦	عنہما	عنہ
١٣٠٥	٥	چھڑہانسے	چڑہانسے	١٣٤٦	١٣	ہے	ہو	١٣٨٣	١٩	عمروبن	عمربن
١٣٠٨	٤	اوراوردادن	اوراوراد	〃	١٤	〃	〃	١٣٨٤	١	ہوکر	ہوکہ
〃	٨	خروم	شروع	١٣٤٧	٢١	مین	مین سے	〃	٥	عمرونے	عمرنے
〃	٢٢	سکے	گے	١٣٤٨	٢	مضمون ہے	مضمون مردی سے	〃	١٣	اس	اس سے
١٣٠٩	١٥	آگے کی	آگے کے	〃	١٦	قافلہ	قافلے	١٣٨٥	١٢	بہی	تہی
١٣١٠	٩	سنی	منی	١٣٥٠	〃	کا	کا صفیہ سے	١٣٨٦	٦	آسینے	لسینے
١٣١٢	٥	ساتہہ مین کیا گرتی تہی	ساتہہ	١٣٥٢	٢١	ئین	بین	١٣٨٨	١٧	کی	کے لے
١٣١٥	٧	فرہ	ذرّہ	١٣٥٤	٧	کہڑہونا	کہڑا ہونا	١٣٨٩	١٩	واقعہ	واقع
١٣١٧	١١	ہوگئی	ہوگئین	〃	١٢	نمار	نماز	١٣٩٢	١	سے نکیا	کیا
١٣١٩	٦	نک	تک	〃	٢٣	سدانت	سداکنجی	〃	١٣	سعد کی ہی	سعد سی ہی
〃	٧	تو بہ کہ	تو یہ کہ	١٣٥٥	٨	متبت	مثبت	١٣٩٩	١٥	خیر	خبر
١٣٢٢	١٠	انکو	اُسکو	١٣٥٨	〃	اردہ	ارادہ	١٤٠٣	١٠	سسہ	سیحہ
〃	١٨	کرتے کہ یہ	کرتے ہین یہ	〃	١٨	نازل نہو	نازل ہو	〃	١٤	آندہی	اندہی
١٣٢٤	〃	خان کا	کا	〃	٢٠	بتہر	پتھر	١٤٠٤	〃	شترنیب	تنزیب
١٣٢٨	٤	ہمین	ہین سنڈ آنا	١٣٦١	١٨	تہمت	تہ بند	〃	١٦	مدینہ بہی	مدینہ
〃	١٤	وہی	وہی ہے	〃	١٩	یوسف نے	یوسفنے	١٤٠٥	٢٣	کرتا ہو	کرے گا
〃	٢٢	اشاہ	اشارہ	١٣٦٢	١٠	مجھے سے	مجہ سی سیکہو	١٤٠٦	٨	و	اور سعد
١٣٣٠	١٤	متصل	منفصل	〃	١٣	ہے ابن	ہے کہ ابن	١٤١٠	١٧	مین	تھے

مستطاب سے فائدہ اٹہائین ✤ اس کتاب مقدس کے مطالعہ کرنے والون

وحید الزمان مترجم کتاب ہذا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ثالث المعلم ترجمہ اردو صحیح مسلم

کتاب الزکوٰۃ

یہ کتاب ہے زکوۃ کے بیان مین زکوۃ لغت مین بڑہنے اور پاک کرنے کو کہتے
ہین اور زکوۃ شرعی سے چونکہ مال کی ترقی اور برکت ہوتی ہے اور دینے والا اس کا گناہون سے اور رزائل اخلاق
سے پاک ہوجاتا ہے اس لیے اس کو زکوۃ کہا اور بعضے لوگون نے کہا اسکا اجر بڑہتا ہے اس لیے زکوۃ کہا اور بعضون
نے کہا زکوۃ اپنے دینے والے کا تزکیہ کرتی ہے یعنے گواہی دیتی ہے اس کے سچے ایمان کی جیسے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَلصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ یعنے صدقہ دعوے ایمان کی دلیل ہے اور قاضی عیاض
نے نقل کیا مازری رحمۃ اللہ علیہ سے کہ زکوۃ شرع مین مواساۃ کے لیے ہے اور مواسات نہین ہوتی مگر بڑہتے
ہوئے مال مین اسی لیے مال نصاب مین جو نامی یعنے بڑہنے والا ہو جیسے نقد اور کہیتی اور چارپایے مین
زکوۃ واجب ہوتی ہے اور اس قسم کے مال مین بالاجماع زکوۃ واجب ہے اور اس کے سوا اور مالون مین اختلاف
ہے جیسے عروض وغیرہ مین یعنے سامان خانگی وغیرہ مین عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ صَدَقَةٌ وَّلَا فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ
وَّلَا فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ صَدَقَةٌ **ترجمہ** ابوسعید خدری نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی
کہ فرمایا پانچ ٹوکرون سے کم مین زکوۃ نہین اور نہ پانچ اونٹون سے کم مین زکوۃ ہے اور نہ پانچ اوقیہ سے
کم مین **ف** نووی نے فرمایا ہے کہ وسق یعنے ٹوکرا ساٹھہ صاع کا ہوتا ہے اور ہر صاع پانچ رطل اور
ثلث رطل کا بغدادی کے حساب سے اور بغداد کے رطل مین کئی قول ہین سب سے مشہور یہ ہے کہ رطل بغدادی
ایکسو اٹھائیس درہم اور چار اسباع ایک درہم کے اور بعضون نے ایک سو تیس درہم کہے ہین غرض پانچ
وسق اس حساب سے ایکہزار چہہ سو رطل ہوئے اور حافظ ترمذی نے بہی فرمایا ہے کہ صاع نبی صلے اللہ علیہ و
سلم کا بہی پانچ رطل اور ثلث رطل کا ہوتا ہے اور صاع کوفہ والون کا آٹھہ رطل کا ہوتا ہے تمام ہوا کلام
ترمذی کا مترجم کہتا ہے پانچ وسق تخمیناً پانچ من پختہ ہوئے اور من چالیس سیر کا اور امام نووی نے

فرمایا کہ اوقیہ شرعیہ باجماع محدثین وفقہا واہل لغت کے چالیس درہم ہے اور یہی اوقیہ حجاز کا ہے اور اصحاب شافعیہ نے باجماع کہا ہے کہ ہر درہم چھ دانق ہے اور دس درہم کے سات مثقال ہوتے ہین اور مثقال جاہلیت اور اسلام مین یکسان رہا ہے مترجم کہتا ہے اور پانچ اوقیہ کے دو سو درہم ہوتے ہین اور تولون کے حساب سے دوسو درہم ساڑھے باون تولے ہوتے ہین اور یہہ نصاب چاندی کی ہے کہ اس سے کم مین زکوۃ واجب نہین عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ ترجمہ عمرو بن یحیی نے اس اسناد سے مثل اسکی روایت کی عَنْ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَاَشَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَفِّهٖ بِخَمْسِ اَصَابِعِهٖ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ ترجمہ یحیے نے ابو سعید خدری سے انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی کہ آپ پانچ انگلیون سے اشارہ فرماکے وہی حدیث فرماتے تھے جو اوپر گذری عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ صَدَقَةٌ ترجمہ ابی سعید راوی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ وسق سے کم مین زکوۃ واجب نہین اور نہ پانچ اونٹ سے کم مین اور نہ پانچ اوقیہ سے کم مین عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسَاقٍ مِنْ تَمْرٍ وَلَا حَبٍّ صَدَقَةٌ ترجمہ ابی سعید نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ وسق یعنی ٹوکرا یا گونی اسے کم مین کھجور مین زکوۃ نہین اور نہ غلہ مین اس سے کم مین زکوۃ ہے عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ فِيْ حَبٍّ وَلَا تَمْرٍ صَدَقَةٌ حَتّٰى يَبْلُغَ خَمْسَةَ اَوْسُقٍ وَلَا فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ وَلَا فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ صَدَقَةٌ ترجمہ ابو سعید نے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غلہ اور کھجور مین زکوۃ نہین جب تک کہ پانچ وسق تک نہ ہو اور نہ پانچ اونٹون سے کم مین اور نہ پانچ اوقیہ سے کم چاندی مین ف ہر اوقیہ چالیس درہم کا ہے پانچ اوقیہ کے دوسو درہم ہوئے اور اس زمانہ مین کہ سن ایک ہزار تین سو چار ہے پانچ اوقیہ کے ساڑھے باون روپیہ کلدار ہوتے ہین اور تئیس ریال فرانسہ مکہ مین ہوتا ہے اور مغربی ریال ساڑھے بائیس ہوتے ہین اور سونے کی نصاب بیس دینار ہے اور دینار ساڑھے تین روپیہ کا ہوتا ہے اور درہم پانچ آنہ کچھ زیادہ کا ہوتا ہے اور وسق

فائدہ تحقیق اوقیہ اور درہم

ساٹھہ صاع کا اور چار مد کا اور مد دو رطل کا اور رطل آدہ سیر آدہ پاؤ کا اور سیر اسی روپیہ کلدار کا یہ تفصیل روپیہ کی مولنا اسحاق صاحب سے ہے اور باقی عبد اللہ سراج محدث مکہ زادہا اللہ شرفا وتعظیما سے خبر دی اسکی مترجم کو مولوی محمد صاحب سہارنپوری مہاجر مکہ نے اللہ رحمت کرے انپر وقت قرارت مسلم کے

عَنْ اِسْمٰعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيْثِ ابْنِ مَهْدِيٍّ **ترجمہ** اسمعیل سے بہی حدیث مثل اوپر کی روایت کی **عَنْ** عَبْدِ الرَّزَّاقِ اَنَا الثَّوْرِيُّ وَمَعْمَرٌ عَنْ اِسْمٰعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ مَهْدِيٍّ وَيَحْيَى بْنِ اٰدَمَ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ بَدَلَ التَّمْرِ ثَمَرٌ **ترجمہ** وہی ہے جو اوپر گذرا مگر اس مین تمر کی جگہہ ثمر کا لفظ ہے یعنے پہلون مین زکوۃ نہین جب تک پانچ وسق نہ ہون **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلعم اَنَّهٗ قَالَ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ مِّنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ مِّنَ الْاِبِلِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ مِّنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ **ترجمہ** وہی ہے جو اوپر گذرا اور اس مین پانچ اوقیہ ورق سے کم مین آپ نے فرمایا کہ زکوۃ نہین **ف** ورق بکسر را مہملہ چاندی کو کہتے ہین مضروب ہو خواہ غیر مضروب اور اہل لغت کا اس مین اختلاف ہے کہ اصل اسکی کیا ہے بعضون نے کہا ہر چاندی پر استعمال کرتے ہین اور بعضون نے کہا ورق اُسیکو بولینگے جب سکہ ہو اور بے سکہ کی چاندی پر مجازا بول سکتے ہین اور اکثر اہل لغت کا یہی قول ہے اور نصاب سونے کی کسی روایت صحیح مین وارد نہ ہوئی مگر بعض احادیث مین بیس مثقال مروی ہوا ہے اگرچہ وہ روائتین ضعیف ہین مگر اوسپر اجماع ہو گیا ہے اور امت نے ان روایتون کو قبول کر لیا ہے اور یہ سب کا اتفاق ہو گیا ہے کہ چارپایون مین اور سونے چاندی مین جب تک پورا سال نہ گزرے زکوۃ واجب نہین ہوتی سوا ان چیزون کے جنمین عشر لیا جاتا ہے اور اس حدیث سے استدلال کیا ہے شافعی نے کہ جو چاندی دو سو درہم سے کم ہو اس مین زکوۃ نہین اور حنفیہ نے اس مین خلاف کیا ہے مگر ندہب انکا بے دلیل ہے اور یہ احادیث انپر حجت ہین اور شافعی کا یہی قول ہے کہ دراہم مغشوشہ یعنی کہوٹے روپیون مین بہی زکوۃ واجب نہین جب تک اون سے ساڑہے باون تولہ کو نہ پہونچے جو نصاب ہے چاندی کی اور یہ حدیث اون کی موید ہے (نووی) **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يَذْكُرُ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْمَا سَقَتِ الْاَنْهَارُ وَالْغَيْمُ الْعُشُوْرُ وَفِيْمَا سُقِيَ بِالسَّانِيَةِ نِصْفُ الْعُشْرِ **ترجمہ** جابر نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ فرماتے تہے جسمین نہرون سے

اور مینہ سے پانی دیا جاوے اوسمین دسوان حصہ زکوۃ ہے اور جو اونٹ لگاکر سینچی جاوے اسمین بیسوان
حصہ **ف** یہ حکم ہے زراعتون کا کہ اگر وہ آسمان کے یا ندی کے پانی سے پیدا ہون جس مین محنت
کم ہوتی ہے تو دسوان حصہ زکوۃ ہے ورنہ بیسوان حصہ اور اسپر اتفاق ہے مگر اس مین اختلاف ہے کہ جتنی
چیزین زمین سے نکلتی ہین جیسے پہل اور غلہ اور پہول وغیرہ سب مین زکوۃ ہے سوا گہانس اور لکڑی
کے یا خاص چیزون مین ہے غرض ابو حنیفہ کے نزدیک ان سب مین ہے اور جمہور نے بعض مین زکوۃ
خاص کی ہے جیسے گیہون اور جو اور جوار اور کہجور اور انگور ہے اور حضرت عمر اور علی اور عائشہ رضی
اللہ تعالی عنہم کا قول ہے کہ سبز ترکاریون مین زکوۃ نہین اور زمین عشری ارٹے کے ساتھہ اسکا بہی حکم مینہ
سے سینچی ہوئی کا ہے یعنی اوس مین بہی عشر دینا ہوتا ہے اور عشری وہ زمین ہے جس مین اوپر سے
پانی دینے کی حاجت نہ ہو بلکہ اس کے درخت اپنی جڑون سے رطوبت زمین کی جذب کرین اور تروتازہ
رہین **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ عَلَی الْمُسْلِمِ فِیْ عَبْدِهٖ وَلَا
فَرَسِهٖ صَدَقَةٌ **ترجمہ** ابو ہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ نے فرمایا کہ مسلمان کے غلام اور گہوڑے
مین زکوۃ نہین **ف** نووی نے کہا ہے کہ یہ حدیث اصل ہے اس بات کی کہ ضروری چیزون مین
زکوۃ نہین جیسے گہوڑے غلام ہین اور یہی قول ہے تمام علما کا سلف سے خلف تک مگر ابو حنیفہ اور
ان کے شیخ حماد بن سلیمان اور امام زفر نے اسمین بہی زکوۃ واجب کہی ہے اور کہا ہے کہ جب گہوڑے
نر مادہ ملے ہون یا صرف مادہ ہون تو ہر ایک مین ایک دینار زکوۃ دے یا نہین اوس کی قیمت کرکے
ہر دو سو درہم مین پانچ درہم دے مگر اون کی کوئی حجت نہین اور یہ حدیث صریح اون کے مذہب کے
رد کرنے والی ہے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْسَ عَلَی الْمُسْلِمِ فِیْ عَبْدِهٖ
وَلَا فَرَسِهٖ صَدَقَةٌ **ترجمہ** وہی ہے جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ یُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ فِی الْعَبْدِ صَدَقَةٌ اِلَّا صَدَقَةُ الْفِطْرِ **ترجمہ** ابو ہریرہ نے کہا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غلام کی زکوۃ نہین مگر صدقہ فطر ہے **ف** نووی نے کہا اس سے ثابت ہوا
کہ صدقہ فطر غلام کیطرف سے مالک کو دینا ضرور ہے خواہ غلام اپنی خدمت کے لیے ہو خواہ تجارت کے لیے
اور امام مالک اور شافعی اور جمہور کا یہی مذہب ہے اور اہل کوفہ نے کہا ہے کہ تجارت کے غلامون مین
صدقہ فطر واجب نہین اور داؤد ظاہری رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ مالک پر صدقہ غلام کا واجب نہین بلکہ

غلام اپنی مزدوری مین سے باجازت مالک کے ادا کرے اور قاضی نے ابی ثور سے بہی یہی نقل کیا ہے اور
شافعی اور جمہور علما ر کا مذہب مکاتب کے لیے یہ ہے کہ نہ اوسپر فطرہ واجب ہے نہ مالک پر اور عطا اور مالک اور
ابی ثور کے نزدیک سید پر واجب ہے اور بعض اصحاب شافعی بہی اسی کے قائل ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا ہے کہ مکاتب غلام ہے جبتک کے اوسپر ایک درہم بہی باقی ہے اور مکاتب وہ غلام ہے کہ جسے
اسکے مالک نے کہا ہو کہ اتنا روپیہ مثلا سو دو سو ہمکو کما کر دیدے تو تو آزاد ہے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ عَلَی الصَّدَقَةِ فَقِیْلَ مَنَعَ ابْنُ جَمِیْلٍ وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِیْدِ وَالْعَبَّاسُ
عَمُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا یَنْقِمُ ابْنُ جَمِیْلٍ
اِلَّا اَنَّهٗ کَانَ فَقِیْرًا فَاَغْنَاهُ اللّٰهُ وَاَمَّا خَالِدٌ فَاِنَّکُمْ تَظْلِمُوْنَ خَالِدًا قَدِ احْتَبَسَ اَدْرَاعَهٗ
وَاَعْتَادَهٗ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَاَمَّا الْعَبَّاسُ فَهِیَ عَلَیَّ وَمِثْلُهَا مَعَهَا ثُمَّ قَالَ یَا عُمَرُ اَمَا شَعَرْتَ
اَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِیْهِ **ترجمہ** ابوہریرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر کو زکوۃ وصول
کرنے کو بہیجا اور انہون نے آکر کہا کہ ابن جمیل اور خالد بن ولید اور عباس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے چچا ان صاحبون نے زکوۃ نہین دی تو آپ نے فرمایا کہ ابن جمیل تو اس کا بدلا لیتا ہے کہ وہ محتاج تہا
اللہ نے اسکو امیر کردیا اور خالد پر تم زیادتی کرتے ہو اسلیے کہ اوس نے تو زرہین اور ہتہیار تک اللہ کی راہ مین
دیدیے ہین (یعنے پہر زکوۃ کیون نہ دیگا) اور رہی عباس سو انکی زکوۃ اور اتنی ہی اور میرے ذمہ ہو پہر آپ نے فرمایا
ای عمر چچا تو آدمی کے برابر ہے **ف** نووی نے فرمایا ہے کہ انہون نے خالد سے زکوۃ مانگی اس خیال سے
کہ شاید وہ تجارت کے لیے ہین اور زکوۃ اس مین واجب ہے اور حضرت نے فرمایا کہ وہ تو جہاد کے لیے ہین اور ابہی حولان
حول نہین ہوا اور یا یہہ مراد ہے کہ جب اوس نے مال سارا اللہ کی راہ مین کردیا ہے تو زکوۃ واجبہ کیون نہ ادا
کرے گا اور بعضون نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ مال تجارت پر زکوۃ واجب ہوتی ہے اور جمہور کا مذہب
یہی ہے کہ مال تجارت مین زکوۃ واجب ہوتی ہے اور داؤد ظاہری نے کہا ہے کہ مال تجارت مین زکوۃ واجب
نہین اور جناب مولینا مولوی صدیق حسن صاحب نے روضۃ الندیہ اسکی شرح مین لکہا ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک مین اگرچہ تجارت جاری تہی مگر کوئی دلیل جو تجارت کے مال مین زکوۃ واجب
کرے وارد نہین ہوئی اور وہ جو ابوداؤد اور دارقطنی اور بزار نے جابر بن سمرہ سے روایت کی ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمکو حکم فرماتے تہے کہ ہم زکوۃ دیتے رہین اون مالون کی جو بیچنے کے لیے رکہی ہین

۲ تمام ہوا قول نووی کا اور شوکانی نے درر البہیہ مین لکہا ہے کہ اموال تجارت مین زکوۃ واجب نہین

تو اسکو ابن حجر نے تلخیص مین کہا ہے کہ اس کی اسناد مین جہالت ہی اور جو حاکم اور دارقطنی نے عمران سے
مرفوعاً روایت کی ہے کہ اونٹ مین صدقہ ہی اور بکری مین صدقہ ہے اور بزّ مین صدقہ ہے اور بز زای نقطہ
دار سی ضعیف ہی حافظ ابن حجر نے اسکو فتح الباری مین ضعیف کہا ہے اور کہا ہے کہ اوس کے سب طرق
ضعیف ہین اور ایک سند کو اسکی کہا ہے کہ کچہ مضائقہ نہین (یہ کہنا بہی ضعف ہونے سے خالی نہین)
اور ایسی روایتون سے حجت قائم نہین ہوتی اور فرضیت قطعی ثابت نہین ہوسکتی علی الخصوص ایسے
امور مین جو نہایت کثرت سی جاری ہون اور ابن دقیق العید نے کہا ہے کہ مستدرک مین جو یہ حدیث آئی ہے
تو اس مین یہ لفظ ہے کہ بُرّ مین صدقہ ہے اور بُر بے نقطہ کی راسے گیہون کے معنون مین ہے اور کہا ہے کہ اگرچہ
دارقطنی نے اسکو نقطہ دار زا سے روایت کیا ہے مگر طُرق اوس کے ضعیف ہین اور حاکم نے اگرچہ اسحدیث
کی اسناد کی تصحیح کی ہے جیسے کہ محلی شرح منہاج مین ہے مگر جب اوس مین احتمال ہوگیا کہ وہ لفظ را سے ہی
یا زا نقطہ دار سی تو استدلال کے قابل نرہا اور حاکم کے مقابلہ مین حافظ ابن حجر اوس کے تضعیف کر رہے
ہین اور ابوہریرہ سے اوپر مروی ہوچکا کہ حضرت نے فرمایا مسلمان کے غلام اور گہوڑے مین صدقہ نہین اس
سے معلوم ہوا کہ کسی حال مین صدقہ نہین اور ابن منذر نے اگرچہ نقل کیا ہے کہ مال تجارت مین زکوۃ واجب
ہونے پر اجماع ہوا ہے مگر یہ نقل اون کی صحیح نہین اسلیے کہ اول تو ظاہریہ جو ایک فرقہ محدثین اسلام کا
ہے اس کے وجوب کا انکار کر رہے ہین پہر اجماع اس کے وجوب پر کیونکر ہوسکتا ہے اور یہ جو خالد کی روایت
سے استدلال کیا ہے کہ اون سے تجارت کا مال خیال کر کے زکوۃ طلب کی (یعنے جیسے ابہی نووی کی کلام مین
ہی فائدہ کے ابتدا مین گذرا) اس سے معلوم ہوا کہ مال تجارت مین زکوۃ واجب ہی یہ استدلال بہی صحیح نہین
اسلیے کہ اول تو یہ ثابت نہین کہ وہ تجارت کا تہا دوسرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خود فرمادیا کہ اوس نے
خدا کی راہ مین وقف کردیا ہے اور بعد وقف کے زکوۃ نہین تیسرے یہ بہی ہوسکتا ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب
وہ ایسا سخی اور دل والا ہے کہ سب مال اپنا خدا کی راہ مین دے چکا ہے تو زکوۃ کیون رکہیگا غرض اس سے
اموال تجارت مین زکوۃ کا وجوب نہین ثابت ہوتا غرض وجوب زکوۃ پر تجارت کے مال مین کوئی دلیل قطعی
موجود نہین اور اصل اشیا مین برائت ہی جب تک دلیل وجوب کی ثابت نہو اور اجماع کا حجت ہونا اس کے درمیان
خود اختلاف ہی کہ حصول المامول اور ارشاد الفحول مین مذکور ہے تمام ہوا کلام مولینا صدیق حسن صاحب
کا مترجم کہتا ہے غرض یہ ہے کہ مال تجارت مین زکوۃ کی فرضیت قطعی نہین ہے اسلیے اکابر نے تصحیح کی

ہے اس قول کی کہ منکر اس کا کافر نہین اور موافقت جمہور اگر کوئی ادا کرے تو ثواب سے خالی نہین مگر امام کو جبراً وصول کرنا نہین پہونچتا کہ اخذ مال مسلم بغیر حق لازم نہ آوے **باب** زکوٰۃ الفطر باب صدقہ فطر کے بیان مین **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرض زکوٰۃ الفطر من رمضان علی الناس صاعا من تمر او صاعا من شعیر علی کل حر او عبد ذکر او انثی من المسلمین **ترجمہ** عبداللہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر رمضان کے بعد لوگون پر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو فرض کیا ہے ہر آزاد اور غلام مرد و عورت پر جو مسلمان ہو **ف** صدقہ فطر جمہور سلف و خلف کے نزدیک فرض ہے اس حدیث کی ظاہر کے رو سے اور بعض اہل عراق اور اصحاب مالک اور بعض اصحاب شافعی نے کہا ہے کہ سنت ہے واجب نہین اور امام ابوحنیفہ نے فرمایا ہے کہ واجب ہے فرض نہین اسلیے کہ اون کے مذہب مین واجب اور فرض مین **فرق** ہے اور قاضی عیاض نے کہا ہے کہ وہ منسوخ ہو گیا جب کہ زکوٰۃ فرض ہوئی اور یہ غلط ہے اور ثواب یہ ہے کہ وہ فرض واجب ہے (کذا قال النووی فی شرحہ) اور اس حدیث مین اشارہ ہے کہ وقت وجوب اوسکا رمضان کے بعد ہے چنانچہ شافعی کا قول ہے کہ غروب شمس جب ہو پچھلی تاریخ مین رمضان کے اور رات شروع ہو عید الفطر کی جب واجب ہوتا ہے اور ابوحنیفہ کے نزدیک طلوع فجر سے عید کے واجب ہوتا ہے۔

عن ابن عمر قال فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زکوٰۃ الفطر صاعا من تمر او صاعا من شعیر علی کل عبد او حر صغیر او کبیر **ترجمہ** ابن عمر نے کہا مقرر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر کا ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو ہر غلام اور آزاد اور چھوٹے اور بڑے پر **عن** ابن عمر قال فرض النبی صلی اللہ علیہ وسلم صدقۃ رمضان علی الحر والعبد والذکر والانثی صاعا من تمر او صاعا من شعیر قال فعدل الناس بہ نصف صاع من بر **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** نافع ان عبد اللہ بن عمر قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر بزکوٰۃ الفطر صاع من تمر او صاع من شعیر قال ابن عمر فجعل الناس عدلہ مدین من حنطۃ **ترجمہ** نافع نے کہا کہ عبداللہ بن عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا صدقہ فطر کا ایک صاع کھجور کا یا ایک صاع جو کا ابن عمر نے کہا کہ پھر لوگون نے تجویز کیا کہ دو مد گیہون کے قیمت مین اوسکی برابر ہوتے ہین **ف**

جمہور کا مذہب یہی ہے کہ صدقہ فطر لڑکے کیطرف سے بھی دینا چاہیے جیسے اس کے اوپر کی حدیث مین ہو چکا اور ان
روایتون سے ثابت ہوا کہ جیسے شہر والون پر اسکا وجوب ہے ویسے ہی گاؤن والون اور جنگلیون پر اور یہی مذہب ہے مالک
اور ابو حنیفہ اور شافعی اور احمد اور جماہیر علما کا اور عطا اور زہری اور ربیعہ اور لیث کا قول ہے کہ سوائے
شہر والون کے اور دن پر نہین واجب ہوتا اور ان روایتون سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ جو اپنے اہل وعیال
کی قوت سے عید کے دن زیادہ رکھتا ہو اوسپر صدقہ وجب ہے اور یہی قول ہے امام شافعی کا اور ابو حنیفہ کا
قول ہے کہ جسکو زکوۃ لینا روا ہے اوسپر صدقہ وجب نہین اور امام مالک اور ان کے اصحاب مین اختلاف
ہے اور ان روایتون سے یہ بھی ثابت ہوا کہ زوجہ پر بھی واجب ہوتا ہے کہ وہ صدقہ اپنے مال سے ادا کرے
اور یہی مذہب ہے حنفیہ کا اور امام مالک اور شافعی اور جمہور کا قول ہے کہ شوہر اسکیطرف سے دیوے
جیسے عورت کو نفقہ دیتا ہے اور معلوم ہوا کہ یہ جو فرمایا باب کی پہلی روایت مین کہ جو مسلمان ہو اس سے کافر
نکل گئے غرض کسیکا غلام یا بیوی یا لڑکا یا باپ اگر کافر ہو تو اس کیطرف سے صدقہ فطر دینا وجب نہین
اگرچہ نفقہ ان کا وجب ہے اور یہی مذہب ہے امام مالک اور شافعی اور جماہیر علما کا اور کوفیون اور اسحاق
اور بعض سلف کا قول یہ ہے کہ غلام کافر سے بھی دینا واجب ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ہر آدمی کیطرف
سے ایک صاع وجب ہے پھر اگر اسکو گیہون کے اور انگور خشک کے ہو تو بالاجماع ایک صاع وجب ہے اور اگر
گیہون اور انگور ہو تو مالک اور شافعی اور جمہور کے نزدیک جب بھی صاع ہی واجب ہے اور ابو حنیفہ اور
امام احمد حنبل کے نزدیک نصف صاع واجب ہے اور جمہور کی حجت ابو سعید کی روایت ہے جو آگے آتی
ہے کہ اوسمین ایک صاع انگور کا مذکور ہے اور اسی طرح ایک صاع طعام کا اور طعام اہل حجاز کی اصطلاح
مین گیہون کو کہتے ہین اور صاع کا بیان اسکے اوپر کے باب مین ہو چکا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَ زَكٰوةَ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ عَلٰى كُلِّ نَفْسٍ
مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ حُرٍّ اَوْ عَبْدٍ اَوْ رَجُلٍ اَوِ امْرَاَةٍ صَغِيْرٍ اَوْ كَبِيْرٍ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا
مِّنْ شَعِيْرٍ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر کیا صدقہ فطر کا رمضان
کے بعد ہر ایک مسلمان پر آزاد ہو یا غلام مرد ہو یا عورت چھوٹا ہو یا بڑا ایک صاع کھجور کا یا جو کا ۔
عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ يَقُوْلُ كُنَّا نُخْرِجُ زَكٰوةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ اَوْ صَاعًا
مِّنْ شَعِيْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ اَقِطٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ زَبِيْبٍ **ترجمہ** ابو سعید کہتے

تھے کہ ہم صدقہ فطر نکالتے تھے (یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین) ایک صاع طعام کا (یعنی گیہون کا) یا ایک صاع جو کا یا کھجور کا یا پنیر کا یا انگور کا **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کُنَّا نُخْرِجُ اِذْ کَانَ فِیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ زَکٰوۃَ الْفِطْرِ عَنْ کُلِّ صَغِیْرٍ وَّ کَبِیْرٍ حُرٍّ اَوْ مَمْلُوْکٍ صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ اَقِطٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِیْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ زَبِیْبٍ فَلَمْ نَزَلْ نُخْرِجُہٗ حَتّٰی قَدِمَ عَلَیْنَا مُعَاوِیَۃُ بْنُ اَبِیْ سُفْیَانَ حَاجًّا اَوْ مُعْتَمِرًا فَکَلَّمَ النَّاسَ عَلَی الْمِنْبَرِ فَکَانَ فِیْمَا کَلَّمَ بِہِ النَّاسَ اَنْ قَالَ اِنِّیْ اَرٰی اَنَّ مُدَّیْنِ مِنْ [illegible] سَمْرَاءِ الشَّامِ تَعْدِلُ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ فَاَخَذَ النَّاسُ بِذٰلِکَ قَالَ اَبُوْ سَعِیْدٍ فَاَمَّا اَنَا فَلَا اَزَالُ اُخْرِجُہٗ کَمَا کُنْتُ اُخْرِجُہٗ اَبَدًا مَّا عِشْتُ **ترجمہ** ابو سعید خدری کہتے ہین کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین صدقہ فطر ہر چھوٹے بڑے آزاد وغلام کیطرف سے ایک صاع گیہون یا ایک صاع پنیر یا جو یا کھجور یا انگور نکالتے تھے پھر جب حضرت معویہ حج کو یا عمرے کو آئے تو لوگون مین منبر پر وعظ کہا اور اس مین کہا کہ مین جانتا ہون کہ دو مد (یعنے نصف صاع) شام کے سرخ گیہون کا برابر ہوتا ہے ایک صاع کھجور کے (یعنے قیمت مین) سو لوگون نے اسی کو لے لیا اور ابو سعید نے کہا مین تو وہی نکالی جاؤن گا جو نکالتا تھا (یعنے ایک صاع) جب تک جیون گا (سبحان اللہ یہ اتباع تھا حدیث کا اور نفرت تھی راے اور قیاس سے **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ یَقُوْلُ کُنَّا نُخْرِجُ زَکٰوۃَ الْفِطْرِ وَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْنَا عَنْ کُلِّ صَغِیْرٍ وَّ کَبِیْرٍ حُرٍّ وَّ مَمْلُوْکٍ مِّنْ ثَلَاثَۃِ اَصْنَافٍ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ صَاعًا مِّنْ اَقِطٍ صَاعًا مِّنْ شَعِیْرٍ فَلَمْ نَزَلْ نُخْرِجُہٗ کَذٰلِکَ حَتّٰی کَانَ مُعَاوِیَۃُ فَرَاٰی اَنَّ مُدَّیْنِ مِنْ بُرٍّ تَعْدِلُ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ قَالَ اَبُوْ سَعِیْدٍ فَاَمَّا اَنَا فَلَا اَزَالُ اُخْرِجُہٗ کَذٰلِکَ **ترجمہ** مضمون اس کا وہی ہے جو اوپر گذرا مگر اس مین انگور کا ذکر نہین **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ کُنَّا نُخْرِجُ زَکٰوۃَ الْفِطْرِ مِنْ ثَلَاثَۃِ اَصْنَافٍ الْاَقِطِ وَالتَّمْرِ وَالشَّعِیْرِ **ترجمہ** ابو سعید نے کہا صدقہ فطر ہم دیتے تھے پنیر اور کھجور اور جو سے **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ مُعَاوِیَۃَ لَمَّا جَعَلَ نِصْفَ الصَّاعِ مِنَ الْحِنْطَۃِ عِدْلَ صَاعٍ مِّنْ تَمْرٍ اَنْکَرَ ذٰلِکَ اَبُوْ سَعِیْدٍ وَّ قَالَ لَا اُخْرِجُ فِیْہَا اِلَّا الَّذِیْ کُنْتُ اُخْرِجُ فِیْ عَہْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ زَبِیْبٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِیْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ اَقِطٍ **ترجمہ** ابو سعید نے کہا جب حضرت معاویہ نے نصف صاع گیہون کا مقرر کیا ایک صاع کھجور کے برابر تو ابو سعید نے نکا

کیا اور کہا کہ مین تو وہی دونگا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین دیتا تہا ایک صاع کہجور یا انگور یا جو یا پنیر **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر بزکوۃ الفطر ان تؤدی قبل خروج الناس الی الصلوۃ **ترجمہ** عبداللہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم دیا کہ صدقہ فطر ادا کیا جاوے نماز کو نکلنے سے پہلے **ف** اوپر کی روایتون پر اعتماد کیا ہے حنفیہ نے کہ نصف صاع حنطہ صدقہ فطر مین دینا ان کے آگے کافی ہے حسب تجویز حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور جمہور اس کے خلاف مین ہین اور فرماتے ہین کہ یہ قول صحابی ہے اور ابو سعید وغیرہ نے جو مدت تک آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیخدمت مین رہے حضرت معاویہ کا خلاف کیا اور حضرت کے زمانہ کا جو معمول تہا اسکو سند لائے پہر حضرت معاویہ کے قول کو کیونکر ترجیح ہو سکتی ہے آپ کے زمان مبارک کے معمولی بات پر دوسری یہ کہ حضرت معاویہ نے تصریح کردی کہ یہ میری رائے ہے اور یہ اصول کا قاعدہ ہے کہ جب صحابہ کا اختلاف ہو تو کسی کا قول اولے نہین ہو سکتا لہذا اب حدیث اور قیاس دونون کو دیکہنا چاہیے تو دونون سے ثابت ہوا ایک صاع کا مشروط ہونا حدیث مین تو آہی چکا ہے اور قیاس بہی چاہتا ہے کہ انکو کہجور کے برابر گیہون بہی رہی اور مستحب وقت یہی ہے کہ عیدگاہ جانے سے پہلے ادا کردیا جاوے جیسا حدیث مین آچکا **عن** عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر باخراج زکوۃ الفطر ان تؤدی قبل خروج الناس الی الصلوۃ **ترجمہ** عبداللہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ صدقہ فطر ادا کردیا جاوے لوگون کے نماز کے جانے سے پہلے

باب اثم مانع الزکوۃ زکوۃ نہ دینے کا عذاب

عن ابی ھریرۃ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من صاحب ذھب ولا فضۃ لا یؤدی منھا حقھا الا اذا کان یوم القیمۃ صفحت لہ صفائح من نار فاحمی علیھا فی نار جھنم فیکوی بھا جنبہ وجبینہ وظھرہ کلما ردت اعیدت لہ فی یوم کان مقدارہ خمسین الف سنۃ حتی یقضی بین العباد فیری سبیلہ اما الی الجنۃ واما الی النار قیل یا رسول اللہ فالابل قال ولا صاحب ابل لا یؤدی منھا حقھا ومن حقھا حلبھا یوم وردھا الا اذا کان یوم القیمۃ بطح لھا بقاع قرقر اوفر ما کانت لا یفقد منھا فصیلا واحدا تطاہ باخفافھا وتعضہ بافواھھا کلما مر علیہ اولھا رد علیہ اخرھا فی یوم کان مقدارہ خمسین

الف سنة حتى يقضى بين العباد فيرى سبيله اما الى الجنة واما الى النار قيل يا رسول الله
فالبقر والغنم قال ولا صاحب بقر ولا غنم لا يؤدي منها حقها الا اذا كان يوم القيمة
بطح لها بقاع قرقر لا يفقد منها شيئا ليس فيها عقصاء ولا جلحاء ولا عضباء تنطحه بقرونها
وتطأه باظلافها كلما مر عليها اولها رد عليها اخرها في يوم كان مقداره خمسين
الف سنة حتى يقضى بين العباد فيرى سبيله اما الى الجنة واما الى النار قيل يا رسول الله
فالخيل قال الخيل ثلثة هي لرجل وزر وهي لرجل ستر وهي لرجل اجر فاما التي هي له وزر
فرجل ربطها رياء وفخرا ونواء على اهل الاسلام فهي له وزر واما التي هي له ستر فرجل
ربطها في سبيل الله ثم لم ينس حق الله في ظهورها ولا رقابها فهي له ستر واما التي هي له اجر
فرجل ربطها في سبيل الله لاهل الاسلام في مرج وروضة فما اكلت من ذلك المرج
او الروضة من شيء الا كتب له عدد ما اكلت حسنات وكتب له عدد ارواثها وابوالها
حسنات ولا تقطع طولها فاستنت شرفا او شرفين الا كتب الله له عدد اثارها وارواثها
حسنات ولا مر بها صاحبها على نهر فشربت منه ولا يريد ان يسقيها الا كتب الله له عدد
ما شربت حسنات قيل يا رسول الله فالحمر قال ما انزل علي في الحمر شيء الا هذه الاية
الفاذة الجامعة من يعمل مثقال ذرة خيرا يره ومن يعمل مثقال ذرة شرا يره ترجمہ ابوہریرہ
کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی چاندی سونے کا مالک ایسا نہیں کہ زکوۃ اس کی نہ دیتا
ہو مگر وہ قیامت کے دن ایسا ہوگا کہ اوسکی چاندی سونے کی تختے بنائے جاوینگے آگ کے اور وہ جہنم کی آگ
مین گرم کیے جاوینگے پھر اسکا ماتھا اور کروٹیں اس سے داغی جاوینگی اور اسکی پیٹھ اور جب وہ ٹھنڈی ہوجاوین
گے پھر گرم کیے جاوینگے پچاس ہزار برس کے دن پھر اسکو یہی عذاب ہوگا یہانتک کہ فیصلہ ہو اور بندون
کا اور اس کی کچھ راہ نکلے جنت یا دوزخ کیطرف اون سے عرض کیا کہ اے رسول اللہ کے پھر اونٹون کا
کیا حال ہوگا آپ نے فرمایا جو اونٹ والا اپنے اونٹون کا حق نہین دیتا اور اسکے حق مین سے ایک یہی ہے
کہ دودھ دوہے جس دن انکو پانی پلاوے (عرب کا معمول تھا کہ تیسرے یا چوتھے دن اونٹون کو پانی پلانے
لے جاتے وہان مسکین جمع رہتے مالک اونٹون کے انکو دودھ دوہکر پلاتے حالانکہ یہ واجب نہین ہے
مگر آپ نے اونٹون کا ایک حق اسکو بھی قرار دیا ہے جب قیامت کا دن ہوگا تو وہ اوندھا لوٹایا جاوے گا

ایک برابر زمین پر اور وہ اونٹ نہایت فربہ ہوکر آوینگے کہ ان مین سے کوئی بچہ بہی باقی نہ رہے گا اور
اسکو اپنے کہرون سے روندینگے اور مونہہ سے کاٹینگے پہر جب ان مین کا پہلا جانور روندتا چلا جاوے گا
تو پچھلا آجاویگا یونہی عذاب ہوتا رہیگا سارے دن کہ پچاس ہزار برس کا ہوگا یہانتک کہ فیصلہ ہوجاوے
بندون کا پہر اوس کی کچھ راہ نکلے جنت یا دوزخ کیطرف پہر عرض کی اے رسول اللہ کے اور گائے بکری کا
کیا حال ہوگا آپ نے فرمایا کہ کوئی گائے بکری والا ایسا نہین جو اوس کی زکوٰۃ نہ دیتا ہو مگر جب قیامت کا دن
ہوگا تو وہ اوندہا لٹایا جاوے گا ایک پٹپر صاف زمین پر اور ان گائے بکریون مین سب آوینگی کوئی
باقی نہ رہے گی اور ایسے ہونگی کہ کوئی اون مین سینگ موڑی ہوئی نہ ہوگی نہ بے سینگ کی نہ سینگ
ٹوٹی اور مارا کرا اوسکو مارینگی اپنے سینگون سے اور روندینگی اپنے کہرون سے جب اگلی اوسپر سے گذرجاوی
گی پچھلی پہر آوے گی یہی عذاب ہوگا اوسپر پچاس ہزار برس کے دن پہر یہانتک کہ فیصلہ ہوجاوے بندون
کا پہر اوس کی راہ کی جاوے جنت یا دوزخ کیطرف پہر عرض کی کہ اے رسول اللہ کے اور گہوڑے آپ نے
فرمایا گہوڑے تین طرح پر ہین ایک اپنے مالک پر بار ہے یعنے وبال ہے دوسرا اپنے مالک کا عیب ڈہانپنے والا ہے
تیسرا اپنے مالک کے ثواب کا سامان ہے اب اوس وبال والے گہوڑے کا حال سنو جو باندہا ہے اس لیے کہ
لوگون کو دکہاوے اور لوگون مین بڑہ مارے اور مسلمانون سے عداوت کرے سو یہ اپنے مالک کے حق مین
وبال ہے اور وہ جو عیب ڈہانپنے والا ہے وہ گہوڑا ہے کہ اوسکو اللہ کی راہ مین باندہا ہے (یعنے جہاد کے
لیے) اور اوسکی سواری مین اللہ کا حق نہین بہولتا اور نہ اوسکے گہانس چارے مین کمی کرتا ہے تو وہ اسکے عیب
ڈہانپنے والا ہے اور جو ثواب کا سامان ہے اسکا کیا کہنا وہ وہ گہوڑا ہے کہ باندہا اللہ کی راہ مین اہل اسلام
کی مدد اور حمایت کے لیے کسی چراگاہ یا باغ مین پہر اوس نے جو کہایا اس چراگاہ یا باغ سے اوسکی گنتی کے موافق
نیکیان اوس کے مالک کے لیے لکہی گئین اور اوس کی لید اور پیشاب تک نیکیون مین لکہا گیا اور جب وہ
اپنی لنبی رسی توڑکر ایک دو ٹیلے پر چڑہ جاتا ہے تو اوس کے قدمون اور اوسکی لید کی گنتی کے موافق نیکیان
لکہی جاتی ہین اور جب اسکا مالک کسی ندی پر سے لیے جاتا ہے اور وہ گہوڑا اسمین سے پانی پی لیتا ہے
اگرچہ مالک کو پلانے کا ارادہ بہی نہ تہا تب بہی اوس کے لیے اوسکے قطرون کے موافق نیکیان لکہی جاتی ہین
جو اوسنے پئے ہین (یہ ثواب تو بے ارادہ پانی پی لینے مین ہے پہر جب پانی پلانے کے ارادہ سے
لے جاوے تو کیا کچہ ثواب نہ پاوے گا) پہر عرض کی کہ اے رسول اللہ کے اور گدہے کا حال فرمایے آپنے

فرمایا گدہون کے واسطے میرے اوپر کوئی حکم نہین اوترا بجز اس آیت کے جو بے مثل اور جمع کرنے والی ہے فمن
یعمل آخر آیت تک یعنے جس نے ذرہ کے برابر نیکی کی وہ اسے دیکھیگا یعنے قیامت کے دن اور جس نے ذرہ برابر بدی
کی وہ بہی اوسے دیکھیگا **ف** اس حدیث سے کئی فائدے معلوم ہوئے اول یہ کہ سزا جنس گناہ سے ہے
دوسرے یہ کہ جو نعمت خدا کا حق نہ ادا کیا جاوے وہ باعث وبال ہے تیسرے وجوب ہونا زکوۃ کا گائے
بیل مین اور یہ روایت اوس کے وجوب کی روایتون سب سے زیادہ صحیح ہے چوتھے استدلال کیا ہے اسی حدیث
سے حنفیہ نے کہ گہوڑون مین بہی زکوۃ واجب ہے اور مذہب اون کا یہ ہے کہ اگر سب گہوڑے نر ہون تو
زکوۃ نہین اور اگر نر و مادہ ملے ہوئے ہون یا صرف مادہ ہون تو اون مین زکوۃ ہے اور مالک کو اختیار
ہے چاہے ہر گہوڑے کے بدلے ایک دینار دے چاہے انکی قیمت جوڑ کر چالیسوان حصہ قیمت کا ادا کرے اور
امام مالک اور شافعی اور جماہیر علما کے نزدیک گہوڑون مین زکوۃ نہین اگلی حدیث کے موافق کہ آپنے فرمایا
مسلمان پر اوسکے گہوڑے کی زکوۃ نہین اور جو حق اس حدیث مین مذکور ہے اس سے اسکی خبرگیری مراد ہے
اور کسی دوست کو مانگی دینا پانچوین فضیلت مجاہد کے گہوڑے کی کہ مرد عابد زاہد گوشہ نشین چلہ کش سے ہزار
درجہ اسکا گہوڑا افضل ہے چھٹی استدلال کیا ہے اس حدیث سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
اجتہاد روا نہین آپ جو حکم فرماتے تہی وحی سے فرماتے تہے اسیلیے گدہون کے بارے مین آپنے فرمایا کہ
مجہپر کچہ وحی نہین ہوئی مگر جمہور کا مذہب ہے کہ آپ کو اجتہاد جائز تھا مگر گدہون کے بارے مین آپ کا
اجتہاد یہی ٹہیرا کہ ان مین زکوۃ فرض نکی جاوے **عن** زید بن اسلم بهذا الاسناد بمعنى حديث
حفص بن ميسرة الى آخره غير انه قال ما من صاحب ابل لا يؤدي حقها ولم يقل منها حقها
وذكر فيه لا يفقد منها فصيلا واحدا وقال يكوى بها جنباه وجبهته وظهره **ترجمہ** زید
بن اسلم نے اسی اسناد سے یہی روایت بیان کی کہ اوس مین کچھ لفظون کا فرق ہے مطلب وہی ہے
عن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من صاحب كنز
لا يؤدي زكوته الا احمي عليه في نار جهنم فيجعل صفائح فتكوى بها جنباه وجبينه
حتى يحكم الله بين عباده في يوم كان مقداره خمسين الف سنة ثم يرى سبيله اما
الى الجنة واما الى النار وما من صاحب ابل لا يؤدي زكوتها الا بطح لها بقاع قرقر كاوفر
ما كانت تستن عليه كلما مضت عليه اخراها ردت عليه اولاها حتى يحكم الله بين عباده

فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ ثُمَّ يُرَى سَبِيلَهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ وَمَا مِنْ
صَاحِبِ غَنَمٍ لَا يُؤَدِّي زَكَوٰتَهَا إِلَّا بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ كَأَوْفَرِ مَا كَانَتْ فَتَطَؤُهُ بِأَظْلَافِهَا وَ
تَنْطِحُهُ بِقُرُونِهَا لَيْسَ فِيهَا عَقْصَاءُ وَلَا جَلْحَاءُ كُلَّمَا مَضَى عَلَيْهِ أُخْرَاهَا رُدَّتْ عَلَيْهِ أُولَاهَا
حَتَّى يَحْكُمَ اللّٰهُ بَيْنَ عِبَادِهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ مِمَّا تَعُدُّونَ ثُمَّ يُرَى
سَبِيلَهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ قَالَ سُهَيْلٌ وَلَا أَدْرِي أَذَكَرَ الْبَقَرَ أَمْ لَا قَالُوا فَالْخَيْلُ
يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ الْخَيْلُ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ أَوْ قَالَ الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا قَالَ سُهَيْلٌ أَنَا
أَشُكُّ الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ الْخَيْلُ ثَلَاثَةٌ فَهِيَ لِرَجُلٍ أَجْرٌ وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ وَلِرَجُلٍ وِزْرٌ فَأَمَّا الَّتِي
هِيَ لَهُ أَجْرٌ فَالرَّجُلُ يَتَّخِذُهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَيُعِدُّهَا لَهُ فَلَا تُغَيِّبُ شَيْئًا فِي بُطُونِهَا إِلَّا كَتَبَ
اللّٰهُ لَهُ أَجْرًا وَلَوْ رَعَاهَا فِي مَرْجٍ مَا أَكَلَتْ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِهَا أَجْرًا وَلَوْ
سَقَاهَا مِنْ نَهْرٍ كَانَ لَهُ بِكُلِّ قَطْرَةٍ تُغَيِّبُهَا فِي بُطُونِهَا أَجْرٌ حَتَّى ذَكَرَ الْأَجْرَ فِي أَبْوَالِهَا
وَأَرْوَاثِهَا وَلَوِ اسْتَنَّتْ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ كُتِبَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ تَخْطُوهَا أَجْرٌ وَأَمَّا الَّتِي هِيَ لَهُ
سِتْرٌ فَالرَّجُلُ يَتَّخِذُهَا تَكَرُّمًا وَتَجَمُّلًا وَلَا يَنْسَى حَقَّ ظُهُورِهَا وَبُطُونِهَا فِي عُسْرِهَا وَيُسْرِهَا وَأَمَّا الَّتِي
هِيَ عَلَيْهِ وِزْرٌ فَالَّذِي يَتَّخِذُهَا أَشَرًا وَبَطَرًا وَبَذَخًا وَرِيَاءَ النَّاسِ فَذَاكَ الَّذِي هِيَ عَلَيْهِ
وِزْرٌ قَالُوا فَالْحُمُرُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيَّ فِيهَا شَيْئًا إِلَّا هٰذِهِ الْآيَةَ الْجَامِعَةَ الْفَاذَّةَ
مَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ ترجمہ ابی ہریرہ نے کہا فرمایا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی صاحب کنز (یعنے خزانہ) والا ایسا نہین ہے جو زکوۃ ندیتا ہو مگر گرم کیا جاوے گا
وہ خزانہ اسکا جہنم کی آگ مین اور اوس کے تختے بنائے جاوینگے پہر داغی جاوینگی اس سے دونو کروٹین
اوسکی اور ماتہا اوسکا جبتک کہ فیصلہ کرے اللہ تعالے اپنے بندون کا اتنے بڑے دن مین جسکا اندازہ پچاس
ہزار برس ہے پہر اوسکی راہ نکلے جنت کو جانے کی یا دوزخ کو اور اور جو اونٹ والا ایسا ہو کہ انکی زکوۃ ندیتا
ہو وہ لٹایا جاوے گا ایک چٹیل زمین برابر مین اور وہ اونٹ آوینگے نہایت فربہ ہو کر جیسے دنیا مین بہت فربہ
کے وقت تہے اور وہ اسکو روندینگے اور جب ان مین کا پچہلا اوسپر نکل جاوے گا اگلا پہر لوٹ آوے گا
(یہی صحیح ہے اور اوپر کی روایت مین وارد ہوا ہے کہ جب ان مین کا پہلا روند تا چلا جاویگا پچہلا آجاوے
گا یہ راوی کی غلطی سے ہے اسلیے کہ اس مین معنے صحیح نہین ہوتے (نووی) یہانتک کہ فیصلہ کرے اللہ تعالی

اسپنے بندون کا اتنے بڑے دن مین جسکا اندازہ پچاس ہزار برس ہے پہر اوسکی راہ نکلے جنت مین جانے
کی یا دوزخ مین اور جو بکری والا ان کی زکوۃ نہین دیتا وہ لٹایا جاوے گا ایک پٹپر برابر زمین مین اور
وہ آوین گی بہت موٹی ہو کر جیسے دنیا مین تہین اور اسکو روندین گی اپنے کہرون سے اور کوچنے گی
اپنے سینگون سے کہ ان مین کوئی سینگ موڑی ہوئی اور بے سینگ والی نہ ہوگی جب اوپر سے پچہلی
گزر جاوے گی اگلی پہر آجاوے گی یہی عذاب ہوتا رہیگا جبتک اللہ فیصلہ کرے اپنے بندون کا ایسے دن میں
جسکا اندازہ پچاس ہزار برس ہے تمہاری گنتی کے حساب سے پہر اسکی راہ نکالی جاوے گی جنت کیطرف یا
دوزخ کیطرف سہیل نے کہا اور مین نہین جانتا کہ بیل کا بہی ذکر آپ نے کیا یا نہین پہر عرض کی اور گہوڑے
اے رسول اللہ کے آپ نے فرمایا گھوڑون کی پیشانی مین بہتری یا فرمایا گہوڑے کی پیشانی مین بہتری بندہی ہے
سہیل نے کہا مجہے اوس مین شک ہے کہ آپ نے فرمایا ان مین بہتری ہے قیامت کے دن تک (یعنی
جہاد کا بڑا سامان گہوڑا ہے اور بہتری دین و دنیا کی جہاد مین ہے) پہر فرمایا گھوڑے تین قسم ہین ایک تو
آدمی کے لیے ثواب ہے دوسرا پردہ ہے (اسکی عیبون کا) تیسرا وبال و عذاب ہے سو جو ثواب ہے وہ اس شخص
کا جس نے گہوڑا باندہا اللہ کی راہ مین اور طیار رکہا اوسکے واسطے (یعنے جہاد کو) سو وہ تو جو غائب کرتا
ہے اپنے پیٹ مین اللہ اوسکے مالک کے لیے ثواب لکہتا ہے (یعنے اسکا دانہ چارہ سب موجب ثواب ہے) اور
اگر اوسکو کسی چراگاہ مین چرایا تو جو کچہ اوس نے کہایا اللہ نے اوسے ثواب مین لکہا یا جس نہر سے اس نے
پانی پلایا اوس کے ہر قطرہ پر جو اوس نے پیٹ مین اٹہایا ایک ثواب ہے یہانتک کہ اوسکی پیشاب اور لید
مین ثواب کا ذکر فرمایا اور اگر ایک دو ٹیلے پر کود گیا تو ہر قدم پر جو اوس نے دہرا ایک ثواب لکہا گیا اور جو مالک
کا پردہ ہے وہ اسکا گہوڑا ہے جس نے احسان کرنے کو اور اپنی خوبی کے لیے باندہا اور اوسکی سواری کا حق
نہ بہولا (یعنے دوستون کو مانگی دیا کبہی کبہی غربا کو چڑہا لیا) اور نہ اوس کے پیٹ کا (یعنے دانے
چارے پانی مصالح کی خبر رکہے اوسکی تکلیف اور آرام مین) اور جو وبال و عذاب ہے وہ اسکا گہوڑا ہے
جس سے اترانے اور سرکشی اور شرارت کے لیے اور لوگون کو دکہانے کے لیے باندہا سو وہ اوسپر وبال
ہے پہر عرض کی کہ گدہے کا حال فرمایئے اے رسول اللہ کے فرمایا اللہ نے مجہپر اوسکے لیے کوئی حکم نہین اوتارا
مگر یہ آیت جامع بے مثل فَمَنْ يَّعْمَلْ الاية عَنْ سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ
ترجمہ سہیل سے دوسری سند سے بہی روایت آئی ہے عَنْ سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ بَدَلَ

عقصاء عضباء وقال فيكوي بها جنبه وظهره ولم يذكر جبينه ترجمہ سہیل سے تیسری سند سے بھی روایت آئی اور اوسمین عضباء کا لفظ ہے اور پیشانی کے داغ کا ذکر نہین عن ابی ھریرۃ رض عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال اذا لم يود المرء حق الله او الصدقة في ابله و ساق الحديث بنحو حديث سهيل عن ابيه ترجمہ ابی ہریرہ سے وہی روایت مروی ہوئی جو سہیل نے اپنے باپ سے اوپر روایت کی عن جابر بن عبد الله الانصاري يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما من صاحب ابل لا يفعل فيها حقها الا جاءت يوم القيمة اكثر ما كانت قط وقعد لها بقاع قرقر تستن عليه بقوائمها واخفافها ولا صاحب بقر لا يفعل فيها حقها الا جاءت يوم القيمة اكثر ما كانت وقعد لها بقاع قرقر تنطحه بقرونها وتطؤه بقوائمها ولا صاحب غنم لا يفعل فيها حقها الا جاءت يوم القيمة اكثر ما كانت وقعد لها بقاع قرقر تنطحه بقرونها وتطؤه باظلافها ليس فيها جماء ولا منكسر قرنها ولا صاحب كنز لا يفعل فيه حقه الا جاء كنزه يوم القيمة شجاعا اقرع يتبعه فاتحا فاه فاذا اتاه فر منه فيناديه خذ كنزك الذي خبأته فانا عنه غني فاذا راى ان لا بد منه سلك يده في فيه فيقضمها قضم الفحل قال ابو الزبير سمعت عبيد بن عمير يقول هذا القول ثم سألنا جابر بن عبد الله عن ذلك فقال مثل قول عبيد وقال ابو الزبير سمعت عبيد بن عمير يقول قال رجل يا رسول الله ما حق الابل قال حلبها على الماء واعارة دلوها واعارة فحلها ومنيحتها وحمل عليها في سبيل الله ترجمہ جابر نے کہا سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جو اونٹ والا حق نہ ادا کرے وہ قیامت کے دن آوے گا اور وہ اونٹ بھی بہت سے بہت ہوکر آوین گے اور مالک انکا ایک پٹپر زمین پر بٹہایا جاوے گا اور وہ اوسپر اپنے پیرون اور کہرون سے کودین گے اور جو گاے والا اسکا حق نہ ادا کرے گا وہ قیامت کے دن آوین گی بہت سی بہت اور اسکو بٹہا کر ایک پٹپر زمین مین اپنے سینگون سے کونچین گے اور پیرون سے روندینگی اور جو بکری والا اسکا حق ادا نہین کرتا وہ بھی قیامت کے دن بہت سی بہت ہوکر آوین گی اور اسکو ایک پٹپر زمین مین بٹہا کر اپنے سینگون سے کونچے گی اور اپنے کہرون سے روندینگی اور ان مین بے سینگ کی کوئی نہ ہوگی اور نہ کوئی سینگ ٹوٹی اور جو خزانہ والا ایسا ہے کہ اسکا حق ادا نہین کرتا وہ قیامت کے دن آوے گا

ایک گنجا اژدہا بن کر (یعنے جس کی زہر کی تیزی سے اوس کے خود بال جہڑ جاتے ہین اور اپنی دم پر اتنا کہڑا ہوجاتا
ہے کہ سوا اوسکے سر تک اوسکا موہنہ پہنچ جاتا ہے) اور اسکے پیچھے لگیگا موہنہ کہولکر جب اوس کے پاس آوے گا
تو مالک اوس سے بہاگیگا اور وہ پکارے گا کہ لے اپنا خزانہ جو تو نے چہپا رکہا تہا کہ مجہے اوسکی حاجت نہین ہے
(شاید یہ ندا اللہ کیطرف سے ہوگی) پہر جب وہ دیکہے گا کہ یہ مجہے نہین چہوڑتا تو اوس کے مُنہ مین ہاتہ ڈالدے گا اور
وہ اسے ایسا چباویگا جیسے اونٹ چباتا ہے ابو الزبیر نے کہا ہم نے سنا عبید بن عمیر سے کہ وہ یہی بات کہتے تہے
پہر ہمنے جابر سے پوچہا تو وہ بہی بولے مثل عبید بن عمیر کی اور ابو الزبیر نے کہا سنا مین نے عبید بن عمیر سے
کہ ایک شخص نے عرض کی اے رسول اللہ کے اونٹ کا حق کیا ہے فرمایا اسکو پانی پر دوہ لینا (کہ اسمین جانورون
کو آرام ہوتا ہے اور فقیرون کو کچہ دودہ مل جاتا ہے) اور اسکا ڈول مانگے کو دینا (یعنے پانی پلانے کا) اور اسکی نر کو
نطفہ لینے کے لیے مانگے دینا اور اسکو اللہ کی راہ مین سواری مین دینا (یعنے جہاد مین) **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ صَاحِبِ إِبِلٍ وَلَا بَقَرٍ وَلَا غَنَمٍ لَا يُؤَدِّي حَقَّهَا إِلَّا أُقْعِدَ لَهَا
يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقَاعٍ قَرْقَرٍ تَطَؤُهُ ذَاتُ الظِّلْفِ بِظِلْفِهَا وَتَنْطَحُهُ ذَاتُ الْقَرْنِ بِقَرْنِهَا لَيْسَ فِيهَا يَوْمَئِذٍ
جَمَّاءُ وَلَا مَكْسُورَةُ الْقَرْنِ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا حَقُّهَا قَالَ إِطْرَاقُ فَحْلِهَا وَإِعَارَةُ دَلْوِهَا
وَمَنِيحَتُهَا وَحَلَبُهَا عَلَى الْمَاءِ وَحَمْلٌ عَلَيْهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَلَا مِنْ صَاحِبِ مَالٍ لَا يُؤَدِّي زَكٰوتَهُ إِلَّا
تَحَوَّلَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ يَتْبَعُ صَاحِبَهُ حَيْثُمَا ذَهَبَ وَهُوَ يَفِرُّ مِنْهُ يُقَالُ هٰذَا مَالُكَ
الَّذِي كُنْتَ تَبْخَلُ بِهِ فَإِذَا رَأَى أَنَّهُ لَا بُدَّ مِنْهُ أَدْخَلَ يَدَهُ فِي فِيهِ فَجَعَلَ يَقْضَمُهَا كَمَا
يَقْضَمُ الْفَحْلُ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اونٹ والا اور گاے
والا اور بکری والا اوس کی زکوۃ نہین دیتا وہ قیامت کے دن بٹہایا جاوے گا ایک پٹپر زمین پر اور کہرون
والا جانور اسکو اپنے کہرون سے روندے گا اور سینگون والا اپنے سینگون سے کونچے گا اوسدن کوئی جانور
بے سینگ کا نہوگا نہ کوئی سینگ ٹوٹا ہم نے عرض کی اے رسول اللہ کے کیا ہے حق انکا آپ نے فرمایا اسکی
نر کو نطفہ کے لیے دینا اور اوسکی ڈول کو مانگے دینا اور اسکو دودہ پینے کے لیے مانگے دینا اور پانی جب لادین
اسکو دوہ لینا (اوسمون کو جیسے تہے پانچوین دن پانی پلانے کو لاتے ہین اور وہان فقرا جمع ہوتے ہین پہر وہان
دودہنے مین بہی جانورون کو آرام ہوتا ہے اور فقرا کو بہی دودہ ملجاتا ہے) اور اللہ کی راہ مین انکو سواری اور
بوجہہ لادنے کو دینا اور جو صاحب مال اپنے مال کی زکوۃ نہین دیتا وہ مال اسکا قیامت کے دن ایک اژدہا گنجا

نسخہ لابد لہ

نجاوے گا اور اپنے مالک کے پیچھے دوڑے گا جدہر وہ بہاگے گا اور وہ اس سے بہاگے گا پہر کہا جاویگا کہ یہ
وہی مال ہے جسمین تو بخیلی کرتا تہا (یعنے زکوۃ نہ دیتا تہا صدقہ فطر نہ ادا کرتا تہا) پہر جب وہ دیکہیگا کہ یہ میرا پیچہا نہ
چہوڑے گا تو اوس کے موہنہ مین ہاتہہ ڈالدے گا اور وہ اژدہا اسکا ہاتہہ ایسا چباڈالے گا جیسے اونٹ چباتا ہے

باب ارضاء السعاۃ زکوۃ کے تحصیلدارون کے راضی کرنے کا بیان **عن** جریر بن عبد اللہ
قال جاء ناس من الاعراب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا ان ناسا من المصدقین
یاتوننا فیظلموننا قال فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارضوا مصدقیکم قال جریر
ما صدر عنی مصدق منذ سمعت ھذا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا وھو عنی
راض **ترجمہ** جریر نے کہا چند لوگ گاؤن کے آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین اور عرض کی بعضے
تحصیلدار ہمارے پاس آتے ہین اور وہ ہمپر زیادتی کرتے مین (یعنے جانور اچہے سے اچہا لیتے ہین حالانکہ
متوسط لینا چاہیے) تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم راضی کر دیا کرو اپنے تحصیلدارون کو (گو
اگرچہ وہ تمپر زیادتی بہی کرین) جریر نے کہا جب سے مین نے یہ سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جب کوئی
تحصیلدار میرے پاس سے نہین گیا مگر خوش ہوکر **ف** یعنے اُن سے نرمی سے بات کرو تکرار نہ کرو جو حق
زکوۃ ہے اوسکو بخوشی ادا کرو اور اُس زیادتی سے یہ تحصیلدارون کی وہ زیادتی مراد ہے جس سے فاسق نہ ہو
ورنہ در صورت فسق کے وہ قابل عزل ہے اور اس صورت مین حد شرعی سے زیادہ اوسکو دینا روا نہین
عن محمد بن اسمعیل بہذا الاسناد نحوہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب** تغلیظ
عقوبۃ من لا یؤدی الزکوۃ زکوۃ نہ دینے کی سختی عذاب کی **عن** ابی ذر قال انتھیت الی
النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو جالس فی ظل الکعبۃ فلما رانی قال ھم الاخسرون ورب
الکعبۃ قال فجئت حتی جلست فلم اتقار ان قمت فقلت یا رسول اللہ فداک ابی وامی من
ھم قال ھم الاکثرون اموالا الا من قال ھکذا وھکذا وھکذا من بین یدیہ ومن
خلفہ وعن یمینہ وعن شمالہ وقلیل ما ھم ما من صاحب ابل ولا بقر ولا غنم لا
یؤدی زکوتھا الا جاءت یوم القیمۃ اعظم ما کانت واسمنہ تنطحہ بقرونھا و
تطؤہ باظلافھا کلما نفذت اخرھا عادت علیہ اولھا حتی یقضی بین الناس **ترجمہ**
ابوذر نے کہا مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس پہونچا اور آپ کعبہ کے سایہ مین بیٹہے ہوئے تہے

جب مجھکو دیکھا فرمایا وہی نقصان والے ہین رب کعبہ کی قسم تب مین آپکے پاس آیا اور بیٹھ گیا اور نہ ٹھہر سکا کہ کھڑا
ہوگیا اور عرض کی اے رسول اللہ کہ میرے ماباپ آپ پر فدا ہون کون ہین آپنے فرمایا وہ بہت مال والے ہین
مگر جسنے خرچ کیا ادہر اور اودہر اور جدہر مناسب ہوا اور دیا آگے سے اور پیچھے سے اور داہنے سے اور
بائین سے اور ایسے لوگ تہوڑے ہین یعنے جہان دین کی تائید اور خدا رسول کی مرضی دیکھی وہان بے
تکلف خرچ کیا) اور جو اونٹ والا گائے والا بکری والا کہ اونکی زکوۃ نہین دیتا قیامت کے دن آوینگے
وہ جانور اون سب دنون سے موٹے ہوکر اور جیسے بیل جیسے دنیا مین تھے اور اپنے سینگ کی اسکو کوچینگے
اور اپنے کھرون سے اسکو روندینگے جب پچھلا انکا گذر جاویگا اگلا پھر اوسپر آجاویگا یہی عذاب
ہوتا رہیگا جب تک فیصلہ ہو بندون کا **عن** اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ انْتَهَیْتُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
وَهُوَ جَالِسٌ فِیْ ظِلِّ الْکَعْبَةِ فَذَکَرَ نَحْوَ حَدِیْثِ وَکِیْعٍ غَیْرَ اَنَّهٗ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ
مَا عَلَی الْاَرْضِ رَجُلٌ یَمُوْتُ فَیَدَعُ اِبِلًا اَوْ بَقَرًا اَوْ غَنَمًا لَمْ یُؤَدِّ زَکٰوتَهَا **ترجمہ** ابوذر سے دوسری
سند سے وہی روایت مروی ہے مگر اسمین اتنا زیادہ ہے کہ آپ نے فرمایا قسم ہے اوس پروردگار کی کہ میری
جان اوسکے ہاتھ مین ہے کہ جو زمین پر مرجاوے اور اونٹ اور گائے اور بکری چھوڑ جاوے اور اوسکی زکوۃ
نہ دیوے آگے وہی حدیث بیان کی **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا یَسُرُّنِیْ
اَنَّ لِیْ اُحُدًا ذَهَبًا تَاْتِیْ عَلَیَّ ثَالِثَةٌ وَعِنْدِیْ مِنْهُ دِیْنَارٌ اِلَّا دِیْنَارًا اُرْصِدُهٗ لِدَیْنٍ عَلَیَّ **ترجمہ**
ابوہریرہ نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے یہ آرزو نہین کہ یہ احد کا پہاڑ میرے لیے سونا ہوجائے اور
تین دن سے زیادہ میرے پاس ایک دینار بھی باقی رہے مگر وہ دینار کہ مین اپنے کسی قرضخواہ کے دینے کو اٹھا
رکھون **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن**
اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ کُنْتُ اَمْشِیْ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حَرَّةِ الْمَدِیْنَةِ عِشَاءً وَنَحْنُ نَنْظُرُ
اِلٰی اُحُدٍ فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا اَبَا ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ لَبَّیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا
اُحِبُّ اَنَّ اُحُدًا ذَاکَ عِنْدِیْ ذَهَبًا اُمْسِیْ ثَالِثَةً وَعِنْدِیْ مِنْهُ دِیْنَارٌ اِلَّا دِیْنَارًا اُرْصِدُهٗ
لِدَیْنٍ اِلَّا اَنْ اَقُوْلَ بِهٖ فِیْ عِبَادِ اللّٰهِ هٰکَذَا حَثَا بَیْنَ یَدَیْهِ وَهٰکَذَا عَنْ یَمِیْنِهٖ وَهٰکَذَا عَنْ شِمَالِهٖ
قَالَ ثُمَّ مَشَیْنَا فَقَالَ یَا اَبَا ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ لَبَّیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّ الْاَکْثَرِیْنَ هُمُ
الْاَقَلُّوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ اِلَّا مَنْ قَالَ هٰکَذَا وَهٰکَذَا وَهٰکَذَا مِثْلَ مَا صَنَعَ فِی الْمَرَّةِ الْاُوْلٰی

قَالَ ثُمَّ مَشَيْنَا قَالَ يَا اَبَا ذَرٍّ كَمَا اَنْتَ حَتّٰى اٰتِيَكَ قَالَ فَانْطَلَقَ حَتّٰى تَوَارٰى عَنِّيْ قَالَ سَمِعْتُ لَغَطًا وَّسَمِعْتُ صَوْتًا قَالَ فَقُلْتُ لَعَلَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرِضَ لَهٗ قَالَ فَهَمَمْتُ اَنْ اَتَّبِعَهٗ قَالَ ثُمَّ ذَكَرْتُ قَوْلَهٗ لَا تَبْرَحْ حَتّٰى اٰتِيَكَ قَالَ فَانْتَظَرْتُهٗ فَلَمَّا جَاءَ ذَكَرْتُ لَهُ الَّذِيْ سَمِعْتُ فَقَالَ ذَالِكَ جِبْرِيْلُ اَتَانِيْ فَقَالَ مَنْ مَّاتَ مِنْ اُمَّتِكَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قَالَ قُلْتُ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ قَالَ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ **ترجمہ** ابی ذر نے کہا مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ تہا مدینکی کنکریلی زمین مین بعد دوپہر کے اور ہم احد کو دیکھہ رہے تہے تب مجہسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوذر مین نے عرض کی حاضر ہون ای رسول اللہ کے آپ نے فرمایا مین نہین چاہتا کہ یہ احد میرے پاس سونا ہوکر تین دن بہی اسمین سے ایک دینار میرے پاس بچے مگر وہ دینار کہ مین کسی قرض کے سبب اوٹہا رکہون اور اگر یہ سونا ہوجاوے تو مین اللہ کی بندون مین یون بانٹون اور آپنے اپنے آگے ایک لپ بہر کر اشارہ کیا اور اسیطرح داہنے اور بائین اشارہ کیا ابوذر نے کہا پہر ہم چلے اور آپ نے فرمایا ای ابوذر اور مین نے عرض کی حاضر ہون اے رسول اللہ کے آپنے فرمایا بہت مال والے وہی ثواب کم پانے والے ہین قیامت کے دن (یعنے زہد کی درجات عالیہ سے محروم رہنے والے) مگر جس نے خرچ کیا ادہر ادہر اور جدہر مناسب ہوا آپنے پہر ویسا ہی اشارہ کیا جیسے پہلے کیا تہا پہر ہم چلے اور آپنے فرمایا اے ابوذر تم یونہی رہنا جیسے اب ہو (یعنے یہان سے کہین جانا نہین) جبتک مین نہ آؤن اور پہر آپ چلے گئے یہانتک کہ میری نظرون سے غائب ہوگئے پہر مین نے کچہ گنگناہٹ اور آواز سنی اور دل مین کہا شاید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی دشمن ملا ہو اور مین نے ارادہ کیا کہ آپکے پیچہے جاؤن اتنے مین یاد آیا کہ آپنے فرمایا تہا یہین رہنا جب تک مین نہ آؤن تمہارے پاس غرض مین آپکا منتظر رہا پہر آپ جب تشریف لائے تو مین نے اس آواز کا جو سنی تہی آپسے ذکر کیا آپ نے فرمایا کہ وہ جبرئیل تہے ان کے اوپر سلامتی ہو اور وہ میرے پاس آئے اور انہون نے فرمایا کہ جو مرے آپ کی امت سے اور شریک نکیا ہو اوس نے اللہ کا کسی چیز کو (یعنے پنجہ شدہ جہنڈے نیزے گور چلہ نبی دولی بہوت وپری کو) وہ جنت مین جاویگا (یعنے بعد سزا پانے اپنے گناہون کے یا بخشے جانے کے بسبب رحمت کاملہ ارحم الراحمین کے یا بشفاعت انبیاء اولیاء کے) مین نے کہا اگرچہ اوس نے زنا کی ہو اور چوری کی ہو جبرئیل نے کہا اگرچہ اوسنے زنا اور چوری بہی کی ہو **ف** اس حدیث مین ترغیب ہے صدقہ پر تمام امور خیر مین اور اشارہ

ہے اس طرف کہ کوئی امر خیر مین مال کو نہ روکے بلکہ جو بات ترقی ایمان واسلام اور رفاہ عام کی ہو سب مین بدل
خوشی مال کو خرچ کرے یہی شکریہ ہے بہت مال ہونے کا نہ یہ کہ اپنی ہوائے نفسانی اور تقاضائے شیطانی
مین اسراف بیجا کرے اور اس روایت سے اور پر جو روایتین گذرین اون سے معلوم ہوا کہ قسم بغیر ضرورت کے
تاکید کلام کے لیے بہی کہنا درست ہی اور احادیث صحیحہ مین ایسی قسمین بہت آئین ہین اور اہل سنت کا
ایک بہت بڑا مسئلہ اس حدیث سے ثابت ہوا جسکا معتزلہ نے انکار کیا ہے اور وہ یہ ہے کہ اصحاب کبائر یعنی
جو لوگ کبیرہ گناہون مین آلودہ ہوئے ہین اور توحید پر مرے ہین وہ دوزخ سے نکلین گے اور جنت مین جاوینگے
گے اگرچہ ایک مدت اپنے گناہون کی سزا پانے کو دوزخ مین مقیم ومعذب رہین اور خوارج نے بہی اسکا انکار
کیا ہے اور زنا اور چوری معلوم ہوا کہ تمام کبائر مین زیادہ بیحیائی کی بات ہے عن ابی ذرؓ قال خرجت
لیلۃ من اللیالی فاذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمشی وحدہ لیس معہ انسان قال
فظننت انہ یکرہ ان یمشی معہ احد قال فجعلت امشی فی ظل القمر فالتفت فرانی
فقال من ہذا فقلت ابوذر جعلنی اللہ فداک قال یا اباذر تعالہ قال فمشیت معہ ساعۃ
فقال ان المکثرین ہم المقلون یوم القیمۃ الا من اعطاہ اللہ خیرا فنفح فیہ
یمینہ وشمالہ وبین یدیہ وورائہ وعمل فیہ خیرا قال فمشیت معہ ساعۃ فقال
اجلس ہہنا قال فاجلسنی فی قاع حولہ حجارۃ فقال لی اجلس ہہنا حتی ارجع الیک
قال فانطلق فی الحرۃ حتی لا اراہ فلبث عنی فاطال اللبث ثم انی سمعتہ وہو مقبل
وہو یقول وان سرق وان زنی قال فلما جاء لم اصبر فقلت یا نبی اللہ جعلنی اللہ فداک
من تکلم فی جانب الحرۃ ما سمعت احدا یرجع الیک شیئا قال ذلک جبریل عرض
لی فی جانب الحرۃ فقال بشر امتک انہ من مات لا یشرک باللہ شیئا دخل الجنۃ
فقلت یا جبریل وان سرق وان زنی قال نعم قال قلت وان سرق وان زنی قال نعم
قال قلت وان سرق وان زنی قال نعم وان شرب الخمر ترجمہ ابوذر نے کہا مین نکلا ایک
رات اور دیکہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکیلے چلے جاتے ہین کوئی آپ کے ساتہ نہین ہے تو مین سمجہا
کہ آپ کو منظور ہے کہ کوئی ساتہ نہ آوے (ورنہ صحابہ کب آپ کو اکیلا چہوڑتے) تو مین یہ سمجہکر چاندنی کے
سایہ مین چلنے لگا تاکہ حضرت انکو نہ دیکہین تو آپ نے میری طرف مڑکر دیکہا اور فرمایا یہ کون ہے مین نے

جبرئیل علیہ السلام

عرض کی ابوذر اللہ مجھکو آپ پر سے فدا کرے آپنے فرمایا ابوذر آؤ پھر آپکے ساتھ مین چلا تھوڑی دیر اور آپنے فرمایا
جو لوگ دنیا مین بہت مال والے ہین وہ کم درجہ والے ہین قیامت کے دن مگر جسکو اللہ تعالی مال دیوے اور وہ پھونک
پہ اڑا دے داہنے اور بائین اور آگے اور پیچھے اور کرے اس مال سے بہت خوبیان پھر انہون نے کہا مین
آپکے ساتھ تھوڑی دیر ٹہلتا رہا پھر آپنے فرمایا یہان بیٹھو اور مجھے ایک صاف زمین مین بٹھا دیا گرد اوس کے
کالے پتھر تھے اور مجھسے فرمایا تم یہین بیٹھے رہو جبتک مین لوٹ کر آؤن اور آپ چلے گئے ان پتھرون مین یہانتک
کہ مین آپکو نہ دیکھتا تھا اور وہان بہت دیر تک ٹھیرے رہے پھر مین نے سنا کہ آپ کہتے آتے تھے کہ اگرچہ چوری
کرے اور زنا کرے پھر آئے تو مجھ سے صبر نہ ہو سکا اور مین نے کہا اے نبی اللہ کے اللہ تعالی مجھے آپ پر فدا کرے
(سبحان اللہ یہ کمال عشق اور محبت کا فقرہ ہے کہ صحابہ کے زبان زد رہتا تھا رضی اللہ عنہم) کون تھا ان
کالے پتھرون مین مین نے تو کسی کو نہ دیکھا جو آپکو جواب دیتا آپ نے فرمایا وہ جبرئیل علیہ السلام تھے کہ وہ
میرے آگے آئے ان پتھرون مین اور فرمایا بشارت دو اپنی امت کو کہ جو مرا اور اوس نے اللہ کے ساتھ
کسی چیز کو شریک نہ کیا داخل ہوگا وہ جنت مین مینے کہا اے جبرئیل اگرچہ وہ چوری کرے اور زنا کرے انہون
نے کہا ہان مین نے پھر دوبارہ کہا اگرچہ وہ چوری کرے یا زنا کرے انہون نے کہا ہان مین نے پھر تیسری بار
کہا اگرچہ وہ چوری اور زنا کرے انہون نے کہا ہان اگرچہ وہ شراب بھی پیے **ف** نووی نے کہا
اس سے شراب کی سخت مذمت معلوم ہوئی کہ گویا ذہن مین جبرئیل کے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے یہ بہت
بڑا گناہ تھا اور چوری اور زنا سے بڑھکر تھا جب اسکو ذکر کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تعجب دور کرنے
کو **عَنِ** الْاَحْنَفِ بْنِ قَیْسٍ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِیْنَۃَ فَبَیْنَا اَنَا فِیْ حَلْقَۃٍ فِیْھَا مَلَاٌ مِّنْ قُرَیْشٍ اِذْ
جَآءَ رَجُلٌ اَخْشَنُ الثِّیَابِ اَخْشَنُ الْجَسَدِ اَخْشَنُ الْوَجْہِ فَقَامَ عَلَیْھِمْ فَقَالَ بَشِّرِ الْکَانِزِیْنَ
بِرَضْفٍ یُّحْمٰی عَلَیْہِ فِیْ نَارِ جَھَنَّمَ فَیُوْضَعُ عَلٰی حَلَمَۃِ ثَدْیِ اَحَدِھِمْ حَتّٰی یَخْرُجَ مِنْ
نُغْضِ کَتِفَیْہِ وَیُوْضَعُ عَلٰی نُغْضِ کَتِفَیْہِ حَتّٰی یَخْرُجَ مِنْ حَلَمَۃِ ثَدْیَیْہِ یَتَزَلْزَلُ
قَالَ فَوَضَعَ الْقَوْمُ رُءُوْسَھُمْ فَمَا رَاَیْتُ اَحَدًا مِّنْھُمْ رَجَعَ اِلَیْہِ شَیْئًا قَالَ فَاَدْبَرَ وَاتَّبَعْتُہٗ
حَتّٰی جَلَسَ اِلٰی سَارِیَۃٍ فَقُلْتُ مَا رَاَیْتُ ھٰٓؤُلَآءِ اِلَّا کَرِھُوْا مَا قُلْتَ لَھُمْ فَقَالَ اِنَّ
ھٰٓؤُلَآءِ لَا یَعْقِلُوْنَ شَیْئًا اِنَّ خَلِیْلِیْ اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَعَانِیْ فَاَجَبْتُہٗ
فَقَالَ اَتَرٰی اُحُدًا فَنَظَرْتُ مَا عَلَیَّ مِنَ الشَّمْسِ وَاَنَا اَظُنُّ اَنَّہٗ یَبْعَثُنِیْ فِیْ حَاجَۃٍ لَہٗ فَقُلْتُ

اَرَاکُمْ قَالَ مَا یَسُرُّنِیْ اَنَّ لِیْ مِثْلَهٗ ذَهَبًا اُنْفِقُهٗ کُلَّهٗ اِلَّا ثَلَاثَةَ دَنَانِیْرَ ثُمَّ هٰؤُلَاءِ یَجْمَعُوْنَ الدُّنْیَا لَا یَعْقِلُوْنَ شَیْئًا قَالَ قُلْتُ مَا لَكَ وَلِاِخْوَتِكَ مِنْ قُرَیْشٍ لَا تَعْتَرِیْهِمْ وَتُصِیْبُ مِنْهُمْ قَالَ لَا وَرَبِّكَ لَا اَسْاَلُهُمْ عَنْ دُنْیَا وَلَا اَسْتَفْتِیْهِمْ عَنْ دِیْنٍ حَتّٰی اَلْحَقَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ **ترجمہ**

احنف نے کہا مین مدینہ مین آیا اور ایک حلقہ مین بیٹھا تھا کہ اوس مین قریش کے سردار تھے کہ ایک شخص آیا موٹے کپڑے پہنے ہوئے سخت جسم والا اور سخت چہرہ والا اور ان کے پاس کھڑا ہوا اور کہا کہ خوشخبری دو مال جمع کرنے والون کو گرم پتھر کی جو جہنم کی آگ مین تپایا جاوے گا اور اوسکی چھاتی کی نوک پر رکھا جاوے گا یہانتک کہ شانے کی ہڈی سے پھوٹ نکلیگا اور شانے کی ہڈی پر رکھا جاوے گا تو چھاتیون کی نوک سے پھوٹ نکلیگا وہ پتھر ایسا ہی ہلتا ہوا آر پار ہوتا رہے گا کہا راوی نے پھر جھکا لیے لوگون نے اپنے سر اور مین نے اون مین سے کسی کو نہ دیکھا کہ انکو کچھ جواب دیتا اور پھر وہ پھرے اور مین اُن کے پیچھے ہوا (کیونکہ وہ طالب حدیث ہین) یہانتک کہ ایک کھنبے کے پاس بیٹھ گئے اور مین نے کہا کہ مین تو یہی خیال کرتا ہون کہ آپ نے جو کچھ کہا انکو بہت برا لگا تو انہون نے فرمایا کہ یہ کچھ عقل نہین رکھتے (یعنے دین کی) اور میرے دوست ابو القاسم صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھکو بلایا اور مین گیا اور فرمایا کہ تم کوہ احد کو دیکھتے ہو مین نے اپنے اوپر کی دہوپ کو خیال کیا اور یہ سمجھا کہ شاید آپ مجھے کسی اپنے کام کو وہان بھیجا چاہتے ہین اور مین نے عرض کی کہ ہان دیکھتا ہون آپنے فرمایا کہ مین یہ نہین چاہتا کہ اس پہاڑ کے برابر سونا ہو اور اگر ہو بھی تو مین خرچ کردون مگر تین دینار (یعنے ثبکا اوپر ذکر ہوا کہ قرض کے لیے رکھو) پر یہ لوگ دنیا جمع کرتے ہین اور کچھ نہین سمجھتے پھر مین نے اون سے کہا کہ تمہارا اپنے بھائیون قریش کے ساتھ کیا حال ہے کہ تم اُن کے پاس کسی حاجت کے لیے نہین جاتے اور نہ اون سے کچھ لیتے ہو انہون نے کہا مجھے قسم ہے تمہارے رب کی کہ نہ مین اون سے دنیا مانگون گا نہ دین مین کچھ پوچھون گا (اس لیے کہ مین ان سے زیادہ جانتا ہون) یہان تک کہ ملون گا مین اللہ سے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے **ف** احادیث مین تعلیم ہے زہد اور بے رغبتی کی دنیا سے اور تہدید اور تنبیہ ہے مانعان زکوٰۃ کو اور جمہور کے نزدیک کنز جسکی برائی قرآن مین اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ مین آئی ہے اور اسی طرح احادیث مین وہی جس مال کی زکوٰۃ نہ دیجاوے اور جب زکوٰۃ دیا ہے پھر وہ کنز نہ رہا خواہ وہ زیادہ ہو یا کم اور حضرت ابوذر امیر الزاہدین کا مذہب یہ تھا کہ جو اپنی حاجت

ضروری سے زیادہ آدمی رکھہ چہوڑے وہ سب کنز ہے غرض ان کا مذہب مشہور یہی ہے مگر صحیح وہی ہے جو جمہور کا مذہب مذکور ہوا **عَنْ** الاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ كُنْتُ فِي نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَمَرَّ اَبُوْ ذَرٍّ وَهُوَ يَقُوْلُ بَشِّرِ الْكَانِزِيْنَ بِكَيٍّ فِي ظُهُوْرِهِمْ يَخْرُجُ مِنْ جُنُوْبِهِمْ وَبِكَيٍّ مِنْ قِبَلِ اَقْفَائِهِمْ يَخْرُجُ مِنْ جِبَاهِهِمْ قَالَ ثُمَّ تَنَحّٰى فَقَعَدَ قَالَ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوْا هٰذَا اَبُوْ ذَرٍّ قَالَ فَقُمْتُ اِلَيْهِ فَقُلْتُ مَا شَيْءٌ سَمِعْتُكَ تَقُوْلُ قُبَيْلُ قَالَ مَا قُلْتُ اِلَّا شَيْئًا قَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ نَبِيِّهِمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ مَا تَقُوْلُ فِي هٰذَا الْعَطَاءِ قَالَ خُذْهُ فَاِنَّ فِيْهِ الْيَوْمَ مَعُوْنَةً فَاِذَا كَانَ ثَمَنًا لِدِيْنِكَ فَدَعْهُ **ترجمہ** احنف بن قیس نے کہا میں چند لوگون مین قریش کے بیٹہا ہوا تہا اور ابوذر آئے اور فرمانے لگے بشارت دو کنز جمع کرنے والون کو ایسے داغ سے جو ان کے پیٹ پر لگائے جاوین گے اور ان کے کروٹون سے نکل جاوینگے اور انکی گدیون مین لگائے جاوینگے تو انکی پیشانیون سے نکل آوینگے پہر وہ کنارے ہو گئے اور مین نے لوگون سے پوچہا کہ یہ کون ہین لوگون نے کہا یہ ابوذر ہین اور مین ان کیطرف کہڑا ہوا اور مین نے کہا یہ کیا تہا جو مین نے سُنا کہ ابہی آپ کہہ رہے تہے اونہون نے کہا مین وہی کہہ رہا تہا جو سنا مین نے ان کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے پہر مین نے کہا آپ کیا فرماتے ہین اس عطا مین (یعنے جو مال غنیمت سے امرا مسلمانون کو دیا کرتے ہین) انہون نے فرمایا تم اسکو لیتے رہو کہ اسمین مدد خرچ ہے پہر جب یہ تمہارے دین کی قیمت ہو جاوے تب چہوڑ دینا (یعنے دینے والے تم سے مداہنت فی الدین چاہین تو نہ لینا)

بَابُ الْحَثِّ عَلَى النَّفَقَةِ وَتَبْشِيْرِ الْمُنْفِقِ بِالْخَلَفِ باب سخاوت کی فضیلت مین **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ يَا ابْنَ اٰدَمَ اَنْفِقْ اُنْفِقْ عَلَيْكَ وَقَالَ يَمِيْنُ اللّٰهِ مَلْاٰى وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ مَلْاٰنُ سَحَّاءُ لَا يَغِيْضُهَا شَيْءٌ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ **ترجمہ** ابوہریرہ نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ اللہ تعالی فرماتا ہے اے بیٹے آدم کے خرچ کر کہ مین بہی تیرے اوپر خرچ کرون اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ کا ہاتہہ بہرا ہوا ہے رات دن کے خرچ کرنے سے کچہ کم نہین ہوتا **ف** اس حدیث سے ثابت ہوا کہ ہاتہہ ایک چیز ہے بلا کیفیت کہ اللہ پاک کے لیے ثابت ہے اور اُسی سے خرچ فرماتا ہے اور پکڑتا ہے اور تولتا ہے اور دونون ہاتہہ اُسکے قرآن سے ثابت ہین کہ فرماتا ہے لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ اور فرماتا ہے بَلْ يَدَاهُ مَبْسُوْطَتَانِ اور ان آیتون سے اور بہت سی حدیثون سے جنمین دونون ہاتہہ کا ذکر ہے بخوبی ثابت ہوا کہ یہ صفت قدرت کی مغایر ہے ورنہ قدرت کا تثنیہ محال ہے

بس تاویل ان کے قدرت سے باطل ہے اور یہ قول ہے جہمیہ اور معتزلہ کا چنانچہ تصریح کی اسکی امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ اپنے وصیت نامہ مین جو فقہ اکبر مشہور ہے **عن** ابی ھریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر احادیث منھا وقال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ قال لی انفق انفق علیک وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمین اللہ ملای لا یغیضھا سحاء اللیل والنھار ارایتم ما انفق منذ خلق السموات فانہ لم یغض ما فی یمینہ قال وعرشہ علی الماء وبیدہ الاخری القبض یرفع ویخفض **ترجمہ** ابو ہریرہ نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالی نے مجھ سے فرمایا کہ تم لوگون پر خرچ کرو مین تم پر خرچ کرون اور فرمایا کہ اللہ کا سیدھا ہاتھ بھرا ہوا ہے کم نہین ہوتا رات دن کے خرچ کرنے سے بہلا غور تو کرو کہ کیا کچھ خرچ کیا ہوگا جب سے آسمان اور زمین کو بنایا تو اب تک ذرا بھی کم نہین ہوا اوس کے سیدھے ہاتھ مین ہے اور عرش اسکا پانی پر ہے اور اوس کے دوسرے ہاتھ مین موت ہے اور جسکو چاہتا ہے بلند کرتا ہے جسکو چاہتا ہے پست کرتا ہے **ف** اس حدیث مین تصریح ہے کہ اوس تعالی شانہ کے دو ہاتھ ہین اور تاویل ہاتھ کی قدرت سے باطل ہے اور صحابہ اور تابعین اور تمام اسلاف صالحین انپر بغیر تاویل ایمان لاتے رہے اور محالات سے ہے یہ امر کہ تاویل ضرور ہوتی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے نہ بیان فرماتے یہانتک کہ گلزار دنیا سے تشریف لیجاتے اور اصول مین ثابت ہوچکا ہے کہ تاخیر بیان کی اس کے وقت سے جائز نہین اور یہ بھی محال ہے کہ صحابہ کے کان مین لفظ ید کا جسکی اردو ہاتھ ہے پڑتا اور ان کے عقیدون کے خلاف ہوتا اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی مراد کو جو حقیقت مین اس لفظ سے مباینت رکھتی ہوتی دریافت نہ کرتے اور سلف صالحین صحابہ سے نہ پوچھتے پس معلوم ہوا کہ یہ تاویل باطل ہے اور بہ تقلید فلاسفہ مسلمانون مین پھیلی ہے پس مومن کامل کو ضرور ہے کہ ان سب صفات پر جیسے کتاب و سنت مین وارد ہوئے ہین ایمان رکھے اور کیفیت اسکی خدا کے سپرد کرے یہی طریقہ ہے اسلاف صالحین کا صحابہ و تابعین سے اور ائمہ مجتہدین سے رضوان اللہ علیہم اجمعین اور اس روایت مین جو لفظ **فیض** وارد ہوا ہے یہ دو طرح مروی ہوا ایک قاف اور بے کے ساتھ اور یہی مشہور روایت ہے اور معنے اس کے موت کے ہے جیسے ترجمہ مین مذکور ہوئے دوسری فا اور یے کے ساتھ اسکے معنے احسان اور عطا اور رزق واسع کے ہین اور بلندی اور پستی

سے مراد کشادگی اور تنگی رزق کی ہے **باب** فضل النفقۃ علی العیال والمملوک واثم من ضیعھم او حبس نفقتھم عنھم باب اہل وعیال کے خرچ کے بیان مین **عن** ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل دینار ینفقہ الرجل دینار ینفقہ علی عیالہ ودینار ینفقہ الرجل علی دابتہ فی سبیل اللہ ودینار ینفقہ علی اصحابہ فی سبیل اللہ قال ابو قلابۃ وبدأ بالعیال ثم قال ابو قلابۃ وای رجل اعظم اجرا من رجل ینفق علی عیال صغار یعفھم او ینفعھم اللہ بہ ویغنیھم **ترجمہ** ثوبان نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر اشرفی جسکو آدمی خرچ کرتا ہے وہ ہے جسے اپنے گھر والون پر خرچ کرتا ہے (اسلیے کہ بعضے انہین سے ایسے ہین کہ اون کا نفقہ فرض ہے جیسے بیوی صغیر اولاد) اور اسیطرح وہ اشرفی جسکو اپنے جانور پر خرچ کرتا ہے اللہ کی راہ مین (یعنے جہاد مین) اور وہ اشرفی جسکو خرچ کرتا ہے اپنے رفیقون پر اللہ کی راہ مین اور ابو قلابہ نے کہا شروع کیا عیال سے پھر کہا ابو قلابہ نے کہ اوس سے بڑھکر کسکا ثواب ہے جو اپنے چھوٹے بچون پر خرچ کرتا ہے یا نفع دیوے انکو اللہ پاک اوسکے سبب سے اور بے پرواہ کردے انکو **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پہلے آدمی کو نفقات واجبہ مین خرچ کرنا ضرور ہے پھر نفقات مستحبہ مین جب واجبات سے فاضل ہو **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دینار انفقتہ فی سبیل اللہ ودینار انفقتہ فی رقبۃ ودینار تصدقت بہ علی مسکین ودینار انفقتہ علی اھلک اعظمھا اجرا الذی انفقتہ علی اھلک **ترجمہ** ابو ہریرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک اشرفی تمنے اللہ کی راہ مین دی اور ایک اپنے غلام پر خرچ کی (یا کسی غلام کے آزاد ہونے مین دی) اور ایک مسکین کو دی اور ایک اپنے گھر والون پر خرچی تو ثواب کی رو سے بڑی وہی اشرفی ہے جو اپنے گھر والون پر خرچی **عن** خیثمۃ قال کنا جلوسا مع عبد اللہ بن عمرو اذ جاءہ قھرمان لہ فدخل فقال اعطیت الرقیق قوتھم قال لا قال فانطلق فاعطھم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کفی بالمرء اثما ان یحبس عمن یملک قوتہ **ترجمہ** خیثمہ نے کہا ہم عبد اللہ بن عمرو کے پاس بیٹھے تھے کہ ان کا داروغہ آیا اور انہون نے پوچھا کہ تمنے غلامون کو خرچ دیدیا اوس نے کہا نہین انہون نے کہا دیدو اسلیے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آدمی کو اتنا ہی گناہ کافی ہے کہ جسکو خرچ دیتا ہے اوسکا خرچ روک رکھے **باب**

الابتداء فی النفقة بالنفس ثم اهله ثم القرابة **باب** پہلا اپنے ذات پر پہر اپنے گہر والون پر پہر
قرابت والون پر خرچ کرنے کا بیان **عن** جابر انه قال اعتق رجل من بنی عذرة عبدا
له عن دبر فبلغ ذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال الك مال غيره قال لا فقال
من يشتريه منى فاشتراه نعيم بن عبد الله العدوى بثمان مائة درهم فجاء بها
رسول الله صلى الله عليه وسلم فدفعها اليه ثم قال ابدأ بنفسك فتصدق عليها فان فضل شيء
فلاهلك فان فضل عن اهلك شيء فلذي قرابتك فان فضل عن ذي قرابتك شيء فهكذا
وهكذا يقول فبين يديك وعن يمينك وعن شمالك **ترجمہ** جابر نے کہا ایک شخص نے
ایک غلام آزاد کیا اپنے مرنے کے بعد (یعنے کہا کہ تو میرے مرنے کے بعد آزاد ہے) اور اس
کی خبر پہونچی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تو آپ نے فرمایا تیرے پاس اور مال ہے اوس کے سوا اوس نے
کہا نہین تب آپ نے فرمایا کون خریدتا ہے اسکو مجھ سے تو نعیم نے اوسکو آٹھ سو درہم کو خرید لیا اور درہم
حضرت پاس لے آئے آپ نے مالک غلام کو دیے اور فرمایا کہ پہلے اپنی ذات پر خرچ کرو پہر اگر بچے تو اپنے
گہر والون پر پہر بچے تو اپنے ناطے والون پر پہر بچے تو ادہر اودہر اور اشارہ کرتے تھے آپ آگے اور دہنے
اور بائین **ف** نووی نے فرمایا اس حدیث مین کئی فائدے ہین ایک تو مال خرچ کرنے کی ترتیب
دوسرے جب دو خرچ آن پڑین تو اس مین سے جسکی تاکید زیادہ ہو اوسکو مقدم رکہے **تیسرے** یہ
کہ جب مال ضرورت سے زیادہ ہو تو جمیع انواع خیر مین خرچ کرے نہ ایک نوع خاص مین **چوتھے** یہ معلوم
ہوا کہ بیع مدبر کی روا ہے اور مدبر وہی غلام ہے جس سے مالک کہے کہ میرے بعد تو آزاد ہے اور
یہی مذہب ہے امام شافعی کا کہ بیع مدبر روا ہے اور امام مالک اور اون کے اصحاب کا مذہب ہے کہ روا
نہین مگر جبکہ مالک پر قرض ہو اور یہ حدیث صاف انپر حجت ہے **عن** جابر ان رجلا من الانصار
يقال له ابو مذكور اعتق غلاما له عن دبر يقال له يعقوب وساق الحديث بمعنى
حديث الليث **ترجمہ** جابر سے دوسری سند مذکور ہے اور اس سے بہی وہی روایت مروی ہوئی
اتنی بات زیادہ ہے کہ اس مالک کا نام ابو مذکور تہا اور غلام کا یعقوب **باب** فضل النفقة
والصدقة على الاقربين والزوج والاولاد والوالدين ولو كانوا مشركين **باب**
فضیلت مین خرچ اور صدقہ کے اقربا اور زوج اور اولاد اور ماں باپ کے اگرچہ مشرک ہون

عن انس بن مالك يقول كان ابو طلحة اكثر انصاري بالمدينة مالا وكان احب اموالہ اليہ بيرحاء وكانت مستقبلة المسجد وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يدخلها ويشرب من ماء فيها طيب قال انس فلما نزلت هذه الاية لن تنالوا البر حتى تنفقوا مما تحبون قام ابو طلحة الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ان الله يقول في كتابه لن تنالوا البر حتى تنفقوا مما تحبون وان احب اموالي الي بيرحاء وانها صدقة لله ارجو برها وذخرها عند الله فضعها يا رسول الله حيث شئت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بخ ذلك مال رابح ذلك مال رابح قد سمعت ما قلت فيها واني ارى ان تجعلها في الاقربين فقسمها ابو طلحة في اقاربه وبني عمه **ترجمہ** انس نے کہا ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ مدینہ میں بہت مالدار تھے اور بہت محبوب مال اون کا بیرحا ایک باغ تہا مسجد نبوی کے آگے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس مین جاتے تہے اور اسکا میٹھا پانی پیتے تہے انس نے کہا جب یہ آیت اوتری کہ نہ پہونچوگے تم نیکی کی حد کو جب تک نہ خرچ کروگے اپنی محبوب چیزون کو اللہ کی راہ مین تو ابوطلحہ نے کہڑے ہوکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ اللہ پاک فرماتا ہے کہ تم نیکی کی حد کو نہ پہونچوگے جب تک اپنے محبوب مال نہ خرچو اور میرے سب مالون مین زیادہ محبوب بیرحا ہے اور وہ اللہ کی راہ مین صدقہ ہے اور مین اللہ سے اسکے ثواب کا اور اس کے آخرت مین جمع ہوجانے کا اللہ کے پاس امیدوار ہون سو اسکو آپ جہان چاہین رکہدین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا خوب یہ تو بڑے نفع کا مال ہے یہ تو بڑے نفع کا مال ہے مین نے سنا جو تمنے کہا اور مین مناسب جانتا ہون کہ تم اسے اپنے عزیزون مین بانٹ دو پہر اوسکو ابوطلحہ نے اپنے عزیزون اور چچازاد بہائیون مین بانٹ دیا **ف** نووی نے فرمایا اس سے کئی فائدے ہوئے اول یہ کہ جائز ہے یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور مطرف بن عبداللہ بن شخیر کہتے تہے کہ یہ روا نہین بلکہ یون کہنا چاہیے کہ اللہ نے فرمایا اور مضارع کا صیغہ بولنا روا نہین غرض یہ حدیث اون پر حجت ہے دوسرے یہ معلوم ہوا کہ مستحب ہے صدقات اور خیرات مین اہل علم و فضل سے مشورہ لینا جیسے انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشورہ لیا۔ اور معلوم ہوا کہ صدقہ عزیزون قریبون کو دینا افضل ہے بہ نسبت غیرون کے جب عزیز محتاج ہون اور یہ بہی معلوم ہوا کہ جب قرابت قریبہ کے لوگ نہ ہون تو قرابت بعیدہ والون کو دے اس لیے کہ ابوطلحہ نے وہ

اللہ عز وجل

دار ابح

باغ ابی بن کعب اور حسان بن ثابت کو تقسیم کیا اور وہ ان کی ساتوین دادا مین جا کر ملتے ہین چنانچہ آگے
آتا ہے **عن** انسٍ قال لما نزلت ہذہ الآیۃ لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون قال
ابو طلحۃ اراٰی ربنا یسألنا من اموالنا فاشہدک یا رسول اللہ انی قد جعلت ارضی
بیرحاء للہ قال فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجعلہا فی قرابتک قال فجعلہا فی
حسان بن ثابت وابی بن کعب **ترجمہ** انس نے کہا جب آیۃ مذکور اتری ابو طلحہ نے کہا ہم دیکھتے
ہین کہ ہمارا پالنے والا رزق دینے والا ہمارے مال طلب فرماتا ہے (اور ہم کو نہایت فخر کی جگہ ہے
کہ شاہنشاہ عالی جاہ بے پرواہ ادنی غلام سے کوئی شے طلب فرماوے زہی ورنہ ہے قسمت) سو مین
گواہ کرتا ہون آپ کو اے رسول اللہ کہ مین نے اپنی زمین جسکا نام بیرحا ہے اللہ کے نذر کی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے قرابت والون کو دیدو سو انہون نے حسان اور ابی بن کعب کو بانٹ
دیا **عن** میمونۃ بنت الحارث انہا اعتقت ولیدۃ فی زمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فذکرت ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لو اعطیتہا اخوالک کان
اعظم لاجرک **ترجمہ** میمونہ سے روایت ہے کہ انہون نے ایک لونڈی آزاد کی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے زمانہ مین اور اسکا ذکر کیا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تو آپ نے
فرمایا اگر تم اوسکو اپنے ماموون کو دے دیتین تو بڑا ثواب ہوتا **ف** اور بخاری مین اصیلی کی
روایت مین اخواتک وارد ہوا ہے یعنی تم اگر اپنی بہنون کو دیتی تو بہت ثواب ہوتا اور دونون روایتیں
صحیح ہین اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دونون بار ایسا ہی فرمایا اور اس مین ماں کے اقارب کے
ساتھہ سلوک کرنا ہے کہ ماں کا حق بڑا ہے **عن** زینب امرأۃ عبد اللہ قالت قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تصدقن یا معشر النساء ولو من حلیکن قالت فرجعت الی
عبد اللہ فقلت انک رجل خفیف ذات الید وان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد امرنا
بالصدقۃ فأتہ فاسألہ فان کان ذلک یجزی عنی والا صرفتہا الی غیرکم قالت
فقال لی عبد اللہ بل ائتیہ انت قالت فانطلقت فاذا امرأۃ من الانصار بباب رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاجتی حاجتہا قالت وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد
القیت علیہ المہابۃ قالت فخرج علینا بلال فقلنا لہ ائت رسول اللہ صلی اللہ علیہ

فَاَخۡبِرۡهُ اَنَّ امۡرَاَتَيۡنِ بِالۡبَابِ يَسۡاَلَانِكَ اَتُجۡزِي الصَّدَقَةُ عَنۡهُمَا عَلٰى اَزۡوَاجِهِمَا وَعَلٰى اَيۡتَامٍ فِي حُجُوۡرِهِمَا وَلَا تُخۡبِرۡهُ مَنۡ نَحۡنُ قَالَتۡ فَدَخَلَ بِلَالٌ عَلٰى رَسُوۡلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ لَهٗ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ مَنۡ هُمَا فَقَالَ امۡرَاَةٌ مِّنَ الۡاَنۡصَارِ وَزَيۡنَبُ فَقَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الزَّيَانِبِ قَالَ امۡرَاَةُ عَبۡدِ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ لَهُمَا اَجۡرَانِ اَجۡرُ الۡقَرَابَةِ وَاَجۡرُ الصَّدَقَةِ **ترجمہ** زینب عبد اللہ کی بی بی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے گروہ عورتون کے صدقہ دو اگرچہ اپنے زیور سے ہو پھر زینب نے کہا پھر مین عبد اللہ اپنے شوہر کے پاس آئی اور مین نے کہا کہ تم مفلس خالی ہاتھ آدمی ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہم لوگ صدقہ دین سو تم جاکر حضرت سے پوچھو کہ اگر مین تم کو دیدون اور صدقہ ادا ہو جاوے تو خیر ورنہ اور کسیکو دون تو عبد اللہ نے مجھسے کہا کہ تم ہی جاکر حضرت سے پوچھو پھر مین آئی اور ایک عورت انصار کی حضرت کے دروازے پر کھڑی تھی اسکا بھی کام یہی تھا جو میرا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رعب ہیبت تھا اور بلال نکلے تو ہم نے کہا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ اور انکو خبر دو کہ دو عورتین دروازے پر پوچھتی ہین کہ اگر اپنے شوہرون کو صدقہ دین تو ادا ہو جاویگا یا نہین یا ان یتیمون کو دین جنکو وہ پالتے ہین اور حضرت کو یہہ خبر نہ دینا کہ ہم لوگ کون ہین زینب نے کہا پھر بلال گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپنے فرمایا وہ کون ہین تو بلال نے عرض کیا کہ ایک عورت ہے انصار کی اور زینب ہین آپ نے فرمایا کون سی زینب ہین انہون نے کہا عبد اللہ کی بی بی تب فرمایا بلال سے آپنے کہ انکو اس مین دونا ثواب ہے ایک ثواب تو قرابت والون سے سلوک کرنیکا دوسرا صدقہ کا عَنۡ زَيۡنَبَ امۡرَاَةِ عَبۡدِ اللّٰهِ قَالَ فَذَكَرۡتُ لِاِبۡرَاهِيۡمَ فَحَدَّثَنِيۡ عَنۡ عَمۡرِو بۡنِ الۡحَارِثِ عَنۡ زَيۡنَبَ امۡرَاَةِ عَبۡدِ اللّٰهِ بِمِثۡلِهٖ سَوَاءً قَالَتۡ كُنۡتُ فِي الۡمَسۡجِدِ فَرَاٰنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَصَدَّقۡنَ وَلَوۡ مِنۡ حُلِيِّكُنَّ وَسَاقَ الۡحَدِيۡثَ بِنَحۡوِ حَدِيۡثِ اَبِي الۡاَحۡوَصِ **ترجمہ** زینب سے دوسری سند سے وہی مضمون مروی ہے اس مین یہ بات زیادہ ہے کہ مین مسجد مین تھی اور حضرت نے مجھے دیکھا اور فرمایا صدقہ دو اگرچہ اپنے زیور مین سے ہو عَنۡ زَيۡنَبَ بِنۡتِ اُمِّ سَلَمَةَ عَنۡ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتۡ قُلۡتُ يَا رَسُوۡلَ اللّٰهِ هَلۡ لِيۡ اَجۡرٌ فِيۡ بَنِيۡ اَبِيۡ سَلَمَةَ اَنۡفِقُ عَلَيۡهِمۡ وَلَسۡتُ بِتَارِكَتِهِمۡ هٰكَذَا وَهٰكَذَا اِنَّمَا هُمۡ بَنِيَّ فَقَالَ نَعَمۡ لَكِ فِيۡهِمۡ اَجۡرُ مَا اَنۡفَقۡتِ عَلَيۡهِمۡ **ترجمہ**

زینب ام سلمہ سے روایت کرتی ہین کہ مین نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے کیا مجھے ابی سلمہ کے بیٹون پر خرچ کرنے سے ثواب ہے اور مین انکو چھوڑنے والی نہین کہ ادہر اودہر پریشان ہوجاوین اسلیے کہ وہ میرے بیٹے ہین آپنے فرمایا بیشک جو تم انپر خرچ کرتی ہو اوسمین ثواب ہے **عَنْ** هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ فِي هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِهٖ **ترجمہ** ہشام بن عروہ نے دوسرے اسناد سے اسی کی مثل روایت کی ہے۔ **ف** زینب کی ان سب روایتون سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ صدقہ تطوع تھا (النووی) **عَنْ** اَبِي مَسْعُوْدٍ الْبَدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ اِذَا اَنْفَقَ عَلٰى اَهْلِهٖ نَفَقَةً وَهُوَ يَحْتَسِبُهَا كَانَتْ لَهٗ صَدَقَةً **ترجمہ** ابی مسعود نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا جو خرچ کرتا ہے مسلمان اپنے گھروالون پر اور اس مین امید ثواب کی رکھتا ہے تو وہ صدقہ ہے اوس کے لیے **عَنْ** شُعْبَةَ فِي هٰذَا الْاِسْنَادِ **ترجمہ** شعبہ سے دوسری سند سے بھی مروی ہے **عَنْ** اَسْمَاءَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمِّيْ قَدِمَتْ عَلَيَّ وَهِيَ رَاغِبَةٌ اَوْ رَاهِبَةٌ اَفَاَصِلُهَا قَالَ نَعَمْ **ترجمہ** اسماء ابی بکر کی صاحبزادی نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے میری مان آئی ہے اور وہ دین سے بیزار ہے (دوسری روایتون مین آیا ہے کہ وہ مشرکہ ہے) کیا مین اس سے سلوک اور احسان کرون آپ نے فرمایا ہان **عَنْ** اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَتْ قَدِمَتْ عَلَيَّ اُمِّيْ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فِيْ عَهْدِ قُرَيْشٍ اِذْ عَاهَدَهُمْ فَاسْتَفْتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ قَدِمَتْ عَلَيَّ اُمِّيْ وَهِيَ رَاغِبَةٌ اَفَاَصِلُ اُمِّيْ قَالَ نَعَمْ صِلِيْ اُمَّكِ **ترجمہ** اسمانے عرض کی کہ میری مان آئی اور مشرکہ ہے جس زمانہ مین کہ آپ نے قریش سے صلح کی تھی پھر کیا مین اس سے احسان کرون آپ نے فرمایا ہان احسان کرو اپنی مان سے

بَاب وُصُوْلِ ثَوَابِ الصَّدَقَةِ عَنِ الْمَيِّتِ اِلَيْهِ میت کو ایصال ثواب کا بیان **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمِّيَ افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا وَلَمْ تُوْصِ وَاَظُنُّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ اَفَلَهَا اَجْرٌ اِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ **ترجمہ** حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ ایک شخص آئے اور انھون نے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ میری مان فورًا مر گئی اور وصیت نکرنے پائی اگر بولتے تو صدقہ دیتے تو اگر مین صدقہ دون اُسے ثواب ہے آپ نے فرمایا ہان **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صدقہ دینا میت کی

طرف سے میت کو نفع دیتا ہے اور اسکو باتفاق علماے اہل سنت کے ثواب پہونچتا ہے اور اسیطرح دعا کے پہونچنے مین بہی اجماع ہے اور دَین کے ادا مین بہی اور ان سب مین نصوص وارد ہوئے ہین اور ایسے ہی قرض کا بہی اور ایسے ہی حج تطوع کا بہی اگر اوسنے وصیت کی ہو اور اختلاف ہے روزون مین جو میت کے ذمہ ہین اور مذہب ارجح اوسکا جواز ہے اسلیے کہ احادیث صحیحہ مین وارد ہو چکا ہے اور اصحاب شافعیہ کے مذہب مین قرارت قرآن کا ثواب میت کو نہین پہونچتا اور ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ وہ بہی پہونچتا ہے اور احمد بن حنبل کا مذہب یہی ہے اور باقی نماز اور تمام عبادتین اسکا ثواب شافعیہ اور جمہور کے نزدیک نہین پہونچتا اور امام احمد نے فرمایا ہے کہ سب کا ثواب پہونچتا ہے حج کیطرح سے کذا قال النووی مترجم کہتا ہے کہ ثواب کا وجود جب ہوگا کہ جب وہ مال حلال ہو اور کوی بدعت اوسکے ساتہہ مخلوط نہ ہو جیسے سوم چہارم برسی ششماہی وغیرہ تاریخون کا اپنی جانب سے مقرر کرنا یا کہانے کے اقسام اپنی جہالت سے مقرر کرنا کہ بی بی کی صحنک وہی خشکی ہی پر ہو اور نہ کہانے والی اپنی طرف سے مقرر کرنا کہ صحنک کو عورتین کہاوین مرد نہ کہاوین دو حصے نہ کہاوے شاہ عبدالحق کا توشہ حقہ پینے والے نکہاوین چاہین شراب پینے والے کہاوین اور پہر اسمین نیت تفاخر کے وسطے ہونا یہ کہ برادری مین نام ہو کہ واہ صاحب باوا کا سوم کس دہوم سے کیا اور داوے کے چالیسوین مین خوب حصے بانٹے اور مصارف صدقات مین خرچ کیا جاوے غرض جب یہہ امور موجود ہون گے جب وجود ثواب کا متحقق ہوگا پہر ایصال کا خیال بہی ہوسکتا ہے ورنہ بغیر ان امور کے ثواب ہی نہین ایصال کا کیا ذکر ہے جیسے وضو نہین تو نماز کا کیا ذکر **عَنْ** هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِیْ حَدِیْثِ اَبِیْ اُسَامَةَ وَلَمْ یُوْصِ کَمَا قَالَ ابْنُ بِشْرٍ وَلَمْ یَقُلْ ذٰلِكَ الْبَاقُوْنَ ترجمہ ہشام نے دوسری اسناد سے یہی روایت کی اور ابی اسامہ کی روایت مین یہ ہے کہ انہون نے وصیت نہین کی جیسے ابن بشر کی روایت مین ہے اور اور راویون نے اسکا ذکر نہین کیا

باب بَیَانِ اَنَّ اسْمَ الصَّدَقَةِ یَقَعُ عَلٰی کُلِّ نَوْعٍ مِّنَ الْمَعْرُوْفِ ہر نیکی صدقہ ہے

عَنْ حُذَیْفَةَ قَالَ قَالَ نَبِیُّکُمْ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ ابْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ کُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ ترجمہ حذیفہ نے کہا تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نیکی صدقہ ہے **ف** یعنی مثل صدقہ کے ہر نیکی مین ثواب ہے اور کسی نیکی مین بخل نہ کرنا چاہیے **عَنْ** اَبِی الْاَسْوَدِ الدِّیْلِیِّ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ اَنَّ نَاسًا مِّنْ اَصْحَابِ

النَّبِیِّ صَلَّے اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالُوْا لِلنَّبِیِّ صَلَّے اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ذَھَبَ اَھْلُ الدُّثُوْرِ بِالْاُجُوْرِ یُصَلُّوْنَ کَمَا نُصَلِّیْ وَیَصُوْمُوْنَ کَمَا نَصُوْمُ وَیَتَصَدَّقُوْنَ بِفُضُوْلِ اَمْوَالِھِمْ قَالَ اَوَلَیْسَ قَدْ جَعَلَ اللّٰہُ لَکُمْ مَّا تَصَدَّقُوْنَ اِنَّ بِکُلِّ تَسْبِیْحَۃٍ صَدَقَۃً وَّکُلِّ تَکْبِیْرَۃٍ صَدَقَۃٌ وَّکُلِّ تَحْمِیْدَۃٍ صَدَقَۃٌ وَّکُلِّ تَھْلِیْلَۃٍ صَدَقَۃٌ وَّاَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَۃٌ وَّنَھْیٌ عَنْ مُّنْکَرٍ صَدَقَۃٌ وَّفِیْ بُضْعِ اَحَدِکُمْ صَدَقَۃٌ قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَیَاْتِیْ اَحَدُنَا شَھْوَتَہٗ وَیَکُوْنُ لَہٗ فِیْھَا اَجْرٌ قَالَ اَرَاَیْتُمْ لَوْ وَضَعَھَا فِیْ حَرَامٍ اَکَانَ عَلَیْہِ فِیْھَا وِزْرٌ فَکَذٰلِکَ اِذَا وَضَعَھَا فِی الْحَلَالِ کَانَ لَہٗ اَجْرٌ **ترجمہ** ابی الاسود دیلی سے روایت ہے کہ ابی ذرؓ نے کہا کہ چند اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کی کہ اے رسول اللہ کے مال والے سب ثواب لوٹ لے گئے اسلیے کہ وہ نماز پڑھتے ہین جیسے ہم پڑھتے ہین اور روزہ رکھتے ہین جیسے ہم روزہ رکھتے ہین اور صدقہ دیتے ہین اپنے زائد مالون سے آپ نے فرمایا تمہارے لیے بھی تو اللہ تعالی نے صدقہ کا سامان کر دیا ہے کہ ہر تسبیح صدقہ ہے اور ہر تکبیر صدقہ ہے اور ہر تحمید صدقہ ہے اور ہر بار لا الہ الا اللہ کہنا صدقہ ہے اور اچھی بات سکھانا صدقہ ہے اور بری بات سے روکنا صدقہ ہے اور ہر شخص کے بدن کے ٹکڑے مین صدقہ ہے لوگون نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ہم مین سے کوئی شخص اپنے بدن سے اپنی شہوت نکالتا ہے (یعنے اپنی بی بی سے صحبت کرتا ہے) تو کیا اوس مین بھی ثواب ہے آپ نے فرمایا کیون نہین دیکھو تو اگر اوسے حرام مین صرف کرے تو وبال ہو کہ نہین اسیطرح جب حلال مین صرف کرتا ہے ثواب ہوتا ہے عَنْ عَائِشَۃَ تَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّہٗ خُلِقَ کُلُّ اِنْسَانٍ مِّنْ بَنِیْ اٰدَمَ عَلٰی سِتِّیْنَ وَثَلٰثِ مِائَۃِ مَفْصِلٍ فَمَنْ کَبَّرَ اللّٰہَ وَحَمِدَ اللّٰہَ وَاسْتَغْفَرَ اللّٰہَ وَعَزَلَ حَجَرًا عَنْ طَرِیْقِ النَّاسِ اَوْ شَوْکَۃً اَوْ عَظْمًا عَنْ طَرِیْقِ النَّاسِ وَاَمَرَ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ نَھٰی عَنْ مُّنْکَرٍ عَدَدَ تِلْکَ السِّتِّیْنَ وَالثَّلٰثِ مِائَۃِ السُّلَامٰی فَاِنَّہٗ یَمْشِیْ یَوْمَئِذٍ وَّقَدْ زَحْزَحَ نَفْسَہٗ عَنِ النَّارِ قَالَ اَبُوْ تَوْبَۃَ وَرُبَّمَا قَالَتْ یُمْسِیْ **ترجمہ** حضرت عائشہ ام المومنین رضے اللہ تعالی عنہا فرماتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر آدمی کے بدن مین تین سو ساٹھہ جوڑ ہین سو جسنے اللہ کی بڑائی کی اور اللہ کی حمد کی اور لا الہ الا اللہ کہا اور سبحان اللہ کہا اور استغفر اللہ کہا اور پتھر لوگون کی راہ سے ہٹا دیا یا کوئی کانٹا یا ہڈی راہ سے ہٹا دی یا اچھی بات سکھائی یا بری بات سے روکا اس تین سو ساٹھہ جوڑون کی

قال

گنتی کے برابر وہ اوس دن چل رہا ہے اور ہٹ گیا اپنی جان کو لیکر دوزخ سے ابو توبہ نے اپنی روایت
مین کبھی کہا کہ شام کرتا ہے وہ اسی حال مین **عن** مُعَاوِيَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَخِي زَيْدٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ
مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ أَوْ أَمَرَ بِمَعْرُوفٍ وَقَالَ فَإِنَّهُ يُمْسِي يَوْمَئِذٍ **ترجمہ** حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ
نے بھی روایت کی دوسری اسناد سے اسی کی مثل صرف اتنا ہے کہ أَوْ أَمَرَ بِمَعْرُوفٍ کہا یعنے واو
عطف کی جگہہ أو کہا کہ وہ اس دن شام کرتا ہے **عن** عَائِشَةَ تَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُلِقَ كُلُّ إِنْسَانٍ نَحْوَ حَدِيثِ مُعَاوِيَةَ عَنْ زَيْدٍ وَقَالَ فَإِنَّهُ يَمْشِي يَوْمَئِذٍ
ترجمہ حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے وہی روایت مروی ہوئی دوسری سند سے **ف**
اس روایت سے معلوم ہوا کہ کسی نیکی کو حقیر نہ سمجھنا چاہیے کیونکہ کیا ہوا یہ سب دوزخ سے نجات دینے والیاں ہین
عن أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ
صَدَقَةٌ قِيلَ أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَجِدْ قَالَ يَعْتَمِلُ بِيَدَيْهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهُ وَيَتَصَدَّقُ قَالَ قِيلَ
أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ قَالَ يُعِينُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوفَ قَالَ قِيلَ لَهُ أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ
قَالَ يَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ أَوِ الْخَيْرِ قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَفْعَلْ قَالَ يُمْسِكُ عَنِ الشَّرِّ فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ
ترجمہ سعید بن ابی بردہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہین وہ دادا سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ
کہ ہر مسلمان کے اوپر صدقہ ہے پھر عرض کی کہ اگر نہ ہو سکے تو آپ نے فرمایا کہ اپنے ہاتھ سے محنت کرکے
کما دے اور اپنی جان کو نفع دے اور صدقہ بھی دے پھر عرض کی بھلا اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو آپ نے
فرمایا حاجت والے کی جو حسرت و افسوس کر رہا ہے مدد کرے پھر عرض کی بھلا اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو آپ
نے فرمایا دستور کی اور نیک بات سکھاوے پھر عرض کی بھلا اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو فرمایا شر سے باز رہے
کہ یہ بھی ایک صدقہ ہے **ف** ان سب صدقات سے صدقہ تطوع مراد ہے نہ صدقہ واجبہ **عن**
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ **ترجمہ** عبد الرحمن نے شعبہ سے دوسری سند
سے وہی روایت کی **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ
أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ سُلَامَى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ
كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيهِ الشَّمْسُ قَالَ تَعْدِلُ بَيْنَ الِاثْنَيْنِ صَدَقَةٌ وَتُعِينُ الرَّجُلَ فِي دَابَّتِهِ
فَتَحْمِلُهُ عَلَيْهَا أَوْ تَرْفَعُ لَهُ عَلَيْهَا مَتَاعَهُ صَدَقَةٌ قَالَ وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ

علیہ

وَبِكُلِّ خُطْوَةٍ يَمْشِيهَا إِلَى الصَّلٰوةِ صَدَقَةٌ وَّيُمِيطُ الْأَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ صَدَقَةٌ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت روایتین کین اونہی مین یہ بھی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ہر آدمی کے ایک ایک جوڑ
پر صدقہ واجب ہوتا ہے ہر روز جب آفتاب نکلتا ہے تو دو آدمیون مین انصاف کر دینا یہ بھی ایک صدقہ ہے
کسی کی مدد کر دینا اتنی بہی کہ اوسی سواری پر چڑہا دیا یا اسکا مال لادو دیا یہ بھی ایک صدقہ ہے اور فرمایا کہ عمدہ
بات یہ بھی ایک صدقہ ہے اور ہر قدم جو وہ مسجد کو جاتے رکہتا ہے نماز کے لیے یہ بھی ایک صدقہ ہے اور
تکلیف کی چیز راہ سے ہٹا دینا یہ بھی ایک صدقہ ہے **عَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ يَوْمٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ فِيْهِ اِلَّا مَلَكَانِ يَنْزِلَانِ
فَيَقُوْلُ اَحَدُهُمَا اللّٰهُمَّ اَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا وَّيَقُوْلُ الْاٰخَرُ اللّٰهُمَّ اَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا **ترجمہ**
ابو ہریرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسدن بندے صبح کرتے ہین دو فرشتے اوترتے
ہین اور ایک تو یہ کہتا ہے کہ یا اللہ خرچ کرنے والے کو اور دے اور دوسرا کہتا ہے کہ یا اللہ بخیل کو
تباہ کر **ف** معلوم ہوا کہ بخیل کو فرشتے بھی کوستے ہین آدمی نے کوسا تو کیا برا کیا **عَنْ** حَارِثَةَ
ابْنِ وَهْبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تَصَدَّقُوْا
فَيُوْشِكُ الرَّجُلُ يَمْشِیْ بِصَدَقَتِهٖ فَيَقُوْلُ الَّذِیْ اُعْطِيَهَا لَوْ جِئْتَنِیْ بِهَا بِالْاَمْسِ قَبِلْتُهَا
وَاَمَّا الْاٰنَ فَلَا حَاجَةَ لِیْ بِهَا فَلَا يَجِدُ مَنْ يَقْبَلُهَا **ترجمہ** حارثہ بن وہب کہتے تہے سنا مین نے
رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے صدقہ دو کہ قریب ہے کہ ایسا وقت آجاوے گا کہ آدمی اپنا صدقہ
لیکر نکلے گا اور جسکو دینے لگے گا وہ کہے کہ اگر تم کل لاتے تو مین لے لیتا مگر آج تو مجہے حاجت نہین ہے
غرض کوئی نہ ملے گا جو اسے قبول کرے **ف** اسحدیث مین اشارہ ہے کہ صدقہ دینے مین دیر
نہ کرو جو کچہ دینا ہو آج دے لو کل پر ست رکہو اور ڈرنا ہے آخر زمانے کے حال سے کہ اسوقت مال کی
کثرت ہوگی اور خزانے زمین سے نکل پڑین گے اور برکتون کا مینہ برسے گا اور یہ یاجوج و ماجوج کے
ہلاک کے بعد ہوگا جب حضرت عیسی علیہ السلام کی کفش برداری اور مہدی علیہ السلام دین کی
خدمت گذاری سے اس امت کو شرف حاصل ہوگا **عَنْ** اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ
عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَاْتِيَنَّ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ يَطُوْفُ الرَّجُلُ فِيْهِ بِالصَّدَقَةِ مِنَ
الذَّهَبِ ثُمَّ لَا يَجِدُ اَحَدًا يَاْخُذُهَا مِنْهُ وَيُرَى الرَّجُلُ الْوَاحِدُ يَتْبَعُهُ اَرْبَعُوْنَ امْرَاَةً

يَلُذْنَ بِهٖ مِنْ قِلَّةِ الرِّجَالِ وَكَثْرَةِ النِّسَاءِ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ بَرَّادٍ وَتَرَى الرَّجُلَ **ترجمہ** ابوموسے سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگون پر ایک زمانہ ایسا آوے گا کہ آدمی اپنا سونے کا صدقہ لیکر پھرے گا اور کوئی نہ ملے گا کہ اُسکو قبول کرے اور ایک ایک آدمی کو دیکھنے والا دیکھے گا کہ اوس کے پیچھے چالیس چالیس عورتین لگین ہوگین اور پناہ پکڑینگی اوس کی مردون کے کم ہونے سے اور عورتون کے زیادہ ہونے سے اور ابن برادکی روایت مین یہ ہے کہ دیکھیگا تو **ف** اس حدیث مین خبر ہے بڑی بڑی لڑائیون کی اور نہایت درجہ کثرت سے قتال کی کہ مردون مین کام آوینگے عورتین رہ جاوینگی کہ اپنے سواسطے کام کاج کے لیے ایک مرد سے زیادہ نہ پاوینگی اور یہ حال وہی دجال ملعون کے بعد ہوگا جب حضرت عیسی علیہ السلام رونق افروز دنیا ہونگے اور پروردگار اون کے دیدار فرحت آثار سے اعتبار امت مرحومہ کو پر انوار کرے گا اور سونے کی قید اس لیے لگائی کہ جب سونا لینے والا کوئی نہ ہوگا تو چاندی تانبے پیتے روپیہ پیسے کو کون پوچھے گا **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكْثُرَ الْمَالُ وَيَفِيْضَ حَتّٰى يَخْرُجَ الرَّجُلُ بِزَكٰوةِ مَالِهٖ فَلَا يَجِدُ اَحَدًا يَّقْبَلُهَا مِنْهُ وَحَتّٰى تَعُوْدَ اَرْضُ الْعَرَبِ مُرُوْجًا وَّاَنْهَارًا **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت نہ آویگی جب تک کہ مال بہت نہ ہوجاوے اور بہہ نہ نکلے یہانتک کہ آدمی اپنی زکوۃ لیکر نکلے اور کسیکو نہ پاوے کا جو اوسکو قبول کرے یہانتک کہ زمین عرب کی چراگاہ اور نہرین ہوجاوے **ف** یعنی قلت سے مردون کے زمین مین کوئی زراعت نہ کرے اور زمین بنجر پڑجاوے کہ جانورون کی چرائی کے سوا اور کسی کام کی نہ ہو اور یہ لڑائی کی کثرت اور قتل کی شدت کے سبب سے ہو۔ **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكْثُرَ فِيْكُمُ الْمَالُ فَيَفِيْضَ حَتّٰى يُهِمَّ رَبَّ الْمَالِ مَنْ يَّقْبَلُهُ مِنْهُ صَدَقَةً وَّيُدْعٰى اِلَيْهِ الرَّجُلُ فَيَقُوْلُ لَا اَرَبَ لِيْ فِيْهِ **ترجمہ** ابی ہریرہ نے روایت کی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت نہ آویگی جب تک مال بہت ہوکر بہہ نہ نکلے اور یہانتک کثرت ہو کہ مال والا سوچے کہ اُسکا صدقہ کون لے گا اور آدمی صدقہ لینے کو بلایا جاوے تو وہ کہے کہ مجھے تو اس کی حاجت نہین ہے **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقِيْءُ الْاَرْضُ اَفْلَاذَ كَبِدِهَا اَمْثَالَ الْاُسْطُوَانِ

مِنَ الذَّهَبِ الْفِضَّةِ فَيَجِيءُ الْقَاتِلُ فَيَقُولُ فِي هٰذَا قَتَلْتُ وَيَجِيءُ الْقَاطِعُ فَيَقُولُ فِي هٰذَا قَطَعْتُ رَحِمِي وَيَجِيءُ السَّارِقُ فَيَقُولُ فِي هٰذَا قُطِعَ يَدِي ثُمَّ يَدَعُونَهُ فَلَا يَأْخُذُونَ مِنْهُ شَيْئًا

ابوہریرہ نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زمین اپنے کلیجے کے ٹکڑون کو قے کردیگی جیسے بڑے کھنبے ہوتے ہین سونے سے اور چاندی اور خونی آوے گا اور کہیگا کہ اسکے لیے مین نے خون کیا تہا اور ناتون کا کاٹنے والا آوے گا اور کہیگا کہ اہی کے لیے مین اپنے ناتے والون کا حق کاٹ لیا اور چور آوے گا اور کہے گا کہ اسی کے واسطے میرا ہاتہہ کاٹا گیا پہر سب کہ سب سے چہوڑ دینگے اور کوئی اس مین سے کچہہ نہ لیگا **ف** اسحدیث مین خبر ہے کہ قیامت کی قریب مین اپنے خزانے اوگل دے گی اور ہر شخص اوس کی برائی بیان کرے گا اور اسکی آفتون اور بلاؤن کو یاد کرے گا اور کوئی نہ لیگا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَصَدَّقَ أَحَدٌ بِصَدَقَةٍ مِنْ طَيِّبٍ وَلَا يَقْبَلُ اللّٰهُ إِلَّا الطَّيِّبَ إِلَّا أَخَذَهَا الرَّحْمٰنُ بِيَمِينِهِ وَإِنْ كَانَتْ تَمْرَةً فَتَرْبُو فِي كَفِّ الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَهُ حَتّٰى تَكُونَ أَعْظَمَ مِنَ الْجَبَلِ كَمَا يُرَبِّي أَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ أَوْ فَصِيلَهُ **ترجمہ** ابوہریرہ نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صدقہ دیتا ہے پاک مال سے اور اللہ قبول نہین کرتا مگر پاک مال کو (یعنے حلال کو) پہر جب کوئی پاک مال سے صدقہ دیتا ہے تو رحمن اپنے داہنے کے ہاتہہ مین اسکو لیتا ہے اگرچہ وہ ایک کہجور بہی ہو (عرب مین اس سے حقیر کوئی شے نہین) اور وہ رحمن کی ہتہیلی مین بڑہتی رہتی ہے یہانتک کہ پہاڑ کے برابر ہو جاتی ہے جیسے کوئی اپنے گہوڑے کے بچہڑے کو پالتا ہے یا اونٹ کے بچے کو **ف** اس سے معلوم ہوا کہ اللہ پاک کے ہاتہہ مین اور اس مین چیزون کو لیتا ہے اور پالتا ہے پرورش کرتا ہے اور بلا کیف اوسپر ایمان لانا ہر مومن پر ضرور ہے اور جو کیفیت اسکے وہم مین آوے اس سے اس تعالی شانہ کی ذات وصفات کو منزہ جانے یہی تصدیق انبیا ہے اور سوا اس کے اور جو سگوئیان مقلدان فلاسفہ ملاعنہ کے ہین نعوذ باللہ منہا **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَصَدَّقُ أَحَدٌ بِتَمْرَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ إِلَّا أَخَذَهَا اللّٰهُ بِيَمِينِهِ فَيُرَبِّيهَا كَمَا يُرَبِّي أَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ أَوْ قَلُوصَهُ حَتّٰى تَكُونَ مِثْلَ الْجَبَلِ أَوْ أَعْظَمَ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے وہی مضمون روایت کیا

دوسری سند ہے مگر اس مین اونٹ کے بچے کی جگہہ جوان اونٹنی مذکور ہے عَنْ سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ فِيْ حَدِيْثِ رَوْحٍ مِنَ الْكَسْبِ الطَّيِّبِ فَيَضَعُهَا فِيْ حَقِّهَا وَفِيْ حَدِيْثِ سُلَيْمَانَ فَيَضَعُهَا فِيْ مَوْضِعِهَا ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا مگر اوس مین پاک کسب کا ذکر ہے اور یہ زیادہ ہے کہ اس صدقہ کو اپنے حق کی جگہہ مین خرچ کرے عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيْثِ يَعْقُوْبَ عَنْ سُهَيْلٍ ترجمہ ابی ہریرہ سے وہی مضمون بسند دیگر مروی ہوا عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ اِلَّا طَيِّبًا وَاِنَّ اللّٰهَ اَمَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ بِمَا اَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِيْنَ فَقَالَ يَا اَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا اِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ وَقَالَ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلَ يُطِيْلُ السَّفَرَ اَشْعَثَ اَغْبَرَ يَمُدُّ يَدَيْهِ اِلَى السَّمَاءِ يَا رَبِّ يَا رَبِّ وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ وَمَلْبَسُهُ حَرَامٌ وَغُذِيَ بِالْحَرَامِ فَاَنّٰى يُسْتَجَابُ لِذٰلِكَ ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو اللہ تعالی پاک ہے (یعنے صفات حدوث اور سمات نقص و زوال سے) اور نہین قبول کرتا مگر پاک مال کو (یعنے حلال کو) اور اللہ پاک نے مومنون کو وہی حکم کیا جو مرسلین کو حکم کیا اور فرمایا اے رسولو کہاؤ پاکیزہ چیزین اور نیک عمل کرو مین تمہارے کامون کو جانتا ہون اور فرمایا ای ایمان والو کہاؤ پاک چیزین جو ہم نے تم کو دین پہر ذکر کیا ایسے مرد کا جو کہ لنبے لنبے سفر کرتا ہے اور گرد و غبار مین بہرا ہے اور پہر ہاتہہ آسمان کیطرف اوٹہاتا ہے اور کہتا اے رب اے رب اور حالانکہ کہانا اوس کا حرام ہے اور پینا اسکا حرام ہے اور کپڑا اسکا حرام ہے اور غذا اوس کی حرام ہے پہر اوسکی دعا کیونکر قبول ہو **ف** یہ حدیث بڑی جڑ ہے ایمان و اسلام کی اور اس سے معلوم ہوا کہ آدمی کو کہانا کپڑا گہر مکان سب حلال کمانا ضرور ہے ورنہ اسکی مقبولیت سے ہاتہہ دہونا چاہیے اور معلوم ہوا کہ حرام خور بہی اللہ کو اور پہی جانتے ہین کہ دعا مین ہاتہہ آسمان کیطرف اوٹہاتے ہین پہر جو اس کے بہی منکر ہین وہ حرام خورون سے بہی بدتر ہین اور حلال خورون سے بہی کمتر **بَابُ الْحَثِّ عَلَى الصَّدَقَةِ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ اَوْ كَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ وَاَنَّهَا حِجَابٌ مِنَ النَّارِ** ایک کہجور یا ایک کام کی بات بہی صدقہ ہے اور دوزخ سے آڑ کرنے والا ہے عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَمِعْتُ

النبي صلى الله عليه وسلم يقول من استطاع منكم ان يستتر من النار ولو بشق تمرة فليفعل
ترجمہ عدی نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو کر سکے تم میں سے کہ بچے آگ سے
اگرچہ ایک کھجور کا ٹکڑا ہی دیکر ہو تو بھی کر گذرے **ف** یعنی اسکو بھی حقیر جانے اور خوشی سے بجا لاوے
کہ وہ بھی اگر مقبول ہو جاوے تو کافی ہے نجات کے لیے **عن** عدي بن حاتم قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم ما منكم من احد الا سيكلمه الله ليس بينه وبينه ترجمان
فينظر ايمن منه فلا يرى الا ما قدم وينظر اشأم منه فلا يرى الا ما قدم وينظر بين يديه فلا يرى الا النار تلقاء وجهه
فاتقوا النار ولو بشق تمرة زاد ابن حجر قال الاعمش وحدثني عمرو بن مرة عن خيثمة مثله وزاد
فيه ولو بكلمة طيبة وقال اسحاق قال الاعمش عن عمرو بن مرة عن خيثمة **ترجمہ**
عدی نے سنا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ہر شخص کو اللہ تعالی سے بات کرنی ہوگی
اس طرح کہ اللہ کے اور اس کے بیچ میں کوئی ترجمہ کرنے والا نہ ہوگا اور آدمی داہنی طرف دیکھیگا تو
اس کے اگلے پچھلے عمل نظر آوینگے اور بائین دیکھیگا تو وہی نظر آوینگے اور آگے دیکھیگا تو کچھ نہ سوجھے
گا سوا دوزخ کے جو اوس کے مونہہ کے سامنے ہوگی سو بچو آگ سے اگرچہ ایک کھجور کا ٹکڑا دیکر ہی ہو اور
دوسری روایت میں یہ زیادہ ہے کہ اگرچہ ایک پاکیزہ بات ہی کہکر ہو **ف** اس سے معلوم
ہوا کہ کلمہ طیبہ بھی سبب نجات کا ہے اور کلمہ طیبہ سے یا تو کلمہ توحید مراد ہے یا جو بات ایسی ہو کہ اس سے
کسی نیک بندہ کا جی خوش ہو اور وہ خوشی مباح یا مستحب ہو اور اس میں ترغیب ہے صدقہ کی اور
تعلیم ہے کہ صدقہ قلیل دینے میں آدمی عار نہ کرے اور نہ لینے والا اس سے نفرت کرے **عن** عدي
ابن حاتم قال ذكر رسول الله صلى الله عليه وسلم النار فاعرض واشاح ثم
قال اتقوا النار ثم اعرض واشاح حتى ظننا انه كانما ينظر اليها ثم قال اتقوا
النار ولو بشق تمرة فمن لم يجد فبكلمة طيبة لم يذكر ابو كريب كانما وقال حدثنا
ابو معاوية قال حدثنا الاعمش **ترجمہ** عدی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کیا دوزخ
کا اور مونہہ پھیر لیا اور بہت مونہہ پھیرا اور فرمایا بچو تم دوزخ سے پھر مونہہ پھیرا اور بہت مونہہ پھیرا یہاں تک
کہ گمان کیا ہم نے کہ گویا وہ اسکی طرف دیکھ رہے ہیں پھر فرمایا بچو تم دوزخ سے اگرچہ ایک کھجور کا ٹکڑا دیکر ہو
اور یہ بھی نہ پاوے تو اچھی کوئی بات کہکر سہی اور ابو کریب کی روایت میں گویا کا لفظ نہیں ہے ۔

ف سبحان اللہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم اور طرز کلام تھا کہ صحابہ کو کمال خوف وخطر
دوزخ کا ہوجاوے اور شاید اللہ تعالی نے آپ کی سامنے دوزخ کردی ہو یہ بھی کچہ بعید نہین اس لیئے کہ دوزخ
اور جنت دونون موجود مین اور جو موجود ہو اسکا دیکھنا محال نہین ہم نے ایسے لوگون کو دیکھا ہے جنہون
نے بارہا دوزخ اور جنت کی بیداری مین سیر کی ہے **عن** عدی بن حاتم رضی اللہ تعالی عنہ
عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ ذکر النار فتعوذ منہا واشاح بوجہہ ثلاث
مرات ثم قال اتقوا النار ولو بشق تمرۃ فان لم تجدوا فبکلمۃ طیبۃ **ترجمہ** عدی نے
کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوزخ کا ذکر کیا اور اوس سے پناہ مانگی اور تین بار موہنہ پہیرا اور فرمایا
بچو تم آگ سے اگرچہ ایک کہجور کا ٹکڑا دیکر ہو اور اگر وہ بھی نہ ملے تو اچھی بات کہکر **عن** منذر بن جریر
عن ابیہ رضی اللہ تعالی عنہ قال کنا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی صدر النہار
قال فجاءہ قوم حفاۃ عراۃ مجتابی النمار او العباء متقلدی السیوف عامتہم من مضر
بل کلہم من مضر فتمعر وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما رای بہم من
الفاقۃ فدخل ثم خرج فامر بلالا رضی اللہ تعالی عنہ فاذن واقام فصلی ثم خطب فقال
یایہا الناس اتقوا ربکم الذی خلقکم من نفس واحدۃ الی اخر الایۃ ان اللہ کان
علیکم رقیبا والایۃ التی فی الحشر اتقوا اللہ ولتنظر نفس ما قدمت لغد تصدق
رجل من دینارہ من درہمہ من ثوبہ من صاع برہ من صاع تمرہ حتی قال ولو بشق تمرۃ
قال فجاء رجل من الانصار بصرۃ کادت کفہ تعجز عنہا بل قد عجزت قال ثم تتابع الناس
حتی رایت کومین من طعام وثیاب حتی رایت وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتہلل
کانہ مذہبۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سن فی الاسلام سنۃ حسنۃ
فلہ اجرہا واجر من عمل بہا بعدہ من غیر ان ینقص من اجورہم شیء ومن سن فی
الاسلام سنۃ سیئۃ کان علیہ وزرہا ووزر من عمل بہا من بعدہ من غیر ان ینقص
من اوزارہم شیء **ترجمہ** منذر بن جریر اپنے باپ سے روایت کرتے ہین کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس تھے دن کے شروع مین سو کچہ لوگ آئے ننگے پیر ننگے بدن گلے مین چمڑے کے کفنیان ڈالی
ہوئی یا چمڑے کی عبائین پہنی ہوئی اپنی تلوارین لٹکائی ہوئی اکثر بلکہ سب ان مین قبیلہ مضر کے لوگ

تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ بدل گیا اون کے فقر وفاقہ کو دیکھکر اور آپ اندر گئے پہر باہر آئے
(یعنے پریشان ہوگئے) سبحان اللہ کیا شفقت تہی اور کیسی ہمدردی تہی)) اور بلال کو حکم فرمایا کہ اذان
کہو اور تکبیر کہی اور نماز پڑہی اور خطبہ پڑہا اور یہ آیت پڑہی کہ اے لوگو ڈرو اللہ سے جس نے تم کو بنایا ایک جان
سے (یہ اس لیے پڑہی کہ معلوم ہو کہ سارے بنی آدم آپس مین بہن بہائی ہین) اِنَّ اللهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا
تک پہر سورہ حشر کی آیت پڑہی اے ایمان والو ڈرو اللہ سے اور غور کرو کہ تمنے اپنی جانون کے لیے
کیا بہیج رکہا ہے جو کل کام آوے (پہر تو صدقات کا بازار گرم ہوا) اور کسینے اشرفی کسی نے درہم کسی نے
کپڑا کسی نے ایک گیہون کسینے ایک صاع کہجور دینا شروع کیے یہانتک کہ آپ نے فرمایا ایک ٹکڑا بہی
کہجور کا ہو (جب بہی لاؤ) پہر انصار مین سے ایک شخص ایک توڑا لایا کہ اسکا ہاتھ تہکا جاتا تہا بلکہ تہک گیا
تہا (واہ شاباش جوان مرد اللہ ایسی ہی توفیق دے سب مسلمانون کو) پہر تو لوگون نے تار باندہ دیا یہانتک
کہ مین نے دو ڈہیر دیکہے کہانے اور کپڑے کے اور یہانتک (صدقات جمع ہوئے) کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کو مین دیکہتا تہا کہ چمکنے لگا تہا گویا کہ سونے کا ہوگیا جیسے کندن پہر فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے اسلام مین آکر نیک بات (یعنے کتاب وسنت کی بات) جاری
کی اوس کے لیے اپنے عمل کا بہی ثواب ہی اور جو لوگ اس کے بعد عمل کرین (اوسکی دیکہا دیکہی) اون کا
بہی ثواب ہی اور بغیر اسکے کہ ان لوگون کا کچہ ثواب گہٹے اور جس نے اسلام مین آکر بری چال ڈالی (یعنے
جس سے کتاب وسنت نے روکا ہے) اوس پر اوس کے عمل کا بہی بار ہے اور اون لوگون کا بہی جو
اوس کے بعد عمل کرین بغیر اس کے کہ اون لوگون کا بار کچہ گہٹے **ف** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی
لوگون کی ہمدردی دیکہہ کر ہوئی اور غریبون کی پرورش اور لوگون کا خرچ کرنا بے دریغ اللہ کی راہ مین
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری اور مسلمانون کی شفقت اپنی بہائیون پر دیکہہ کر اور ایسے
مقام مین ہر مسلمان کو شادی مبارک چاہیے اور اس حدیث سے اہل بدعت جنکو مذاق حدیث نہین ہے
اپنی احداث بدعات پر استدلال کرتے ہین اور کہتے ہین کہ یہ روایت مخصص ہے کل بدعة ضلالة کی اس
مراد اس سے محدثات باطلہ ہین اور بدعہ مذمومہ اور غرض اون کی یہ ہے کہ جو بدعات اپنے نفس کے
موافق ہون انکو اس کلیہ سے خارج کرکے جاری رکہین حالانکہ یہ استدلال اور تقریر اون کے محض باطل
ہے کئی وجوہ سے اول یہ کہ یہان حضرت نے کسی نئے احداث کا ذکر نہین کیا جو یہ حدیث احداث کی

مخصص ہوتا ثانیاً یہ کہ صحابہ نے اسوقت کوئی نئی بات نہین کی تہی کہ جسپر آپنے یہ فرمایا ہو پس اس سے نئی بات مراد لینا محض سباق و سیاق کلام سے مونہہ موڑنا ہے ثالثاً یہ کہ سن اور سنت کے معنی طریقہ مسلوکہ مین لغت مین نہ احداث امر جدید تو اب اس حدیث مین وہی طریقہ مسلوکہ کو جاری کر دینا مراد ہے نہ یہ کہ کوئی نئی بات نکالنا رابعاً یہ کہ صدہا حدیثون مین احداث اور بدعت کی برائی آئی ہے پہر اس مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکو حسن کیون فرماتے اورجب یہ بات ثابت ہوچکی تو اب یہ سمجہنا چاہیے کہ جو سنتین اور مستحبات ایسی ہین کہ جن پر لوگون نے التفات اور عمل چہوڑ دیا اس پر جس نے عمل جاری کیا وہ سنت حسنہ کا جاری کرنا ہوا اور اسیطرح جو مکروہات ومحرمات شرعی کے ترویج کرنے لگا وہ فرد ثانی مین داخل ہوا اس صورت مین کل محدثۃ بدعۃ کی تاویل بہی نہین کرنی پڑتی اور نہ کلام شارع مین منافات لازم آتی ہے اب باقی رہے وہ امور جو بعد سلف صالحین کے بضرورت جاری ہوے جیسے کلام اللہ کے اعراب وغیرہ ان کو بدعت کہنا ہی بے ادبی ہے بلکہ بضرورت شرعی انکو ملحق بالسنۃ کہنا چاہیے اسی طرح جو امور بعینہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خیر القرون مین پائے گئے وہ سنت اور جنکا نظیر پایا گیا اور بعینہ نپائے گئے وہ ملحق بالسنۃ کہے جاوین تو نہ منافات کلام شارع مین آتی ہے نہ کسی کلیہ کی تاویل کرنی پڑتی ہے اور نہ خرابیان لازم آتی ہین دونک تحقیق انیق **عَنْ** مُنْذِرِ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدْرَ النَّهَارِ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ جَعْفَرٍ وَفِي حَدِيثِ مُعَاذٍ مِنَ الزِّيَادَةِ قَالَ ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ خَطَبَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس روایت مین اتنی بات زیادہ ہے کہ پہر آپنے ظہر کی نماز پڑہی اور خطبہ پڑہا **عَنْ** الْمُنْذِرِ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَاهُ قَوْمٌ مُجْتَابِي النِّمَارِ وَسَاقُوا الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ وَفِيهِ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ صَعِدَ مِنْبَرًا صَغِيرًا فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ اللّٰهَ أَنْزَلَ فِي كِتَابِهِ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ **ترجمہ** منذر بن جریر نے وہی روایت کی اتنی بات زیادہ ہے کہ پہر آپ نے ظہر پڑہی اور چہوٹے منبر پر چڑہے اور اللہ تعالی کی حمد و ثنا کی اور اما بعد کہا اور فرمایا کہ اللہ تعالے نے اپنی کتاب مین اوتارا ہے آخر حدیث تک۔ **عَنْ** جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ جَاءَ نَاسٌ مِنَ الْأَعْرَابِ إِلٰى

رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَیْھِمُ الصُّوْفُ فَرَاٰی سُوْءَ حَالِھِمْ قَدْ اَصَابَتْھُمْ حَاجَۃٌ فَذَکَرَ بِمَعْنیٰ حَدِیْثِھِمْ ترجمہ جریر نے کہا چند لوگ گانو کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے کرانیر کپڑے تہے اون کے اور آپ نے اون کا برا حال دیکھا کہ محتاج ہین پہر ذکر کی سارے حدیث

بَابُ الْحَمْلِ بِاُجْرَۃٍ یَتَصَدَّقُ بِھَا وَالنَّھْیِ الشَّدِیْدِ عَنْ تَنْقِیْصِ الْمُتَصَدِّقِ بِقَلِیْلٍ بوجہہ ڈہوکر مزدوری صدقہ کرنا اور برائی کرنے کی نہی کا بیان **عَنْ** اَبِیْ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ قَالَ اُمِرْنَا بِالصَّدَقَۃِ قَالَ کُنَّا نُحَامِلُ قَالَ فَتَصَدَّقَ اَبُوْ عَقِیْلٍ بِنِصْفِ صَاعٍ قَالَ وَجَاءَ اِنْسَانٌ بِشَیْءٍ اَکْثَرَ مِنْہُ فَقَالَ الْمُنَافِقُوْنَ اِنَّ اللّٰہَ لَغَنِیٌّ عَنْ صَدَقَۃِ ھٰذَا وَمَا فَعَلَ ھٰذَا الْاٰخَرُ اِلَّا رِیَاءً فَنَزَلَتْ اَلَّذِیْنَ یَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِیْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ فِی الصَّدَقَاتِ وَالَّذِیْنَ لَا یَجِدُوْنَ اِلَّا جُھْدَھُمْ وَلَمْ یَلْفِظْ بِشْرٌ بِالْمُطَّوِّعِیْنَ ترجمہ ابی مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا ہمکو حکم ہوا صدقہ کا اور ہم بوجہہ ڈہوا کرتے تہے اور صدقہ دیا ابو عقیل نے آدہا صاع (یعنے دو سیر) اور ایک شخص نے کچہ اس سے زیادہ دیا اور منافق کہنے لگے اللہ کو اس کے صدقہ کی کچہہ پرواہ نہین ہے اور اس دوسرے نے (یعنے ابو عقیل نے) تو صرف دکہانے ہی کو صدقہ دیا ہے پہر یہ آیت اوتری کہ جو لوگ طعن کرتے ہین خوشی سے صدقہ دینے والے مومنون کو اور اون لوگون کو جو نہین پاتے ہین مگر اپنی مزدوری اور بشر کی روایت مین مطوعین کا لفظ نہین ہے **ف** اس حدیث مین صحابہ کی سچی اطاعت اور خلوص اور فرمانبرداری معلوم ہوتی ہے کہ باوجود اس تنگی کے کہ سوا مزدوری کے اور کچہہ اُن کے پاس نہ تہا جب بہی فرمانبرداری اور سخاوت مین سرگرم تہے اور مزدوری کر کے صدقہ دیا کرتے تہے اللہ اون سے راضی ہو **عَنْ** شُعْبَۃَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِیْ حَدِیْثِ سَعِیْدِ بْنِ الرَّبِیْعِ قَالَ کُنَّا نُحَامِلُ عَلٰی ظُھُوْرِنَا ترجمہ شعبہ سے یہی روایت مروی ہوئی اور سعید کی روایت مین یہ ہے کہ ہم پیٹہ پر بوجہہ ڈہوتے تہے

بَابُ فَضْلِ الْمَنِیْحَۃِ دودہ کا جانور مانگے دینے کے بیان مین **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ یَبْلُغُ بِہٖ اَلَا رَجُلٌ یَمْنَحُ اَھْلَ بَیْتٍ نَاقَۃً تَغْدُوْ بِعُسٍّ وَتَرُوْحُ بِعُسٍّ اِنَّ اَجْرَھَا لَعَظِیْمٌ ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ بیشک جو کسی گہر والون کو ایک اونٹنی ایسی دیتا ہے جو صبح اور شام ایک گہڑا بہر دودہ دیتی ہے تو اسکا بہت بڑا ثواب ہے **ف** یہ ثواب ہے منیحہ کا اور

صدقہ کی

بعس کا بڑا

منیحہ عرب میں کہتے ہیں دودھ والے جانور کو چند روز دینا کہ پھر دودھ پیکر پھیر دیں یا بالکل ہی دے ڈالنا کہ پھر
نہ پھیرے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰی فَذَكَرَ
خِصَالًا وَقَالَ مَنْ مَنَحَ مَنِیْحَةً غَدَتْ بِصَدَقَةٍ وَرَاحَتْ بِصَدَقَةٍ صَبُوْحِهَا وَغَبُوْقِهَا **ترجمہ**
ابی ہریرہ نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے کئی باتوں سے منع فرمایا اور فرمایا کہ جس نے
منیحہ دیا اوس کے لیے ایک صدقہ کا ثواب صبح کو ہوا ایک شام کو صبح کا صبح کے پینے سے اور شام
کا شام کے دودھ پینے سے **باب** مَثَلُ الْمُنْفِقِ وَالْبَخِیْلِ ا سخی اور بخیل کے مثال میں **عَنْ**
اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْمُنْفِقِ وَالْمُتَصَدِّقِ
كَمَثَلِ رَجُلٍ عَلَیْهِ جُنَّتَانِ اَوْ جُبَّتَانِ مِنْ لَدُنْ ثُدِیِّهِمَا اِلٰی تَرَاقِیْهِمَا فَاِذَا اَرَادَ الْمُنْفِقُ وَ
قَالَ الْاٰخَرُ فَاِذَا اَرَادَ الْمُتَصَدِّقُ اَنْ یَّتَصَدَّقَ سَبَغَتْ عَلَیْهِ اَوْ مُدَّتْ وَاِذَا اَرَادَ الْبَخِیْلُ
اَنْ یُّنْفِقَ قَلَصَتْ عَلَیْهِ وَاَخَذَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ مَوْضِعَهَا حَتّٰی تُجِنَّ بَنَانَهٗ وَتَعْفُوَ اَثَرَهٗ قَالَ
فَقَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَقَالَ یُوَسِّعُهَا وَلَا تَتَّسِعُ **ترجمہ** ابوہریرہ نے نبی صلے اللہ علیہ
وسلم سے روایت کی کہ فرمایا مثال خرچ کرنے والے کی اور صدقہ دینے والے کی (یہاں راوی سے
غلطی ہوئی اور صحیح یہ ہے کہ مثال بخیل کی اور صدقہ دینے والے کی) مانند اس شخص کی ہے کہ اوس کے
اوپر دو کرتے ہوں یا دو زرہیں (راوی کو شک ہے مگر دو زرہیں صحیح ہے) اور ان دونوں کی چھاتی
سے گلے تک پھر جب خرچ کرنے والا چاہے اور دوسرے راوی نے کہا کہ جب صدقہ دینے والا صدقہ
دینا چاہے تو وہ زرہ کشادہ ہو جاوے اور اس کے سارے بدن پر پھیل جاوے (یعنی اسی طرح صدقہ
دینے والے کا دل کشادہ ہو جاتا ہے اور جی کھول کر خدا کی راہ میں خرچ کرتا ہے) اور جب بخیل خرچ
کرنا چاہے تو وہ زرہ اوس پر تنگ ہو جاوے اور ہر حلقہ اپنی جگہہ پر کس جاوے یہاں تک کہ ڈھانپ
لیوے اوس کے پوروں تک کو اور مٹا دیوے اس کے قدموں کی نشان کو جو زمین پر ہوں اور ابوہریرہ نے
کہا کہ وہ اسکو کشادہ کرنا چاہتا ہے مگر کشادہ نہیں ہوتا **ف** یہ فقرہ یہاں تک کہ ڈھانپ لیوی اوس کے
پوروں کو اور مٹا دیوے اوسکے نشان قدم کو) یہ سخی کے شان میں ہے کہ اسکی زرہ اتنی کشادہ
ہو جاتی ہے مگر یہ راوی سے غلطی ہوئی کہ اس نے بخیل کی شان میں ذکر کر دیا اور اسکے بعد کا فقرہ کہ وہ
اسکو کشادہ کرنا چاہتا ہے مگر کشادہ نہیں ہوتا یہ بخیل کی شان میں ہے جیسے اگلی روایت میں اسطرح

مذکور ہے عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مَثَلَ الْبَخِيْلِ وَالْمُتَصَدِّقِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُنَّتَانِ مِنْ حَدِيْدٍ قَدِ اضْطَرَّتْ اَيْدِيَهُمَا اِلٰى ثُدِيِّهِمَا وَتَرَاقِيْهِمَا فَجَعَلَ الْمُتَصَدِّقُ كُلَّمَا تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ انْبَسَطَتْ عَنْهُ حَتّٰى تُغَشِّيَ اَنَامِلَهُ وَتَعْفُوَ اَثَرَهُ وَجَعَلَ الْبَخِيْلُ كُلَّمَا هَمَّ بِصَدَقَةٍ قَلَصَتْ وَ اَخَذَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ مَكَانَهَا قَالَ فَاَنَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بِاِصْبَعِهِ فِيْ جَيْبِهِ فَلَوْ رَاَيْتَهُ يُوَسِّعُهَا وَلَا تَوَسَّعُ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بخیل اور صدقہ دینے والے کی مثال بیان فرمائی کہ انکی مثال دو آدمیون کی سی ہے کہ اون دونون پر دو زرہین ہون لوہے کی کہ اون دونون کے ہاتھ انکی چہاتیون مین بند ہے ہون اور ان کے گلون مین پہر صدقہ دینے والا جب ارادہ کرے صدقہ دینے کا تو وہ زرہ اوسکی کشادہ ہوجاوے یہانتک کہ اسکی پور دن کو ڈہانپ لے (اور اوس کے ہاتہہ بہی کہل جاوین اسکی کشادہ ہونیسے) اور اوس کے قدم کے نشان جو زمین پر ہون اوسکو بہی مٹادے یعنے سخی کے عیب سخاوت سے ڈہنپ جاتے ہین یا گناہ معاف ہوجاتے ہین اور وہ زرہ گویا زمین پر لٹکتی ہے کہ اوس کے قدمون کے نشانون کو مٹاتی ہے اور بخیل کا حال ایسا ہے کہ جب ارادہ کرتا ہے صدقہ کا زرہ اوسکی تنگ ہوجاتی ہے اور ہر حلقہ اس کا اپنی جگہہ پر پہنس جاتا ہے اور کہا راوی نے کہ مین نے دیکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ اپنے گریبان مین ہاتہہ سے اشارہ کرتے تہے (تاکہ سامعین کے ذہن مین اوس کے تنگ ہونے کی تصویر بن جاوے) اور اگر تم ان کو دیکہتے تو کہتے کہ وہ کشادہ کرنا چاہتے تہے اور زرہ کشادہ نہ ہوتی تہی **ف** اس حدیث سے ثابت ہوا کرتا پہننا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور بخاری نے بہی باب بنایا ہے کہ گریبان کرتے کا سینہ پر رکہنا چاہیے اس لیے کہ اس قصہ سے ایسا ہی کرنا آپ کا معلوم ہوتا ہے عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْبَخِيْلِ وَالْمُتَصَدِّقِ مَثَلُ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُنَّتَانِ مِنْ حَدِيْدٍ اِذَا هَمَّ الْمُتَصَدِّقُ بِصَدَقَةٍ اتَّسَعَتْ عَلَيْهِ حَتّٰى تُعَفِّيَ اَثَرَهُ وَاِذَا هَمَّ الْبَخِيْلُ بِصَدَقَةٍ تَقَلَّصَتْ عَلَيْهِ وَانْضَمَّتْ يَدَاهُ اِلٰى تَرَاقِيْهِ وَانْقَبَضَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ اِلٰى صَاحِبَتِهَا قَالَ فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فَيَجْهَدُ اَنْ يُّوَسِّعَهَا فَلَا يَسْتَطِيْعُ **ترجمہ**

ابوہریرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخیل اور صدقہ دینے والے کی مثال ایسی ہے
جیسے دو آدمی کہ ان پر زرہ ہو لوہے کی پہر جب سخی نے چاہا صدقہ دیوے زرہ اوسکی کشادہ ہوگئی یہانتک
کہ اوس کے قدمون کا اثر مٹانے لگی اور جب بخیل نے چاہا کہ صدقہ دیوے وہ تنگ ہوگئی اور اس کے ہاتہہ
اس کے گلے مین پہنس گئے اور ہر حلقہ اپنے دوسرے حلقہ مین کس گیا راوی نے کہا مین نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ فرماتے تھے پہر وہ کوشش کرتا ہے کہ کشادہ ہو مگر وہ نہین کشادہ ہوتی

باب ثُبُوتِ اَجرِ المُتَصَدِّقِ وَاِنْ وَقَعَتِ الصَّدَقَۃُ فِی یَدِ فَاسِقٍ وَنَحْوِہٖ صدقہ دینے
والے کو ثواب ہے اگرچہ صدقہ فاسق وغیرہ کو پہونچے **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ
النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لَاَتَصَدَّقَنَّ اللَّیْلَۃَ بِصَدَقَۃٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِہٖ
فَوَضَعَھَا فِیْ یَدِ زَانِیَۃٍ فَاَصْبَحُوْا یَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ اللَّیْلَۃَ عَلٰی زَانِیَۃٍ قَالَ اللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ
عَلٰی زَانِیَۃٍ لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَۃٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِہٖ فَوَضَعَھَا فِیْ یَدِ غَنِیٍّ فَاَصْبَحُوْا یَتَحَدَّثُوْنَ
تُصُدِّقَ اللَّیْلَۃَ عَلٰی غَنِیٍّ قَالَ اللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ عَلٰی غَنِیٍّ لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَۃٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِہٖ
فَوَضَعَھَا فِیْ یَدِ سَارِقٍ فَاَصْبَحُوْا یَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ عَلٰی سَارِقٍ فَقَالَ اللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ
عَلٰی زَانِیَۃٍ وَعَلٰی غَنِیٍّ وَعَلٰی سَارِقٍ فَاُتِیَ فَقِیْلَ لَہٗ اَمَّا صَدَقَتُکَ فَقَدْ قُبِلَتْ اَمَّا الزَّانِیَۃُ
فَلَعَلَّھَا تَسْتَعِفُّ بِھَا عَنْ زِنَاھَا وَلَعَلَّ الْغَنِیَّ یَعْتَبِرُ فَیُنْفِقُ مِمَّا اَعْطَاہُ اللّٰہُ وَلَعَلَّ السَّارِقَ
یَسْتَعِفُّ بِھَا عَنْ سَرِقَتِہٖ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا کہ ایک
شخص نے کہا مین آج کی رات کچہہ صدقہ دونگا سو وہ اپنا صدقہ لیکر نکلا (یہ صدقہ کو چہپانا منظور تہا کہ رات کو
لیکر نکلا) اور ایک زناکار عورت کے ہاتہہ مین دیدیا پہر صبحکو لوگ چرچا کرنے لگے کہ آج کی رات ایک شخص
زناکار کے ہاتہہ صدقہ دے گیا اوس نے کہا یا اللہ تیرے کو ہین سب خوبیان کہ میرا صدقہ زناکار کو جا پڑا
اور پہر اوس نے کہا کہ آج اور صدقہ دونگا پہر نکلا اور ایک غنی مالدار کو دیدیا اور لوگ صبحکو چرچا
کرنے لگے کہ آج کوئی مالدار کو صدقہ دیگیا اوس نے کہا کہ اللہ تجہی کو ہین سب خوبیان میرا صدقہ مالدار کے
ہاتہہ جا پڑا تیسرے دن پہر اوس نے کہا کہ مین صدقہ دونگا اور وہ نکلا اور صدقہ ایک چور کے ہاتہہ مین دیدیا
اور صبحکو لوگ چرچا کرنے لگے کہ آج کوئی چور کو صدقہ دے گیا اوس نے کہا اللہ تجہی کو ہین سب خوبیان میرا
صدقہ زناکار عورت اور مالدار مرد اور چور کے ہاتہہ مین جا پڑا پہر اس کے پاس ایک شخص آیا (یعنی

فرشتہ یا نبی اوس زمانے کے علیہ السلام) اور اس نے کہا کہ تیرے سب صدقے قبول ہو گئے زنا کار عورت کا
تو اس نظر سے کہ شاید وہ اوس دن زنا سے باز رہی ہو (اسلیے کہ پیٹ کے لیے زنا کرتی تھی) اور غنی اسکا اسلیے
قبول ہوا کہ شاید اوسے شرم آوے اور عبرت ہو کہ اور لوگ صدقہ دیتے ہین لاؤ مین بھی دون اور
وہ خرچ کرے اللہ تعالے کے دیے ہوئے مال سے اور چور کا صدقہ اس لیے کہ شاید وہ اس شب کو چوری
نہ کرے (اس لیے کہ آج کا خرچ تو ہو گیا) **ف** یہ صدقہ نفل تھا کہ اس مین جسکا کلیجہ ترہو ثواب ہے مگر
زکوۃ فرض غنی کو دے گا تو زکوۃ ادا نہ ہوگی **باب** اَجْرِ الْخَازِنِ الْاَمِيْنِ وَالْمَرْاَةِ اِذَا تَصَدَّقَتْ
مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ بِاِذْنِهِ الصَّرِيْحِ اَوِ الْعُرْفِيِّ خازن امانت دار اور عورت کو صدقہ
کا ثواب ملنا جب وہ اپنے شوہر کی اجازت سے خواہ صاف اجازت ہو یا دستور کی راہ سے اجازت ہو صدقہ دیوے **عَنْ**
اَبِيْ مُوْسٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْخَازِنَ الْمُسْلِمَ الْاَمِيْنَ الَّذِيْ يُنْفِذُ وَ
رُبَّمَا قَالَ يُعْطِيْ مَا اُمِرَ بِهٖ فَيُعْطِيْهِ كَامِلًا مُوَفَّرًا طَيِّبَةً بِهٖ نَفْسُهٗ فَيَدْفَعُهٗ اِلَى
الَّذِيْ اُمِرَ لَهٗ بِهٖ اَحَدُ الْمُتَصَدِّقَيْنِ **ترجمہ** ابو موسے سے روایت کرتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا کہ جو خزانچی مسلمان امانت دار ہو جو خرچ کرتا ہو اور کبھی فرمایا دیتا ہو جسکا حکم ہوا ہو
اور پوری رقم دیتا ہو (یعنے تحریریہ رشوت نکالتا ہو) اور پوری چیز دیتا ہو اپنے دل کی خوشی کے
ساتھ اور جسکو حکم ہوا ہو اوس کو پہونچاوے وہ بھی ایک صدقہ دینے والا ہے **عَنْ** عَائِشَةَ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَنْفَقَتِ الْمَرْاَةُ مِنْ
طَعَامِ بَيْتِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا اَجْرُهَا بِمَا اَنْفَقَتْ وَلِزَوْجِهَا اَجْرُهٗ بِمَا كَسَبَ
وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِكَ لَا يَنْقُصُ بَعْضُهُمْ اَجْرَ بَعْضٍ شَيْئًا **ترجمہ** حضرت عائشہ ام المومنین رضی
اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب عورت اپنے گھر کے اناج سے
خرچ کرے بغیر فساد کے (یعنے جتنا دستور ہے جیسے فقیر کو ٹکڑا یا سائل کو ایک مٹھی جس مین شوہر کی رضا عادۃً سے
معلوم ہوتی ہے) تو ہوگا اسکو ثواب اوس کے خرچ کرنے کا اور شوہر کو اس کے کمانے کا اور خزانچی کو بھی
اسی کی مثل کہ ایک کے ثواب سے دوسرے کا ثواب نہ گھٹے گا (یعنے ہر ایک کو خداوند تعالی ایک ثواب دے گا)
نہ یہ کہ ایک کے ثواب سے دوسرے کو شریک کر دے **عَنْ** مَنْصُوْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ مِنْ طَعَامِ زَوْجِهَا
ترجمہ منصور نے اسی اسناد سے روایت کی فرق اتنا ہے کہا طعام خاوند اپنے سے **عَنْ** عَائِشَةَ

قالت قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم اذا انفقت المرأۃ من بیت زوجہا غیر مفسدۃ کان لہا اجرہا ولہ مثلہ بما اکتسب ولہا بما انفقت وللخازن مثل ذلک من غیر ان ینقص من اجورہم شیئاً **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب عورت اپنے خاوند کے گہر سے خرچ کرے بغیر فساد کے تو ہوگا واسطے عورت کے اجر اوسکا اور واسطے خاوند کے مثل اُس کی بہ سبب کمانے اس کے کے اور واسطے عورت کے بسبب خرچ کرنے اس کے کے۔ اور خزانچی کو بہی مثل اسکی سوا اسبات کے کہ کم کیا جاوے اجر اون کے سے کوئی چیز **عن** الاعمش بہذا الاسناد نحوہ **ترجمہ** اعمش سے اسیکی مثل مروی ہوا **عن** عمیر مولی ابی اللحم قال کنت مملوکا فسالت رسول الله صلی الله علیہ وسلم اتصدق من مال موالی بشیء قال نعم والاجر بینکما نصفان **ترجمہ** عمیر جو غلام آزاد ہین ابی اللحم کے انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہا کہ مین اپنے مالکون کے مال سے کچہہ صدقہ دون تو آپ نے فرمایا ہان اور ثواب اوس کا تم دونون کو ہی آدہا آدہا **ف** ابی اللحم کے معنے گوشت سے انکار رکہنے والا یہ صحابی تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور نام اون کا عبداللہ تہا یا خلف یا حویرث اور انہون نے ایام جاہلیت مین قبل اسلام کے اون جانورون کا گوشت کہانا چہوڑ دیا تہا جو بتون کے اوپر چڑہائے جاتے تہے اور یہ حنین مین شہید ہوئے **لطیفہ** سبحان اللہ صحابہ کا کیا حال تہا کہ قبل اسلام بہی ایک فطری تقوے رکہتے تہے ایک زمانہ کے مسلمان ہین کہ سیکڑون بکرے سفیح سدو کے ہضم کر جاتے ہین اور ڈکار تک بہی نہین لیتے **عن** عمیر مولی ابی اللحم رضی الله تعالی عنہ قال امرنی مولای ان اقدد لحما فجاءنی مسکین فاطعمتہ منہ فعلم بذلک مولای فضربنی فاتیت رسول الله صلی الله علیہ وسلم فذکرت ذلک لہ فدعاہ فقال لم ضربتہ فقال یعطی طعامی بغیر ان امرہ قال الاجر بینکما **ترجمہ** عمیر نے جو غلام آزاد ہین ابی اللحم کے انہون نے کہا مجہے حکم دیا میرے مالک نے کہ گوشت سکہاون اور ایک فقیر آگیا سو مین نے اسے کہانے کے موافق دیدیا اور جب مالک کو خبر ہوئی تو مجہے مارا اور مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سے ذکر کیا (سبحان اللہ آپ امان تہے یتیموں اور بیوہ اون اور مظلومون کے) آپ نے انکو بلایا اور فرمایا اسکو کیون مارا انہون نے عرض کی کہ یہ میرا کہانا میرے بغیر حکم کے

دے دیتا ہے تو آپ نے فرمایا ثواب تم دونو کو ہے **ف** غرض اذن دو طرح کا ہے ایک تو زبان سے مالک
نے یا شوہر نے کہدیا ہو کہ اس سائل کو یہ دیدو یا عادت سے مالک اور شوہر کے معلوم ہو کہ وہ سائل اور فقیر
کے دینے سے ناراض نہین ہوتا یہ اذن عرفی ہے غرض جب تک ان دونون قسم مین سے کسی قسم کا
اذن نہ ہو تو اوس کے مال مین دوسرے کو خواہ بی بی ہو یا لونڈی غلام تصرف روا نہین اور عمیر سے
جو یہ فعل واقعہ ہوا تو انکو خیال ہوا کہ مولی اس سے مانع نہون گے اسی خیال سے دیدیا بعد معلوم ہوا کہ
وہ راضی نہتھی اس لیے عمیر کو اجر ہوا کہ انہون نے مولی کی رضامندی کے خیال سے کیا تھا اور ثواب
دونون کو ہے اس سے مراد یہ ہے کہ دونو کو الگ الگ ثواب ہو نہ یہ کہ ایک ہی ثواب مین دونون کا حصہ
ہے جیسا ظاہر سے مفہوم ہوتا ہے اور یہی تاویل اس حدیث کی معتبر ہے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ
اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَحَادِیْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصُمِ الْمَرْاَةُ وَبَعْلُهَا شَاهِدٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ وَلَا تَاْذَنْ فِیْ بَیْتِهٖ وَهُوَ شَاهِدٌ
اِلَّا بِاِذْنِهٖ وَمَا اَنْفَقَتْ مِنْ كَسْبِهٖ مِنْ غَیْرِ اَمْرِهٖ فَاِنَّ نِصْفَ اَجْرِهٖ لَهٗ **ترجمہ** ابو ہریرہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت
کی اور کئی حدیثین ذکر کین اون مین سے یہی ہے کہ آپ نے فرمایا کوئی عورت روزہ (نفل) نہ رکھے اور
شوہر اسکا حاضر ہو مگر اس کے حکم سے اور نہ اوس کے گھر مین کسی (اپنے محرم کو) آنے دے جب وہ حاضر
ہو مگر اس کے حکم سے (پھر جب وہ حاضر نہ ہو تو بدرجہ اولی اوس کے بغیر حکم اور رضا کے جو پہلے سے
معلوم نہ ہو چکی ہو کسیکو آنے نہ دینا چاہیے) اور جو خرچ کرتی ہے اسکی کمائی سے بغیر اوس کے حکم
(خاص) کے (اگرچہ حکم عرفی موجود ہے) تو اس مین سے بھی اوسکے مرد کو آدھا ثواب ہے (یعنے مرد
کو کمانے کا عورت کو دینے کا) **ف** یعنے نامحرم کو آنے دینا ہی نہ چاہیے اور محرم کو جب شوہر
نہو تو آنا جانا منع ہے رہا جب وہ حاضر ہو یعنے گھر مین ہو یا شہر مین اور اس کی مرضی بھی معلوم
ہو تو مضائقہ نہین اور روزہ سے جسکا دن معین نہین جیسے قضا کے روزے یا نفل کے سوا رمضان
کے اور یہ نہی روزے سے شافعیہ کے نزدیک نہی تحریمی یعنے جب تک شوہر اجازت نہ دے تب تک ایسا
روزہ حرام ہے اور سبب اسکا یہ ہے کہ مرد کو ہر وقت حق ہے کہ جب چاہے اس سے صحبت کرے
اور عورت کو ضرور ہے کہ اوس کی فرمانبرداری کرے بغیر تاخیر و تامل کے اور روزہ کے سبب سے اسکا خیر
مین خلل واقعہ ہوتا ہے لہذا بغیر اوس کے حکم کے جائز نہین سبحان اللہ اس شریعت غرہ اور ملت بیضا

میں ہر ایک کے حق کی کیا رعایت ہے واہ واہ واہ) **باب** فَضْلِ مَنْ ضَمَّ اِلَی الصَّدَقَۃِ غَیْرَھَا مِنَ الْبِرِّ صدقہ سے اور چیز ملانے کا بیان **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَیْنِ مِنْ مَالِہٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ نُوْدِیَ فِی الْجَنَّۃِ یَا عَبْدَ اللّٰہِ ھٰذَا خَیْرٌ فَمَنْ کَانَ مِنْ اَھْلِ الصَّلٰوۃِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الصَّلٰوۃِ وَمَنْ کَانَ مِنْ اَھْلِ الْجِھَادِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الْجِھَادِ وَمَنْ کَانَ مِنْ اَھْلِ الصَّدَقَۃِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَۃِ وَمَنْ کَانَ مِنْ اَھْلِ الصِّیَامِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الرَّیَّانِ قَالَ اَبُوْ بَکْرِ الصِّدِّیْقُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا عَلٰی اَحَدٍ یُدْعٰی مِنْ تِلْکَ الْاَبْوَابِ مِنْ ضَرُوْرَۃٍ فَھَلْ یُدْعٰی اَحَدٌ مِنْ تِلْکَ الْاَبْوَابِ کُلِّھَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَعَمْ وَاَرْجُوْ اَنْ تَکُوْنَ مِنْھُمْ **ترجمہ** ابوہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے خرچ کیا ایک جوڑا یعنے دو پیسے یا دو روپیہ یا دو اشرفی اپنے مال سے اللہ کی راہ میں پکارا جاویگا جنت میں کہ اے بندے اللہ کے یہاں آ تیرے لیے یہاں خیر و خوبی ہے پھر جو نماز کا عاشق ہے وہ نماز کے دروازے سے پکارا جائیگا اور جو جہاد کا عاشق ہے وہ جہاد کے دروازے سے اور جو صدقہ کا وہ صدقہ کے دروازے سے اور جو روزہ کا وہ روزہ کے دروازے سے ابوبکر نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے جو سب دروازوں سے پکارا جاویگا اوسکو کیا کام کہ ناظر رہے کیا کوئی ایسا ہوگا جو سب دروازوں سے پکارا جاویگا آپنے فرمایا کہ ہاں اور میں (اللہ کے فضل سے) امید رکھتا ہوں کہ تم انھیں میں ہو **ف** یوں تو ہر مومن سب قسم کی نیکیاں بجا لاتا ہے مگر ہر شخص کی طبیعت میں ایک قسم کی نیکی کا شوق ذوق زیادہ ہوتا ہے جیسے بہادر کو جہاد کا سخی کو صدقہ کا تو وہ اسی نیکی والوں میں گنا جاوے گا اور اس حدیث نے کمر توڑ دی رافضیوں کی جو طعن کرتے ہیں ابوبکر صدیق پر یعنے یہ صاف نص اور نص صریح ہے اس کی کہ خاتمہ آپ کا حسن اور خوبی پر ہوگا اور جنت میں ہر دروازے کے لوگ مشتاق ہوں گے کہ آپ ادہر سے آویں تو ہم کو فخر ہووے پھر جو جنت والوں کے باعث افتخار رکو برا جانے وہ آفت نار میں پڑکر خوار ہو اور ریان کے معنے سیر و آسودہ اور خنک کردینے والا چونکہ روزہ دار بھوکے پیاسے رہتے ہیں اس لیے وہ دروازہ اون کے لیے خاص ہوا **عَنْ** الزُّھْرِیِّ بِاِسْنَادِ یُوْنُسَ وَمَعْنٰی حَدِیْثِہٖ **ترجمہ** زہری سے یہی معنے مروی ہوا **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَیْنِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ دَعَاہُ خَزَنَۃُ الْجَنَّۃِ کُلُّ خَزَنَۃِ بَابٍ اَیْ فُلُ ھَلُمَّ

فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ذَاکَ الَّذِیْ لَاتَوٰی عَلَیْہِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ
لَاَرْجُوْا اَنْ تَکُوْنَ مِنْہُمْ **ترجمہ** روایت ہی ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا جس نے ایک جوڑا خرچ کیا اللہ کی راہ مین بلاتے ہین اوس کو سب خزانچی جنت کی ہر دروازے
کے اور کہتے ہین کہ اے فلانے آؤ تو ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ ایسے شخص پر تو پہر
کوئی خرابی نہین آنے کی یا ایسے شخص کو تو کچہ مشکل نہین آپ نے فرمایا مین امید رکہتا ہون کہ تم بہی اون
مین ہو (یعنے سب دروازون سے جنت کے پکارے جاؤ) **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَصْبَحَ مِنْکُمُ الْیَوْمَ صَائِمًا قَالَ اَبُوْبَکْرٍ اَنَا قَالَ
فَمَنْ تَبِعَ مِنْکُمُ الْیَوْمَ جَنَازَۃً قَالَ اَبُوْبَکْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ اَطْعَمَ مِنْکُمُ الْیَوْمَ مِسْکِیْنًا قَالَ
اَبُوْبَکْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ عَادَ مِنْکُمُ الْیَوْمَ مَرِیْضًا قَالَ اَبُوْبَکْرٍ اَنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ
سَلَّمَ مَا اجْتَمَعْنَ فِیْ امْرِءٍ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّۃَ **ترجمہ** ابوہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کون تم مین سے آج روزہ دار ہی ابوبکر نے کہا مین آپ نے فرمایا کون جنازہ کے ساتہ گیا ہے
ابوبکر نے کہا مین آپ نے فرمایا کس نے مسکین کو آج کہانا کہلایا ہے ابوبکر نے کہا مین آپ نے فرمایا کون آج مریض کی عیادت کو گیا تہا ابوبکر نے کہا مین
تب رسول اللہ صلعم نے فرمایا یہ سب کام ایک شخص مین جب جمع ہوتے ہین تو وہ ضرور جنت مین
جاتا ہے **ف** حدیث مین بعضے جاہل واعظ جو جمعہ کے دن کی قید لگاتے ہین وہ محض بے اصل
ہے **بَابُ** الْحَثِّ عَلَی الْاِنْفَاقِ وَکَرَاھَۃِ الْاِحْصَآءِ باب خرچ کرنے کی فضیلت اور گنکر
رکہنے کی کراہت مین **عَنْ** اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ قَالَ [لِیْ] رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْفِقِیْ اَوِ انْضَحِیْ اَوِ انْفَحِیْ وَلَا تُحْصِیْ فَیُحْصِیَ اللّٰہُ عَلَیْکِ **ترجمہ**
اسما ابی بکر کی صاحبزادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سالی نے کہا کہ مجہ سے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ خرچ کر اور گن گن کر نہ رکہہ ورنہ اللہ بہی تجہے گن کر دے گا (یعنے کم دے گا)۔
ف راوی کو شک ہی کہ انفقی کہا یا اوس کے سوا اور لفظ کہا **عَنْ** اَسْمَآءَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَ
عَنْہَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْفِحِیْ اَوِ انْضَحِیْ اَوْ اَنْفِقِیْ وَلَا تُحْصِیْ فَیُحْصِیَ
اللّٰہُ عَلَیْکِ وَلَا تُوْعِیْ فَیُوْعِیَ عَلَیْکِ **ترجمہ** وہی ہے جو اوپر گذرا اتنی بات زیادہ ہی کہ نہ
سنبہال رکہہ نہین تو اللہ تجہپر سنبہال رکہے گا (یعنے نہ دیگا) **عَنْ** اَسْمَآءَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَھَا نَحْوَ حَدِیْثِھِمْ **ترجمہ** اسماء کی وہی حدیث ہی سنے **عَنْ** اَسْمَاءَ بِنْتِ
اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا اَنَّھَا جَاءَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ لَیْسَ
لِیْ شَیْءٌ اِلَّا مَا اَدْخَلَ عَلَیَّ الزُّبَیْرُ فَھَلْ عَلَیَّ جُنَاحٌ اَنْ اَرْضَخَ مِمَّا یُدْخِلُ عَلَیَّ فَقَالَ اَرْضِخِیْ مَا

مِنْ شَیْءٍ

اسْتَطَعْتِ وَلَا تُوْعِیْ فَیُوْعِیَ اللّٰہُ عَلَیْکِ **ترجمہ** اسماء ابی بکر کی صاحبزادی رضی اللہ تعالیٰ عنہا آئین
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیخدمت مین اور عرض کی کہ یا رسول اللہ میرے پاس تو کچھ ہی نہین مگر
جو زبیر میرے کو دیتے ہین تو کیا مجھے گناہ ہوگا اگر مین اسمین سے کچھ صدقہ دون آپنے فرمایا جتنا تم دے
سکو اتنا دو اور سنیت نہ رکھو نہین تو اللہ بھی تجھے ندے کر سنیت رکھیگا **ف** زبیر کے دینے سے
یہ مراد ہے کہ جو ان کے خرچ کو دیتے ہون کہ اسمین انہی اختیار ہے یا اذن عرفی اون کا ہو خرچ کرنے اور
صدقہ دینے کے لیے جیسے ہم اوپر کہہ آئے ہین **باب** الْحَثِّ عَلَی الصَّدَقَۃِ وَلَوْ بِالْقَلِیْلِ وَ
لَا تَمْتَنِعُ مِنَ الْقَلِیْلِ لِاحْتِقَارِہٖ تھوڑے صدقہ کی فضیلت اور اوس کو حقیر نجاننے کا بیان **عَنْ**
اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ یَا نِسَاءَ
الْمُسْلِمَاتِ لَا تَحْقِرَنَّ جَارَۃٌ لِجَارَتِھَا وَلَوْ فِرْسِنَ شَاۃٍ **ترجمہ** ابوہریرہ راوی ہین کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے مسلمان عورتو کوئی تم مین سے اپنے ہمسایہ کو حقیر نجانے اگرچہ
ایک بکری کا کھر ہی دے یعنی نہ لینے والا اوسکو حقیر سمجھکر انکار کرے نہ دینے والا شرمندہ ہوکر
دینے سے باز رہے **باب** فَضْلِ اِخْفَاءِ الصَّدَقَۃِ صدقہ چھپا کر دینے کی فضیلت **عَنْ**
اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَۃٌ یُظِلُّھُمُ اللّٰہُ فِیْ ظِلِّہٖ
یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّہُ الْاِمَامُ الْعَادِلُ وَشَابٌّ نَشَاءَ بِعِبَادَۃِ اللّٰہِ وَرَجُلٌ قَلْبُہُ مُعَلَّقٌ فِی الْمَسَاجِدِ
وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِی اللّٰہِ اجْتَمَعَا عَلَیْہِ وَتَفَرَّقَا عَلَیْہِ وَرَجُلٌ دَعَتْہُ امْرَاَۃٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَ
جَمَالٍ فَقَالَ اِنِّیْ اَخَافُ اللّٰہَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَۃٍ فَاَخْفَاھَا حَتّٰی لَا تَعْلَمَ یَمِیْنُہُ مَا تُنْفِقُ
شِمَالُہُ وَرَجُلٌ ذَکَرَ اللّٰہَ تَعَالٰی خَالِیًا فَفَاضَتْ عَیْنَاہُ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سات شخص ہین کہ اللہ اُن کو اپنے سایہ مین
جگہہ دیگا (یعنی عرش کے نیچے) جسدن اوس کے سوا اور کوئی سایہ نہوگا ایک تو حاکم منصف
(جو کتاب و سنت کے مطابق فیصلہ کرے خواہ بادشاہ ہو خواہ کوتوال وغیرہ) دوسرے وہ جوان جو

اللہ کی عبادت کے ساتھہ بڑہا ہو تیسرے وہ شخص جو مسجد سے نکلے اور دل اوسکا مسجد مین لگا رہے چوتھے وہ دو شخص کہ محبت کرین آپس مین اللہ کے واسطے اوسی کے لیے ملین اور اسی کے لیے جدا ہون پانچوین جو مرد ایسا متقی ہو کہ اوسے کوئی عورت حسب و نسب والی مالدار زنا کے لیے بلاوے اور وہ کہے مین اللہ سے ڈرتا ہون (اور زنا سے باز رہے) چھٹے جو صدقہ دے ایسا چھپا کر کہ داہنے کو خبر نہ ہو کہ بائین ہاتھہ نے کیا خرچ کیا (اور یہ تصحیف ہے صحیح یہ ہے کہ بائین ہاتھہ کو خبر نہ ہو کہ داہنا کیا خرچ کرتا ہے) ساتوین جو اللہ کو اکیلے مین یاد کرے اور اوس کی آنسو ٹپک پڑین (یعنی اللہ کی محبت یا خوف سے) **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ عُبَیْدِ اللّٰهِ وَقَالَ رَجُلٌ مُعَلَّقٌ بِالْمَسْجِدِ اِذَا خَرَجَ مِنْهُ حَتّٰی یَعُوْدَ اِلَیْهِ **ترجمہ** ابوہریرہ سے وہی روایت دوسری سند سے مروی ہوئی اور اوس مین یہ ہے کہ جو شخص مسجد سے نکلے اور دل اُس کا مسجد مین لگا ہو جب تک پھر لوٹ کر نجاوے

باب بَیَانِ اَنَّ اَفْضَلَ الصَّدَقَةِ صَدَقَةُ الصَّحِیْحِ الشَّحِیْحِ افضل صدقہ کس کا ہے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ اَتٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ الصَّدَقَةِ اَعْظَمُ قَالَ اَنْ تَصَدَّقَ وَاَنْتَ صَحِیْحٌ شَحِیْحٌ تَخْشَی الْفَقْرَ وَتَاْمُلُ الْغِنٰی وَلَا تُمْهِلُ حَتّٰی اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ قُلْتَ لِفُلَانٍ کَذَا وَلِفُلَانٍ کَذَا اَلَا وَقَدْ کَانَ لِفُلَانٍ **ترجمہ** ابوہریرہ نے کہا ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کی اے رسول اللہ کے افضل اور ثواب مین بڑا صدقہ کون سا ہے آپنے فرمایا کہ صدقہ دیوے تو اور تو تندرست ہو اور حریص ہو اور خوف کرتا ہو محتاجی کا اور امید رکھتا ہو امیری کی وہ افضل ہے اور یہانتک صدقہ دینے مین دیر نہ کرے کہ جب جان حلق مین آجاوے تو کہنے لگے یہ فلانے کا ہے یہ مال فلانے کو دو اور وہ تو خود اب فلانے کا ہو چکا (یعنے تیرے مرتے ہی وارث لوگ لے لین گے) **ف** ایسا صدقہ دینا گویا حلوائی کی دکان دادی کی فاتحہ ہے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ الصَّدَقَةِ اَعْظَمُ اَجْرًا قَالَ اَمَا وَاَبِیْكَ لَتُنَبَّاَنَّهٗ اَنْ تَصَدَّقَ وَاَنْتَ صَحِیْحٌ شَحِیْحٌ تَخْشَی الْفَقْرَ وَتَاْمُلُ الْبَقَاءَ وَلَا تُمْهِلُ حَتّٰی اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ قُلْتَ لِفُلَانٍ کَذَا وَلِفُلَانٍ کَذَا وَقَدْ کَانَ

لِفُلَانٍ **ترجمہ** وہی ہے جو اوپر گذرا اتنا فرق ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جب پوچھا تو آپ نے فرمایا آگاہ ہو قسم ہے تیرے باپ کی باقی حدیث وہی ہے **ف** اور حدیثوں مین اللہ کے سوا اور کسی کی قسم کہانے کو منع اور شرک فرمایا ہے اور یہان جو آپ نے قسم اس کے باپ کی کہی یہ عادت کی راہ سے زبان پر جاری ہو گئی تعمدا اور قصدًا نہین تہی قصدًا ایسی قسم کہانا منع ہے **عَنْ** عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ اَيُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اسمین یہ ہے کہ کون سا صدقہ افضل ہے

بَابٌ بَيَانِ اَنَّ الْيَدَ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى وَ اَنَّ الْيَدَ الْعُلْيَا هِيَ الْمُنْفِقَةُ وَ اَنَّ الْيَدَ السُّفْلٰى هِيَ الْاٰخِذَةُ اس باب مین یہ بیان ہے کہ اوپر کا ہاتہہ نیچے کے ہاتہہ سے بہتر ہے اور اس بیان مین کہ اوپر کا ہاتہہ خرچ کرنے والا ہے اور نیچے کا ہاتہہ پکڑنے والا ہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَذْكُرُ الصَّدَقَةَ وَالتَّعَفُّفَ عَنِ الْمَسْئَلَةِ اَلْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى وَالْيَدُ الْعُلْيَا الْمُنْفِقَةُ وَالسُّفْلٰى السَّائِلَةُ **ترجمہ** عبد اللہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور آپ منبر پر صدقہ کا ذکر کرتے تہے اور کسی سے سوال نہ کرنے کا اور فرمایا کہ اوپر کا ہاتہہ بہتر ہے نیچے کے ہاتہہ سے اور اوپر کا ہاتہہ خرچ کرنے والا ہے اور نیچے کا ہاتہہ مانگنے والا ہے **عَنْ** حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ حَدَّثَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَفْضَلُ الصَّدَقَةِ اَوْ خَيْرُ الصَّدَقَةِ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَّالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى وَابْدَاْ بِمَنْ تَعُوْلُ **ترجمہ** حکیم بن حزام نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا افضل صدقہ وہی جس کے بعد صدقہ دینے والا غنی رہے (یعنے یہ نہین کہ سب مال لٹا کر آپ فقیر ہو بیٹھے) اور اوپر کا ہاتہہ بہتر ہے نیچے کے ہاتہہ سے اور صدقہ پہلے اوسکو دے جس کا نان نفقہ اپنے ذمہ ہے (جیسے لونڈی غلام نوکر چاکر) **عَنْ** حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَانِيْ ثُمَّ سَاَلْتُهٗ فَاَعْطَانِيْ ثُمَّ سَاَلْتُهٗ فَاَعْطَانِيْ ثُمَّ قَالَ اِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ اَخَذَهٗ بِطِيْبِ نَفْسٍ بُوْرِكَ لَهٗ فِيْهِ وَمَنْ اَخَذَهٗ بِاِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهٗ فِيْهِ وَكَانَ كَالَّذِيْ يَاْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ

النَّبِيِّ

مِنَ الْیَدِ السُّفْلٰی **ترجمہ** حکیم نے کہا مین نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مال مانگا تو آپ نے دیا مین نے پھر مانگا پھر دیا پھر مانگا پھر دیا پھر فرمایا کہ یہ مال ہرا ہرا میٹھا میٹھا ہے سو جس نے اسکو لیا بغیر مانگے یا لیا دینے والے کی خوشی سے نہ آپ زبردستی تقاضا کر کے اوس مین برکت ہوتی ہے اور جس نے اپنے نفس کو ذلیل کر کے لیا (یعنے سوال کر کے لجاجت کر کے) اوس برکت نہین ہوتی اور اُسکا حال ایسا ہوتا ہے کہ کہاتا ہے اور سیر نہین ہوتا اور اوپر کا ہاتہہ عمدہ ہے نیچے کے ہاتہہ سے **عَنْ** اَبِیْ اُمَامَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا ابْنَ اٰدَمَ اِنَّکَ اَنْ تَبْذُلَ الْفَضْلَ خَیْرٌ لَّکَ وَاَنْ تُمْسِکَہٗ شَرٌّ لَّکَ وَلَا تُلَامُ عَلٰی کَفَافٍ وَّابْدَاْ بِمَنْ تَعُوْلُ وَالْیَدُ الْعُلْیَا خَیْرٌ مِّنَ الْیَدِ السُّفْلٰی **ترجمہ** ابی امامہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بیٹے آدم کے تو جو چیز ضرورت سے زیادہ ہو اوس کو خرچ کرتا رہ یہ بہتر ہے تیرے لیے اور اگر اوسکو بھی روک رکھی جیسے ضرورت کے موافق کو روکتا ہے تو برائی تیرے حق مین اور تجھپر ملامت نہین ضروری خرچ کے موافق رکھنے مین اور صدقہ پہلے اسکو دے جسکا خرچہ تیرے ذمہ پر ہو اور اوپر کا ہاتہہ بہتر ہے نیچے کے ہاتہہ سے **باب** النَّھْیِ عَنِ الْمَسْئَلَۃِ سوال کرنے کی برائی **عَنْ** مُعَاوِیَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ اِیَّاکُمْ وَاَحَادِیْثَ اِلَّا حَدِیْثًا کَانَ فِیْ عَھْدِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَاِنَّ عُمَرَ کَانَ یُخِیْفُ النَّاسَ فِی اللّٰہِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یَقُوْلُ مَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیْرًا یُّفَقِّھْہُ فِی الدِّیْنِ وَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّمَا اَنَا خَازِنٌ فَمَنْ اَعْطَیْتُہٗ عَنْ طِیْبِ نَفْسٍ فَمُبَارَکٌ لَّہٗ فِیْہِ وَمَنْ اَعْطَیْتُہٗ عَنْ مَّسْئَلَۃٍ وَّشَرَہٍ کَانَ کَالَّذِیْ یَاْکُلُ وَلَا یَشْبَعُ **ترجمہ** حضرت معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا بچو تم حدیث کی روایت سے مگر وہ حدیثین جو حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے زمانہ مین تہین اسلیے کہ حضرت عمر لوگون کو ڈرایا کرتے تھے اللہ پاک سے اور سنا ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے اللہ تعالی جس کی بھلائی چاہتا ہے اوسکو دین کی سمجھ دیتا ہے اور سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے مین تو فقط خزانچی ہون پھر جسکو مین دل کی خوشی سے دون (یعنے بغیر سوال اور لجاجت سائل کے) تو اوسمین اسکو برکت ہوتی ہے اور جس کو مین مانگنے سے اور اوسکے ستانے سے دون اسکا حال ایسا ہے کہ گویا

کہاتا ہے اور پیت نہین بہرتا **ف** حضرت معاویہ کے زمانہ مین ممالک یہود نصاری کی فتح ہوئی اور روایات اہل کتاب کی لوگون مین کثرت سی پہیلی اس لیے آپنے یہ حکم کیا کہ حضرت عمر کے زمانہ کی روایات کیطرف رجوع کرو کہ وہ زمانہ ربط وضبط کا تہا اور غیر قومون سے اختلاط نہ تہا اور بعد اون کے پہر کتب حدیث مدون ہوگئی اور علم من جمیع الوجوہ محفوظ ہوگیا **عَنْ** مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُلْحِفُوْا فِي الْمَسْئَلَةِ فَوَاللّٰهِ لَا يَسْأَلُنِيْ اَحَدٌ مِّنْكُمْ شَيْئًا فَتُخْرِجَ لَهٗ مَسْئَلَتُهٗ مِنِّيْ شَيْئًا وَاَنَا لَهٗ كَارِهٌ فَيُبَارَكَ لَهٗ فِيْمَا اَعْطَيْتُهٗ **ترجمہ** حضرت معاویہ نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم سوال مین ہٹ نکیا کرو اسلیے کہ اللہ کی قسم مجہہ سے جو مانگتا ہے کوئی چیز اور اُس کے سوال کی سبب سے میرے پاس سے چیز خرچ ہوتی ہے اور مین اوسکو برا جانتا ہون تو اوس مین برکت کیونکر ہوگی **عَنْ** عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ وَّهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ وَّدَخَلْتُ عَلَيْهِ فِيْ دَارِهٖ بِصَنْعَاءَ فَاَطْعَمَنِيْ مِنْ جَوْزَةٍ فِيْ دَارِهٖ عَنْ اَخِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ اَبِيْ سُفْيَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ **ترجمہ** عمرو بن دینار نے وہب بن منبہ سے روایت کی اور کہا کہ مین انکے گہر گیا صنعا مین اور مجھے انہون نے اپنے احاطہ کے جوز کہلائے اور ان کے بہائی نے روایت کی کہ مین نے سنا معاویہ بن ابی سفیان سے کہ سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہر روایت بیان کی مثل اوسکی جو اوپر گذری **عَنْ** مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ وَهُوَ يَخْطُبُ يَقُوْلُ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ وَاِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَّيُعْطِي اللّٰهُ **ترجمہ** حضرت معاویہ خطبہ پڑہتے تہے اور روایت کی کہ سنا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جس کی اللہ تعالی بہلائی چاہتا ہے اسکو دین میں سمجہ دیتا ہے اور مین تو بانٹنے والا ہون دیتا تو اللہ ہے **ف** اس حدیث مین معلوم ہوا کہ دین مین سمجہ پیدا ہونے سے بہتری کوئی نہین کہ اوس سے آدمی کی دنیا و آخرت دونون درست ہوجاتی ہے پس ہر مسلمان کو اس مین زیادہ کوشش کرنی چاہیے اور معلوم ہوا کہ دینے والا اللہ کے سوا کوئی نہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہی باوجود علو مرتبت اور رفع منزلت کے بانٹنے ہی والے ہین پہر بد ہو شقی کدہر رہے ہیں یہ نادان لوگ جو اولیا انبیا سے اپنی حاجات طلب کرتے ہین اولاد

خطیب نسخہ

جو دو مانگتی ہین محض بے دین اور جاہل ہین عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ الْمِسْکِیْنُ بِھٰذَا الطَّوَّافِ الَّذِیْ یَطُوْفُ عَلَی النَّاسِ فَتَرُدُّہُ اللُّقْمَۃُ وَاللُّقْمَتَانِ وَالتَّمْرَۃُ وَالتَّمْرَتَانِ قَالُوْا فَمَا الْمِسْکِیْنُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ الَّذِیْ لَایَجِدُ غِنًی یُغْنِیْہِ وَلَا یُفْطَنُ لَہٗ فَیُتَصَدَّقَ عَلَیْہِ وَلَا یَسْاَلُ النَّاسَ شَیْئًا **ترجمہ** ابو ہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسکین وہ نہین جو گھومتا رہتا ہے اور لوگون کے گرد رہتا ہے اور ایک دو لقمہ یا ایک دو کھجور لیکر لوٹ جاتا ہے پہر لوگون نے عرض کی کہ مسکین کون ہے اے رسول اللہ کے آپ نے فرمایا جسکو اتنا خرچ نہین ملتا جو اوس کی ضروریات بشری کو کفایت کرتا ہو اور نہ لوگ اوسے مسکین جانتے ہین کہ اُس کو کچھ صدقہ دین اور نہ وہ لوگون سے کچھ مانگتا ہے **ف** بہت سے اہل وعیال والے غریب مسلمان ایسے ہی ہین کہ باوجود محنت ومشقت کے اون کے ضروریات کے موافق نہین ملتا اور تنگدست قرضدار رہتے ہین ایسون کو دینا اور ایسون کی دلجوئی اور مدد کرنا ہزار مسکین کے دینے سے اولی ہے ہر مالدار کو اُسکا خیال ضرور ہے عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ الْمِسْکِیْنُ بِالَّذِیْ تَرُدُّہُ التَّمْرَۃُ وَالتَّمْرَتَانِ وَلَا اللُّقْمَۃُ وَاللُّقْمَتَانِ اِنَّ الْمِسْکِیْنَ الْمُتَعَفِّفُ اِقْرَؤُا اِنْ شِئْتُمْ لَا یَسْاَلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا **ترجمہ** ابو ہریرہ روایت کرتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسکین وہ نہین ہے جو ایک دو کھجور یا ایک دو لقمہ لیکر لوٹ جاتا ہے مسکین وہ ہے جو سوال نہین کرتا تمہارا جی چاہے تو یہ آیت پڑہ لو کہ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ وہ لوگون سے مانگتے نہین لپٹ کر عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ عَمْرَۃَ اَنَّھُمَا سَمِعَا اَبَا ھُرَیْرَۃَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ اِسْمٰعِیْلَ **ترجمہ** وہی حدیث جو اوپر گذری دوسری سند سے مروی ہوئی عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَزَالُ الْمَسْئَلَۃُ بِاَحَدِکُمْ حَتّٰی یَلْقَی اللّٰہَ وَلَیْسَ فِیْ وَجْھِہٖ مُزْعَۃُ لَحْمٍ **ترجمہ** عبداللہ نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ تم مین کا آدمی مانگتا رہے گا یہانتک کہ اللہ سے ملیگا اور اُس کے مونہہ پر ایک ٹکڑا بھی گوشت کا نہ ہوگا یعنے حشر مین **ف** گوشت کا نہ ہونا چہرہ پر عبارت ہے گویا بے آبرو ہونے اور کمرو اور ذلیل ہونے

سے یعنے سوال موجب ذلت و بے آبروئی ہے عَنْ اَخِی الزُّھْرِیِّ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَہٗ وَلَمْ یَذْکُرْ مُزْعَۃٌ ترجمہ زہری کے بھائی سے یہی روایت مروی ہوئی مگر اُس مین گوشت کے ٹکڑے کا ذکر نہین عَنْ حَمْزَۃَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّہٗ سَمِعَ اَبَاہُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا یَزَالُ الرَّجُلُ یَسْاَلُ النَّاسَ حَتّٰی یَاْتِیَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ لَیْسَ فِیْ وَجْھِہٖ مُزْعَۃُ لَحْمٍ ترجمہ حمزہ رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے سُنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی ہمیشہ لوگون سے سوال کرتا رہتا یہانتک کہ قیامت کے دن آوے گا اور اوس کے مونہہ پر ایک بوٹی گوشت کی نہ ہوگی عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ سَاَلَ النَّاسَ اَمْوَالَھُمْ تَکَثُّرًا فَاِنَّمَا یَسْاَلُ جَمْرًا فَلْیَسْتَقِلَّ اَوْ لِیَسْتَکْثِرْ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگون سے مانگتا رہتا ہے اون کے مال اپنا مال بڑہانے (یعنے نہ ضرورت اور کفاف کر لیے) تو وہ چنگاریان مانگتا ہے پھر چاہے کم لے چاہے زیادہ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَاَنْ یَّغْدُوَ اَحَدُکُمْ فَیَحْتَطِبَ عَلٰی ظَھْرِہٖ فَیَتَصَدَّقَ بِہٖ وَیَسْتَغْنِیَ بِہٖ مِنَ النَّاسِ خَیْرٌ مِّنْ اَنْ یَّسْاَلَ رَجُلًا اَعْطَاہُ اَوْ مَنَعَہٗ ذٰلِکَ فَاِنَّ الْیَدَ الْعُلْیَا اَفْضَلُ مِنَ الْیَدِ السُّفْلٰی وَابْدَاْ بِمَنْ تَعُوْلُ ترجمہ ابوہریرہ نے کہا مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے اگر کوئی صبحکو جاکر ایک گٹھا لکڑی کا اپنی پیٹھ پر لادے اور اُس سے صدقہ دے اور اپنا کام بھی نکالے کہ لوگون کا محتاج نہ ہو یہ اُس کے لیے اس سے بہتر ہے کہ لوگون سے مانگتا پھرے کہ وہ دیوین یا نہ دیوین اور بلاشبہہ اوپر کا ہاتہہ افضل ہے نیچے کے ہاتہہ سے اور پہلے صدقہ اوسکو دے جو تیرے سر روٹی کہاتا ہے عَنْ قَیْسِ بْنِ اَبِیْ حَازِمٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ اَتَیْنَا اَبَا ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَقَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاللّٰہِ لَاَنْ یَّغْدُوَ اَحَدُکُمْ فَیَحْتَطِبَ عَلٰی ظَھْرِہٖ فَیَبِیْعَہٗ ثُمَّ ذَکَرَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ بَیَانٍ ترجمہ قیس نے کہا ہمارے پاس ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ آئے اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی قسم اگر کوئی صبحکو جاوے اور اپنی پیٹھ پر لکڑیان لادے اور بیچے آگے وہی روایت کی جو اوپر گذری عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاَنْ یَّحْتَزِمَ اَحَدُ

كَمْ حُزْمَةً مِّنْ حَطَبٍ فَيَحْمِلَهَا عَلٰى ظَهْرِهٖ فَيَبِيْعَهَا خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّسْأَلَ رَجُلًا اَعْطَاهُ اَوْ مَنَعَهٗ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی لکڑی کا گٹھا لاوے اپنی پیٹھ پر اور اوسکو بیچے تو یہ اوس کے حق مین بہتر ہے سوال کرنے سے کسی شخص سے کہ معلوم نہین کہ وہ دیوے یا نہ دیوے عَنْ اَبِيْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ اَبِيْ مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَبِيْبُ الْاَمِيْنُ اَمَّا هُوَ فَحَبِيْبٌ اِلَيَّ وَاَمَّا عِنْدِيْ هُوَ فَاَمِيْنٌ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعَةً اَوْ ثَمَانِيَةً اَوْ سَبْعَةً فَقَالَ اَلَا تُبَايِعُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنَّا حَدِيْثَ عَهْدٍ بِبَيْعَةٍ فَقُلْنَا قَدْ بَايَعْنَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ اَلَا تُبَايِعُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَبَسَطْنَا اَيْدِيَنَا وَقُلْنَا قَدْ بَايَعْنَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَعَلَامَ نُبَايِعُكَ قَالَ اَنْ تَعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّالصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ وَتُطِيْعُوْا وَاَسَرَّ كَلِمَةً خَفِيَّةً وَّلَا تَسْأَلُوا النَّاسَ شَيْئًا فَلَقَدْ رَاَيْتُ بَعْضَ اُولٰٓئِكَ النَّفَرِ يَسْقُطُ سَوْطُ اَحَدِهِمْ فَمَا يَسْأَلُ اَحَدًا يُّنَاوِلُهٗ اِيَّاهُ ترجمہ ابی ادریس خولانی ابومسلم خولانی سے روایت کرتے ہین کہ انہون نے مجہسے کہا کہ روایت کی مجہسے ایک دوست امانت دار نے اور لیکن وہ میرے دوست اور میرے نزدیک امانت دار ہین عوف بن مالک اشجعی انہون نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے نو یا آٹہہ یا سات آدمی اور آپ نے فرمایا تم بیعت نہین کرتے رسول اللہ صلعم سے اور ہم ابہین دنون بیعت کرچکے تہے تو ہمنے عرض کی کہ ہم تو آپسے بیعت کرچکے ہین اے رسول اللہ تعالی کے پہر آپنے فرمایا تم بیعت نہین کرتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمنے عرض کی کہ ہم آپسے بیعت کرچکے ہین آپنے پھر فرمایا تم بیعت نہین کرتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہر ہمنے اپنے ہاتہہ بڑہائے اور عرض کیا کہ ہم تو بیعت اول کرچکے ہین اب کس بات کی بیعت کرین آپ نے فرمایا کہ عبادت کرو اللہ کی اور نہ شریک کرو اوسکے ساتہہ کسی کو اور نمازونکی پنجگانہ اور اللہ کی فرمانبرداری کرو اور ایک بات چپکے سے کہی کہ لوگون سے کچہہ نہ مانگو تو مین نے اون مین سے بعضون کو دیکہا کہ اون کا کوڑا گر پڑتا تہا دینے اونٹ پر سے تو کسی سے سوال نکرتے کہ وہ اٹہا دیوے ف یہ کمال ایفاے بیعت تہی اور نہایت درجہ کی پرہیزگاری اور اطاعت تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور یہہ بہت بڑا درجہ ہے اور ابومسلم جو اس حدیث کے راوی ہین وہ بڑے زاہد ہین اور

بعطیہ او یمنعہ

اور کرامات اون کے مشہور ہین اسلام لائے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین اور
اسود عنسی مردود جو دعوے نبوت کا کرتا تہا اوس نے اون کو آگ مین ڈالدیا اور وہ نہ جلی پہر لاچار
ہوکر اُن کو چہوڑ دیا اور وہ ہجرت کرکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف چلے کہ آپ نے وفات
فرمائی اور بڑے بڑے صحابہ سے ملاقات کی ہے مثل ابی بکر صدیق وغیرہ رضی اللہ عنہم کی اور
باسیر اتفاق ہے محدثین اور مورخین اور ارباب سیر کا اور سمعانی نے انساب مین جو نقل کیا ہے کہ
وہ حضرت معاویہ کے زمانہ مین ایمان لائے یہ غلط ہے باتفاق مورخین وغیرہم کے (النووی)

باب مَنْ تَحِلُّ لَهُ الْمَسْأَلَةُ جسکو سوال جائز ہے اوسکا بیان **عَنْ** قَبِيصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ
الْهِلَالِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ تَحَمَّلْتُ حَمَالَةً فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَسْأَلُهُ فِيهَا فَقَالَ أَقِمْ حَتّٰى تَأْتِيَنَا الصَّدَقَةُ فَنَأْمُرَ لَكَ بِهَا قَالَ ثُمَّ قَالَ يَا قَبِيصَةُ إِنَّ
الْمَسْأَلَةَ لَا تَحِلُّ إِلَّا لِأَحَدِ ثَلَاثَةٍ رَجُلٍ تَحَمَّلَ حَمَالَةً فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتّٰى يُصِيبَهَا ثُمَّ
يُمْسِكُ وَرَجُلٍ أَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ اجْتَاحَتْ مَالَهُ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتّٰى يُصِيبَ قِوَامًا
مِّنْ عَيْشٍ أَوْ قَالَ سِدَادًا مِّنْ عَيْشٍ وَرَجُلٍ أَصَابَتْهُ فَاقَةٌ حَتّٰى يَقُومَ ثَلَاثَةٌ مِّنْ ذَوِي الْحِجٰى
مِنْ قَوْمِهِ لَقَدْ أَصَابَتْ فُلَانًا فَاقَةٌ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتّٰى يُصِيبَ قِوَامًا مِّنْ عَيْشٍ أَوْ
قَالَ سِدَادًا مِّنْ عَيْشٍ فَمَا سِوَاهُنَّ مِنَ الْمَسْأَلَةِ يَا قَبِيصَةُ سُحْتٌ يَأْكُلُهَا صَاحِبُهَا سُحْتًا

ترجمہ قبیصہ نے کہا مین قرضدار ہوگیا تہا ایک بڑی رقم کا (یعنے دو قبیلون کی اصلاح وغیرہ کے
لیے یا کسی اور امر خیر کے واسطے) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سے سوال کیا آپ
نے فرمایا تم ٹہیرو کہ ہمارے پاس صدقات کا مال آوے تو ہم اس مین سے کچہہ تمکو دین پہر آپ نے
فرمایا اے قبیصہ سوال حلال نہین مگر تین شخصون کو ایک تو وہ جو قرضدار ہوجاوے (یعنے کسی امر
خیر مین) تو حلال ہوجاتا ہے اوسکو سوال یہانتک کہ ملجاوے اوسکو اوتنا مال پہر سوال سے باز رہے
دوسرے وہ شخص کہ پہونچی ہو آفت اوس کے مال مین کہ ضایع ہوگیا ہو مال اُسکا تو حلال ہوجاتا ہے سوال
اُسکو یہانتک کہ ملجاوے اسکو اتنی رقم کہ درست ہوجاوے اوسکی گذران راوی کو شک ہے کہ قوام
فرمایا یا سداد معنی دونون کے ایک ہین تیسرا وہ کہ پہونچا ہو اوسکو فاقہ اور تین شخص عقلمند اون مین
سے اوسکی قوم کے گواہی دین کہ اُسکو بیشک فاقہ پہونچا ہے اسکو بہی سوال جائز ہے جب تک کہ اپنی

گذران درست ہونے کے موافق نہ پائے اور سوا ان لوگون کے ای قبیصہ سوال حرام ہے اور سوا ان
کے جو سوال کرنے والا ہے وہ حرام کھاتا ہے **باب** جَوَازِ الْاَخْذِ بِغَيْرِ سُوَالٍ وَّلَا تَطَلُّعٍ بے
مانگے جو چیز آجائے اسکا لینا کیسا ہے **عَنْ** سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ قَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيْ
الْعَطَاءَ فَاَقُوْلُ اَعْطِهِ اَفْقَرَ اِلَيْهِ مِنِّيْ حَتّٰى اَعْطَانِيْ مَرَّةً مَالًا فَقُلْتُ اَعْطِهِ اَفْقَرَ اِلَيْهِ
مِنِّيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ خُذْهُ وَمَا جَاءَكَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ وَاَنْتَ غَيْرُ
مُشْرِفٍ وَّلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ وَمَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ **ترجمہ** سالم نے اپنے باپ سے اُنھون نے
حضرت عمر سے روایت کی کہ حضرت عمر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کچھہ مال دیا کرتے تھے
اور مین کہتا تھا کہ جو مجھسے زیادہ احتیاج رکھتا ہو اوسکو عنایت کیجیے یہانتک کہ ایک بار مجھے آپ
نے کچھہ مال دیا اور مین نے عرض کیا کہ جسے مجھہ سے زیادہ حاجت ہو اوسے عنایت فرمائے آپ نے فرمایا
اس کو لے لو اور اُس مال مین سے جو تمہارے پاس بغیر لالچ کے اور بغیر مانگے آجاوے اوسکو لے لیا کرو
اور جو اس طرح نہ آوے اوسکا خیال بھی نہ کرو **ف** شاید یہ شل اسی حدیث سے نکلی ہے **مصرع**
چیزیکہ بے سوال رسد دادہ خداست اور حدیث سے کمال زہد اور بے رغبتی اور لاطمعی اور ایثار
حضرت عمر کا معلوم ہوتا ہے اور اس مین علماء کا اختلاف ہے کہ جسکو مال آجاوے اوسے قبول کرنا چاہیے
یا نہین اور اسمین تین مذہب ہین اور صحیح و مشہور مذہب یہ ہے کہ سوا سلطان کے اور کا مال قبول
کرنا مستحب ہے اور جمہور کا بھی قول ہے اور عطیہ سلطان کا سو بعضون نے اسکو حرام کہا ہے اور بعضون
نے حلال ہے اور صحیح یہ ہے کہ عطایائے سلطانی مین مال حرام غالب ہے غرض اگر مال حرام غالب ہو تو
لینا روا نہین ورنہ خیر مباح ہے اور ایسا ہی جو ایسے شخص کے پاس مال آوے جو اسکا مستحق نہین اور
اُسمین مال حرام غالب نہین تو لینا روا ہے اگر لینے والے مین کوئی مانع شرعی موجود نہ ہو اور بعضون
نے اس مباح کو واجب کہا ہے خواہ سلطان سے ہو یا اوس کے غیر سے اور بعضون نے مستحب کہا ہے سلطان
کے عطیہ کو نہ اور کے **عَنْ** سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعْطِيْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ الْعَطَاءَ فَيَقُوْلُ لَهُ عُمَرُ
اَعْطِهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفْقَرَ اِلَيْهِ مِنِّيْ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ

أَوْ تَصَدَّقْ بِهِ وَمَا جَاءَكَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَّلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ وَمَا لَا فَلَا
تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ قَالَ سَالِمٌ فَمِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا لَا يَسْأَلُ
أَحَدًا شَيْئًا وَّلَا يَرُدُّ شَيْئًا أُعْطِيَهُ **ترجمہ** سالم بن عبد اللہ اپنے باپ رضی اللہ تعالی عنہ
سے روایت کرتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمر بن خطاب کو کچہ مال دیا کرتے تہے اور وہ
عرض کرتے تہے کہ یا رسول اللہ کسی ایسے شخص کو عنایت کیجیے جو مجہ سے زیادہ احتیاج رکہتا ہو تو ایک
بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ مال لیلو اور اپنے پاس رکہو خواہ صدقہ دیدو اور جو ہر
قسم کے مال سے تمہارے پاس آوے اور تم نے اوس کی خواہش نہ کی ہو اور نہ مانگا ہو تو اوسکو لے لیا کرو
اور اپنے دل سے خواہش نہ کیا کرو سالم نے کہا اسی سبب سے ابن عمر کسی سے کچہ نہ مانگتے تھے اور اگر
کوئی دیتا تہا تو پہیر ندیتے تہے **عَنِ** ابْنِ شِهَابٍ بِمِثْلِ ذٰلِكَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ
ابْنِ السَّعْدِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ **ترجمہ** وہی روایت اس سند سے مروی ہوئی **عَنِ** ابْنِ السَّاعِدِيِّ الْمَالِكِيِّ أَنَّهُ قَالَ اسْتَعْمَلَنِي
عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْهَا وَأَدَّيْتُهَا إِلَيْهِ أَمَرَ لِي
بِعُمَالَةٍ فَقُلْتُ إِنَّمَا عَمِلْتُ لِلّٰهِ وَأَجْرِي عَلَى اللّٰهِ فَقَالَ خُذْ مَا أُعْطِيتَ فَإِنِّي عَمِلْتُ عَلَى
عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَمَّلَنِي فَقُلْتُ مِثْلَ قَوْلِكَ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُعْطِيتَ شَيْئًا مِنْ غَيْرِ أَنْ تَسْأَلَ فَكُلْ وَتَصَدَّقْ **ترجمہ** ابن ساعدی
سے روایت ہی کہ انہون نے کہا مجہے حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے صدقہ کا عامل کیا جب مین فارغ
ہوا اور صدقہ کا مال انکو لا کر دیدیا تو مجہے کچہ اجرت دینے کا حکم کیا مین نے کہا مین نے تو اللہ کے
واسطے یہ کام کیا ہے اور مزدوری میری اللہ پر ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا مین جو دیتا ہون
لے لو ایک بار مین نے بہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین صدقہ تحصیلا تہا اور آپ نے
مجہے بہی کچہ اجرت دی اور مین نے بہی ایسا ہی کہا جیسے تم نے کہا سو مجہ سے فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بغیر مانگے تمہارے کچہ ملے تو کہاؤ اور صدقہ دو **عَنْ** بُكَيْرِ
ابْنِ الْأَشَجِّ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ السَّعْدِيِّ أَنَّهُ قَالَ اسْتَعْمَلَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَلَى الصَّدَقَةِ بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ **ترجمہ** وہی روایت اس

دوسری سند سے مروی ہوئی **باب** كَرَاهَةِ الْحِرْصِ عَلَى الدُّنْيَا حرص دنیا کی مذمت **عَنْ** اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَلْبُ الشَّيْخِ شَابٌّ عَلٰى حُبِّ اِثْنَتَيْنِ حُبِّ الْعَيْشِ وَالْمَالِ **ترجمہ** ابوہریرہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بوڑھے کہ جینے اور مال کی حرص جوان ہے **ف** یہ مصرع اس حدیث کی موافق ہے **مصرع** مرد چون پیر شود حرص جوان گردد **عَنْ** اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَلْبُ الشَّيْخِ شَابٌّ عَلٰى حُبِّ اثْنَتَيْنِ طُوْلِ الْحَيَاةِ وَحُبِّ الْمَالِ **ترجمہ** ابوہریرہ سے وہی روایت مروی ہوئی اسمین طول کا لفظ زیادہ ہے **عَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْرَمُ ابْنُ اٰدَمَ وَيَشِبُّ مِنْهُ اثْنَتَانِ الْحِرْصُ عَلَى الْعُمُرِ **ترجمہ** مضمون وہی ہے **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهِ **ترجمہ** وہی روایت ہے **عَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِمِثْلِهِ **ترجمہ** وہی روایت ہے **عَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ لِابْنِ اٰدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَالٍ لَابْتَغٰى وَادِيًا ثَالِثًا وَلَا يَمْلَاُ جَوْفَ ابْنِ اٰدَمَ اِلَّا التُّرَابُ وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ تَابَ **ترجمہ** انس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر آدمی کی دو جنگل ہون مال کے تو بھی وہ تیسرا ڈھونڈھتا رہے اور پیٹ نہین بھرتی آدمی کا مگر مٹی اور رجوع ہوتا ہے اللہ اوسپر جو توبہ کرے (یعنے جو دنیا کی حرص سے باز آوی اوسے گنج قناعت عطا فرماتا ہے) **ف** یہ شعر اس حدیث کے موافق ہے **شعر** چشم تنگ کور دنیا دار را یا قناعت پر کند یا خاک گور **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فَلَا اَدْرِيْ اَشَيْءٌ اُنْزِلَ اَمْ شَيْءٌ كَانَ يَقُوْلُهُ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اَبِىْ عَوَانَةَ **ترجمہ** انس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے یہ مجھے معلوم نہین کہ یہ آپ پر یہ بات اوتری تھی یا خود فرماتے تھے پھر بیان کی روایت ابوعوانہ کی جو اوپر گذری **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ لَوْ كَانَ لِابْنِ اٰدَمَ وَادٍ مِّنْ ذَهَبٍ اَحَبَّ اَنَّ لَهُ وَادِيًا اٰخَرَ وَلَنْ يَمْلَاَ

اِثْنَیْنِ

فَاہُ اِلَّا التُّرَابُ وَاللّٰہُ یَتُوْبُ عَلٰی مَنْ تَابَ **ترجمہ** حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ نے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ فرمایا اگر آدمی کو ایک جنگل سونے کا ہو تو بھی آرزو کرے کہ دوسرا اور ہو اور اُسکا مونھہ نہین بھرتی مگر مٹی (گور کی) اور اللہ رجوع کرتا ہے اوس کیطرف جو توبہ کرے **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَوْ اَنَّ لِابْنِ اٰدَمَ مِلْاَ وَادٍ مَالًا لَاَحَبَّ اَنْ یَّکُوْنَ اِلَیْہِ مِثْلُہٗ وَلَا یَمْلَاُ نَفْسَ ابْنِ اٰدَمَ اِلَّا التُّرَابُ وَاللّٰہُ یَتُوْبُ عَلٰی مَنْ تَابَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَلَا اَدْرِیْ اَمِنَ الْقُرْاٰنِ ھُوَ اَمْ لَا قَالَ وَفِیْ رِوَایَۃِ زُھَیْرٍ قَالَ فَلَا اَدْرِیْ اَمِنَ الْقُرْاٰنِ لَمْ یَذْکُرِ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا **ترجمہ** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے کہا مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اگر آدمی کا ایک میدان مال سے بھرا ہو تو بھی چاہے کہ اوسی کے برابر اور ہو اور آدمی کا جی کسی چیز سے نہین بھرتا سوا مٹی کے اور رجوع ہوتا ہے اللہ اوسپر جو توبہ کرے ابن عباس نے کہا مین نہین جانتا کہ یہ قرآن مین سے ہے یا نہین اور زہیر کے روایت مین یہ ہے کہ مین نہین جانتا قرآن مین سے ہے یا نہین اور ابن عباس کا نام نہین لیا **عَنْ** اَبِی الْاَسْوَدِ قَالَ بُعِثَ اَبُوْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اِلٰی قُرَّاءِ اَھْلِ الْبَصْرَۃِ فَدَخَلَ اِلَیْہِ ثَلٰثُ مِائَۃِ رَجُلٍ قَدْ قَرَؤُا الْقُرْاٰنَ فَقَالَ اَنْتُمْ خِیَارُ اَھْلِ الْبَصْرَۃِ وَقُرَّاؤُھُمْ فَاتْلُوْہُ وَلَا یَطُوْلَنَّ عَلَیْکُمُ الْاَمَدُ فَتَقْسُوَ قُلُوْبُکُمْ کَمَا قَسَتْ قُلُوْبُ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ وَاِنَّا کُنَّا نَقْرَاُ سُوْرَۃً کُنَّا نُشَبِّہُھَا فِی الطُّوْلِ وَالشِّدَّۃِ بِبَرَاءَۃٍ فَاُنْسِیْتُھَا غَیْرَ اَنِّیْ قَدْ حَفِظْتُ مِنْھَا لَوْ کَانَ لِابْنِ اٰدَمَ وَادِیَانِ مِنْ مَالٍ لَابْتَغٰی وَادِیًا ثَالِثًا وَلَا یَمْلَاُ جَوْفَ ابْنِ اٰدَمَ اِلَّا التُّرَابُ وَکُنَّا نَقْرَاُ سُوْرَۃً کُنَّا نُشَبِّہُھَا بِاِحْدَی الْمُسَبِّحَاتِ فَاُنْسِیْتُھَا غَیْرَ اَنِّیْ قَدْ حَفِظْتُ مِنْھَا یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ فَتُکْتَبُ شَھَادَۃً فِیْ اَعْنَاقِکُمْ فَتُسْاَلُوْنَ عَنْھَا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ **ترجمہ** ابی الاسود نے کہا ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالی عنہ نے بصرہ کے قاریون کو بلوا بھیجا اور وہ سب تین سو قاری اُنکے پاس آئے اور اُنہون نے قرآن پڑہا اور ابوموسی نے ان سے کہا کہ تم بصرہ کے سب لوگون سے بہتر ہو اور وہان کے قاری ہو سو قرآن پڑہتے رہو اور بہت مدت گذر جانے سے سست نہ ہوجاو کہ تمہارے دل سخت ہوجاوین جیسے تم سے اگلون کے دل سخت ہوگئے

اور ہم ایک سورۃ پڑہا کرتے تہے جو طول مین اور سخت وعیدون مین برارت کی برابر تہی پہر مین اسے بہول گیا مگر اتنی بات یاد رہی کہ اگر آدمی کے دو میدان ہوتے مال کے تب بہی تیسرا ڈہونڈہتا رہتا اور آدمی کا پیٹ نہین بہرتا مگر مٹی سے اور ہم ایک سورت اور پڑہتے تہے اور اسکو مسبحات مین کی ایک سورت کی برابر جانتے تھے مین وہ بہی بھول گیا مگر اُسمین سے یہ آیت یاد ہے اے ایمان والو کیون کہتے ہو وہ بات جو کرتے نہین اور جو بات ایسی کہتے ہو کہ کرتے نہین وہ تمھاری گردنون میں لکھ دی جاتی ہے گواہی کے طور پر کہ اُسکا سوال ہوگا تم سے قیامت کے دن **ف** ان سب حدیثون مین مذمت دنیا کی حرص کی اور برائی ہے دنیا کی بہت چاہنے کی اور کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہی

شعر اہل دنیا کافران مطلق اند ✠ روز و شب در زق زق و در بق بق اند ✠ اور بشارت ہی حضرت انسان کو کہ بے مرے ان کا پیٹ نہین بہرتا اگرچہ سونے کی انٹیون سے انکا گہر بہر جاوے **بَابُ** فَضْلِ الْقَنَاعَةِ وَالْحَثِّ عَلَيْهَا قناعت کی فضیلت **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْغِنٰى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ وَلٰكِنَّ الْغِنٰى غِنَى النَّفْسِ **ترجمہ** روایت ہی ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امیری سامان بہت ہونے سے نہین ہے بلکہ امیری دل سے ہے **ف** یعنی سامان دنیا بہت ہی مگر آدمی پر حرص غالب ہو جب بہی امیر نہین اور دل غنی ہے تو بے مال کے بہی بے پرواہ ہے **بَابُ** التَّحْذِيْرِ مِنَ الْاِغْتِرَارِ بِزِيْنَةِ الدُّنْيَا وَمَا يَبْسُطُ مِنْهَا دنیا کی زینت پر مغرور نہ ہونے کے بیان مین **عَنْ** اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ مَا اَخْشٰى عَلَيْكُمْ اَيُّهَا النَّاسُ اِلَّا مَا يُخْرِجُ اللّٰهُ لَكُمْ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيَاْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ فَصَمَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ كَيْفَ قُلْتَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيَاْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْخَيْرَ لَا يَاْتِيْ اِلَّا بِخَيْرٍ اَوَخَيْرٌ هُوَ اِنَّ كُلَّ مَا يُنْبِتُ الرَّبِيْعُ يَقْتُلُ حَبَطًا اَوْ يُلِمُّ اِلَّا اٰكِلَةَ الْخَضِرِ اَكَلَتْ حَتّٰى اِذَا امْتَلَاَتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتِ الشَّمْسَ ثَلَطَتْ اَوْ بَالَتْ ثُمَّ اجْتَرَّتْ فَعَادَتْ فَاَكَلَتْ فَمَنْ يَاْخُذْ مَالًا بِحَقِّهِ يُبَارَكْ لَهُ فِيْهِ وَمَنْ يَاْخُذْ مَالًا بِغَيْرِ حَقِّهِ فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ الَّذِيْ يَاْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ

ترجمہ ابو سعید نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹہرے ہوکر لوگون مین وعظ کہا اور فرمایا اللہ کی قسم اے لوگو مین تمہارے لیے اور کسی چیز سے نہین ڈرتا ہون مگر اُس سے جو اللہ نکالتا ہے تمہارے لیے دنیا کی زینت تو ایک شخص نے عرض کی کہ یا رسول اللہ کیا خیر کا نتیجہ شر بہی ہوتا (یعنے دنیا کی دولت اور حکومت آنا اور اسلام کی ترقی ہونا تو خیر ہے اسکا نتیجہ برا کیونکر ہوگا) پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چپ ہورہے تہوڑی دیر پہر فرمایا تمنے کیا کہا دہبر اوس کے سوال کو پوچھ لیا کہ کہین بہول نگیا ہو تو سطابقت جواب کی سوال کے ساتہہ اوسکی سمجہہ مین نہ آوے) اوسنے عرض کی اے رسول اللہ کے کیا خیر کا نتیجہ شر بہی ہوتا ہے آپنے فرمایا کہ نہین خیر کا نتیجہ تو خیر ہی ہوتا ہے مگر اتنی بات ہے کہ بہار کے دنون مین جو سبزہ اوگتا ہے (اور اوسے تم خیر ہی جانتے ہو) وہ نہین مارتا ہے ہیضہ سے اور نہ قریب المرگ کرتا ہے مگر ہرا چرنے والے کو کہ وہ کہاجاتا ہے یہانتک کہ اوس کی کوکہین بہول جاتی ہین اور سورج کے سامنے ہوکر پتلا گوبر لگتا ہے یا موتنے لگتا ہے پہر جگالی کرنے لگتا ہے اور پہر چرنے جاتا ہے (یہانتک کہ اسی لوٹ پوٹ مین ایک دن مرجاتا ہے) یہی حال اُس مال کا ہے کہ جو اُسکو حق کے ساتہہ لیتا ہے اوسکو برکت ہوتی ہے اور جو ناحق طور پر لیتا ہے اوس کی مثال ایسی ہی ہوتی ہے کہ کہاتا جاتا ہے اور پیٹ نہین بہرتا (جیسے اوس ہری چرنے والی کا) **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَخْوَفُ مَا اَخَافُ عَلَیْکُمْ مَّا یُخْرِجُ اللّٰہُ لَکُمْ مِّنْ زَھْرَۃِ الدُّنْیَا قَالُوْا وَمَا زَھْرَۃُ الدُّنْیَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ بَرَکَاتُ الْاَرْضِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَھَلْ یَاْتِی الْخَیْرُ بِالشَّرِّ قَالَ لَا یَاْتِی الْخَیْرُ اِلَّا بِالْخَیْرِ لَا یَاْتِی الْخَیْرُ اِلَّا بِالْخَیْرِ لَا یَاْتِی الْخَیْرُ اِلَّا بِالْخَیْرِ اِنَّ کُلَّ مَا اَنْبَتَ الرَّبِیْعُ یَقْتُلُ اَوْ یُلِمُّ اِلَّا اٰکِلَۃَ الْخَضِرِ فَاِنَّھَا تَاْکُلُ حَتّٰی اِذَا امْتَدَّتْ خَاصِرَتَاھَا اسْتَقْبَلَتِ الشَّمْسَ ثُمَّ اجْتَرَّتْ وَبَالَتْ وَثَلَطَتْ ثُمَّ عَادَتْ فَاَکَلَتْ اِنَّ ھٰذَا الْمَالَ خَضِرَۃٌ حُلْوَۃٌ فَمَنْ اَخَذَہٗ بِحَقِّہٖ وَوَضَعَہٗ فِیْ حَقِّہٖ فَنِعْمَ الْمَعُوْنَۃُ ھُوَ وَمَنْ اَخَذَہٗ بِغَیْرِ حَقِّہٖ کَانَ کَالَّذِیْ یَاْکُلُ وَلَا یَشْبَعُ

ترجمہ وہی روایت دوسری سند سے مروی ہوئی اتنی بات زیادہ ہے کہ آپ نے تین بار فرمایا کہ خیر کا نتیجہ خیر ہی ہوتا ہے اور اخیر مین فرمایا جسنے اُسکو (یعنے مال کو حق کی راہ سے لیا اور راہ حق میں رکہا تو کیا خوب مدد اوس سے ملتی ہے (یعنے درجات عالیہ صدقات وخیرات اور

برات کی اوسکو عنایت ہوتے ہین ۔ باقی مضمون وہی ہے جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ جَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَی الْمِنْبَرِ وَجَلَسْنَا حَوْلَهٗ فَقَالَ اِنَّ مِمَّا اَخَافُ عَلَیْکُمْ بَعْدِیْ مَا یُفْتَحُ اللّٰهُ عَلَیْکُمْ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْیَا وَزِیْنَتِهَا فَقَالَ رَجُلٌ اَوَیَاْتِی الْخَیْرُ بِالشَّرِّ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَسَکَتَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقِیْلَ مَا شَانُکَ تُکَلِّمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلَا یُکَلِّمُکَ قَالَ وَرَاَیْنَا اَنَّهٗ یُنْزَلُ عَلَیْهِ فَاَفَاقَ یَمْسَحُ عَنْهُ الرُّحَضَاءَ وَقَالَ اَیْنَ هٰذَا السَّائِلُ وَکَاَنَّهٗ حَمِدَهٗ فَقَالَ اِنَّهٗ لَا یَاْتِی الْخَیْرُ بِالشَّرِّ وَاِنَّ مِمَّا یُنْبِتُ الرَّبِیْعُ یَقْتُلُ اَوْ یُلِمُّ اِلَّا اٰکِلَةَ الْخُضْرَةِ فَاِنَّهَا اَکَلَتْ حَتّٰی اِذَا امْتَلَاَتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتْ عَیْنَ الشَّمْسِ فَثَلَطَتْ وَبَالَتْ ثُمَّ رَتَعَتْ وَاِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرٌ حُلْوٌ وَنِعْمَ صَاحِبُ الْمُسْلِمِ هُوَ لِمَنْ اَعْطٰی مِنْهُ الْمِسْکِیْنَ وَالْیَتِیْمَ وَابْنَ السَّبِیْلِ اَوْ کَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّهٗ مَنْ یَّاْخُذُهٗ بِغَیْرِ حَقِّهٖ کَالَّذِیْ یَاْکُلُ وَلَا یَشْبَعُ وَیَکُوْنُ عَلَیْهِ شَهِیْدًا یَّوْمَ الْقِیٰمَةِ

فقیل له — آتی

ترجمہ ابو سعید نے وہی روایت بیان کی مگر یہ بات زیادہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر بیٹھے تھے اور ہم آپ کے گرد بیٹھے اور آگے آپ نے وہی مضمون فرمایا دنیا کی زینت کا تب ایک شخص نے عرض کی کہ کیا خیر کا نتیجہ شر ہوتا ہے آپ چپ ہو رہے لوگوں نے اوس شخص سے کہا تو نے کیون ایسی بات کہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھ سے بات نکی اور ہم کو خیال ہوا کہ آپ پر وحی اترتی ہے اتنے مین آپ نے پسینہ پونچھا اور فرمایا اُس سائل نے اچھی بات کہی پھر آپ نے وہی مثال سبزہ چرنے والی کی بیان کی اور فرمایا یہ مال ہرا ہے میٹھا ہے اور بہت اچھا رفیق ہے اوس مسلمان کا جو مسکین کو اور یتیم اور مسافر کو دیا اور کچھ فرمایا اخیر مین یہ فرمایا کہ وہ مال اوس پر قیامت کے دن گواہ ہوگا باقی مضمون وہی ہے جو اوپر گذرا **ف** اس حدیث مین آپ نے اپنی امت مرحومہ کو دنیا کی زینت اور کثرت سے ڈرایا اور اُن کو ڈرایا جنکو مال حلال ہاتھ آوے اور راہ حق مین خرچ ہو اُن ملاعین دنیا کا تو ذکر ہی نہین جو مال حرام اکٹھا کرتے ہین اور اپنے پیٹون مین آگ بھرتے ہین اور سائل نے پوچھا کہ خیر کا انجام شر کیونکر ہوسکتا ہے آپ نے فرمایا کہ ہان یہ ٹھیک ہے مگر دنیا کی زینت خیر حقیقی نہین بلکہ اسمین بندون کا امتحان اور فتنہ ہے کہ اسمین مشغول ہوکر ہزارون خدا کو بھول جاتے ہین اور آپسمین بغض اور نفسانیت پیدا کرتے ہین پھر اوس سبزہ کی مثال فرمائی کہ گو بظاہر پانی کا برسنا

سبزہ کا ہونا زندگی کا باعث ہے مگر بدپرہیز جانوروں کے لیے وہی سبب ہلاکت کا ہوتا ہے **باب**
فضل التعفف والصبر والقناعۃ والحث علی کل ذلک صبر وقناعت کی فضیلت **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان ناسا من الانصار رضی اللہ عنہم سألوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاعطاہم ثم سألوہ فاعطاہم حتی اذا نفد ما عندہ قال ما یکن عندی من خیر فلن ادخرہ عنکم ومن یستعفف یعفہ اللہ ومن یستغن یغنہ اللہ ومن یتصبر یصبرہ اللہ وما اعطی احد من عطاء خیر واوسع من الصبر **ترجمہ** ابو سعید نے کہا چند لوگوں نے انصار کے کچھ مانگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے انکو دیا انہوں نے پھر مانگا پھر دیا یہانتک کہ جب تمام ہو گیا جو کچھ آپ کے پاس تھا تو آپ نے فرمایا میرے پاس جو مال ہوتا ہے تو میں تم سے دریغ نہیں کرتا اور جو سوال سے بچے اللہ اوسے بچاتا ہے اور جو اپنے دل کو بے پرواہ رکھے اللہ اسکو بے پرواہ کر دیتا ہے اور جو صبر کی عادت ڈالے اللہ اوسپر صبر آسان کر دیتا ہے اور کوئی عطا ایسی بہتر اور کشادگی والی صبر سے زیادہ نہیں **ف** اس حدیث میں قناعت اور صبر اور تنگی دنیا پر راضی رہنے کی تعلیم اور ترغیب ہے **عن** الزہری بہذا الاسناد نحوہ **ترجمہ** زہری سے دوسری سند سے وہی روایت مروی ہوئی **عن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قد افلح من اسلم ورزق کفافا وقنعہ اللہ بما اتاہ **ترجمہ** عبد اللہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مراد کو پہونچا اور چھٹکارا پایا وہ جو اسلام لایا اور موافق ضرورت کے رزق دیا گیا اور اللہ تعالیٰ نے اسکو اپنی روزی پر قناعت دی **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہم اجعل رزق آل محمد قوتا **ترجمہ** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ یا اللہ محمد کے تابعوں کی روزی موافق ضرورت کے رکھ **ف** یعنی دنیا کی طوم و طراق اور سازو یراق اور حمل اثقال کے تحمل شاق اور زبردستی کی دہوم دہام اور ہجوم عوام اور ناحق کے زق زق اور اہل معاملات کی بق بق سے محفوظ رکھ اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ موافق ضرورت کے روٹی ملنا فقر اور غنی دونوں سے افضل ہے خیر الامور اوسطہا اور قوت اہل لغت کی نزدیک رمق کو کہتے ہیں اور اس سے دنیا کم رکھنے کی فضیلت ثابت ہوئی اور کفایت

کرنے کی قوت لایموت پر **باب** اِعْطَاءِ الْمُؤَلَّفَۃِ وَمَنْ یُّخَافُ عَلٰی اِیْمَانِہٖ اِنْ لَّمْ یُعْطَ وَاحْتِمَالِ مَنْ سَأَلَ بِجَفَاءٍ لِجَہْلِہٖ وَبَیَانِ الْخَوَارِجِ وَاَحْکَامِھِمْ باب دل پرچانے والون کا اور خوارج کا بیان

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَسْمًا فَقُلْتُ وَاللّٰہِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَغَیْرُ ھٰؤُلَآءِ کَانَ اَحَقَّ بِہٖ مِنْھُمْ قَالَ اِنَّھُمْ خَیَّرُوْنِیْ اَنْ یَّسْأَلُوْنِیْ بِالْفُحْشِ اَوْ یُبَخِّلُوْنِیْ فَلَسْتُ بِبَاخِلٍ **ترجمہ** حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھہ صدقہ کا مال تقسیم کیا اور مین نے عرض کی کہ یا رسول اللہ قسم اللہ کی اور کے مستحق اور لوگ تھے آپ نے فرمایا اُنھون نے مجھے مجبور کیا دو باتون مین کہ یا تو مجھسے بیحیائی سے مانگین یا مین اُن کے آگے بخیل ٹھہرون سو مین بخل کرنے والا نہین ہون **ف** غرض یہ کہ انھون نے مجھسے بہت الحاح سے سوال کیا بسبب ضعف ایمان کے اور اگر مین اُنکو ندیتا تو بخیل کہتے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جاہلون اور سخت دل اور ضعیف الایمان لوگون سے مدارات کرنا ضرور ہے اور اس مصلحت سے اُنکو مال دینا روا ہے **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کُنْتُ اَمْشِیْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْہِ رِدَاءٌ نَجْرَانِیٌّ غَلِیْظُ الْحَاشِیَۃِ فَاَدْرَکَہٗ اَعْرَابِیٌّ فَجَبَذَہٗ بِرِدَائِہٖ جَبْذَۃً شَدِیْدَۃً نَظَرْتُ اِلٰی صَفْحَۃِ عُنُقِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَدْ اَثَّرَتْ بِھَا حَاشِیَۃُ الرِّدَاءِ مِنْ شِدَّۃِ جَبْذَتِہٖ ثُمَّ قَالَ یَا مُحَمَّدُ مُرْ لِیْ مِنْ مَّالِ اللّٰہِ الَّذِیْ عِنْدَکَ فَالْتَفَتَ اِلَیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَضَحِکَ ثُمَّ اَمَرَ لَہٗ بِعَطَاءٍ **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ چلا جاتا تھا اور آپ ایک نجران (شہر کا نام ہے) کی چادر اوڑھی ہوئی تھی جسکا کنارہ موٹا تھا اور آپ کو ایک گاؤن کا آدمی ملا اور آپ کو چادر سمیت کھینچا بہت زور سے کہ مین نے دیکھا آپکی گردن کے مونڈھے پر چادر کا نشان بن گیا اور اُسکا حاشیہ گڑ گیا اوس کے زور سے کھینچنے کے سبب سے پھر کہا اے محمد حکم کرو میرے لیے اس مال مین سے کچھہ دینے کا جو اللہ کا دیا آپکے پاس ہے سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس کیطرف دیکھا اور ہنسی اور حکم کیا اُسکو کچھہ دینے کا **ف** اور اُسکی اس گاؤن زوری پر کچھہ غصہ نہ فرمایا یہ کمال خلق اور حلم تھا آپکا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جاہلون کی گستاخیون اور بےادبیون پر حلم وصبر و درگذر کرنا اور اُن کے سوا اوسکے بدلے مین اُن سے احسان کرنا چاہیے اور خوش خلقی برتنا چاہیئے جیسے آپ ہنس

دیے اور اُس کو کچھہ دلوا بھی دیا اور اس سے ہنسنے کا جواز بھی سمجھا گیا **عن** اسحٰق بن عبد اللّٰہ بن ابی طلحۃ عن انس بن مالک رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم بھذا الحدیث وفی حدیث عکرمۃ بن عمار من الزیادۃ قال ثم جبذہ الیہ جبذۃ رجع نبی اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فی نحر الاعرابی وفی حدیث ھمام فجاذبہ حتی انشق البرد وحتی بقیت حاشیتہ فی عنق رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم **ترجمہ** اسحق سے بذریعہ انس کے وہی روایۃ مروی ہے اور عکرمہ بن عمار کی روایت مین یہ مضمون زیادہ ہے کہ اُس اعرابی نے ایسا گھسیٹا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس اعرابی کے گلے سے لگ گئے اور ہمام کی روایت مین یہ ہے کہ ایسا کھینچا کہ چادر مبارک پھٹ گئی اور کنارہ اوس کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گلے مین رہ گیا باقی مضمون وہی ہے جو اوپر گذرا **عن** المسور بن مخرمۃ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ انہ قال قسم رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اقبیۃ ولم یعط مخرمۃ شیئا فقال مخرمۃ یا بنی انطلق بنا الی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فانطلقت معہ قال ادخل فادعہ لی قال فدعوتہ لہ فخرج الیہ وعلیہ قباء منھا فقال خبأت ھذا لک قال فنظر الیہ فقال رضی مخرمۃ **ترجمہ** مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تقسیم کین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبائین اور مخرمہ کو کوئی نہ دی تب مخرمہ نے کہا اے میرے بیٹے میرے ساتھہ چلو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک سو مین اُن کے ساتھہ گیا اور اُنھون نے کہا تم گھر مین جا کر اونہین بلاؤ مین نے حضرت کو بلایا آپ نکلے اور انھین کی ایک قبا اوڑھی ہوئی اور فرمایا کہ یہ مین نے تمہارے واسطے رکھہ چھوڑی تھی اور پھر آپ نے مخرمہ کو دیکھا اور فرمایا مخرمہ خوش ہو گئے **عن** المسور بن مخرمۃ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہما قال قدمت علی النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم اقبیۃ فقال لی ابی مخرمۃ انطلق بنا الیہ عسی ان یعطینا منہ شیئا قال فقام ابی علی الباب فتکلم فعرف النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم صوتہ فخرج معہ قباء وھو یریہ محاسنہ وھو یقول خبأت ھذا لک خبأت **ترجمہ** مسور نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھہ قبائین آئین اور مجھہ سے میرے باپ مخرمہ نے کہا اے میرے بیٹے میرے ساتھہ چلو شاید ہمکو بھی اُس مین سے کچھہ دین غرض میرے باپ دروازے پر کھڑے رہے اور بات کی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کی آواز پہچانی اور نکلے اور آپ کے پاس ایک قبا تھی اور آپ اسکے پھول بوٹون کی

طرف نظر کرتے تہے اور [illegible] تے تہے یہ مین نے تمہارے لیے اُٹہا رکھی تہی یہ مین نے تمہارے لیے اُٹہا
رکہی تہی **ف** اسمین [illegible] وجود وبذل وعطا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معلوم ہوتی ہے اور اپنی
یارون کا خیال رکہنا اور اُنکی دلجوئی اور مدارات **عَنْ** سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّہٗ اَعْطٰی رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَھْطًا وَّاَنَا جَالِسٌ فِیْھِمْ قَالَ فَتَرَکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
مِنْھُمْ رَجُلًا لَّمْ یُعْطِہٖ وَھُوَ اَعْجَبُھُمْ اِلَیَّ فَقُمْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَارَرْتُہٗ فَقُلْتُ
یَارَسُوْلَ اللّٰہِ مَا لَکَ عَنْ فُلَانٍ وَّاللّٰہِ اِنِّیْ لَاَرَاہُ مُؤْمِنًا قَالَ اَوْ مُسْلِمًا فَسَکَتُّ قَلِیْلًا ثُمَّ غَلَبَنِیْ مَا
اَعْلَمُ مِنْہُ فَقُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ مَا لَکَ عَنْ فُلَانٍ فَوَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاَرَاہُ مُؤْمِنًا قَالَ اَوْ مُسْلِمًا فَسَکَتُّ
قَلِیْلًا ثُمَّ غَلَبَنِیْ مَا اَعْلَمُ فِیْہِ فَقُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ مَا لَکَ عَنْ فُلَانٍ فَوَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاَرَاہُ مُؤْمِنًا
قَالَ اَوْ مُسْلِمًا [قال] اِنِّیْ لَاُعْطِی الرَّجُلَ وَغَیْرُہٗ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْہُ خَشْیَۃَ اَنْ یُّکَبَّ فِی النَّارِ عَلٰی وَجْھِہٖ
وَفِیْ حَدِیْثِ الْحُلْوَانِیِّ تَکْرَارُ الْقَوْلِ مَرَّتَیْنِ **ترجمہ** سعد نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند لوگون
کو کچھہ مال دیا اور مین بہی اون مین بیٹہا تہا اور آپنے ایک شخص کو چہوڑ دیا جو میرے نزدیک اُن سب سے
اچہا تہا سو مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے کہڑا ہوا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ مین اُسکو مومن
سمجہتا ہون آپ اُسکو کیون نہین دیتے مین اُسے اللہ کی قسم مومن جانتا ہون آپنے فرمایا شاید مسلم ہو
پہر مین تہوڑی دیر چپ رہا اور پہر اوس کی خوبی نے جو مجہے معلوم تہی غلبہ کیا اور مین نے پہر عرض کی
کہ یا رسول اللہ آپ اُسے کیون نہین دیتے اُسکو اللہ کی قسم مین مومن جانتا ہون آپنے فرمایا شاید مسلم ہو پہر مین
چپ رہا اور پہر اوس کی خوبی نے جو مجہے معلوم تہی مجہپر غلبہ کیا اور مین نے پہر عرض کی کہ یا رسول اللہ
کہ آپ اُسے کیون نہین دیتے اللہ کی قسم مین اُسے مومن جانتا ہون آپنے فرمایا شاید مسلم ہو پہر تیسری
بار مین آپنے فرمایا کہ مین اکثر ایک کو دیتا ہون اور دوسرا میرے نزدیک اُس سے اچہا ہوتا ہے اس خیال
سے کہ اگر مین اُسے ندونگا تو یہ اوندہے موہنہ دوزخ مین چلا جائیگا اور حلوانی کی روایت مین وہ قول جو
تین بار مروی ہوا دو ہی بار ہے **ف** اسمین صاف تصریح ہے کہ ضعیف الایمان لوگون کو اسلیے دیتا
ہون کہ وہ تکلیف پاکر ایمان سے پہر نہ جائین اور حالانکہ کامل الایمان موجود ہوتے ہین کہ وہ ہرگز تکلیف
کے خوف سے دین سے پہرنیوالے نہین اور انہین کو مؤلفۃ القلوب کہتے ہین **عَنْ** الزُّھْرِیِّ رَضِیَ
اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ عَلٰی مَعْنٰی حَدِیْثِ صَالِحٍ عَنِ الزُّھْرِیِّ **ترجمہ** زہری سے دوسری

فواللہ

سند سے یہی مضمون مروی ہوا **عَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنْهُ يُحَدِّثُ هٰذَا يَعْنِيْ حَدِيْثَ الزُّهْرِيِّ الَّذِيْ ذَكَرْنَا فَقَالَ فِيْ حَدِيْثِهِ فَضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ بَيْنَ عُنُقِيْ وَكَتِفِيْ ثُمَّ قَالَ اَقِتَالًا اَيْ سَعْدُ اِنِّيْ لَاُعْطِي الرَّجُلَ **ترجمہ** محمد بن سعد سے یہی روایت زہری کی مروی ہوئی اُس میں اتنی بات زیادہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری گردن اور شانے کے بیچ میں ہاتھ مارا اور فرمایا کیا لڑتے ہو اے سعد پھر آگے وہی بات فرمائی یہ آپ نے محبت سے فرمایا کہ کیا تم ہم سے لڑتے ہو حالانکہ اونکی کیا مجال تھی جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑتے **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنْهُ اَنَّ نَاسًا مِّنَ الْاَنْصَارِ قَالُوْا يَوْمَ حُنَيْنٍ حِيْنَ اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهِ مِنْ اَمْوَالِ هَوَازِنَ مَا اَفَاءَ فَطَفِقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيْ رِجَالًا مِّنْ قُرَيْشٍ الْمِائَةَ مِنَ الْاِبِلِ فَقَالُوْا يَغْفِرُ اللّٰهُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيْ قُرَيْشًا وَيَتْرُكُنَا وَسُيُوْفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ قَالَ اَنَسٌ فَحُدِّثَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَوْلِهِمْ فَاَرْسَلَ اِلَى الْاَنْصَارِ فَجَمَعَهُمْ فِيْ قُبَّةٍ مِّنْ اَدَمٍ فَلَمَّا اجْتَمَعُوْا جَاءَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا حَدِيْثٌ بَلَغَنِيْ عَنْكُمْ فَقَالَ لَهٗ فُقَهَاءُ الْاَنْصَارِ اَمَّا ذَوُوْ رَاْيِنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَلَمْ يَقُوْلُوْا شَيْئًا وَّاَمَّا اُنَاسٌ مِّنَّا حَدِيْثَةٌ اَسْنَانُهُمْ قَالُوْا يَغْفِرُ اللّٰهُ لِرَسُوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيْ قُرَيْشًا وَيَتْرُكُنَا وَسُيُوْفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنِّيْ اُعْطِيْ رِجَالًا حَدِيْثِيْ عَهْدٍ بِكُفْرٍ اَتَاَلَّفُهُمْ اَفَلَا تَرْضَوْنَ اَنْ يَّذْهَبَ النَّاسُ بِالْاَمْوَالِ وَتَرْجِعُوْنَ اِلٰى رِحَالِكُمْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَاللّٰهِ لَمَا تَنْقَلِبُوْنَ بِهٖ خَيْرٌ مِّمَّا يَنْقَلِبُوْنَ بِهٖ فَقَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ رَضِيْنَا قَالَ فَاِنَّكُمْ سَتَجِدُوْنَ اَثَرَةً شَدِيْدَةً فَاصْبِرُوْا حَتّٰى تَلْقَوُا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنِّيْ عَلَى الْحَوْضِ قَالُوْا سَنَصْبِرُ **ترجمہ** انس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا چند لوگوں انصار کے حنین کے دن کہا جب اللہ تعالی نے اپنے رسول کو اموال ہوازن میں سے کچھ مال بغیر لڑے بھڑے دلوا دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند آدمیوں کو قریش میں سے سو اونٹ دیے تو انصار کے لوگ کہنے لگے اللہ اپنے رسول کو بخشے کہ وہ قریش کو دیتے ہیں ہمیں چھوڑ کر اور ہماری تلواریں ابھی تک قریش کا خون ٹپکا رہی ہیں انس بن مالک نے کہا کہ اسکی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی اور آپ نے انصار کو بلا بھیجا اور اُن کو ایک چمڑے کے خیمہ میں جمع کیا پھر جب سب جمع ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم تشریف لائی اور فرمایا یہ کیا بات ہی جو تمہاری طرف سی مجھے پہونچی ہے تب ان مین سے سمجھ
دار لوگون نے کہا کہ جو ہم مین فہمیدہ لوگ ہین یا رسول اللہ اونہون نے تو کچھہ بہی نہین کہا اور بعضی کم سن
لوگ ہم مین سے بولے اللہ بخشی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ قریش کو دیتے ہین اور ہم کو نہین دیتے اور
ہماری تلوارین اون کے خون سے ابھی تک ٹپکا رہی ہین تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین بعض ایسی
لوگون کو دیتا ہون جو ابھی کافر تھے اُن کا دل خوش کرنے کو اور تم لوگ خوش نہین ہوتے اس سے کہ لوگ
تو مال لیکر اپنے گھر چلے جاوین اور تم اللہ کے رسول کو لیکر اپنے گھر جاؤ سو البتہ قسم ہے اللہ تعالی کی کہ تم جو
لیکر گہر جاؤ گے وہ اُس سے بہتر ہے جو وہ لیکر گھر جائین گے (البتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن سارے
دنیا سے بہتر ہے) پہر سب انصار نے کہا ہان یا رسول اللہ ہم راضی ہوئی پہر آپ نے فرمایا آگے تم پر اور بہت لوگ
مقدم کیے جاوین گے (یعنے تمہین چھوڑ کر اورون کو دین گے) تو تم صبر کرنا یہانتک کہ ملاقات کرو تم اللہ
سے اور اُس کے رسول سے کہ مین حوض (کوثر) پر ہون گا اُنہون نے کہا اب ہم صبر کرین گے (بعون اللہ
وقوتہ) **فائدہ** نووی نے کہا کہ قاضی عیاض نے ذکر کیا کہ اس حدیث مین یہ تصریح نہین ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کو خمس (یعنی پانچوان حصہ) نکالنے کے قبل دیا یا جو دیا اوسکو خمس مین نہین
گنا اور باقی روایتون سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے اُنکو خمس مین سے دیا ہے اور اُن سے معلوم ہوتا ہے کہ
امام کو خمس کا اختیار ہے کہ جس طرح چاہے خرچ کرے اور جس کو چاہے اُسمین سے زیادہ دی یا ایک شخص کو
اُس مین سے بہت کچھہ دیدی اور اسیطرح امام کو اختیار ہے کہ خمس کو مصالح مومنین مین خرچ کرے اور
چاہے تو کسی مالدار کو بہت کچھہ دے دے کسی مصلحت کی نظر سے اور حضرت نے انصار سی فرمایا کہ آگے جو حکام
ہونگے وہ تم کو چھوڑ کر اورون کے تئین اموال دنیاوی دیا کرینگے سو تم کو ضرور ہی کہ نعماء اُخروی پر نظر رکھو اور
مجھسی حوض کوثر پر ملنے کا خیال باندھے رہو اور ابھی سے صبر کی عادت ڈالو **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ لَمَّا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مَا اَفَاءَ مِنْ اَمْوَالِ هَوَازِنَ وَاقْتَصَّ الْحَدِيْثَ
بِمِثْلِهٖ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ اَنَسٌ فَلَمْ نَصْبِرْ وَقَالَ فَاَمَّا اُنَاسٌ حَدِيْثَةٌ اَسْنَانُهُمْ **ترجمہ** انس بن مالک
سے وہی روایت دوسری سند سی مروی ہوئی اوسی روایت کی مثل جو گذری اس مین اتنا زیادہ ہے کہ انس نے
کہا پہر ہم لوگ صبر نہ کر سکے اور اُناس حدثاً مین حدثاً کا لفظ نہین کہا باقی مضمون وہی ہے **کہا** مسلم نے
اور روایت کی ہمسی زہیر بن حرب نے اون سی یعقوب نے اون سی ابن شہاب کی بھتیجے نے اون سی اُن کے چچا نے

اُن سے انس بن مالک نے اور روایت کی حدیث مثل اُسکی (جو گذری) اور اوس مین یہہ ہے کہ انس نے کہا پہر ہم صبر نکر سکے جیسی روایت یونس کی ہے زہری سے (جو اوس کے اوپر گذری) **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَنْصَارَ فَقَالَ اَفِيْكُمْ اَحَدٌ مِنْ غَيْرِكُمْ قَالُوْا لَا اِلَّا ابْنُ اُخْتٍ لَنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ ابْنَ اُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ فَقَالَ اِنَّ قُرَيْشًا حَدِيْثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ وَمُصِيْبَةٍ وَاِنِّيْ اَرَدْتُّ اَنْ اَجْبُرَهُمْ وَاَتَأَلَّفَهُمْ اَمَا تَرْضَوْنَ اَنْ يَرْجِعَ النَّاسُ بِالدُّنْيَا وَتَرْجِعُوْنَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى بُيُوْتِكُمْ لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَسَلَكَ الْاَنْصَارُ شِعْبًا لَسَلَكْتُ شِعْبَ الْاَنْصَارِ **ترجمہ** حضرت انس رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو ایک جگہہ جمع کیا اور فرمایا تم مین کوئی غیر ہے انہون نے کہا نہین مگر ایک ہماری بہن کا لڑکا آپنے فرمایا بہن کا لڑکا قوم مین داخل ہے پہر فرمایا قریش نے ابہی جاہلیت کو چہوڑا ہے اور ابہی مصیبت سے نجات پائی ہے آور مین چاہتا ہون کہ اُنکی فریاد رسی کرون اور اون کی دلجوئی کرون اور کہا تم خوش نہین ہوتے ہو کہ لوگ دنیا لیکر چلے جاوین اور تم اللہ کے رسول کو لیکر اپنے گہر جاؤ (یعنی رہی میری محبت اور رفاقت تمہاری ساتھہ وہ تو ایسی ہے) کہ اگر سب لوگ ایک میدان کی راہ لین اور انصار ایک گہاٹی کی (جو دو پہاڑون کے بیچ مین ہو) تو مین انصار ہی کی گہاٹی مین جاؤن (اور اُن کا ساتھہ کبہی نہ چہوڑون) **ف** اس حدیث مین فضیلت انصار کی اور محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُن کے ساتہہ معلوم ہوئی **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ لَمَّا فُتِحَتْ مَكَّةُ قَسَمَ الْغَنَائِمَ فِيْ قُرَيْشٍ فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْعَجَبُ اِنَّ سُيُوْفَنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ وَاِنَّ غَنَائِمَنَا تُرَدُّ عَلَيْهِمْ فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَمَعَهُمْ فَقَالَ مَا الَّذِيْ بَلَغَنِيْ عَنْكُمْ قَالُوْا هُوَ الَّذِيْ بَلَغَكَ وَكَانُوْا لَا يَكْذِبُوْنَ قَالَ اَمَا تَرْضَوْنَ اَنْ يَرْجِعَ النَّاسُ بِالدُّنْيَا اِلٰى بُيُوْتِهِمْ وَتَرْجِعُوْنَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى بُيُوْتِكُمْ لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا اَوْ شِعْبًا وَسَلَكَتِ الْاَنْصَارُ وَادِيًا اَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْاَنْصَارِ وَشِعْبَ الْاَنْصَارِ **ترجمہ** حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا جب مکہ فتح ہوا تو غنیمت قریش مین بانٹی گئی اور انصار نے کہا یہہ بڑی تعجب کی بات ہے کہ ہماری تو تلوارین خون بہاوین اور غنیمت یہ لوگ لیجاوین اور یہ خبر حضرت کو پہنچی سو آپنے اُنکو اکٹھا کیا اور فرمایا کہ یہ کیا بات ہے جو مجہے تم سے پہونچی ہے اُنہون نے عرض کی کہ ہان

اجبرهم

وہی بات ہے جو آپ کو پہونچی اور وہ لوگ کبھی جھوٹ نہین بولتے تہے تب آپ نے فرمایا کیا تمکو خوش نہین آتا
کہ اور لوگ دنیا لیکر اپنے گہر جاوین اور تم اللہ کے رسول کو لیکر اپنے گھر جاؤ اور میرا حال تو یہ ہی کہ اگر اور لوگ
ایک میدان کی راہ لین یا گھاٹی کی اور انصار ایک وادی یا گہاٹی کی تو مین انصار کی وادی مین چلون یا
اونہی کی گہاٹی مین **عن** انس بن مالک قال لما کان یوم حنین اقبلت ھوازن وغطفان وغیرھم
بذراریھم ونعمھم ومع رسول اللہ صلعم یومئذ عشرۃ الاف ومعہ الطلقاء فادبروا عنہ حتی
بقی وحدہ قال فنادی یومئذ ندائین لم یخلط بینھما شیئا قال التفت عن یمینہ فقال یا معشر الانصار قالوا
لبیک یا رسول اللہ ابشر نحن معک قال ثم التفت عن یسارہ فقال یا معشر الانصار قالوا لبیک یا رسول اللہ ابشر نحن
معک قال وھو علی بغلۃ بیضاء فنزل فقال انا عبد اللہ ورسولہ فانھزم المشرکون واصاب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غنائم کثیرۃ فقسم فی المھاجرین والطلقاء ولم یعط الانصار
شیئا فقالت الانصار اذا کانت الشدۃ فنحن ندعی ونعطی الغنائم غیرنا فبلغہ ذلک فجمعھم
فی قبۃ فقال یا معشر الانصار ما حدیث بلغنی عنکم فسکتوا فقال یا معشر الانصار
اما ترضون ان یذھب الناس بالدنیا وتذھبون بمحمد تحوزونہ الی بیوتکم قالوا بلی یا
رسول اللہ رضینا قال فقال لو سلک الناس وادیا وسلکت الانصار شعبا لاخذت شعب
الانصار قال ھشام فقلت یا ابا حمزۃ انت شاھد ذلک قال واین اغیب عنہ **ترجمہ**
انس نے کہا جب حنین کا دن ہوا ہوازن اور غطفان اور اور قبیلون کے لوگ اپنی اولاد اور جانورون کو لیکر
آئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دس ہزار غازی تہے اور مکہ کے لوگ بہی جنکو طلقا کہتے ہین پہر یہ سب
ایک بار پیٹھ دے دیے یہانتک کہ حضرت اکیلے رہ گئے اور اوسدن دو آوازین دین کہ اون کے بیچ مین
کچھ نہین کہا پہلے داہنی طرف آپنے موہنہ کیا اور پکارا کہ اے گروہ انصار کے تو انصار نے جواب دیا
کہ ہم حاضر ہین اے رسول اللہ کے آپ خوش ہون کہ ہم آپکے ساتھ ہین پہر آپ نے بائین طرف موہنہ کیا اور
پکارا اے گروہ انصار کے تو اونہون نے پہر جواب دیا اور کہا کہ ہم حاضر ہین اے رسول اللہ کے آپ خوش
ہون کہ ہم آپکے ساتھ ہین اور آپ ایک سفید خچر پر سوار تہے اوس دن اور اترپڑے اور فرمایا کہ مین اللہ کا
بندہ ہون (مقام بندگی سے بڑہکر کوئی فخر کا مقام نہین شیخ اکبر نے اسکی خوب تصریح کی ہے کہ مقام
عبدیت خاص ہے انبیا کے واسطے اور کسیکو اس مقام مین مشارکت نہین سبحان اللہ اللہ کا بندہ ہونا کتنی

النبی

بڑی نعمت ہو کیا خوب کہا ہے ایک شاعر نے **بیت** داغ غلامیت کرد پایہ خسرو بلند + صدر ولایت شود بندہ کہ سلطان خرید + اور اوسکا رسول اور شکست کہا گئے مشرک لوگ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت لوٹ کا مال ہاتھ آیا اور آپ نے اوسکو مہاجرین مین تقسیم کردیا اور مکہ کے لوگون مین اور انصار کو اُس مین سے کچھ ندیا تب انصار نے کہا کہ کٹھن گھڑی مین تو ہم بلائے جاتے اور لوٹ کا مال اوروں کو دیا جاتا ہے اور آپ کو یہ خبر لگی سو آپنے انکو ایک خیمہ مین اکٹھا کیا اور فرمایا کہ اے گروہ انصار کے یہ کیا بات ہو جو مجھکو تم سے پہونچی ہے تب وہ چپ ہو رہے آپنے فرمایا اے گروہ انصار کے کیا تم خوش نہین ہوتے ہو اس پر کہ لوگ دنیا لیکر چلے جاوینگے اور تم محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو لیجاکر اپنے گہر مین رکھہ چھوڑو گے اُنھون نے کہا کہ بیشک اے رسول اللہ کے ہم راضی ہو گئے پہر آپنے فرمایا اگر لوگ ایک گہاٹی مین چلے اور انصار دوسری مین تو مین انصار کی گہاٹی کی راہ لون ہشام نے کہا مین نے کہا اے ابو حمزہ تم اُسوقت حاضر تہے اُنہون نے کہا مین آپ کو چہوڑ کر کہان جاتا **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ افْتَتَحْنَا مَكَّةَ ثُمَّ إِنَّا غَزَوْنَا حُنَيْنًا قَالَ فَجَاءَ الْمُشْرِكُونَ بِأَحْسَنِ صُفُوفٍ رَأَيْتُ قَالَ نَصُفَّتِ الْخَيْلُ ثُمَّ صُفَّتِ الْمُقَاتِلَةُ ثُمَّ صُفَّتِ النِّسَاءُ مِنْ وَرَاءِ ذٰلِكَ ثُمَّ صُفَّتِ الْغَنَمُ ثُمَّ صُفَّتِ النَّعَمُ قَالَ وَنَحْنُ بَشَرٌ كَثِيرٌ قَدْ بَلَغْنَا سِتَّةَ آلَافٍ وَعَلَى مُجَنِّبَةِ خَيْلِنَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ فَجَعَلَتْ خَيْلُنَا تَلُوذُ خَلْفَ ظُهُورِنَا فَلَمْ نَلْبَثْ أَنِ انْكَشَفَتْ خَيْلُنَا وَفَرَّتِ الْأَعْرَابُ وَمَنْ نَعْلَمُ مِنَ النَّاسِ قَالَ فَنَادَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا لَلْمُهَاجِرِينَ يَا لَلْمُهَاجِرِينَ ثُمَّ يَا لَلْأَنْصَارِ يَا لَلْأَنْصَارِ قَالَ قَالَ أَنَسٌ هٰذَا حَدِيثُ عِمِّيَّةٍ قَالَ قُلْنَا لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ فَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَايْمُ اللّٰهِ مَا أَتَيْنَاهُمْ حَتَّى هَزَمَهُمُ اللّٰهُ قَالَ فَقَبَضْنَا ذٰلِكَ الْمَالَ ثُمَّ انْطَلَقْنَا إِلَى الطَّائِفِ فَحَاصَرْنَاهُمْ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً ثُمَّ رَجَعْنَا إِلَى مَكَّةَ قَالَ فَنَزَلْنَا قَالَ فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي الرَّجُلَ الْمِائَةَ ثُمَّ ذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيثِ كَنَحْوِ حَدِيثِ قَتَادَةَ وَأَبِي التَّيَّاحِ وَهِشَامِ بْنِ زَيْدٍ **ترجمہ** حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا ہمنے مکہ فتح کیا (بعونہ تعالی) پہر جہاد کیا حنین پر اور مشرک خوب صفین باندہ کر آئے جو مین نے دیکھین اور پہلے گھوڑون نے صف باندہی (یعنے سوارون نے) پہر لڑنت لوگون نے پہر عورتون نے اُن کے پیچہے پہر صف باندہی بکریون نے پہر چارپایون نے اور ہم بہت لوگ تہے کہ چہ ہزار کو پہونچ گئے تہے

تلوذ
یالَلْمُهَاجِرِينَ

چھہ ہزار کو (اور یہ راوی کی غلطی ہے حقیقت مین اوسدن بارہ ہزار آدمی تھے جیسا اوپر کی روایت مین گذرا) اور ہماری ایک جانب کو سوار و نپر خالد بن ولید رسالدار تھے اور ایک بارگی ہماری گھوڑے پیٹھہ کیطرف جھکنے لگے اور ہم نہ ٹھہرے یہانتک کہ ننگے ہوئے گھوڑے ہماری اور گاؤن کے لوگ بھاگنے لگے اور جن لوگون کو کہ مین جانتا ہون اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈانٹا کہ ہان ای مہاجرین ہان ای مہاجرین پھر ڈانٹا کہ اے انصار ای انصار اور انس نے کہا یہ حدیث ایک جماعت کی ہے یا کہا یہ حدیث میرے چچاؤن کی ہے پھر ہمنے کہا حاضر ہین ہم اے رسول اللہ کے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے اور کہا انس نے اللہ کی قسم کہ ہم پہونچے نہین تھے کہ اللہ تعالے نے انکو شکست دیدی اور ہمنے ان کا سب مال لے لیا پھر ہم طائف کیطرف چلے اور انکو چالیس روز تک گھیرا پھر مکہ لوٹ آئے اور اوترے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایک کو سو اونٹ عنایت فرمانے لگے پھر آگے باقی حدیث ذکر کی جیسے روایت قتادہ اور ابی التیاح اور ہشام بن زید کی اوپر گذری **عَنْ** رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ أَعْطٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ وَصَفْوَانَ بْنَ أُمَيَّةَ وَعُيَيْنَةَ بْنَ حِصْنٍ وَالْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ كُلَّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ وَأَعْطٰى عَبَّاسَ بْنَ مِرْدَاسٍ دُونَ ذٰلِكَ فَقَالَ عَبَّاسُ بْنُ مِرْدَاسٍ **شعر** أَتَجْعَلُ نَهْبِي وَنَهْبَ الْعُبَيْدِ بَيْنَ عُيَيْنَةَ وَالْأَقْرَعِ فَمَا كَانَ بَدْرٌ وَلَا حَابِسٌ يَفُوقَانِ مِرْدَاسَ فِي الْمَجْمَعِ وَمَا كُنْتُ دُونَ امْرِئٍ مِنْهُمَا وَمَنْ تَخْفِضِ الْيَوْمَ لَا يُرْفَعِ قَالَ فَأَتَمَّ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةً **ترجمہ** حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو سفیان اور صفوان اور عیینہ اور اقرع ان سب کو سو سو اونٹ دیے اور عباس بن مرداس کو کچھہ کم دیے تو عباس نے یہ شعر کہین جو اوپر مذکور ہوئین تب آپ نے ان کے سو اونٹ پورے کر دیے **ف** اور مضمون ان شعرون کا یہ ہے کہ آپ میرا اور میرے گھوڑے کا حصہ جسکا نام عبید تھا عیینہ اور اقرع کے بیچ مین مقرر فرماتے ہین حالانکہ عیینہ اور اقرع دونون مرداس سے یعنے مجھسے کسی مجمع مین بڑھ نہین سکتے اور مین اندونون سے کچھہ کم نہین ہون اور آج جس کی بات نیچی ہو گئی وہ پھر اوپر نہو گی **عَنْ** عُمَرَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمَ غَنَائِمَ حُنَيْنٍ فَأَعْطٰى أَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِهِ وَزَادَ وَأَعْطٰى عَلْقَمَةَ بْنَ عُلَاثَةَ مِائَةً **ترجمہ**

عمر بن سعید بن مسروق نے دوسری اسناد سے یہی روایت کی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے غنائم حنین
تقسیم کیے اور ابوسفیان کو سو اونٹ دیے اور حدیث بیان کی مانند اوسکی اور علقمہ بن علاثہ کو سو دیے
عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيثِ عَلْقَمَةَ بْنَ عُلَاثَةَ وَلَا صَفْوَانَ
ابْنَ أُمَيَّةَ وَلَمْ يَذْكُرِ الشِّعْرَ فِي حَدِيثِهِ ترجمہ عمر بن سعید سے اس سند سے یہی روایت مروی ہوئی
اور اسمین علقمہ بن علاثہ اور صفوان بن امیہ کا ذکر نہین نہ شعرون کا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ
تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا فَتَحَ حُنَيْنًا قَسَمَ الْغَنَائِمَ فَأَعْطَى الْمُؤَلَّفَةَ
قُلُوبُهُمْ فَبَلَغَهُ أَنَّ الْأَنْصَارَ يُحِبُّونَ أَنْ يُصِيبُوا مَا أَصَابَ النَّاسُ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَهُمْ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ أَلَمْ أَجِدْكُمْ ضُلَّالًا
فَهَدَاكُمُ اللَّهُ بِي وَعَالَةً فَأَغْنَاكُمُ اللَّهُ بِي وَمُتَفَرِّقِينَ فَجَمَعَكُمُ اللَّهُ بِي وَيَقُولُونَ
اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمَنُّ فَقَالَ أَلَا تُجِيبُونِي فَقَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمَنُّ فَقَالَ أَمَا إِنَّكُمْ لَوْ شِئْتُمْ أَنْ تَقُولُوا كَذَا وَكَذَا
وَكَانَ مِنَ الْأَمْرِ كَذَا وَكَذَا لِأَشْيَاءَ عَدَّدَهَا زَعَمَ عَمْرٌو أَنْ لَا يَحْفَظُهَا فَقَالَ أَلَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ
النَّاسُ بِالشَّاءِ وَالْإِبِلِ وَتَذْهَبُونَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى رِحَالِكُمُ الْأَنْصَارُ
شِعَارٌ وَالنَّاسُ دِثَارٌ وَلَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الْأَنْصَارِ وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَشِعْبًا
لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْأَنْصَارِ وَشِعْبَهُمْ إِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً فَاصْبِرُوا حَتَّى
تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ ترجمہ عبد اللہ بن زید نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حنین فتح کیا
اور غنیمت تقسیم کی اور مولفۃ القلوب کو مال دیا تو آپ کو خبر لگی کہ انصار چاہتے ہین کہ جیسا اور لوگون
کو حصہ ملا ہے ویسا ہی ہم کو بھی ملے تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا اور اللہ کی حمد و ثنا کی پھر
فرمایا اے گروہ انصار کے کہ مین نے تم کو گمراہ نہین پایا پھر اللہ نے تم کو ہدایت کی میرے سبب سے اور کیا مین
نے محتاج نہین پایا تم کو پھر اللہ نے میرے سبب سے تم کو پھر کیا اور کیا مین نے تم کو متفرق نہین پایا پھر اللہ نے اکٹھا
کردیا تم کو (انصار مین دو قبیلے بہت بڑے تھے ایک اوس دوسرے خزرج اون مین سو برس سے برابر
لڑائی چلی آتی تھی حضرت کے سبب سے اللہ تعالی نے اوسے دور کیا) اور وہ کہتے تھے اللہ اور رسول اوسکا نہایت
امانت دار ہے (یعنے جو آپنے کیا وہی حق ہے اور ہم اوسپر راضی ہین) پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا تم مجھے جواب نہین دیتے انھون نے عرض کی کہ اللہ اور رسول اوسکا بہت امانت دار ہے پھر آپنے فرمایا کہ

کہ اگر تم چاہو کہ ایسا ایسا کہو اور کام ایسا ایسا ہو گئی چیزون کا آپنے ذکر کیا کہ عمرو کہتے ہین میں انہین بہول گیا (تیہہ نہین ہو سکتا) پہر فرمایا کہ تم اس سے خوش نہین ہوتے کہ لوگ بکریان اور اونٹ لیکر اپنے گہر جاوین اور تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لیکر اپنے گہر جاؤ پہر فرمایا انصار استر ہین (یعنے بدن سے ہمارے لگی ہوئے ہین جیسے استر لگا ہوتا ہے) اور باقی لوگ ابرہ ہین (یعنی بہ نسبت انصار کے ہمسے دور ہین جیسے ابرہ بدن سے دور رہتا ہے) اور اگر ہجرت نہ ہوتی تو مین انصار مین کا ایک آدمی ہوتا اور اگر لوگ ایک میدان اور گہاٹی مین جاوین تو مین انصار کی وادی اور گہاٹی مین جاؤن اور میرے بعد لوگ تم کو پیچہے ڈالین گے (یعنے تمکو ندیکر اورون کو دین گے) تو تم صبر کرنا یہانتک کہ ملنا مجہسے حوض پر **عن** عبد اللہ قال لما کان یوم حنین اثر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناسا فی القسمۃ فاعطی الاقرع ابن حابس مائۃ من الابل واعطی عیینۃ مثل ذلک واعطی اناسا من اشراف العرب واثرھم یومئذ فی القسمۃ فقال رجل واللہ ان ھذہ لقسمۃ ما عدل فیھا وما ارید فیھا وجہ اللہ قال فقلت واللہ لاخبرن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فاتیتہ فاخبرتہ بما قال فتغیر وجھہ حتی کان کالصرف ثم قال فمن یعدل اذا لم یعدل اللہ ورسولہ ثم قال یرحم اللہ موسی قد اوذی باکثر من ھذا فصبر قال قلت لاجرم لا ارفع الیہ بعدھا حدیثا **ترجمہ** عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا جب حنین کا دن ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند لوگون کو غنیمت کا مال زیادہ دیا چنانچہ اقرع بن حابس کو سو اونٹ دیے اور عیینہ کو بھی ایسے ہی اور چند آدمیون کو سرداران عرب سے ایسا ہی کچہہ دیا اور اور لوگون سے ان کو مقدم کیا تقسیم مین سو ایک شخص نے کہا اللہ کی قسم یہ تقسیم ایسی ہے کہ اسمین عدل نہین ہے اور اسمین اللہ کی رضامندی مقصود نہین تو مین اپنے دل مین کہا کہ اللہ کی قسم مین اسکی خبر دون گا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور مین آپکے پاس آیا اور مین نے آپ کو خبر دی تو آپ کا چہرہ بدل گیا جیسے خون ہوتا ہے پہر آپنے فرمایا کہ کون عدل کرے گا اگر اللہ تعالی اور رسول اسکا عدل نہ کرے پہر فرمایا آپنے کہ اللہ تعالی رحم کرے موسی علیہ الصلوۃ والسلام پر کہ ان کو اس سے زیادہ ستایا مگر انہون نے صبر کیا اور مین نے اپنے دل مین کہا کہ آج سے مین آپ کو کسی بات کی خبر نہ دون گا اسلیے کہ آپ کو اس مین تکلیف ہوتی ہے) **عن** عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ قال قسم رسول اللہ صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسْمًا فَقَالَ رَجُلٌ إِنَّهَا لَقِسْمَةٌ مَا أُرِيدَ بِهَا وَجْهُ اللهِ قَالَ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَارَرْتُهُ فَغَضِبَ مِنْ ذٰلِكَ غَضَبًا شَدِيدًا وَاحْمَرَّ وَجْهُهُ حَتّٰى تَمَنَّيْتُ أَنِّي لَمْ أَذْكُرْهُ لَهُ قَالَ ثُمَّ قَالَ قَدْ أُوذِيَ مُوسٰى بِأَكْثَرَ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ **ترجمہ** عبداللہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ مال بانٹا اور ایک شخص نے کہا یہ تقسیم ایسی ہے کہ اللہ کی رضامندی اس سے مقصود نہیں پھر مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آکر چپکے سے کہدیا اور آپ بہت غصہ ہوئے اور چہرۂ پر کا لال ہوگیا اور مین نے آرزو کی کہ کاش اسکا ذکر نکیا ہوتا تو خوب ہوتا پھر آپنے فرمایا موسی علیہ السلام کو اس سے زیادہ ستایا اور انھون نے صبر کیا (حضرت موسی علیہ السلام پردہ مین چھپکر نہاتے تھے جاہلون نے کہا ان کے انثیین بڑے ہین ایک بار پتھر پر کپڑے رکھدیے وہ لے بھاگا آپ اوس کے پیچھے دوڑے لوگون نے دیکھ لیا کہ کچھہ عیب نہین اور جب حضرت ہارون کا انتقال ہوا اون کا جنازہ آسمان پر ملک لے گئے جاہلون نے کہا اونہون نے انکو حسد سے مار ڈالا آخر وہ ایک تخت پر آسمان سے ظاہر ہوئے اور انہون نے کہا کہ موسی علیہ السلام نے مجھے نہین مارا غرض اسطرح ہمیشہ جاہل لوگ انبیا و علما کو ایذا کرتے چلے آئے ہین خدام حدیث اور وارثان علم رسول ہمیشہ صبر کرتے رہے ہین)

عن جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ أَتٰى رَجُلٌ بِالْجِعِرَّانَةِ مُنْصَرَفَهُ مِنْ حُنَيْنٍ وَفِي ثَوْبِ بِلَالٍ فِضَّةٌ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبِضُ مِنْهَا يُعْطِي النَّاسَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اعْدِلْ قَالَ وَيْلَكَ وَمَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ أَكُنْ أَعْدِلُ لَخِبْتُ وَخَسِرْتُ إِنْ لَمْ أَكُنْ أَعْدِلُ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ دَعْنِي يَا رَسُولَ اللهِ فَأَقْتُلَ هٰذَا الْمُنَافِقَ فَقَالَ مَعَاذَ اللهِ أَنْ يَتَحَدَّثَ النَّاسُ أَنِّي أَقْتُلُ أَصْحَابِي إِنَّ هٰذَا وَأَصْحَابَهُ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنْهُ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ **ترجمہ** جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جعرانہ مین تھے جب حنین سے لوٹے تھے اور بلال کے کپڑے مین کچھ چاندی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مٹھی سے لے کر بانٹتے تھے اور لوگون کو دیتے تھے تو ایک شخص آیا اور اوس نے کہا عدل کرو اے محمد آپ نے فرمایا کون عدل کرے گا اگر مین عدل نہ کرون اور تو تو بڑا بدنصیب اور بڑا نقصان ڈالا ہوگیا اگر مین عدل نہ کرون (یعنے تو مجھے نبی سمجھکر ایمان لایا اور جب مین ظالم ٹھیرا تو تیرا کہان ٹکانا لگے گا) اسپر حضرت عمر نے عرض کی کہ مجھے فرمایے کہ مین اس منافق کو

مارڈالون اے رسول اللہ کے آپنے فرمایا پناہ اللہ صاحب کی لوگ کہینگے کہ مین اپنے رفیقون کو مارتا ہون (معلوم ہوا زبان خلق سے بچنا چاہیے) اور یہ شخص اور اوسکے یار قرآن کو پڑہینگے اور قرآن انکے کانون سے نہ اترے گا (یعنے دل مین اثر نہ کرے گا) اور قرآن سے ایسا نکل جاوینگے جیسے تیر نکل جاتا ہے شکار سے (بعض وقت زور سے تیر مارو تو پار ہوجاتا ہے اور اُس مین خون تک نہین بہرتا) **عن** جابر بن عبد اللہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقسم مغانم وساق الحدیث **ترجمہ** وہی ہے دوسری سند سے **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالی عنہ قال بعث علی رضی اللہ تعالی عنہ وھو بالیمن بذھبۃ فی تربتھا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقسمھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین اربعۃ نفر الاقرع بن حابس الحنظلی وعیینۃ بن بدر الفزاری وعلقمۃ بن علاثۃ العامری ثم احد بنی کلاب وزید الخیر الطائی ثم احد بنی نبھان قال فغضبت قریش فقالوا یعطی صنادید نجد ویدعنا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی انما فعلت ذلک لاتالفھم فجاء رجل کث اللحیۃ مشرف الوجنتین غائر العینین ناتی الجبین محلوق الراس فقال اتق اللہ یا محمد قال فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فمن یطع اللہ ان عصیتہ ایامننی علی اھل الارض ولا تامنونی قال ثم ادبر الرجل فاستاذن رجل من القوم فی قتلہ یرون انہ خالد بن الولید رضی اللہ تعالی عنہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من ضئضئ ھذا قوما یقرءون القرآن لا یجاوز حناجرھم یقتلون اھل الاسلام ویدعون اھل الاوثان یمرقون من الاسلام کما یمرق السھم من الرمیۃ لئن ادرکتھم لاقتلنھم قتل عاد **ترجمہ** ابو سعید رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا حضرت علی نے یمن سے کچھ سونا بھیجا مٹی مین ملا ہوا (یعنے کہان سے جیسا نکلا تہا ویسا ہی تہا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور آپنے اُسے چار آدمیون مین بانٹا اقرع بن حابس اور عیینہ بن بدر اور علقمہ بن علاثہ عامری اور ایک شخص بنی کلاب کے قبیلے کا اور دیا زید الخیر طائی کو پہر ایک اور شخص کو بنی نبہان سے اوسپر قریش بہت جلے اور کہنے لگے کہ آپ نجد کے سردارون کو دیتے ہین اور ہم کو نہین دیتے اوسپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین اُن کو اس لیے دیتا ہون کہ اُن کے دلون مین اسلام کی محبت پیدا ہو اتنے مین ایک شخص آیا کہ اوسکی داڑہی گہنی تہی گال پہولی تہی آنکہین گڑہے مین گہسی ہوئین تہین ماتہا اونچا تہا سر منڈا ہوا تہا اور اُسنے

اگر کہا اللہ سے ڈر اے محمد (یہہ حلیہ عجیب فتنہ انگیز ہے مجھے دوبار اس شکل والون سے ایذا پہونچی ہے اللہ اس
صورت سے بچاوے) اوسپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مین نافرمانی کرون گا تو اللہ تعالی کی
اطاعت کون کرے گا (معلوم ہوا نبی سے بڑہکر کسی کا درجہ نہین) اور اللہ تعالی نے مجھے زمین والون پر
امانت دار مقرر فرمایا ہے اور تم لوگ امانت دار نہین جانتے پہر وہ آدمی پیٹھ موڑ کر چلا گیا اور ایک شخص
نے اجازت مانگی قوم مین سے اوسکے قتل کی لوگ خیال کرتے ہین کہ وہ خالد بن ولید تہے اور فرمایا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک اوس کے اصل مین سے ایک قوم ہے کہ وہ لوگ قرآن پڑہتے ہین اور اوس
کے گلون سے نیچے نہین اوترتا اور اہل اسلام کو قتل کرتے ہین اور بت پرستون کو چھوڑ دیتے ہین (تمام
اہل بدعت کا یہی حال دیکھنے مین آتا ہے کہ پنجہ پرست شدہ پرست جھنڈی پرست تعزیہ پرست گور پرستون
کے یار غار بے نمازیون ہجڑون بہڑوون رنڈیون زانیون کے دوستدار و فادار فاسقون فاجرون شتار بازون
خمریان مسکرات مغنیان و مغنیات کے خیر خواہ اور جس غریب نے حدیث پر عمل کیا اوسکے دشمن بدخواہ
جان کے خواہان عزت کے جویان رہتے ہین) اسلام سے ایسا نکل جاتے ہین جیسے تیر نکل جاتا ہے شکار سے
اگر مین انکو پاتا تو ایسا قتل کرتا جیسے عاد قتل ہوئے ہین یعنے جڑ پیڑ سے اوڑا دیتا جیسے عاد کو باد نے
برباد کیا) **ف** اس حدیث سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی فضیلت ثابت ہوتی ہے کہ اونہون نے خوارج
کو قتل کیا اور گویا حضرت کی آرزو بر لائے آگے بیان اونکا مفصل آویگا **عن** اَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالىٰ عَنْهُ يَقُولُ بَعَثَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالىٰ عَنْهُ اِلىٰ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْيَمَنِ بِذَهَبَةٍ فِي اَدِيمٍ مَقْرُوظٍ لَمْ تُحَصَّلْ مِنْ تُرَابِهَا قَالَ فَقَسَمَهَا بَيْنَ اَرْبَعَةِ
نَفَرٍ بَيْنَ عُيَيْنَةَ بْنِ بَدْرٍ وَالْاَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ وَزَيْدِ الْخَيْلِ وَالرَّابِعُ اِمَّا عَلْقَمَةُ بْنُ عُلَاثَةَ وَ
اِمَّا عَامِرُ بْنُ الطُّفَيْلِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِهِ كُنَّا نَحْنُ اَحَقَّ بِهٰذَا مِنْ هٰؤُلَاءِ قَالَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلَا تَاْمَنُونِي وَاَنَا اَمِينُ مَنْ فِي السَّمَاءِ يَاْتِينِي خَبَرُ السَّمَاءِ
صَبَاحًا وَمَسَاءً قَالَ فَقَامَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ نَاشِزُ الْجَبْهَةِ كَثُّ اللِّحْيَةِ
مَحْلُوقُ الرَّاْسِ مُشَمَّرُ الْاِزَارِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اتَّقِ اللّٰهَ فَقَالَ وَيْلَكَ اَوَلَسْتُ اَحَقَّ اَهْلِ
الْاَرْضِ اَنْ يَتَّقِيَ اللّٰهَ قَالَ ثُمَّ وَلَّى الرَّجُلُ فَقَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالىٰ عَنْهُ يَا
رَسُولَ اللّٰهِ اَلَا اَضْرِبُ عُنُقَهُ فَقَالَ لَا لَعَلَّهُ اَنْ يَكُونَ يُصَلِّي قَالَ خَالِدٌ وَكَمْ مُصَلٍّ يَقُولُ

بِلِسَانِہٖ مَا لَيْسَ فِي قَلْبِہٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَمْ اُوْمَرْ اَنْ اَنْقُبَ عَنْ قُلُوْبِ النَّاسِ وَلَا اَشُقَّ بُطُوْنَھُمْ قَالَ ثُمَّ نَظَرَ اِلَيْہِ وَھُوَ مُقَفٍّ فَقَالَ اِنَّہٗ يَخْرُجُ مِنْ ضِئْضِئِ ھٰذَا قَوْمٌ يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰہِ رَطْبًا لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَھُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّھْمُ مِنَ الرَّمِيَّۃِ قَالَ اَظُنُّہٗ قَالَ لَئِنْ اَدْرَكْتُھُمْ لَاَقْتُلَنَّھُمْ قَتْلَ ثَمُوْدَ **ترجمہ** ابوسعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ کہتے تھے کہ حضرت علی رضی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ سونا بھیجا ایک چمڑے مین جو ببول کی چھال سے رنگا ہوا تھا اور مٹی سے بھی جدا نہین کیا گیا تھا تو آپ نے چار آدمیون مین بانٹا عیینہ بن بدر اور اقرع بن حابس اور زید خیل مین اور چوتھے علقمہ بن علاثہ تھے یا عامر بن طفیل تو ایک شخص نے آپکے اصحاب مین سے کہا کہ ہم اوس کے زیادہ حقدار تھے ان لوگون سے اور یہہ خبر آپ کو پہونچی اور آپنے فرمایا کہ تم مجھے امانت دار نہین جانتے اور مین اسکا امانت دار ہون جو آسمان کے اوپر ہے (یعنی اللہ تعالی اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالی آسمانون کے اوپر ہے نہ جیسا ملاعین جہمیہ جو مفسدان دین ہین خیال کرتے ہین اور برق و بجلی کیطرح اہلسنت پر کڑکتے ہین کہ وہ ذات مقدس ہر جگہہ ہے معاذ اللہ من ذلک اور یہ ملاعین بیہودہ عقاید جہمیہ کو جان جہان جانتے ہین اور عقیدہ انبیا کو وہم و گمان سمجھتے ہین اللہ تعالی ان کے شر سے ہر بشر کو محفوظ رکھے) آتی ہے مجھے خبر آسمان کی صبح اور شام پھر ایک شخص کھڑا ہوا جس کی دونون آنکھین گڑھے مین گھسی ہوئی تھین دونو گال پھولے ہوئے تھے پیشانی اوبھری ہوئی تھی سر منڈا ہوا تھا تہمت اٹھائے ہوئے کہنے لگا یارسول اللہ اللہ سے ڈر آپ نے فرمایا خرابی ہے تیری تو کیا سب زمین والون سے بڑھکر مستحق نہین اللہ سے ڈرنیکا (یعنے سب سے زیادہ تو تو میں مستحق ہے ڈرنے کا اس لیے کہ اسکے رسول سے بے ادبی کرتا ہے پھر وہ شخص چلا اور خالد بن ولید نے عرض کی کہ یارسول اللہ کیا مین اسکی گردن نہ مارون آپنے فرمایا نہین شاید یہ نماز پڑھتا ہو (معلوم ہوا کہ وہ اکثر حاضر باش خدمت مبارک بھی نہ تھا ورنہ ایسی حرکت سرزد نہ ہوتی) خالد نے کہا بہت نماز پڑھنے والے ایسے بھی ہوتے ہین کہ اپنی زبان سے وہ باتین کرتے ہین جو اونکے دل مین نہین ہوتین اوسپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے یہ حکم نہین ہوا کہ کسی کا دل چیر کر دیکھون نہ یہ کہ کسیکا پیٹ پھاڑون پھر آپ نے اوس کیطرف دیکھا اور وہ پیٹھ موڑے جاتا تھا تو آپ نے فرمایا اوس کی اصل سے ایسے لوگ نکلین گے کہ وہ اللہ کی کتاب آسانی سے پڑھین گے مگر گلے سے نیچے نہ اترے گی (یہی حال ہے اہل بدعت کا کیسا ہی قرآن پڑھین گے مگر عقیدہ یہ رکھین گے

کہ قرآن کا ترجمہ پڑھنے سے آدمی گمراہ ہوجاتا ہے پھر قرآن کا مضمون کیوں کر گلے اوترے نکل جاوینگے
دین سے جیسے تیر نکل جاتا ہے شکار سے یعنے تمام اعمال صالحہ خیر وصدقات صلوۃ وزکوۃ حج وصیام سب کچھ
بجا لاتے ہین مگر شرک و بدعت کی شومی سے جو ان کے عقائد و اعمال مین گھسی ہوئی ہے کوئی نیکی قبول نہین
جیسے تیر نکل گیا تو اوس مین خون بھی نہین بھرتا) راوی نے کہا مین گمان کرتا ہون کہ آپ نے یہ بھی فرمایا
کہ اگر مین انکو پاؤن تو ثمود کیطرح قتل کرون **ف** آخر حضرت علی نے وہی کیا جزاہ اللہ عنا خیر الجزاء
آمین اور زید بن الخیل کہا کرتے تھے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کا نام اسلام
مین زید الخیر رکھدیا اسیلیے بعض نسخون مین زید الخیر آیا ہے اور دونون صحیح ہین اوران روایتون سے
معلوم ہوا کہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو برا کہے شرع کا حکم ہے کہ وہ قتل کیا جاوے اور وہ کافر ہے
اوران روایتون مین اسکا قتل جو مروی نہین اسکی وجہ خود حضرت نے فرمادی کہ لوگ کہینگے کہ محمد صلی اللہ
علیہ وسلم اپنے یارون کو قتل کرتے ہین اور یہ امر لوگون کے بہاگنے اور نفرت کا سبب ہوگا اور آپ نے
تمام منافقون کے ساتھہ یہی سلوک کیا تاکہ اورون کو الفت ہو اور شاید انکو بعد چندی ہدایت ہو اور
ان روایتون مین سے کسی مین اجازت مانگنا حضرت عمر کا مروی ہے کسی مین خالد بن ولید کا اور دونون
صحیح ہین اسلیے کہ ہوسکتا ہے کہ دونون نے اجازت مانگی ہو اوسکے قتل کی اور نووی نے فرمایا ہے کہ قرآن
کا گلے سے نہ اوترنا مراد اس سے یہ ہے کہ سوا لفظون کے تلاوت کے اوس کے معانی سے انکو کچھ حصہ نہین اور
اور یہ قول نووی کا بھی مؤید ہے ہماری تصریح کا جو ہم اوپر کہہ آئے ہین کہ مراد اوس سے وہ ہین جو ترجمہ
قرآن سے نفور ہین اوران حدیثون سے اُن لوگون نے استدلال کیا ہے جو خوارج کو کافر کہتے ہین قاضی
عیاض نے فرمایا ہے کہ مازری نے لکھا ہے کہ خوارج کی تکفیر مین علما کا اختلاف ہے اور یہ مسئلہ نہایت مشکل
ہے اس لیے کہ داخل کرنا کافر کا ملت مین اور خارج کرنا مسلمان کا ملت سے نہایت امر دشوار ہے اور ابی بکر
باقلانی کے اقوال اس مین مضطرب ہین اور انہون نے کہا ہے کہ یہ امر بہت مشکل ہے اسلیے کہ قوم نے اُن
کے کفر کی تصریح نہین کی اور سبب اشکال کا یہ ہے کہ مثلاً معتزلہ کہتا ہے کہ اللہ عالم ہے مگر اسے علم
نہین اور زندہ ہے مگر اوسکو حیوۃ نہین اور اسیلیے اوس کے کفر مین شک پڑجاتا ہے اس لیے کہ شرع
مین یہ بات تو معلوم ہے کہ جو کہے کہ عالم نہین ہے یا حی نہین ہے وہ کافر ہے اور یہ بھی حجت قطعی سے
معلوم ہوچکا ہے کہ ایک ذات کا عالم ہونا اس طرح پر کہ اوسے علم نہ ہو یا حی ہونا اس طرح کہ حیات

نہ ہو محال ہے اب ہم اگر یہ کہین کہ معتزلے نے جب علم الٰہی کی نفی کی تو اسکے عالم ہونے کی نفی کی اور
یہ بالاجماع کفر ہے اور اس صورت مین اُسکا عالم کہنا مفید نہین اور اگر یہ کہین کہ وہ علم کی نفی کرتا ہے اور اسکے
کے عالم ہونے کا اقرار کرتا ہے تو وہ کافر نہ ہوا اگرچہ علم کی نفی سے عالم ہونے کی نفی لازم آتی ہے غرض
یہی مقام اشکال کا ہے یہ کلام ہے مازری کا اور مذہب شافعی اور جماہیر علما کا یہ ہے کہ خوارج کی تکفیر
نہ کیجاوے اور ایسے ہی قدریہ اور معتزلہ ہین اور تمام اہل ہوا و بدع اور امام شافعی نے کہا ہے کہ مین
گواہی تمام اہل ہوا کی قبول کرتا ہون مگر خطابیہ کی اور وہ ایک گروہ ہین رافضیون مین سے کہ وہ اپنے ہم
مذہب کی گواہی جھوٹی دینا جائز جانتے ہین تمام ہوا مضمون نووی کا ساتھ تقدیم و تاخیر اور ایک نوع
اختصار کے اور غنیۃ الطالبین مین جناب مستطاب مولٰنا شاہ عبدالقادر جیلانی محبوب سبحانی رضی اللہ تعالےٰ
عنہ فرماتے ہین کہ خطابیہ منسوب ہین ابی الخطاب کیطرف اور اُن کا عقیدہ ہے کہ ہر زمانہ مین ایک نبی ناطق ہوتا
ہے ایک صامت یعنی چپ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبی ناطق تھے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نبی صامت غرض
اُنکی گواہی مقبول نہین **عن** عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ وَعَلْقَمَةُ بْنُ عُلَاثَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ عَامِرَ
ابْنَ الطُّفَيْلِ وَقَالَ نَاتِئُ الْجَبْهَةِ وَلَمْ يَقُلْ نَاشِزُ وَزَادَ فَقَامَ اِلَيْهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا اَضْرِبُ عُنُقَهٗ قَالَ لَا ثُمَّ اَدْبَرَ فَقَامَ اِلَيْهِ خَالِدٌ سَيْفُ اللّٰهِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
اَلَا اَضْرِبُ عُنُقَهٗ قَالَ لَا وَقَالَ اِنَّهٗ سَيَخْرُجُ مِنْ ضِئْضِئِ هٰذَا قَوْمٌ يَّتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ لَيِّنًا رَّطْبًا
وَقَالَ قَالَ عُمَارَةُ حَسِبْتُهٗ قَالَ لَئِنْ اَدْرَكْتُهُمْ لَاَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ ثَمُوْدَ **ترجمہ** وہی مضمون ہے
جو اگلی روایتون مین گذرا دوسری سند سے مروی ہوا ہے **عن** عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ
وَقَالَ بَيْنَ اَرْبَعَةِ نَفَرٍ زَيْدِ الْخَيْرِ وَالْاَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ وَعُيَيْنَةَ بْنِ حِصْنٍ وَّعَلْقَمَةَ بْنِ عُلَاثَةَ
اَوْ عَامِرِ بْنِ الطُّفَيْلِ وَقَالَ نَاشِزُ الْجَبْهَةِ كَرِوَايَةِ عَبْدِ الْوَاحِدِ وَقَالَ اِنَّهٗ سَيَخْرُجُ مِنْ ضِئْضِئِ
هٰذَا قَوْمٌ وَّلَمْ يَذْكُرْ لَئِنْ اَدْرَكْتُهُمْ لَاَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ ثَمُوْدَ **ترجمہ** عمارہ سے وہی مضمون
مروی ہوا اور اسمین یہ ذکر نہین کہ مین اُنکو اگر پاؤن تو ثمود کیطرح قتل کرون **عن** اَبِيْ سَلَمَةَ وَ
عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّهُمَا اَتَيَا اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَسَاَلَاهُ عَنِ الْحَرُوْرِيَّةِ
هَلْ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلعم يَذْكُرُهَا فَقَالَ لَا اَدْرِيْ مَنِ الْحَرُوْرِيَّةُ وَلٰكِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَخْرُجُ فِيْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ وَلَمْ يَقُلْ مِنْهَا قَوْمٌ تَحْقِرُوْنَ صَلٰوتَكُمْ مَعَ صَلٰوتِهِمْ يَقْرَءُوْنَ

القُرآنَ لَا یُجَاوِزُ حُلُوقَهُمْ اَوْحَنَاجِرَهُمْ یَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّیْنِ مُرُوْقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِیَّةِ فَیَنْظُرُ الرَّامِیْ
اِلَی سَهْمِهٖ اِلٰی نَصْلِهٖ اِلٰی رِصَافِهٖ فَیَتَمَارٰی فِی الْفُوْقَةِ هَلْ عَلِقَ بِهَا مِنَ الدَّمِ شَیْءٌ **ترجمہ** ابوسلمہ اور
عطا دونو ابوسعید کے پاس آئے اور کہا کہ حروریہ کے باب مین تم نے کچھہ سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
کہ آپ اُن کا کچھہ ذکر کرتے تھے انہون نے کہا مین نہین جانتا کہ حروریہ کون ہین مگر مین نے آپ سے سنا ہے
کہ فرماتے تھے اس امت مین ایک قوم نکلے گی اور یہ نہین فرمایا کہ اس امت سے ہوگی غرض وہ ایسے ہونگے
کہ حقیر جانوگے تم اپنی نماز کو اُن کی نماز کے آگے اور قرآن پڑہین گے کہ اُن کے حلقون سے یا فرمایا
گلون سے نیچے نہ اُترے گا دین سے ایسے نکل جاوینگے جیسے تیر شکار سے کہ شکاری دیکھتا ہے اپنے تیر کی لکڑی
کو اور اوسکی پہال کو اور اوسکی پر کو اور غور کرتا ہے اوسکی کنارہ اخیر کو جو اوسکی چٹکیون مین تہا کہ کہین
اوسکی کسی چیز مین کچہ خون بہرا ہے (تو دیکھتا ہے کہ کہین کچھ بھی نہین بھرا) **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ
رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ بَیْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ یَقْسِمُ قَسْمًا اَتَاهُ
ذُوالْخُوَیْصِرَةِ وَهُوَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِیْ تَمِیْمٍ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اعْدِلْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَیْلَکَ وَمَنْ یَّعْدِلُ اِذَا لَمْ اَعْدِلْ قَدْ خِبْتَ وَخَسِرْتَ اِنْ لَّمْ اَعْدِلْ فَقَالَ عُمَرُ
ابْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ائْذَنْ لِّیْ فِیْهِ اَضْرِبْ عُنُقَهٗ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُ فَاِنَّ لَهٗ اَصْحَابًا یَّحْقِرُ اَحَدُکُمْ صَلٰوتَهٗ مَعَ صَلٰوتِهِمْ وَصِیَامَهٗ مَعَ صِیَامِهِمْ
یَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا یُجَاوِزُ تَرَاقِیَهُمْ یَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ کَمَا یَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِیَّةِ
یُنْظَرُ اِلٰی نَصْلِهٖ فَلَا یُوْجَدُ فِیْهِ شَیْءٌ ثُمَّ یُنْظَرُ اِلٰی رِصَافِهٖ فَلَا یُوْجَدُ فِیْهِ شَیْءٌ ثُمَّ یُنْظَرُ اِلٰی
نَضِیِّهٖ فَلَا یُوْجَدُ فِیْهِ شَیْءٌ وَهُوَ الْقِدْحُ ثُمَّ یُنْظَرُ اِلٰی قُذَذِهٖ فَلَا یُوْجَدُ فِیْهِ شَیْءٌ سَبَقَ الْفَرْثَ
وَالدَّمَ اٰیَتُهُمْ رَجُلٌ اَسْوَدُ اِحْدٰی عَضُدَیْهِ مِثْلُ ثَدْیِ الْمَرْاَةِ اَوْمِثْلُ الْبَضْعَةِ تَدَرْدَرُ یَخْرُجُوْنَ
عَلٰی حِیْنِ فُرْقَةٍ مِّنَ النَّاسِ قَالَ اَبُوْسَعِیْدٍ فَاَشْهَدُ اَنِّیْ سَمِعْتُ هٰذَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَشْهَدُ اَنَّ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَاتَلَهُمْ وَاَنَا مَعَهٗ
فَاَمَرَ بِذٰلِکَ الرَّجُلِ فَالْتُمِسَ فَوُجِدَ فَاُتِیَ بِهٖ حَتّٰی نَظَرْتُ اِلَیْهِ عَلٰی نَعْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الَّذِیْ نَعَتَ **ترجمہ** ابوسعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس تھے اور آپ کچہ بانٹ رہے تھے کہ ذوالخویصرہ آیا ایک شخص بنی تمیم کا اور اوس نے

کہا کہ اے رسول اللہ کے عدل کرو تب فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خرابی ہے تیری جب مین عدل
نہ کرون گا تو کون کرے گا اور تو بالکل بدنصیب اور محروم ہو گیا اگر مین نے عدل نکیا اوسپر حضرت عمر نے
عرض کی کہ اے رسول اللہ کے مجھے اجازت دیجیے کہ اوسکی گردن مارون آپنے فرمایا جانے دو اسلیے کہ
چند یار ہون گے کہ تم حقیر سمجھوگے اپنی نماز کو انکی نماز کے آگے اور اپنے روزے کو انکے روزے کے
آگے قرآن پڑہین گے کہ اون کے گلون سے نہ اوتریگا اسلام سے ایسا نکل جاوینگے کہ جیسے تیر شکار سے
کہ دیکھتا ہے تیر انداز اوس کے پیکان کو تو اوس مین کچھہ کھرا نہین ہے پھر دیکھتا ہے اوسکی پیکان کی جڑ کو
تو اوسمین بھی کچھہ نہین پھر دیکھتا ہے اسکی لکڑی کو تو اوسمین بھی کچھہ نہین پھر دیکھتا ہے اسکی پر کو تو اوسمین بھی کچھہ نہین اور تیر اس شکار کی بیٹ اور
خون سے نکل گیا اور نشانی اوس گروہ کی یہ ہے کہ ان مین ایک کالا آدمی ہوگا کہ ایک شانہ عورت کی
پستان کا سا ہوگا یا فرمایا جیسے گوشت کا لوتھڑا تھلتھلاتا ہوا اور وہ گروہ اوسوقت نکلیگا جب لوگون
مین پھوٹ ہوگی ابو سعید کہتے ہین کہ مین گواہی دیتا ہون کہ مین نے سنا ہے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے اور گواہی دیتا ہون کہ حضرت علی رضی اللہ تعالے عنہ اون سے لڑے اور مین آپکے ساتھہ تھا اور
آپنے حکم فرمایا اوس کے ڈھونڈنیکا اور وہ ملا اور حضرت علی کے پاس لایا گیا اور مین نے اوسکو دیکھا
کہ جیسا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا ویسا ہی تھا **ف** ان روایتون مین کئی معجزے
کھلے کھلے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ جنکی آپ نے پہلے سے خبر دی اور ویسا ہی واقع ہوا
اول یہ کہ آپ نے فرمایا پھوٹ کے وقت نکلیگا چنانچہ ویسا ہی ہوا کہ جب حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی نزاع
تھی اور دونون تحکیم پر راضی ہوئے جب ہی ایک گروہ دس ہزار کا دونون لشکرون سے جدا ہو گیا اور
دونون گروہون کی تکفیر کرنے لگا اور **دوسرے** جب حضرت علی نے بشارت دی کہ مین نے سنا ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے کہ اگر تم اس گروہ سے لڑوگے تو اون مین دس بھی نہ بچینگے اور تم مین کے دس بھی
نہ مارے جاوینگے چنانچہ ویسا ہی ہوا **تیسرے** آگے روایتون مین آپ نے فرمایا کہ انکو قتل وہ فرقہ کریگا جو
حق سے قریب ہوگا یعنے حضرت علیکا فرقہ اور انہون نے ہی قتل کیا اور ان روایتون سے معلوم ہوا
کہ حضرت علی حق پر تھے اور جن لوگون نے ان سے خلاف کیا وہ باغی تھے اور یہ روایتین حجت ہین اہل
سنت کی **چوتھے** ان روایتون سے یہ بھی معلوم ہوا کہ امت آپکی آپکے بعد باقی رہے گی اور ان مین شوکت اور
قوت ہوگی اور یہ بھی ثابت ہوا کہ فرقہ مارقہ تشدد کرینگے بے موقع کہ جہان تشدد ضرور نہین اور ویسا ہی

ہوا اُور فرمایا کہ ایک مرد ایسا ہوگا اور اسکا ایسا ہوگا چنانچہ ویسا ہی نکلا اور یہ بات ایسی ہے کہ کوئی ذی اس عقیل ہرگز عقل سے نہین کہہ سکتا بجز وحی الٰہی کے اور جو منکر نبوت اس مین غور کرے گا اور انصاف سے دیکھے گا تصدیق رسالت کرے گا والحمد للہ **عَنْ** اَبِی سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَکَرَ قَوْمًا یَکُوْنُوْنَ فِیْ اُمَّتِہٖ یَخْرُجُوْنَ فِیْ فُرْقَۃٍ مِّنَ النَّاسِ سِیْمَاھُمُ التَّحَالُقُ قَالَ ھُمْ شَرُّ الْخَلْقِ اَوْ مِنْ اَشَرِّ الْخَلْقِ یَقْتُلُھُمْ اَدْنَی الطَّآئِفَتَیْنِ اِلَی الْحَقِّ قَالَ فَضَرَبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَھُمْ مَثَلًا اَوْ قَالَ قَوْلًا اَلرَّجُلُ یَرْمِی الرَّمِیَّۃَ اَوْ قَالَ الْغَرَضَ فَیَنْظُرُ فِی النَّصْلِ فَلَا یَرٰی بَصِیْرَۃً وَّیَنْظُرُ فِی النَّضِیِّ فَلَا یَرٰی بَصِیْرَۃً وَّیَنْظُرُ فِی الْفُوْقِ فَلَا یَرٰی بَصِیْرَۃً قَالَ قَالَ اَبُوْ سَعِیْدٍ وَّاَنْتُمْ قَتَلْتُمُوْھُمْ یَا اَھْلَ الْعِرَاقِ **ترجمہ** ابی سعید نے کہا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک قوم کا ذکر کیا جو آپ کی امت مین ہوگی اور وہ لوگ نکلین گے جبکہ لوگون مین پھوٹ ہوگی اور نشانی اُنکی سر مونڈانا ہوگی اور فرمایا آپ نے کہ وہ بدترین خلق ہین قتل کرینگے اُنکو وہ لوگ دونون گروہون مین سے جو نزدیک ہونگے حق کے (اور وہ گروہ حضرت علی کا تھا) اور اُنکی ایک مثال آپنے بیان فرمائی یا ایک بات کہی کہ آدمی جب تیر مارتا ہے شکار کو یا فرمایا نشانہ کو اور نظر کرتا ہے بھال کو تو اُس مین کچھہ اثر نہین دیکھتا اور نظر کرتا ہے تیر کی لکڑی مین تو کچھہ اثر نہین دیکھتا اور نظر کرتا ہے سوفار مین جو تیر انداز کی چٹکی مین رہتا ہے تو کچھہ اثر نہین پاتا ہے ابو سعید نے کہا کہ اے عراق والون تم ہی نے تو اُنکو قتل کیا ہے (یعنے حضرت علی کے ساتھہ ہوکر) **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَمْرُقُ مَارِقَۃٌ عِنْدَ فُرْقَۃٍ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ یَقْتُلُھَا اَوْلَی الطَّآئِفَتَیْنِ بِالْحَقِّ **ترجمہ** ابو سعید خدری نے کہا کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ایک فرقہ جدا ہو جاوے گا جب مسلمانون مین پھوٹ ہوگی اور اوسکو قتل کرے گا وہ گروہ جو قریب ہوگا دونون گروہون مین حق سے **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَکُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ فِرْقَتَیْنِ فَتَخْرُجُ مِنْ بَیْنِھِمَا مَارِقَۃٌ یَلِیْ قَتْلَھُمْ اَوْلَاھُمْ بِالْحَقِّ **ترجمہ** ابو سعید نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت مین دو گروہ ہو جاوین گے اور اُن دونون مین ایک فرقہ جدا ہووے گا اور اُنکو قتل کرے گا وہ گروہ جو حق سے قریب ہوگا **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ تَمْرُقُ مَارِقَۃٌ فِیْ فِرْقَۃٍ مِّنَ النَّاسِ فَیَلِیْ قَتْلَھُمْ اَوْلَی الطَّآئِفَتَیْنِ بِالْحَقِّ **ترجمہ** اسکا وہی جو ہو چکا **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ

فِرقتانِ

عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی حَدِیْثٍ ذَکَرَ فِیْہِ قَوْمًا یَّخْرُجُوْنَ عَلٰی فُرْقَۃٍ مُّخْتَلِفَۃٍ یَقْتُلُہُمْ اَقْرَبُ الطَّائِفَتَیْنِ مِنَ الْحَقِّ ترجمہ اسکا بھی وہی ہے **عَنْ** سُوَیْدِ بْنِ غَفَلَۃَ قَالَ قَالَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اِذَا حَدَّثْتُکُمْ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَاَنْ اَخِرَّ مِنَ السَّمَآءِ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اَقُوْلَ عَلَیْہِ مَا لَمْ یَقُلْ وَاِذَا حَدَّثْتُکُمْ فِیْمَا بَیْنِیْ وَبَیْنَکُمْ فَاِنَّ الْحَرْبَ خُدْعَۃٌ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ سَیَخْرُجُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ اَحْدَاثُ الْاَسْنَانِ سُفَہَآءُ الْاَحْلَامِ یَقُوْلُوْنَ مِنْ خَیْرِ قَوْلِ الْبَرِیَّۃِ یَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا یُجَاوِزُ حَنَاجِرَہُمْ یَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّیْنِ کَمَا یَمْرُقُ السَّہْمُ مِنَ الرَّمِیَّۃِ فَاِذَا لَقِیْتُمُوْہُمْ فَاقْتُلُوْہُمْ فَاِنَّ فِیْ قَتْلِہِمْ اَجْرًا لِّمَنْ قَتَلَہُمْ عِنْدَ اللّٰہِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ **ترجمہ** سوید بن غفلہ نے کہا کہ حضرت علی نے فرمایا جب مین تم سے روایت کرون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تو اگر مین آسمان سے گر پڑون تو اس سے بہتر ہے کہ رسول اللہ پر وہ بات باندھون جو آپ نے نہین فرمائی اور جب مین تمہارے اور اپنے بیچ مین کچھ بات کرون تو جان لو کہ لڑائی مین حیلہ اور فریب روا ہے اب سنو کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے اخیر زمانہ مین ایک قوم نکلے گی کہ اُن کے لوگ کم سن ہون اور کم عقل بات تو سب مخلوقات سے اچھی کہین گے اور قرآن ایسا پڑھین گے کہ اون کے گلون سے نیچے اوترے گا اور دین سے ایسا نکل جاوین گے جیسے تیر شکار سے پھر جب تم اُن سے ملو تو اُن کو مار و اس لیے کہ اون کے مارنے سے تمکو قیامت کے دن اللہ کے پاس ثواب ملیگا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صحابہ اپنے مناقشات مین یہ بات نہ تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھ دین بلکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم پر جھوٹ باندھنا بڑا گناہ جانتے تھے اور اپنی ہلاکت کا موجب سمجھتے تھے اسی لیے صحابہ بنہایت عادل ہین کہ کوئی اون مین ضعیف نہین ہے نہ قابل جرح **عَنْ** الْاَعْمَشِ بِہٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَہٗ ترجمہ وہی روایت دوسری سند سے مذکور ہوئی **عَنْ** الْاَعْمَشِ بِہٰذَا الْاِسْنَادِ لَیْسَ فِیْ حَدِیْثِہِمَا یَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّیْنِ کَمَا یَمْرُقُ السَّہْمُ مِنَ الرَّمِیَّۃِ **ترجمہ** اعمش سے اس سند سے وہی روایت مروی ہوئی اور اسمین یہ مضمون نہین ہے کہ دین سے ایسا نکل جاوین گے جیسے تیر شکار سے **عَنْ** عَلِیٍّ رَّضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ ذَکَرَ الْخَوَارِجَ فَقَالَ فِیْہِمْ رَجُلٌ مُّخْدَجُ الْیَدِ اَوْ مُوْدَنُ الْیَدِ اَوْ مَثْدُوْنُ الْیَدِ لَوْلَا اَنْ تَبْطَرُوْا لَحَدَّثْتُکُمْ بِمَا

یخرجہ

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ یَقْتُلُوْنَهُمْ عَلٰی لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ اَنْتَ سَمِعْتَهُ
مِنْ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِیْ وَرَبِّ الْکَعْبَةِ اِیْ وَرَبِّ الْکَعْبَةِ اِیْ وَرَبِّ
الْکَعْبَةِ **ترجمہ** حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نے ذکر کیا خوارج کا فرمایا کہ اون مین ایک شخص
ہوگا جسکا ہاتھ ناقص ہوگا یا پستان زن کے برابر ہوگا اور کہا کہ اگر تم فخر نکرو تو مین بیان کرون
جسکا وعدہ کیا اللہ تعالی نے اُن کے قتل کرنیوالون سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے
راوی کہتا ہے کہ مین نے کہا تمنے سنا ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے اُنہون نے
کہا ہان قسم ہے رب کعبہ کی ہان قسم ہے رب کعبہ کی ہان قسم ہے رب کعبہ کی **عَنْ** عُبَیْدَةَ قَالَ
لَا اُحَدِّثُکُمْ اِلَّا مَا سَمِعْتُ مِنْهُ فَذَکَرَ عَنْ عَلِیٍّ نَحْوَ حَدِیْثِ اَیُّوْبَ مَرْفُوْعًا **ترجمہ**
وہی روایت جو مروی ہوئی **عَنْ** زَیْدِ بْنِ وَهْبٍ الْجُهَنِیِّ اَنَّهُ کَانَ فِی الْجَیْشِ الَّذِیْ کَانُوْا
مَعَ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ الَّذِیْنَ سَارُوْا اِلَی الْخَوَارِجِ فَقَالَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ
اَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ یَخْرُجُ قَوْمٌ مِّنْ اُمَّتِیْ یَقْرَءُوْنَ
الْقُرْاٰنَ لَیْسَ قِرَاءَتُکُمْ اِلٰی قِرَاءَتِهِمْ بِشَیْءٍ وَلَا صَلٰوتُکُمْ اِلٰی صَلٰوتِهِمْ بِشَیْءٍ وَلَا صِیَامُکُمْ
اِلٰی صِیَامِهِمْ بِشَیْءٍ یَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ یَحْسَبُوْنَ اَنَّهُ لَهُمْ وَهُوَ عَلَیْهِمْ لَا تُجَاوِزُ صَلٰوتُهُمْ
تَرَاقِیَهُمْ یَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ کَمَا یَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِیَّةِ لَوْ یَعْلَمُ الْجَیْشُ الَّذِیْنَ
یُصِیْبُوْنَهُمْ مَّا قُضِیَ لَهُمْ عَلٰی لِسَانِ نَبِیِّهِمْ لَا تَّکَلُوْا عَنِ الْعَمَلِ وَاٰیَةُ ذٰلِکَ اَنَّ فِیْهِمْ
رَجُلًا لَهُ عَضُدٌ لَیْسَ لَهُ ذِرَاعٌ عَلٰی رَاْسِ عَضُدِهِ مِثْلُ حَلَمَةِ الثَّدْیِ عَلَیْهِ شَعَرَاتٌ بِیْضٌ
تَذْهَبُوْنَ اِلٰی مُعَاوِیَةَ وَاَهْلِ الشَّامِ وَتَتْرُکُوْنَ هٰؤُلَاءِ یَخْلُفُوْنَکُمْ فِیْ ذَرَارِیْکُمْ وَاَمْوَالِکُمْ
وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاَرْجُوْا اَنْ یَّکُوْنُوْا هٰؤُلَاءِ الْقَوْمَ فَاِنَّهُمْ قَدْ سَفَکُوا الدَّمَ الْحَرَامَ وَاَغَارُوْا فِیْ
سَرْحِ النَّاسِ فَسِیْرُوْا عَلَی اسْمِ اللّٰهِ قَالَ سَلَمَةُ بْنُ کُهَیْلٍ فَنَزَّلَنِیْ زَیْدُ بْنُ وَهْبٍ مَنْزِلًا حَتّٰی
قَالَ مَرَرْنَا عَلٰی قَنْطَرَةٍ فَلَمَّا الْتَقَیْنَا وَعَلَی الْخَوَارِجِ یَوْمَئِذٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ الرَّاسِبِیُّ فَقَالَ
لَهُمْ اَلْقُوا الرِّمَاحَ وَسُلُّوْا سُیُوْفَکُمْ مِنْ جُفُوْنِهَا فَاِنِّیْ اَخَافُ اَنْ یُّنَاشِدُوْکُمْ کَمَا
نَاشَدُوْکُمْ یَوْمَ حَرُوْرَاءَ فَرَجَعُوْا فَوَحَّشُوْا بِرِمَاحِهِمْ وَسَلُّوا السُّیُوْفَ وَشَجَرَهُمُ
النَّاسُ بِرِمَاحِهِمْ قَالَ وَقُتِلَ بَعْضُهُمْ عَلٰی بَعْضٍ وَمَا اُصِیْبَ مِنَ النَّاسِ یَوْمَئِذٍ اِلَّا

رَجُلَانِ فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ اِلْتَمِسُوا فِيهِمُ الْمُخْدَجَ فَالْتَمَسُوهُ فَلَمْ يَجِدُوهُ فَقَامَ عَلِيٌّ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ بِنَفْسِهِ حَتَّى أَتَى نَاسًا قَدْ قُتِلَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ قَالَ أَخِّرُوهُمْ
فَوَجَدُوهُ مِمَّا يَلِي الْأَرْضَ فَكَبَّرَ ثُمَّ قَالَ صَدَقَ اللّٰهُ وَبَلَّغَ رَسُولُهُ قَالَ فَقَامَ إِلَيْهِ عَبِيدَةُ
السَّلْمَانِيُّ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اللّٰهَ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ لَسَمِعْتَ هٰذَا الْحَدِيثَ مِنْ رَسُولِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِي وَاللّٰهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ حَتَّى اسْتَحْلَفَهُ ثَلَاثًا وَهُوَ
يَحْلِفُ لَهُ ترجمہ زید سے روایت ہے کہ وہ اوس لشکر مین تھے جو حضرت علی کے ساتھ خوارج پر گیا تھا انہون
نے کہا کہ حضرت علی نے فرمایا اے لوگو مین نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے
ایک قوم نکلے گی میری امت سے کہ قرآن پڑہین گے ایسا کہ تمہارا پڑہنا اون کے آگے کچھ نہ ہوگا اور
نہ تمہاری نماز اونکی نماز کے آگے کچھ ہوگی اور نہ تمہارا روزہ ان کے روزون کے آگے کچھ ہوگا
قرآن پڑہین گے یہ سمجھ کے کہ ہمارا اسمین فائدہ ہے اور وہ ان کا ضرر ہوگا نماز اون کے گلون سے نہ اترے
گی نکل جاوین گے اسلام سے جیسے تیر شکار سے اگر وہ لشکر جو اون پر جاویگا جان لے اس بشارت کو جو کہ
بیان فرمایا گیا ہے تمہارے نبی کی زبان مبارک پر تو بھروسا کرے اسی عمل پر (یہ سمجھ لے کہ اب عمل
کی حاجت نہین اتنا ثواب اون کے قتل مین ہے) اور نشانی انکی یہ ہے کہ ان مین آدمی ہے کہ اوس کے
شانے سر پر عورت کی سر پستان کی مثل ہے اور اوس پر بال ہین سفید رنگ اور حضرت علی نے فرمایا کہ تم
جاتے ہو معاویہ کیطرف اور اہل شام پر اور انکو چھوڑی جاتے ہو کہ یہ تمہارے پیچھے تمہاری اولاد
اور اموال کو ایذا دین اور مین اللہ سے امید رکھتا ہون کہ یہ وہی قوم ہے اسلیے کہ انہون نے
خون بہایا حرام اور لوٹ لیا مویشی کو لوگون کی سو ان پر چلو اللہ کا نام لیکر سلمہ بن کہیل نے کہا کہ
پھر بیان کیا مجھ سے زید نے ایک ایک منزل کا یہانتک کہ کہا انہون نے کہ گذرے ہم ایک پل پر
(اور وہ پل تھا دبرجان کا چنانچہ نسائی کی روایت مین وارد ہوا ہے) پھر جب دونون لشکر ملے
اوسدن خوارج کا سپہسالار عبداللہ بن وہب راسبی تھا اور اوس نے حکم دیا انکو کہ اپنے نیزے پھینک دو
اور تلوارین میان سے نکال لو اسلیے کہ مین ڈرتا ہون کہ یہ لوگ تمپر ویسے پوچھار نہ کرین جیسے حرورا کے
دن کی تھی سو وہ پھرے اور اپنے نیزے پھینکدیے اور تلوارین میان سے نکال لین اور لوگ
اون سے جا ملے اور انکو اپنے نیزون سے کونچ لیا اور ایک پر دوسرا مقتول ہوا اور حضرت علی کے

لشکر سے صرف دو آدمی کام آئے پھر حضرت علی نے فرمایا کہ ڈھونڈو اوس مین مخدج کو اور اوسکو ڈھونڈھا اور نہ پایا پھر حضرت علی خود کہڑے ہوئے اور اون مقتولون کے پاس گئے جو ایک دوسرے پر پڑے ہوئے تھے اور آپنے فرمایا کہ انکو ہٹاؤ پھر اوسکو پایا زمین سے لگا ہوا اور آپ نے کہا اللہ اکبر پھر فرمایا کہ سچا ہے اللہ تعالی اور پیغام پونچایا اوس کے رسول نے کہا راوی نے کہ پھر کہڑے ہوئے عبیدہ سلمانی اور عرض کیا کہ اے امیر المومنین قسم ہے اللہ تعالی کی کہ اوس کے سوا کوئی معبود نہین کہ آپ نے سنا ہے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا کہ ہان قسم ہے اللہ پاک کی کہ نہین معبود ہے کوئی سوا اوس کے یہانتک کہ تین بار اوسنے آپ کو قسم دی اور آپ نے قسم کہائی اسپر کہ سنا ہے مین نے اسحدیث کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے **ف** یہ قسم دلانا انکا صرف اس لیے تہا کہ لوگون کو یقین آجاوے اور اس بشارت سے خوش ہون اور معجزہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بخوبی معلوم ہوجاوے اور یہ بہی معلوم ہو کہ حضرت علی اور اونکے رفیق حقپر ہین اور وہ اس جنگ مین مثاب ہین اور برسر صواب **عَنْ** عُبَيْدِ اللهِ بْنِ اَبِي رَافِعٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْحَرُوْرِيَّةَ لَمَّا خَرَجَتْ وَهُوَ مَعَ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالُوْا لَا حُكْمَ اِلَّا لِلّٰهِ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ كَلِمَةُ حَقٍّ اُرِيْدَ بِهَا بَاطِلٌ اِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَ نَاسًا اِنِّي لَاَعْرِفُ صِفَتَهُمْ فِي هٰؤُلَاءِ يَقُوْلُوْنَ الْحَقَّ بِاَلْسِنَتِهِمْ لَا يَجُوْزُ هٰذَا مِنْهُمْ وَاَشَارَ اِلٰى حَلْقِهٖ مِنْ اَبْغَضِ خَلْقِ اللهِ اِلَيْهِ مِنْهُمْ اَسْوَدُ اِحْدٰى يَدَيْهِ طُبْيُ شَاةٍ اَوْ حَلَمَةُ ثَدْيٍ فَلَمَّا قَتَلَهُمْ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ انْظُرُوْا فَنَظَرُوْا فَلَمْ يَجِدُوْا شَيْئًا فَقَالَ ارْجِعُوْا فَوَاللهِ مَا كَذَبْتُ وَلَا كُذِبْتُ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ وَجَدُوْهُ فِي خَرِبَةٍ فَاَتَوْا بِهٖ حَتّٰى وَضَعُوْهُ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ عُبَيْدُ اللهِ اَنَا حَاضِرُ ذٰلِكَ مِنْ اَمْرِهِمْ وَقَوْلِ عَلِيٍّ فِيْهِمْ زَادَ يُوْنُسُ فِي رِوَايَتِهٖ قَالَ بُكَيْرٌ وَحَدَّثَنِي رَجُلٌ عَنِ ابْنِ حُنَيْنٍ اَنَّهٗ قَالَ رَاَيْتُ ذٰلِكَ الْاَسْوَدَ **ترجمہ** عبید اللہ جو مولی ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اون سے روایت ہے کہ حروریہ جب نکلے اور وہ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کے ساتھ تہے تو حروریون نے کہا لَا حُكْمَ اِلَّا لِلّٰهِ یعنے حکم نہین کسیکا سوا اللہ کے تو حضرت علی نے فرمایا کہ یہ کلمہ ایسا ہے کہ حق ہے مگر ارادہ اون کا اس سے باطل ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا تہا ایک لوگون کا کہ مین انکا

حال بخوبی جانتا ہون اور اُن کی نشانیان اُن لوگون مین پائی جاتی ہین اور وہ اپنی زبانون سے حق کہتے مین مگر وہ اُس سے تجاوز نہین کرتا ہے اور اشارہ کیا عبید اللہ نے اپنے حلق کیطرف (یعنے حق بات حلق سے نیچے نہین اُترتی) اور اللہ کی مخلوق مین بڑے دشمن اللہ کے یہی ہین اور ان مین ایک شخص اسود ہے کہ ایک ہاتھ اُسکا ایسا ہے جیسے چوچے بکری کے یا سر پستان فرمایا پھر جب قتل کیا اُنکو علی بن ابیطالب نے تو فرمایا دیکھو پھر دیکھا تو وہ نہ ملا پھر فرمایا اُنہون نے کہ پھر جاؤ سو قسم ہے اللہ پاک کی کہ مین نے جھوٹ نہین کہا اور نہ مجھسے جھوٹ کہا گیا ہے (یعنے نبی نے مجھسے جھوٹ نہین فرمایا نہ مین نے جھوٹ کہا) دو بار یا تین بار یہی کہا پھر پایا اوسکو ایک کھنڈر مین اور لائے اُسکو یہانتک کہ رکھدیا لاش اُسکا حضرت علی کے آگے اور عبید اللہ نے کہا کہ مین حاضر تھا اوس جگہ جب اُنہون نے یہ کام کیا اور حضرت علی نے اُسکے حق مین یہ فرمایا اور یونس کی روایت مین اتنی بات زیادہ ہے کہ بکیر نے کہا اور روایت کی مجھ سے ایک شخص نے ابن حنین نے کہ اُنہون نے کہا کہ مین نے دیکھا ہے اوس اسود کو **عَنْ** اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ بَعْدِیْ مِنْ اُمَّتِیْ اَوْ سَیَکُوْنُ بَعْدِیْ مِنْ اُمَّتِیْ قَوْمٌ یَّقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا یُجَاوِزُ حَلَاقِیْمَهُمْ یَخْرُجُوْنَ مِنَ الدِّیْنِ کَمَا یَخْرُجُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِیَّةِ ثُمَّ لَا یَعُوْدُوْنَ فِیْهِ وَهُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِیْقَةِ فَقَالَ ابْنُ الصَّامِتِ فَلَقِیْتُ رَافِعَ بْنَ عَمْرٍو الْغِفَارِیَّ اَخَا الْحَکَمِ الْغِفَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قُلْتُ مَا حَدِیْثٌ سَمِعْتُهٗ مِنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کَذَا وَکَذَا فَذَکَرْتُ لَهٗ هٰذَا الْحَدِیْثَ فَقَالَ وَاَنَا سَمِعْتُهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** ابوذر رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بعد میرے میری امت سے یا فرمایا اب ہوگی بعد میرے میری امت مین وہ قوم کہ قرآن پڑھینگے اور اُن کے حلقومون سے نیچے نہ اوترے گا دین سے وہ ایسا نکل جاوینگے جیسے کہ تیر نکلتا ہے شکار سے اور پھر نہ آوینگے وہ دین مین وہ ساری مخلوق سے بدتر ہین ابن صامت نے کہا کہ پھر مین ملا رافع بن عمرو غفاری سے جو حکم غفاری کے بھائی ہین اور مین نے کہا وہ کیا حدیث ہے جو تمنے سنی ہے ابوذر سے ایسے ایسے اور ذکر کی مین نے یہ حدیث تو اُنہون نے کہا مین نے سنی ہے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے **عَنْ** سَهْلِ بْنِ حُنَیْفٍ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَذْکُرُ الْخَوَارِجَ فَقَالَ سَمِعْتُهٗ وَاَشَارَ بِیَدِهٖ نَحْوَ الْمَشْرِقِ قَوْمٌ یَّقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ بِاَلْسِنَتِهِمْ

لَا يَعْدُو تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ **وَحَدَّثَنَاهُ** اَبُوْكَامِلٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ يَخْرُجُ مِنْهُ اَقْوَامٌ **ترجمہ** سہل نے کہا سنا مین نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ ذکر کرتے تہے آپ خوارج کا اور کہا اونہون نے کہ سنا مین نے آپ کو کہ اشارہ کرتے تہے مشرق کیطرف اور فرماتے تہے کہ وہ ایسی قوم ہے کہ قرآن پڑہتے ہین اپنی زبانون سے اور اونکا نہین ہے اونکے گلون سے نکل جاتے ہین وہ دین سے جیسا نکل جاتا ہے تیر شکار سے اور روایت کی ہم سے یہ ابوکامل نے اونہون نے عبدالواحد سے اونہون نے سلیمان سے اسی اسناد سے اور اس مین یہ ہے کہ آپ نے فرمایا نکلین گے اون سے کئی قومین **عَنْ** سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتِيْهُ قَوْمٌ قِبَلَ الْمَشْرِقِ مُحَلَّقَةٌ رُؤُسُهُمْ **ترجمہ** سہل نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا ایک قوم نکلیگی مشرق کیطرف سے سر منڈائے ہوئے **بَابُ** تَحْرِيْمِ الزَّكٰوةِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَهُمْ بَنُوْ هَاشِمٍ وَبَنُو الْمُطَّلِبِ دُوْنَ غَيْرِهِمْ **باب** زکوۃ حرام ہونے کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی اولاد پر اور وہ بنی ہاشم اور بنی عبدالمطلب ہین **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اَخَذَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا تَمْرَةً مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَجَعَلَهَا فِيْ فِيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِخْ كِخْ اِرْمِ بِهَا اَمَا عَلِمْتَ اَنَّا لَا نَاْكُلُ الصَّدَقَةَ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حسن بن علی نے ایک کہجور صدقہ کی اپنے مونہہ مین لیکر ڈال لی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تہو تہو پہینکدے اسکو کیا تو نہین جانتا کہ ہم لوگ صدقہ نہین کہاتے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ بچون کو بہی بچانا واجب ہے اس سے چھوٹون کو بہی بچانا واجب ہے اور یہ اون کے ولیون کو ضرور ہے اور اس سے تحریم صدقہ کی آپ پر اور آپ کی اولاد پر ثابت ہوئی اور وہ بنو ہاشم اور بنو عبدالمطلب ہین یہ مذہب ہے شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا اور جو اونکے موافق ہین اور یہی قول ہے بعض مالکیہ کا اور مالک اور ابوحنیفہ کا قول ہے کہ وہ صرف بنو ہاشم ہین اور قاضی نے کہا کہ بعض علما کے نزدیک سب قریش اس مین داخل ہین اور اصبغ مالکی نے کہا وہ اولاد مین قصے کی اور دلیل شافعی کی یہ ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ بنی ہاشم اور بنی عبدالمطلب ایک ہی ہین اور آپ نے حصہ ذوی القربےٰ کا انہین مین تقسیم کیا اور یہ حکم زکوۃ مفروضہ کا ہے اور صدقہ تطوع مین امام شافعی کے تین قول ہین اصح یہ ہے

کہ وہ بھی آپ پر حرام ہے اور آپ کی اولاد کو حلال ہے اور دوسرا قول یہ ہے کہ دونوں پر حرام ہے ۔
تیسرا یہ ہے کہ دونوں پر حلال ہے اور بنی ہاشم اور بنی المطلب کے موالی میں بھی شافعیہ کے دو قول ہیں اور
صحیح یہی ہے کہ انپر بھی حرام ہے اس حدیث کی رو سے اور جو ابو رافع سے آگے آتی ہے اور **دوسرا**
یہ ہے کہ اُن کو حلال ہے اور کوفیون اور ابوحنیفہ کا قول بھی یہی ہے کہ حرام ہے اور بعض مالکیہ بھی یہی
کہتے ہیں اور مالک نے اباحت کا بیان کیا ہے اور دعوی کیا ہے ابن بطال مالکی نے کہ یہ اختلاف صرف موالی
بنی ہاشم میں ہے اور اون کے سوا اوروں کے موالی میں اختلاف نہیں یعنے انکو حلال ہے بالاجماع اور یہ
بات انکی کچھ نہیں بلکہ اصحاب شافعیہ کے نزدیک بنی ہاشم اور بنی المطلب دونوں کے موالی پر حرام ہے اور
اُن میں کسی طرح کا فرق نہیں ہے راوی **عَنْ** شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ اِنَّا لَا تَحِلُّ لَنَا
الصَّدَقَةُ **ترجمہ** شعبہ سے یہی روایت آئی ہے اور اس میں یہ ہے کہ آپ نے فرمایا ہمکو صدقہ حلال نہیں **عَنْ** شُعْبَةَ
فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ كَمَا قَالَ ابْنُ مُعَاذٍ اِنَّا لَا نَاْكُلُ الصَّدَقَةَ **ترجمہ** شعبہ سے اس روایت میں
یہ ہے کہ آپ نے فرمایا ہم صدقہ نہیں کھاتے **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ اِنِّيْ لَاَنْقَلِبُ اِلٰى اَهْلِيْ فَاَجِدُ التَّمْرَةَ سَاقِطَةً عَلٰى فِرَاشِيْ ثُمَّ
اَرْفَعُهَا لِاٰكُلَهَا ثُمَّ اَخْشٰى اَنْ تَكُوْنَ صَدَقَةً فَاُلْقِيْهَا **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ
سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اپنے گھر جاتا ہوں اور اپنے بچھونے پر کھجور
پڑی پاتا ہوں اور اُٹھاتا ہوں کہ کھاؤں پر پھر ڈرتا ہوں کہ صدقہ کی نہ ہو اور پھینکدیتا ہوں ۔
فائدہ اب عوام بلکہ خواص میں بھی اوسکے خلاف ہو رہا ہے تفصیل اس کی یہ ہے کہ شارع نے
طہارت ظاہری میں تخفیف فرمائی کہ جب تک نجاست معلوم نہ ہو تطہیر واجب نہیں بخلاف طہارت
لقمہ کے کہ اس سے بچنے کو صرف احتمال کافی رکھا اور لوگوں کا قاعدہ اوسکے خلاف ہے کہ لقمہ حرام باوجود
یقین کے بھی نہ چھوڑیں گے اور طہارت ظاہری میں وہ وساوس پیدا کرینگے کہ معاذ اللہ **عَنْ**
اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَنْقَلِبُ اِلٰى اَهْلِيْ فَاَجِدُ التَّمْرَةَ سَاقِطَةً عَلٰى فِرَاشِيْ
وَفِيْ بَيْتِيْ فَاَرْفَعُهَا لِاٰكُلَهَا ثُمَّ اَخْشٰى اَنْ تَكُوْنَ صَدَقَةً فَاُلْقِيْهَا **ترجمہ** وہی ہے جو اوپر
مذکور ہوا **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَجَدَ تَمْرَةً فَقَالَ لَوْلَا اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الصَّدَقَةِ لَاَكَلْتُهَا **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک کھجور پائی اور فرمایا آپ نے کہ اگر صدقہ کی نہ ہوتی تو میں
کھا لیتا **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ
بِتَمْرَةٍ بِالطَّرِيْقِ فَقَالَ لَوْلَا اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الصَّدَقَةِ لَاَكَلْتُهَا **ترجمہ** وہی مضمون ہے **عَنْ**
اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ تَمْرَةً فَقَالَ لَوْلَا اَنْ تَكُوْنَ صَدَقَةً لَاَكَلْتُهَا
وہی مضمون ہے **فائدہ** نووی نے کہا ان روایتوں سے ورع ثابت ہوا اس لیے کہ یہ کھجور مجرد احتمال
سے حرام نہیں ہوئی مگر اُس کا ترک ورع کی راہ سے فرمایا اور معلوم ہوا کہ ایسی حقیر کم قیمت چیزیں
پڑی ملیں تو اُن کو پہچنوانا ضرور نہیں اور اُنکو استعمال میں لانا درست ہے اور آپنے صدقے کے خوف
سے چھوڑ دیا نہ اس خیال سے کہ لقطہ ہے اور یہ حکم متفق علیہ ہے اور وجہ اسکی یہ ہے کہ مالک ایسی چیز کو
نہ ڈھونڈتا ہے نہ اوس کے تلف ہونے کا غم کرتا ہے **عَنْ** عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ
حَدَّثَهُ قَالَ اجْتَمَعَ رَبِيْعَةُ بْنُ الْحَارِثِ وَالْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَقَالَا
وَاللّٰهِ لَوْ بَعَثْنَا هٰذَيْنِ الْغُلَامَيْنِ قَالَ لِيْ وَلِلْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَاهُ فَاَمَّرَهُمَا عَلٰى هٰذِهِ الصَّدَقَاتِ فَاَدَّيَا مَا يُؤَدِّي النَّاسُ وَاَصَابَا
مِمَّا يُصِيْبُ النَّاسُ قَالَ فَبَيْنَمَا هُمَا فِيْ ذٰلِكَ جَاءَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَوَقَفَ
عَلَيْهِمَا فَذَكَرَا لَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ عَلِيٌّ لَا تَفْعَلَا فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ بِفَاعِلٍ فَانْتَحَاهُ رَبِيْعَةُ بْنُ الْحَارِثِ
فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا تَصْنَعُ هٰذَا اِلَّا نَفَاسَةً مِنْكَ عَلَيْنَا فَوَاللّٰهِ لَقَدْ نِلْتَ صِهْرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا نَفِسْنَاهُ عَلَيْكَ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَرْسِلُوْهُمَا فَانْطَلَقَا
وَاضْطَجَعَ قَالَ لَمَّا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ سَبَقْنَاهُ اِلَى الْحُجْرَةِ فَقُمْنَا
عِنْدَهَا حَتّٰى جَاءَ فَاَخَذَ بِاٰذَانِنَا ثُمَّ قَالَ اَخْرِجَا مَا تُصَرِّرَانِ ثُمَّ دَخَلَ وَدَخَلْنَا عَلَيْهِ وَ
هُوَ يَوْمَئِذٍ عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ قَالَ فَتَوَاكَلْنَا الْكَلَامَ ثُمَّ تَكَلَّمَ اَحَدُنَا فَقَالَ يَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْتَ اَبَرُّ النَّاسِ وَاَوْصَلُ النَّاسِ وَقَدْ بَلَغْنَا النِّكَاحَ فَجِئْنَا لِتُؤَمِّرَنَا عَلٰى بَعْضِ
هٰذِهِ الصَّدَقَاتِ فَنُؤَدِّيَ اِلَيْكَ كَمَا يُؤَدِّي النَّاسُ وَنُصِيْبَ كَمَا يُصِيْبُوْنَ قَالَ فَسَكَتَ
طَوِيْلًا حَتّٰى اَرَدْنَا اَنْ نُكَلِّمَهُ قَالَ وَجَعَلَتْ زَيْنَبُ تُلْمِعُ اِلَيْنَا مِنْ وَّرَاءِ الْحِجَابِ اَنْ لَّا تُكَلِّمَاهُ

نَالَ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الصَّدَقَةَ لَاتَنْبَغِیْ لِاٰلِ مُحَمَّدٍ اِنَّمَا هِیَ اَوْسَاخُ النَّاسِ اُدْعُوَالِیْ مَحْمِيَةَ وَ
كَانَ عَلَى الْخُمُسِ وَنَوْفَلَ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ فَجَاءَ اهُ فَقَالَ لِمَحْمِيَةَ اَنْكِحْ هٰذَا الْغُلَامَ
اِبْنَتَكَ لِلْفَضْلِ بْنِ الْعَبَّاسِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَاَنْكَحَهُ وَقَالَ لِنَوْفَلِ بْنِ الْحَارِثِ اَنْكِحْ هٰذَا
الْغُلَامَ اِبْنَتَكَ فَاَنْكَحَنِیْ وَقَالَ لِمَحْمِيَةَ اَصْدِقْ عَنْهُمَا مِنَ الْخُمُسِ كَذَا وَكَذَا قَالَ الزُّهْرِیُّ
وَلَمْ يُسَمِّهِ لِیْ **ترجمہ** عبد المطلب بن ربیعہ سے روایت ہی کہ جمع ہوے ربیعہ بن حارث اور عباس بن عبد المطلب
اور دونون نے کہا کہ اللہ کی قسم ہم بہیجدین ان دونون لڑکون کو یعنے مجھکو اور فضل بن عباس کو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور یہہ دونو جاکر عرض کرین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم انکو تحصیلدار بناویں
ان زکوتون پر اور یہہ دونو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ادا کردین جیسے اور لوگ ادا کرتے ہین اور کچہہ
ان کو بھی ملجاوے جیسے اور لوگون کو ملتا ہے غرض یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ علی بن ابی طالب آئے اور
ان کے آگے کھڑے ہوگئے اور ان دونون نے حضرت علی سے اسکا ذکر کیا حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نے
فرمایا کہ مت بہیجو کہ حضرت قسم اللہ کی ایسا کرنے والے نہین (اس لیے کہ آپ کو معلوم تھا کہ زکوۃ سیدون
کو حرام ہے) پس برا کہنے لگے حضرت علی کو ربیعہ بن حارث اور کہا کہ اللہ کی قسم تم ہمارے ساتھ یہہ جو کرتے
ہو تو حسد سے اور قسم ہے اللہ پاک کی کہ تم نے جو شرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دامادی کا پایا
ہے تو اسکا تو ہم تم سے کچہہ بھی حسد نہین کرتے تب حضرت علی نے فرمایا کہ اچھا ان دونو کو روانہ کرو
اور ہم دونون گئے اور حضرت علی کرم اللہ تعالی وجہہ لیٹ رہے پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی
نماز پڑہ چکے تو ہم دونو جلدی حجرے مین آپ سے پہلے جا پہونچے اور کھڑے ہوئے حجرے کے پاس یہانتک
کہ آپ تشریف لائے اور ہم دونون کے کان پکڑے (یہ شفقت اور ملاعبت تھی آپ کی کہ لڑکے اس سے خوش
ہوتے ہین) اور فرمایا آپ سے کہ ظاہر کرو جو تم دل مین گہڑے باندہ لائے ہو پھر آپ بھی حجرے مین گئے
اور ہم بھی اور اوسدن آپ حضرت ام المؤمنین زینب رضی اللہ تعالی عنہا کے پاس تھے پھر ایک
دوسرے سے کہنے لگا کہ تم بولو غرض ایک نے عرض کی کہ یا رسول اللہ آپ سب سے زیادہ احسان
کرنیوالے ہین اور سب سے زیادہ صلہ رحم کرنے والے ہین قرابت والون سے اور ہم نکاح کو پہونچ
گئے ہین (یعنے جوان ہوگئے ہین) پھر ہم اسلیے حاضر ہوے ہین کہ آپ ہمکو ان زکوتون پر تحصیلدار
بنادین کہ ہم بھی آپ کو تحصیل لادین جیسے اور لوگ لاتے ہین اور ہم کو بھی کچہہ ملجاوے جیسے

اور ون کو ملجاتا ہے (تاکہ ہماری نکاح کا خرچ نکل آوے) پہر حضرت چپ ہو رہی بڑی دیر تک یہان تک کہ ہمنے چاہا کہ پہر کچہ کہین اور ام المومنین زینب ہم سے پردہ کی آڑ سے اشارہ فرماتی تہین کہ اب کچہ نکہو پہر آپ نی فرمایا کہ زکوٰۃ آل محمد کے لائق نہین یہ تو لوگون کا میل ہے (شاید یہ مثل یہین سے ہے کہ روپیہ پیسہ ہاتہہ کی میل ہے) مگر تم میرے پاس محمیہ کو بلا لاؤ (یہ نام تہا ایک خزانچی کا) اور وہ خمس کے اوپر مقرر تہے اور بلالاؤ نوفل بن حارث بن عبدالمطلب کو کہا راوی نے کہ پہر یہ دونو حاضر ہوئے اور آپنے محمیہ سے فرمایا کہ تم اپنے لڑکی اس لڑکے فضل بن عباس کو بیاہ دو اور نوفل بن حارث سی فرمایا کہ تم اپنی لڑکی اس لڑکے سی بیاہ دو یعنی مجہہ سے (یعنے عبدالمطلب بن ربیعہ سی جو راوی حدیث مین) غرض میرا نکاح کر دیا آپنے اور محمیہ سے فرمایا کہ ان دونون کا مہر خمس سے ادا کر دو اتنا اتنا زہری نے کہا کہ مجہہ عبداللہ بن عبداللہ میرے شیخ نے تعداد مہر کی نہین فرمائی

ف قرآن مجید مین بلوغ کو نکاح فرمایا ہے حَتّٰی اِذَا بَلَغُوا النِّکَاحَ ویسا ہی اس روایت مین بھی ہے اور حضرت زینب رضی اللہ تعالی عنہانے اپنے کپڑے یا ہاتھ سی اشارہ فرمایا ہوگا اس لیے کہ لمع لغت مین اسیکو کہتے ہین اور اسحدیث سی معلوم ہوا کہ زکوٰۃ کا مال سادات کو مطلقًا حرام ہے خواہ کسی خدمت کے عوض مین دیا جاوے خواہ یون دیا جاوے غرض آٹہون اسباب جو قبول زکوٰۃ کے ہین اُن سب مین سی کوئی وجہہ ہو اُن کو لینا اوسکا روا نہین اور یہی صحیح ہے اصحاب شافعیہ کے نزدیک اور احادیث بہی اسی کی موید ہین اور بعض لوگون نے جو اجازت دی ہے اجرت تحصیل مین وہ ضعیف مذہب ہی بلکہ باطل ہے اور یہ حدیث صریح اس مذہب کو رد کرتی ہے اور اس مال کو میل جو فرمایا اس مین علت اُسکی حرمت کی بیان کردی اور وہ میل اسلیے ہین کہ زکوٰۃ کے نکالنے سے اون کا بقیہ مال پاک ہو جاتا ہے جیسے اللہ پاک فرماتا ہے خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا

عَنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَخْبَرَهُ اَنَّ اَبَاهُ رَبِيعَةَ بْنَ الْحَارِثِ وَالْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ قَالَا لِعَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيعَةَ وَلِلْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اِئْتِيَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ مَالِكٍ وَقَالَ فَاَلْقَى عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ رِدَاءَهُ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَيْهِ وَقَالَ اَنَا اَبُو حَسَنٍ الْقَرْمُ وَاللّٰهِ لَا اَرِيمُ مَكَانِي حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَيْكُمَا

أَبْنَاؤُكُمَا بِحَوْرِ مَا بَعَثْتُمَا بِهِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ ثُمَّ قَالَ لَنَا إِنَّ هٰذِهِ الصَّدَقَاتِ إِنَّمَا هِيَ أَوْسَاخُ النَّاسِ وَإِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا لِآلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ أَيْضًا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْعُوا لِي مَحْمِيَةَ بْنَ جَزْءٍ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي أَسَدٍ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَهُ عَلَى الْأَخْمَاسِ **ترجمہ** عبدالمطلب بن ربیعہ نے کہا کہ اونکے باپ ربیعہ اور ابن عباس دونون نے عبدالمطلب اور فضل بن عباس سے کہا کہ تم دونون جاؤ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور حدیث بیان کی جیسے اوپر گذری اور اس مین یون ہے کہ حضرت علی نے اپنے چادر بچھائی اور لیٹ رہے اور کہا کہ مین باپ ہون حسن کا اور سید ہون قسم ہے اللہ تعالی کی کہ اس جگہہ سے نہ جاؤن گا جب تک تمہارے بیٹے نہ لوٹین تمہاری بات کا جواب لیکر جو تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہلا بھیجی ہے پھر یہ فرمایا یہ میل ہین لوگون کی اور یہہ محمد اور آل محمد کو جائز نہین اور فرمایا بلاؤ میرے پاس محمیہ بن جزء کو اور وہ ایک آدمی تھے قبیلہ بنی اسد کے کہ آپ نے اون کو تحصیلدار کیا تھا خمسون پر **باب** إِبَاحَةِ الْهَدِيَّةِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِبَنِي هَاشِمٍ وَلِبَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَإِنْ كَانَ الْمُهْدِي مَلَكَهَا بِطَرِيقِ الصَّدَقَةِ وَبَيَانِ أَنَّ الصَّدَقَةَ إِذَا قَبَضَهَا الْمُتَصَدَّقُ عَلَيْهِ زَالَ عَنْهَا وَصْفُ الصَّدَقَةِ وَحَلَّتْ لِكُلِّ أَحَدٍ مِمَّنْ كَانَتِ الصَّدَقَةُ مُحَرَّمَةً عَلَيْهِ **باب** ہدیہ حلال ہونیکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اور بنی ہاشم اور بنی عبدالمطلب کے لیے اگرچہ ہدیہ دینے والا اس کا صدقہ لیکر مالک ہوا ہو **عَنْ** جُوَيْرِيَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَقَالَ هَلْ مِنْ طَعَامٍ قَالَتْ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا عِنْدَنَا طَعَامٌ إِلَّا عَظْمٌ مِنْ شَاةٍ أُعْطِيَتْهُ مَوْلَاتِي مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَالَ قَرِّبِيهِ فَقَدْ بَلَغَتْ مَحِلَّهَا **ترجمہ** جویریہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی مسلمانون کی مان نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر مین آئے اور فرمایا کچھ کھانا ہے تو انھون نے عرض کی کہ نہین قسم ہے اللہ کی اے رسول اللہ تعالے کے ہمارے پاس کچھہ کھانا نہین ہے مگر چند ہڈیان بکری کی جو میری آزاد لونڈی کو صدقہ مین ملی ہین آپ نے فرمایا لاؤ اس لیے کہ صدقہ تو اپنی جگہہ تک پہونچ گیا **فائدہ** یعنے جب صدقہ جسکو دینا تھا اوس تک پہونچ گیا اور اوس نے

دوسرے کو ہدیہ دیا تو اب حرمت اوسکی جو سادات پر تھی باقی نرہی اسلیے کہ اب وہ ہدیہ ہو گیا اور صدقہ نہ رہا اور اس مین دلیل ہے شافعی اور اُنکے موافقین کو کہ گوشت قربانی کا جب کسی نے لے لیا تو اب اسکو بیچنا اوسکو درست ہو گیا اور اگر کسی ایسے شخص کو ہدیہ دیا جسکو صدقہ لینا درست نہ تھا تو بھی اوسکو حلال ہو گیا اور بعض مالکیہ نے کہا ہے کہ بیع اوس گوشت کی روا نہیں مگر دلیل اُن کی معلوم نہیں اور ظاہر اس روایت کر خلاف معلوم ہوتا ہے (نووی) **عَنِ** الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ **ترجمہ** وہی روایت جو اوپر گذری **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اَهْدَتْ بَرِيْرَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحْمًا تُصُدِّقَ بِهٖ عَلَيْهَا فَقَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ **ترجمہ** انس نے کہا ہدیہ دیا بریرہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھہ گوشت کہ اُس کو کسینے صدقہ دیا تھا تو آپ نے لیا اور فرمایا اُن کو صدقہ ہے اور ہم کو ہدیہ ہے **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا وَاُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمِ بَقَرٍ فَقِيْلَ هٰذَا مَا تُصُدِّقَ بِهٖ عَلٰى بَرِيْرَةَ فَقَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ **ترجمہ** حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ کچھہ گوشت گائے کا لائے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کسینے کہا کہ یہ گوشت صدقہ کا ہے جو بریرہ کو ملا تھا تو آپ نے فرمایا اون پر صدقہ ہے اور ہم کو ہدیہ **ف** اسحدیث سے معلوم ہوا کہ آپ نے گائے کا گوشت کھایا ہے اور یہ روایت مسلم ہی مین ہے **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ فِيْ بَرِيْرَةَ ثَلَاثُ قَضِيَّاتٍ كَانَ النَّاسُ يَتَصَدَّقُوْنَ عَلَيْهَا وَتُهْدِيْ لَنَا فَذَكَرْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَلَكُمْ هَدِيَّةٌ فَكُلُوْهُ **ترجمہ** حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ تعالے عنہا سے روایت ہے کہ انہون نے فرمایا کہ بریرہ کے مقدمہ سے تین حکم شرعی ثابت ہوئے لوگ اوس کو صدقہ دیتے اور وہ ہم کو ہدیہ دیتی تو ذکر کیا ہم نے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اُسکا تو آپنے فرمایا وہ اوسپر صدقہ ہے اور تمکو ہدیہ ہے سو تم کھاؤ **ف** یہان ایک حکم بیان کیا دوسرا یہ ہے کہ ولا اُسی کو ہے جو آزاد کرے اور لونڈی جب آزاد ہو تو اوس کو اپنے خاوند کے پاس رہنے کا اختیار ہے **عَنِ** الْقَاسِمِ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ ذٰلِكَ **ترجمہ** قاسم سے وہی روایت مذکور ہے **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ ذٰلِكَ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ وَهُوَ لَنَا مِنْهَا هَدِيَّةٌ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا

سے وہی روایت مروی ہے مگر اوس مین یہ فرمایا کہ وہ ہمارے لیے اُس کیطرف سے ہدیہ ہے **عَن** اُمِّ عَطِیَّۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ بَعَثَ اِلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِشَاۃٍ مِّنَ الصَّدَقَۃِ فَبَعَثْتُ اِلٰی عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا مِنْہَا بِشَیْئٍ فَلَمَّا جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی عَائِشَۃَ قَالَ ھَلْ عِنْدَکُمْ شَیْئٌ قَالَتْ لَا اِلَّا اَنَّ نُسَیْبَۃَ بَعَثَتْ اِلَیْنَا مِنَ الشَّاۃِ الَّتِیْ بَعَثْتُمْ بِھَا اِلَیْھَا قَالَ اِنَّھَا قَدْ بَلَغَتْ مَحِلَّھَا **ترجمہ** ام عطیہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ اُنھون نے کہا بھیجا میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بکری کو صدقہ کی تو مین نے اُس مین سے تہوڑا گوشت حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کو بھیجدیا پہر آپ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کے پاس تشریف لائے اور فرمایا تمہارے پاس کچھ کہانا ہے اُنھون نے عرض کی کہ نہین مگر نسیبہ نے (یعنے ام عطیہ نے) ہمارے پاس کچھ گوشت بھیجا ہے اوس بکری مین سے جو آپ نے اُن کے پاس بھیجی تھی آپ نے فرمایا وہ اپنی جگہہ پہونچ گئی **ف** یعنے صدقہ ام عطیہ کے واسطے تہا اُنکو پہونچ گیا اب تمہارے لیے ہدیہ ہے اب کہاؤ اور ہمین کہلاؤ **عَن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اُتِیَ بِطَعَامٍ سَاَلَ عَنْہُ فَاِنْ قِیْلَ ھَدِیَّۃٌ اَکَلَ مِنْہَا وَاِنْ قِیْلَ صَدَقَۃٌ لَمْ یَاْکُلْ مِنْہَا **ترجمہ** ابو ہریرہ نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی کہ جب کہانا آتا پوچھ لیتے اگر ہدیہ ہوتا تو کہاتے اور صدقہ ہوتا تو نہ کہاتے **ف** یہ پوچھنا آپ کا ورع کی راہ سے تہا اور جب تک کہ لوگون کو خوب معلوم نہ تہا کہ آپ صدقہ نہین کہاتے اور اسی اصل اکل و مشارب کا دریافت کرنا روا ہوا **بَابُ** الدُّعَاءِ لِمَنْ اَتٰی بِصَدَقَتِہٖ **باب** صدقہ لانے والے کو دعا دینے کا **عَن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَاہُ قَوْمٌ بِصَدَقَتِہِمْ قَالَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَیْھِمْ فَاَتَاہُ اَبِیْ اَبُوْ اَوْفٰی بِصَدَقَتِہٖ فَقَالَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی اٰلِ اَبِیْ اَوْفٰی **ترجمہ** عبد اللہ بن ابی اوفی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارک تہی جب کوئی قوم صدقہ لاتی تہی تو آپ اُن کے لیے فرماتے تھے یا اللہ رحمت کر اُن کے اوپر پہر آئے میرے باپ ابو اوفی اپنا صدقہ لیکر تو آپ نے فرمایا یا اللہ رحمت کر ابی اوفی کی آل پر **ف** یہ دعا فرمانا آپ کا موجب اس آیت شریف کے تہا کہ اللہ پاک نے فرمایا وَصَلِّ عَلَیْھِمْ اِنَّ صَلٰوتَکَ سَکَنٌ لَّھُمْ اور مذہب مشہور علمار کا یہی ہے کہ یہ دعا زکوۃ دینے والے کو دینا مستحب ہے اور ظاہریہ کا قول ہے کہ جوب

ہے اور بعض اصحاب شافعیہ بہی اسیطرف گئے اور جمہور نے کہا ہے کہ یہ امر آیت مبارک کا ہمارے اسطرح مستحب ہے اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ کو یمن کیطرف بہیجا زکوۃ لینے کو اور اُنکو دعا کا حکم نہین دیا اور جواب اُس کا یہ ہی ہے کہ دعا کا حکم اون کو قرآن شریف سے خود معلوم تہا اور جمہور نے اس کے جواب مین کہا ہے کہ دعا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی باعث اُنکی تسکین کی تہی بخلاف اوروں کے اور امام شافعی نے دعا مین کہا ہے کہ مستحب ہے کہ یون کہے اٰجَرَکَ اللّٰہُ فِیۡمَا اَعۡطَیۡتَ وَجَعَلَکَ طَہُوۡرًا وَبَارَکَ لَکَ فِیۡمَا اَبۡقَیۡتَ مگر جب تک یہ الفاظ کسی روایت کی ثابت نہون مجرد قول کسی کا ثبت استحباب نہین ہو سکتا اور تحصیلدار کا یہ کہنا کہ اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی فُلَانٍ اسکو جمہور شافعیہ نے مکروہ کہا ہے اور یہی مذہب ہے ابن عباس اور امام مالک اور ابن عیینہ کا اور ایک جماعت سلف کا اور ایک جماعت نے اسکو جائز کہا ہے اسی حدیث کے رو سے اور جنہون نے مکروہ کہا ہے کہ صلوۃ کا لفظ غیر انبیا کے لیے جائز نہین مگر انبیا کی ذیل مین اس لیے کہ صلوۃ لسان سلف مین مخصوص بانبیا تہی جیسے عزوجل کا لفظ ہے اللہ پاک کیواسطے اور جیسے یہ نہین کہہ سکتے کہ محمد عزوجل اگرچہ آپ بہی عزیز وجلیل ہین اسیطرح یہ نہین کہہ سکتے کہ ابوبکر صلی اللہ علیہ وسلم اور اگرچہ معنی اس کے بہی صحیح ہین اور ہمارے اصحاب کا اختلاف ہے اسمین کہ یہ نہی تنزیہہ ہے یا تحریم یا مجرد ادب ہے اور قول اصح اور مشہور یہ ہے کہ یہ مکروہ ہے مکراہت تنزیہی اسلیے کہ یہہ شعار ہے اہل بدع کا اور اُن کے شعار سے ہم منع کیے گئے ہین اور اتفاق ہے اسپر کہ غیر انبیا کے لیے لفظ صلوۃ بشراکت انبیا جائز ہے جیسے آیا ہے اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّاتِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اور شیخ ابو محمد جوینی جو اصحاب شافعیہ سے ہین اونہون نے کہا ہے کہ سلام بہی بمعنے صلوۃ ہے اور اُسکو اکیلا استعمال نہ کرے سوا انبیا کے اس لیے کہ اللہ تعالی نے صلوۃ وسلام کو قرین کیا غرض یون نہ کہنا چاہیے کہ فلان علیہ السلام نے (مثلا کہین کہ عبدالکریم علیہ السلام نے فرمایا) مگر مخاطبہ کے طور سے حی ومیت سے کہنا درست ہے جیسے کہین السلام علیکم یا اسلام علیک واللہ اعلم (نووی) **عَنۡ** شُعۡبَۃَ بِہٰذَا الۡاِسۡنَادِ غَیۡرَ اَنَّہٗ قَالَ صَلِّ عَلَیۡہِمۡ **ترجمہ** شعبہ سے بسند ثانی یون ہی مروی ہے مگر اسمین یہ ہے کہ آپ نے فرمایا کہ یا اللہ رحمت کر اُن پر **باب** اِرۡضَاءِ السَّاعِیۡ مَا لَمۡ یَطۡلُبۡ حَرَامًا **باب** تحصیلدار زکوۃ کو راضی رکہنے کا جب تک وہ کچہ مال حرام طلب نہ کرے **عَنۡ** جَرِیۡرِ بۡنِ عَبۡدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَاکُمُ الۡمُصَدِّقُ فَلۡیَصۡدُرۡ عَنۡکُمۡ وَہُوَ عَنۡکُمۡ رَاضٍ **ترجمہ**

جریر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب زکوۃ لینے والا تمہارے پاس آوے تو چاہیے کہ
راضی جاوے **ف** مقصود حدیث یہ ہے کہ حاکمون کی اطاعت کرو اُن کو راضی رکھو بات چیت
نشست و برخاست مین انکو رنج نہ دو کہ اس مین صلاح ذات البین ہے اور اجماع مسلمین ہے اور یہہ
سب امور جب ہی تک ہین کہ تم سے جبر اور ظلم کی براہ سے طلب نہ کرے کوئی چیز

کتاب الصیام

روزہ کی کتاب

فائدہ صوم اور صیام لغت مین مطلق امساک کے معنے مین ہے اور شرع مین امساک مخصوص ہے
زمان مخصوص مین شخص مخصوص کا اوسکی شرائط کے ساتھہ **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا جَآءَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّۃِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ
النَّارِ وَصُفِّدَتِ الشَّیَاطِیْنُ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جب رمضان آتا ہے تو کھل جاتے ہین دروازے جنت کے اور بند ہو جاتے ہین دروازے
دوزخ کے اور زنجیرون مین کس دیے جاتے ہین شیاطین **ف** یہ حدیث دلیل ہے ایک بڑے مذہب
صحیح کی اور اسیطرف گئی ہین محققین اور بخاری علیہ الرحمۃ اور وہ یہہ ہے کہ فقط رمضان کہنا روا ہے
بغیر لفظ شہر کے اور اس مین کچھ کراہت نہین ہے اور اس مین تین مذہب ہین اول یہہ کہ کسی حال مین
صرف رمضان کہنا روا نہین اور یہ قول ہے اصحاب مالک کا اور ان لوگون نے دعوی کیا ہے کہ رمضان
نام ہے اللہ تعالی کا پس اُسکا اطلاق غیر پر بلا قید روا نہین اور اکثر اصحاب شافعی اور ابن باقلانی کا
قول یہ ہے کہ یہان ایک قرینہ ہے کہ اوس سے معلوم ہو جاتا ہے کہ یہان اللہ پاک مراد نہین اور مہینا
مراد ہے پس اسمین کراہت نہین اور اگر قرینہ نہ ہو تو مکروہ ہے غرض جیسے لوگ کہتے ہین ہم نے رمضان
کا روزہ رکھا رمضان مین قیام شب کیا یہ مکروہ نہین مگر یہ کہنا کہ رمضان آیا یا رمضان گیا یہہ مکروہ
ہے اور یہ دوسرا قول ہے اور تیسرا وہی جسطرف بخاری وغیرہ گئے ہین کہ خواہ قرینہ ہو یا نہ ہو
رمضان کا اطلاق بلا کراہت روا ہے اور یہی صحیح اور صواب ہے اور اول کے دونو مذہب فاسد
ہین اور یہ کھلنا اور بند ہونا دروازون کا اور قید ہو جانا شیاطین کا حقیقت ہے مجاز نہین یہی مذہب حق ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الرَّحْمَةِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّیَاطِیْنُ **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب رمضان ہوتا ہے دروازے رحمت کے کھل جاتے ہین اور دروازے دوزخ کے بند ہوجاتے ہین اور شیطان زنجیرون مین باندھے جاتے ہین **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلْعَم اِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ بِمِثْلِهٖ وہی مضمون ہے جو اوپر گذرا **بَابُ** وُجُوْبِ صَوْمِ رَمَضَانَ لِرُؤْیَةِ الْهِلَالِ وَالْفِطْرِ لِرُؤْیَةِ الْهِلَالِ وَاَنَّهٗ اِذَا غُمَّ فِیْ اَوَّلِهٖ اَوْ اٰخِرِهٖ اُکْمِلَتْ عِدَّۃُ الشَّهْرِ ثَلَاثِیْنَ یَوْمًا **باب** اس بیان مین کہ روزہ اور افطار چاند دیکھ کر کرین اور اگر بدلی ہو تو تیس تاریخ پوری کریں **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ ذَکَرَ رَمَضَانَ فَقَالَ لَا تَصُوْمُوْا حَتّٰی تَرَوُا الْهِلَالَ وَلَا تُفْطِرُوْا حَتّٰی تَرَوْهُ فَاِنْ اُغْمِیَ عَلَیْکُمْ فَاقْدُرُوْا لَهٗ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ذکر کیا رمضان کا اور فرمایا کہ نہ روزہ رکھو اور نہ افطار کرو جب تک کہ چاند نہ دیکھ لو پھر اگر بدلی ہو جاوے تو تیس دن پورے کرو (یعنے خواہ شعبان کے خواہ رمضان کے) **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَکَرَ رَمَضَانَ فَضَرَبَ بِیَدَیْهِ فَقَالَ الشَّهْرُ هٰکَذَا وَهٰکَذَا وَهٰکَذَا ثُمَّ عَقَدَ اِبْهَامَهٗ فِی الثَّالِثَةِ صُوْمُوْا لِرُؤْیَتِهٖ وَاَفْطِرُوْا لِرُؤْیَتِهٖ فَاِنْ اُغْمِیَ عَلَیْکُمْ فَاقْدُرُوْا لَهٗ ثَلَاثِیْنَ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کیا رمضان کا اور اشارہ کیا اپنے دونون ہاتھون سے (یعنے دس انگلیون سے) اور فرمایا کہ مہینا ایسا ہے ایسا ہے ایسا ہے اور بند کر لیا اپنے انگوٹھے کو تیسری بار (یعنے انتیس دن کا ہوتا ہے) مین اور فرمایا روزہ رکھو چاند دیکھ کر اور افطار کرو چاند دیکھ کر پھر اگر تم پر بدلی ہو تو گن لو پورے تیس دن **فائدہ** یعنے انتیس کو شعبان کی مثلا ابر ہو تو تیس شعبان کی پوری کر لو بعد اوس کے روزہ رکھو اور اسیطرح اگر انتیس رمضان کو بدلی ہو اور بسبب بدلی کے رویت نہ ہو تو تیس روزے پورے کر لو اور بعد اس کے عید فطر کرو جمہور نے اس حدیث کے یہی معنے کیے ہین اور احادیث اور روایات بھی اسی کے موید ہین **عَنْ** عُبَیْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ فَاِنْ غُمَّ عَلَیْکُمْ فَاقْدُرُوْا ثَلَاثِیْنَ نَحْوَ حَدِیْثِ

ابی اسامۃ وہی مضمون ہے جو اوپر مذکور ہوا ہے **عن** عبید اللہ بھذا الاسناد وقال ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان فقال الشھر تسع وعشرون الشھر ھکذا وھکذا وھکذا اقال فاقدروا لہ ولم یقل ثلاثین **ترجمہ** عبید اللہ نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کا ذکر کیا اور فرمایا کہ مھینا انتیس کا بھی ہوتا ہے اور ہاتھ سے اشارہ کیا کہ ایسا ایسا ایسا اور فرمایا کہ اندازہ کرو اسکا اور تیس کا لفظ نہیں فرمایا **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالی عنھما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما الشھر تسع وعشرون فلا تصوموا حتی تروہ ولا تفطروا حتی تروہ فان غم علیکم فاقدروا لہ وہی مضمون ہے **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنھما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشھر تسع وعشرون فاذا رایتم الھلال فصوموا واذا رایتموہ فافطروا فان غم علیکم فاقدروا لہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** عبد اللہ بن عمر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا رایتموہ فصوموا واذا رایتموہ فافطروا فان غم علیکم فاقدروا لہ وہی مضمون ہے جو اوپر کئی بار ترجمہ ہو چکا **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشھر تسع وعشرون لیلۃ لا تصوموا حتی تروہ ولا تفطروا حتی تروہ الا ان یغم علیکم فان غم علیکم فاقدروا لہ وہی مضمون ہے **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالی عنھما یقول سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول الشھر ھکذا وھکذا وھکذا وقبض ابھامہ فی الثالثۃ **ترجمہ** ابن عمر نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے مھینا ایسا ایسا ایسا ہے اور انگوٹھے کو کم کر دیا تیسری بار میں یعنے اونتیس کا بھی ہوتا ہے **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالی عنھما یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الشھر تسع وعشرون **ترجمہ** ابن عمر رضی اللہ تعالی عنھما نے آپ سے سنا کہ فرماتے تھے مھینا اونتیس کا بھی ہوتا ہے **ف** اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اونتیس کا رمضان ہونے سے اسکا اجر بھی نہیں گھٹتا اس لیے کہ وہ بھی مہینہ کامل ہے نہ ناقص **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنھما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الشھر ھکذا وھکذا عشرا وعشرا وتسعا **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر رضی

اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینا ایسا ہو ایسا ہو ایسا ہے یعنی دس اور دس
اور نو دن کا **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم الشھر کذا وکذا وکذا وصفق بیدیہ مرتین بکل اصابعھما ونقص فی
الصفقۃ الثالثۃ ابھام الیمنی او الیسری **ترجمہ** عبد اللہ عمر کے بیٹے رضی اللہ عنہما فرماتے
تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینا ایسا ایسا ایسا ہے اور اپنے دونوں ہاتھ مارے دو
بار اور سب انگلیاں کھلی کہیں اور تیسری بار میں انگوٹھا داہنا یا بایاں کم کر لیا یعنی بند کر دیا اور
اشارہ ہوا انتیس کا **عن** ابن عمر یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشھر تسع
وعشرون وطبق شعبۃ یدیہ ثلاث مرات وکسر الابھام فی الثالثۃ قال عقبۃ و
احسبہ قال الشھر ثلاثون وطبق کفیہ ثلث مرات **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مہینا انتیس کا ہوتا ہے اور شعبہ نے دونوں ہاتھ اپنے ملا کر
اشارہ کیا اور تیسری بار میں انگوٹھے کو موڑ لیا عقبہ نے کہا میں گمان کرتا ہوں کہ انہوں نے کہا کہ
مہینہ تیس کا ہوتا ہے اور دونوں تھیلیوں کو تین بار ملایا **عن** ابن عمر یحدث عن النبی صلے
اللہ علیہ وسلم قال انا امۃ امیۃ لا نکتب ولا نحسب الشھر ھکذا وھکذا
وھکذا وعقد الابھام فی الثالثۃ والشھر ھکذا وھکذا وھکذا یعنی تمام ثلثین
عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم لوگ امی ہیں نہ لکھتے ہیں نہ حساب
کرتے ہیں مہینا تو ایسا ہوتا ہے ایسا ہوتا ہے ایسا ہوتا ہے اور تیسری بار میں انگوٹھا بند کر لیا اور
مہینا ایسا ہوتا ہے ایسا ہوتا ہے ایسا ہوتا ہے یعنی تیس دن پورے ہوتے ہیں **ف**
قربان اس نبی امی کے کہ اپنی امت مرحومہ کو ایسا تعلیم کیا کہ تمام جہان کے حساب لئے گرد ہیں اور
ایک ذرا سی بات کو کس کس طرح سے ان کے ذہن نشین کر دیا اور رحمت کرے اللہ تعالےٰ
محدثین کو کہ انہوں نے کیسے آپکی تعلیمات و ارشادات کی حفاظت کی کہ ایک ایک بات کو اسانید متعددہ
سے اور اسالیب مختلفہ سے جس جس طرح وارد ہوئے خوب یاد رکھا اور ایسی حفاظت کی کہ کسی امت
کو نصیب نہوئی الحمد علیٰ ذلک **عن** الاسود بن قیس بھذا الاسناد ولم یذکر الشھر
الثانی ثلاثین **ترجمہ** اسود سے اس اسناد سے بھی مروی ہوئی مگر اس میں دوسرا تیس دن کے

مرارٍ

مہینے کا ذکر نہیں عن سعد بن عبیدۃ قال سمع ابن عمر رجلا یقول اللیلۃ النصف فقال
لہ ما یدریک ان اللیلۃ النصف سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الشہر
ھکذا وھکذا واشار باصابعہ العشر مرتین وھکذا فی الثالثۃ واشار باصابعہ کلھا
وحبس او خنس ابھامہ ترجمہ سعد بن عبیدہ نے کہا کہ سنا ابن عمر نے ایک آدمی کو کہ کہتا تہا کہ آج کی رات آدہا مہینا ہو گیا
تو عبد اللہ نے فرمایا تو نے کیا جانا کہ آجکی رات آدہا مہینا ہوا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے
تہے مہینا ایسا ہوتا ہے اور اشارہ کیا اپنی انگلیوں سے دو بار اور ایسا ہی تیسری بار کیا اور سب انگلیوں سے اشارہ کیا
اور بند کر لیا یا جہکا لیا اپنے انگوٹہے کو ف یعنے تم نے کیونکر جانا کہ آج کی رات آدہا مہینا ہوا
اس لیے کہ مہینہ کبھی اونتیس ہی کا ہوتا ہے پہر جب تک ماہ تمام نہ ہو اور معلوم نہ ہو کہ اونتیس کا ہوا
یا تیس کا تب تک کیونکر معلوم ہو کہ نصف ماہ کون سی رات کو ہوا عن ابی ھریرۃ رضی
اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رایتم الھلال فصوموا
واذا رایتموہ فافطروا فان غم علیکم فصوموا ثلثین یوما ترجمہ ابو ہریرہ رضی
اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور
جب تم اوسکو دیکھو تب ہی افطار بھی کرو پہر اگر بدلی ہو جاوے تو تیس روزے پورے رکھ لو پہر اس کے
بعد عید کرو عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ ان النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
قال صوموا لرؤیتہ وافطروا لرؤیتہ فان غم علیکم فاکملوا العدد ترجمہ
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا کہ فرمایا نبی صلے اللہ تعالی علیہ وسلم نے کہ روزہ رکھو چاند
دیکھکر اور افطار کرو چاند دیکھکر اور اگر بدلی ہو جاوے تو گنتی پوری کر دو یعنے تیس کی عن
ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صوموا
لرؤیتہ وافطروا لرؤیتہ فان غمی علیکم الشھر فعدوا ثلثین ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا
عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
الھلال فقال اذا رایتموہ فافطروا فان اغمی علیکم فعدوا ثلثین ترجمہ
وہی ہے جو اوپر گذر چکا عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی
اللہ تعالی علیہ وسلم قال لا تقدموا رمضان بصوم یوم ولا یومین الا رجل کان

يَصُوْمُ صَوْمًا فَلْيَصُمْهُ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان سے پیشتر ایک دو روزہ مت رکھو مگر وہ شخص جو ہمیشہ ایک دن میں روزہ رکھا کرتا تھا اور وہی دن آگیا تو خیر وہ رکھے اپنے مقرر دن میں مثلاً جمعرات اور جمعہ کو روزہ رکھتا تھا اور انتیس اور تیس تاریخ میں شعبان کے وہی دن آگئے تو کچھ رکھ لے عَنْ يَحْيَى بْنِ كَثِيْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ ترجمہ یحییٰ سے اس اسناد سے مانند اسکی مروی ہے عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْسَمَ اَنْ لَّا يَدْخُلَ عَلٰى اَزْوَاجِهٖ شَهْرًا قَالَ الزُّهْرِيُّ فَاَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا مَضَتْ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ لَيْلَةً اَعُدُّهُنَّ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ بَدَاَ بِيْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ اَقْسَمْتَ اَنْ لَّا تَدْخُلَ عَلَيْنَا شَهْرًا وَّاِنَّكَ دَخَلْتَ مِنْ تِسْعٍ وَّعِشْرِيْنَ اَعُدُّهُنَّ فَقَالَ اِنَّ الشَّهْرَ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ ترجمہ زہری نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے قسم کھائی تھی کہ اپنی بی بیوں پاس نہ آوینگے ایک ماہ تک زہری نے کہا پھر خبر دی مجھکو عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی زبانی کہ اُنہوں نے فرمایا کہ جب انتیس روز گذرے اور میں گنتی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ پہلے میرے پاس تشریف لائے اور یہ فخریہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ارشاد کیا اور اس میں کمال محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اون کے ساتھ ثابت ہوئی پھر میں نے عرض کی یا رسول اللہ آپ نے تو قسم کھائی تھی کہ ہمارے پاس نہ آوینگے مہینا بھر تک اور آپ انتیسویں ہی دن تشریف لے آئے اور میں دن گنتی تھی تو آپ نے فرمایا مہینا انتیس کا بھی ہوتا ہے عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَزَلَ نِسَاءَهٗ شَهْرًا فَخَرَجَ اِلَيْنَا فِيْ تِسْعَةٍ وَّعِشْرِيْنَ فَقُلْنَا اِنَّمَا الْيَوْمُ تِسْعَةٌ وَّعِشْرُوْنَ فَقَالَ اِنَّمَا الشَّهْرُ وَصَفَّقَ بِيَدَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَّحَبَسَ اِصْبَعًا وَّاحِدَةً فِي الْاٰخِرَةِ ترجمہ جابر نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کنارہ کیا اپنی بیبیوں سے ایک مہینہ کو پھر نکلے ہماری طرف انتیسویں دن سو ہمنے عرض کی کہ آج تو انتیسواں دن ہے تو آپنے فرمایا مہینا اتنا بھی ہوتا ہے اور دونوں ہاتھ ملائے تین بار اور بند کر لی ایک انگلی پچھلی بار میں یعنے انتیس کا اشارہ فرمایا عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُوْلُ اعْتَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهٗ شَهْرًا فَخَرَجَ اِلَيْنَا صَبَاحَ

تسع وعشرين فقال بعض القوم يا رسول الله إنما أصبحنا لتسع وعشرين فقال النبي صلى الله
عليه وسلم إن الشهر يكون تسعا وعشرين ثم طبق النبي صلى الله عليه وسلم بيديه ثلاثا
مرتين بأصابع يديه كلها والثالثة بتسع منها ترجمہ حضرت جابر رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کنارہ
کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی عورتوں سے ایک ماہ کا اور نکلے آپ اونتیسویں کی صبح کو سو
بعضے لوگوں نے عرض کی کہ اے رسول اللہ تعالی کے آج تو ہماری انتیسوین دن کی صبح ہے تو آپ نے
فرمایا کہ مہینا انتیس کا بھی ہوتا ہے پھر ملائے آپ نے دونوں ہاتھ تین بار دو بار تو سب انگلیوں کے ساتھ
اور تیسری بار نو انگلیوں سے عن أم سلمة رضي الله تعالى عنها أخبرته أن النبي صلى الله عليه
وسلم حلف أن لا يدخل على بعض أهله شهرا فلما مضى تسع وعشرون يوما غدا عليهم أو
راح فقيل له حلفت يا نبي الله لا تدخل علينا شهرا قال إن الشهر يكون تسعا وعشرين يوما ترجمہ
وہی جو اوپر گذرا عن ابن جريج بهذا الإسناد مثله وہی مضمون ہے جو اوپر گذر چکا۔
عن سعد بن أبي وقاص رضي الله تعالى عنه قال ضرب رسول الله صلى الله عليه وسلم
بيده على الأخرى فقال الشهر هكذا وهكذا ثم نقص في الثالثة إصبعا ترجمہ
سعد سے بھی وہی انتیس کا اشارہ مروی ہوا عن سعد عن أبيه عن النبي صلى الله عليه
وسلم قال الشهر هكذا وهكذا وهكذا عشرا وعشرا وتسعا مرة ترجمہ سعد نے کہا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا مہینا ایسا ہے ایسا ہے ایسا ہے دس دس اور نو ایک بار عن إسمعيل بن أبي
خالد في هذا الإسناد بمعنى حديثهما ترجمہ اسمعیل سے وہی مضمون مروی ہے **باب**
بيان أن لكل بلد رؤيتهم وأنهم إذا رأوا الهلال ببلد لا يثبت حكمه لما بعد
عنهم **باب** اس بیان میں کہ ہر شہر میں وہیں کی رویت معتبر ہے اور دوسرے شہر کی رویت
وہاں کام نہیں آتی عن كريب أن أم الفضل بنت الحارث رضي الله تعالى عنها
بعثته إلى معاوية بالشام قال فقدمت الشام فقضيت حاجتها واستهل علي رمضان
وأنا بالشام فرأيت الهلال ليلة الجمعة ثم قدمت المدينة في آخر الشهر فسألني عبد الله
ابن عباس رضي الله تعالى عنهما ثم ذكر الهلال فقال متى رأيتم الهلال فقلت رأيناه
ليلة الجمعة فقال أنت رأيته فقلت نعم ورآه الناس وصاموا وصام معاوية رضي الله تعالى عنه

فَقَالَ لٰكِنَّا رَأَيْنَاهُ لَيْلَةَ السَّبْتِ فَلَا نَزَالُ نَصُومُ حَتّٰى نُكْمِلَ الثَّلَاثِيْنَ أَوْ نَرَاهُ فَقُلْتُ أَفَلَا تَكْتَفِيْ بِرُؤْيَةِ مُعَاوِيَةَ وَصِيَامِهِ فَقَالَ لَا هٰكَذَا أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَكَّ يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى فِيْ نَكْتَفِيْ أَوْ تَكْتَفِيْ **ترجمہ** کریب کو ام الفضل بنت حارث نے معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کیطرف بھیجا شام کو اونہون نے کہا کہ مین گیا شام کو اور اُن کا کام نکال دیا اور مین نے چاند دیکھا رمضان کا شام مین جمعہ کی شب کو (یعنے پنجشنبہ کی شام کو) پھر مدینہ آیا آخر ماہ مین اور عبداللہ بن عباس نے پوچھا مجھسے اور ذکر کیا چاند کا کہ تم نے کب دیکھا مین نے کہا جمعہ کی شب کو انہون نے کہا تم نے خود دیکھا مین نے کہا ہان اور اور لوگون نے بھی دیکھا اور روزہ رکھا حضرت معاویہ اور اور لوگون نے تو ابن عباس نے فرمایا کہ ہمنے تو ہفتہ کی شب کو دیکھا اور ہم پورے تیس روزے رکھینگے یا چاند دیکھ لینگے تو مین نے کہا آپ کافی نہین جانتے دیکھنا معاویہ کا اور اون کا روزہ رکھنا آپنے فرمایا نہین ایساہی حکم کیا ہے ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور یحیی بن یحیی کو شک ہی کہ نکتفی کہا یا تکتفی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رویت ہلال کی عام نہین ہوتی یعنے جس شہر والے دیکھین وہ روزہ رکھین یا افطار کرین اور دوسرے دن کو اونکی رویت پر اعتماد ضرور نہین اور یہی مذہب صحیح ہے اصحاب شافعیہ کے نزدیک بلکہ نووی نے لکھا ہے کہ جہانتک قصر نہین ہوتا ہے تمام زمین ہی مین تک رویت کا بھی اعتبار ہے اور بعضون نے کہا کہ اگر مطلع متفق ہو تو دوسرون کو بھی اعتبار ضرور ہے اور بعضون نے کہا ایک اقلیم تک اگر اتفاق ہے تو اعتبار ہے ورنہ نہین اور بعض کا قول ہے کہ رویت ایک جگہہ کی تمام روئے زمین کو کافی ہے اور انھون نے اس حدیث کا یہ جواب دیا ہی کہ ابن عباس نے اوس ایک شخص کی گواہی قبول نہین کی مگر ظاہر حدیث اسپر دال ہے کہ اونہون نے رویت بعیدہ کا اعتبار نہین کیا (نووی) **باب** بَيَانِ أَنَّهُ لَا اعْتِبَارَ بِكِبَرِ الْهِلَالِ وَصِغَرِهِ وَأَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى أَمَدَّهُ لِلرُّؤْيَةِ فَإِنْ غُمَّ فَلْيُكْمَلْ ثَلَاثُوْنَ **باب** اس بیان مین کہ چاند کے چھوٹے بڑے ہونے کا اعتبار نہین اور جب بدلی ہو تو تیس کی گنتی پوری کرو **عَنْ** أَبِي الْبَخْتَرِيِّ قَالَ خَرَجْنَا لِلْعُمْرَةِ فَلَمَّا نَزَلْنَا بِبَطْنِ نَخْلَةَ تَرَاءَيْنَا الْهِلَالَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ لَيْلَتَيْنِ قَالَ فَلَقِيْنَا ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَقُلْنَا إِنَّا رَأَيْنَا الْهِلَالَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ لَيْلَتَيْنِ فَقَالَ أَيَّ لَيْلَةٍ رَأَيْتُمُوْهُ قَالَ

فَقُلْنَا لِيْلَةَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَدَّهُ لِلرُّؤْيَةِ فَهُوَ لِلَيْلَةِ رَاَيْتُمُوْهُ ترجمہ ابو البختری نے کہا کہ ہم عمرہ کو نکلے اور جب بطن نخلہ کو پہونچے (کہ ایک مقام کا نام ہے) تو سب نے چاند دیکھنا شروع کیا اور بعضوں نے دیکھکر کہا کہ یہ تین رات کا چاند ہے (یعنے بڑا ہونے کے سبب سے) اور بعضوں نے کہا دو رات کا ہے پھر ملے ہم ابن عباس سے اور اُن سے ذکر کیا کہ ہم نے چاند دیکھا اور کسینے کہا تین رات کا ہے اور کسینے کہا دو رات کا ہے تب اُنہوں نے پوچھا کہ تم نے کون سی رات مین دیکھا تو ہمنے کہا فلان فلان رات مین اونہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالی نے اُسکو بڑھا دیا دیکھنے کے لیے اور وہ اسی رات کا تھا جس رات تم نے دیکھا

ف اس سے معلوم ہوا کہ چھوٹا بڑا ہونیکا اعتبار نہین جب دیکھا ہو اُسی شب کا ہے خواہ اونتیسوین ہو یا تیسوین عَنْ اَبِي الْبَخْتَرِيِّ قَالَ اَهْلَلْنَا رَمَضَانَ وَنَحْنُ بِذَاتِ عِرْقٍ فَاَرْسَلْنَا رَجُلًا اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَسْاَلُهُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَمَدَّهُ لِرُؤْيَتِهِ فَاِنْ اُغْمِيَ عَلَيْكُمْ فَاَكْمِلُوا الْعِدَّةَ ترجمہ وہی ہے مگر اس مین اتنا ہے کہ ذات عرق مین چاند دیکھا اور چھوٹے بڑے کی تصریح نہین

باب بَيَانِ مَعْنٰى قَوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرَا عِيْدٍ لَا يَنْقُصَانِ دو مہینے عید کے ناقص نہین ہوتے اسکا بیان عَنْ اَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شَهْرَا عِيْدٍ لَا يَنْقُصَانِ رَمَضَانُ وَذُو الْحِجَّةِ ترجمہ ابی بکرہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو ماہ عیدون کے ناقص نہین ہوتے ایک رمضان شریف دوسرا ذیحجہ

ف صحیح اور معتبر معنے تو اس کے یہی ہین کہ اندونون ماہ کا ثواب کسی طرح نہین گھٹتا خواہ اونتیس کے ہون خواہ تیس کے غرض یہ ہے کہ ایک تاریخ کے کم ہونے سے ثواب کم نہین ہوتا اور بعضون نے کہا کہ ایک سال مین دونون ماہ اونتیس کے نہین ہوتے اگر ایک اونتیس کا ہوتا تو دوسرا تیس کا ہوتا ہے اور بعضون نے کہا کہ دونون ثواب مین برابر ہین ایک دوسرے سے کم نہین یعنے اگر رمضان مین روزے ہین تو ذیحجہ مین مناسک حج ہین اور یہ سب قول ضعیف ہین صحیح وہی ہے جو اول گذرا

باب بَيَانِ اَنَّ الدُّخُوْلَ فِي الصَّوْمِ يَحْصُلُ بِطُلُوْعِ الْفَجْرِ وَاَنَّ لَهُ الْاَكْلَ وَغَيْرَهُ حَتّٰى يَطْلُعَ الْفَجْرُ وَبَيَانُ صِفَةِ الْفَجْرِ الَّذِيْ يَتَعَلَّقُ بِهِ الْاَحْكَامُ مِنَ الدُّخُوْلِ فِي الصَّوْمِ وَدُخُوْلِ

وَقْتِ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ وَهُوَ الْفَجْرُ الثَّانِي وَيُسَمَّى الصَّادِقَ وَالْمُسْتَطِيرَ وَاَنَّهُ لَا اَثَرَ لِلْفَجْرِ الْاَوَّلِ فِي الْاَحْكَامِ وَهُوَ الْفَجْرُ الْكَاذِبُ الْمُسْتَطِيلُ بِاللَّامِ كَذَنَبِ السِّرْحَانِ وَهُوَ الذِّئْبُ

باب اس بیان مین کہ روزہ طلوع فجر سے شروع ہوجاتا ہے اور اس بیان مین کہ کہانا پینا وغیرہ جائز ہے واسطے سحری کہانے والے کے فجر کے طلوع ہونے تک اور فجر کی صفت کے بیان مین جس سے احکام تعلق رکھتے ہین روزون مین دخول کرنے اور صبح کے وقت کے داخل ہونے وغیرہ سے اور وہ فجر دوسری ہے جس کا نام صادق اور مستطیر ہے اور اس بیان مین کہ پہلی فجر کو احکام مین کچھ اثر نہین اور وہ صبح کاذب ہے

عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ قَالَ لَهُ عَدِيٌّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنِّي اَجْعَلُ تَحْتَ وِسَادَتِي عِقَالَيْنِ عِقَالًا اَبْيَضَ وَعِقَالًا اَسْوَدَ اَعْرِفُ اللَّيْلَ مِنَ النَّهَارِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ وِسَادَكَ لَعَرِيضٌ اِنَّمَا هُوَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَبَيَاضُ النَّهَارِ **ترجمہ** عدی بن حاتم نے کہا کہ جب یہ آیت اوتری حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمْ یعنے کہاتے پیتے رہو جب تک کہ ظاہر ہوجاوے سفید دہاگا کالے دہاگے سے صبح کے تو عدی نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے مین اپنے تکیہ کے نیچے دو رسیان رکہتا ہون ایک سفید ایک کالی اوسی سے مین پہچان لیتا ہون رات کو دن سے تب آپ نے فرمایا تمہارا تکیہ تو بڑا چوڑا ہے (یہہ مزاح کی راہ سے فرمایا کہ اتنا چوڑا ہے کہ صبح اوسکے نیچے سے ہوتی ہے) اس آیت مین تو سیاہی رات کی اور سفیدی دن کی مراد ہے **ف** غرض یہہ ہے کہ دہاگے سے مراد رات اور دن ہے اور شاید عدی کی زبان مین یہ مجاز مستعمل نہ ہوگا اس لیے اُن کو دہوکا ہوا ابو عبید نے کہا ہے کہ خیط ابیض سے صبح صادق مراد ہے اور اس آیت سے اور روایت سے معلوم ہوا کہ صبح صادق سے اول سب رات ہے اور اس سے دن کا آغاز ہے غرض صبح صادق اور رات مین کوئی فاصل نہین اور یہی مذہب صحیح ہے اور یہی قول ہے جماہیر علماء کا ۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ يَاْخُذُ خَيْطًا اَبْيَضَ وَخَيْطًا اَسْوَدَ فَيَاْكُلُ حَتّٰى يَسْتَبِينَهُمَا حَتّٰى اَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنَ الْفَجْرِ فَبَيَّنَ ذٰلِكَ **ترجمہ** سہل بن سعد نے کہا جب یہ آیت اوتری كُلُوا وَاشْرَبُوا الی آخرہ کہاتے تہے آدمی پکڑتے دو تاگے سفید اور سیاہ پہر کہاتے صبح کے روشن ہونے تک یہانتک کہ اُتارا اللہ تعالیٰ نے مِنَ الْفَجْرِ پہر وہ (التباس) ظاہر ہوگیا

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ

قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ قَالَ فَكَانَ الرَّجُلُ اِذَا اَرَادَ الصَّوْمَ رَبَطَ اَحَدُهُمْ فِيْ رِجْلَيْهِ الْخَيْطَ الْاَسْوَدَ وَالْخَيْطَ الْاَبْيَضَ فَلَا يَزَالُ يَاْكُلُ وَيَشْرَبُ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهٗ رِئْيُهُمَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنَ الْفَجْرِ فَعَلِمُوْا اَنَّمَا يَعْنِيْ بِذٰلِكَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ **ترجمہ** سہل بن سعد نے کہا جب یہ آیت اوتری کُلُوْا وَاشْرَبُوْا تو آدمی جبتک روزہ رکھنے کا ارادہ کرتا تو دو تاگے اپنے پیر مین باندہ لیتا ایک سفید دوسرا سیاہ اور کہاتا پیتا رہتا یہانتک کہ اوس کو دیکھنے مین کالے اور سفید کے فرق معلوم ہونے لگتا تب اسد پاک نے اُسکے بعد مِنَ الْفَجْرِ کا لفظ اوتارا تب لوگون کو معلوم ہوا کہ تاگون سے مراد رات اور دن ہی۔

ف ان روایتون سے یہہ بہی معلوم ہوا کہ صبح صادق تاگے کیطرح عرض شرق مین مستطیل ہوتی ہے اور جو عمود کیطرح بلند ہو وہ صبح کاذب ہے اور وہ رات مین داخل ہے **عن** عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى تَسْمَعُوْا تَاْذِيْنَ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ **ترجمہ** عبداسد نے کہا کہ رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلال رات سے اذان دیتے ہین (تاکہ تہجد پڑہنے والے کہانے کو جاوین اور سحری سے فارغ ہوجاوین) سو تم کہاتے پیتے رہا کرو یہانتک کہ ابن ام مکتوم کی اذان سنو اور وہ نابینا تہے جب لوگ کہتے کہ صبح ہوئی صبح ہوئی جب اذان دیتے **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى تَسْمَعُوْا اَذَانَ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ **ترجمہ** وہی ہے جو اوپر گذرا **عن** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُؤَذِّنَانِ بِلَالٌ وَابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ الْاَعْمٰى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُؤَذِّنَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ قَالَ وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا اِلَّا اَنْ يَنْزِلَ هٰذَا وَيَرْقٰى هٰذَا **ترجمہ** عبداسد بن عمر رضی اسد تعالے عنہ سے روایت ہی کہ رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کے دو موذن تہے بلال اور ابن ام مکتوم نابینا تو آپ نے فرمایا بلال رات سے اذان دیتا ہے سو تم کہاتے پیتے رہو یہانتک کہ اذان دیوین ابن ام مکتوم اور کہا راوی نے کہ دونون کی اذان مین کچہ بیچ مین نہ ہوتی تہی اتنا ہے تہا کہ یہ اوترے وہ چڑہے **فائدہ** مراد یہ ہے کہ بلال اذان دیتے تہے قبل فجر کے اور انتظار کرتے تہے طلوع فجر کا اور وہین ٹھیرے ہوئے

کچھ پڑھتے رہتے پھر جب آتے اور عبد اللہ ابن ام مکتوم کو خبر کر دیتے کہ تم اذان دو پھر ابن ام مکتوم طہارت وغیرہ کر کے چڑھتے اور اذان دیتے طلوع فجر کے قبل عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بھی وہی روایت مروی ہوئی ہے عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِالْاِسْنَادَيْنِ كِلَيْهِمَا نَحْوَ حَدِيْثِ ابْنِ نُمَيْرٍ ترجمہ وہی جو اوپر مذکور ہوا عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمْنَعَنَّ اَحَدًا مِّنْكُمْ اَذَانُ بِلَالٍ اَوْ قَالَ نِدَاءُ بِلَالٍ مِّنْ سُحُوْرِهٖ فَاِنَّهٗ يُؤَذِّنُ اَوْ قَالَ يُنَادِيْ لِيَرْجِعَ قَائِمُكُمْ وَيُوْقِظَ نَائِمَكُمْ وَقَالَ لَيْسَ اَنْ يَّقُوْلَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَصَوَّبَ يَدَهٗ وَرَفَعَهَا حَتّٰى يَقُوْلَ هٰكَذَا وَفَرَّجَ بَيْنَ اِصْبَعَيْهِ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی باز نہ رہے تم میں سے اپنی سحر کھانے سے بلال کی اذان سنکر اس لیے کہ وہ اسواسطے اذان دیتے ہیں رات سے کہ پھر جاوے جو نماز پر کھڑا ہے تم میں سے اور جاگ جاوے سونیوالا اور فرمایا کہ صبح وہ نہیں ہے جو ایسی ہو اور بلند کیا آپ نے ہاتھ کو (یعنے جو روشنی نیزہ کیطرح اوپر کو بلند ہوتی ہے وہ صبح صادق نہیں ہے) جبتک کہ ایسی نہ ہو اور کھولدیا آپ نے انگلیوں کو (یعنے جبتک کنارون مین فلک کے منتشر نہ ہو وہ صبح صادق نہیں) عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ الْفَجْرَ لَيْسَ الَّذِيْ يَقُوْلُ هٰكَذَا وَجَمَعَ اَصَابِعَهٗ ثُمَّ نَكَسَهَا اِلَى الْاَرْضِ وَلٰكِنِ الَّذِيْ يَقُوْلُ هٰكَذَا وَوَضَعَ الْمُسَبِّحَةَ عَلَى الْمُسَبِّحَةِ وَمَدَّ يَدَيْهِ سلیمان تیمی سے اس اسناد سے مروی ہے وہی روایت جو اوپر گذری مگر اُس میں ایسا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ فجر وہ نہیں ہے جو ایسی ہو اور آپ نے سب انگلیوں کو جمع کیا اور انکو زمین کیطرف جھکایا (یعنے جو روشنی اوپر سے نیچے کو آوے وہ صبح صادق نہیں ہے) بلکہ صبح صادق وہ ہے جو ایسی ہو اور آپ نے کلمہ کی انگلی کلمہ کی انگلی پر رکھی اور دونوں ہاتھوں کو پھیلایا (یعنے اشارہ کیا کہ آسمان کے کنارون میں پھیلے) عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَانْتَهٰى حَدِيْثُ الْمُعْتَمِرِ عِنْدَ قَوْلِهٖ يُنَبِّهُ نَائِمَكُمْ وَيَرْجِعُ قَائِمَكُمْ وَقَالَ اِسْحٰقُ قَالَ جَرِيْرٌ فِيْ حَدِيْثِهٖ وَلَيْسَ اَنْ يَّقُوْلَ هٰكَذَا يَعْنِي الْفَجْرَ هُوَ الْمُعْتَرِضُ وَلَيْسَ بِالْمُسْتَطِيْلِ ترجمہ سلیمان تیمی سے اس اسناد سے وہی روایت مروی ہوئی اور تمام ہوئی روایت معتمر کی یہیں تک کہ آپ نے فرمایا اذان بلال کی اسلیے ہے کہ جگادے تمہارے سوتوں کو اور لوٹے تمہارا تہجد پڑھنے والا اور اسحاق نے کہا کہ

جریر نے کہا اپنی حدیث میں اور صبح وہ نہیں جو ایسی ہو (یعنے اونچی) ولیکن وہ وہ ہے جو ایسی ہو (یعنی پھیلی ہوئی) عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغُرَّنَّ اَحَدَكُمْ نِدَاءُ بِلَالٍ مِنَ السُّحُوْرِ وَلَا هٰذَا الْبَيَاضُ حَتّٰى يَسْتَطِيْرَ ترجمہ سمرہ بیٹے جندب کے کہتے تھے میں نے سنا ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کوئی بلال کی اذان سے دھوکا کھاکر سحری کھانے سے باز نہ رہے اور نہ یہ سفیدی (جو تیرے کیطرح بلند ہے) صبح ہے بلکہ صبح وہ ہے جو پھیلی ہو عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغُرَّنَّكُمْ اَذَانُ بِلَالٍ وَلَا هٰذَا الْبَيَاضُ لِعَمُوْدِ الصُّبْحِ حَتّٰى يَسْتَطِيْرَ ترجمہ سمرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دھوکا نہ دے تم کو اذان بلال کی اور یہ سفیدی صبح کا ستون جب تک کہ وہ اسطرح چوڑی نہ ہو جاوے عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغُرَّنَّكُمْ مِنْ سُحُوْرِكُمْ اَذَانُ بِلَالٍ وَلَا بَيَاضُ الْاُفُقِ الْمُسْتَطِيْلُ هٰكَذَا حَتّٰى يَسْتَطِيْرَ هٰكَذَا وَحَكَاهُ حَمَّادٌ بِيَدَيْهِ قَالَ يَعْنِيْ مُعْتَرِضًا ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَهُوَ يَخْطُبُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ لَا يَغُرَّنَّكُمْ نِدَاءُ بِلَالٍ وَلَا هٰذَا الْبَيَاضُ حَتّٰى يَبْدُوَ الْفَجْرُ اَوْ قَالَ حَتّٰى يَنْفَجِرَ الْفَجْرُ ترجمہ اسکا اوپر کی روایتوں سے معلوم ہو سکتا ہے مضمون وہی ہے عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

بَابُ فَضْلِ السُّحُوْرِ وَاسْتِحْبَابِهِ وَاسْتِحْبَابِ تَاْخِيْرِهٖ وَتَعْجِيْلِ الْفِطْرِ سحر کی فضیلت اور اوس کی دیر میں کہانے کی فضیلت اور افطار جلدی کرنے کی فضیلت عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِي السُّحُوْرِ بَرَكَةً ترجمہ فرمایا سحر کہاؤ سحر میں برکت ہے عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَصْلُ مَا بَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامِ اَهْلِ الْكِتَابِ اَكْلَةُ السَّحَرِ ترجمہ فرمایا ہمارے اور اہل کتاب کے روزہ میں سحر کے لقمہ کا فرق ہے عَنْ مُوْسَى بْنِ عَلِيٍّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ ترجمہ وہی روایت موسی سے مروی ہوئی عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ تَسَحَّرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قُمْنَا اِلَى الصَّلٰوةِ قُلْتُ كَمْ كَانَ قَدْرُ مَا بَيْنَهُمَا قَالَ

خَمْسِيْنَ اٰيَةً **ترجمہ** زید نے کہا سحری ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پہر کہڑے ہوئے نماز
صبح کو میں نے کہا دونوں میں بیچ میں کتنی دیر ہوئی اونہوں نے کہا پچاس آیت کی موافق **عَنْ** قَتَادَةَ
بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قتادہ سے بھی یہی روایت آئی ہے **عَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَّا عَجَّلُوا الْفِطْرَ **ترجمہ** سہل سے
مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ لوگ خیر پر رہیں گے جبتک افطار جلد کریں گے
عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ **ترجمہ** سہل سے وہی مضمون مروی ہوا
جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِيْ عَطِيَّةَ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَمَسْرُوْقٌ عَلٰى عَائِشَةَ فَقُلْنَا يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَجُلَانِ مِنْ اَصْحَابِ
مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَدُهُمَا يُعَجِّلُ الْاِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلٰوةَ وَالْاٰخَرُ يُؤَخِّرُ الْاِفْطَارَ وَيُؤَخِّرُ الصَّلٰوةَ قَالَتْ
اَيُّهُمَا الَّذِيْ يُعَجِّلُ الْاِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلٰوةَ قَالَ قُلْنَا عَبْدُ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ مَسْعُوْدٍ قَالَتْ كَذٰلِكَ كَانَ
يَصْنَعُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَادَ اَبُوْ كُرَيْبٍ وَالْاٰخَرُ اَبُوْ مُوْسٰى **ترجمہ** ابی عطیہ روایت ہے
کہ انہوں نے کہا میں اور مسروق حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے
اور عرض کی کہ اے مسلمانوں کی ماں دو شخص ہیں اصحاب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ ایک
تو اول وقت افطار کرتے ہیں اور اول ہی وقت نماز پڑھتے ہیں اور دوسرے افطار اور نماز میں دیر
کرتے ہیں تو آپ نے پوچھا وہ کون ہیں جو اول وقت افطار کرتے ہیں اور اول ہی وقت نماز پڑھتے ہیں
تو ہمنے کہا وہ عبداللہ یعنی ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما ہیں اور آپ نے فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ
وسلم بھی ایسا ہی کرتے تھے زیادہ کیا ابو کریب نے اپنی روایت میں کہ کہا دوسرے ابو موسی ہیں **ف**
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اول وقت افطار کرنا اور اول ہی وقت نماز پڑھنا بھی مسنون ہے اور یہی
ہدی ہے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی اور یہی لازم ہے ہر متبع سنت کو **عَنْ** اَبِيْ عَطِيَّةَ
قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَمَسْرُوْقٌ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَقَالَ لَهَا مَسْرُوْقٌ رَجُلَانِ مِنْ
اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِلَاهُمَا لَا يَأْلُوْ عَنِ الْخَيْرِ اَحَدُهُمَا يُعَجِّلُ الْمَغْرِبَ
وَالْاِفْطَارَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَقَالَتْ هٰكَذَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ **ترجمہ**
مضمون وہی ہے جو اوپر مذکور ہوا صرف اتنا ہی فرق ہے کہ اس میں افطار اور مغرب کی تاخیر
مذکور ہوئی ہے **بَابُ** بَيَانِ وَقْتِ انْقِضَاءِ الصَّوْمِ وَخُرُوْجِ النَّهَارِ **باب** وقت روزہ

تمام ہونے کا اور دن کے ختم ہونے کا **عن** عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَقْبَلَ اللَّیْلُ وَاَدْبَرَ النَّھَارُ وَغَابَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ وَلَمْ یَذْکُرِ ابْنُ نُمَیْرٍ فَقَدْ **ترجمہ** عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب رات آئی اور دن گیا اور سورج ڈوبا پس روزہ دار نے افطار کیا اور ابن نمیر کی روایت مین فقد کا لفظ نہین ہے **ف** یعنے غروب آفتاب کے بعد پھر تاخیر نہ کرے افطار مین جیسے بعضے وسواسی کہتے ہین کہ ذرا ٹھیرو کیا بیتابی ہے اور کیا بے صبری ہے اور یہہ نہین جانتے کہ افطار اول ہی وقت مسنون ہے اور غروب آفتاب آمد رات کا آنا دن کا جانا تینون ایک ہی وقت مین ہوتا ہے مگر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے توضیح کے لیے تینون کو جمع فرمایا اور بعض مقام ایسے ہوتے ہین کہ غروب آفتاب نہین معلوم ہوتا ہے تو وہان کا اندھیرا وقت افطار بتاتا ہے **عن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ قَالَ کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فِیْ شَھْرِ رَمَضَانَ فَلَمَّا غَابَتِ الشَّمْسُ قَالَ یَا فُلَانُ اَنْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ عَلَیْکَ نَھَارًا قَالَ اَنْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ فَنَزَلَ فَجَدَحَ فَاَتَاہُ بِہٖ فَشَرِبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ بِیَدِہٖ اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ مِنْ ھٰھُنَا وَجَاءَ اللَّیْلُ مِنْ ھٰھُنَا فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ **ترجمہ** عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے سفر مین رمضان کے مہینے مین پھر جب آفتاب ڈوبا تو آپ نے فرمایا اے فلانے اترو اور ہمارے لیے ستو گھولو اُنھون نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ابھی آپ پر دن ہے (یعنے اون صحابی کو یہ خیال ہوا کہ جب ڈوبنے کے بعد جو سرخی ہے وہ جاتی رہی جب دن جاتا ہے حالانکہ یہہ غلط ہے) آپنے فرمایا کہ اترو یعنی اونٹ پر سے اور ہمارے لیے ستو گھولو پھر وہ اُترے اور ستو گھولے اور آپکے پاس لائے اور آپ نے پیے اور پھر اپنے ہاتھ سے اشارہ فرمایا کہ جب سورج ڈھب جاوے اس طرف کو (یعنے مغرب مین) اور آجاوے رات اسطرف سے (یعنے مشرق سے) اب روزہ کھل چکا صائم کا **عن** ابْنِ اَبِیْ اَوْفٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ قَالَ کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فَلَمَّا غَابَتِ الشَّمْسُ قَالَ لِرَجُلٍ اَنْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَوْ اَمْسَیْتَ قَالَ اَنْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ اِنَّ عَلَیْنَا نَھَارًا فَنَزَلَ فَجَدَحَ لَہٗ فَشَرِبَ ثُمَّ قَالَ اِذَا رَاَیْتُمُ اللَّیْلَ قَدْ اَقْبَلَ مِنْ ھٰھُنَا وَاَشَارَ بِیَدِہٖ نَحْوَ الْمَشْرِقِ فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ **ترجمہ** عبداللہ سے وہی مضمون مروی ہے مگر اتنا فرق ہے کہ اونھون نے عرض

کی کہ اگر آپ شام ہونے دیں تو خوب ہے اور آپ نے آخر میں فرمایا ہاتھ سے مشرق کیطرف اشارہ کرکے کہ جب رات کو دیکھو کہ ادہر آئی تو افطار کر چکا صائم عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِی اَوْفٰی یَقُوْلُ سِرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَائِمٌ فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ قَالَ یَا فُلَانُ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا بِمِثْلِ حَدِیْثِ ابْنِ مُسْهِرٍ وَعَبَّادِ بْنِ عَوَّامٍ **ترجمہ** وہی ہے جو اوپر گذرا عَنِ الشَّیْبَانِیِّ عَنِ ابْنِ اَبِی اَوْفٰی رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنٰی حَدِیْثِ ابْنِ مُسْهِرٍ وَعَبَّادٍ وَعَبْدِ الْوَاحِدِ وَلَیْسَ فِیْ حَدِیْثِ اَحَدٍ مِّنْهُمْ فِیْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَلَا قَوْلُهٗ وَجَاءَ اللَّیْلُ مِنْ هٰهُنَا اِلَّا فِیْ رِوَایَةِ هُشَیْمٍ وَحْدَهٗ **ترجمہ** شیبانی نے ابن ابی اوفی سے وہی روایت بیان کی جیسے ابن مسہر اور عباد اور عبد الواحد کی روایتیں اوپر مذکور ہوئیں اور اُن میں سے کسی میں یہ نہیں ہے کہ وہ مہینا رمضان کا تھا (یعنے اس سند میں یہ مذکور نہیں) اور یہ قول ہے کہ جب آئی رات اس طرف سے مگر یہ مذکور صرف ہشیم کی روایت میں ہے

بَابُ النَّهْیِ عَنِ الْوِصَالِ **باب** صوم وصال کی نہی میں عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنِ الْوِصَالِ قَالُوْا اِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ اِنِّیْ لَسْتُ كَهَیْئَتِكُمْ اِنِّیْ اُطْعَمُ وَاُسْقٰی عبد اللہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا وصال سے (یعنے روزہ پر روزہ رکھنے سے کہ جس کے بیچ میں افطار نہ ہو) تو لوگوں نے عرض کی کہ آپ تو وصال کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ میں تمہاری طرح نہیں ہوں مجھے تو کھلایا جاتا ہے اور پلایا جاتا ہے (یعنے پروردگار کیطرف سے) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاصَلَ فِیْ رَمَضَانَ فَوَاصَلَ النَّاسُ فَنَهٰی هُمْ قِیْلَ لَهٗ اَنْتَ تُوَاصِلُ قَالَ اِنِّیْ لَسْتُ مِثْلَكُمْ اِنِّیْ اُطْعَمُ وَاُسْقٰی **ترجمہ** مضمون وہی فقط اتنا فرق ہے کہ آپ نے رمضان میں وصال کیا اور لوگوں نے بھی پھر آپ نے انکو منع فرمایا عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ وَلَمْ یَقُلْ رَمَضَانَ **ترجمہ** ابن عمر سے وہی مضمون مروی ہوا مگر اس میں رمضان کا ذکر نہیں۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ فَاِنَّكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تُوَاصِلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَیُّكُمْ مِثْلِیْ اِنِّیْ اَبِیْتُ یُطْعِمُنِیْ رَبِّیْ وَیَسْقِیْنِیْ فَلَمَّا اَبَوْا اَنْ یَّنْتَهُوْا عَنِ الْوِصَالِ وَاصَلَ بِهِمْ یَوْمًا ثُمَّ یَوْمًا ثُمَّ رَاَوُا الْهِلَالَ فَقَالَ لَوْ تَاَخَّرَ الْهِلَالُ لَزِدْتُكُمْ كَالْمُنَكِّلِ لَهُمْ حِیْنَ

اَبَوْا اَنْ يَّنْتَهُوْا ترجمہ ابو ہریرہ نے کہا کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال سے تب ایک شخص نے عرض کی کہ یا رسول اللہ آپ تو وصال کر لیتے ہیں تو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم میں سے کون ہی برابر میرے میں تو رات کو رہتا ہوں کہ کھلاتا ہے مجھ پروردگار میرا اور پلاتا ہے پھر جب لوگ باز نہ رہے (یہ کمال محبت اور اطاعت تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابہ کی اور انہوں نے اس نہی کو براہ شفقت سمجھا) وصال سے تو آپ نے اُنکے ساتھ وصال کیا ایک روز پھر دوسرے روز پھر چاند دیکھا گیا اور فرمایا آپ نے کہ اگر چاند نہ ہوتا تو میں زیادہ وصال کرتا اور یہ فرمانا آپ کا زجر و توبیخ کی راہ سے تھا جب وہ باز نہ رہے وصال سے ف متفق ہیں علما وصال کی نہی پر اور وہ روزہ پر روزہ رکھنا ہے بغیر اسکے کہ بیچ میں کچھ کھاوے یا پیوے اور امام شافعی اور اُن کے اصحاب نے تصریح کی ہے اُس کی کراہت پر اور صحیح یہ ہے کہ کراہت تحریمی ہے اور ایک قول تنزیہی کا بھی ہے مگر نہی کے جمہور علما قائل ہیں اور قاضی عیاض نے کہا ہے کہ علما مختلف ہیں احادیث وصال میں سو بعضوں نے کہا ہے کہ نہی اُس سے بسبب رحمت اور شفقت کے ہے امت پر اور ایک جماعت نے سلف میں وصال فرمایا ہے پھر جو قادر ہو اسکو مضائقہ نہیں اور ابن وہب اور احمد اور اسحاق نے وصال کا جواز فرمایا سحر تک پھر نقل کی قاضی نے اکثر لوگوں سے کراہت اسکی اور خطابی وغیرہ نے کہا کہ وصال خصائص میں سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور حرام ہے امت پر اور جن لوگوں نے جواز کا قول لیا ہے اُنہوں نے استدلال کیا ہے کہ بعض طرق مسلم میں وارد ہوا ہے کہ آپنے لوگوں کو منع فرمایا بسبب رحمت کے اور یہ روایت بھی جس کی ذیل میں فائدہ ہے اُسکی جواز پر دلالت کرتی ہے ورنہ صحابہ کبھی اُسکے مرتکب نہوتے بعد نہی کے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِیَّاکُمْ وَالْوِصَالَ قَالُوْا فَاِنَّكَ تُوَاصِلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّکُمْ لَسْتُمْ فِیْ ذٰلِكَ مِثْلِیْ اِنِّیْ اَبِیْتُ یُطْعِمُنِیْ رَبِّیْ وَیَسْقِیْنِیْ فَاکْلَفُوْا مِنَ الْاَعْمَالِ مَا تُطِیْقُوْنَ ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دور رہو وصال سے تو کسی نے عرض کی کہ آپ وصال کرتے ہیں آپنے فرمایا تم میرے برابر نہیں ہو میں تو رات کاٹتا ہوں اس لطف میں کہ کھلاتا ہے مجھکو پروردگار میرا اور پلاتا ہے اور تم اتنے ہی اعمال بجا لاؤ جس کی طاقت رکھتے ہو عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ غَیْرَ

اَنَّہٗ قَالَ فَاکْلَفُوْا مَا لَکُمْ بِہٖ طَاقَۃٌ **ابو ہریرہ** رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہی مضمون مروی ہوا مگر اس
مین یہ ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اتنی تکلیف اوٹھاؤ جتنی تم کو طاقت ہو **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی
عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ نَھٰی عَنِ الْوِصَالِ بِمِثْلِ حَدِیْثِ عُمَارَۃَ عَنْ اَبِیْ زُرْعَۃَ
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا وصال سے اور باقی
وہی مضمون ہے جو عمارہ نے ابی زرعہ سے روایت کیا **عَنْ** اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کَانَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ فِیْ رَمَضَانَ فَجِئْتُ فَقُمْتُ اِلٰی جَنْبِہٖ وَجَاءَ رَجُلٌ فَقَامَ
اَیْضًا حَتّٰی کُنَّا رَھْطًا فَلَمَّا حَسَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّا خَلْفَہٗ جَعَلَ یَتَجَوَّزُ فِی
الصَّلٰوۃِ ثُمَّ دَخَلَ رَحْلَہٗ فَصَلّٰی صَلٰوۃً لَا یُصَلِّیْھَا عِنْدَنَا قَالَ قُلْنَا لَہٗ حِیْنَ اَصْبَحْنَا اَفَطِنْتَ لَنَا
اللَّیْلَۃَ فَقَالَ نَعَمْ ذَاکَ الَّذِیْ حَمَلَنِیْ عَلٰی ذٰلِکَ الَّذِیْ صَنَعْتُ قَالَ فَاَخَذَ یُوَاصِلُ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَذَاکَ فِیْ اٰخِرِ الشَّھْرِ فَاَخَذَ رِجَالٌ مِّنْ اَصْحَابِہٖ یُوَاصِلُوْنَ فَقَالَ النَّبِیُّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ رِجَالٍ یُّوَاصِلُوْنَ اِنَّکُمْ لَسْتُمْ مِثْلِیْ اَمَا وَاللّٰہِ لَوْ تَمَادَّ لِیَ الشَّھْرُ
لَوَاصَلْتُ وِصَالًا یَّدَعُ الْمُتَعَمِّقُوْنَ تَعَمُّقَھُمْ **ترجمہ** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان مین نماز پڑہتے تہے (یعنے رات کو) سو مین آیا اور آپ کے بازو پر کہڑا ہوگیا اور
دوسرا شخص آیا وہ بہی کہڑا ہوگیا یہانتک کہ ایک جماعت جمع ہوگئی (یعنے دس سے کم) پہر جب آپ نے
ہماری سن گن پائی تو نماز ہلکی پڑہنے لگے (سبحان اللہ کیا شفقت تہی امت پر) پہر اپنے گہر مین
تشریف لیگئے اور وہان ایسی نماز پڑہی (یعنے بہت لنبی) کہ ہمارے ساتہ نہ پڑہتے تہے پہر ہم نے
صبح کو ذکر کیا کہ آپ کو کیا خبر ہوگئی تہی رات کو ہماری اقتدا کی آپ نے فرمایا کہ ہان اسی سبب سے تو مین نے
کیا جو کچہ کیا (یعنے نماز ہلکی کی) پہر آپ وصال کرنے لگے اور وہ دن آخر ماہ کے تہے تو اور لوگ بہی
وصال کرنے لگے تو آپ نے فرمایا کیا حال ہے لوگون کا کہ وصال کرتے ہین تم میری مثل نہین ہو اللہ کی
قسم اگر مہینا زیادہ ہوتا تو مین ایسا وصال کرتا کہ زیادتی کرنے والے اپنی زیادتی چہوڑ دیتے **عَنْ**
اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ وَاصَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ اَوَّلِ شَھْرِ رَمَضَانَ
فَوَاصَلَ نَاسٌ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ فَبَلَغَہٗ ذٰلِکَ فَقَالَ لَوْ مُدَّ لَنَا الشَّھْرُ لَوَاصَلْنَا وِصَالًا یَّدَعُ
الْمُتَعَمِّقُوْنَ تَعَمُّقَھُمْ اِنَّکُمْ لَسْتُمْ مِثْلِیْ اَوْ قَالَ اِنِّیْ لَسْتُ مِثْلَکُمْ اِنِّیْ اَظَلُّ یُطْعِمُنِیْ رَبِّیْ

اٰخِرِ

وَيَسْقِيْنِي **ترجمہ** انس نے کہا وصال کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اول رمضان میں اور اور لوگوں نے بھی اور آپ کو خبر پہونچی تو آپ نے فرمایا کہ اگر مہینا لنبا ہوتا تو میں ایسا وصال کرتا کہ حاسے بڑھنے والے اپنی زیادتی چھوڑ دیتے یعنے ہار جاتے اور حقیقت یہ ہے کہ ہم سب آپ سے ہارے ہوئے ہیں اتم تو میرے برابر نہیں ہو یا فرمایا میں تمہاری مثل نہیں ہوں (سچ ہے چہ نسبت خاک را با عالم پاک) میں اس طرح رہتا ہوں کہ مجھے میرا رب کھلاتا ہے اور پلاتا ہے **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ نَهَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ رَحْمَةً لَهُمْ فَقَالُوْا اِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ اِنِّيْ لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ اِنِّيْ يُطْعِمُنِيْ رَبِّيْ وَيَسْقِيْنِيْ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا منع کیا لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال سے رحمت کے نظر سے اور عرض کی لوگوں نے کہ آپ تو وصال فرماتے ہیں تو آپ نے فرمایا میں تمہاری طرح کا نہیں ہوں مجھے تو کھلاتا ہے رب میرا اور پلاتا ہے   یہاں پر مؤلف علیہ الرحمۃ نے بیاض چھوڑ دی ہے **ف** سبحان اللہ محدثین کی احتیاط کا کیا کہنا کہ آٹھ نو سو برس سے جو مؤلف کی کتاب میں بیاض چلی آتی ہے تو اوسکو نقل کرتے جاتے ہیں اور اپنی طرف سے تصرف نہیں کرتے یہ کسی اور کو کہاں نصیب ہے، **فائدہ** زاد المعاد میں ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے وصال کی تحقیق میں پورا کلام کیا ہے کہ زیادہ اوس سے ممکن نہیں جسکو مزید تحقیق درکار ہو اوسے ملاحظہ فرماوے

بَاب بَيَانِ اَنَّ الْقُبْلَةَ فِي الصَّوْمِ لَيْسَتْ مُحَرَّمَةً عَلٰى مَنْ لَمْ تُحَرِّكْ شَهْوَتَهٗ **باب** روزے کی حالت میں بوسے کے بیان میں **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ اِحْدٰى نِسَائِهٖ ثُمَّ تَضْحَكُ **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ایک بی بی صاحبہ کو بوسہ لیتے تھے اور آپ روزے سے ہوتے تھے بی بی صاحبہ یہ فرماتی تھیں اور ہنستی تھیں **عَنْ** سُفْيَانَ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ اَسَمِعْتَ اَبَاكَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ فَسَكَتَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ نَعَمْ **ترجمہ** سفیان نے کہا کہ میں نے عبد الرحمن قاسم کے بیٹے سے پوچھا کہ کیا تم نے اپنے باپ سے سنا ہے کہ وہ بیان کرتے تھے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی زبانی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون کو بوسہ لیتے تھے روزے

مین تو وہ تھوڑی دیر چپ ہو رہے پھر کہا کہ ہان **عن** عائشة رضی اللہ تعالی عنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقبلني وهو صائم وايكم يملك اربه كما كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يملك اربه **ترجمہ** حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بوسہ لیتے تھے مجھے اور وہ روزے سے ہوتے تھے اور کون اپنی شہوت ایسی روک سکتا ہے جیسی آپ روکتے تھے **عن** عائشة رضي الله تعالى عنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقبل وهو صائم ويباشر وهو صائم ولكنه املككم لاربه **ترجمہ** حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بوسہ لیتے تھے اور وہ روزے سے تھے اور اپنی حاجت کو خوب قابو مین رکھنے والے تھے **عن** عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يقبل وهو صائم وكان املككم لاربه **ترجمہ** وہی ہے جو اوپر گذرا **عن** عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يباشر وهو صائم **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مباشرت (یعنی بوس وکنار) کرتے تھے اور وہ روزہ دار ہوتے تھے **عن** الاسود قال انطلقت انا ومسروق الى عائشة رضي الله تعالى عنها فقلنا لها اكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يباشر وهو صائم قالت نعم ولكنه كان املككم لاربه او من املككم لاربه شك ابو عاصم **ترجمہ** اسود نے کہا مین اور مسروق حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی خدمت مین حاضر ہوئے اور ہم نے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے مین مباشرت کرتے تھے اونہون نے فرمایا کہ ہان مگر وہ بہت اپنی حاجت کو روکنے والے تھے **عن** الاسود و مسروق انهما دخلا على ام المومنين ليسألانها فذكر نحوه **ترجمہ** اسود سے وہی مضمون مروی ہے جو اوپر گذرا **عن** عروة بن الزبير اخبره ان عائشة ام المومنين اخبرته ان رسول الله صلعم كان يقبلها وهو صائم **ترجمہ** عروہ سے روایت ہے کہ خبر دی اون کو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو بوسہ لیا اور آپ روزے سے تھے **عن** يحيى بن ابي كثير بهذا الاسناد مثله يحیی بن ابی کثیر سے اس اسناد سے یہی مضمون مروی ہوا **عن** عائشة رضي الله تعالى عنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقبل في

فِی شَہْرِ الصَّوْمِ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بوسہ لیتے تہے روزون کے مہینے مین عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُقَبِّلُ فِی رَمَضَانَ وَھُوَ صَائِمٌ وہی مضمون ہے عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُقَبِّلُ وَھُوَ صَائِمٌ حفصہ سے وہی مضمون مروی ہوا عَنْ حَفْصَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِہٖ حفصہ سے وہی مضمون مروی ہوا عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِیْ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُقَبِّلُ الصَّائِمُ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَلْ ھٰذِہٖ لِاُمِّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فَاَخْبَرَتْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَصْنَعُ ذٰلِکَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَدْ غَفَرَ اللّٰہُ لَکَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَمَا تَاَخَّرَ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَا وَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاَتْقَاکُمْ لِلّٰہِ وَاَخْشَاکُمْ لَہٗ ترجمہ عمر بن ابی سلمہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ صائم بوسہ لیوے تو آپ نے فرمایا ام سلمہ سے پوچھو ام سلمہ نے خبر دی کہ ہان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہی بوسہ لیتے ہین تب عمر بن ابی سلمہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ اللہ تعالے نے آپکے تو اگلے پچہلے گناہ سب معاف کر دیے ہین تو آپ نے فرمایا کہ آگاہ ہو مین تم سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا اور خوف کرنیوالا ہون

فائدہ غرض ان روایتون سے بوسہ لینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور جواز اوس کا امت کے لیے ثابت ہوا اور ابو داؤد نے جو حضرت عائشہ سے روایت کیا ہے کہ آپ اُن کی زبان چوستے تہے اس مین مصدع راوی ضعیف ہے کہ سعدی نے کہا ہے کہ وہ کج و طریق سے پہرا ہوا ہے اور اسی طرح محمد بن دینار بہی اوس مین ضعیف ہے کہ یحیی نے اوسے ضعیف کہا ہے اور ابن ماجہ اور احمد نے جو میمونہ رضی اللہ تعالے عنہا سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہا اوس عورت و مرد کو کہ روزہ دار تہے اور انہون نے بوسہ لیا تو آپ نے فرمایا کہ روزہ اُن کا کہل گیا تو یہ روایت صحیح نہین اسواسطے کہ اُس مین ابی یزید ضبی راوی ہے اور ابو یزید مجہول ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مطلقاً جواز بوسہ کا مذکور ہے کچہ جوان اور بوڑہے کی قید صحیح نہین ہوئی آپ سے اور اُن کا فرق کسی حدیث صحیح سے ثابت نہین اور اسباب مین جو روایت ابو داؤد نے ذکر کی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ ایک شخص نے پوچہا آپ سے کہ مباشرت صائم کر سکتا ہے یا نہین تو آپ نے اجازت دی اور دوسرے نے

وہی مضمون ہے عن حفصة قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقبل وھو صائم

پوچھا تو اوسکو منع فرمایا پہر جس کو رخصت دی تہی وہ بوڑہا تہا اور جسکو اجازت نہین دی تہی وہ جوان تہا
اس مین اسرائیل راوی ہے اور اگرچہ اوس سے بخاری اور مسلم احتجاج کرتے ہین مگر اسرائیل اور اعرج کے
بیچ مین ابو العنبس عدوی کوفی ہے اور وہ ایسا شخص ہے کہ اوس کی حدیث لینے سے محدثین ساکت ہوگئے
اور نام اوسکا حارث بن عبید ہے غرض یہ فرق بہی قابل تسلیم نہین کذا فی زاد المعاد اور نووی نے فرمایا
ہے کہ امام شافعی اور اون کے اصحاب کا مذہب ہے کہ بوسہ روزہ مین لینا حرام نہین اوس شخص کو جس کی
شہوت حرکت مین نہ آوے مگر اوسکا ترک اولی ہے اور مکروہ نہین ہے بوسہ اونکے نزدیک اور جس کے شہوت
حرکت مین آوے اوس کو حرام ہے اور خوف ہو اسکو کہ جماع کر بیٹہے گا اور بعضون نے اوس کے حق مین مکروہ
کہا ہے اور قاضی نے کہا ہے کہ اوسکی اباحت کی قائل ہے ایک جماعت صحابہ و تابعین سے اور یہی مذہب
ہے احمد اور اسحاق اور داؤد کا اور مطلق مکروہ کہا ہے امام مالک نے اور ابن عباس اور ابو حنیفہ اور ثوری
اور اوزاعی اور شافعی نے کہا ہے کہ جوان کو مکروہ ہے بوڑہے کو مباح اور امام مالک سے بہی ایک روایت
ایسی ہی ہے اور روایت کی ابن وہب نے مالک سے اباحت اس کے صوم نفل مین نہ فرض مین اور اس مین اتفاق
ہے کہ بوسے لینے سے روزہ باطل نہین ہوتا مگر جب انزال ہو جاوے اور احتجاج کیا ہے اوس پر اس
حدیث سے جو سنن مین مشہور ہے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بہلا دیکہو تو اگر کوئی کلی کرے اور مراد
یہ ہے کہ جیسے کلی مقدمہ ہے پینے کا اور مبطل روزہ کا نہین ویسے ہی بوسہ مقدمہ ہے جماع کا اور مبطل
روزہ کا نہین انتہی

بَابُ صِحَّةِ صَوْمِ مَنْ طَلَعَ عَلَيْهِ الْفَجْرُ وَهُوَ جُنُبٌ

روزہ مین جنب کو اگر صبح ہوجاوے تو روزہ صحیح ہے اسکا بیان

متن اَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ فِي قَصَصِهٖ مَنْ اَدْرَكَهُ
الْفَجْرُ جُنُبًا فَلَا يَصُوْمُ قَالَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ فَذَكَرَ ذٰلِكَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ
لِاَبِيْهِ فَاَنْكَرَ ذٰلِكَ فَانْطَلَقَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَانْطَلَقْتُ مَعَهُ حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى عَائِشَةَ وَاُمِّ سَلَمَةَ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَسَاَلَهُمَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ ذٰلِكَ قَالَ فَكِلْتَاهُمَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ غَيْرِ حُلُمٍ ثُمَّ يَصُوْمُ قَالَ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى مَرْوَانَ
فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ مَرْوَانُ عَزَمْتُ عَلَيْكَ اِلَّا مَا ذَهَبْتَ اِلٰى اَبِيْ هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَرَدَدْتَ عَلَيْهِ مَا يَقُوْلُ قَالَ فَجِئْنَا اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَ
اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ حَاضِرُ ذٰلِكَ كُلِّهٖ قَالَ فَذَكَرَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ

أَهُمَا قَالَتَاهُ لَكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ هُمَا أَعْلَمُ ثُمَّ رَدَّ أَبُو هُرَيْرَةَ مَا كَانَ يَقُولُ فِي ذَلِكَ إِلَى الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ ذَلِكَ مِنَ الْفَضْلِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَلَمْ أَسْمَعْهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَرَجَعَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عَمَّا كَانَ يَقُولُ فِي ذَلِكَ قُلْتُ لِعَبْدِ الْمَلِكِ أَقَالَتَا فِي رَمَضَانَ قَالَ كَذَلِكَ يُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ غَيْرِ حُلُمٍ ثُمَّ يَصُومُ ترجمہ ابوہریرہ اپنی روایتون مین کہتے تہے کہ جسکو فجر ہوجاوے حالت جنابت مین وہ روزہ نرکہے سومین نے (یہہ مقولہ ہے ابی بکر بن عبد الرحمن کا) عبد الرحمن سے کہا جو میرے باپ تہے انہون نے اسکا انکار کیا اور ہم دونو (یعنے ابو بکر اور عبد الرحمن) حضرت عائشہ اور ام سلمہ کے پاس گئے اور عبد الرحمن نے اُن سے پوچہا تو دونون نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حالت جنابت مین صبح ہوجاتی تھی اور پھر روزہ رکھتے تہے اور جنابت بغیر احتلام کے ہوتی تہی (اس لیے کہ انبیا کو احتلام نہین ہوتا یعنے صحبت سے بیبیون کے جنب ہوتی تھی) کہا ابی بکر نے پہر ہم گئے مروان کے پاس اور عبد الرحمن نے اون سے ذکر کیا سو مروان نے کہا مین تم کو قسم دیتا ہون کہ تم ابوہریرہ کے پاس جاؤ اور اُنکی بات کا جواب دیدو پھر ہم ابوہریرہ کے پاس آئے اور ابو بکر ان سب باتون مین حاضر تھا اور ذکر کیا عبد الرحمن نے ابوہریرہ سے کہا کہ اون دونون بیبیون نے یہ فرمایا تم سے اونہون نے کہا ہان تو ابوہریرہ نے کہا کہ بیشک وہ اور لوگون سے زیادہ جانتی ہین پہر ابوہریرہ نے اس قول کی نسبت فضل بن عباس کیطرف کی اور کہا ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہ مین نے یہ بات فضل سے سنی تہی تو اوس کو مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہین سنا غرض ابوہریرہ نے اُس بات سے رجوع کیا جو وہ اس مسئلہ مین کہا کرتے تھے پھر مین نے (یہہ مقولہ ہے ابن جریج کا) عبد الملک سے کہا کہ کیا اون دونو بیبیون نے رمضان کے روزے کو کہا اُنہون نے کہا کہ ایسا فرمایا بیبیون نے کہ صبح ہوتی تہی آپ کو حالت جنابت مین بغیر احتلام کے پھر آپ روزہ رکھتے تہے **ف** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے اس قول کی نسبت فضل کیطرف کی الخ یعنے ابوہریرہ نے فضل سے روایت کی ہے مرفوعًا کہ جو جنب ہو اور صبح ہوجاوے وہ روزہ نرکہے اور مذہب صحیح یہی ہے کہ روزہ درست ہے اس لیے کہ اللہ پاک نے فرمایا کہ مباشرت کرو اُن سے اور ڈہونڈہو جو لکہا اللہ تعالی نے تمہارے لیے اور کہاؤ پیو جب تک کہ ظاہر ہو سفید دہاگہ فجر کا آخر تک پس جب فجر تک مباشرت یعنی جماع جائز ہوا تو خواہ مخواہ طلوع فجر کے بعد غسل ہوگا اب رہا جواب

فضل کی روایت کا اوسکے کئی جواب ہین اول یہ کہ وہ بات افضل ہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو فجر کے
طلوع کے بعد نہاتے یہ بیان جواز کے لیے تہا مگر افضل فجر کے قبل ہی نہانا ہے دوسرے یہ کہ شاید فضل کی روایت
مین جنب سے وہ شخص مراد ہو جو جماع کر رہا ہے کہ بیشک اُسکا روزہ نہ ہوگا اب ان مین توفیق ہوگئی اور تعارض
بہی نرہا اور تیسرے یہ کہ ابو الفضل کی روایت منسوخ ہے اور وہ جب کی بات ہی جب جماع شب کو بہی حرام تہا
پھر جب یہ آیۃ اتری جو ہم اوپر بیان کی تب یہ امر منسوخ ہوگیا ابن منذر نے لکھا ہے یہ جواب بہت اچھا ہی
الخلاصہ یہ کہ اب صحیح بات یہی ہے کہ جنب اگر بعد طلوع فجر کے بہی نہا دے جب بہی روزہ صحیح ہے اسی پر
دال ہی قرآن مجید و حدیث شریف دونو اور یہی مذہب ہی جماہیر صحابہ اور تابعین کا اور رجوع کیا اسی کیطرف
ابو ہریرہ نے اگرچہ پہلے افساد صوم کے قائل تہے اور یہی حکم ہے حائض اور نفسا کا جب خون انکا رات سے
بند ہو جاوے اور بعد طلوع فجر کے غسل کرین کہ روزہ اون کا صحیح ہے **عَنْ** عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ فِيْ رَمَضَانَ وَهُوَ
جُنُبٌ مِّنْ غَيْرِ حُلْمٍ فَيَغْتَسِلُ وَيَصُوْمُ **ترجمہ** حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ
رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کو صبح ہو جاتی تہی رمضان مین اور آپ جنب ہوتے تہے بغیر احتلام کے (یعنی
صحبت سے جنب ہوتے تہے نہ احتلام سے کہ اوس سے انبیا پاک ہین) پہر غسل فرماتے تہے اور روزہ رکھتے تھے۔
عن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ الْحِمْيَرِيِّ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ حَدَّثَهُ اَنَّ مَرْوَانَ اَرْسَلَهُ اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا يَسْاَلُ عَنِ الرَّجُلِ يُصْبِحُ جُنُبًا اَيَصُوْمُ فَقَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْبِحُ جُنُبًا مِّنْ جِمَاعٍ لَا حُلُمٍ ثُمَّ لَا يُفْطِرُ وَلَا يَقْضِيْ **ترجمہ** عبد اللہ بن کعب
رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی کہ ابوبکر بن عبد الرحمن نے اون سے بیان کیا کہ مروان نے اونکو بہیجا ام سلمہ
کیطرف کہ پوچہین کہ جو شخص صبح کرے جنابت مین آیا وہ روزہ رکھے یا نہین انہون نے فرمایا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم جنابت مین صبح کرتے تہے جماع کے سبب سے نہ احتلام سے اور پہر نہ افطار کرتے تہے نہ قضا
کرتے تہے (یعنے روزہ کو صحیح جانتے تہے) **ف** اس سے رد ہوگیا وہ قول جو حسن بصری اور نخعی کی
طرف منسوب ہی کہ روزہ نفل مین تو یہ امر جائز ہے اور فرض مین روا نہین اور وہ قول بہی جو سالم بن عبد اللہ
اور حسن بصری اور حسن بن صالح کیطرف منسوب ہی کہ روزہ تو رکھ لے مگر قضا بہی کرے غرض اب اختلاف
اس مسئلہ مین جاتا رہا اور اتفاق ہوگیا اسپر کہ جو جنب ہو جاوے اور صبح کے طلوع کے بعد نہا وے

روزہ اوسکا صحیح ہے خواہ فرض ہو یا نفل ادا ہو یا قضا ہے نہ اور کوئی بلا عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا وَاُمِّ سَلَمَةَ زَوْجَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُمَا قَالَتَا اِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ جِمَاعٍ غَيْرِ اِحْتِلَامٍ فِيْ رَمَضَانَ ثُمَّ يَصُوْمُ ترجمہ حضرت عائشہ اور حضرت ام سلمہ دونون بیبیون سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مذکور ہے کہ دونون نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو صبح ہو جاتی تھی بغیر احتلام کے رمضان مین اور پہر روزہ رکھتے تھے عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَفْتِيْهِ وَهِيَ تَسْمَعُ مِنْ وَرَاءِ الْبَابِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تُدْرِكُنِي الصَّلٰوةُ وَاَنَا جُنُبٌ فَاَصُوْمُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا تُدْرِكُنِي الصَّلٰوةُ وَاَنَا جُنُبٌ فَاَصُوْمُ فَقَالَ لَسْتَ مِثْلَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ فَقَالَ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَرْجُوْا اَنْ اَكُوْنَ اَخْشَاكُمْ لِلّٰهِ وَاَعْلَمَكُمْ بِمَا اَتَّقِيْ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ ایک شخص نے آپ سے پوچہا اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا دروازے کی اوٹ سے سنتی تہین غرض اوس نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے مجہے نماز صبح کا وقت آجاتا ہے اور مین جنب ہوتا ہون کیا مین روزہ رکھون آپنے فرمایا مجہے بہی نماز کا وقت آجاتا ہے اور مین جنب ہوتا ہون پہر مین روزہ رکھتا ہون اوس نے عرض کی کہ آپ اور ہم برابر نہین ہین اے رسول اللہ کے اس لیے کہ اللہ پاک نے آپکے اگلے پچہلے گناہ بخشدیے ہین آپ نے فرمایا کہ قسم ہے اللہ تعالے کی مین امید رکہتا ہون کہ مین تم سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ہون اور تم سب سے زیادہ ہون جاننے والا اُن چیزون کا جس سے بچنا ضرور ہے غرض اُس سائل کو یہ گمان ہوا کہ شاید یہ حکم آپکے ساتہہ خاص ہو مگر آپ نے فرما دیا کہ یہہ حکم مجہکو تمکو سب کو برابر ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بندہ کسی حالت مین تکلیف شرعی سے اور لوازم عبدیت سے باہر نہین ہو سکتا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین امید رکھتا ہون یہ کمال عبدیت ہے ورنہ واقع مین حضرت کا مرتبہ ایسا ہی ہے کہ سارے جہان سے اعلم و اتقے ہین عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّهُ سَاَلَ اُمَّ سَلَمَةَ عَنِ الرَّجُلِ يُصْبِحُ جُنُبًا اَيَصُوْمُ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ غَيْرِ اِحْتِلَامٍ ثُمَّ يَصُوْمُ سلیمان سے روایت ہے کہ ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا سے انہوں نے پوچہا کہ جو شخص صبح کرے جنابت مین وہ روزہ رکھے تو اُنہون نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم صبح کرتے تھے جنابت مین بغیر احتلام کے اور پھر روزہ رکھتے تھے **باب** تغلیظ تحریم الجماع فی نھار رمضان علی الصائم ووجوب الکفارۃ الکبری فیہ وبیانھا وانھا تجب علی الموسر والمعسر وتثبت فی ذمۃ المعسر حتی یستطیع جماع کا رمضان مین دنکو حرام ہونا روزہ دار پر اور بیان کفارہ کا اور اوسکے وجوب کا **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ھلکت یا رسول اللہ قال وما اھلکک قال وقعت علی امرأتی فی رمضان قال ھل تجد ما تعتق رقبۃ قال لا قال فھل تستطیع ان تصوم شھرین متتابعین قال لا قال فھل تجد ما تطعم ستین مسکینا قال لا قال ثم جلس فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعرق فیہ تمر فقال تصدق بھذا قال افقر منا فما بین لابتیھا اھل بیت احوج الیہ منا فضحک النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی بدت انیابہ ثم قال اذھب فاطعمہ اھلک **ترجمہ** ابوہریرہ نے کہا کہ ایک شخص آیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا کہ مین ہلاک ہوگیا یا رسول اللہ آپنے فرمایا کس نے ہلاک کیا تجھکو اوس نے عرض کی کہ مین اپنی بیوی پر جا پڑا رمضان مین (یعنے جماع کر بیٹھا) آپنے فرمایا تو ایک غلام یا لونڈی آزاد کر سکتا ہے اوس نے کہا نہین آپنے فرمایا دو مہینے کے روزہ برابر رکھ سکتا ہو اوس نے کہا نہین آپنے فرمایا ساٹھہ مسکینون کو کھلا سکتا ہے اوس نے کہا نہین پھر وہ بیٹھا رہا یہانتک کہ حضرت کے پاس ایک ٹوکرا کھجور کا آیا آپ نے فرمایا جا اوسکو صدقہ دیدے مسکینون کو اوس نے کہا کہ مجھہ سے بڑھکر کوئی مسکین ہے مدینہ کے دونو کنکریلی کالے پتھرون والے زمینون کے بیچ مین کہ اُن مین کوئی گھروالا مجھہ سے بڑھکر محتاج نہین تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے (قربانت شوم وفدایت گردم وگرد سرت گردم) یہانتک کہ آپکی کچلیان کھل گئین پھر آپنے فرمایا کہ لی اُسکو اور کھلا اپنے گھروالون کو **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو رمضان کے دن مین جماع کرے اور روزہ رمضان توڑ ڈالے جماع سے اوسپر کفارہ واجب ہو اور نووی نے فرمایا ہے کہ یہی مذہب ہے ہمارا اور مذہب کافہ علماء کا حسب جماع قصداً واقع ہو جان بوجھکر اور کفارہ یہی ہے کہ ایک گردن آزاد کرنا جو مومن و مسلمان ہو اور سلیم ہو عیوب سے جو محنت اور خدمت مین خلل انداز ہوتی مثلاً لنگڑا لولا نہو پھر اگر اُس کی طاقت نہ ہو تو دو ماہ کے برابر پے در پے روزے پھر اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو اطعام ساٹھہ مساکین کا ہر مسکین کو ایک سیر کھانا جیسے عربی میں

ہوتا ہے پھر اگر یہ تینون کی طاقت اُسوقت نہ ہو تو شافعی کے دو قول ہین اصل یہ کہ اوسپر کچھہ واجب نہین
ہے اور اگر اُس کے بعد طاقت بھی ہو جب بھی اوسپر کچھہ واجب نہین اور اوس کی دلیل بھی حدیث ہے
کہ اوس مین جب اوس سائل نے اپنی عدم استطاعت بیان فرمائی تو آپ نے یہ نہین فرمایا کہ
جب تجھے طاقت ہو جب کفارہ ادا کرنا اور دوسرا قول یہ ہے کہ وقت استطاعت اوسپر ادائی کفارہ
واجب ہے اور اسکو نووی نے صحیح و مختار کہا ہے اور دلیل اوسکی یہ ہے کہ جب آپکے پاس ٹوکرا آیا
تو آپ نے اُس سے فرمایا کہ صدقہ دے حالانکہ پہلے اوسکی عدم استطاعت تینون باتون مین ظاہر ہو
چکی تھی اس سے معلوم ہوا کہ مثل سائر دیون کے وقت استطاعت اوسکی ادا ضرور ہے اور کفارہ
اوس کے ذمہ باقی رہا اور عرق جو حدیث مین وارد ہوا ہے وہ فقہا کے نزدیک پندرہ صاع کا ہوتا ہے اور وہ ساٹھ
مد کا حساب سے ہوا ہے کہ ہر مسکین کو ایک مد پہونچنا ضرور ہے عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا
الْاِسْنَادِ مِثْلَ رِوَايَةِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَقَالَ بِعَرَقٍ فِيْهِ تَمْرٌ وَهُوَ الزِّنْبِيْلُ وَلَمْ يَذْكُرْ فَضَحِكَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ اَنْيَابُهٗ ترجمہ محمد بن مسلم زہری نے اسی اسناد سے بھی
حدیث روایت کی جیسی ابن عیینہ نے روایت کی اور کہا اوس مین کہ ایک عرق (یعنے ٹوکرا) اور وہ ہی
زنبیل ہے اور اُس مین حضرت کی ہنسی کا ذکر نہین عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ
رَجُلًا وَقَعَ بِامْرَاَتِهٖ فِيْ رَمَضَانَ فَاسْتَفْتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ
هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيْعُ صِيَامَ شَهْرَيْنِ قَالَ لَا قَالَ فَاَطْعِمْ سِتِّيْنَ
مِسْكِيْنًا ابو ہریرہ نے کہا ایک شخص جماع کر بیٹھا رمضان مین اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سے پوچھا تو آپ نے فرمایا تو ایک غلام یا لونڈی آزاد کر سکتا ہے اُس نے کہا نہین آپ نے فرمایا دو مہینے روزے
رکھہ سکتا ہے اوس نے کہا نہین آپنے فرمایا ساٹھہ مسکینون کو کھانا کھلا دے **فائدہ** اس حدیث سے
استدلال کیا ہے حنفیہ نے کہ کفارہ رمضان مین کافر غلام آزاد کرنا بھی روا ہے اور ایسا ہی کفارہ
ظہار مین اور مومن رقبہ صرف کفارہ قتل مین ضرور ہے اسلیے کہ اس مین ایمان کی شرط منصوص قرآنی
ہے مگر جمہور کا مذہب یہ ہے کہ جمیع کفارون مین رقبہ مومنہ ضرور ہے اسلیے کہ جہان مطلق رقبہ مذکور ہے
اوسکو حمل کرتے ہین رقبہ مومنہ پر اوسی قید کے لحاظ سے جو قرآن مین کفارہ قتل مین مذکور ہے اور
قاعدہ اصول کا یہی ہے کہ مطلق کو مقید پر محمول کرتے ہین کذا قال النووی فی شرح مسلم۔

عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اَنَّ رَجُلًا اَفْطَرَ فِي رَمَضَانَ فَاَمَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّكَفِّرَ بِعِتْقِ رَقَبَةٍ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ **ترجمہ** زہری سے یہی روایت مروی ہے اس اسناد سے جیسے ابن عیینہ سے اوپر روایت کی **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ حَدَّثَهٗ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ رَجُلًا اَفْطَرَ فِيْ رَمَضَانَ اَنْ يُّعْتِقَ رَقَبَةً اَوْ يَصُوْمَ شَهْرَيْنِ اَوْ يُطْعِمَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا **ابوہریرہ** رضی اللہ تعالی عنہ نے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ایک شخص کو کہ اوسنے روزہ توڑ ڈالا تھا رمضان مین کہ آزاد کرے ایک بردہ یا روزہ رکھے دو ماہ یا کھلاوے ساٹھہ مسکینون کو **عَنِ** الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ **زہری** سے اس اسناد سے مروی ہوی **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ احْتَرَقْتُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَ قَالَ وَطِئْتُ امْرَاَتِيْ فِيْ رَمَضَانَ نَهَارًا قَالَ تَصَدَّقْ تَصَدَّقْ قَالَ مَا عِنْدِيْ شَيْءٌ فَاَمَرَهٗ اَنْ يَّجْلِسَ فَجَاءَهٗ عَرَقَانِ فِيْهِمَا طَعَامٌ فَاَمَرَهٗ اَنْ يَّتَصَدَّقَ بِهٖ +

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہی کہ اُنھون نے فرمایا ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا کہ مین جل گیا آپ نے فرمایا کیون اوسنے عرض کی کہ مین نے جماع کیا رمضان شریف مین اپنی عورت سے دن کو آپ نے فرمایا صدقہ دے صدقہ دے اوس نے عرض کی کہ میرے پاس تو کچہ موجود نہین ہے اتنے مین آپ کے پاس دو گونیان آئین کہانیکی (یعنے غلہ یا کہجور کی) آپنے فرمایا اسے یہ صدقہ کردے **فائدہ** صدقہ دے یعنے وہی ساٹھہ مسکینون کو کہانا کہلانا جیسا اوپر مذکور ہوا دوسری روایتون مین اس صدقہ کی تفصیل آچکی اور یہہ جو اوسنے کہا کہ مین جل گیا اس سے استعمال مجاز کا روا ہوا **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا تَقُوْلُ اَتٰى رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ وَلَيْسَ فِيْ اَوَّلِ الْحَدِيْثِ تَصَدَّقْ تَصَدَّقْ وَلَا قَوْلُهٗ نَهَارًا **حضرت** عائشہ ام المومنین رضی اللہ تعالے عنہا فرماتی ہین کہ ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور اس حدیث کو ذکر کیا اخیر تک جیسے اوپر گذری مگر اس کے اول مین صدقہ دے صدقہ دے نہین ہے اور نہ دن کا لفظ ہے **عَنْ** عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُوْلُ اَتٰى رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فِيْ رَمَضَانَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ

اللّٰہِ احْتَرَقْتُ اِحْتَرَقْتُ فَسَاَلَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا شَاْنُہٗ فَقَالَ اَصَبْتُ اَھْلِیْ قَالَ تَصَدَّقْ فَقَالَ وَاللّٰہِ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ مَا لِیْ شَیْءٌ وَمَا اَقْدِرُ عَلَیْہِ قَالَ اجْلِسْ فَبَیْنَا ھُوَ کَذٰلِکَ اَقْبَلَ رَجُلٌ یَسُوْقُ حِمَارًا عَلَیْہِ طَعَامٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیْنَ الْمُحْتَرِقُ اٰنِفًا فَقَامَ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقْ بِھٰذَا فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَغَیْرَنَا فَوَاللّٰہِ اِنَّا لَجِیَاعٌ مَا لَنَا شَیْءٌ قَالَ فَکُلُوْہُ ٭ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہین کہ ایک شخص آیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس مسجد مین رمضان مین اور عرض کی کہ یا رسول اللہ مین جل گیا مین جلگیا آپ نے فرمایا کیا حال ہے اوسکا اوس نے عرض کی کہ مین نے اپنی بی بی سے صحبت کی آپنے فرمایا صدقہ دی اوسنے عرض کی کہ قسم اللہ تعالی کی اے نبی اللہ کے میرے پاس کچھہ نہین ہے اور نہ مین کچھہ دے سکتا ہون آپنے فرمایا بیٹھہ وہ بیٹھہ گیا اور وہ اوسی حال مین تہا کہ آدمی آیا اور ایک گدہے کو ہانکتا ہوا لایا کہ اوسپر کچھہ غلہ تہا آپ فرمایا وہ جلنے والا کہان ہے جو ابہی یہان تہا اور وہ کھڑا ہوا اور آپنے فرمایا لے اوس کو صدقہ دے اوسنے عرض کی کہ کیا میرے سوا اوسکا مستحق کوئی اور ہے اللہ کی قسم ہم لوگ بہوکے ہین اور ہمارے پاس کچھہ نہین آپ نے فرمایا لو اسے کہاؤ

باب جَوَازِ الصَّوْمِ وَالْفِطْرِ فِیْ شَھْرِ رَمَضَانَ لِلْمُسَافِرِ فِیْ غَیْرِ مَعْصِیَۃٍ اِذَا کَانَ سَفَرُہٗ مَرْحَلَتَیْنِ فَاکْثَرَ مسافر کے صوم اور افطار کا بیان **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَامَ الْفَتْحِ فِیْ رَمَضَانَ فَصَامَ حَتّٰی بَلَغَ الْکَدِیْدَ ثُمَّ اَفْطَرَ قَالَ وَکَانَ صَحَابَۃُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَّبِعُوْنَ الْاَحْدَثَ فَالْاَحْدَثَ مِنْ اَمْرِہٖ ٭ ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے جس سال مکہ فتح ہوا رمضان مین اور آپنے روزہ رکہا یہانتک کہ جب کدید مین پہونچی (نام مقام کا ہے کہ وہان ایک نہر ہے اور مدینہ سے سات منزل ہے اور وہان سے مکہ دو منزل رہتا ہے قاضی عیاض نے کہا ہے کہ کدید ایک نہر ہے بیالیس میل مکہ سے) تو افطار کیا اور صحابہ کرام کی عادت تہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نئی سے نئی بات جو ہوتی اوسکا اتباع کرتے **ف** علماء کا اختلاف ہے سفر مین روزہ رکہنے مین چنانچہ اہل ظاہر کا مذہب ہے کہ رمضان مین سفر مین روزہ رکہنا صحیح نہین اور اگر کسی نے رکہا بہی تو درست نہین ہوتا اور اوسکی قضا واجب ہے دلیل اونکی ظاہر آیت و حدیث ہے اور حدیث یہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا لیس من البر الصیام فی السفر اور دوسری حدیث میں آیا ہے کہ روزہ رکھنے والوں کو آپ نے عصاۃ یعنے نافرمان فرمایا اور جماہیر علما اور جمیع اہل فتوی کا قول ہے کہ مسافر کو روزہ روا ہے اور اگر رکھے تو درست ہوتا ہے اور اس میں بھی اختلاف ہے کہ روزہ افضل ہے یا افطار یا دونوں برابر ہیں پس امام مالک اور ابو حنیفہ اور شافعی رضی اللہ عنہم اور اکثر لوگوں کا قول ہے کہ روزہ افضل ہے اوسکو جسے طاقت ہو اور بے مشقت رکھ سکے اور کچھ ضرر نہ ہو پھر اگر ضرر ہو تو افطار افضل ہے اور دلیل انکی یہ ہے کہ روزہ رکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور عبد اللہ بن رواحہ وغیرہ صحابہ نے اور بہت سی روایتوں میں روزہ صحابہ کا مذکور ہے اور اسلیے بھی روزہ افضل ہے کہ اس سے برات ذمہ فی الحال حاصل ہو جاتی ہے اور سعید بن مسیب اور اوزاعی اور احمد اور اسحاق وغیرہم کا قول ہے کہ افطار بہر حال افضل ہے اور بعضوں نے ایک قول امام شافعی کا بھی ایسا ہی نقل کیا ہے مگر وہ قول غریب ہے اور انکی دلیلیں بھی وہی روایات ہیں جو اہل ظاہر کے دلائل ہیں اور دلیل حمزہ بن عمرو اسلمی کے لیے جو مسلم کے آخر باب میں آتی ہے اور بعض کا قول ہے کہ افطار اور صوم دونوں برابر ہیں اور صحیح قول اکثر لوگوں کا قول ہے **عَن** الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ قَالَ يَحْيٰى قَالَ سُفْيَانُ لَا اَدْرِيْ مِنْ قَوْلِ مَنْ هُوَ يَعْنِيْ يُؤْخَذُ بِالْاٰخِرِ مِنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** زہری سے اس اسناد سے مثل اسی کی مروی ہے یحیے نے کہا کہ سفیان نے کہا کہ میں نہیں جانتا کہ یہ قول کسکا ہے (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آخر قول لیا جاتا ہے) یعنے اول قول منسوخ ہوتا ہے **عَن** الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ كَانَ الْفِطْرُ اٰخِرَ الْاَمْرَيْنِ وَاِنَّمَا يُؤْخَذُ مِنْ اَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْاٰخِرِ فَالْاٰخِرِ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَصَبَّحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ لِثَلَاثَ عَشْرَةَ خَلَتْ مِنْ رَمَضَانَ **ترجمہ** زہری نے اس اسناد سے کہا ہے کہ روزہ رکھنا اور افطار کرنا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اخیر کی بات ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اخیر ہی بات پر عمل ضرور ہے اور زہری نے کہا کہ صبح کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تیرھویں رمضان کی مکہ میں **عَن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَافَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَمَضَانَ فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ عُسْفَانَ ثُمَّ دَعَا بِاِنَاءٍ فِيْهِ شَرَابٌ فَشَرِبَهٗ نَهَارًا لِيَرَاهُ النَّاسُ ثُمَّ اَفْطَرَ حَتّٰى دَخَلَ مَكَّةَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَصَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَفْطَرَ فَمَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ اَفْطَرَ **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے کہا سفر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

۲ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيْثِ اللَّيْثِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَكَانُوْا يَتَّبِعُوْنَ الْاَحْدَثَ فَالْاَحْدَثَ مِنْ اَمْرِهٖ وَيَرَوْنَهُ النَّاسِخَ الْمُحْكَمَ ترجمہ ...

مروی ہے ابن شہاب سے مثل حدیث لیث کے اور ابن شہاب نے کہا صحابہ پیروی کرتے تھے آپ کے نئے سے نئے امر کی اور اوسی کو ناسخ اور محکم جانتے تھے

رمضان مین روزہ رکھا یہانتک کہ عسفان مین پہونچے پھر آپ نے ایک پیالہ منگایا کہ اُس مین کوئی پینے
کی چیز تھی اور اُس کو پیا دن کو تاکہ سب لوگ آپ کو دیکھین پھر افطار کرتے رہے یہانتک کہ مکہ مین پہونچے
ابن عباس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ بھی رکھا اور افطار بھی کیا سو جسکا جی چاہے
روزہ رکھے جسکا جی چاہے افطار کرے **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ لَا تَعِبْ عَلٰى
مَنْ صَامَ وَلَا عَلٰى مَنْ اَفْطَرَ قَدْ صَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ وَاَفْطَرَ عبد اللہ
بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے کہا کہ ہم برا نہین کہتے اوسکو جو روزہ رکھے (یعنی سفر مین) اور نہ اوسکو
جو افطار کرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر مین روزہ بھی رکھا اور افطار بھی کیا **فائدہ**
ان روایتون مین دلیل ہے مذہب جمہور کی کہ روزہ اور افطار دونون روا ہین **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَامَ الْفَتْحِ اِلٰى مَكَّةَ فِي رَمَضَانَ فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ
كُرَاعَ الْغَمِيْمِ فَصَامَ النَّاسُ ثُمَّ دَعَا بِقَدَحٍ مِّنْ مَّاءٍ فَرَفَعَهُ حَتّٰى نَظَرَ النَّاسُ اِلَيْهِ ثُمَّ شَرِبَ
فَقِيْلَ لَهُ بَعْدَ ذٰلِكَ اِنَّ بَعْضَ النَّاسِ قَدْ صَامَ فَقَالَ اُولٰٓئِكَ الْعُصَاةُ اُولٰٓئِكَ الْعُصَاةُ **ترجمہ**
جابر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے جس سال کہ فتح ہوا رمضان مین مکہ کیطرف
اور روزہ رکھا یہانتک کہ جب کراع غمیم تک پہونچے (کراع غمیم مقام کا نام ہے کہ مدینہ سے سات منزل زیادہ
ہے) اور لوگون نے روزہ رکھا پھر آپنے ایک پیالہ پانیکا منگایا اُسکو بلند کیا یہانتک کہ لوگون نے اُسکیطرف دیکھا پھر آپنے پی لیا اور لوگون
نے اُس کے بعد آپ سے عرض کی کہ بعضے لوگ روزہ رکھتے ہین آپ نے فرمایا وہی نافرمان ہین وہی نافرمان
ہین **ف** شاید اس سے وہ لوگ مراد ہون جن کو روزہ ضرر کرتا ہے **عَنْ** جَعْفَرٍ بِهٰذَا
الْاِسْنَادِ وَزَادَ فَقِيْلَ لَهُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ شَقَّ عَلَيْهِمُ الصِّيَامُ وَاِنَّمَا يَنْظُرُوْنَ فِيْمَا فَعَلْتَ
فَدَعَا بِقَدَحٍ مِّنْ مَّاءٍ بَعْدَ الْعَصْرِ **ترجمہ** جعفر نے اس اسناد سے یہی روایت کی اور اوس مین اتنی
بات زیادہ کی کہ لوگون نے آپ سے عرض کی کہ لوگون پر روزہ شاق ہے اور وہ منتظر ہین کہ آپ نے کیا کیا
پھر آپنے ایک پیالہ پانیکا منگایا بعد عصر کے آگے وہی مضمون ہے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَرَاٰى رَجُلًا قَدِ اجْتَمَعَ النَّاسُ عَلَيْهِ وَقَدْ ظُلِّلَ عَلَيْهِ
فَقَالَ مَا لَهُ قَالُوْا رَجُلٌ صَائِمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تَصُوْمُوْا فِي
السَّفَرِ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر مین تھے

کہ ایک شخص پر لوگون کے بھیڑ دیکھی اور سپر سایہ کیے ہوئے تھے آپنے پوچھا کہ اسے کیا ہوا لوگون نے عرض کی کہ ایک روزہ دار ہے آپ نے فرمایا سفر مین روزہ رکھنا خوب نہین **ف** یعنے جب ضرر ہو اور ایسی نوبت پہونچے تو کیا لطف ہے **عَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَقُولُ رَأَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا بِمِثْلِهِ **ترجمہ** جابر سے وہی روایت ہے **عَنْ** شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَزَادَ قَالَ شُعْبَةُ وَكَانَ يَبْلُغُنِي عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ أَنَّهُ كَانَ يَزِيدُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ وَفِي هَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّهُ قَالَ عَلَيْكُمْ بِرُخْصَةِ اللهِ الَّذِي رَخَّصَ لَكُمْ قَالَ فَلَمَّا سَأَلْتُهُ لَمْ يَحْفَظْهُ **ترجمہ** شعبہ سے اسی اسناد سے مانند اسی کی مروی ہے اور زیادہ کہا شعبہ نے کہ مجھے خبر لگی ہے یحییٰ بن ابی کثیر سے کہ وہ زیادہ کرتے تھے اس حدیث مین اور اس اسناد مین کہ آپنے فرمایا اللہ کی رخصت قبول کرو جو تمھارے لیے دی ہے اور کہا راوی نے پھر جب مین نے اون سے پوچھا تو اونھین یاد نہین ہا **عَنْ** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسِتَّ عَشْرَةَ مَضَتْ مِنْ رَمَضَانَ فَمِنَّا مَنْ صَامَ وَمِنَّا مَنْ أَفْطَرَ فَلَمْ يَعِبِ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ **ترجمہ** ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ جہاد کیا ہم نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ سولھوین[۱۶] رمضان کو تو ہم مین کوئی روزے سے تہا اور کوئی افطار کیے تہا اور روزہ دار افطار کرنے والے پر عیب نہ کرتا تہا اور افطار کرنیوالا روزہ دار پر **عَنْ** قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ هَمَّامٍ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ التَّيْمِيِّ وَعُمَرَ بْنِ عَامِرٍ وَهِشَامٍ لِثَمَانَ عَشْرَةَ خَلَتْ وَفِي حَدِيثِ سَعِيدٍ فِي ثِنْتَيْ عَشْرَةَ وَشُعْبَةَ لِسَبْعَ عَشْرَةَ أَوْ تِسْعَ عَشْرَةَ **ترجمہ** قتادہ سے اس اسناد سے مانند روایت ہمام کے مروی ہے مگر تیمی اور عمر بن عامر اور ہشام کی روایت مین اٹھارہوین تاریخ اور سعید کی روایت مین بارہوین اور شعبہ کی روایت مین سترہوین یا انیسوین مذکور ہے **ف** بارہوین سے شاید انیسوین تک وہ ممتد ہوا ہو پھر کسینے اول تاریخ بیان کی کسینے آخر **عَنْ** أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُسَافِرُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ فَمَا يُعَابُ عَلَى الصَّائِمِ صَوْمُهُ وَلَا عَلَى الْمُفْطِرِ إِفْطَارُهُ **ترجمہ** ابو سعید نے کہا کہ ہم سفر کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ رمضان مبارک مین تو نہ روزہ دار کے روزے پر کوئی عیب لگاتا ہے نہ مفطر کے افطار پر **ف** اس سے مسلک انصاف صحابہ

لَمْ يَحْفَظْهُ

کا ظاہر ہے اور یہی سبیل مومنین ہے اور یہی مذہب قرب بدلائل ہر کہ جو چاہے رخصت پر عمل کرے جو طاقت رکھے عزیمت پر اور دین میں حرج نہیں عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کُنَّا نَغْزُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ رَمَضَانَ فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ فَلَا یَجِدُ الصَّائِمُ عَلَی الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَی الصَّائِمِ یَرَوْنَ اَنَّ مَنْ وَجَدَ قُوَّۃً فَصَامَ فَاِنَّ ذٰلِکَ حَسَنٌ وَیَرَوْنَ اَنَّ مَنْ وَجَدَ ضُعْفًا فَاَفْطَرَ فَاِنَّ ذٰلِکَ حَسَنٌ ترجمہ ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا ہم جہاد کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان میں اور کوئی ہم میں سے روزہ دار ہوتا اور کوئی صاحب افطار اور نہ صائم مفطر پر غصہ کرتا اور نہ مفطر صائم پر اور جانتے تھے کہ جسمیں قوت ہو وہ روزہ رکھے یہ بہی خوب ہر اور جس میں ضعف ہو وہ افطار کرے یہ بہی خوب ہر عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَا سَافَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَیَصُوْمُ الصَّائِمُ وَیُفْطِرُ الْمُفْطِرُ فَلَا یَعِیْبُ بَعْضُهُمْ عَلٰی بَعْضٍ ابو سعید اور جابر بن عبداللہ دونو نے کہا ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کیا اور روزہ رکھنیوالا روزہ رکھتا تھا افطار والا افطار کرتا تھا اور کوئی کسیپر عیب نہ کرتا تھا عَنْ حُمَیْدٍ قَالَ سُئِلَ اَنَسٌ عَنِ الصَّوْمِ رَمَضَانَ فِی السَّفَرِ فَقَالَ سَافَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ رَمَضَانَ فَلَمْ یَعِبِ الصَّائِمُ عَلَی الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَی الصَّائِمِ ترجمہ حمید نے کہا کہ انس سے کسی نے پوچھا صوم رمضان کو سفر میں تو کہا انہون نے سفر کیا ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان میں تو نہ برا کہا صائم نے مفطر کو نہ مفطر نے صائم کو عَنْ حُمَیْدٍ قَالَ خَرَجْتُ فَصُمْتُ فَقَالُوْا لِیْ عِدْ قَالَ فَقُلْتُ اِنَّ اَنَسًا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَخْبَرَنِیْ اَنَّ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانُوْا یُسَافِرُوْنَ فَلَا یَعِیْبُ الصَّائِمُ عَلَی الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَی الصَّائِمِ فَلَقِیْتُ ابْنَ اَبِیْ مُلَیْکَۃَ فَاَخْبَرَنِیْ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا بِمِثْلِہٖ ترجمہ حمید نے کہا نکلا میں سفر میں اور مینے روزہ رکھا تو لوگون نے کہا تم دوبارہ روزہ رکھو (یعنے سفر کا روزہ صحیح نہیں ہوا) تو مین نے کہا انس نے مجھے خبر دی ہے کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سفر کرتے تھے اور صائم مفطر پر طعنہ نہ کرتا تھا نہ مفطر صائم پر اور پھر ملا مین ابن ابی ملیکہ سے اور خبر دی مجھے انہون نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے مثل اسکی عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ

ومنا منہم

السَّفَرِ فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ قَالَ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فِي يَوْمٍ حَارٍّ أَكْثَرُنَا ظِلًّا صَاحِبُ الْكِسَاءِ فَمِنَّا
مَنْ يَتَّقِي الشَّمْسَ بِيَدِهِ قَالَ فَسَقَطَ الصُّوَّامُ وَقَامَ الْمُفْطِرُونَ فَضَرَبُوا الْأَبْنِيَةَ وَسَقَوُا الرِّكَابَ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ الْمُفْطِرُونَ الْيَوْمَ بِالْأَجْرِ **ترجمہ** انس نے کہا ہم نبی
صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے سفر میں سو کوئی ہم میں صائم تھا کوئی مفطر اور ایک منزل میں اُترے گرمی
کے دنوں میں اور سب سے زیادہ سائے میں وہ تھا جس کے پاس چادر تھی اور کتنی تو یہی تہی کہ ہاتھ ہی سے دہوپ
کی آڑ کیے ہوئے اور روزہ دار جتنے تھے سب منزل پر جا کر پڑ گئے اور افطار والوں نے کھڑے ہوکر خیمہ لگائے اور
اونٹوں کو پانی پلایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا افطار کرنیوالے آج بہت سا ثواب لے گئے ۔

ف معلوم ہوا کہ سفر میں بھائیوں کی خدمت کرنا بھی بڑا ثواب ہے **عَنْ** أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

فتحزم

قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَصَامَ بَعْضٌ وَأَفْطَرَ بَعْضٌ فَتَحَزَّمَ الْمُفْطِرُونَ
وَعَمِلُوا وَضَعُفَ الصُّوَّامُ عَنْ بَعْضِ الْعَمَلِ قَالَ فَقَالَ فِي ذَلِكَ ذَهَبَ الْمُفْطِرُونَ الْيَوْمَ بِالْأَجْرِ
ترجمہ انس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں تھے اور بعض صحابہ صائم تھے بعض
مفطر پھر کر خدمت چست باندھی مفطروں نے اور محنت کی اور ضعیف ہوگئے صائم لوگ بعضی کاموں سے اس
وقت فرمایا آپ نے کہ آج مفطر لوگ ثواب کما لے گئے **عَنْ** قَزَعَةَ قَالَ أَتَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَهُوَ مَكْثُورٌ عَلَيْهِ فَلَمَّا تَفَرَّقَ النَّاسُ عَنْهُ قُلْتُ إِنِّي لَا أَسْأَلُكَ عَمَّا
يَسْأَلُكَ هَؤُلَاءِ عَنْهُ سَأَلْتُهُ عَنِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ فَقَالَ سَافَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِلَى مَكَّةَ وَنَحْنُ صِيَامٌ قَالَ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ قَدْ
دَنَوْتُمْ مِنْ عَدُوِّكُمْ وَالْفِطْرُ أَقْوَى لَكُمْ فَكَانَتْ رُخْصَةً فَمِنَّا مَنْ صَامَ وَمِنَّا مَنْ أَفْطَرَ ثُمَّ
نَزَلْنَا مَنْزِلًا آخَرَ فَقَالَ إِنَّكُمْ مُصَبِّحُو عَدُوِّكُمْ وَالْفِطْرُ أَقْوَى لَكُمْ فَأَفْطِرُوا وَكَانَتْ عَزْمَةً
فَأَفْطَرْنَا ثُمَّ لَقَدْ رَأَيْتُنَا نَصُومُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ فِي السَّفَرِ +
ترجمہ قزعہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا میں ابی سعید کے پاس آیا اور ان پر لوگوں کا ہجوم تھا پھر جب
بھیڑ چھٹ گئی تو میں نے کہا میں آپ سے وہ نہیں پوچھتا جو یہ لوگ پوچھتے تھے اور میں نے ان سے سفر میں
روزہ کو پوچھا انہوں نے فرمایا سفر کیا ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ کو اور ہم روزہ دار تھے
پھر ایک منزل میں اُترے اور آپ نے فرمایا تم اب دشمن سے قریب ہوگئے اور افطار میں تمہاری قوت زیادہ ہوگی

پس رخصت ہوئی افطار کی تب بعضے ہم مین سے روزہ دار تھے اور بعضے مفطر پہر ہم آگے کی منزل مین اوترے
اور آپنے فرمایا تم صبح کو اپنے غنیم سے ملنے والے ہو تو افطار تمہاری قوت بڑہا دیگا سو تم سب افطار کرو اور یہہ
فرمانا آپ کا حکم قطعی تہا پہر ہم سب لوگون نے افطار کیا پہر اوس کے بعد (یعنے بعد فراغ مقابلہ غنیم) ہمنے
اپنے لشکر کو دیکہا کہ ہم روزہ رکہتے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ سفر مین **عن** عائشۃ رضی
اللہ تعالی عنہا قالت سال حمزۃ بن عمرو الاسلمی رضی اللہ تعالی عنہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم عن الصیام فی السفر فقال ان شئت فصم وان شئت فافطر **ترجمہ** حضرت عائشہ
رضی اللہ تعالی عنہا نے کہا کہ حمزہ بن عمرو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہا روزے کو سفر مین آپنے فرمایا
چاہو روزہ رکہو چاہے افطار کرو **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا ان حمزۃ بن عمرو الاسلمی
سال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ انی رجل اسرد الصوم افاصوم فی السفر
قال صم ان شئت وافطر ان شئت **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ حمزہ
بن عمرو اسلمی نے پوچہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ مین بہت پے درپے روزہ رکہتا ہون تو کیا سفر مین بہی رکہا
کرون آپنے فرمایا چاہو رکہو چاہو نہ رکہو **ف** اس حدیث مین بہی صاف دلالت ہے مذہب جمہور پر کہ خواہ
سفر مین روزہ رکہے خواہ نہ رکہے **عن** ہشام بہذا الاسناد مثل حدیث حماد بن زید انی رجل اسرد
الصوم **ترجمہ** ہشام سے بہی روایت مروی ہوئی مثل حدیث حماد کی جو اوپر گذری **عن** ہشام بہذا ا
لاسناد ان حمزۃ قال انی رجل اصوم افاصوم فی السفر **ترجمہ** ہشام سے اس اسناد سے بہی روایت
مروی ہوئی کہ حمزہ نے کہا مین روزے رکہتا ہون کیا سفر مین بہی رکہون آخر تک **عن** حمزۃ
ابن عمرو الاسلمی رضی اللہ تعالی عنہ انہ قال یا رسول اللہ اجد بی قوۃ علی الصیام فی
السفر فہل علی جناح فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی رخصۃ من اللہ عزوجل فمن
اخذ بہا فحسن ومن احب ان یصوم فلا جناح علیہ قال ہارون فی حدیثہ ہی رخصۃ
ولم یذکر من اللہ **ترجمہ** حمزہ اسلمی نے عرض کی کہ یا رسول اللہ مین اپنے مین قوت پاتا ہون روزہ
کی سفر مین تو میں اگر روزہ رکہون تو کیا کچہہ گناہ ہے آپنے فرمایا کہ یہ رخصت ہے اللہ کیطرف سے سو جسنے اوس کو
لیا خوب کیا اور جسنے چاہا روزہ رکہنا تو اوسپر گناہ نہین اور ہارون نے اپنی روایت مین اللہ کیطرف
سے ذکر نہین کیا **عن** ابی الدرداء قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی شہر

کذ فینا

رمضان فی حر شدید حتی ان کان احدنا لیضع یدہ علی راسہ من شدۃ الحر وما منا احد
صائم الا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعبد اللہ بن رواحۃ ترجمہ ابی درداء نے کہا نکلے ہم
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان مین سخت گرمی مین یہانتک کہ کوئی ہم مین سے اپنا ہاتھ
سر پر رکھے ہوئے تھا گرمی کی سختی سے اور کوئی ہم مین سے روزہ دار نہ تھا سوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور
عبد اللہ بن رواحہ کے عن ابی الدرداء رضی اللہ تعالی عنہ قال لقد رأیتنا مع رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فی بعض اسفارہ فی یوم شدید الحر حتی ان الرجل لیضع یدہ علی راسہ من
شدۃ الحر وما منا احد صائم الا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعبد اللہ بن رواحۃ +
ترجمہ ابی الدرداء نے وہی مضمون روایت کیا مگر اس مین رمضان کا ذکر نہین **باب** استحباب
الفطر للحاج بعرفات یوم عرفۃ عرفات مین حاجی کو افطار مستحب ہونے کے بیان مین عن ام
الفضل بنت الحارث ان ناسا تماروا عندھا یوم عرفۃ فی صیام رسول اللہ صلی اللہ
فقال بعضھم ھو صائم وقال بعضھم لیس بصائم فارسلت الیہ بقدح لبن وھو
واقف علی بعیرہ بعرفۃ ترجمہ ام الفضل حارث کی بیٹی کہتی ہین کہ اونکے پاس چند لوگون نے تکرار کی
عرفہ کی (عرفات مین) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے مین کسینے کہا آپ روزے سے ہین کسینے کہا
نہین تب اونہون نے ایک دودہ کا پیالہ آپکی خدمت شریف مین بہیجا اور آپ عرفات مین اپنے اونٹ پر
وقوف کیے ہوئے تہے پہر آپنے پی لیا **ف** نووی نے فرمایا مذہب شافعی کا اور مالک اور ابو حنیفہ
اور جمہور علماء کا یہی ہے کہ افطار عرفہ مین مستحب ہے حاجی کو اور ابن منذر نے یہی حکایت کیا ہے ابوبکر صدیق
اور عمر اور عثمان اور ابن عمر اور ثوری سے اور کہا ہے کہ ابن زبیر اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا
روزہ رکہتے تہے اور عمر بن خطاب اور عثمان بن ابی العاص سے بہی یہی مروی ہے اور اسحاق کا میلان
بہی اسی طرف تہا اور عطا جاڑے مین روزہ رکہتے تہے گرمی مین نہین اور قتادہ نے روزے مین کچہ مضائقہ
نہین دیکہا اگر دعا مین ضعیف نہو اور جمہور نے احتجاج کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے افطار
اور اس سے بہی استدلال کیا ہے کہ اسمین آسانی ہے حاجی کو اداب وقوف اور اداے مناسک مین اور دوسرون نے اور احادیث مطلقہ
سے استدلال کیا ہے جنمین مطلق مذکور ہے کہ عرفہ کا روزہ دو برس کا کفارہ ہے اور جمہور نے ان حدیثون سے اسکو مراد لیا ہے جو عرفات مین
نہو عن ابی النضر بھذا الاسناد ولم یذکر وھو واقف علی بعیرہ وقال عن عمیر مولی ام الفضل ترجمہ ابی النضر سے اس اسناد سے بہی روایت

مروی ہوئی مگر اوس مین یہ ذکر نہین کہ آپ اپنے اونٹ پر وقوف کیے ہوئے تھے اور سند مین یہ ہی کہ روایت ہے عمیر سے جو مولی ہین ام الفضل کے **عن** ابی النضر بھذا الاسناد نحو حدیث ابن عیینة وقال عن عمیر مولی ام الفضل **ترجمہ** سالم ابی النضر سے اس اسناد سے مانند روایت ابن عیینہ کے مروی ہے اور اس مین یہی راوی نے کہا کہ روایت ہی عمیر سے جو مولی ہین ام الفضل کے **عن** عمیر مولی ابن عباس حدثہ انہ سمع ام الفضل رضی اللہ تعالی عنہا تقول شک اناس من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی صیام یوم عرفة ونحن بھا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فارسلت الیہ بقعب فیہ لبن وھو بعرفة فشربہ **ترجمہ** عمیر بن عباس کے مولی سے روایت ہے کہ اونھون نے ام الفضل سے سُنا لوگون نے شک کیا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین سے دن عرفے کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے مین تب اُنھون نے ایک پیالہ دودہ کا بھیجدیا اور آپ عرفات مین تھے پھر آپ نے پی لیا **عن** میمونة زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انھا قالت ان الناس شکوا فی صیام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم عرفة فارسلت الیہ میمونة بحلاب اللبن وھو واقف فی الموقف فشرب منہ والناس ینظرون الیہ **ترجمہ** میمونہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی بی بی مسلمانون کی مان نے فرمایا کہ لوگون نے شک کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے مین عرفہ کے دن (میدان عرفات مین) سو بھیجا میمونہ رضی اللہ تعالی عنہا نے ایک لوٹا دودہ کا اور آپ وقوف کیے ہوئے تھے موقف مین اور آپنے پی لیا اور سب لوگ دیکھتے تھے آپ کو **ف** ان روایتون سے کئی امور ثابت ہوئے اول مستحب ہونا افطار کا عرفات مین **دوسری** مستحب ہونا وقوف کا سواری پر اور یہی صحیح ہے مذہب شافعی مین **تیسرے** جواز کھڑے ہو کر پینے کا اور سوار ہو کر بھی **چوتھے** مباح ہونا قبول ہدیہ کا آپ کیواسطے **باب** صوم یوم عاشوراء عاشورے کے روزے کا بیان **عن** عائشة قالت کانت قریش تصوم یوم عاشوراء فی الجاھلیة وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصومہ فلما ھاجر الی المدینة صامہ وامر بصیامہ فلما فرض شھر رمضان قال من شاء صامہ ومن شاء ترکہ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ قریش عاشورے کے دن روزہ رکھتے تھے ایام جاہلیت مین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی پھر جب آپنے مدینہ کو ہجرت کی روزہ رکھا اور اُس دن روزے کا حکم فرمایا پھر جب رمضان فرض ہوا آپنے فرمایا جو چاہے اب عاشورے کو روزہ رکھے جو چاہے

چھوڑدے **ف** نووی نے کہا ہے کہ علمانے اتفاق کیا ہے کہ اب عاشوریکا روزہ سنت ہے واجب نہین
اور اول اسلام مین اسکا کیا حکم تہا اس مین اختلاف ہے یعنے رمضان فرض ہونیسے قبل سو ابوحنیفہ کا قول ہے
کہ واجب تہا اور اصحاب شافعی مین اختلاف ہے مشہور قول یہ ہے کہ ہمیشہ سنت تہا کبہی واجب نہین ہوا مگر
استحباب اسکا موکد تہا پہر جب رمضان فرض ہوا استحباب گیا موکد نرہا **عن** هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ
يَذْكُرْ فِي أَوَّلِ الْحَدِيثِ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُهُ وَقَالَ فِي آخِرِ الْحَدِيثِ
وَتَرَكَ عَاشُورَاءَ فَمَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ وَلَمْ يَجْعَلْهُ مِنْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَرِوَايَةِ جَرِيرٍ **ترجمہ** ہشام نے اس اسنادسے یہی روایت کی اور اول حدیث مین یہ نہین کہا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عاشوریکا روزہ رکہتے تہے اور آخر مین یہ کہا کہ آپ نے عاشوریکا روزہ چہوڑ دیا پہر جس
کاجی چاہے روزہ رکہے اور جسکا جی چاہے چہوڑ دے اور اس بات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول نہین
ٹہیرایا جیسے جریر کی روایت مین تہا **عن** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا أَنَّ يَوْمَ عَاشُورَاءَ كَانَ
يُصَامُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ مَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ **ترجمہ** حضرت عائشہ رض
نے فرمایا کہ عاشوریکا روزہ جاہلیت مین رکہا جاتا تہا پہر جب اسلام آیا تو اب چاہے کوئی رکہے چاہے چہوڑدے
ف جو چاہے رکہے جو چاہے چہوڑدے اس سے حنفیہ استدلال کرتے ہین واجب ہونے پر اور شافعیہ استدلال
کرتے ہین موکد نہ ہونے پر اور بہرحال اب وہ سنت مستحبہ ہے غیر موکدہ **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ بِصِيَامِهِ قَبْلَ أَنْ يُفْرَضَ رَمَضَانُ فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ كَانَ
مَنْ شَاءَ صَامَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہانے فرمایا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرماتے تہے اوسکے روزے کا (یعنی عاشوریکا) جب رمضان فرض نہین
ہوا تہا پہر جب رمضان فرض ہوا تو یہ حکم ہوا کہ جسکا جی چاہے عاشوری کا روزہ رکہے اور جسکا جی چاہے نہ
رکہے **عن** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ قُرَيْشًا كَانَتْ تَصُومُ عَاشُورَاءَ
فِي الْجَاهِلِيَّةِ ثُمَّ أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصِيَامِهِ حَتّٰى فُرِضَ رَمَضَانُ
فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَاءَ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُفْطِرْهُ **ترجمہ** حضرت
عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ قریش عاشوریکو روزہ رکہتے تہے جاہلیت مین پہر رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے بہی حکم فرمایا اوسکے روزے کا یہانتک کہ جب رمضان فرض ہوا تو آپ نے فرمایا جو چاہے اوس مین

روزہ رکھے جو چاہے افطار کرے عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ اَھْلَ الْجَاھِلِیَّۃِ
کَانُوْا یَصُوْمُوْنَ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ وَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَامَہٗ وَالْمُسْلِمُوْنَ قَبْلَ
اَنْ یُّفْرَضَ رَمَضَانُ فَلَمَّا افْتُرِضَ رَمَضَانُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ عَاشُوْرَآءَ
یَوْمٌ مِّنْ اَیَّامِ اللّٰہِ فَمَنْ شَآءَ صَامَہٗ وَمَنْ شَآءَ تَرَکَہٗ ترجمہ عبداللہ بن عمر نے فرمایا کہ اہل جاہلیت عاشورے
کو روزہ رکھتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی رکھا اور مسلمان بھی رمضان شریف فرض ہونے
سے پہلے رکھتے تھے پھر جب رمضان فرض ہوا تو آپ نے فرمایا عاشورہ اللہ تعالیٰ کے دنوں سے ایک دن ہے جو چاہے
اوس میں روزہ رکھے جو چاہے چھوڑ دے عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ عبیداللہ نے اس اسناد سے
بھی روایت کی عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّہٗ ذُکِرَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمُ عَاشُوْرَآءَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَوْمًا یَّصُوْمُہٗ
اَھْلُ الْجَاھِلِیَّۃِ فَمَنْ اَحَبَّ مِنْکُمْ اَنْ یَّصُوْمَہٗ فَلْیَصُمْہُ وَمَنْ کَرِہَ فَلْیَدَعْہُ ترجمہ عبداللہ
بن عمر نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ذکر ہوا عاشورے کا تو آپ نے فرمایا اوس دن میں اہل جاہلیت
روزہ رکھتے تھے سو جس کا جی چاہے روزہ رکھے اور جی نہ چاہے اوسکا تو چھوڑ دے عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ
عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا حَدَّثَنَا اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِیْ
یَوْمِ عَاشُوْرَآءَ اِنَّ ھٰذَا یَوْمٌ کَانَ یَصُوْمُہٗ اَھْلُ الْجَاھِلِیَّۃِ فَمَنْ اَحَبَّ اَنْ یَّصُوْمَہٗ
فَلْیَصُمْہُ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ یَّتْرُکَہٗ فَلْیَتْرُکْہُ وَکَانَ عَبْدُ اللّٰہِ لَا یَصُوْمُہٗ اِلَّا اَنْ یُّوَافِقَ
صِیَامَہٗ ترجمہ عبداللہ بن عمر نے روایت کی کہ سنا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے
عاشورے کا دن ایسا ہے کہ اوس میں اہل جاہلیت روزہ رکھتے تھے سو جسکا جی چاہے روزہ رکھے اور جسکا جی
چاہے چھوڑ دے اور عبداللہ روزہ نہیں رکھتے تھے مگر جبکہ موافق پڑ جاوے اون دنوں کے جن میں انکی
عادت تھی روزہ رکھنے کی عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا ذُکِرَ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَوْمُ یَوْمِ عَاشُوْرَآءَ فَذَکَرَ مِثْلَ حَدِیْثِ اللَّیْثِ بْنِ سَعْدٍ سَوَآءً ترجمہ
عبداللہ بن عمر سے وہی روایت برابر مذکور ہوئی جو اوپر آچکی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ذکر
ہوا عاشورے کا عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ ذُکِرَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمُ عَاشُوْرَآءَ فَقَالَ ذَاکَ یَوْمٌ کَانَ یَصُوْمُہٗ اَھْلُ الْجَاھِلِیَّۃِ فَمَنْ

یفترض

شاء صامه ومن شاء ترکه وہی مضمون ہے جو اوپر مذکور ہوا عن عبد الرحمن بن یزید قال دخل الاشعث بن قیس علی عبد اللہ وھو یتغدی فقال یا ابا محمد ادن الی الغداء فقال اولیس الیوم یوم عاشوراء قال وھل تدری ما یوم عاشوراء قال وما ھو قال انما ھو یوم کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصومہ قبل ان ینزل شھر رمضان فلما نزل شھر رمضان ترک وقال ابو کریب ترکہ ترجمہ عبد الرحمن بن یزید نے کہا اشعث بن قیس عبد اللہ کے پاس آئے اور وہ ناشتا کرتے تھے صبحکو تو کہا اونہوں نے کہ ای ابو محمد آؤ ناشتا کرو تو اونہوں نے کہا کہ آج کیا عاشوری کا دن نہین ہے تو عبد اللہ نے کہا کہ تم جانتے ہو عاشوری کا دن کیا ہے تو اشعث نے کہا وہ کیا دن ہے تو عبد اللہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس دن روزہ رکھتے قبل رمضان فرض ہونے کے پھر جب رمضان کی فرضیت اوتری تو آپ نے روزہ چھوڑ دیا اور ابو کریب کی روایت مین ہے کہ اوس کو چھوڑ دیا عن الاعمش بھذا الاسناد وقالا فلما نزل رمضان ترکہ ترجمہ اعمش سے وہی مضمون مروی ہوا اوس مین یہ ہے کہ جب رمضان کی فرضیت اوتری اوسے چھوڑ دیا عن قیس بن سکن ان الاشعث بن قیس دخل علی عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما یوم عاشوراء وھو یاکل فقال یا ابا محمد ادن فکل قال انی صائم قال کنا نصومہ ثم ترک ترجمہ قیس نے کہا اشعث آئے عبد اللہ کے پاس اور وہ کہانا کہا رہے تھے عاشورے کے دن اونہوں نے کہا آؤ ای ابو محمد اور نزدیک آؤ اور کہاؤ تو اونہوں نے کہا مین روزے سے ہون اونہوں نے کہا ہم روزہ رکھتے تھے اسمین پھر چھوڑ دیا گیا عن علقمۃ قال دخل اشعث بن قیس علی ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما وھو یاکل یوم عاشوراء فقال یا ابا عبد الرحمن ان الیوم عاشوراء فقال قد کان یصام قبل ان ینزل رمضان فلما نزل رمضان ترک فان کنت مفطرا فاطعم ترجمہ علقمہ نے کہا کہ اشعث ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما کے پاس آئے اور وہ عاشوری کے دن کہانا کہا رہے تھے تو اونہون نے کہا ای ابو عبد الرحمن آج عاشوریکا دن ہے اونہون نے کہا اسکا روزہ رکھا جاتا تھا قبل رمضان کے پھر جب رمضان فرض ہوا وہ چھوڑ دیا گیا تو اگر تم روزے سے نہو تو کہاؤ عن جابر بن سمرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یامر بصیام یوم عاشوراء ویحثنا علیہ ویتعاھدنا عندہ

فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ لَمْ يَأْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهَنَا عَنْهُ وَلَمْ يَتَعَاهَدْنَا عِنْدَهُ ترجمہ جابر بن سمرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرماتے تھے عاشورے کے روزہ کا اور اسکی ترغیب دیتے تھے اور اسکا خیال رکھتے تھے وہ ہمارے لیے پھر جب رمضان فرض ہوا نہ آپنے اسکا حکم فرمایا نہ اوس سے منع کیا نہ اسکا خیال رکھا آپ نے ہمارے لیے عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ خَطِيبًا بِالْمَدِينَةِ يَعْنِي فِي قَدْمَةٍ قَدِمَهَا خَطَبَهُمْ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَقَالَ أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِهٰذَا الْيَوْمِ هٰذَا يَوْمُ عَاشُورَاءَ وَلَمْ يَكْتُبِ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ وَأَنَا صَائِمٌ فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَصُومَ فَلْيَصُمْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُفْطِرَ فَلْيُفْطِرْ ترجمہ عبد الرحمن نے کہا سنا مین نے معاویہ بن ابی سفیان سے کہ انہوں نے خطبہ پڑھا مدینہ مین اپنی ایک آمد مین جب مدینہ آئے تھے اور دن عاشورے کے خطبہ مین کہا کہ تمہارے علماء کہان ہین اے اہل مدینہ مین نے سنا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ اسدن کو فرماتے تھے کہ یہ عاشورے کا دن ہے اللہ نے اس کا روزہ تمپر فرض نہین کیا اور مین روزے سے ہون پھر جو چاہے روزہ رکھے جو چاہے افطار کرے عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ ابن شہاب سے یہی مضمون مروی ہوا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي مِثْلِ هٰذَا الْيَوْمِ إِنِّي صَائِمٌ فَمَنْ شَاءَ أَنْ يَصُومَ فَلْيَصُمْ وَلَمْ يَذْكُرْ بَاقِيَ حَدِيثِ مَالِكٍ وَيُونُسَ ترجمہ زہری سے اس اسناد سے مروی ہے کہ حضرت معاویہ نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے آج کے دن کے لیے کہ مین روزے سے ہون پھر جو چاہے روزہ رکھے اور باقی حدیث مالک و یونس کی انہون نے بیان نہین کی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَوَجَدَ الْيَهُودَ يَصُومُونَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَسُئِلُوا عَنْ ذٰلِكَ فَقَالُوا هٰذَا الْيَوْمُ الَّذِي أَظْهَرَ اللّٰهُ فِيهِ مُوسٰى وَبَنِي إِسْرَائِيلَ عَلٰى فِرْعَوْنَ فَنَحْنُ نَصُومُهُ تَعْظِيمًا لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ أَحَقُّ بِمُوسٰى مِنْكُمْ فَأَمَرَ بِصَوْمِهِ ترجمہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین تشریف لائے تو یہود کو دیکھا کہ عاشورے کے دن روزہ رکھتے ہین اور لوگون نے اون سے پوچھا کہ کیون روزہ رکھتے ہو تو انہون نے کہا کہ یہ وہ دن ہے کہ اوسی دن اللہ تعالے نے موسی اور بنی اسرائیل کو فرعون پر غلبہ دیا اس لیے ہم آج روزہ رکھتے ہین اوسکی تعظیم کے لیے (یعنے اللہ پاک کی) تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

أَحَبَّ مِنْكُمْ

سے تمسے زیادہ دوست ہیں اور قریب ہیں موسیٰ علیہ السلام کے پھر حکم دیا آپ نے اوس دن کے روزے کا **عن**
اَبِی بِشْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ فَسَاَلَهُمْ عَنْ ذٰلِكَ **ترجمہ** بشر سے اسی اسناد سے وہی روایت مروی ہوئی
مگر اس میں یوں ہے کہ آپ نے پوچھا یہود سے سبب اس روزہ کا **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَوَجَدَ الْيَهُوْدَ صِيَامًا يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ فَقَالَ
لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هٰذَا الْيَوْمُ الَّذِیْ تَصُوْمُوْنَهٗ فَقَالُوْا هٰذَا يَوْمٌ عَظِيْمٌ
اَنْجَی اللّٰهُ فِيْهِ مُوْسٰی وَقَوْمَهٗ وَغَرَّقَ فِرْعَوْنَ وَقَوْمَهٗ فَصَامَهٗ مُوْسٰی شُكْرًا فَنَحْنُ نَصُوْمُهٗ فَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَحْنُ اَحَقُّ وَاَوْلٰی بِمُوْسٰی مِنْكُمْ فَصَامَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَمَرَ بِصِيَامِهٖ وہی **مضمون** ہے مگر اتنا زیادہ ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے بھی
اوسدن شکریہ نجات میں روزہ رکھا **عن** اَيُّوْبَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ عَنِ ابْنِ سَعِيْدِ بْنِ
جُبَيْرٍ لَمْ يُسَمِّهٖ **ایوب** سے یہی مضمون اس اسناد سے مروی ہوا مگر اسکی اسناد میں یہ ہے کہ روایت ہے
ابن سعید سے اور اون کا نام نہیں لیا **عن** اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ كَانَ يَوْمُ عَاشُوْرَاءَ يَوْمًا تُعَظِّمُهُ
الْيَهُوْدُ تَتَّخِذُهٗ عِيْدًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُوْمُوْهُ اَنْتُمْ **ترجمہ** ابوموسیٰ نے
کہا عاشورے کے دن کی تعظیم یہود کرتے تھے اور اسکو عید ٹھیراتے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا تم اوسدن روزہ رکھو **عن** قَيْسٍ فَذَكَرَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَزَادَ قَالَ اَبُوْ اُسَامَةَ
فَحَدَّثَنِیْ صَدَقَةُ بْنُ اَبِیْ عِمْرَانَ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ
مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ كَانَ اَهْلُ خَيْبَرَ يَصُوْمُوْنَ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ يَتَّخِذُوْنَهٗ
عِيْدًا وَيُلْبِسُوْنَ نِسَاءَهُمْ فِيْهِ حُلِيَّهُمْ وَشَارَتَهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَصُوْمُوْهُ اَنْتُمْ **ترجمہ** قیس سے اس اسناد سے مروی ہے کہ اوس میں یہ مضمون زائد ہے کہ ابواسامہ نے
کہا روایت کی مجھ سے صدقہ بن ابی عمران نے قیس بن مسلم سے اونہوں نے طارق سے اونہوں نے
ابوموسیٰ سے کہ کہا ابوموسیٰ نے خیبر کے یہود روزہ رکھتے تھے عاشورے کے دن اور اوس دن عید
ٹھیراتے تھے اور اپنی عورتوں کو زیور پہناتے تھے اور انکو سنوارتے تھے اور سنگار کرتے تھے تو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ روزہ رکھو **ف** اوپر کی روایتوں سے معلوم ہو چکا ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں بھی روزہ رکھتے تھے عاشورے کا پھر جب مدینہ میں آئے تو یہود کو دیکھا اور رکھنے

قالوا

لگے شاید یہہ مین ترک کردیا ہو یا یہود کے قول کے موافق وحی اوتری ہو یا یہود مین سے جو مسلمان ہوگئے ہین انکی
تصدیق آپ نے کی ہو یا یہ تواتر اوسکا علم آپ کو ہوا ہو دسی اور صرف اخبار آحاد سی آپ نے روزہ نہین رکہا
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَسُئِلَ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ فَقَالَ مَا عَلِمْتُ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامَ يَوْمًا يَطْلُبُ فَضْلَهُ عَلَى الْاَيَّامِ اِلَّا هٰذَا الْيَوْمَ وَلَا شَهْرًا
اِلَّا هٰذَا الشَّهْرَ يَعْنِيْ رَمَضَانَ **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے سوال کیا عاشورے کے
روزے کا تو اونہون نے فرمایا مین نہین جانتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھا ہو کسی دن کا اور
دنون مین سے اسدن کی بزرگی ڈہونڈہنی کو سوا اسدن کے اور نہ کسی ماہ مین روزہ رکھا اوس ماہ کی بزرگی
ڈہونڈہنے کو سوا ماہ رمضان کے (یعنی دنون مین عاشورہ مہینون مین رمضان کو بزرگ جانتے تہے)
عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ يَزِيْدَ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِهِ **وہی** روایت اس سند سی بہی مروی
ہوئی **عَنِ** الْحَكَمِ بْنِ الْاَعْرَجِ قَالَ انْتَهَيْتُ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ
رِدَاءَهُ فِيْ زَمْزَمَ فَقُلْتُ لَهُ اَخْبِرْنِيْ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ فَقَالَ اِذَا رَاَيْتَ هِلَالَ الْمُحَرَّمِ
فَاعْدُدْ وَاَصْبِحْ يَوْمَ التَّاسِعِ صَائِمًا قُلْتُ هٰكَذَا كَانَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُهُ
قَالَ نَعَمْ **ترجمہ** حکم بن اعرج نے کہا مین ابن عباس کے پاس پہونچا اور وہ تکیہ لگائے بیٹھے تہے اپنی
چادر پر زمزم کے کنارے سو مین نے کہا خبر دیجیے مجھکو عاشورے کے روزے سے اونہون نے فرمایا جب تم چاند
دیکہو محرم کا تو تاریخین گنتے رہو پہر جب نوین تاریخ ہو اوسدن روزہ رکھو مین نے کہا محمد صلی اللہ علیہ و
سلم ایسا ہی کرتے تہے اونہون نے کہا ہان **ف** ابن عباس رضی اللہ عنہما کا مذہب یہی ہی کہ عاشورا
نوین تاریخ ہے محرم کی اور ابن عباس سے یہی مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورے کے دن روزہ
رکھا اور لوگون نے عرض کی کہ اوس دن کی تعظیم تو یہود نصاری کرتے ہین تو آپ نے فرمایا اگر سال آیندہ
آویگا تو ہم انشاء اللہ تعالی نوین تاریخ روزہ رکہین گے پہر آپ کا انتقال ہو گیا غرض انکا مذہب یہی ہی
کہ عاشورہ نوین کو ہے اور جماہیر علماے سلف و خلف کا مذہب یہ ہی کہ عاشورا دسوین تاریخ ہے اور
یہی قول ہی سعید بن مسیب اور حسن بصری اور مالک اور احمد اور اسحاق کا اور یہی ظاہر احادیث ہی اور
یہی مقتضی لفظ ہے اسلیے کہ عاشورا عشر سی مشتق ہے اور عشر دس کو کہتے ہین اور امام شافعی اور اونکے اصحاب اور
احمد اور اسحاق اور دوسرے علماء کا قول ہے کہ نوین اور دسوین دونون کا روزہ مستحب ہی اس لیے کہ آپ نے دسوین

کا روزہ رکھا تھا اور نوین کی نیت کی تھی کہ آئندہ مین وفات ہوگئی اور حدیث مسلم مین گذرا ہے کہ افضل صیام
بعد رمضان کے صیام شہر اللہ محرم ہے اور علمانے کہا ہے کہ نوین تاریخ کے روزہ ملانیسے غرض یہ تھی کہ
اکیلے دسوین کے روزے مین یہود کی مشابہت تھی عَنِ الْحَکَمِ بْنِ الْاَعْرَجِ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ
تَعَالٰی عَنْہُمَا وَھُوَ مُتَوَسِّدٌ رِدَاءَہٗ عِنْدَ زَمْزَمَ عَنْ صَوْمِ عَاشُوْرَاءَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ حَاجِبِ بْنِ عُمَرَ
ترجمہ حکم بن اعرج نے کہا پوچھا مین نے ابن عباس سے اور وہ تکیہ لگائے ہوئے تھے زمزم کے پاس عاشورے
کے روزیکو پھر بیان کیا روایت مثل روایت حاجب بن بن عمر کی عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ
اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا یَقُوْلُ حِیْنَ صَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ عَاشُوْرَاءَ وَاَمَرَ
بِصِیَامِہٖ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّہٗ یَوْمٌ یُعَظِّمُہُ الْیَھُوْدُ وَالنَّصَارٰی فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ فَاِذَا کَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ صُمْنَا الْیَوْمَ التَّاسِعَ قَالَ فَلَمْ یَاْتِ الْعَامُ الْمُقْبِلُ حَتّٰی
تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ترجمہ عبد اللہ بن عباس کہتے تھے جب روزہ رکھا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشوری کے دن کا اور حکم کیا اوس کے روزے کا تو لوگون نے عرض کی کہ اے
رسول اللہ کے یہ دن تو ایسا ہے کہ اسکی تعظیم کرتے ہین یہود ونصاری تو آپنے فرمایا جب اگلا سال آویگا تو
انشاء اللہ تعالی ہم نوین تاریخ روزہ رکھین گے آخر اگلا سال نہ آنے پایا کہ آپ نے وفات فرمائی عَنْ
عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَئِنْ بَقِیْتُ
اِلٰی قَابِلٍ لَاَصُوْمَنَّ التَّاسِعَ وَفِیْ رِوَایَۃِ اَبِیْ بَکْرٍ قَالَ یَعْنِیْ یَوْمَ عَاشُوْرَاءَ ترجمہ عبد اللہ بن عباس
رضی اللہ تعالی عنہما نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر مین باقی رہا سال آئندہ تک تو روزہ
رکھون گا مین نوین تاریخ کو اور ابوبکر کی روایت مین یہ ہے کہ انھون نے کہا مراد اس سے یوم عاشورا ہے
عَنْ سَلَمَۃَ بْنِ الْاَکْوَعِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ
سَلَّمَ رَجُلًا مِّنْ اَسْلَمَ یَوْمَ عَاشُوْرَاءَ فَاَمَرَہٗ اَنْ یُّؤَذِّنَ فِی النَّاسِ مَنْ کَانَ لَمْ یَصُمْ فَلْیَصُمْ
وَمَنْ کَانَ اَکَلَ فَلْیُتِمَّ صِیَامَہٗ اِلَی اللَّیْلِ ترجمہ سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلم کے قبیلہ سے ایک آدمی کو روانہ کیا عاشورے کے دن اور حکم کیا کہ لوگون کو پکاردے
کہ جو روزہ نہ رکھا ہو وہ رکھ لے اور جو کھا چکا ہو وہ اپنا امساک پورا کرے رات تک عَنِ الرُّبَیِّعِ بِنْتِ
مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ اَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَدَاۃَ

عَاشُورَاءَ اِلٰی قُرَی الْاَنْصَارِ الَّتِیْ حَوْلَ الْمَدِیْنَۃِ مَنْ کَانَ اَصْبَحَ صَائِمًا فَلْیُتِمَّ صَوْمَہٗ وَمَنْ کَانَ اَصْبَحَ مُفْطِرًا فَلْیُتِمَّ بَقِیَّۃَ یَوْمِہٖ فَکُنَّا بَعْدَ ذٰلِکَ نَصُوْمُہٗ وَنُصَوِّمُ صِبْیَانَنَا الصِّغَارَ مِنْھُمْ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ وَنَذْھَبُ اِلَی الْمَسْجِدِ فَنَجْعَلُ لَھُمُ اللُّعْبَۃَ مِنَ الْعِھْنِ فَاِذَا بَکٰی اَحَدُھُمْ عَلَی الطَّعَامِ اَعْطَیْنَاھَا اِیَّاہُ عِنْدَ الْاِفْطَارِ **ترجمہ** ربیع معوذ کے بیٹی سے روایت ہے کہ انہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورے کی صبح کو حکم بہیجا انصار کے گاؤن مین مدینہ کے گرد کہ جس نے روزہ رکہا وہ اپنا روزہ پورا کرے اور جس نے صبح سے افطار کیا ہو وہ باقی دن پورا کرے (یعنے اب کچہ نہ کہاوے) پہر اوس کے بعد ہم روزہ رکہا کرتے تہے اور اپنے چہوٹے لڑکون کو بہی روزہ رکھواتے تہے اگر اللہ چاہتا تہا اور مسجد کو جاتے تہے اور لڑکون کے لیے گڑیان بناتے تہے انکی پہر جب کوئی رونے لگتا تہا تو ہم کو وہی کہیلنے کو دیدیتے تہے یہانتک کہ افطار کا وقت آجاتا تہا **ف** مراد ان دونون روایتون کی یہہ ہے کہ جو روزہ دار ہو روزہ پورا کرے اور جس نے کہا لیا ہو وہ اسدن کے ادب سے پہر افطار کیوقت تک کچہ نہ کہاوے جیسے یوم الشک مین جو روزہ کے شروع مین کچہ کہا چکا ہو اور پہر معلوم ہو جاوے کہ یہہ دن رمضان کا ہے اوسکو بہی شام تک کچہ نہ کہانا چاہیے اور چہوٹے لڑکون کو اسلیے روزہ رکہوانا ہے کہ عادت پڑے عبادت کی اگرچہ وہ غیر مکلف ہین عَنْ خَالِدِ بْنِ ذَکْوَانَ قَالَ سَاَلْتُ الرُّبَیِّعَ بِنْتَ مُعَوِّذٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا عَنْ صَوْمِ عَاشُوْرَاءَ قَالَتْ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رُسُلَہٗ فِیْ قُرَی الْاَنْصَارِ فَذَکَرَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ بِشْرٍ غَیْرَ اَنَّہٗ قَالَ وَنَصْنَعُ لَھُمُ اللُّعْبَۃَ مِنَ الْعِھْنِ فَنَذْھَبُ بِہٖ مَعَنَا فَاِذَا سَاَلُوْنَا الطَّعَامَ اَعْطَیْنَاھُمُ اللُّعْبَۃَ تُلْھِیْھِمْ حَتّٰی یُتِمُّوْا صَوْمَھُمْ **ترجمہ** خالد بن ذکوان نے پوچہا ربیع بنت معوذ بن عفراء سے عاشورہ کے روزے کو تو انہون نے کہا کہلا بہیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے گاؤن مین اور ذکر کی حدیث مانند بشر کی مگر اس مین اتنا کہا کہ بنا دیتے تہے ہم لڑکون کے لیے کہلونا اون سے اور ان کو اپنے ساتھ لے جاتے تہے پہر جب وہ کہانا مانگتے تہے تو ہم وہی کہلونا انکو دیدیتے تہے اور وہ ان کو غافل کر دیتا تہا یہانتک کہ وہ اپنا روزہ پورا کر لیتے تہے

باب تَحْرِیْمِ صَوْمِ یَوْمَیِ الْعِیْدَیْنِ عیدین میں روزہ حرام ہونے کا بیان عَنْ اَبِیْ عُبَیْدٍ مَوْلَی ابْنِ اَزْھَرَ اَنَّہٗ قَالَ شَھِدْتُ الْعِیْدَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَجَاءَ فَصَلّٰی ثُمَّ انْصَرَفَ فَخَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ اِنَّ ھٰذَیْنِ یَوْمَانِ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ صِیَامِ ھٰذَیْنِ الْیَوْمَیْنِ اَمَّا یَوْمُ فِطْرِکُمْ مِنْ صِیَامِکُمْ وَالْاٰخَرُ یَوْمٌ تَاْکُلُوْنَ فِیْہِ مِنْ نُسُکِکُمْ **ترجمہ** ابی عبید مولی ابن ازہر نے کہا کہ حاضر ہوا مین عید مین عمر بن خطاب کے ساتھ اور آپ آئے اور نماز پڑہی پہر فارغ ہوئے اور خطبہ پڑہا لوگون پر اور فرمایا کہ یہ دونون دن ایسے ہین کہ منع کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون مین روزہ رکہنے سے اور یہ دن آجکا تمہارے افطار کا ہے بعد روزون کے (یعنی رمضان کے) اور دوسرا دن ایسا ہو کہ تم اُس مین اپنی قربانیون کا گوشت کہاتے ہو **ف** روزہ عید فطر اور عید اضحی کا باجماع علما حرام ہے ہرحال مین خواہ روزہ نذر کا ہو یا نفل کا یا کفارہ وغیرہ کا اور اگر خاص اونہی کیطرف تعیین کرکے نذر کرے قصداً تو امام شافعی اور جمہور کے نزدیک نذر اوسکی منعقد نہین ہوتی اور نہ اوسکی قضا لازم ہوتی ہے اور ابوحنیفہ کے نزدیک نذر لازم ہوتی ہے اور قضا اوس کی واجب ہے اور اگر اُسی دن روزہ رکہلے تو نذر پوری ہوجاتی ہے اور یہ تمام ائمہ کے خلاف ہو کذا قال النووی **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ صِیَامِ یَوْمَیْنِ یَوْمِ الْاَضْحٰی وَیَوْمِ الْفِطْرِ **ترجمہ** ابوہریرہ نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا دو دن کے روزون سے ایک عید النحر اور دوسری عید الفطر مین **عَنْ** قَزَعَۃَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا قَالَ سَمِعْتُ مِنْہُ حَدِیْثًا فَاَعْجَبَنِیْ فَقُلْتُ لَہٗ اَنْتَ سَمِعْتَ ھٰذَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاَقُوْلُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ اَسْمَعْ قَالَ سَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ لَا یَصْلُحُ الصِّیَامُ فِیْ یَوْمَیْنِ یَوْمِ الْاَضْحٰی وَیَوْمِ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ **ترجمہ** قزعہ نے ابی سعید سے روایت کی کہ اونہون نے کہا سنا مین نے اون سے ایک حدیث کو کہ مجہے بہت پسند آئی اور مین نے کہا اون سے کہ کیا تمنے سنا ہو اُسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تو اونہون نے کہا کہ کیا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر ایسی بات کہون گا جو آپ نے نہین فرمائی اور جو مینے نہین سنی کہا اونہون نے کہ سنا مینے اُن کو کہ فرماتے تہے کہ روزہ درست نہین ان دو دن مین ایک عید اضحی ہین اور دوسرے عید الفطر ہین رمضان کی **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ صِیَامِ یَوْمَیْنِ یَوْمِ الْفِطْرِ وَیَوْمِ النَّحْرِ **ترجمہ** ابوسعید رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا دو دن کے روزون سے عید فطر اور عید اضحی کے **عَنْ** زِیَادِ بْنِ جُبَیْرٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا

فَقَالَ اِنِّیْ نَذَرْتُ اَنْ اَصُوْمَ یَوْمًا فَوَافَقَ یَوْمَ اَضْحٰی اَوْ فِطْرٍ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَمَرَ اللّٰهُ بِوَفَاءِ النَّذْرِ وَنَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ هٰذَا الْیَوْمِ **ترجمہ** زیاد بن جبیر نے کہا ایک شخص آیا ابن عمر کے پاس اور کہا کہ مین نے نذر کی ہے کہ ایک دن روزہ رکھون اور وہ دن موافق ہوا عید ضحی یا فطر کے تو ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما نے فرمایا کہ اللہ پاک نذر پورا کرنے کا حکم فرماتا ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُس دن کے روزہ رکھنے سے منع فرماتے ہین **ف** یعنی ابن عمر نے اُس کے جواب سے کنارہ کیا اور بیان فرمایا کہ اس مین دلیلین معارض ہین اور جو عید کے دن کی نذر معین کرے اوس کی تحقیق اوپر ابھی بیان ہو چکی ہے **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمَیْنِ یَوْمِ الْفِطْرِ وَیَوْمِ الْاَضْحٰی **حضرت** عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید فطر اور عید اضحے کے روزے سے

بَابُ تَحْرِیْمِ صَوْمِ اَیَّامِ التَّشْرِیْقِ وَبَیَانِ اَنَّهَا اَیَّامُ اَکْلٍ وَّشُرْبٍ وَّذِکْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

ایام تشریق مین روزہ حرام ہونیکا بیان **عَنْ** نُبَیْشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیَّامُ التَّشْرِیْقِ اَیَّامُ اَکْلٍ وَّشُرْبٍ **ترجمہ** نبیشہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایام تشریق کے کہانے پینے کے دن ہین **عَنْ** خَالِدِ الْحَذَّاءِ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِی الْمَلِیْحِ عَنْ نُبَیْشَةَ قَالَ خَالِدٌ فَلَقِیْتُ اَبَا الْمَلِیْحِ فَسَاَلْتُهٗ فَحَدَّثَنِیْ بِهٖ فَذَکَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ هُشَیْمٍ وَّزَادَ وَذِکْرِ اللّٰهِ تَعَالٰی **ترجمہ** ابو الملیح نے وہی مضمون روایت کیا مگر اس مین یہ ہے کہ یہ دن کہانے پینے کے ہین اور یاد الٰہی کے **عَنْ** کَعْبِ بْنِ مَالِکٍ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهٗ وَاَوْسَ بْنَ الْحَدَثَانِ اَیَّامَ التَّشْرِیْقِ فَنَادٰی اَنَّهٗ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَّاَیَّامُ مِنًی اَیَّامُ اَکْلٍ وَّشُرْبٍ **ترجمہ** کعب کو اور اوس بن حدثان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایام تشریق مین بھیجا کہ پکار دین کہ جنت مین کوئی نہ جاویگا سوا مومن کے اور منی کے دن کہانے پینے کے ہین **عَنْ** اِبْرَاهِیْمَ بْنِ طَهْمَانَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَیْرَ اَنَّهٗ قَالَ فَنَادِیَا **ابراہیم** سے یہی مضمون مروی ہوا مگر اوس مین یہ ہے کہ آپ نے فرمایا تم دونو پکار دینا

بَابُ کَرَاهَةِ اِفْرَادِ یَوْمِ الْجُمُعَةِ بِصَوْمٍ لَا یُوَافِقُ عَادَتَهٗ

اکیلے جمعہ کو روزہ رکھنے کی کراہت **عَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ سَاَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ أَنَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَقَالَ نَعَمْ وَرَبِّ هٰذَا الْبَيْتِ **ترجمہ** محمد نے کہا پوچھا مین نے جابر سے اور وہ طواف کرتے تہے بیت اللہ کا کہ کیا منع فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے روزے سے انہون نے کہا کہ ہان قسم ہے اس بیت کے رب کی **عَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّهُ سَأَلَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بِمِثْلِهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **وہی مضمون دوسری سند سے مروی ہوا** **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَصُمْ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا أَنْ يَصُومَ قَبْلَهُ أَوْ يَصُومَ بَعْدَهُ **ابوہریرہ** نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی روزہ نہ رکہے اکیلا جمعہ کا مگر آگے اوسکے بہی رکہے یا اوسکے پیچہے بہی **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَخْتَصُّوا لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ بِقِيَامٍ مِنْ بَيْنِ اللَّيَالِي وَلَا تَخُصُّوا يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِصِيَامٍ مِنْ بَيْنِ الْأَيَّامِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ فِي صَوْمٍ يَصُومُهُ أَحَدُكُمْ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے روایت کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کوئی خاص نہ کرے جمعہ کی رات کو سب راتون مین جاگنے اور نماز کے ساتہہ اور نہ خاص کرے اوس کے دن کو سب دنون مین روزے کے ساتہہ مگر یہ کہ روزہ رکہتا ہو وہ ہمیشہ اور اسمین جمعہ آجاوے **ف** نووی نے فرمایا ہے کہ جمہور اصحاب شافعی کا قول یہی ہے کہ خاص جمعہ کے دن روزہ رکہنا مکروہ ہے مگر ایسا ہو کہ کسی تاریخ مین وہ ہمیشہ روزہ رکہتے تہے اور اوس دن جمعہ آگیا تو مضایقہ نہین اور اسی طرح مثلا اوس نے نذر کی کہ جسدن بیمار اچہا ہوگا روزہ رکہونگا اور وہ شخص جمعہ کو اچہا ہوگیا تو حرج نہین یا ایک روزہ اوس کے آگے یا ایک پیچہے ملا لیا تو بہی مکروہ نہین اور امام مالک نے جو موطا مین کہا ہے کہ مین نے کسی اہل علم سے نہین سنا جو جمعہ کے روزے کو منع کرتا ہو تو شاید اون کو یہ حدیثین نہ پہونچی ہون پس وہ معذور ہین اور ہم کو اتباع حدیث ضرور ہے نہ اتباع کسی امام کا علی الخصوص جب حدیث کے خلاف ہو چنانچہ داودی نے جو امام مالک کے شاگردون مین ہین انہون نے تصریح کی ہے کہ یہ حدیث انکو نہین پہونچی اگر پہونچتی تو وہ اوسکے خلاف کبہی نکرتے اور یہی گمان ہین سب اماموں کے ساتہہ جو مسائل انکے حدیث کے خلاف ہین ورنہ کوئی اون مین جان بوجہہ کر مخالفت حدیث کی نہین کرتا اور امت کو ضرور یہی کہ جب حدیث نبی معصوم کی ملجاوے پہر کسی کی تقلید نکرے یہی سبیل مومنین ہے اور یہی طریق منصفین اگرچہ بڑے برا مانین متعصبین اور حکمت اس نہی مین شاید یہ ہو کہ یہ دن

دعا اور ذکر وعبادت اور نہانے اور نہلانے کا ہے اور نماز کو سویرے جانے کا اس لیے افطار بہتر ہوا کہ یہہ
وظائف بخوبی ادا ہوں اور یہ دن گویا نظیر ہے عرفہ کے عرفات والون کے لیے کہ اُسدن بھی حاجیون
کو افطار اولی ہے پس اس مین بھی افطار مستحب ہوا اور جب ایک دن قبل یا بعد اس کے روزہ رکھ لیا تو یہ
روزہ گویا کفارہ ہو گیا اون وظیفون کا جن مین بہ سبب روزے کے قصور ہوا پس کراہت جاتی رہی اور اسی
حدیث مین تصریح ہے کہ تخصیص شب جمعہ کی بھی نہ کرے کہ اس شب مین قیام کرے اور نماز پڑھے اور اوراد ونوافل
مین نہ کرے اور معلوم ہوا اس سے صلوۃ الرغائب کا بدعت ہونا اللہ تعالی اوسکی احداث کرنیوالے کو برباد
کرے اور معلوم ہوا کہ وہ نماز بدعت اور جہالت ہے اور سر تا پا ضلالت ہے اور اس مین بہت منکرات
ومحدثات ہین اور ایک جماعت نے اماموں کی اوسکی مذمت اور قباحت مین تصانیف نفیسہ کیے ہین اور
اوس کو سراپا فسق وگمراہی اور ضلالت وموجب وسیاہی لکھا ہے اور اُس کے مرتکب کو سراپا ضال اور
اہل ضلال لکھا ہے انتہے ما فی النووی بنوع تغیر **مترجم** کہتا ہے یہی حکم ہے اون اوراد و
وظائف کا جو لوگون نے احداث کر لیے اور شارع علیہ الرحمۃ سے اوسکی کوئی سند نہین جیسے دعائے
گنج العرش اور دعائے سیفی اور درود اکبر اور دلائل الخیرات اور حزب البر اور حزب البحر وغیرہ کہ ان سب
سے مومن متبع سنت کو اجتناب لازم ہے اور اُنکو منجملہ وظائف و اوراد سمجھنا اور عبادۃً انکی قرارت
کرنا اور اوس پر امیدوار ثواب ہونا گویا گھوڑا کھو کر اضافہ کے فرد گذرانا ہے

باب بیان نسخ قول اللہ تعالی وعلی الذین یطیقونہ فدیۃ طعام مسکین اس آیت کے منسوخ ہونیکا بیان وعلی الذین یطیقونہ

عن سلمۃ بن الاکوع قال لما نزلت ہذہ الآیۃ وعلی الذین یطیقونہ
فدیۃ طعام مسکین کان من اراد ان یفطر ویفتدی حتی نزلت الآیۃ التی بعدہا فنسختہا
سلمہ بن الاکوع نے کہا جب یہ آیت اتری وعلی الذین یطیقونہ فدیۃ طعام مسکین یعنے جن
لوگونکو طاقت ہے روزے کی وہ فدیہ دیدین ہر روزہ کے بدلے ایک مسکین کو کھانا تو جو چاہتا تھا افطار کرتا
تھا یعنے رمضان مین اور فدیہ دے دیتا تھا اور یہی حکم رہا یہانتک کہ اسکے بعد کی آیت اوتری اور
اوس نے اس آیت کو منسوخ کر دیا یعنے اب روزہ ضرور رکھنا ہوا طاقت والے کو اور فدیہ دینا درست نہین
عن سلمۃ بن الاکوع انہ قال کنا فی رمضان علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم من شاء صام ومن شاء افطر فافتدی بطعام مسکین حتی انزلت ہذہ الآیۃ

ثُمَّ شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ و سلمہ بن اکوع نے کہا کہ ہم رمضان مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے زمانہ مبارک مین یہ عادت رکھتے تھے کہ جس نے چاہا روزہ رکھا اور جس نے چاہا افطار کیا اور فدیہ
دیا ایک مسکین کا کھانا یہانتک کہ اوس کے بعد کی آیت اوتری فَمَن شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ یعنے جو
شخص اس مہینہ کو پاوے ضرور ہے کہ روزہ ہی رکھے **ف** یعنے اس بعد کی آیت سے وہ فدیہ والی آیت
منسوخ ہوگئی اور جمہور کا یہی قول ہے جیسے سلمہ کی روایت مین ہے اور ابن عمر اور جمہور کا یہ بھی قول ہے
کہ جو طاقت روزہ کی نہ رکھتا ہو بسبب بوڑھاپے کے وہ فدیہ دیوے اور ایک جماعت کا سلف کی اور
مالک اور ابوثور اور داؤد کا قول ہے کہ فدیہ دینا مطلق منسوخ ہوگیا خواہ بوڑھا ہو یا جوان اور جو بوڑھا ایسا
ہو کہ روزہ کی طاقت نہین رکھتا اوسپر بھی کھانا دینا مسکین کو واجب نہین اور مالک نے اوس کے لیے کھانا
دینا مستحب کہا ہے اور قتادہ نے کہا یہ رخصت تھی بوڑھے کے لیے جو قدرت روزہ کی رکھتا تھا پھر یہ رخصت
منسوخ ہوگئی اور اسی کے حق مین یہ رخصت باقی رہی جو طاقت نہین رکھتا اور ابن عباس وغیرہ نے کہا ہے
کہ نازل ہوئی ہے یہ آیۃ فدیہ کی بوڑھے اور بیمار کے لیے جو روزہ نہین رکھہ سکتے اور اونکو فدیہ دینا چاہیے
اور اس صورت مین گویا لفظ لا یہان محذوف ہوگا یعنے وَعَلَى الَّذِينَ لَا يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ اور
اور اس صورت مین آیت محکم ہوگی منسوخ نہ ہوگی مگر مریض جب اچھا ہو جاوے تو قضا کرے مگر بوڑھے پر قضا
واجب نہین صرف فدیہ ہی کافی ہے اور اکثر علما کا قول ہے کہ بیمار کو فدیہ دینا ضرور نہین صرف قضا
اوسپر واجب ہے کہ بعد صحت کی قضا کرے اور زید بن اسلم اور زہری اور مالک نے کہا ہے کہ یہ آیت محکم ہے اور
نازل ہوئی ہے مریض کے حق مین جو افطار کرے اور پھر اچھا ہو جاوے اور قضا نہ کرے یہانتک کہ دوسرا رمضان
آجاوے پھر دوسرے رمضان کے روزے رکھہ لے اور بعد رمضان کے قضا بھی کرے اور فدیہ بھی دیوے
اور فدیہ ہر روزے کے بدلے ایک مد گیہون ہے جو قریب ایک سیر کے ہے مگر جو مریض ایسا ہو کہ ایک رمضان
مین روزہ قضا کیا اور بیماری اوسکی دوسرے رمضان تک برابر رہی تو وہ فدیہ نہ دے صرف قضائے روزہ
ہی کافی ہے اور ان سب صورتون مین يُطِيقُونَهُ کی ضمیر صوم کیطرف راجع ہے اور حسن بصری وغیرہ نے
کہا ہے کہ ضمیر اوسکی راجع ہے اطعام کیطرف یعنے جو لوگ اطعام کی طاقت رکھتے ہین وہ فدیہ دیوین اور
روزہ کیطرف راجع نہین اور اون کے نزدیک یہ آیت منسوخ ہے اور عام اور جمیع علما کا قول ہے کہ
اطعام ہر روزہ کا ایک مد ہے اور ابوحنیفہ رضی اللہ تعالی عنہ نے دو مد کہے ہین اور صاحبین کا بھی

قول یہی ہے اور شہاب مالکی نے کہا ہے کہ ایک مد اور ثلث مد کا ہے اہل مدینہ کے سوا اور جمہور علماء کا قول ہے کہ
وہ مرض جسمین افطار روا ہے ایسا ہونا ضرور ہے کہ روزے سے اوس مین مشقت ہو اور بعض نے کہا ہے کہ ہر بعض
کو افطار روا ہے کذا قال القاضی عیاض علی مانقلہ النووی **باب** جواز تاخیر قضاء رمضان
مالم یجیئ رمضان آخر لمن افطر بعذر کمرض و سفر و حیض ونحو ذلک ایک رمضان کی قضا
مین دوسرے رمضان تک تاخیر روا ہونیکا بیان اوس شخص کے لیے جو کسی عذر سے چھوڑ دے مثل مرض اور
سفر اور حیض وغیرہ کے **عن** ابی سلمۃ قال سمعت عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا تقول کان
یکون علی الصوم من رمضان فما استطیع ان اقضیہ الا فی شعبان الشغل من رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم او برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ابی سلمہ** نے کہا سنا مین نے حضرت
عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ فرماتی تہین کہ مجہہ پر جو رمضان کے روزے قضا ہوتے تہے تو مین اُن کو
قضا نکر سکتی تہی مگر شعبان مین اور وجہ اسکی یہ تہی کہ مین مشغول رہتی تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت مین (اور فرصت نہ پاتی تہی) **عن** یحیی بن سعید بہذا الاسناد غیر انہ قال و
ذلک لمکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **یحیی** سے یہی روایت مذکور ہوئی اسی سند سے
مگر اوس مین یہ ہے کہ یہ تاخیر قضاء رمضان کی شعبان تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کے
سبب تہی **عن** یحیی بن سعید بہذا الاسناد و قال فظننت ان ذلک لمکانہا من النبی
صلی اللہ علیہ وسلم یحیی یقولہ **ترجمہ** یحیی سے اس اسناد سے یہی مروی ہوا اور اوسمین یحیی
نے کہا کہ مین گمان کرتا ہون کہ یہ تاخیر انکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کے سبب ہوتی ہوگی
عن یحیی بہذا الاسناد ولم یذکر فی الحدیث الشغل برسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم **یحیی** سے یہی روایت مروی ہوئی مگر اوسمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اور
مشغولی کا ذکر نہین **عن** عائشۃ انہا قالت ان کانت احدانا لتفطر فی زمان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فما تقدر علی ان تقضیہ مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی
یاتی شعبان **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے کہا کہ ہم مین ایک ایسی تہی کہ افطار کرتی
تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک مین اور قضا نکر سکتی تہی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتہہ یہانتک کہ شعبان آجاتا تہا **فائدہ** یعنے جناب ام المومنین رضی اللہ عنہا

ہمیشہ حضرت کی خدمت مین حاضر رہتی تہین اور مترصد استمتاع رہا کرتی تہین ہر وقت مین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیخدمت بجالاوین اور یہ معلوم نہ تہا کہ آپ کسوقت اون کا ارادہ فرماتے ہین اور اجازت روزے کی اسلیے نہ لیتی تہین کہ شاید آپ اجازت تو دیدین مگر پہر آپ کو حاجت ہو اور آپ کو اُس سے تکلیف گذرے اور یہ کمال ادب تہا آپ کا اور کمال رضاجوئی تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور علما کا اتفاق ہے کہ عورت کو نفل روزہ جائز نہین جب اوس کا شوہر گہر مین ہو مگر اوسکی اجازت سے اور حضرت ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا شعبان مین اسلیے فرصت پاتی تہین کہ آپ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس مین اکثر روزے رکہتے تہے اور تاخیر قضا کی مدت بہی قریب اختتام پوہنچتی تہی اور مذہب امام مالک اور ابی حنیفہ اور شافعی اور احمد اور جماہیر سلف وخلف کا یہی ہے کہ قضا رمضان کا پورا کرنا تاخیر کے ساتہہ جائز ہے یعنی یہ واجب نہین کہ اول شوال ہی مین اوسے پورا کرے بلکہ پوری سال مین جب چاہے ادا کرلے اور اس فرض کو اپنے ذمہ پر سے جب چاہے اوتار لے اور ان لوگون کا قول ہے کہ تاخیر اوس کی شعبان سے آگے روا نہین اسلیے کہ اوس کے بعد رمضان ایسا مہینہ ہے کہ اوس مین قضا نہین ہو سکتی اور داؤد ظاہری کا مذہب ہے کہ عید کے دوسرے ہی روز سے قضا کے روزے رکہنا ضرور ہے اور روایت ام المومنین حضرت عائشہ کی اللہ راضی ہو اون سے داؤد پر حجت ہے اور جمہور نے کہا ہے کہ البتہ جلدی کرنا قضا مین مستحب ہے اور جس نے افطار کیا رمضان مین کسی عذر کے سبب اور وہ عذر اوسکا مثلاً بیماری یا حیض ونفاس وغیرہ یہانتک باقی رہا کہ وہ مرگیا یا مرگئی تو اوسپر نہ روزہ ہے نہ فدیہ نہ اوسکی طرف سے دوسرا کوئی روزہ رکہے نہ دوسرا فدیہ دیوے اور جو رمضان کی قضا رکہے تو مستحب ہے کہ پے درپے رکہے اور اگر الگ الگ بہی رکہا تو عند الجمہور جائز ہے اسلیے کہ روزے کا اطلاق اوسپر بہی ہے

باب قضاء الصوم عن الميت میت کیطرف سے روزے رکہنے کا بیان

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مرجاوے اور اوسپر روزے ہون اوسکا ولی اوسکی طرف سے روزے رکہے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ امْرَاَةً اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنَّ اُمِّيْ مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ فَقَالَ اَرَاَيْتِ لَوْ كَانَ عَلَيْهَا دَيْنٌ اَكُنْتِ تَقْضِيْنَهُ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ

فَدَيْنُ اللّٰهِ اَحَقُّ بِالْقَضَاءِ ابن عباس نے کہا کہ ایک عورت آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور
اوس نے عرض کی کہ میری ماں مرگئی ہے اور اوس پر ایک ماہ کی روزے تہے آپ نے فرمایا کہ بہلا دیکہہ تو اگر اوس پر
کچہ قرض ہوتا تو تو ادا کرتی اوس نے عرض کی کہ ہاں آپ نے فرمایا کہ پہر اللہ تعالی کا قرض سب سے پہلے ادا کرنا
ضرور ہے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمِّیْ مَاتَتْ وَعَلَیْهَا صَوْمُ شَهْرٍ اَفَاَقْضِیْهِ عَنْهَا فَقَالَ لَوْ كَانَ عَلٰی
اُمِّكَ دَیْنٌ اَكُنْتَ قَاضِیَهٗ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَدَیْنُ اللّٰهِ اَحَقُّ اَنْ یُّقْضٰی قَالَ
سُلَیْمَانُ فَقَالَ الْحَكَمُ وَسَلَمَةُ بْنُ كُهَیْلٍ جَمِیْعًا وَنَحْنُ جُلُوْسٌ حِیْنَ حَدَّثَ مُسْلِمٌ بِهٰذَا
الْحَدِیْثِ فَقَالَا سَمِعْنَا مُجَاهِدًا یَذْكُرُ هٰذَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا ترجمہ
ابن عباس نے کہا ایک شخص نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی کہ اے رسول اللہ کے میری
ماں مرگئی ہے اور اوس پر ایک ماہ کے روزے ہین کیا مین اوس کی قضا رکھون آپ نے فرمایا کہ اگر تمہاری
ماں پر قرض ہوتا تو تم ادا کرتے یا نہین اوس نے کہا کہ ہاں ادا کرتا آپ نے فرمایا پہر اللہ تعالی کا قرض
تو ضرور ادا کرنا چاہیے اور سلیمان نے کہا کہ حکم اور سلمہ بن کہیل دونون نے کہا کہ ہم بیٹہے ہوے
تہے جب یہ حدیث بیان کی مسلم البطین نے تو اون دونون نے کہا سنا ہم نے مجاہد سے کہ وہ بیان کرتے
تہے یہی روایت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ وَمُجَاهِدٍ وَعَطَاءٍ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ سعید اور مجاہد اور عطا
نے ابن عباس سے یہی روایت بیان فرمائی عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی
عَنْهُمَا قَالَ جَاءَتِ امْرَاَةٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ
اُمِّیْ مَاتَتْ وَعَلَیْهَا صَوْمُ نَذْرٍ اَفَاَصُوْمُ عَنْهَا قَالَ اَرَاَیْتِ لَوْ كَانَ عَلٰی اُمِّكِ دَیْنٌ فَقَضَیْتِیْهِ
اَكَانَ یُؤَدِّیْ ذٰلِكِ عَنْهَا قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَدَیْنُ اللّٰهِ اَحَقُّ اَنْ یُّقْضٰی قَالَ فَصُوْمِیْ عَنْ اُمِّكِ سعید بن جبیر نے ابن عباس
رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت کی کہ ایک عورت آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض
کی کہ یا رسول اللہ میری ماں مرگئی اور اوس پر نذر کا روزہ تہا کیا مین اوس کی طرف سے روزہ رکھون
پہر آپ نے وہی قرض کی مثال فرمائی جو اوپر گذری عَنْ بُرَیْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ بَیْنَا اَنَا جَالِسٌ
عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَتْهُ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ اِنِّیْ تَصَدَّقْتُ عَلٰی اُمِّیْ

اِنَّهَا مَاتَتْ قَالَ فَقَالَ وَجَبَ اَجْرُكِ وَرَدَّهَا عَلَيْكِ الْمِيرَاثُ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهُ كَانَ عَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ اَفَاَصُوْمُ عَنْهَا قَالَ صُوْمِي عَنْهَا قَالَتْ اِنَّهَا لَمْ تَحُجَّ قَطُّ اَفَاَحُجُّ عَنْهَا قَالَ حُجِّي عَنْهَا **ترجمہ** بریدہ نے کہا ہم بیٹھے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہ ایک عورت آئی اور اُس نے عرض کی کہ مین نے ایک لونڈی خیرات مین دی تھی اپنی ماں کو اور میری ماں مر گئین آپ نے فرمایا کہ تیرا ثواب ہوگیا اور پھر وہ لونڈی تیرے پاس آگئی بسبب میراث کے اوس نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میری ماں پر ایک ماہ کے روزے تھے کیا مین اُسکیطرف سے روزہ رکھون آپ نے فرمایا کہ ہان روزے رکھو اوسکیطرف سے اوس نے عرض کی کہ میری ماں نے حج نہین کیا تھا آپ نے فرمایا اوسکی طرف سے حج بھی کرو **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ مُسْهِرٍ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ صَوْمُ شَهْرَيْنِ عبد اللہ بن بریدہ نے اپنے باپ سے وہی روایت کی مگر اسمین دو ماہ کے روزے مذکور ہین **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ جَاءَتِ امْرَاَةٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ وَقَالَ صَوْمُ شَهْرٍ وہی مضمون ہے مگر اس مین دو ماہ کے روزے مروی ہین **عَنْ** سُفْيَانَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ صَوْمُ شَهْرَيْنِ **سفیان** سے وہی روایت مروی ہے مگر اسمین دو ماہ کے روزے مروی ہین **عَنْ** سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَتَتِ امْرَاَةٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِهِمْ وَقَالَ صَوْمُ شَهْرٍ **سلیمان** سے وہی روایت مروی ہوئی اور اوس مین ایک ماہ کے روزے مروی ہین **ف** امام شافعی کا ایک قول یہ ہے کہ مستحب ہے ولی میت کو میت کیطرف سے روزہ رکھنا اور جب ولی نے روزہ رکھ لیا تو اطعام مسکین کی کچھ ضرورت نہین اور میت بری الذمہ ہوگیا اور یہی قول صحیح اور مختار ہے اور اسی قول کو اون اصحاب شافعی نے صحیح و محقق کہا ہے جو فقہ اور حدیث دونون کے جامع ہین اور یہی قول موافق ہے ان حدیثون کے جو صحیح ہین اور صریح اوسپر دلالت کرتی ہین اور یہ جو حدیث مین آیا ہے کہ جو مر جاوے اور اوسپر روزے ہون تو اوسکی طرف سے کھانا کھلایا جاوے یہ حدیث ثابت نہین اور اگر ثابت بھی ہو تو اس کی تطبیق اس طرح ہے کہ دونون امر جائز ہون اور ولی مختار ہو کہ چاہے اطعام کرے چاہے روزہ رکھے اور ولی سے مراد قریب ہے خواہ عصبہ ہو خواہ وارث ہو یا اور کوئی ہو اور ان روایتون سے کئی امر معلوم ہوئے **اول**

جواز صوم کا میت کیطرف سے دوسری اجنبیہ عورت کی بات سننی ضرورت شرعی مین تیسری صحت قیاس کی اسلیے کہ آپ نے حقوق الٰہی کو حقوق عباد پر یعنی دین پر قیاس کیا اور اس سے میت کیطرف سے اداے دین بہی ثابت ہوا اور اوسپر اجماع امت ہے اور اداے دین اگر غیر قرابت والے کیطرف سے ہو جب بہی روا ہے چوتہی یہ بہی معلوم ہوا کہ جو چیز کسی عزیز پر صدقہ کرے اور پہر وہ میراث کے سبب سے لوٹ آوے تو اسکا لینا روا ہے بلا کراہت بخلاف اس کے کہ اس چیز کو خریدے کہ یہ منع ہے پانچوین معلوم ہوا کہ نیابت میت کی حج مین جائز ہے اور اسیطرح نیابت اوسکی جو ایسا بیمار ہو کہ امید صحت نہ رکہتا ہو

باب تَذَبُّبِ لِلصَّائِمِ اِذَا دُعِيَ اِلٰى طَعَامٍ وَلَمْ يُرِدِ الْاِفْطَارَ اَوْ شُوتِمَ اَوْ قُوتِلَ اَنْ يَّقُوْلَ اِنِّيْ صَائِمٌ وَاَنَّهٗ يُنَزِّهُ صَوْمَهٗ عَنِ الرَّفَثِ وَالْجَهْلِ وَنَحْوِهٖ صائم کو مستحب ہے کہ جب کہانیکو بلایا جاوے یا کوئی گالی دیوے یا لڑنے آوے تو کہدے کہ مین صائم ہون اور اپنے روزے کو بیہودہ باتون وغیرہ سے پاک رکہے **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دُعِيَ اَحَدُكُمْ اِلٰى طَعَامٍ وَّهُوَ صَائِمٌ فَلْيَقُلْ اِنِّيْ صَائِمٌ ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی کو بلاوین کہانے کو اور وہ روزے سے ہو تو کہدے کہ مین روزے سے ہون **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ رِوَايَةً اِذَا اَصْبَحَ اَحَدُكُمْ يَوْمًا صَائِمًا فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَجْهَلْ فَاِنِ امْرُؤٌ شَاتَمَهٗ اَوْ قَاتَلَهٗ فَلْيَقُلْ اِنِّيْ صَائِمٌ اِنِّيْ صَائِمٌ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ جو شخص روزے سے ہو وہ فحش نہ بکے اور جہالت نہ کرے اور اگر کوئی اسکو برا کہے یا لڑے تو کہہ دے کہ مین روزے سے ہوں مین روزے سے ہون **ف** یعنے اوس کو خبر دیدے کہ مین گالی گلوچ کے لائق نہین اور اگر دعوت مین کوئی بلاوے تو بہی عذر روزے کا بیان کر دے پہر اگر وہ نہ مانین اور بلاوے تو جانا لازم ہے اور کہانا نہ کہاوے اور روزہ اوس کے نہ کہانیکا عذر ہے اور جسکو روزہ نہ ہو اوسکو کہانے مین کچہہ عذر نہین اور اسکو کہانا لازم ہے اور اصحاب شافعیہ کا یہی قول ہے کہ اگر صاحب خانہ جبر کرے اور روزہ نفل ہو تو افطار کر ڈالنا مستحب ہے اور اگر صوم واجب ہو تو فطر حرام ہے اور اس سے یہ بہی معلوم ہوا کہ اظہار عبادات نافلہ کا خواہ صوم ہو یا صلوۃ وغیرہ وقت ضرورت کے جائز ہے اور ضرورت اظہار نہ ہو تو اخفا اوسکا مستحب ہے اور اس مین حسن معاشرت اور اصلاح ذات البین اور دلخوشی ہے دوستون کی اور یہ جو فرمایا کہ جو لڑے اس سے بولدے کہ مین روزے سے ہون اس مین

اوسکا باز رکہنا ہے زیادتی سے اور غالبًا وہ چپ ہوجاتا ہے اور گالی گلوچ سے ہر شخص کو بچنا ضرور ہے مگر روزہ دار کو اور بہی زیادہ تاکید ہے اس سے دور رہنے کی

باب فَضْلِ الصِّيَامِ روزے کی فضیلت کا بیان

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ كُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ لَهٗ اِلَّا الصِّيَامَ هُوَ لِيْ وَاَنَا اَجْزِيْ بِهٖ فَوَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَخُلْفَةُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِّيْحِ الْمِسْكِ **ترجمہ** ابوہریرہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ ہر عمل آدمی کا اوسکے لیے ہے مگر روزہ کہ وہ خاص میرے واسطے ہے اور مین اوس کا بدلا دیتا ہوں اور قسم ہے اوس خدا کی کہ جان محمدؐ کی اوسکے ہاتہہ مین ہے کہ بو روزہ دار کے موںہہ کی اللہ تعالی کے نزدیک مشک سے بہی زیادہ اچہی ہے

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلصِّيَامُ جُنَّةٌ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ سپر ہے **ف** یعنے بچاتا ہے شہوت وغضب کو فنا سے

عَنْ اَبِيْ صَالِحِ الزَّيَّاتِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ لَهٗ اِلَّا الصِّيَامَ فَاِنَّهٗ لِيْ وَاَنَا اَجْزِيْ بِهٖ وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ فَاِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ اَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ يَوْمَئِذٍ وَلَا يَسْخَبْ فَاِنْ سَابَّهٗ اَحَدٌ اَوْ قَاتَلَهٗ فَلْيَقُلْ اِنِّيْ امْرُؤٌ صَائِمٌ اِنِّيْ صَائِمٌ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنْ رِّيْحِ الْمِسْكِ وَلِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ يَفْرَحُهُمَا اِذَا اَفْطَرَ فَرِحَ بِفِطْرِهٖ وَاِذَا لَقِيَ رَبَّهٗ فَرِحَ بِصَوْمِهٖ **ابو صالح** زیات سے روایت ہے کہ اونہوں نے سنا ابوہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہے اللہ تعالی کہ یون تو ہر عمل بنی آدم کا اوسکے لیے ہے مگر روزہ کہ وہ خاص میرے لیے ہے اور مین ہی اُسکا بدلا دونگا اور روزہ سپر ہے پہر جب کسیکو روزہ ہو تو اوس دن کالیان نہ بکے اور آواز بلند نہ کرے پہر اگر کوئی اوسے گالی دے یا لڑنے کو آوے تو کہدے کہ مین روزے سے ہون اور قسم ہے اُس پروردگار کی کہ محمدؐ کی جان اوس کے ہاتہہ مین ہے کہ بیشک بو صائم کے منہہ کی اللہ تعالی کے آگے زیادہ پسندیدہ ہے قیامت کے دن مشک کی خوشبو سے اور صائم کو دو خوشیان ہین جن سے وہ خوش ہوتا ہے ایک وہ اپنے افطار سے دوسرے ہی خوش ہوگا وہ جب ملے گا اپنے پروردگا

سے انہی روزی کے سبب سے **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ یُضَاعَفُ الْحَسَنَۃُ عَشْرُ اَمْثَالِھَا اِلیٰ سَبْعِ مِائَۃِ ضِعْفٍ قَالَ اللّٰہُ اِلَّا الصَّوْمَ فَاِنَّہٗ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ یَدَعُ شَھْوَتَہٗ وَطَعَامَہٗ مِنْ اَجْلِیْ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَۃٌ عِنْدَ فِطْرِہٖ وَفَرْحَۃٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّہٖ وَلَخُلُوْفُ فِیْہِ اَطْیَبُ عِنْدَ اللّٰہِ مِنْ رِیْحِ الْمِسْکِ

ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر عمل آدمی کا دونا ہوتا ہے اسطرح کہ ایک نیکی دس تک ہوجاتی ہے یہانتک کہ سات سو تک بڑہتی ہے اور اللہ صاحب نے فرمایا ہے کہ روزہ سوا وہ خاص میرے لیے ہے اور مین خود اوسکا بدلہ دیتا ہون اس لیے کہ بندہ میرا اپنی خواہشین اور کہانا میرے لیے چہوڑ دیتا ہے اور روزہ دار کو دو خوشیان ہین **ایک** خوشی اوسکے افطار کی وقت **دوسری** خوشی ملاقات پروردگار کی وقت اور البتہ بو روزہ دار کے مونہہ کی اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہی بوئی مسک سے **فائدہ** اللہ کے لیے روزہ خاص ہے یعنے اُس میں چونکہ ظاہر مین کوئی صورت نہین صرف ایک امر عدمی ہے اسلیے اُس مین ریا و سمعہ کو دخل بہت کم ہے اور نفس کو اسمین مطلق حظ نہین اور گویا تشبیہ ہے ملائکہ کے ساتھ بلکہ رب العلمین کے ساتھ کہ کہانے پینے سے بے پرواہ ہونا اوسی کی شان ہے اور اس سے بڑی عظمت روزہ کی معلوم ہوئی اور بو کو اوسکی مسک سے زیادہ پسندیدہ فرمایا جیسے شہیدون کے خون کو فرمایا کہ رنگ خون کا ہوگا اور بو مسک کی اور قسم فرمائی اللہ پاک کی ہاتہہ کی معلوم ہوا کہ اوس تعالیٰ کو ہاتہہ ہین اور نافی اسکا منکر احادیث ہے اور جیسی اوسکا ہاتہہ ویسا ہی ہے جیسی اُسکی ذات ہے یعنے کیفیت اُسکی ذات کی معلوم نہین اور تاویل اوسکی قدرت وغیرہ سے باطل ہے اور قول ہے معتزلہ کا اور قدریہ کا جیسی وصیت کی امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فقہ اکبر مین اور اس تاویل سے ابطال اوسکی صفات کا لازم آتا ہے غرض مومن کو ضرور ہے کہ ہاتہہ اور قدم اور ساق وغیرہ جو قرآن و حدیث مین آئے ہین اُن سب کے ظاہر معنے پر ایمان رکہنا اور اُسکی کیفیت خدا کو سونپنا اور بلا تاویل و بلا تعطیل اوسپر ایمان لانا یہی سلف کا طریقہ ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکثر قسم یونہی کہا کرتے پہر کسی روایت مین کسی صحابی سے یہ مروی نہین کہ اونہون نے پوچہا ہو یا تعجب کیا ہو ہاتہہ پر اللہ پاک کے یا آپ نے کوئی تاویل اصحاب کو تلائی ہو یا کسی سلف صحابہ و تابعین نے کوئی تاویل کی غرض صحابہ و تابعین سے ایک حرف بہی اُسکی تاویل مین مروی نہین

حالانکہ سب ان آیات و احادیث کو عوام و خواص مین بلا تکلف روایت کرتے چلے آئے مین پس جو وہ لوگ
معنے سمجھتے تھے وہی ٹھیک مین اور وہی مراد الٰہی اور مقصود رسالت پناہی ہے ورنہ شارع کو ضرور تھا کہ اگر
کچھ اور مراد ہوتا تو اوسکو بیان فرماتے ومن ادعی خلاف ھذا فعلیہ البیان **عن** ابی ھریرۃ رضی
اللہ تعالی عنہ وابی سعید قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالی یقول ان
الصوم لی وانا اجزی بہ ان للصائم فرحتین اذا افطر فرح واذا لقی اللہ عز وجل فرح
والذی نفس محمد بیدہ لخلوف فم الصائم اطیب عند اللہ من ریح المسک **ترجمہ**
ابوہریرہ اور ابوسعید نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ روزہ میری لیے
ہے اور مین اوسکا بدلا دونگا اور روزہ دار کو دو خوشیان مین اول جب افطار کرتا ہے خوش ہوتا ہے دوسرے
جب ملاقات کرتا ہے اللہ عزوجل سے جب خوش ہوتا ہے اور قسم ہے اُس پروردگار کی کہ جان محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کی اوسکی ہاتھہ مین ہے کہ بو روزہ دار کے مونہہ کی اللہ تعالی کے نزدیک مسک سے زیادہ پاکیزہ ہے
فائدہ افطار کیوقت یہ خوشی ہے کہ پروردگار کی تایید اور توفیق سے ایسی عمدہ عبادت کی سرانجام
پایا اور نعمائے دنیوی فی الحال حلال ہوئی اور لذائذ اخروی کا امیدوار بنایا اور پروردگار کی ملاقات
کے وقت یہ خوشی ہوتی ہے کہ اللہ تعالی نے اپنے فضل و کرم سے اس عبادت کو قبول کیا اور جس اجر
و ثواب کا وعدہ تہا وہ پورا ہوا **عن** ضرار بن مرۃ وھو ابو سنان بھذا الاسناد قال
وقال اذا لقی اللہ فجزاہ فرح ضرار سے یہی روایت مروی ہوئی اور اُس مین یہ ہے کہ آپنے فرمایا
کہ جب ملاقات کریگا اللہ پاک سے اور اللہ تعالی اُسکو بدلا دیوے گا وہ خوش ہوگا **عن** سھل بن سعد
رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فی الجنۃ بابا یقال
لہ الریان یدخل منہ الصائمون یوم القیمۃ لا یدخل معھم احد غیرھم یقال این
الصائمون فیدخلون منہ فاذا دخل اخرھم اغلق فلا یدخل منہ احد **ترجمہ**
سہل بن سعد رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت مین ایک دروازہ ہے
اُسے ریان کہتے مین (یعنے سیراب کرنے والا) اُسی مین سے جاوینگے روزہ دار قیامت کے دن اور کوئی
اُن کے سوا اوس مین سے نجانے پایگا اور پکارا جاوے گا کہ روزہ دار کہان مین پھر وہ سب وہین سے
چلے جاوینگے پھر جب اُنکا اخیر آدمی بہی داخل ہوجاوے گا وہ بند ہو جاویگا کہ اور کوئی اُس مین

نجاوے گا **ف** بعضی روایتون مین آیا ہے کہ جب دن مین کا اول آدمی داخل ہوجاوے گا جب بند ہوگا اور یہہ وہم ہے چنانچہ تصریح کی ہے اوسکی قاضی عیاض نے (**نووی**) اور اس مین بڑی فضیلت اور کرامت روزہ کی مذکور ہوئی **باب** فَضْلِ الصِّيَامِ فِي سَبِيلِ اللهِ لِمَنْ يُطِيقُهُ بِلَا ضَرَرٍ وَّلَا تَفْوِيتِ حَقٍّ جہاد مین جو طاقت رکہتا ہو اوسکو روزے کی فضیلت **عَنْ** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَصُومُ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللهِ إِلَّا بَاعَدَ اللهُ بِذَلِكَ الْيَوْمِ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا **ابوسعید** رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شخص ایسا نہین جو ایک دن روزہ رکہے اسکی راہ مین (یعنے جہاد مین) مگر دور کر دیتا ہے اللہ پاک اوس دن کی برکت سے اوس کے مونہہ کو ستر برس کی راہ دوزخ سے **عَنْ** سُهَيْلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ **سہیل** سے بہی یہی روایت اس اسناد سے مروی ہوئی **عَنْ** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللهِ بَاعَدَ اللهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ خَرِيفًا **ابوسعید** نے کہا سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے جو روزہ رکہے ایک دن اللہ کی راہ مین دور کرتا ہے اللہ اوسکے مونہہ کو ستر برس کی راہ تک دوزخ سے **ف** فی سبیل اللہ سے ہرجگہہ جہاد مراد ہے اور روزہ اوسیکا افضل ہے جو طاقت رکہتا ہو کہ باوجود روزے کے غزوے کے کاروبار مین سست نہو **باب** جَوَازِ صَوْمِ النَّافِلَةِ بِنِيَّةٍ مِّنَ النَّهَارِ قَبْلَ الزَّوَالِ وَجَوَازِ فِطْرِ الصَّائِمِ نَفْلًا مِّنْ غَيْرِ عُذْرٍ وَّالْأَوْلَى إِتْمَامُهُ روزہ نفل کی نیت دن سے درست ہونا قبل زوال کے اور روزہ نفل کا توڑنا جائز ہونا بغیر عذر کے اور پورا کرنا اوسکا اولی ہے اسکا بیان **عَنْ** عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ يَا عَائِشَةُ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مَا عِنْدَنَا شَيْءٌ قَالَ فَإِنِّي صَائِمٌ قَالَتْ فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُهْدِيَتْ لَنَا هَدِيَّةٌ أَوْ جَاءَنَا زَوْرٌ قَالَتْ فَلَمَّا رَجَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أُهْدِيَتْ لَنَا هَدِيَّةٌ أَوْ جَاءَنَا زَوْرٌ وَقَدْ خَبَأْتُ لَكَ شَيْئًا قَالَ مَا هُوَ قُلْتُ حَيْسٌ قَالَ هَاتِيهِ فَجِئْتُ بِهِ فَأَكَلَ ثُمَّ قَالَ قَدْ كُنْتُ أَصْبَحْتُ صَائِمًا قَالَ طَلْحَةُ فَحَدَّثْتُ مُجَاهِدًا بِهَذَا الْإِسْنَادِ فَقَالَ ذَاكَ بِمَنْزِلَةِ الرَّجُلِ يُخْرِجُ الصَّدَقَةَ مِنْ مَالِهِ فَإِنْ شَاءَ أَمْضَاهَا

وَاِنِّیْ لَصَائِمٌ کَہَا **حضرت** عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مسلمانون کی مان فرماتی ہین کہ مجہہ سی ایکدن
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ای عائشہ تمہاری پاس کچہ کہانا ہے تومین نے عرض کی کہ یا رسول اللہ
کچہ نہین ہے تو آپنے فرمایا کہ مین روزے سے ہون پہر آپ باہر تشریف لیگئی اور ہماری پاس کچہ حصہ آیا ہدیہ کے
طور سی اور آگئے ہماری پاس کچہہ مہمان (کہ اون مین بڑا حصہ اوس ہدیہ کا خرچ ہوگیا) اور کچہ تہوڑا سا مینے آپ
کے لیے چہپا رکہا ہے پہر آپنے پوچہا کہ وہ کیا ہے مین نے کہا حیس ہے (حیس وہ کہانا ہے کہ کہجور اور گہی
اور اقط یعنی سوکہا دہی ملاکر بناتے ہین) آپنے فرمایا لاؤ پہر مین لائی اور آپ نے کہایا پہر فرمایا کہ مین روزے
سی تہا صبحکو طلحہ نے کہا مین نے یہ حدیث مجاہد سے بیان کی تو اونہون نے کہا یہ ایسی بات ہے (یعنی نفل روزہ توڑ
ڈالنا) جیسے کوئی صدقہ نکالے اپنے مال سے تو اوسکو اختیار ہے چاہے دیدے چاہے پہر رکہ لے **عن**
عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ قُلْنَا لَا قَالَ فَاِنِّيْ صَائِمٌ ثُمَّ اَتَانَا يَوْمًا اٰخَرَ فَقُلْنَا يَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ اُهْدِيَ لَنَا حَيْسٌ فَقَالَ اَرِيْنِيْهِ فَلَقَدْ اَصْبَحْتُ صَائِمًا فَاَكَلَ **ترجمہ** حضرت عائشہ
ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ایک دن نبی صلے اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے اور فرمایا کہ تمہارے
پاس کچہ ہے ہمنے کہا کچہ نہین ہے آپنے فرمایا مین تو روزے سے ہون پہر آگئے ہماری پاس دوسرے دن پہر مینے
عرض کی یا رسول اللہ حیس ہمارے پاس آیا ہے ہدیہ مین تو آپنے فرمایا مجہے دکہاؤ اور مین صبحکو روزے
سے تہا پہر آپنے کہایا **فائدہ** ان حدیثون سے معلوم ہوا کہ نیت روزہ نفل کی دن کو بہی جائز ہے جبتک
زوال شمس نہ ہو اور یہی مذہب ہے جمہور کا اور ان مین یہہ بہی تصریح ہے کہ نفل روزے کا توڑ ڈالنا بہی اور دن
کو کہا لینا بہی درست ہے اور یہی مذہب ہے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا اور جیسے اسکا شروع کرنا انسان کی خوشی
سے تہا ویسی ہی اوسکا تمام کرنا بہی اوس کے اختیار پر ہے اور یہی قول ہے ایک جماعت کا صحابہ سے اور احمد اور
اسحاق کا اور ان سب لوگون کے نزدیک اسکا پورا کرنا مستحب ہے اور ابو حنیفہ اور مالک کے نزدیک توڑنا اسکا
جائز نہین اور توڑنے والا اسکا گنہگار ہوتا ہے اور حسن بصری اور امام نخعی اور مکحول کا قول ہے کہ قضا اوسکی
واجب ہے اوسپر جسنے بلا عذر افطار کر ڈالا اور ابن عبد البر نے کہا ہے کہ اجماع ہے اوسپر کہ جسنے عذر کے
سبب سے کہولڈالا مثلاً بیماری یا حیض وغیرہ اوسپر قضا نہین **باب** اَكْلُ النَّاسِيْ وَشُرْبُهُ وَ
جِمَاعُهُ لَا يُفْطِرُ بہولے سے کہا لینے اور پینے اور جماع سے روزہ نہ جانے کا بیان **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ

رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَسِيَ وَهُوَ صَائِمٌ فَاَكَلَ
اَوْشَرِبَ فَلْيُتِمَّ صَوْمَهٗ فَاِنَّمَا اَطْعَمَهُ اللهُ وَسَقَاهُ **ترجمہ** ابوہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا جو بھولکر کھالیوے یا پی لیوے اور وہ روزہ دار ہو تو وہ اپنا روزہ پورا کر لیوے اسلیے کہ اوسکو اللہ
تعالی نے کھلا پلا دیا **ف** یہی ہے مذہب اکثر لوگون کا کہ روزہ دار جب بھولے سے کھالے پی
لے یا جماع کرے تو اسکا روزہ نہین جاتا اور یہی قول ہے امام شافعی اور امام ابو حنیفہ اور داؤد کا اور ربیعہ
اور مالک نے کہا ہے کہ روزہ جاتا رہتا ہے اور اوسپر قضا ہے کفارہ نہین اور عطا اور اوزاعی اور لیث
نے کہا ہے کہ جماع مین تو قضا ہے اور کھا نیمین قضا نہین اور احمد کا قول ہے کہ جماع مین قضا اور کفارہ
دونون ہین اور کھا لینے مین کچھ نہین (نووی) اور قوی وہی مذہب اول معلوم ہوتا ہے **باب**
صِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَيْرِ رَمَضَانَ وَاسْتِحْبَابِ اَنْ لَّا يُخْلِيَ شَهْرًا مِّنْ صَوْمٍ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روزیکا بیان سوا رمضان کے اور مستحب ہے کہ کوئی مہینہ روزے سے خالی نہ چھوڑے
عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهَا هَلْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ شَهْرًا مَعْلُوْمًا سِوٰى رَمَضَانَ قَالَتْ وَاللهِ اِنْ صَامَ شَهْرًا مَعْلُوْمًا
سِوٰى رَمَضَانَ حَتّٰى مَضٰى لِوَجْهِهٖ وَلَا اَفْطَرَهٗ حَتّٰى يُصِيْبَ مِنْهُ **ترجمہ** عبد اللہ نے کہا مین نے حضرت
عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے پوچھا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کبھی کسی پورے مہینے روزے رکھتے تھے
رمضان مبارک کے سوا تو انہون نے فرمایا کہ اللہ کی قسم کسی ماہ کے پورے روزے آپ نے نہین رکھے سوا رمضان
شریف کے یہانتک کہ دنیا سے تشریف لیگئے اور نہ کسی پورے مہینے پر افطار کیا تھا یہانتک کہ کوئی دن روزہ نہ رکھا ہو **عَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ
شَقِيْقٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ اَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ
شَهْرًا كُلَّهٗ قَالَتْ مَا عَلِمْتُهٗ صَامَ شَهْرًا كُلَّهٗ اِلَّا رَمَضَانَ وَلَا اَفْطَرَهٗ كُلَّهٗ حَتّٰى يَصُوْمَ
مِنْهُ حَتّٰى مَضٰى لِسَبِيْلِهٖ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **عبد اللہ** بن شقیق نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی
عنہا سے عرض کی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتے تھے کسی ماہ کے پورے دن کا تو انھون نے فرمایا کہ
مین نہین جانتی کہ آپ نے سوا رمضان کے کسی ماہ کے پورے روزے رکھے ہون اور نہ کوئی ماہ پورے افطار
کیا جب تک کہ ایک دو روز روزہ نہ رکھا اور یہین یہانتک کہ آپ گذر دنیا سے تشریف لیگئے سلام اللہ تعالے
کا اور رحمت اونپر **عَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَ يَصُوْمُ حَتّٰى نَقُوْلَ قَدْ صَامَ قَدْ صَامَ وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُوْلَ قَدْ اَفْطَرَ قَدْ اَفْطَرَ قَالَتْ وَمَا رَاَيْتُهٗ صَامَ شَهْرًا كَامِلًا مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ رَمَضَانَ **ترجمہ** عبداللہ بن شقیق نے کہا کہ مین نے پوچھا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روزون کو تو آپ نے فرمایا کہ روزہ رکھتے تھے آپ یہانتک کہ ہم کہتے تھے کہ آپ نے خوب روزے رکھے اور افطار کرتے تھے ایسا کہ ہم کہتے تھے آپ نے بہت دن افطار کیا بہت دن افطار کیا اور فرمایا کہ مین نے آپ کو کبھی نہین دیکھا کہ پورے ماہ روزہ رکھا ہو کبھی جب سے آپ مدینہ تشریف لائے مگر رمضان کا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا مِثْلَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْاِسْنَادِ هِشَامًا وَلَا مُحَمَّدًا **ترجمہ** عبداللہ بن شقیق سے وہی مضمون مروی ہوا اور اس سند مین ہشام اور محمد کا ذکر نہین راوی یون ہین **عَنْ** عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يَصُوْمُ وَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْتَكْمَلَ صِيَامَ شَهْرٍ قَطُّ اِلَّا رَمَضَانَ وَمَا رَاَيْتُهٗ فِيْ شَهْرٍ اَكْثَرَ مِنْهُ صِيَامًا فِيْ شَعْبَانَ **ترجمہ** حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہی کہ اونہون نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہانتک روزے رکھتے تھے کہ ہم کہتے تھے کہ اب افطار نہ کرین گے اور افطار یہانتک کرتے تھے کہ ہم کہتے تھے کہ اب روزہ نہ رکھین گے اور مین نے پورے مہینے کے روزے رکھتے ہوئے انکو کبھی نہ دیکھا سوا رمضان کے اور کسی مہینے مین شعبان سے زیادہ روزے نہ دیکھا **عَنْ** اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا عَنْ صِيَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَ يَصُوْمُ حَتّٰى نَقُوْلَ قَدْ صَامَ وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُوْلَ قَدْ اَفْطَرَ وَلَمْ اَرَهٗ صَائِمًا مِنْ شَهْرٍ قَطُّ اَكْثَرَ مِنْ صِيَامِهٖ مِنْ شَعْبَانَ كَانَ يَصُوْمُ شَعْبَانَ كُلَّهٗ كَانَ يَصُوْمُ شَعْبَانَ اِلَّا قَلِيْلًا **ترجمہ** ابی سلمہ نے کہا مین نے پوچھا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے کیونکر رکھتے تھے انہون نے فرمایا کہ اتنے روزے رکھتے تھے کہ ہم کہتے تھے کہ آپ نے بہت روزے رکھے اور اتنا افطار کرتے تھے کہ ہم کہتے تھے کہ آپ نے بہت افطار کیا اور مین نے انکو جتنا شعبان مین روزے رکھتے دیکھا اتنا اور کسی ماہ مین نہین دیکھا گویا آپ پورے شعبان روزے رکھتے تھے پورے شعبان روزے رکھتے سوا چند روز کے **عَنْ** اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ شَهْرٍ مِنَ السَّنَةِ اَكْثَرَ صِيَامًا مِنْهُ فِيْ شَعْبَانَ وَكَانَ يَقُوْلُ خُذُوْا مِنَ الْاَعْمَالِ مَا تُطِيْقُوْنَ فَاِنَّ اللّٰهَ لَنْ يَمَلَّ حَتّٰى تَمَلُّوْا وَكَانَ يَقُوْلُ

اَحَبُّ الْعَمَلِ اِلَی اللّٰهِ مَادَاوَمَ عَلَیْهِ صَاحِبُهٗ وَاِنْ قَلَّ **ترجمہ** ابو سلمہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت کی کہ انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی ماہ میں سال بھر کے شعبان سے زیادہ روزے نہ رکھتے تھے اور فرماتے تھے کہ اوتنی ہی عبادت کرو جسقدر تم کو طاقت ہے کہ اللہ پاک ثواب دینے سے نہیں تھکیگا اور تم عبادت کرتے کرتے تھک جاوگے اور فرماتے تھے کہ سب سے زیادہ پیارا اللہ پاک کے نزدیک وہ کام ہے جو ہمیشہ چلا جاوے اگرچہ تھوڑا ہی ہو **عَنْ** اِبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا صَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا كَامِلًا قَطُّ غَيْرَ رَمَضَانَ وَكَانَ يَصُوْمُ اِذَا صَامَ حَتّٰى يَقُوْلَ الْقَائِلُ لَا وَاللّٰهِ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتّٰى يَقُوْلَ الْقَائِلُ لَا وَاللّٰهِ لَا يَصُوْمُ **ترجمہ** عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی پورے مہینے کے روزے نہیں رکھے سوا رمضان کے اور آپ کی عادت مبارک تھی کہ روزے رکھتے تھے یہانتک کہ کہنے والا کہتا کہ اللہ کی قسم اب افطار نکرینگے اور افطار کرتے کہ کہنے والا کہتا کہ اللہ کی قسم اب روزہ نرکھینگے **ف** اس سے بھی معلوم ہوا کہ بارہ ماہ برابر روزے رکھنا خلاف سنت ہے اور اسکو محبوب جاننا بدعت ہے اور آنحضرت کی ہدی کے خلاف اور یہ قسم کہانا قائل کے بر سبیل عادت ہے اسی کو اللہ تعالی فرماتا ہے لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ یعنے اس میں مواخذہ نہیں **عَنْ** شُعْبَةَ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ شَهْرًا مُتَتَابِعًا مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ **ترجمہ** شعبہ نے ابی بشر سے بھی روایت کی اس اسناد سے اور اس میں یہ ہے کہ پے در پے کسی ماہ کے روزے نہیں رکھے جب سے مدینہ تشریف لائے باقی مضمون وہی ہے **عَنْ** عُثْمَانَ بْنِ حَكِيْمٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ سَاَلْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنْ صَوْمِ رَجَبٍ وَنَحْنُ يَوْمَئِذٍ فِيْ رَجَبٍ فَقَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يَصُوْمُ **ترجمہ** عثمان حکیم انصاری کے بیٹے سے روایت ہے کہ انہوں نے سعید بن جبیر سے پوچھا رجب کے روزوں سے اور یہ سوال ماہ رجب میں کیا تو سعید نے کہا میں نے سنا ہے ابن عباس سے کہ فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتے تھے یہانتک کہ ہم کہتے تھے اب افطار نکرینگے اور افطار کرتے تھے یہانتک کہ ہم کہتے تھے کہ اب روزہ نرکھینگے **عَنْ** عُثْمَانَ بْنِ حَكِيْمٍ فِيْ هٰذَا بِمِثْلِهٖ **عثمان** سے اس اسناد سے بھی یہی مضمون مروی ہوا **عَنْ** اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُوْمُ حَتّٰى يُقَالَ قَدْ صَامَ قَدْ صَامَ وَيُفْطِرُ حَتّٰى يُقَالَ قَدْ اَفْطَرَ قَدْ اَفْطَرَ **ترجمہ** انس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہانتک روزے رکھتے تھے کہ لوگ کہتے تھے کہ خوب روزے رکھے خوب روزے رکھے اور یہانتک افطا

کرتے تھے کہ لوگ کہتے تھے خوب افطار کیا خوب افطار کیا **ف** ان حدیثون سے کئی باتین معلوم ہوئین اول یہہ کہ مستحب ہی کہ کوئی مہینہ روزے سے خالی نرہے دوسرے یہہ کہ نفل روزے کا کوئی زمانہ معین نہین جب چاہے رکھہ سکتا ہے سوا ای رمضان وعیدین وایام تشریق کے جن مین منع ہے تیسرے یہہ کہ شعبان مین آپ بہ نسبت اور ایام کے زیادہ روزے رکھتے چوتھی یہہ کہ کوئی ماہ سوا رمضان کے پورے روزے سے نہین سرفراز ہوتا تھا کہ کہین امت کو وجوب کا شبہ ہو جاوے اور مثل رمضان کی فرض ہو جاوے یا مشابہت رمضان کی لازم نہ آوے اور صوم رجب کے نہی ثابت ہوئی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ استحباب اور تخصیص بلکہ جیسے نفل روزے مستحب ہین سارے اوقات مین ویسے ہے رجب بہی ہے اور سنن ابی داؤد مین اتنا آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مندوب ہی حرمت کے روزے چار حرام کے مہینون سے اور رجب بہی انہین داخل ہے کذا قال النووی فی شرح مسلم **باب** النھی عن صوم الدھر لمن تضرر بہ او فوت بہ حقا او لم یفطر العیدین والتشریق وبیان تفضیل صوم یوم وافطار یوم **ترجمہ** صوم دہر کی نہی اور صوم داؤدی کی فضیلت **عن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص قال اخبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ یقول لاقومن اللیل ولاصومن النھار ما عشت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انت الذی تقول ذلک فقلت لہ قد قلتہ یا رسول اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانک لا تستطیع ذلک فصم وافطر ونم وقم وصم من الشھر ثلثۃ ایام فان الحسنۃ بعشر امثالھا وذلک مثل صیام الدھر قال قلت فانی اطیق افضل من ذلک قال صم یوما وافطر یومین قال قلت فانی اطیق افضل من ذلک یا رسول اللہ قال صم یوما وافطر یوما وذلک صیام داود وھو اعدل الصیام قال قلت فانی اطیق افضل من ذلک قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا افضل من ذلک قال عبد اللہ بن عمرو لان اکون قبلت الثلاثۃ الایام التی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احب الی من اھلی ومالی **ترجمہ** عبداللہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر لگی کہ مین کہتا ہون کہ مین ساری رات جاگا کرون گا اور ہمیشہ دن کو روزہ رکھا کرون گا جب تک جیون گا سبحان اللہ کیا شوق تھا عبادت کا اور جوانی مین یہہ شوق یہہ تاثیر تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحبت وخدمت کی پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تونے ایسا کہا مین نے عرض کی کہ ہان یا رسول اللہ مین نے ایسا ہی کہا ہے تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اوسکی طاقت نہین رکھہ سکتے اس لیے تم روزے بہی رکھو اور

افطار بھی کرو اور رات کو نماز بھی پڑہو اور سو بھی رہو اور ہر ماہ مین تین دن روزے رکھ لیا کرو اسلیے کہ ہر
نیکی دس گنے لکھی جاتی ہے تو یہ گویا ہمیشہ کے روزے ہوئے (اسلیے کہ تین دہائے تیس ہوگئے) تب مین نے
عرض کی کہ مین اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہون اے رسول اللہ کے آپ نے فرمایا کہ اچھا ایک دن روزہ رکھو اور
دو دن افطار کرو پھر مین نے عرض کی کہ مین اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہون یا رسول اللہ تو آپنے فرمایا ایک
دن روزہ رکھو اور ایک دن افطار کرو اور یہ روزہ ہے حضرت داؤد علیہ السلام کا (یعنے اُن کی عادت یہی
تہی) اور یہ سب روزون سے عمدہ ہے اور معتدل مین نے پھر عرض کی کہ مین اس سے زیادہ طاقت رکہتا ہون
آپ نے فرمایا ان روزون سے افضل کوئی روزہ نہین ہے عبد اللہ بن عمرو فرماتے ہین کہ اگر مین یہ فرمانا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ تین دن روزے ہر ماہ مین رکھ لیا کرو قبول کر لیتا تو یہ مجھے اپنے گھر بار و مال و متاع
سے بھی زیادہ پیارا معلوم ہوتا ہے اور یہ فرمانا اُنکا ایام پیری مین تہا کہ جب ضعف محسوس ہوا **عن**
یحیی قال انطلقت انا وعبد اللہ بن یزید حتی ناتی ابا سلمۃ فارسلنا الیہ رسولا فخرج علینا
واذا عند باب دارہ مسجد قال فکنا فی المسجد حتی خرج الینا فقال
ان تشاءوا ان تدخلوا وان تشاءوا ان تقعدوا ههنا فقلنا لا بل نقعد ههنا فحدثنا قال حدثنی
عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالی عنہما قال کنت اصوم الدہر واقرأ القران کل
لیلۃ قال فاما ذکرت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم واما ارسل الی فاتیتہ فقال لی الم اخبر
انک تصوم الدہر وتقرأ القران کل لیلۃ فقلت بلی یا نبی اللہ ولم ارد بذلک الا الخیر
قال فان بحسبک ان تصوم من کل شہر ثلاثۃ ایام قلت یا نبی اللہ انی اطیق افضل من
ذلک قال فان لزوجک علیک حقا ولزورک علیک حقا ولجسدک علیک حقا قال فصم
صوم داود نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانہ کان اعبد الناس قال قلت یا نبی اللہ وما صوم
داود قال کان یصوم یوما ویفطر یوما قال واقرأ القران فی کل شہر قال قلت یا نبی
اللہ انی اطیق افضل من ذلک قال فاقرأہ فی کل عشرین قال قلت یا نبی اللہ انی اطیق افضل من
ذلک قال فاقرأہ فی عشر قال قلت یا نبی اللہ انی اطیق افضل من ذلک قال فاقرأہ فی سبع
ولا تزد علی ذلک فان لزوجک علیک حقا ولزورک علیک حقا ولجسدک علیک حقا قال
فشددت فشدد علی قال وقال لی النبی صلی اللہ علیہ وسلم انک لا تدری لعلک یطول

يَقُولُ يَا بْنَ عَمْرٍو قَالَ فَصِرْتُ إِلَى الَّذِي قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَبِرْتُ وَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ قَبِلْتُ رُخْصَةَ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ یحیی سے روایت ہے کہ مین اور عبد اسد بن یزید دونو ابو سلمہ کے پاس گئے اور ایک آدمی اون کے پاس بھیجا اور وہ گھر سے نکلے اور ان کے دروازہ پر ایک مسجد تھی کہ جب وہ نکلے تو ہم سب مسجد مین تھے اور اونہون نے کہا کہ چاہو گھر چلو چاہو یہان بیٹھو ہمنے کہا یہین بیٹھین گے اور آپ ہم سے حدیثین بیان فرماتے انہون نے کہا روایت کی مجھسے عبد اسد بن عمرو بن العاص نے اور کہا کہ مین ہمیشہ روزے رکھتا تھا اور ہر شب قرآن پڑھتا تھا (یعنے ساری رات) اور کہا کہ یا تو میرا ذکر آیا نبی صلے اسد علیہ وسلم کے پاس یا آپ نے مجھے بلا بھیجا غرض مین آپ کی خدمت مین حاضر ہوا اور آپنے فرمایا کہ ہم کو کیا خبر نہین لگی ہے کہ تم ہمیشہ روزے رکھتے ہو اور ساری رات قرآن پڑھتے ہو مین نے کہا ہان یا رسول اسد اور مین اس سے بھلائی چاہتا ہون (یعنے ریا و سمعہ مقصود نہین) تب آپنے فرمایا تم کو اتنا کافی ہے کہ ہر ماہ مین تین روزے رکھ لیا کرو مین نے عرض کی کہ اے نبی اسد کے مین اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہون آپنے فرمایا کہ تمہاری بی بی کا حق ہے تمپر اور تمہارے ملاقاتیون کا حق ہے اور تمہارے جسم کا بھی حق ہے تمپر تو اس لیے تم داؤد علیہ السلام کا روزہ اختیار کرو جو نبی تھے اسد تعالی کے اور سب لوگون سے زیادہ اسد کی عبادت کرنیوالے تھے اونہون نے کہا کہ مینے عرض کی کہ اے نبی اسد تعالی کے داؤد کا روزہ کیا تھا آپ نے فرمایا کہ وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے تھے اور آپنے فرمایا کہ قرآن ہر ماہ مین ایکبار ختم کیا کرو مینے عرض کی کہ مین اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہون اے نبی اللہ تعالی کے تو آپ نے فرمایا کہ بیس روز مین ختم کیا کرو مین نے عرض کی کہ اے نبی اسد تعالی کے مین اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہون آپنے فرمایا کہ دس روز مین ختم کرو مین نے عرض کی کہ اے نبی اسد کے مین اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہون آپ نے فرمایا کہ سات روز مین ختم کرو اور اس سے زیادہ نہ پڑھو (اسلیے کہ اس سے کم مین تدبر اور تفکر قرآن مین ممکن نہین) اسلیے کہ تمہاری بی بی کا حق بھی ہے تمپر اور تمہارے ملاقاتیون کا حق ہے تمپر اور تمہارے بدن کا حق ہے تمپر اور مین نے تشدد کیا سو میرے اوپر تشدد ہوا اور نبی صلی اسد علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ تم نہین جانتے شاید تمہاری عمر دراز ہو (تو اتنا بار تمپر گران ہوگا اور امور دین مین خلل آویگا سبحان اسد یہ آپ کی شفقت اور انجام بینی تھی) اور آخر وہی ہوا) کہا عبد اسد نے کہ پھر مین اسی حال کو پہونچا جسکا آپنے مجھ سے ذکر کیا تھا اور جب مین بوڑھا ہوا تو آرزو کی مین نے کہ کاش مین نبی صلے اسد علیہ وسلم کی رخصت قبول کر لیتا

عن يحيى بن أبي كثير بهذا الإسناد وزاد فيه بعد قوله من كل شهر ثلاثة أيام فإن بكل حسنة عشر أمثالها فذلك الدهر كله وقال في الحديث قلت وما صوم نبي الله داود قال نصف الدهر ولم يذكر في الحديث من قراءة القرآن شيئا ولم يقل وإن لزورك عليك حقا ولكن قال إن لولدك عليك حقا **ترجمہ** یحییٰ سے اس اسناد سے بھی روایت مروی ہوئی اور اوس مین تین دن کے روزون کے بعد یہ بات زیادہ ہے کہ ہر نیکی دس گنے ہوتی ہے اور یہ ثواب مین ہمیشہ کا روزہ ہوا اور حدیث مین یہ بھی ہے کہ عبداللہ نے کہا مین نے عرض کی کہ داؤد نبی اللہ کا روزہ کیا ہے تو آپنے فرمایا سب دنون کا آدھا یعنے وہی ایک دن روزہ ایک دن افطار اور اس روایت مین قرارت قرآن مجید کا مطلق ذکر نہین اور ملاقاتیون کے حق بھی مذکور نہین اور یہ ہے کہ تمہارے بچہ کا تم پر حق ہے **عن** أبي سلمة عن عبد الله ابن عمرو بن العاص قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم اقرأ القرآن في كل شهر قال قلت إني أجد قوة قال فاقرأه في عشرين ليلة قال قلت إني أجد قوة قال فاقرأه في سبع ولا تزد على ذلك **ترجمہ** ابی سلمہ نے عبداللہ سے روایت کی کہ انہون نے کہا مجھسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن ختم کرو ہر ماہ مین ایک بار مین نے کہا مجھہ مین قوت اور ہے آپنے فرمایا بیس دن مین مین نے کہا اور قوت ہے آپنے فرمایا ختم کرو سات دن مین اور اس سے زیادہ قرارت نہ کرو **فائدہ** ان روایتون سے معلوم ہوا کہ ایک شبہ ختم جو رمضان شریف مین مروج ہے اور حافظون کو اوس پر ناز ہے یہ خلاف سنت اور حقیقت مین بدعت ہے اور اوس پر ناز سراپا حماقت ہے **عن** أبي سلمة بن عبد الرحمن عن عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله تعالى عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا عبد الله لا تكن مثل فلان كان يقوم الليل فترك قيام الليل **ترجمہ** ابی سلمہ راوی ہین کہ عبداللہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عبداللہ ایسا نہ ہو کہ تم فلانے کے مثل ہو جاؤ کہ وہ شخص رات کو اٹھا کرتا تھا پھر اوس نے اٹھنا چھوڑ دیا یعنے بہت جاگنے سے کہین دب نہ جاؤ **عن** عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله عنهما يقول بلغ النبي صلى الله عليه وسلم أني أصوم أسرد وأصلي الليل فإما أرسل إلي وإما لقيته فقال ألم أخبر أنك تصوم ولا تفطر وتصلي الليل فلا تفعل فإن لعينك حظا ولنفسك حظا ولأهلك حظا فصم وأفطر وصل ونم وصم من كل عشرة أيام يوما ولك أجر تسعة قال إني أجدني أقوى من ذلك يا نبي الله قال صم صيام

داود علیہ السلام قال وکیف کان داود یصوم یا نبی اللہ قال کان یصوم یوما ویفطر
یوما ولا یفر اذا لاقی قال من لی بہذہ یا نبی اللہ قال عطاء فلا ادری کیف ذکر صیام
الابد فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا صام من صام الابد **ترجمہ** عبداللہ کہتے تہے کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر پہونچی کہ مین برابر روزے رکہا جاتا ہون اور ساری رات نماز پڑہتا ہون تو آپنے کسی
کو میرے پاس بہیجا یا مین آپسے ملا تو آپنے فرمایا کہ مجہے خبر لگی ہے کہ تم برابر روزے رکہتے ہو اور بیچ مین افطار نہین
کرتے اور ساری رات نماز پڑہتے ہو تو ایسا مت کرو کہ اس لیے کہ تمہاری آنکہون کا بہی کچہ حصہ ہے اور تمہاری
ذات کا بہی حصہ ہے اور تمہاری بی بی کا بہی سو تم روزہ رکہو اور افطار بہی کرو اور نماز بہی پڑہو سو بہی ہو
اور ہر دس دن مین ایک روز روزہ رکہہ لیا کرو کہ تمکو اس نو دن کا بہی ثواب ملے تو مین نے عرض کی کہ مین اپنے مین
اس سے زیادہ قوت پاتا ہون ای نبی اللہ تعالی کے آپنے فرمایا کہ خیر داود علیہ السلام کا روزہ رکہو مین نے کہا ان
کا روزہ کیا تہا ای نبی اللہ تعالی کے آپنے فرمایا وہ ایک دن روزہ رکہتے تہے اور ایک دن افطار کرتے تہے
اور جب دشمن کے مقابل ہوتے تو کبہی نہ بہاگتے (یعنے جہاد سے) تو عبداللہ نے کہا یہ دشمن سے نہ بہاگنا مجہے کہان
نصیب ہو سکتا ہے ای نبی اللہ تعالے کے (یعنے یہ بڑی قوت و شجاعت کی بات ہے) عطا نے کہا جو راوی
حدیث ہین کہ پہر مین نہین جانتا کہ ہمیشہ روزون کا کیونکر ذکر آیا اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسپر فرمایا
کہ جسنے ہمیشہ روزہ رکہے اوسنے روزہ ہی نہین رکہا یعنے مطلق ثواب نہ پایا جسنے ہمیشہ روزہ رکہا اُس
نے روزہ ہی نہ رکہا جسنے ہمیشہ روزہ رکہا اوسنے روزہ ہی نہ رکہا **مسلم** رحمۃ اللہ علیہ مؤلف کتاب فرماتے
ہین کہ روایت کی مجہسے محمد بن حاتم نے اون سے محمد بن بکر نے اون سے ابن جریج نے اس اسناد سے اور کہا
کہ ابو العباس شاعر نے انکو خبر دی مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ابو العباس ابن سائب ابن فروخ اہل مکہ سے
ہین اور ثقہ اور عدل ہین **مترجم** کہتا ہے ابو العباس اوپر کی روایت کے راوی تہے اس لیے مسلم رحمۃ
اللہ علیہ نے انکی توثیق فرمائی **عن** حبیب سمع ابا العباس سمع عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ
تعالی عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عبد اللہ بن عمرو انک لتصوم
الدہر وتقوم اللیل وانک اذا فعلت ذلک ہجمت لہ العین ونہکت لا صام من صام
الابد صوم ثلثۃ ایام من الشہر صوم الشہر کلہ قلت فانی اطیق اکثر من ذلک
قال فصم صوم داود کان یصوم یوما ویفطر یوما ولا یفر اذا لاقی **ترجمہ**

حبیب سے روایت ہی کہ انہون نے ابو العباس سے سنا کہ عبد اللہ بن عمرو نے کہا کہ مجھسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ ای عبد اللہ تم ہمیشہ روزے رکھتے ہو اور ساری رات جاگتے ہو اور تم جب ایسا کروگے تو آنکھین پہر پہر آئینگی
اور ضعیف ہوجاینگی اور جسنے ہمیشہ روزہ رکھا اوسنے تو روزہ ہی نہین رکھا اور ہر ماہ مین تین دن روزہ رکھنا
گویا پورے ماہ کا رکھنا ہے (یعنے ثواب کی راہ سے) تو مینے عرض کیے کہ مین اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہون
تو آپنے فرمایا اچھا صوم داودی رکھا کرو اور وہ یہ ہے کہ داود علیہ السلام ایک دن روزہ رکھتے تھے ایک دن
افطار کرتے تھے اور پہر وہی جب دشمن کے آگے ہوتے تو کبھی نہ بہاگتے (یعنے اتنی قوت پر بھی ہمیشہ روزہ رکھتے
تھے جیسے تمنے اختیار کیا ہے) **عَنْ** حَبِيْبِ بْنِ اَبِیْ ثَابِتٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ نَفِهَتِ النَّفْسُ
ترجمہ حبیب سے اس اسناد سے یہی روایت مروی ہے اور اس مین یہ ہے کہ تمہاری جان تہک جاوے گی
عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَمْ اُخْبَرْ
اَنَّكَ تَقُوْمُ اللَّيْلَ وَتَصُوْمُ النَّهَارَ قَالَ اِنِّیْ اَفْعَلُ ذٰلِكَ فَاِنَّكَ اِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ هَجَمَتْ عَيْنَاكَ وَ
نَفِهَتْ نَفْسُكَ لِعَيْنِكَ حَقٌّ وَلِنَفْسِكَ حَقٌّ وَلِاَهْلِكَ حَقٌّ قُمْ وَنَمْ وَصُمْ وَاَفْطِرْ **ترجمہ** عبد اللہ نے
کہا مجھسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا مجھے خبر نہین لگی کہ تم رات بہر جاگتے ہو اور ہمیشہ دن کو روزہ
رکھتے ہو مینے عرض کی کہ ہان مین ایسا کرتا ہون آپنے فرمایا کہ اگر تم ایسا کروگے تو تمہاری آنکھین پہر پہر آوینگی
اور جان تہک جاوے گی اور تمہاری آنکھ کا بھی آخر تجپر حق ہے اور تمہاری جان کا بھی حق ہے اور تمہارے
گھر والون کا بھی سو تم جاگو بھی سوو بھی روزہ بھی رکھو افطار بھی کرو **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَبَّ الصِّيَامِ اِلَی اللّٰهِ صِيَامُ دَاوٗدَ وَاَحَبَّ الصَّلٰوةِ اِلَی اللّٰهِ صَلٰوةُ
دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُوْمُ ثُلُثَهٗ وَيَنَامُ سُدُسَهٗ وَكَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا
وَّيُفْطِرُ يَوْمًا **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو نے کہا کہ مجھسے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سب قسم کے روزون
سے زیادہ پیارا روزہ اللہ کو داود علیہ السلام کا ہے اور سب سے زیادہ پیاری اللہ کو داود علیہ السلام کی نماز تھی
(یعنے رات کی) کہ وہ سوتے تھے آدہی رات تک اور جاگتے تھے تہائی حصہ اور پہر سو جاتے تھے (یعنے تہجد پڑہ کر)
چھٹے حصہ مین رات کے اور ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے تھے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ
عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَحَبُّ الصِّيَامِ اِلَی اللّٰهِ
صِيَامُ دَاوٗدَ وَكَانَ يَصُوْمُ نِصْفَ الدَّهْرِ وَاَحَبُّ الصَّلٰوةِ اِلَی اللّٰهِ صَلٰوةُ دَاوٗدَ كَانَ يَرْقُدُ شَطْرَ

اللَّيْلِ ثُمَّ يَقُومُ ثُمَّ يَرْقُدُ اٰخِرَهٗ فَيَقُومُ ثُلُثَ اللَّيْلِ بَعْدَ شَطْرِہٖ قُلْتُ لِعَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ اَعَمْرُو بْنُ اَوْسٍ كَانَ يَقُوْلُ يَقُوْمُ ثُلُثَ اللَّيْلِ بَعْدَ شَطْرِہٖ قَالَ نَعَمْ **ترجمہ** عبداللہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روزون مین پیارہ روزہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے کہ وہ آدہی زمانہ مین روزہ رکھتے تھے اور سب سے زیادہ پیاری نماز انکی نماز ہے کہ وہ آدہی رات تک پہلے سو جاتے تھے اور پہر اٹھتے تھے اور اخیر مین پہر سو جاتے تھے اور آدہی رات کے بعد جو ایک ثلث شب تک نماز پڑہتے (ابن جریج راوی نے کہا) کہ مین نے پوچھا عمرو بن دینار سے (یہ ان کے شیخ ہین اس روایت مین) کہ کیا عمرو بن اوس نے یہ کہا کہ پہر جاگتے تھے اور نماز پڑہتے تھے تہائی رات تک آدہی رات کے بعد تو انہون نے کہا کہ ہان **عن** اَبِيْ قِلَابَةَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُو الْمَلِيْحِ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ اَبِيْكَ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فَحَدَّثَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذُكِرَ لَهٗ صَوْمِيْ فَدَخَلَ عَلَيَّ فَاَلْقَيْتُ لَهٗ وِسَادَةً مِّنْ اَدَمٍ حَشْوُهَا لِيْفٌ فَجَلَسَ عَلَى الْاَرْضِ وَصَارَتِ الْوِسَادَةُ بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ فَقَالَ لِيْ اَمَا يَكْفِيْكَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ خَمْسًا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ سَبْعًا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ سَبْعًا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ تِسْعًا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِحْدٰى عَشَرَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَوْمَ فَوْقَ صَوْمِ دَاوٗدَ شَطْرَ الدَّهْرِ صِيَامُ يَوْمٍ وَاِفْطَارُ يَوْمٍ **ترجمہ** ابو قلابہ نے کہا مجھے خبر دی ابو الملیح نے کہ مین داخل ہوا تمہارے باپ کے ساتھ عبداللہ بن عمر کے پاس اور انہون نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے آگے میرے روزون کا ذکر ہوا کہ آپ میرے پاس تشریف لائے اور مین آپ کے لیے وہ تکیہ ڈالا کہ وہ چمڑے کے تہے اور اس مین کہجور کا کھوجہ بہرا ہوا تہا پہر آپ زمین پر بیٹھ گئے اور وہ تکیہ میرے اور آپ کے بیچ مین ہو گیا پہر آپنے فرمایا کیا تم کو تین روزے ہر ماہ مین کافی نہین مین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ (یعنے مین اس سے زیادہ قوی ہون) پہر آپنے فرمایا پانچ سہی مین نے عرض کیا یا رسول اللہ آپنے فرمایا سات مین نے عرض کی یا رسول اللہ آپ نے فرمایا نو مین نے عرض کی یا رسول اللہ آپنے فرمایا گیارہ مین نے عرض کی یا رسول اللہ آپنے فرمایا داؤد کے روزے کے برابر کوئی روزہ نہین کہ وہ آدہے ایام روزہ رکھتے تھے اس طرح کہ ایک دن روزہ ہوتا ایک دن افطار ہوتا **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ صُمْ يَوْمًا وَّلَكَ اَجْرُ مَا بَقِيَ قَالَ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَكْثَرَ

مِنْ ذٰلِكَ قَالَ صُمْ يَوْمَيْنِ وَلَكَ أَجْرُ مَا بَقِيَ قَالَ إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَكَ الْأَجْرُ مَا بَقِيَ قَالَ إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ صُمْ أَرْبَعَةَ أَيَّامٍ وَلَكَ الْأَجْرُ مَا بَقِيَ قَالَ إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ صُمْ أَفْضَلَ الصِّيَامِ عِنْدَ اللّٰهِ صَوْمَ دَاوُدَ كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا **ترجمہ** عبداللہ بن عمرو نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ ایک دن روزہ رکھو اور تم کو دوسرے دنوں کا بھی ثواب ہے تو عبداللہ نے کہا میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں آپ نے فرمایا کہ دو دن روزہ رکھو اور تم کو باقی دنوں کا بھی ثواب ہے انہوں نے پھر کہا کہ میں اس سے زیادہ قوت رکھتا ہوں آپ نے فرمایا تین دن روزہ رکھو اور تمکو باقی دنوں کا ثواب ہے اور انہوں نے کہا میں اس سے زیادہ کی قوت رکھتا ہوں آپ نے فرمایا کہ چار دن روزہ رکھو اور تمکو باقی دنوں کا بھی ثواب ہے انہوں نے عرض کی میں اس سے زیادہ قوت رکھتا ہوں آپ نے فرمایا کہ سب روزوں سے افضل روزہ اور روزہ اللہ کے نزدیک صوم داؤد علیہ السلام ہے کہ وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایکدن افطار کرتے تھے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو بَلَغَنِي أَنَّكَ تَصُومُ النَّهَارَ وَتَقُومُ اللَّيْلَ فَلَا تَفْعَلْ فَإِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَظًّا وَلِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَظًّا وَإِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَظًّا صُمْ وَأَفْطِرْ صُمْ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَذٰلِكَ صَوْمُ الدَّهْرِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ بِي قُوَّةً قَالَ فَصُمْ صَوْمَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ صُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمًا فَكَانَ يَقُولُ يَا لَيْتَنِي أَخَذْتُ بِالرُّخْصَةِ **ترجمہ** عبداللہ بن عمرو نے کہا کہ مجھسے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مجھے خبر پہونچی ہے کہ تم ہمیشہ روزے رکھتے ہو دن کو اور ساری رات جاگتے ہو سو ایسا نہ کرو اسلیے کہ تمہارے بدن کا تم پر حق ہے اور تمہاری آنکھ کا حصہ ہے اور تمہاری بیوی کا تم پر حصہ ہے تم روزہ رکھو اور افطار کرو اور روزہ رکھو تین دن ہر ماہ میں سو یہی ہمیشہ کا روزہ ہے یعنی ثواب کی رو سے میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ مجھے قوت اس سے زیادہ ہے اور روزہ رکھو تم داؤد علیہ السلام کا ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن افطار کرو تو عبداللہ آخر عمر میں کہتے تھے کہ کاش میں رخصت قبول کرتا تو خوب ہوتا **ف** ان سب روایتوں سے عبداللہ بن عمرو کے کئی امور ثابت ہوئے اول رفق اور نرمی اور شفقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی امت مرحومہ پر اور ارشاد انکی صلاح وخیر کا اور تعلیم وتلقین آپ کی ان کے آرام ورحمت کے لیے اور کمال اہتمام جناب رسالت مآب کا اس باب میں اور روکنا نہایت تعمق اور استغراق سے عبادات شاقہ میں کہ وہ مانع ہو جاتا ہے اداے حقوق آخر سے اور سنت ہمیشہ متوسط ہے

ہے جیسے ایمان و اسلام سب ادیان مین متوسط ہے اور یہ جو فرمایا آپ نے کہ فلان شخص کی مثل نہو کہ وہ رات کو جاگتا
تہا پہر جاگنا چہوڑ دیا اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالی نے مذمت کی ہے اون لوگون کی جو عبادات شاقہ کرتے
ہین اور پہر اُس سے بیزار ہوکر چہوڑ دیتے ہین جیسے فرمایا وَرَهْبَانِيَّةً ابْتَدَعُوهَا دوسری یہ کہ ان
روایتون مین صوم الدہر کی نہی وارد ہوئی اور ظاہریہ کا مذہب یہی ہے کہ صوم دہر ممنوع ہے بلحاظ انہی
روایتون کے اور جمہور کے نزدیک اگر ایام منہی عنہ مین یعنے عیدین مین اور ایام تشریق مین روزہ نہ رکہے
تو روا ہے اور مذہب شافعی کا یہی ہے کہ اگر سب دن روزے رکہے سوا ان پانچ دن کے تو کراہت نہین ہے بلکہ
مستحب ہے مگر شرط یہ ہے کہ اور حقوق مین کمی نہو اور اگر اور حقوق معاش وغیرہ مین کمی ہو تو مکروہ ہے اور
ان کے دلیل حدیث حمزہ بن عمرو ہے کہ اونہون نے عرض کی کہ یا رسول اللہ مین برابر روزے رکہتا ہون تو کیا سفر
مین بہی رکہون آپنے فرمایا کہ چاہو تو رکہو اور اسکو بخاری او رمسلم نے روایت کیا ہے غرض یہ کہ اگر یہ مکروہ ہوتا
تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اجازت نہ دیتے علی الخصوص سفر مین اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بہی مروی ہے کہ وہ
برابر روزے رکہتے تہے یعنے عمر خطاب کی صاحبزادی اور ایسے ہی ابو طلحہ اور حضرت عائشہ اور اکثر سلف سے مروی ہے
اور یہ جو حدیث مین وارد ہوا ہے کہ آپنے فرمایا جسنے ہمیشہ روزے رکہے اوس نے روزہ ہی نہین رکھا اُس کے
بہت جواب دیے ہین اول یہ کہ مراد اس سے وہی شخص ہے جو اُن پانچ دنون مین بہی روزہ رکہے اور یہ جواب حضرت عائشہ
رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی ہے دوسرا جواب یہ ہے کہ مراد اُس سے وہ شخص ہے جس سے اور حقوق واجبہ مین خلل واقع
ہو وے اور مسلم نے ذکر کیا ہے کہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص بہی آخر عمر مین نادم ہوئے اور ضعف اُنکو بہی لاحق
ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جانا تہا کہ اُن کو ضعف ہو جاویگا پس نہی اوسی کے ساتہہ خاص ہے جسکو ضعف
ہو جاوے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہی کہ یہ تم سے نہین ہو سکیگا اس مین اشارہ تہا اون کے عجز
کی طرف باقی رہا ساری رات نماز پڑہنا اوس کو نووی نے علی الاطلاق مکروہ لکہا ہے
اور اُسکو علماء رضی اللہ عنہم نے مکروہ لکہا ہے اسلیے کہ ساری رات جاگنے مین ضرر یقینی ہے
بخلاف روزے کے اور جو رات بہر جاگیگا تو خواہ نخواہ دن کو سوویگا اور اس مین اور حقوق کا اتلاف ضرور
ہوگا اور اگر دن کو بہی مطلق نہ سویا تو موت یقینی ہے اور ان احادیث مین تصریح ہے کہ صوم داؤد علیہ السلام
افضل صیام ہے اور یہی مذہب ہے متولی کا جو اصحاب شافعی مین سے ہین کہ اُن کے نزدیک دائما روزے سے صوم
داؤدی افضل ہے اور بعضون نے علی الدوام روزے کو افضل کہا ہے اور کہا ہے کہ یہ روایتین خاص ہین عبد اللہ

بن عمرو بن العاص کے واسطے مگر احادیث سے قول اول کو ترجیح معلوم ہوتی ہے یعنی صوم داؤدی افضل صیام ہے
اور قرارت وختم قرآن مین صحابہ مختلف تھے بعض ایک ماہ مین ختم کرتے بعض بیس روز مین بعض دس روز مین بعض
سات دن مین بعض تین دن مین بعض ایک رات ایک دن مین بعض ہر رات مین بعض ایک ساتھ ایک دن مین
تین ختم فرماتے اور ان کے نامون کی تفصیل نووی نے بخوبی کی ہے اپنی کتاب اداب القرا مین اور مذہب
مختار یہہ ہے کہ جسپر دوام ہوسکے وہ اولی ہے اور جسقدر مین نشاط باقی رہی اور دل بیزار نہ ہوا اور اگر اس
کے ساتھہ زیادہ قرارت بہی ہو تو نور علی نور ہے اور عبد اللہ بن عمرو نے جو قبول کی آرزو رخصت کی اس سے
معلوم ہوا کہ عمدہ عبادت وہی ہے جسپر ساری عمر قیام ہوسکے اور یہی منطوق ہے احادیث صحیحہ کا اور یہہ
جو فرمایا کہ تیری اولاد کا حق ہے تجہپر اس سے معلوم ہوا کہ باپ کو تعلیم اولاد کی ضرور ہی اگر باپ نہ ہو تو ماں
کو تعلیم دینی ضرور ہی اور انکو اس تعلیم مین اجر ہے **باب** اسْتِحْبَابِ صِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ
شَهْرٍ وَّصَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ وَعَاشُورَاءَ وَالْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ ہر ماہ مین تین روزے اور عرفہ کے روزے
اور عاشورے کے روزے اور پیر اور جمعرات کے روزے کی فضیلت کا بیان **عَنْ** مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ أَنَّهَا
سَأَلَتْ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ
مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ قَالَتْ نَعَمْ فَقُلْتُ مِنْ أَيِّ أَيَّامِ الشَّهْرِ كَانَ يَصُومُ قَالَتْ لَمْ يَكُنْ يُبَالِي
مِنْ أَيِّ أَيَّامِ الشَّهْرِ يَصُومُ **ترجمہ** معاذہ عدویہ نے پوچھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کیا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ہر ماہ مین تین روزے رکہتے تہے انہون نے فرمایا کہ ہان پہر پوچہا کن دنون مین انہون نے فرمایا
کچہ پروا نہ کرتے تہے کسی دنون مین بہی رکہہ لیتے تہے **ف** اس سے مستحب ہونا ہر ماہ مین تین دن روزے
کا ثابت ہوا **عَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَهُ أَوْ قَالَ لِرَجُلٍ وَهُوَ يَسْمَعُ يَا فُلَانُ أَصُمْتَ مِنْ سُرَّةِ هٰذَا الشَّهْرِ قَالَ لَا قَالَ فَإِذَا
أَفْطَرْتَ فَصُمْ يَوْمَيْنِ **عمران** نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا یا اور کسی سے فرمایا اور
یہہ سنتے تہے غرض آپ نے فرمایا کہ اے فلانے تم نے اس ماہ کے بیچ مین روزے رکہے انہون نے کہا نہین آپ
نے فرمایا پہر جب تم افطار کرو تو دو روزے روزہ رکہو **عَنْ** أَبِي قَتَادَةَ رَجُلٌ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَيْفَ تَصُومُ فَغَضِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَوْلِهِ فَلَمَّا
رَأَى عُمَرُ غَضَبَهُ قَالَ رَضِينَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ

وَغَضَبِ رَسُوْلِهٖ فَجَعَلَ عُمَرُ يُرَدِّدُ هٰذَا الْكَلَامَ حَتّٰى سَكَنَ غَضَبُهٗ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ مَنْ يَّصُوْمُ الدَّهْرَ كُلَّهٗ قَالَ لَا صَامَ وَلَا اَفْطَرَ اَوْ قَالَ لَمْ يَصُمْ وَلَمْ يُفْطِرْ قَالَ كَيْفَ مَنْ يَّصُوْمُ يَوْمَيْنِ وَيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ وَيُطِيْقُ ذٰلِكَ اَحَدٌ قَالَ كَيْفَ مَنْ يَّصُوْمُ يَوْمًا وَّ يُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ ذَاكَ صَوْمُ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ كَيْفَ مَنْ يَّصُوْمُ يَوْمًا وَّيُفْطِرُ يَوْمَيْنِ قَالَ وَدِدْتُ اَنِّيْ طُوِّقْتُ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ وَّرَمَضَانُ اِلٰى رَمَضَانَ فَهٰذَا صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهٖ وَصِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ اَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِيْ قَبْلَهٗ وَالسَّنَةَ الَّتِيْ بَعْدَهٗ وَصِيَامُ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ اَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِيْ قَبْلَهٗ **ترجمہ** ابو قتادہ نے روایت کی کہ ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کی کہ آپ کیونکر روزہ رکھتے ہین او سپر آپ غصے ہوگئے (یعنے اس لیے کہ یہ سوال بےموقع تھا اسکو لازم تھا کہ یون پوچھتا کہ مین روزہ کیونکر رکھون) پھر جب حضرت عمر نے آپ کا غصہ دیکھا تو عرض کرنے لگے مین راضی ہوا اللہ تعالی کے معبود ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر اور محمد کے نبی ہونے پر اور پناہ مانگتے مین ہم اللہ کے غصہ سے اللہ کے ساتھ اور اوسکے رسول کے غصہ سے غرض حضرت عمر بار بار ان کلمات کو کہتے تھے یہانتک کہ غصہ آپکا تھم گیا پھر حضرت عمر نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے جو ہمیشہ روزہ رکھے وہ کیسا ہے آپ نے فرمایا نہ اوسنے روزہ رکھا نہ افطار کیا پھر کہا جو دو دن روزہ رکھے اور ایک دن افطار کرے وہ کیسا آپنے فرمایا ایسی طاقت کسکو ہے (یعنی اگر طاقت ہو تو خوب ہے) پھر کہا جو ایک دن روزہ رکھے ایکدن افطار کرے آپ نے فرمایا یہہ روزہ ہے داؤد علیہ السلام کا پھر کہا جو ایکدن روزہ رکھے اور دو دن افطار کرے آپنے فرمایا مین آرزو رکھتا ہون کہ مجھے اتنی طاقت ہو (یعنے یہ بہت خوب ہے اگر طاقت ہو) پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین روزے ہر ماہ مین اور رمضان کے روزے ایک رمضان کے بعد دوسرے رمضان تک یہ ہمیشہ کا روزہ ہے (یعنے ثواب مین) اور عرفہ کے دن کا روزہ ایسا ہے کہ مین امیدوار ہون اللہ پاک سے کہ ایک سال اگلے اور ایک سال پچھلے گناہون کا کفارہ ہوجاوے **ف** اس حدیث سے عرفہ اور عاشورہ کے روزے کی فضیلت معلوم ہوئی اور ہر ماہ مین تین روزے رکھنے سے معلوم ہوا کہ سال بھر کے روزون کا ثواب ملتا ہے **عَنْ** اَبِيْ قَتَادَةَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ صَوْمِهٖ قَالَ فَغَضِبَ

فغضب رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال عمر رضي الله عنه رضينا بالله ربا وبالاسلام دينا وبمحمد ... رسولا وببيعتنا بيعة قال فسئل عن صيام الدهر فقال لا صام ولا افطر او ما صام وما افطر قال فسئل عن صيام يومين وافطار يوم قال ومن يطيق ذلك قال وسئل عن صوم يوم وافطار يومين قال ليت ان الله قوانا لذلك قال وسئل عن صوم يوم وافطار يوم قال ذاك صوم اخي داود عليه السلام قال وسئل عن صوم الاثنين قال ذاك يوم ولدت فيه ويوم بعثت او انزل علي فيه قال فقال صوم ثلاثة من كل شهر ورمضان الى رمضان صوم الدهر قال وسئل عن صوم يوم عرفة فقال يكفر السنة الماضية والباقية قال وسئل عن صوم يوم عاشوراء فقال يكفر السنة الماضية وفي هذا الحديث في رواية شعبة قال وسئل عن صوم يوم الاثنين والخميس فسكتنا عن ذكر الخميس لما نراه وهما **ترجمہ** ابوقتادہ سے وہی مضمون مروی ہوا کہ آپ سے کسی نے آپکے روزون کو پوچھا اور آپ غصہ ہوئے پھر حضرت عمر نے وہی عرض کیا جو اوپر مذکور ہوا اور اس مین اتنا زیادہ ہے کہ راضی ہوئے ہم اپنی بیعت سے کہ وہی بیعت ہے اور سوال ہوا صیام الدہر کا تو آپنے فرمایا نہ اوس نے روزہ رکھا نہ افطار کیا پھر سوال ہوا دو روز روزہ اور ایک روز افطار سے تو آپنے فرمایا اوسکی طاقت کسی ہے پھر سوال ہوا ایکدن افطار اور دو دن روزہ سے تو آپ نے فرمایا کاش کہ اللہ تعالی ہم کو ایسی قوت دیوے اور سوال ہوا ایک دن افطار اور ایک دن روزے سے تو فرمایا یہ میرے بہائی داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے اور سوال ہوا دوشنبہ کے روزے کا تو فرمایا مین اسیدن پیدا ہوا ہون اور اسیدن نبی ہوا ہون یا فرمایا اوسیدن مجہپہ وحی اوتری ہے اور فرمایا رمضان کے روزے اور ہر ماہ مین تین روزے یہ صوم الدہر ہے اور عرفہ کے روزہ کو پوچھا تو فرمایا کہ ایک سال گذرا ہوا اور ایک سال آگے آنیوالے کا کفارہ ہے اور عاشورے کے روزیکو پوچھا تو فرمایا ایک سال گذرے ہوے کا کفارہ ہے مسلم نے فرمایا اسیطرح شعبہ کی روایت مین کہ پوچھا آپ سے دوشنبہ اور پنجشنبہ کے روزیکو تو ہمنے پنجشنبہ کا ذکر نہین کیا اسلیے کہ اس مین وہم ہے **ف** اس روایت مین مسلم نے فرمایا کہ ہم نے پنجشنبہ کے ذکر کو وہم سمجہا ان لیے ذکر نہین کیا وجہ اسکی یہ ہے کہ دوشنبہ کے سوال مین اگر پنجشنبہ کا بہی ذکر ہو تو آگے جو مذکور ہوتا ہے کہ مین اسیدن پیدا ہوا اوسی دن نبی ہوا اسکو ربط نہین رہتا اس لیے کہ یہ سب دوشنبہ ہی کا ہوا ہے اور قاضی عیاض نے فرمایا کہ ممکن ہے کہ

روایت شعبہ کی صحیح ہوا اور پنجشنبہ کا ذکر بہی اوس مین ہے مگر ولادت آپ کی دوشنبہ ہی سے متعلق ہوا اور کفارہ گنا ہون کا جو حدیث شریف مین مذکور ہے مراد اُس سے گناہان صغیرہ نہین ہین تو کبیرہ مین بہی کچہ تخفیف ہوتی ہے اور اگر کبیرہ صغیرہ دونون نہین ہین تو عبادات سے رفع درجات ہوتے ہین اور تین روزے جو مذکور ہوے ہر ماہ مین انکو ایام بیض کہتے ہین اور ایک جماعت صحابہ وتابعین سے مروی ہے کہ ایام بیض تیرہوین چودہوین پندرہوین ہین کہ اونہی مین حضرت عمر اور ابن مسعود اور ابو ذر ہین اور بعضون نے آخر ماہ کہین ہین اور بعضون نے تین دن اول کے کہین ہین اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا اور بعض اور علما نے اختیار کیا ہے کہ ایک ماہ مین ہفتہ اور یکشنبہ اور دوشنبہ کو روزہ رکہے اور دوسرے مین سہ شنبہ اور چہارشنبہ اور پنجشنبہ کو رکہے غرض اسیطرح اور بہی اقوال ہین اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارک یہ تہی کہ ان کے لیے کوئی دن مقرر نہ فرماتے تہے جیسا اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی ہو چکا ہے۔

عن شُعْبَةَ فِي هٰذَا الْاِسْنَادِ شعبہ سے بہی روایت اس سند سے مروی ہوئی ہے **عن** غَيْلَانَ بْنِ جَرِيْرٍ فِي هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِ حَدِيْثِ شُعْبَةَ غَيْرَ اَنَّهٗ ذَكَرَ فِيْهِ الْاِثْنَيْنِ وَلَمْ يَذْكُرِ الْخَمِيْسَ **ترجمہ** غیلان نے بہی روایت اس اسناد سے بیان فرمائی مگر اوس مین دوشنبہ کے بعد پنجشنبہ کا ذکر نہین ہے **عن** اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ فَقَالَ فِيْهِ وُلِدْتُ وَفِيْهِ اُنْزِلَ عَلَيَّ **ابو قتادہ** سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہا دوشنبہ کے روزہ کو تو آپ نے فرمایا مین اسیدن پیدا ہوا ہون اور اسیدن مجہپر وحی اوتری ہے

باب صَوْمِ سَرَرِ شَعْبَانَ شعبان کے روزون کا بیان **عن** عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ اَوْ لِاٰخَرَ اَصُمْتَ مِنْ سَرَرِ شَعْبَانَ قَالَ لَا قَالَ اِذَا اَفْطَرْتَ فَصُمْ يَوْمَيْنِ **ترجمہ** عمران نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے فرمایا کہ تم نے شعبان کے اول مین کچہ روزے رکہے اونہون نے کہا نہین آپنے فرمایا جب تم افطار کر دن تمام کر لو تو دو روزے روزہ رکہو **فائدہ** سَرَر کے معنی اوزاعی اور ابو عبید اور جمہور علما نے آخر ماہ کہین ہین اس لیے کہ وہ استرار سے مشتق ہے اور استرار چہپانا ہے اور اُن دنون مین قمر چہپ جاتا ہے اور بعضون کا قول ہے کہ مراد اُس سے مہینے کا بیچ ہے اور ابو داؤد نے اوزاعی سے نقل کیا کہ مراد اُس سے اول ماہ ہے اور اس سے معلوم ہوا کہ جسکی عادت ہو آخر ماہ مین روزے رکہنے کی وہ

حاشیہ: گناہان صغیرہ مین اور ...

رمضان کے قبل کہہ سکتا ہے اور جسکو عادت نہ ہو اوسکو ایک دو دن پیشتر رمضان سے روزہ منع ہے عن
عمران بن حصين ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لرجل هل صمت من سرر هذا الشهر شيئا فقال لا قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم فاذا افطرت من رمضان فصم يومين مكانه ترجمہ عمران بن حصین نے
کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا کہ تم نے اس مہینے کے آخر مین روزے رکھے
یعنے شعبان مین اوسنے کہا نہین آپنے فرمایا جب تم رمضان کے روزون سے فارغ ہو تو دو روزے
رکھہ لو اس کے عوض مین عن عمران بن حصين رضي الله تعالى عنهما ان النبي صلى الله
عليه وسلم قال لرجل هل صمت من سرر هذا الشهر يعني شعبان شيئا قال لا فقال رسول الله صلى
الله عليه وسلم فاذا افطرت من رمضان فصم يوما او يومين شعبة الذي شك
فيه قال واظنه قال يومين ترجمہ عمران سے وہی مضمون مروی ہے صرف اتنا فرق ہے کہ فرمایا آپنے
کہ بعد رمضان کے ایک یا دو روزے رکھہ لو اور یہ شبہ شعبہ کا ہے عن عبد الله بن هانئ
ابن اخي مطرف في هذا الاسناد بمثله ترجمہ عبد اللہ سے اس اسناد سے وہی مضمون مروی ہے

باب فضل صوم المحرم محرم کے روزے کی فضیلت عن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم افضل الصيام بعد رمضان شهر الله المحرم وافضل
الصلوة بعد الفريضة صلوة الليل ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے کہ افضل سب روزون مین رمضان کے بعد محرم کے روزے ہین جو اللہ کا مہینہ ہے اور بعد
نماز فرض کے تہجد کی نماز ہے ف اس سے محرم کے روزون کی اور تہجد کی فضیلت ثابت ہوئی اور اس سے
یہ بھی معلوم ہوا کہ رات کو نفل دن کے نفل سے افضل ہین اور اسپر اتفاق ہے علماء کا عن ابي هريرة
رضي الله تعالى عنه يرفعه قال سئل اي الصلوة افضل بعد المكتوبة واي الصيام افضل
بعد شهر رمضان قال افضل الصلوة بعد الصلوة المكتوبة الصلوة في جوف الليل وافضل
الصيام بعد شهر رمضان صيام شهر الله المحرم ترجمہ ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا کہ بعد فرض نماز کے کونسی نماز افضل ہے اور بعد ماہ رمضان کے کون سے روزے
افضل ہین تو آپنے فرمایا نماز رات کی اور روزے محرم کے عن عبد الملك بن عمير بهذا الاسناد
فذكر الصيام عن النبي صلى الله عليه وسلم بمثله ترجمہ عبد الملک سے اس سند سے وہی آیت

مروی ہوی **باب** استحباب صوم ستۃ ایام من شوال اتباعا لرمضان ستہ شوال
کے روزون کی فضیلت **عن** ابی ایوب الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ حدثہ ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من صام رمضان ثم اتبعہ ستا من شوال کان
کصیام الدھر **ابوایوب** انصاری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو روزے
رکھے رمضان کے اور اسکے ساتھ لگا دے چھ روزے شوال کے تو اسکو ہمیشہ کے روزون کا ثواب ہوگا
عن ابی ایوب الانصاری قال سمعت رسول اللہ صلعم یقول بمثلہ ابی ایوب سے اسی سند سے بھی روایت مروی ہے **عن** عمر
بن ثابت قال سمعت ابا ایوب یقول قال رسول اللہ صلعم بمثلہ وہی روایت ہے **ف** اس روایت سے استحباب ان روزونکا ثابت
ہوا اور یہی مذہب ہے امام شافعی اور احمد اور داؤد اور انکے موافقین کا اور امام مالک اور ابوحنیفہ کے نزدیک یہ مکروہ ہین اور مالک
نے موطا مین کہا ہے کہ مین نے کسی اہل علم کو نہین دیکھا کہ وہ یہ روزے رکھتا ہو اور یہ روایتین انپر حجت
ہین اور قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے کسی کا قول نہین سنا جاتا اور شمس کے آگے چراغ جلانا
حماقت ہے **باب** فضل لیلۃ القدر وبیان محلھا **فضیلت** شبقدر اور اسکی تعین
کا ذکر **عن** ابن عمر ان رجالا من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم اروا لیلۃ القدر
فی المنام فی السبع الاواخر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اری رؤیاکم
قد تواطأت فی السبع الاواخر فمن کان متحریہا فلیتحرہا فی السبع الاواخر
ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ چند اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دکھلایا گیا کہ شب
قدر ہفتہ آخر مین (یعنے رمضان کے) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا خواب مین دیکھتا
ہون کہ موافق و مطابق ہوا آخر رمضان کی سات تاریخون کے پھر جو اس شب کا تلاش کرنے والا ہو وہ انہی
راتون مین تلاش کرے **عن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال تحروا لیلۃ
القدر فی السبع الاواخر **عبداللہ** نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ فرمایا
آپ نے تلاش کرو شبقدر کو سات راتون مین اخیر کے **عن** سالم عن ابیہ قال رای رجل
ان لیلۃ القدر لیلۃ سبع وعشرین فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اری رؤیاکم
فی العشر الاواخر فاطلبوہا فی الوتر منہا **ترجمہ** سالم نے اپنے باپ سے روایت کی کہ ایک
شخص نے شبقدر کو ستائیسوین شب کو دیکھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین دیکھتا ہون کہ خواب

تمہارا اخیر دہے مین واقعہ ہوا ہے تو اس کو طاق راتون مین اخیر دہے کے تلاش کرو **عن** سالم عن ابیہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول للیلۃ القدر ان ناسا منکم قد اروا انہا فی السبع الاول واری ناس منکم انہا فی السبع الغوابر فالتمسوھا فی العشر الغوابر **ترجمہ** سالم نے اپنے باپ سے سنا کہ انہون نے کہا سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ چند لوگون نے تم مین سے شبقدر کو سات تاریخون مین اول کے دیکھا ہے یعنی خواب مین اور چند لوگون نے سات تاریخون مین آخر کے دیکھا ہے سو تم اخیر کے دس تاریخون مین ڈھونڈو **عن** ابن عمر یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التمسوھا فی العشر الاواخر یعنی لیلۃ القدر فان ضعف احدکم او عجز فلا یغلبن علی السبع البواقی **ترجمہ** عبداللہ بن عمر فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ڈھونڈو شبقدر کو اخیر دہے مین پہر اگر کوئی بوڈاپن کرے یا عاجز ہوجاوے تو سات راتون مین اخیر کے سستی نہ کرے **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما یحدث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال من کان ملتمسہا فلیلتمسہا فی العشر الاواخر **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لیلۃ القدر کے ڈھونڈنے والے کو اخیر دس تاریخون مین ڈھونڈھنا چاہیے **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحینوا لیلۃ القدر فی العشر الاواخر او قال فی السبع الاواخر **ترجمہ** عبداللہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ڈھونڈو شبقدر کو اخیر دہے مین یا فرمایا اخیر ہفتہ مین **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اریت لیلۃ القدر ثم ایقظنی بعض اھلی فنسیتہا فالتمسوھا فی العشر الغوابر وقال حرملۃ فنسیتہا **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا مجھے خواب مین شب قدر دکہائی دی پہر مجھے کسی میرے گھروالے نے جگادیا سو مین اس کو بہلادیا گیا اور حرملہ کی روایت مین ہے کہ مین اسکو بہول گیا **عن** ابی سعید الخدری قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجاور فی العشر التی فی وسط الشہر فاذا کان من حین یمضی عشرون لیلۃ ویستقبل احدی وعشرین یرجع الی مسکنہ ویرجع من کان یجاور معہ ثم انہ اقام فی شہر جاور فیہ تلک اللیلۃ التی کان یرجع فیہا فخطب الناس

فامرھم بما شاء اللہ ثم قال انی کنت اجاور ھذہ العشر ثم بدا لی ان
اجاور ھذہ العشر الاواخر فمن کان اعتکف معی فلیبت فی معتکفہ وقد رایت ھذہ
اللیلۃ فانسیتھا فالتمسوھا فی العشر الاواخر فی کل وتر وقد رایتنی اسجد فی ماء و
طین قال ابو سعید الخدری مطرنا لیلۃ احدی وعشرین فوکف المسجد فی مصلی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فنظرت الیہ وقد انصرف من صلوۃ الصبح ووجھہ مبتل طینا وماء

ترجمہ ابوسعید خدری نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کرتے تھے ہر مہینے کے بیچ کے دہے مین یعنے
رمضان کے) پھر جب بیس راتیں گذر جاتی تھین رمضان کی اور اکیسوین آنیکو ہوتی تھی تو اپنے گھر لوٹ آتے
تھے اور جو آپکے ساتھ معتکف ہوتے تھے وہ بھی لوٹ آتے تھے پھر ایک ماہ مین اسیطرح اعتکاف کیا اور
جس رات مین گھر آنے کو تھے خطبہ پڑھا اور لوگون کو حکم کیا جو منظور الٰہی تھا پھر فرمایا کہ مین اس عشرے مین
اعتکاف کرتا تھا پھر مجھے مناسب معلوم ہوا کہ مین اس عشرہ اخیر مین بھی اعتکاف کرون سو جو میرے ساتھ
اعتکاف کرنے والا ہو وہ رات کو اپنے معتکف ہی مین رہے (اور گھر نہ جاوے) اور مین نے خواب
مین اس شب قدر کو دیکھا مگر پھر بھلا دیا گیا سو اسی اخیر کی دس راتون مین ڈھونڈھو ہر طاق رات مین اور مین اپنے
کو خواب مین دیکھتا ہون کہ سجدہ کر رہا ہون پانی اور کیچڑ مین یعنے اس رات کی آخر مین ایسا ہوگا یہ بات خواب
کی آپ کو یاد رہی) پھر ابوسعید خدری نے کہا کہ اکیسوین شبکو ہمپر مینہ برسا اور مسجد حضرت کی مصلی کی
جگہہ پر ٹپکی اور مین نے آپ کو دیکھا جب آپ نے صبح کی نماز سے سلام پھیرا کہ آپ کے مبارک مونہہ مین کیچڑ
اور پانی بھرا ہوا تھا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مصلی کو مسنون ہے کہ اپنی پیشانی نماز کے اندر
نہ پونچھے **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالی عنہ انہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یجاور فی رمضان العشر التی فی وسط الشھر وساق الحدیث بمثلہ غیر انہ قال
فلیثبت فی معتکفہ قال وجبینہ ممتلئا طینا وماء **ترجمہ** ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے
اس سند سے وہی روایت مروی ہوئی مگر اس مین یہ ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جس نے ہمارے ساتھ اعتکاف کیا
ہے وہ ثابت رہے اپنے معتکف مین اور آخر مین کہا کہ پیشانی مین آپکے کیچڑ اور پانی بھرا ہوا
تھا **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالی عنہ قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم اعتکف العشر الاول من رمضان ثم اعتکف العشر الاوسط فی قبۃ ترکیۃ

عَلٰى سُدَّتِهَا حَصِيْرٌ قَالَ فَاَخَذَ الْحَصِيْرَ بِيَدِهٖ فَنَحَّاهَا فِيْ نَاحِيَةِ الْقُبَّةِ ثُمَّ اَطْلَعَ رَاْسَهٗ فَكَلَّمَ
النَّاسَ فَدَنَوْا مِنْهُ فَقَالَ اِنِّيْ اَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْاَوَّلَ اَلْتَمِسُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ ثُمَّ اَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْاَوْسَطَ ثُمَّ اُتِيْتُ فَقِيْلَ لِيْ
اِنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يَّعْتَكِفَ فَلْيَعْتَكِفْ فَاعْتَكَفَ النَّاسُ مَعَهٗ قَالَ وَاِنِّيْ اُرِيْتُهَا لَيْلَةَ وِتْرٍ وَّاَنِّيْ
اَسْجُدُ صَبِيْحَتَهَا فِيْ طِيْنٍ وَّمَاءٍ فَاَصْبَحَ مِنْ لَيْلَةِ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ وَقَدْ قَامَ اِلَى الصُّبْحِ فَمَطَرَتِ
السَّمَاءُ فَوَكَفَ الْمَسْجِدُ فَاَبْصَرْتُ الطِّيْنَ وَالْمَاءَ فَخَرَجَ حِيْنَ فَرَغَ مِنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَجَبِيْنُهٗ
وَرَوْثَةُ اَنْفِهٖ فِيْهِمَا الطِّيْنُ وَالْمَاءُ وَاِذَا هِيَ لَيْلَةُ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ مِنَ الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ **ترجمہ**
ابوسعید خدری نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعتکاف فرمایا عشرہ اول مین رمضان کے پھر
اعتکاف فرمایا عشرہ اوسط مین ایک ترکی قبہ مین (اس سے کفار کی چیزون کا استعمال روا ہوا) کہ اوس کے دروازہ
پر ایک حصیر لٹکا ہوا تہا (پردہ کے لیے) تو آپ نے وہ حصیر اپنے ہاتہہ سے ہٹایا اور ایک کونے مین قبہ کے
کردیا پہر اپنا سر نکالا اور لوگون سے باتین کین اور وہ آپ کے نزدیک آگئے تب آپ نے فرمایا کہ مین عشرہ اول کا
اعتکاف کرتا تہا اور اس رات کو ڈہونڈہتا تہا پہر مین نے عشرہ اوسط کا اعتکاف کیا پھر میری پاس کوئی
آیا (یعنے فرشتہ) اور مجہہ سے کہا گیا کہ وہ عشرہ اخیر مین ہے پہر جو چاہے تم مین سے وہ پھر اعتکاف کرے
یعنے عشرہ اخیر مین بہی معتکف رہے پہر لوگ معتکف رہے اور فرمایا آپ نے کہ مجہے دکہایا گیا کہ وہ طاق رات
مین ہے اور مین اوسکی صبح کو پانی اور مٹی مین سجدہ کر رہا ہون پہر آپ کو جب اکیسوین شب کی صبح ہوئی اور
اس رات آپ صبح تک نماز پڑہتے رہے اور رات کو مینہ برسا اور مسجد ٹپکی اور مین نے دیکہا مٹی اور پانی
کو پہر جب صبح کی نماز پڑہ کر نکلے تو آپ کی پیشانی اور ناک کے بانسے پر مٹی اور پانی کا نشان تہا اور وہ رات
اکیسوین تہی اور عشرہ اخیر کی رات تہی **عن** اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ تَذَاكَرْنَا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَاَتَيْتُ اَبَا
سَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ وَكَانَ لِيْ صَدِيْقًا فَقُلْتُ اَلَا تَخْرُجُ بِنَا اِلَى النَّخْلِ فَخَرَجَ وَعَلَيْهِ خَمِيْصَةٌ
فَقُلْتُ لَهٗ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَقَالَ نَعَمْ
اعْتَكَفْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَشْرَ الْوُسْطٰى مِنْ رَمَضَانَ فَخَرَجْنَا صَبِيْحَةَ
عِشْرِيْنَ فَخَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ اُرِيْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ وَاِنِّيْ نُسِّيْتُهَا
اَوْ نَسِيْتُهَا فَالْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ كُلِّ وِتْرٍ وَّاِنِّيْ رَاَيْتُ اَنِّيْ اَسْجُدُ فِيْ مَاءٍ وَّ
طِيْنٍ فَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَرْجِعْ

قال فرجعنا وما نرى في السماء قزعة قال وجاءت سحابة فمطرنا حتى سال سقف المسجد
وكان من جريد النخل فاقيمت الصلوة فرأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يسجد في
الماء والطين قال حتى رأيت اثر الطين في جبهته **ابو سلمہ** سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا ہمنے
آپسمین ذکر کیا شبقدر کا تو مین ابو سعید خدری کے پاس آیا اور وہ میرے دوست تہے اور مین نے اون سے
کہا کہ تم ہمارے ساتہہ کہجور کے باغ مین نہین چلتے اور وہ ایک چادر اوڑہے ہوئے نکلے اور مینے کہا آپ
نے کچہ سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ ذکر کرتے ہون شبقدر کا انہون نے کہا کہ ہان ہمنے
اعتکاف کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتہہ بیچ کے عشرہ مین رمضان کے اور ہم بیسوین کی صبح
کو نکلے (یعنے اعتکاف سے) پہر خطبہ پڑہا ہمپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور فرمایا کہ مجہکو دکہائی دی
شبقدر اور مین اسے بہول گیا یا فرمایا بہولا دیا گیا سو تم اسکو اخیر کی دس تاریخون مین طاق راتون مین
ڈہونڈو اور فرمایا کہ مین اپنے آپ کو دیکہتا ہون کہ پانی اور مٹی مین سجدہ کر رہا ہون پہر جسنے اعتکاف
کیا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ تو وہ پہر جاوے یعنے اپنے معتکف مین اور ہم لوگ پہر معتکف
مین آگئے اور ہم آسمان مین کوئی بدلی کا ٹکڑا تک نہین دیکہتے تہے کہ اتنے مین ابر آیا اور ہمپر مینہ برسا
یہان تک کہ مسجد کی چہت بہنے لگی اور کہجور کی ڈالیون سے پٹی ہوئی تہی اور نماز صبح کی تکبیر ہوئی اور مینے
آپ کو دیکہا کہ سجدہ کرتے ہین پانی اور کیچڑ مین (یعنے جو خواب مین دیکہا تہا وہ صحیح ہوا) یہانتک کہ
دیکہا مینے اثر کیچڑ کا آپ کی پیشانی مین **عن** يحيى بن ابي كثير بهذا الاسناد نحوه
وفي حديثهما ورأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم حين انصرف وعلى جبهته وارنبته
اثر الطين **یحیی** سے اس اسناد سے یہی روایت مروی ہوئی اور اس مین یہ ہے کہ دیکہا مینے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو جب لوٹے بعد صبح کی نماز سے تو آپ کی پیشانی پر اور ناک کی نوک پر اثر تہا کیچڑ کا ۔
عن ابي سعيد الخدري رضي الله تعالى عنه قال اعتكف رسول الله صلى الله عليه وسلم
العشر الاوسط من رمضان يلتمس ليلة القدر قبل ان تبان له قال فلما انقضين امر
بالبناء فقوض ثم ابينت له انها في العشر الاواخر فامر بالبناء فاعيد ثم خرج على
الناس فقال يا ايها الناس انها كانت ابينت لي ليلة القدر واني خرجت لاخبركم بها
فجاء رجلان يحتقان معهما الشيطان فنسيتها فالتمسوها في العشر الاواخر من رمضان

اِلْتَمِسُوْهَا فِي التَّاسِعَةِ وَالسَّابِعَةِ وَالْخَامِسَةِ قَالَ قُلْتُ يَا اَبَا سَعِيْدٍ اِنَّكُمْ اَعْلَمُ بِالْعَدَدِ مِنَّا قَالَ اَجَلْ نَحْنُ اَحَقُّ بِذٰلِكَ مِنْكُمْ قَالَ قُلْتُ مَا التَّاسِعَةُ وَالسَّابِعَةُ وَالْخَامِسَةُ قَالَ اِذَا مَضَتْ وَاحِدَةٌ وَّعِشْرُوْنَ فَالَّتِيْ تَلِيْهَا اثْنَتَيْنِ وَعِشْرِيْنَ وَهِيَ التَّاسِعَةُ فَاِذَا مَضٰى ثَلَاثٌ وَّعِشْرُوْنَ فَالَّتِيْ تَلِيْهَا السَّابِعَةُ فَاِذَا مَضٰى خَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ فَالَّتِيْ تَلِيْهَا الْخَامِسَةُ وَقَالَ ابْنُ خَلَّادٍ مَكَانَ يَحْتَقَّانِ يَخْتَصِمَانِ ترجمہ ابو سعید خدری نے کہا کہ اعتکاف کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ کے عشرہ مین رمضان کے ڈھونڈتے تھے آپ شبقدر کو قبل اس کے کہ ظاہر ہو شبقدر آپ پر پھر جب عشرہ اوسط کی راتین گذر گئین تو آپ نے فرمایا کہ خیمہ کھول ڈالین پھر آپ کو معلوم ہوا کہ وہ اخیر عشرہ مین ہے اور حکم کیا آپ نے خیمہ کا کہ پھر لگایا گیا پھر آپ نکلے اور فرمایا اے لوگو مجھے شبقدر معلوم ہوئی تھی اور مین نکلا تھا کہ تم کو خبر دون پھر دو شخص آپسمین جھگڑتے ہوئے آئے کہ اُن کے ساتھ شیطان بھی تھا پھر مین بھول گیا تو اسکو تلاش کرو تم عشرہ آخر مین رمضان کے اور ڈھونڈھو اوسکو نوین اور ساتوین اور پانچوین راتون مین راوی نے کہا کہ مین ابو سعید سے کہا کہ تم گنتی زیادہ جانتے ہو ہم لوگون سے تو انہون نے کہا کہ ہان ہم اس کے زیادہ مستحق ہین بہ نسبت تمہارے پھر مین نے پوچھا نوین ساتوین پانچوین سے کیا مراد ہے انہون نے فرمایا کہ جب اکیسوین گذر جاوے تو اوس کے بعد جو آوے یعنی بائیسوین وہی بائیسوین رات مراد ہے نوین سے اور جب تیئسوین گذر جاوین تو اوس کے بعد جو رات آوے یعنی چوبیسوین وہی ساتوین سے مراد ہے اور جب پچیسوین گذر جاوے تو اُس کے بعد جو رات آوے یعنی چھبیسوین وہی مراد ہے پانچوین سے اور خلاد نے یحتقان کی جگہہ یختصمان کہا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُنَيْسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُرِيْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ ثُمَّ اُنْسِيْتُهَا وَاَرَانِيْ صُبْحَهَا اَسْجُدُ فِيْ مَاءٍ وَّطِيْنٍ قَالَ فَمُطِرْنَا لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَّعِشْرِيْنَ فَصَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْصَرَفَ وَاِنَّ اَثَرَ الْمَاءِ وَالطِّيْنِ عَلٰى جَبْهَتِهٖ وَاَنْفِهٖ قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُنَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ ثَلَاثٍ وَّعِشْرِيْنَ ترجمہ عبد اللہ بن اُنیس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے دکھائی گئی شبقدر پھر مین بھول گیا اور مین نے دیکھا کہ اوس کی صبح کو مین پانی اور کیچڑ مین سجدہ کر رہا ہون اور راوی نے کہا کہ مینہ برسا ہماری اور تیئسوین شب کو اور نماز پڑھی ہمارے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور جب پھر آپ نماز پڑھکر یعنی صبح کی تو آپ کی پیشانی اور ناک پر اثر پانی اور کیچڑ کا تھا اور عبد اللہ بن انیس

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ الْتَمِسُوا وَقَالَ وَكِيعٌ تَحَرَّوْا تیسوین رات کو شبقدر کہا کرتے تہے ترجمہ

تَمِسُوهَا

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ڈہونڈہو شبقدر کو عشرہ اخیر مین رمضان کے عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ يَقُولُ سَأَلْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقُلْتُ إِنَّ أَخَاكَ ابْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَقُولُ مَنْ يَقُمِ الْحَوْلَ يُصِبْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَقَالَ رَحِمَهُ اللّٰهُ أَرَادَ أَنْ لَا يَتَّكِلَ النَّاسُ أَمَا إِنَّهُ قَدْ عَلِمَ أَنَّهَا فِي رَمَضَانَ وَأَنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ وَأَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ ثُمَّ حَلَفَ لَا يَسْتَثْنِي أَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ فَقُلْتُ بِأَيِّ شَيْءٍ تَقُولُ ذٰلِكَ يَا أَبَا الْمُنْذِرِ قَالَ بِالْعَلَامَةِ أَوْ بِالْآيَةِ الَّتِي أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا تَطْلُعُ يَوْمَئِذٍ لَا شُعَاعَ لَهَا ترجمہ زر بن حبیش کہتے تہے کہ مین نے ابی بن کعب سے پوچہا کہ تمہارے بہائی ابن مسعود تو کہتے ہین کہ جو سال بہر رات کو جاگے وہ شبقدر پاوے تو انہون نے کہا اللہ رحمت کرے انپر اس کہنے سے انکی غرض یہ تہی کہ لوگ ایک ہی رات پر بہروسا نکر رہین بلکہ ہمیشہ عبادت مین مشغول رہین اور وہ خوب جانتے تہے کہ وہ رمضان مین ہے اور وہ عشرہ اخیر مین ہے اور وہ ستائیسوین شب ہے پہر وہ قسم کہاتے تہے اور انشاء اللہ بہی نہ کہتے تہے (یعنے ایسا اپنی قسم پر یقین تہا) اور کہتے تہے کہ وہ ستائیسوین شب ہے تو مین نے اُن سے کہا کہ تم اے ابو المنذر کیون یہ دعوی کرتے ہو انہون نے کہا کہ ایک نشانی یا علامت کیوجہ سے جسکی خبر دی تہے ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور وہ یہ ہے کہ اوسکی صبح کو آفتاب جو نکلتا ہے تو اسمین شعاع نہین ہوتی اگر افسوس ہے کہ یہ علامت بعد زوال شب کے ظاہر ہوتی ہے عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ أُبَيٌّ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَعْلَمُهَا قَالَ شُعْبَةُ وَأَكْبَرُ عِلْمِي هِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِي أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقِيَامِهَا هِيَ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ وَإِنَّمَا شَكَّ شُعْبَةُ فِي هٰذَا الْحَرْفِ هِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِي أَمَرَنَا بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَحَدَّثَنِي بِهَا صَاحِبٌ لِي عَنْهُ ترجمہ زر نے ابی بن کعب سے روایت کی کہ ابی نے کہا شبقدر کے باب مین قسم ہے اللہ کی مین اُسے خوب جانتا ہون شعبہ نے کہا کہ اکثر روایتین مجہے ایسی پہونچی ہین کہ وہ وہی رات تہی جس مین حکم فرمایا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جاگنے کا اور وہ ستائیسوین شب

الْكَثْرُ

ہے اور شک کیا شعبہ نے اس بیان میں کہ حکم کیا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جاگنے کا اوس شب میں اور کہا کہ یہ عبادت مجھسے ایک شہر رفیق نے بیان کی عبدہ سے جو اون کے شیخ ہیں **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ تَذَاكَرْنَا لَيْلَةَ الْقَدْرِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَيُّكُمْ يَذْكُرُ حِيْنَ طَلَعَ الْقَمَرُ وَهُوَ مِثْلُ شِقِّ جَفْنَةٍ **ابوہریرہ** رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ ایک بار ذکر کیا ہمنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے شبقدر کا تو آپ نے فرمایا کون تم میں سے یاد رکھتا ہے شبقدر اوس رات میں ہے کہ طلوع کرتا ہے چاند اور وہ ایسا ہوتا ہے جیسے ایک ٹکڑا طشت کا **فائدہ** شب قدر کو شبقدر اس لیے کہتے ہیں کہ اُس میں اندازہ چیزون کے [illegible] اور اندازہ عمرون کے ملائکہ کو لکھدیے جاتے ہیں جو سال میں ہونے والے ہیں اور فرشتون کو معلوم ہو جاتا ہے جو اُس سال میں ہونیوالا ہے اور اجماع ہے معتبر لوگون کا کہ وہ شب قیامت تک باقی ہے اس امت میں اور اُس کے محل میں البتہ اختلاف ہے بعضون نے کہا کہ وہ ہر سال میں بدلتی رہتی ہے اور اس صورت میں سب حدیثون میں تطبیق ہو جاتی ہے اور جس حدیث میں جو تاریخ مذکور ہے جائز ہے کہ اُس سال میں اوسی تاریخ میں واقعہ ہوئی ہو پس روایتون میں تعارض نرہا اور اسیکی مانند ہے قول امام مالک اور ثوری اور احمد اور اسحاق کا اور ابی ثور وغیرہم کا کہ ان سب نے کہا ہے کہ عشرہ اخیرہ میں رمضان کے ادلتی بدلتی رہتی ہے اور ایک قول ضعیف یہ بھی ہے کہ سال بھر کی راتون میں بدلتی رہتی ہے مگر یہ قول احادیث کی رو سے بہت بعید معلوم ہوتا ہے اور بعضون کا قول ہے کہ وہ ایک شب معین ہے کہ منتقل نہیں ہوتی اور اس میں کئی قول ہیں ایک یہ کہ وہ سال بھر میں ایک رات ہے اور یہ قول ہے ابن مسعود اور ابو حنیفہ اور صاحبین کا اور دوسرا یہ ہے کہ وہ ساری رمضان میں ہے اور یہ قول ابن عمر کا ہے اور ایک جماعت صحابہ کا اور تیسرا یہ ہے کہ وہ عشرہ اوسط اور عشرہ اخیر میں ہے اور چوتھا یہ ہے کہ خاص عشرہ اخیر میں ہے اور پانچوان یہ قول ہے کہ وہ عشرہ اخیرہ کی راتون کی طاق راتون میں ہے اور ایک قول ضعیف یہ ہے کہ جفت راتون میں ہے مگر یہ حدیث صحیح کے خلاف ہے گو حدیث ابی سعید کی اسکی مشعر ہے اور ایک قول یہ ہے کہ وہ تئیسوین ہے اور ایک یہ کہ وہ ستائیسوین اور یہ قول ابن عباس کا ہے اور بعضون نے سترہوین اور بعضون نے اکیسوین اور تئیسوین میں [illegible] کو کہا ہے اور یہ قول حضرت علی اور ابن مسعود سے مروی ہوا ہے اور بعضون نے تئیسوین کہا ہے

اور یہ قول ہے اکثر صحابہ وغیرہم کا اور ایک قول جو بیسوین کا بھی ہے اور یہ بلال اور ابن عباس اور حسن اور قتادہ کیطرف منسوب ہے اور ایک قول ستائیسوین کا ہے اور یہ قول ایک جماعت صحابہ کا ہے اور بعضون نے سترہوین کہا ہے اور وہ زید بن ارقم اور ابن مسعود کیطرف منسوب ہے اور بعضون نے انیسوین کہا ہے کہ وہ ابن مسعود سے منقول ہے اور حضرت علی سے بھی اور بعضون نے کہا اخیر رات رمضان کی ہے قاضی عیاض نے کہا کہ ایک قول شاذ یہ ہے کہ وہ مرفوع ہوگئی اب باقی نہین ہے اور یہ قول خطا ہے اور شعاع سے مراد وہ دہاریان نورانی ہین جو آفتاب سے دیکھنے والے کی آنکھ ممتد نظر آتی ہین اور وہ آفتاب مین شب قدر کی صبح کو نہین ہوتین یہ ایک نشانی ہے کہ اللہ تعالے مقرر کردی ہے اور قاضی عیاض نے جو کہا ہے کہ رویت شبقدر کی حقیقۃ ممکن نہین یہ غلط ہے اسلیے کہ رویت اوس کی اخبار صالحین سے ثابت ہے جو بکثرت مروی ہین اور معتبر تر ان سب اقوال میں فقیر کے نزدیک ستائیسوین رات ہے اور ابن عباس سے ایک نکتہ بھی اس بارہ مین مروی ہے کہ لیلۃ القدر کا لفظ قرآن شریف مین تین جگہہ وارد ہوا ہے سورہ انا انزلنا مین اور اس مین نو حرف ہین پہر نو کو تین بار رکہو تو ستائیس ہوتے ہین اسمین اشارہ ہے کہ شب قدر ستائیسوین شب ہے اور ابی بن کعب اسپر قسم کہاتے تہے چنانچہ روایت آگے اوپر گذر چکی ہے اور اسکی علامت بھی وہ بیان کر چکے ہین واللہ اعلم

کتاب الاعتکاف

اعتکاف کی کتاب

ف لغت مین اعتکاف کے معنے حبس اور رکنے اور لزوم کے ہین اور شرع مین رکنا مسلم کا مسجد مین بصفت مخصوص اور اعتکاف کو جوار بھی کہتے ہین **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشرہ اخیرہ مین رمضان کے اعتکاف فرمایا کرتے تہے **ف** اس حدیث سے استحباب اعتکاف کا ثابت ہوا اور اسپر اجماع ہے مسلمانون کا اور یہ کہ واجب نہین اور یہ بھی معلوم ہوا کہ عشرہ اخیرہ مین رمضان کے متاکد ہے اور مذہب امام شافعی اور اون کے اصحاب کا یہ ہے کہ اعتکاف کے لیے روزہ شرط نہین بلکہ افطار کی حالت مین اعتکاف روا ہے اور ایک ساعت کا بھی ہو سکتا ہے بلکہ ایک لحظہ کا اور انکے نزدیک ضابطہ اسکا یہ ہے کہ اتنا ٹھیرنا ہو جتنا رکوع مین طمانینت کے لیے ٹھیرنا ہوتا ہے اور اس سے کچھ زیادہ ہو پس وہ اعتکاف ہے

اعتکاف رمضان کے عشرہ اخیر کا بیان

اور ان کا صحیح مذہب یہی ہے اور یہی قول مشہور ہے پس مسجد مین آنے والے کو لازم ہے کہ جب آدمی
اور نماز کا منتظر ہو نیت اعتکاف کی کرے تاکہ ثواب پاوے پھر اگر باہر نکلے تو پھر جب داخل ہو دوبارہ تجدید
نیت کرے اور نیت سے یہ مراد نہین کہ زبان سے کچھ کہے کہ یہ تو بدعت ہے اور اگر دنیا کی کوئی بات کرے یا کوئی
کام کرے مثلاً سیوے یا پرووے سلے تو اعتکاف فاسد نہین ہوتا اور مالک اور ابو حنیفہ کا قول ہے کہ اعتکاف
مین روزہ شرط ہے اور اعتکاف مفطر کا صحیح نہین اور اُن لوگون نے انہی روایتون سے استدلال کیا
ہے جنمین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اعتکاف رمضان کا مذکور ہے اور شافعی نے حدیث سے استدلال
کیا ہے جسمین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اول شوال کا اعتکاف مذکور ہے چنانچہ وہ روایت آگے آتی ہے
اور اسکو بخاری اور مسلم دونون نے ذکر کیا ہے اور استدلال کیا ہے حضرت عمر کی حدیث سے کہ انہون نے
عرض کی کہ یا رسول اللہ مین نے ایام جاہلیت مین نذر کی تھی اعتکاف کی تو آپ نے فرمایا اپنی نذر پوری کرو اور
اسمین روزہ کا ذکر نہین ہے غرض ان روایتون سے معلوم ہوا کہ روزہ شرط صحت اعتکاف نہین مگر مسجد
مین ہونا شرط ہے اسلیے کہ اصحاب و ازواج مطہرات سب مساجد مین اعتکاف کرتے رہے حالانکہ اس مین حرج
اور مشقت ظاہر ہے اور یہی مذہب ہے امام مالک اور شافعی اور احمد اور داؤد اور جمہور کا کہ سوا مسجد کے
جائز نہین اور ابو حنیفہ کا قول ہے کہ عورت نے جو جگہ نماز کی اپنے گھر مین مقرر کر لی ہے اُسمین اعتکاف
روا ہے اور مرد کو اپنے گھر مین اُسجگہ مین روا نہین اور امام شافعی کا ایک قول قدیم بھی یہی ہے پھر اُس
مین اختلاف ہے کہ مسجد عام شرط ہے یا جامع کہ جہان جمعہ ہوتا ہو امام شافعی اور مالک اور جمہور کا قول یہ ہے
کہ ہر مسجد مین جائز ہے اور امام احمد کا قول ہے کہ مسجد جامع ضرور ہے کہ جسمین جمعہ ہوتا ہو اور ابو حنیفہ کا
قول ہے کہ ایسی مسجد ہو کہ سب نمازین اُسمین ہوتی ہون اور زہری اور دوسرے لوگون کا قول ہے کہ جس
مین جمعہ ہوتا ہو اور حذیفہ بن الیمان صحابی سے مروی ہے کہ تین مسجدون کے سوا اعتکاف کہین درست
ہی نہین ایک مدینہ طیبہ کی مسجد نبوی دوسری مسجد اقصیٰ تیسری مسجد الحرام مگر یہ قول شاذ ہے اور اجماع ہے
اُسپر کہ اعتکاف کی زیادت مدت کی کچھ حد نہین **مترجم** کہتا ہے کہ باجماع امت یہ امر ثابت ہے کہ اعتکاف
عبادت ہے اور عبادت خاص ہے حقتعالی کے لیے اور جب مسجد عام مین جائز ہونا اُسکا مختلف فیہ ہے
حالانکہ وہ خانہ خدا ہے پھر قبر پر مشائخون کے تو بدرجہ اولی ناجائز ہوگا اور چونکہ عبادت ہے اس لیے
کہ قبور پر بتعظیم نیت کرلیے محض شرک ہے اگرچہ نام اُسکا بدل ڈالین اور اوپر یہ بھی معلوم ہو چکا کہ اعتکاف

کو جو اب بھی بستے ہین تو مجاور کے و معتکف کیمعنی ایک ہوگئے اور مجاور قبر البتہ معتکف شیطان ہوا اور یہ شرک ہے معاذ اللہ من ذلک اور اسکو عبادت اور موجب قربت سمجھنے والا اجہل خلق اللہ ہو اور ابعد عباد شرائع انبیا علیہم الصلوۃ والسلام سے ہو اور یہ اس زمانہ مین ایسی بلا عام ہے کہ عوام کالانعام کا تو کیا ذکر ہے خاصان انام بھی اس سے غافل ہین وذلک لجہلہم بالشریعۃ وحقیقت العبادۃ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یعتکف فی العشر الاواخر من رمضان قال نافع وقد ارانی عبد اللہ المکان الذی کان یعتکف فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من المسجد **عبد اللہ** رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عشرہ آخر رمضان مین اعتکاف فرماتے نافع نے کہا مجھے مسجد مین وہ جگہہ دکھائی عبد اللہ نے جہان آپ اعتکاف کرتے تھے **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعتکف العشر الاواخر من رمضان **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے بھی وہی روایت کی **عن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعتکف العشر الاواخر من رمضان **اسکا** بھی وہی مضمون ہے **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یعتکف العشر الاواخر من رمضان حتی توفاہ اللہ ثم اعتکف ازواجہ من بعدہ **ترجمہ** حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم ہمیشہ اخیر عشرہ مین رمضان کے اعتکاف فرماتے تھے یہانتک کہ آپ نے وفات فرمائی پھر آپکے بعد آپ کی بی بی صاحبون نے اعتکاف فرمایا **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد ان یعتکف صلی الفجر ثم دخل معتکفہ وانہ امر بخبائہ فضرب اراد الاعتکاف فی العشر الاواخر من رمضان فامرت زینب بخبائہا فضرب وامر غیرہا من ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم بخبائہ فضرب فلما صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الفجر نظر فاذا الاخبیۃ فقال آلبر یردن فامر بخبائہ فقوض وترک الاعتکاف فی شہر رمضان حتی اعتکف فی العشر الاول من شوال **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ارادہ کرتے اعتکاف کا تو صبح کی نماز پڑھ کر اعتکاف کی جگہہ مین داخل ہوجاتے اور ایک بار آپ نے حکم فرمایا

اپنا خیمہ لگایا یعنے مسجد میں اور پردہ لگا دیا گیا اور آپنے عشرہ اخیر میں ارادہ کیا رمضان کے پہر زینب نے کہا انکا بہی خیمہ لگا دیا اور اور بیبیون نے کہا اون سکے بہی خیمے لگا دیے پہر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز پڑھ چکے تو سب خیمون کو دیکہا اور فرمایا کہ ان لوگون نے کیا نیکی کا ارادہ کیا ہے (یعنے اسمین بوے ریا پائی جاتی ہے) اور آپنے اپنے خیمہ کو حکم دیا کہ کہولڈالا جاوے اور اعتکاف ترک کیا رمضان میں یہانتک کہ پہر عشرہ اول مین شوال کے اعتکاف کیا **ف** اسحدیث سے امام شافعی نے استدلال کیا ہے کہ روزہ اعتکاف میں شرط نہیں **عن** يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَعَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ وَابْنِ إِسْحَاقَ ذِكْرُ عَائِشَةَ وَحَفْصَةَ وَزَيْنَبَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُنَّ أَنَّهُنَّ ضَرَبْنَ الْأَخْبِيَةَ لِلِاعْتِكَافِ **يحيى** نے عمرہ سے اونہون نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت کی ہے وہی حدیث جو اوپر گذری اور ابن عیینہ اور عمرو بن حارث اور ابن اسحاق نے ذکر کیا کہ وہ خیمے حضرت عائشہ اور حفصہ اور زینب رضی اللہ عنہن کے لیے لگائی گئی تہی **ف** اس اہتمام کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیال کیا کہ اُس میں شمول نفسانیت کا ہوگیا اور حقانیت نرہی بلکہ ایک کے دیکہا دیکہی دوسرے کرنے لگے اسلیے آپ نے اپنا اعتکاف ہی موقوف کیا اور ماہ شوال مین اسکا عوض پورا کیا **باب** الْاِجْتِهَادِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ عشرہ اخیرہ مین رمضان کے زیادہ عبادت مین کوشش کرنیکا بیان **عن** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ أَحْيَى اللَّيْلَ وَأَيْقَظَ أَهْلَهُ وَجَدَّ وَشَدَّ الْمِئْزَرَ **ترجمہ** حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارک تہی کہ جہان عشرہ اخیر رمضان آیا اور آپ نے رات بہر جاگنا اور اپنے گہر والون کو جگانا اور نہایت کوشش کرنا عبادت مین اور کمر ہمت باندہنا شروع کیا **فائدہ** یعنے اور معمولی عبادتون سے زیادہ کوشش فرمانے لگے اور ساری رات جاگنے لگے اسحدیث سے زیادتی عبادات کی عشرہ اخیرہ مین ثابت ہوئی اور ساری رات جاگنے کی جو کراہت مذکور ہے مراد اُس سے دوام جاگنے کا ہے نہ خاص اس عشرہ مین **عن** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْتَهِدُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مَا لَا يَجْتَهِدُ فِي غَيْرِهِ **ترجمہ** حضرت عائشہ رض

رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشرہ اخیر میں رمضان کے اتنی کوشش کرتے عبادت میں اور دنوں میں نہ کرتے **باب** صوم عشرہ ذی الحجۃ عشرہ ذی الحجہ کے روزوں کا بیان **عن** عائشۃ قالت ما رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صائما فی العشر قط **حضرت** عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ میں نے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی عشرہ ذی الحجہ میں روزے سے نہیں دیکھا **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یصم العشر **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں کہ آپ نے کبھی عشرہ میں روزہ نہیں رکھا **ف** عشرہ سے یہاں نو دن ذی حجہ کے مراد ہیں اور علما نے کہا ہے کہ اس حدیث سے ان دنوں کے روزوں کی کراہت معلوم ہوتی ہے حالانکہ وہ مکروہ نہیں ہیں بلکہ مستحب ہیں چنانچہ نویں تاریخ اوسکی عرفہ ہے اور اسکی روزے کی فضیلت میں احادیث اوپر گذر چکی ہیں اور بخاری شریف میں مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جیسے اعمال صالحہ عشرہ اول میں ذی الحجہ کے افضل ہیں ایسے اور ایام میں نہیں غرض یہ جو فرمودہ ہے جناب صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کا کہ اس عشرہ میں آپ نے روزہ نہیں رکھا اس کی تاویل ضرور ہے کہ شاید کسی عارضی یا مرض کی وجہ سے نہیں رکھا یا بطریق وجوب کے نہیں رکھا یا رکھا ہو مگر آپ کو خبر نہیں ہوئی اور اس تاویل پر ایک روایت بھی دلالت کرتی ہے ہنیدہ بن خالد کی کہ وہ اپنی عورت سے اور وہ بعض ازواج نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتے تھے نویں ذی حجہ کو اور عاشورے کے دن کو اور تین دن ہر ماہ کے آخر حدیث تک اور روایت کی یہ ابوداؤد نے اور یہ لفظ ابوداود کے ہیں اور سوا احمد اور نسائی میں یہ مضمون مروی ہوا ہے واللہ اعلم وعلمہ اتم واحکم

کتاب الحج

کتاب حج کے بیان میں

ف حج بفتح حا مصدر ہے اور فتحہ اور کسرہ سے دونوں سے اسم ہے اور اصل لغت میں بمعنی قصد ہے اور عمل پر بھی اطلاق اسکا ہوتا ہے اور عمرہ کے اصل معنے زیارت ہیں اور حج فرض عین ہے ہر مکلف مسلم پر جو طاقت رکھتا ہو مستطیع کی زاد و راحلہ کی اور عمرہ کے وجوب میں علما کا اختلاف ہے بعضوں نے

نے کہا ہے کہ واجب ہو اور بعضون نے کہا مستحب ہے اور شافعی کے دو قول ہین اس بارہ مین اصح یہ ہے کہ واجب ہے
اور اجماع ہے اسپر کہ حج وعمرہ انسان کی عمر مین ایک ہی بار واجب ہوتا ہے مگر یہ کہ کوئی نذر کرے کہ اوس
کی وفا بھی واجب ہو جاتی ہے مگر جب مکہ مین داخل ہو یا حد حرم مین کسی کام کے لیے کہ وہ بار بار نہین
ہوتا تجارت یا زیارت ہو تو وجوب احرام مین حج کے اور عمرہ کے اختلاف ہے اور صحیح قول امام شافعی کا
یہ ہے کہ مستحب ہے کہ سب سے افضل ہو احرام باندھ کر جاوے عمرہ کا بشرطیکہ قتال کے لیے نہ جاتا ہو یا پھیکر نہ جاتا ہو
اور اس مین اختلاف ہے وجوب حج کا مع التراخی ہے یا علی الفور پس امام شافعی اور ابو یوسف اور ایک گروہ
کا قول یہ ہے کہ وجوب اسکا مع التراخی ہے مگر جب ایسی حالت پر پہونچ جاوے کہ گمان اوسکی فوت کا ہو جاوے
اگر تاخیر کیے تو اسوقت علی الفور واجب ہو جاتا ہے اور ابو حنیفہ اور مالک اور دوسرے فقہا کا مذہب ہے کہ
علی الفور واجب ہوتا ہے **باب** مَا يُبَاحُ لِلْمُحْرِمِ بِحَجَّةٍ اَوْ عُمْرَةٍ لُبْسُهٗ وَمَا لَا يُبَاحُ محرم
کو کونسا لباس درست ہے اور کونسا درست نہین ہے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّ
رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْبَسُوا الْقُمُصَ وَالْعَمَائِمَ وَلَا السَّرَاوِيْلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ
اِلَّا اَحَدٌ لَا يَجِدُ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوْا مِنَ
الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ وَلَا الْوَرْسُ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما نے کہا کہ ایک
شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ محرم کیا پہنے کپڑون کی قسم سے تو آپ نے فرمایا کرتے نہ پہنو
نہ عمامے باندھو نہ پجامے پہنو نہ باران کوٹ اوڑھو نہ موزے پہنو مگر جو چپل نہ پاوے وہ موزہ پہنے مگر ٹخنون
کے نیچے سے کاٹ ڈالے اور نہ پہنو وہ کپڑے جس مین زعفران لگی ہو یا ورس مین رنگا ہوا ہو **ف**
اجماع ہے تمام علما کا کہ ان کپڑون مین سے کوئی حالت احرام مین پہننا روا نہین بلکہ حرام ہے اور غرض
یہ ہے کہ جو کپڑا سیا ہوا ہو اور محیط ہو ساری بدن کا یا ایک عضو کا جیسے موزہ اور تنبان اور دستانہ یا عمامہ
وغیرہ مین اوسکو منع فرما دیا اور باران کوٹ مین شامل ہو گیا وہ کپڑا جو سر کو ڈھانپے جیسے پگڑی وغیرہ
یا ٹوپی یا پٹی اور خفاف مین یعنے موزون مین آ گیا وہ کپڑا جو پیرون کو ڈھانپے جیسے پاتابہ یہانتک کہ سر
مین پٹی باندھنا بھی حرام ہے اور اگر ضرورت ہو مثلاً زخم ہے یا درد سر ہے تو باندھ لے اور فدیہ دیوے
اور یہ سب حکم مردون کے واسطے ہے بخلاف عورتون کے کہ انکو سیا کپڑا پہننا اور سارا بدن ڈھانپنا

مباح ہی سوا موزہ کے کہ اسکا ڈہانپنا حرام ہے خواہ کسی ڈہانپنے والی چیز سے ہو اور ہاتہون کے ڈہانپنے مین دستانون سے اختلاف ہے اور امام شافعی کے بہی اس مین دو قول ہین اصح یہ ہے کہ حرام ہے اور ورس اور زعفران کو جو منع فرمایا تو اُس مین سب خوشبوئین داخل ہو گئی اور ورس ایک گہانس ہے خوشبودار یمن مین ہوتی ہے غرض خوشبوئین سب قسم کی عورت اور مرد دونو کو منع ہین اور مراد اس سے وہ چیزین ہین جو خاص خوشبو کے لیے استعمال ہوتی ہین باقی رہے فواکہ اور میوے جیسے ترنج و سیب اور پہول اور شگوفہ ہین انکا استعمال حرام نہین اس لیے کہ ان سے خوشبو ہی مقصود نہین ہوتی اور حکمت ان چیزون سے منع کرنے مین یہ ہے کہ ترفہ اور امارت اور انانیت اور تزک اور تکلف کی بو جاتی رہے اور خشوع اور خضوع اور تذلل اور عجز و نیاز و عبدیت کی خو آجاوے اور بہ امر معین ہووے مراقبہ اور مشاہدہ پر اور بچاوے منکرات اور محظورات سے اور تذکرہ ہو موت کا اور کفن پوشی کا اور بعث و قیامت کا کہ اُسدن لوگ ننگے سر اور ننگے پیر اور ننگے بدن ہون گے اور اس روایت مین مذکور تہا کہ جو نعلین نپاوے وہ موزہ پہن لے اور کاٹ لے اور ابن عباس کی روایت جو آگے آتی ہے اوس مین کاٹنے کا ذکر نہین اور علمار نے اسمین اختلاف کیا ہے چنانچہ امام احمد نے فرمایا ہے کہ نعلین نپاوے تو موزہ کا ویسا ہی پہننا جائز ہے کاٹنا ضرور نہین اس لیے کہ اسمین اضاعت مال کی ہے اور انہون نے کہا کہ حدیث ابن عمر کی جسمین کاٹنے کا حکم ہے منسوخ ہے ابن عباس اور جابر کی روایت سے کہ ان مین کاٹنے کا حکم نہین اور امام مالک اور ابو حنیفہ اور شافعی کا اور جماہیر علمار کا قول ہے کہ پہننا موزے کا بغیر کاٹے درست نہین اور حدیث ابن عباس اور جابر کی مطلق ہے اور حدیث ابن عمر کی مقید ہے اور حمل مطلق کا مقید پر ضرور ہے اور زیادت ثقہ کی مقبول ہے اور اضاعت مال جب ہو کہ حکم شارع نہ ہو اور جب حکم شارع ہوا تو اب ادا اسکا واجب ہوا پہر یہ بہی مسئلہ مختلف فیہ ہے کہ جو موزے پہنے اور نعلین نپاوے اوسپر فدیہ ہے یا نہین سو امام مالک اور شافعی کا قول ہے کہ اوسپر کچہ فدیہ واجب نہین اگر واجب ہوتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرما دیتے اور ابو حنیفہ اور ان کے اصحاب نے کہا ہے کہ اوسپر فدیہ ہے جیسے بضرورت سر منڈانے مین فدیہ ہے اور ورس اور زعفران مین سب خوشبوئین آگئین کہ باجماع امت حرام ہین اس لیے کہ خوشبو جماع کی رغبت دلانیوالی ہے کہ اوسکو حرام ہونے مین عورت اور مرد دونون برابر ہین غرض محرمات احرام سات ہین قیاس سیا ہوا جس کی تفصیل گذر گئی اور خوشبو اور بالون اور ناخونون کا دور کرنا اور سر کے بالون مین اور داڑہی مین تیل لگانا اور عقد نکاح اور جماع اور ہر طرح کا استمتاع اور منی نکالنا کسی طرح سے ہو اور ساتوین تلف کرنا شکار کا

عن سالم عن ابیه قال سئل النبی صلی الله علیه وسلم ما یلبس المحرم قال لا یلبس المحرم القمیص ولا العمامة ولا البرنس ولا السراویل ولا ثوبا مسه ورس ولا زعفران ولا الخفین الا ان لا یجد نعلین فلیقطعهما حتی یکونا اسفل من الکعبین **ترجمہ** سالم نے اپنے باپ سے روایت کی کہ انہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسینے پوچھا کہ محرم کیا پہنے آپ نے فرمایا کرتا اور عمامہ اور باران کوٹ اور پائجامہ نہ پہنے اور نہ وہ کپڑا پہنے جسمین ورس اور زعفران لگی ہو نہ موزے اور اگر نعلین نہ ہوویں تو موزے پہنے اور اُسکو ٹخنون کے نیچے تک کاٹ دے (کہ جوتی کیطرح ہو جاوے) **فائدہ** سائل نے پوچھا تھا کہ کیا پہنے آپ نے فرمایا یہ نہ پہنو اور سوا اس کے جو چاہے پہنے اس مین امت کو آسانی ہے اور دائرہ اباحت کا وسیع رہتا ہے **عن** ابن عمر انه قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یلبس المحرم ثوبا مصبوغا بزعفران او ورس وقال من لم یجد نعلین فلیلبس الخفین ولیقطعهما اسفل من الکعبین **ترجمہ** عبداللہ بن عمر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا محرم کو زعفران اور ورس کا رنگا ہوا کپڑا پہنے اور فرمایا کہ جو نعلین نہ پاوے وہ موزے پہن لے ٹخنون کے نیچے سے کاٹ کر **عن** ابن عباس قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو یخطب یقول السراویل لمن لم یجد الازار والخفاف لمن لم یجد النعلین یعنی المحرم **ترجمہ** عبداللہ بن عباس نے کہا مین نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پائجامہ اوس کے لیے ہے جو تہمت نہ پاوے اور موزہ اوس کے لیے ہے جو نعلین نہ پاوے یعنی محرم ہو **ف** یہی روایت سند ہے امام احمد کی کہ موزہ بے کاٹے پہن لے **عن** عمرو بن دینار بهذا الاسناد سمع النبی صلی الله علیه وسلم یخطب بعرفات فذکر هذا الحدیث **ترجمہ** عمرو بن دینار نے اس اسناد سے روایت کی کہ سنا انہون نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفات مین خطبہ مین یہ بات فرمائی جو اوپر گذری **عن** عمرو بن دینار بهذا الاسناد ولم یذکر احد منهم یخطب بعرفات غیر شعبة وحده **ترجمہ** عمرو بن دینار رضی اللہ عنہ سے اس اسناد سے وہی روایت مروی ہوئی مگر سوای شعبہ کے کسی اور نے خطبہ کا ذکر نہین کیا **عن** جابر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من لم یجد نعلین فلیلبس خفین ومن لم یجد ازارا فلیلبس سراویل **ترجمہ** جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو نعلین نہ پاوے

مُنیَۃ

عَنْ يَعْلَى بْنِ مُنْيَةَ قَالَ جَاءَ موزے پہنے اور جو ازار یعنی تہمت نہ پاوے وہ سراویل یعنی پجامہ پہنے
رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْجِعِرَّانَةِ عَلَيْهِ جُبَّةٌ وَعَلَيْهَا خَلُوقٌ أَوْ قَالَ
أَثَرُ صُفْرَةٍ فَقَالَ كَيْفَ تَأْمُرُنِي أَنْ أَصْنَعَ فِي عُمْرَتِي قَالَ وَأُنْزِلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الْوَحْيُ فَسُتِرَ بِثَوْبٍ وَكَانَ يَعْلَى يَقُولُ وَدِدْتُ أَنِّي أَرَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَقَدْ نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ قَالَ فَقَالَ أَيَسُرُّكَ أَنْ تَنْظُرَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أُنْزِلَ
عَلَيْهِ الْوَحْيُ قَالَ فَرَفَعَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ طَرَفَ الثَّوْبِ فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ لَهُ غَطِيطٌ قَالَ
وَأَحْسَبُهُ كَغَطِيطِ الْبَكْرِ قَالَ فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْهُ قَالَ أَيْنَ السَّائِلُ عَنِ الْعُمْرَةِ اغْسِلْ عَنْكَ
أَثَرَ الصُّفْرَةِ أَوْ قَالَ أَثَرَ الْخَلُوقِ وَاخْلَعْ عَنْكَ جُبَّتَكَ وَاصْنَعْ فِي عُمْرَتِكَ مَا أَنْتَ صَانِعٌ
فِي حَجِّكَ **ترجمہ** یعلے رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ ایک شخص آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور
آپ جعرانہ میں تھے اور وہ ایک جبہ پہنے ہوئے تھا اور اوس پر کچھ خوشبو لگی ہوئی تھی یا کہا کہ کچھ اثر زردی
کا تھا اور اُس نے عرض کی کہ آپ مجھے عمرے میں کیا حکم فرماتے ہیں اور اس میں آپ کے اوپر وحی اُترنے
لگی اور آپ نے کپڑا اوڑھ لیا اور یعلی کہتے تھے کہ مجھے آرزو تھی کہ میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھوں جس
وقت آپ پر وحی اُترتی ہو پھر کہا حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے کہ کیا تم چاہتے ہو کہ دیکھو نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کو اور آپ پر وحی اُترتی ہو پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے کپڑے کا کونا اُٹھایا اور میں نے
آپ کو دیکھا کہ آپ ہانپتے تھے اور خراٹے لیتے تھے راوی نے کہا میں گمان کرتا ہوں کہ اُنہوں نے کہا جیسے
جوان اونٹ ہانپتا ہو پھر جب آپ سے وحی تمام ہو چکی تو فرمایا کہاں ہے وہ سائل عمرے کا اور فرمایا دھو
ڈالو اثر زردی کا اپنے کپڑے وغیرہ سے یا فرمایا اثر خوشبو کا اور اُتار ڈالو اپنا کرتا اور عمرے میں
وہی کرو جو حج میں کرتے ہو **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خوشبو محرم کو حرام ہے خواہ حالت
احرام میں لگاوے یا پہلے کی لگی ہو اور یہ بھی ثابت ہوا کہ سیا ہوا کپڑا محرم کو منع ہے اور یہ بھی اگر کوئی
خوشبو بھولے سے یا چوک سے لگالے تو جلد اسکا چھوڑانا چاہیے اور جسکی بھول چوک سے خوشبو لگ جاوے
اوس پر کچھ کفارہ نہیں ہے اور یہ مذہب ہے شافعی کا اور یہی قول ہے عطا اور ثوری اور اسحاق اور
داؤد کا اور امام مالک اور ابو حنیفہ اور مزنی اور احمد کی ایک روایت صحیح میں ہے کہ فدیہ اوس پر واجب
ہے اور صحیح قول مالک کا یہ ہے کہ فدیہ جب واجب ہوتا ہے بھولنے والے پر یا جان کر خوشبو لگانے والے

کہ جب بہت دیر تک لگی رہے **عن** یعلی قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجل وھو بالجعرانۃ وانا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہ مقطعات یعنی جبۃ وھو متضمخ بالخلوق فقال انی احرمت بالعمرۃ وعلی ھذا وانا متضمخ بالخلوق فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم ما کنت صانعا فی حجک قال انزع عنی ھذہ الثیاب واغسل عنی ھذا الخلوق فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما کنت صانعا فی حجک فاصنعہ فی عمرتک **ترجمہ** یعلی نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور آپ جعرانہ میں تھے اور یعلی کہتے ہیں کہ میں آپکے پاس تھا اور وہ سائل جو آیا تھا کرتا پہنے ہوئے تھا اور سر میں خوشبو لگی ہوئی تھی اور اوس نے عرض کی کہ میں احرام باندھا ہے عمرہ کا اور اوسپر بھی میں خوشبو لگائے ہوں تو آپ نے فرمایا جو تم حج میں کرتے ہو وہی عمرے میں بھی کرو یعنے خوشبو سے بچنا اور سیے ہوئے کپڑے نہ پہننا طواف وسعی بجا لانا سوائے اوس نے پھر عرض کیا کہ میں یہ کپڑے اوتار ڈالوں آپنے پھر فرمایا کہ جو تم حج میں کرتے ہو وہی عمرے میں کرو **ف** معلوم ہوا کہ وہ شخص حج کے ارکان سے واقف تھا تو اسکو اتنا ہی فرمادینا کافی ہوا **عن** یعلی کان یقول لعمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ لیتنی اری نبی اللہ حین ینزل علیہ فلما کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالجعرانۃ وعلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثوب قد اظل بہ علیہ معہ ناس من اصحابہ فیہم عمر اذ جاءہ رجل علیہ جبۃ متضمخ بطیب فقال یا رسول اللہ کیف تری فی رجل احرم بعمرۃ فی جبۃ بعد ما تضمخ بطیب فنظر الیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ساعۃ ثم سکت فجاءہ الوحی فاشار عمر رضی اللہ تعالی عنہ بیدہ الی یعلی بن امیۃ تعال فجاء یعلی فادخل راسہ فاذا النبی صلی اللہ علیہ وسلم محمر الوجہ یغط ساعۃ ثم سری عنہ فقال این الذی سالنی عن العمرۃ انفا فالتمس الرجل فجیء بہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اما الطیب الذی بک فاغسلہ ثلاث مرات واما الجبۃ فانزعھا ثم اصنع فی عمرتک ما تصنع فی حجک **ترجمہ** یعلے ہمیشہ حضرت عمر سے کہا کرتے تھے کہ کبھی میں دیکھتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب آپ پر وحی اترتی ہے پھر جب آپ جعرانہ میں تھے اور آپ کے اوپر

ایک کپڑے کا سایہ کیا گیا تہا اور آپکے ساتہہ چند صحابہ تہے کہ اُن مین حضرت عمر بہی تہے کہ ایک شخص آیا ایک کرتہ پہنے ہوئے کہ اس مین خوشبو لگی ہوئی تہی اور اُس نے عرض کی کہ یا رسول اللہ آپ کا حکم کیا ہے اوس کے لیے جو احرام باندہے عمرہ کا ایک کرتے مین کہ اُسمین خوشبو لگی ہو اور آپنے اوس کیطرف نظر کی تہوڑی دیر اور چپ ہو رہے پہر آپ پر وحی آئی اور اشارہ کیا حضرت عمر نے اپنے ہاتہہ سے یعلے کو کہ آو اور یعلے آئے اور اپنا سر اندر کپڑے کے ڈالا اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکہا کہ آپکا چہرہ مبارک سرخ ہو رہا ہے اور آپ لنبی لنبی سانسین لے رہے ہین پہر وہ کیفیت کہل گئی آپ سے اور آپنے فرمایا کہان ہے وہ سائل جو مجہہ سے عمرہ کا حکم ابہی پوچہتا تہا پہر وہ ڈہونڈہا گیا اور اُسکو لائے اور آپ نے فرمایا کہ خوشبو تو دہو ڈال تین بار (کہ اثر نرہے) اور جبہ اتار دے اور باقی وہی کر اپنے عمرے مین جو حج مین کرتا ہے **عن** يَعْلَى أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْجِعْرَانَةِ قَدْ أَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ وَهُوَ مُصَفِّرٌ لِحْيَتَهُ وَرَأْسَهُ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أَحْرَمْتُ بِعُمْرَةٍ وَأَنَا كَمَا تَرَى فَقَالَ انْزِعْ عَنْكَ الْجُبَّةَ وَاغْسِلْ عَنْكَ الصُّفْرَةَ وَمَا كُنْتَ صَانِعًا فِي حَجِّكَ فَاصْنَعْهُ فِي عُمْرَتِكَ **ترجمہ** یعلے نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جعرانہ مین تہے کہ ایک شخص آیا اور اُس نے اہلال کیا تہا ساتہہ عمرے کے اور اوسکی ڈاڑہی اور سر مین زردی لگی تہی یعنے خوشبو کی اور ایک کرتا تہا پہر اوس نے عرض کی کہ یا رسول اللہ مین نے احرام باندہا ہے عمرے کا اور مین اس حال مین ہون جس مین آپ مجہے دیکہتے ہین پہر آپنے وہی حکم دیا **عن** يَعْلَى قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَاهُ رَجُلٌ عَلَيْهِ جُبَّةٌ بِهَا أَثَرٌ مِنْ خَلُوقٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أَحْرَمْتُ بِعُمْرَةٍ فَكَيْفَ أَفْعَلُ فَسَكَتَ عَنْهُ فَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيْهِ وَكَانَ عُمَرُ يَسْتُرُهُ إِذَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ يُظِلُّهُ فَقُلْتُ لِعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ إِنِّي أُحِبُّ إِذَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ أَنْ أُدْخِلَ رَأْسِي مَعَهُ فِي الثَّوْبِ فَلَمَّا أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ خَمَّرَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِالثَّوْبِ فَجِئْتُهُ فَأَدْخَلْتُ رَأْسِي مَعَهُ فِي الثَّوْبِ فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْهُ قَالَ أَيْنَ السَّائِلُ آنِفًا عَنِ الْعُمْرَةِ فَقَامَ إِلَيْهِ الرَّجُلُ فَقَالَ انْزِعْ عَنْكَ جُبَّتَكَ وَاغْسِلْ أَثَرَ الْخَلُوقِ الَّذِي بِكَ وَافْعَلْ فِي عُمْرَتِكَ مَا كُنْتَ فَاعِلًا فِي حَجِّكَ **ترجمہ** یعلے سے وہی مضمون مروی ہے

باب مَوَاقِيتِ الْحَجِّ حج کے میقات کا بیان

عن ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ وَقَّتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ

ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ قَالَ فَهُنَّ لَهُنَّ وَ لِمَنْ أَتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِ أَهْلِهِنَّ مِمَّنْ أَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَمَنْ كَانَ دُونَهُنَّ فَمِنْ أَهْلِهِ وَكَذَا حَتَّى أَهْلُ مَكَّةَ يُهِلُّونَ مِنْهَا **ترجمہ** عبداللہ بن عباس نے فرمایا کہ میقات مقرر کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ اور اہل شام کے لیے جحفہ اور اہل نجد کے لیے قرن اور اہل یمن کے لیے یلملم اور یہ سب میقاتین اون لوگون کے لیے بہی ہین جو اُن ملکون مین رہتے ہین اور اُنکے لیے بہی ہین جو اور ملکون سے وہان آوین جو حج کا ارادہ رکہتے ہون یا عمرہ کا پہر جو ان میقاتون کے اندر رہنے والے ہون یعنی مکہ سے قریب تو وہ اہل مکہ سے ہین اور وہ وہین سے احرام باندہین یہانتک کہ مکہ والے مکہ سے اہلال پکارین **ف** ذوالحلیفہ جو مدینہ والون کی میقات ہے مکہ سے بنسبت اور میقاتون کے بہت دور ہے اور یہ میقاتین حد حرم ہین کہ اُن کے اندر شکار کرنا درختون کے پتے توڑنا وغیرہ امور منع ہین اور ذوالحلیفہ مکہ سے نو دس منزل ہے اور مدینہ سے چہہ میل پر واقع ہے اور جحفہ اہل شام اور اہل مصر دونون کی میقات ہے اور اسکو مہیعہ بہی کہتے ہین اور وہ مکہ سے تین منزل ہے اور یلملم کو السلم بہی کہتے ہین اور وہ ایک پہاڑ ہے تہامہ کے پہاڑون سے اور اہل ہند کا میقات وہی ہے کہ جہاز مین احرام باندہ لیتے ہین جب اوسکی مقابل پہونچتے ہین اور اہل نجد کے میقات قرن منازل ہے اور وہ مکہ سے دو منزل ہے اور یہ سب میقاتون سے نزدیک ہے مکہ کیطرف اور ذات عرق میقات ہے اہل عراق کی اور وہ آگے آویگی اور علمار کا اسمین اختلاف کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر فرمائی ہے یا حضرت عمر کے اجتہاد سے مقرر ہوئی ہے اور امام شافعی نے اُم مین جو اُنکی کتاب ہے تصریح کی ہے توقیت عمر کی اور بخاری مین بہی اسکی تصریح ہے اور جمہور نے توقیت نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا زعم کیا ہے اُنکی دلیل روایت جابر ہے مگر اوس کے مرفوع ہونے مین کلام ہے اور دارقطنی نے اوسکی تضعیف بہی کی ہے اسلیے کہ عراق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک مین فتح نہین ہوا تہا مگر یہ تعلیل دارقطنی کی معقول نہین اس لیے کہ شام بہی آپکے وقت مین فتح نہین ہوا تہا اور اجماع ہے علمار کا کہ یہ مواقیت شرعی ہین اور امام مالک اور ابو حنیفہ اور شافعی اور احمد اور جمہور کا قول ہے کہ اگر کوئی اُن سے آگے بڑہ گیا اور آگے بڑہکر احرام باندہا تو گنہگار ہوا اور اوسپر دم لازم آیا اور حج اُسکا صحیح ہو گیا اور عطا اور نخعی کا قول ہے کہ اوسپر کچہہ واجب نہین اور سعید بن جبیر نے کہا کہ اوس کا حج صحیح نہین ہوتا اور غرض مواقیت کی مقرر

کرنے سے یہی ہو جو حج اور عمرہ کا ارادہ کرے اوسکو آگے بڑھنا میقات سے حرام ہے بغیر احرام کے اور اگر
بڑھا تو دم لازم آویگا اور اصحاب شافعیہ نے کہا ہے کہ اگر پہر میقات تک لوٹ آوے قبل اسکے حج بجا لاوے
تو اُس سے دم ساقط ہوجاتا ہے اور جو حج اور عمرہ کا ارادہ نرکہتا ہو اوسپر احرام واجب نہین دخول
مکہ کے لیے صحیح قول شافعیہ کا یہی ہے خواہ وہ ایسی حاجت کے لیے جاوے جو مکرر ہوتی ہے جیسے لکڑ یان لیجانا
یا گہانس لانا یا ایسی ہو جو مکرر نہ ہو جیسے اور تجارتین ہین اور جو میقات سے بغیر احرام کے تجاوز کر گیا اور
ارادہ مکہ جانیکا نرکہتا تہا پہر اوسکے دل مین آیا کہ احرام باندہ لے تو وہین سے احرام باندہ لے جہان پہنچا
ہے پہر اگر وہان احرام نہ باندہا اور آگے بڑہ گیا تو آثم ہوا اور اوسپر دم لازم ہوا اور اگر وہین سے
احرام باندہا جہان سے ارادہ کیا تہا دخول مکہ کا تو اوسپر دم نہین ہے اور اُسکو میقات تک لوٹنا بہی
ضرور نہین یہی مذہب ہے شافعیہ کا اور مذہب ہے جمہور کا اور احمد اور اسحاق کا قول ہے کہ اوسکو ضرور
ہے کہ میقات تک لوٹ کر جاوے اور وہان سے احرام باندہ کر آوے **عن** ابن عباس رضی اللہ
تعالی عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقت لاهل المدینة ذا الحلیفة و
لاهل الشام الجحفة ولاهل نجد قرن المنازل ولاهل الیمن یلملم وقال هن لهم ولکل ات
اتی علیهن من غیرهن ممن اراد الحج والعمرة ومن کان دون ذلک فمن حیث انشا
حتی اهل مکة من مکة **ترجمہ** عبداللہ نے وہی مضمون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت
کیا **عن** ابن عمر رضی اللہ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یهل
اهل المدینة من ذی الحلیفة واهل الشام من الجحفة واهل نجد من قرن قال عبداللہ
وبلغنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ویهل اهل الیمن من یلملم **ترجمہ** عبداللہ
نے تین میقاتون کا بیان ویسا ہی کیا اور کہا کہ مجھے پہونچا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ اہل یمن یلملم سے اہلال کرین **عن** عمر بن الخطاب قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یقول مهل اهل المدینة ذو الحلیفة ومهل اهل الشام مهیعة وهی الجحفة
ومهل اهل نجد قرن قال عبد اللہ بن عمر وزعموا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال ولم اسمع ذلک منه قال ومهل اهل الیمن یلملم **ترجمہ** عمر بن خطاب نے مدینہ اور شام
اور نجد والون کی میقات ویسی ہی روایت کی اور عبداللہ بن عمر نے کہا کہ لوگون نے ذکر کیا کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میقات اہل یمن کی یلملم ہے مگر میں نے خود اون سے نہیں سنا عن
ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اہل المدینۃ ان
یہلوا من ذی الحلیفۃ واہل الشام من الجحفۃ واہل نجد من قرن قال عبد اللہ بن
عمر واخبرت انہ قال ویہل اہل الیمن من یلملم ترجمہ عبداللہ بن عمر نے کہا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ والے ذی الحلیفہ سے اور شام والے جحفہ سے اور نجد والے قرن سے
احرام باندہیں اور کہا عبداللہ نے کہ مجھے خبر لگی کہ یمن والے یلملم سے عن جابر بن عبد اللہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہما یسأل عن المہل فقال سمعت ثم انتہی فقال اراہ یعنی النبی صلی اللہ
علیہ وسلم ترجمہ جابر نے یہی میقاتیں روایت کی ہیں یعنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عن
سالم عن ابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یہل اہل
المدینۃ من ذی الحلیفۃ ویہل اہل الشام من الجحفۃ ویہل اہل نجد من قرن قال
ابن عمر وذکر لی ولم اسمع ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ویہل اہل الیمن
من یلملم ترجمہ سالم نے اپنے باپ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ والے ذی
الحلیفہ سے اور شام والے جحفہ سے اور نجد والے قرن سے اہلال کریں اور ابن عمر نے کہا کہ مجھے پہونچا ہے اور
میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا کہ آپ نے فرمایا کہ اہلال کریں یمن والے یلملم سے عن
جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما یسأل عن المہل فقال سمعت احسبہ رفع الی النبی
صلی اللہ علیہ وسلم فقال مہل اہل المدینۃ من ذی الحلیفۃ والطریق الآخر الجحفۃ
ومہل اہل العراق من ذات عرق ومہل اہل نجد من قرن ومہل اہل الیمن من یلملم
ترجمہ جابر نے وہی موقیت مرفوعاً بیان کیے اور مدینہ کی ایک میقات ذو الحلیفہ کہی دوسری دوسری راہ سے جحفہ
کہی باقی وہی ہیں جو اوپر مذکور ہوئیں

باب التلبیۃ وصفتہا لبیک کا بیان

عن
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ان تلبیۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لبیک اللہم
لبیک لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک لا شریک لک وقال
وکان عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یزید فیہا لبیک لبیک وسعدیک
والخیر بیدیک لبیک والرغباء الیک والعمل ترجمہ عبداللہ بن عمر نے کہا کہ لبیک پکارنا رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ تھا لبیک سے لاشریک لک تک یعنی حاضر ہون مین تیری خدمت مین یا اللہ حاضر ہون مین تیری خدمت مین حاضر ہون مین کوئی شریک نہین تیرا حاضر ہون مین بیشک سب تعریف اور نعمت تیرے ہی لیے ہے اور ملک تیرا ہی ہے اور تیرا کوئی شریک نہین اور عبداللہ بن عمر اُن مین یہ کلمات زیادہ پڑھتے تھے لبیک سے آخر تک یعنی مین حاضر ہون تیری خدمت مین اور حاضر ہون تیری خدمت مین اور سعادت سب تیری ہی طرف سے ہے اور خیر تیرے ہی دونون ہاتھون مین ہے حاضر ہون مین تیرے آگے اور رغبت کرتا ہون مین تیری ہی طرف اور عمل تیرے ہی لیے ہے **عن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اسْتَوَتْ بِہٖ رَاحِلَتُہٗ قَائِمَۃً عِنْدَ مَسْجِدِ ذِی الْحُلَیْفَۃِ اَھَلَّ فَقَالَ لَبَّیْکَ اللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ قَالُوْا وَکَانَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا یَقُوْلُ ھٰذِہٖ تَلْبِیَۃُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ نَافِعٌ وَکَانَ عَبْدُ اللّٰہِ یَزِیْدُ مَعَ ھٰذَا لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ وَالْخَیْرُ بِیَدَیْکَ لَبَّیْکَ وَالرَّغْبَاءُ اِلَیْکَ وَالْعَمَلُ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سوار ہوئے اونٹنی پر اور وہ آپ کو لیکر سیدھی کھڑی ہوگئی مسجد ذی الحلیفہ کے نزدیک تب آپ نے لبیک پکاری پھر وہی لبیک ذکر کی جو اوپر ہو چکی اور عبداللہ بن عمر فرماتے تھے کہ یہ لبیک تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے اور اُس مین وہی الفاظ بڑھاتے تھے جو اوپر ہو چکے مگر اُس مین لبیک کا لفظ ابتدا مین تین بار ہے اور اُس مین وہی بار تھا **عن** ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ تَلَقَّفْتُ التَّلْبِیَۃَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ بِمِثْلِ حَدِیْثِھِمْ **عبداللہ** بن عمر نے کہا سیکھا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر ذکر کی حدیث مثل حدیث اُنہی لوگون کی **ف** اس صیغہ تلبیہ سے صاف معلوم ہوا کہ پروردگار تعالی شانہ کے ہاتھ ہین اور اسکے تثنیہ سے معلوم ہوا کہ مراد ہونا قدرت کا باطل ہے اور جن لوگون نے دعوی کیا ہے کہ تثنیہ اسکا تاکید کے لیے ہے یہ قول اُن کا جمیع اہل لغت اور تمام اہل ادب کے خلاف ہے اسلیے کہ تاکید کے لیے لفظ کو مکرر لاتے ہین یا حروف تاکید بڑھاتے ہین نہ یہ کہ واحد کو تثنیہ کر دین غرض ان صفات مین جیسے ہاتھ اور قدم اور ساق اور جنب ہے محدثین اور صحابہ اور تابعین اور اسلاف صالحین سب کا مذہب یہی ہے کہ اُن پر ایمان لانا اور اُنکو ظاہر پر محمول کرنا اور نفی کرنا اُن سے تشبیہ و تمثیل کے اور نہ جانا تاویل و تعطیل کے طرف

عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن ابیہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہل ملبدا یقول لبیک اللہم لبیک لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک لا شریک لک لا یزید علی ہؤلاء الکلمات وان عبد اللہ بن عمر کان یقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرکع بذی الحلیفۃ رکعتین ثم اذا استوت بہ الناقۃ قائمۃ عند مسجد ذی الحلیفۃ اہل بہؤلاء الکلمات وکان عبد اللہ بن عمر یقول کان عمر بن الخطاب یہل باہلال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ہؤلاء الکلمات ویقول لبیک اللہم لبیک لبیک وسعدیک والخیر فی یدیک لبیک والرغباء الیک والعمل **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ لبیک پکارتے تھے تلبید کیے ہوئے سر میں اور کہتے تھے لبیک سے آخر تک اور عبد اللہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت پڑھی ذی الحلیفہ میں پھر جب آپکی اونٹنی آپکو لیکر سیدھی کھڑی ہوئی مسجد ذی الحلیفہ کے پاس تو انہی کلمات سے آپنے لبیک پکاری اور عبد اللہ کہتے تھے کہ عمر بن خطاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کلمات لبیک پکارتے تھے اور اس کے بعد یہ کلمات زیادہ کرتے تھے لبیک سے آخر تک اور معنی ان سب کے اوپر گذر گئے

کیفیت حج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ارادہ حج کیا تو مدینہ میں ظہر کے بعد خطبہ پڑھا اور احکام حج تعلیم کیے اور ظاہر یہ ہے کہ وہ دن ہفتہ کا تھا اور ابن حزم نے لکھا ہے کہ پنجشنبہ تھا اور اس میں ایک بحث طویل ہے کہ ذکر کی ہے ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے زاد المعاد میں پھر آپنے کنگھی کی اور تیل ڈالا اور تہمت پہنی اور چادر اوڑھی اور ظہر اور عصر کے بیچ میں مدینہ سے روانہ ہوئے اور ذی الحلیفہ میں اتر کر عصر کی دو رکعت پڑھی اور شبکو وہاں رہے اور مغرب اور عشا اور صبح اور ظہر غرض پانچ نمازیں وہاں ادا کیں اور سب بیبیاں آپکے ساتھ تھیں اور اس رات آپنے سب سے صحبت کی اور آخیر میں ایک غسل جنابت کیا اور جب ارادہ احرام کیا تو دوسرا غسل کیا اور ابن حزم نے اسکو ذکر نہیں کیا اور اور لوگوں سے بھی سہوا ترک ہوا اور خطمی سے آپنے سر دھویا اور پھر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے ہاتھ سے خوشبو لگائی ذریرہ اور ایک خوشبو ہوتی ہے جسمیں مشک ہوتا یہانتک کہ چمک مشک کی آپ کی مانگ میں نظر آتی تھی اور ڈاڑھی میں اور اسکو آپ نے رہنے دیا اور دھویا نہیں پھر آپ نے ازار پہنی اور چادر اوڑھی اور ظہر دو رکعت ادا کی اور لبیک پکاری حج اور عمرہ دونوں کی اپنے مصلی ہی پر اور نہیں سے لبیک

شروع ہوئی اور چونکہ بار بار آپ پکارتے تھے اس لیے جس نے جہان سے سنا وہین سے روایت کی مگر ابتدا یہین سے ہے اور دو رکعت احرام کی آپ سے منقول نہین سوا ظہر کی دو رکعتون کے اور احرام سے پہلے اپنے بدنہ کے گلے مین ہار ڈالدیا اور داہنی طرف سے کوہان چیر دیا جسے اشعار کہتے ہین اور خون اُس پہ چلا اور احرام آپ کا قران کا تہا اور یہی صحیح ہے چنانچہ بیس سے اوپر روایتین اُسپر بصراحت دلالت کرتی مین (کذا فی زاد المعاد) **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان المشرکون یقولون لبیک لا شریک لک قال فیقول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویلکم قد قد فیقولون الا شریکا ھو لک تملکہ وما ملک یقولون ھذا وھم یطوفون بالبیت **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس نے کہا کہ مشرکین کہتے تھے لبیک لا شریک لک تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ خرابی ہو تمہاری یہین تک رہن دو یہین تک رہن دو (یعنے آگے نہ کہو) اور وہ اُسکے آگے کہتے تھے کہ مگر ایک شریک ہی تیرا کہ یا اللہ تو اُسکا مالک ہی اور وہ کسی شے کا مالک نہین غرض یہی کہتے جاتے تھے اور بیت اللہ کا طواف کرتے جاتے تہے **ف** غرض اس سے معلوم ہوا کہ مشرکان مکہ بھی اپنے شریکون کو اللہ کے برابر نہین جانتے تہے بلکہ اللہ تعالیٰ کو ہر شے کا مالک جانتے تہے اور اُنکو کسی شے کا مالک نہ جانتے تہے تاہم اُن کو پکارنا اور اپنا سفارشی اور وکیل قرار دینا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ مین اُنکے مشرک کرنے کو اور ابدالآباد دوزخ مین جہونکنے کو کافی تہا پس معلوم ہوا کہ جو اپنا حمایتی اور وکیل اور سفارشی سمجھکر بھی کسی کی عبادت کرے اور اُسکو دور دور سے پکارے تو وہ بھی مشرک ہو جاتا ہے گو اُسکو خدا کے برابر نجانے اور اسلیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لبیک لا شریک لک پہ فرماتے تہے کہ یہین تک رہنے دو اور شریک ٹہیراؤ مگر وہ ملاعنین کب سنتے تہے اور ان حدیثون سے مشروعیت لبیک کی ثابت ہوئی اور وہ حج اور عمرہ کے لیے ایسا ہی جیسے تکبیر اولے نماز کے لیے اور اُسکے وجوب مین اختلاف ہی امام شافعی وغیرہ کا قول ہے کہ یہ سنت ہی اور صحت حج کی شرط نہین اور اگر اسکو ترک کیا تو حج صحیح ہے اور اُسپر دم واجب نہین مگر فضیلت ترک ہو گئی اور بعض اصحاب شافعیہ کا قول ہی کہ واجب ہے اور اگر کوئی چھوڑ دے تو دم واجب ہی اور حج صحیح ہو جاتا ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ وہ شرط ہی صحت احرام کی اور حج اور احرام بے اُسکے صحیح نہین ہوتا اور امام مالک نے کہا ہے کہ واجب تو نہین مگر تارک پر اوسکے دم لازم آتا ہے اور حج صحیح ہو جاتا ہے اور بہرحال آواز بلند سے لبیک پکارنا مستحب ہے اور مستحب ہے کہ جب پکارے تین بار پکارے اور بیچ مین کچہ کلام نہ

کرے اور عورت کو آواز بلند کرنا ضرور نہیں اور تغیر احوال کے وقت لبیک کہنا ضرور ہے جیسے صبح شام اٹھنا
بیٹھنا لیٹنا سوار ہونا اوترنے کے وقت اور حاجی تلبیہ کرتا رہے جبتک کہ یوم النحر یعنے دسوین تاریخ مین رمی
جمرہ عقبہ شروع نہ کرے یا طواف افاضہ اگر طواف کو رمی پر مقدم کیا ہو یا حلق تک پکارے جن لوگون
کے نزدیک حلق بھی نسک مین داخل ہے اور عمرہ مین جب تک طواف شروع نہین کیا اور ہر حالت
مین عورت و مرد کو مستحب ہے خواہ حائض ہو یا جنب یا محدث **باب** اَمْرِ اَهْلِ الْمَدِينَةِ بِالْاِحْرَامِ
مِنْ عِنْدِ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ ذی حلیفہ سے احرام باندہنے کا بیان مدینہ والون کے لیے **عن**
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ يَقُولُ بَيْدَاؤُكُمْ هٰذِهِ الَّتِي تَكْذِبُونَ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِيهَا مَا أَهَلَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مِنْ عِنْدِ الْمَسْجِدِ يَعْنِي ذَا الْحُلَيْفَةِ **ترجمہ**
عبداللہ کہتے ہے کہ یہ بیدا تمہارا وہی مقام ہے جہان جھوٹ باندہتے ہو تم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر
اور آپ نے لبیک نہین پکاری مگر مسجد ذی الحلیفہ کے نزدیک سے **ف** بیدا ایک ٹیلہ ہے ذی الحلیفہ
کے آگے مسجد سے قریب مکہ کی راہ مین اور بیدا اُسکو کہتے ہین جسمین کچھ اثر بنا کا نہ ہو اور ہر چٹپر زمین کو
بیدا کہتے ہین مگر یہان یہی مقام خاص مراد ہے غرض عبداللہ بن عمر نے فرمایا کہ تم لوگ جانتے ہو کہ احرام
یہان سے باندہا حالانکہ آپ نے لبیک مسجد کے پاس ہی پکاری بلکہ اپنے مصلی ہی سے پکارنا شروع کیا جیسا ہم
اوپر لکھہ آئے ہین **عن** سَالِمٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا إِذَا قِيلَ لَهُ الْإِحْرَامُ
مِنَ الْبَيْدَاءِ قَالَ الْبَيْدَاءُ الَّتِي تَكْذِبُونَ فِيهَا عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَهَلَّ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مِنْ عِنْدِ الشَّجَرَةِ حِينَ قَامَ بِهِ بَعِيرُهُ **ترجمہ** سالم نے
کہا کہ ابن عمر سے جب کہا جاتا کہ احرام بیدا سے ہے تو وہ فرماتے کہ وہی بیدا جسپر تم جھوٹ باندہتے ہو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ نے تو لبیک پکاری ہے اوس درخت کے پاس جب آپ کا اونٹ آپکو لیکر سیدہا
کھڑا ہوا ہے **باب** بَيَانِ أَنَّ الْأَفْضَلَ أَنْ يُحْرِمَ حِينَ تَنْبَعِثُ بِهِ رَاحِلَتُهُ مُتَوَجِّهًا
إِلٰى مَكَّةَ لَا عَقِبَ الرَّكْعَتَيْنِ باب بیان احرام باندہنے کا جب اونٹ اوٹہے مکہ کیطرف متوجہ
ہوکر **عن** عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ أَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ رَأَيْتُكَ تَصْنَعُ
أَرْبَعًا لَمْ أَرَ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِكَ يَصْنَعُهَا قَالَ مَا هُنَّ يَا ابْنَ جُرَيْجٍ قَالَ رَأَيْتُكَ لَا تَمَسُّ
مِنَ الْأَرْكَانِ إِلَّا الْيَمَانِيَيْنِ وَرَأَيْتُكَ تَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ وَرَأَيْتُكَ تَصْبُغُ بِالصُّفْرَةِ

وَرَأَيْتُكَ إِذَا كُنْتَ بِمَكَّةَ أَهَلَّ النَّاسُ إِذَا رَأَوُا الْهِلَالَ وَلَمْ تُهِلَّ أَنْتَ حَتّٰى يَكُوْنَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا أَمَّا الْأَرْكَانُ فَإِنِّيْ لَمْ أَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمَسُّ إِلَّا الْيَمَانِيَيْنِ وَأَمَّا النِّعَالُ السِّبْتِيَّةُ فَإِنِّيْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُ النِّعَالَ الَّتِيْ لَيْسَ فِيْهَا شَعَرٌ وَيَتَوَضَّأُ فِيْهَا فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَلْبَسَهَا وَأَمَّا الصُّفْرَةُ فَإِنِّيْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْبُغُ بِهَا فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَصْبُغَ بِهَا وَأَمَّا الْإِهْلَالُ فَإِنِّيْ لَمْ أَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ حَتّٰى تَنْبَعِثَ بِهٖ رَاحِلَتُهٗ **ترجمہ** عبید بن جریج نے عبداللہ بن عمر سے کہا کہ ای ابو عبدالرحمن مینے تم کو چار باتین کرتے دیکھا ہے کہ تمہارے اور یارون مین سے کسی کو کرتے نہین دیکھا عبداللہ نے فرمایا کہ وہ کیا ہین اے بیٹے جریج کے انہون نے کہا اول تو مین تمکو دیکھتا ہون کہ تم کعبے کے کونون مین سے طواف کیوقت ہاتھ نہین لگاتے ہو مگر دو کونون مین جو یمن کیطرف ہین دوسری تم نعال سبتی پہنتے ہین تیسرے داڑہی رنگتے ہو زردی سے (یعنے زعفران و ورس وغیرہ سے) چوتھی جب تم مکہ مین ہوتے ہو تو لوگ چاند دیکھ کر لبیک پکارتے ہین اور تم یوم الترویہ یعنے آٹھوین تاریخ ذی الحجہ کی لبیک پکارتے ہو پس عبداللہ نے جواب دیا کہ سنو ارکان کو تو مین نے نہین دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چھوتے ہون سوا ان کے جو یمن کیطرف ہین اور انکو رکن یمانی کہتے ہین اور نعال سبتی تو مین نے دیکھا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ ایسی نعل پہنتے تھے جسمین بال نہون اور انہی مین وضو کرتے تھے (یعنے وضو کرکے گیلے پیر مین اسکو پہن لیتے تھے) سو مین بہی درست رکھتا ہون کہ اوسی کو پہنون رہی زردی تو مینے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ اس سے رنگتے تھے (یعنے بالون کو یا کپڑون کو) تو مین درست رکھتا ہون کہ اس سے رنگون اور لبیک سو مین نے نہین دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ آپنے لبیک پکاری ہو مگر جب کہ اونٹنی آپ کو سوار کرکے اوٹھی (یعنے مسجد ذی الحلیفہ کے پاس) **ف** امام مالک اور شافعی اور جمہور کا مذہب یہی ہے کہ افضل ہے لبیک پکارنا جب سواری اپنی کہڑی ہو متوجہ ہو کر مکہ کیطرف اور ابو حنیفہ کا مذہب ہے کہ نماز کے بعد لبیک پکارے یعنے قبل سوار ہونے کے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مصلی ہی سے لبیک شروع کی ہے چنانچہ تصریح اوسکی زاد المعاد مین اوپر گذری اور رکنین یمانیین سے ایک رکن یمانی مراد ہے اور ایک وہ کونا جس مین حجر اسود نصب کیا ہوا ہے اور تغلیباً ان دونون کو رکن یمانی بولتے ہین اور دو رکن اوس کے مقابل کے جو حطیم کیجانب ہین انکو شامیین بولتے ہین چنانچہ نقشہ مندرجہ حاشیہ سے بخوبی

ظاہر ہے اور رکنین یمانیین دونون بناے ابراہیم پر باقی ہین یعنے اوسی نیو پر بنی ہوئی ہین جو ابراہیم
علیہ السلام نے ڈالی تہی بخلاف شامیین کے کہ اودہر سے کعبہ شریفہ چہوٹا کردیا گیا ہے اور اسیلیے حضرت
نے اوسکو نہین چہوا اور اب اتفاق ہوگیا ہے فقہا کا رکن شامیین کے نہ چہونے پر اور نعل سبتی وہ ہے جسکا
چمڑا دباغت کیا گیا ہو اور بال اوس کے دور کردیے گئے ہون اور ابن عمر زرد رنگ سے اپنی ڈاڑہی دہویا
کرتے تہے اور ابو داود نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ڈاڑہی زعفران اور ورس سے
دہوتے تہے جو ایک زرد رنگ گہانس ہوتی ہے یمن کی اور چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سفر حج
شروع کیا جب احرام باندہا اس لیے عبد اللہ بن عمر نے قیاس کیا کہ آٹہوین تاریخ لوگ منا کو جاتے ہین اسی
دن سے ابتداء حج ہوتی ہے تو ابتداء احرام بہی اوسیدن سے چاہیے نہ اوسکے قبل سے اور امام شافعی اور
اصحاب انکے اور بعض اصحاب امام مالک کے اس بارہ مین ابن عمر کے موافق ہین اور دوسرے لوگون نے کہا ہے
کہ افضل اول ذی الحجہ سے لبیک پکارنا ہے اور دونو جائز ہے باجماع امت **عَنْ** عُبَيْدِ اللهِ بْنِ
جُرَيْجٍ قَالَ حَجَجْتُ مَعَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا بَيْنَ حَجٍّ وَعُمْرَةٍ ثِنْتَيْ
عَشْرَةَ مَرَّةً فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَقَدْ رَأَيْتُ مِنْكَ أَرْبَعَ خِصَالٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِهٰذَا
الْمَعْنٰى إِلَّا فِي قِصَّةِ الْإِهْلَالِ فَإِنَّهُ خَالَفَ رِوَايَةَ الْمَقْبُرِيِّ فَذَكَرَهُ بِمَعْنًى سِوٰى ذِكْرِهِ
إِيَّاهُ **ترجمہ** عبید نے کہا مین نے عبد اللہ بن عمر کا ساتہہ دیا حج مین قریب بارہ حج و عمرے کے اور مین نے اون سے
اوسی چار باتون کا ذکر کیا اور وہی مضمون روایت کیا جو اوپر گذرا مگر اہلال کے بارے مین انہون نے مقبری
کے خلاف روایت کی اور اور مضمون روایت کیا سوا اوس مضمون کے جو اوپر گذرا تہا **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ
قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الْغَرْزِ وَانْبَعَثَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ
قَائِمَةً أَهَلَّ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب رکاب
مین پیر رکہا اور آپ کی اونٹنی اوٹہی ذی الحلیفہ مین جب لبیک پکارا **عَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ
رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ يُخْبِرُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهَلَّ حِينَ اسْتَوَتْ
بِهِ نَاقَتُهُ قَائِمَةً **عبد اللہ عمر کے بیٹے** خبر دیتے تہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے لبیک پکاری جب
آپ کی اونٹنی آپ کو لیکر کہڑی ہوئی **عَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ
رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكَبُ رَاحِلَتَهُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ يُهِلُّ حِينَ تَسْتَوِي

بیفائتہ ترجمہ اسکا بھی مضمون ہی ہی عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما انہ قال بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بذی الحلیفۃ مبدأہ وصلی فی مسجدھا عبد اللہ نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم شب کو ذو الحلیفہ مین رہے حج کے ابتدا مین اور نماز پڑہی اوسکی مسجد مین ف یعنی پانچ نماز مین جو ہم اوپر ذکر کر آئے ہین باب استحباب الطیب قبیل الاحرام فی البدن واستحبابہ فی المسک وانہ لا باس ببقاء وبیصہ خوشبو لگانا احرام کے قبل بدن مین اور مسک کا استحباب اور اسکی چمک باقی رہنا حالت احرام مین اسکا جواز عن عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا قالت طیبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لحرمہ حین احرم ولحلہ قبل ان یطوف بالبیت ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا مین نے خوشبو لگائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اون کے احرام کے لیے جب احرام باندہا اور اون کے احلال کے لیے قبل طواف افاضہ کے ف اس سے معلوم مستحب ہونا خوشبو کے استعمال کا قبل احرام کے اور جائز ہونا باقی رہنا اوسکی خوشبو اور اثر کا بعد احرام باندہنے کے اور حرام یہی ہے کہ حالت احرام مین ابتدا کرے خوشبو کی یہی مذہب ہے شافعیہ کا اور خلائق کثیر کا صحابہ اور تابعین مین سے اور جماہیر محدثین کا اور فقہا کا جیسے سعد اور ابن عباس اور ابن زبیر اور معاویہ اور حضرت عائشہ اور ام حبیبہ اور ابو حنیفہ اور ثوری اور ابو یوسف اور احمد اور ابو داؤد وغیرہم مین اور بعضون نے اسکا خلاف کیا ہے مگر قوی مذہب یہی ہے اور جو تاویلات کی ہین حضرت عائشہ کی روایت کی وہ قوی نہین اور یہ جو فرمایا کہ اون کے احلال کے لیے قبل طواف کے اس سے معلوم ہوا کہ بعد رمی جمرہ عقبی کے خوشبو کا استعمال مباح ہے اور حلق بھی روا ہے اگرچہ ابھی طواف افاضہ نہ کیا ہو اور یہ مذہب ہے شافعی کا اور تمام علما کا مگر امام مالک نے اسکو مکروہ کہا ہے قبل طواف افاضہ کے اور یہ حدیث اون پر حجت ہے عن عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت طیبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدی لحرمہ حین احرم ولحلہ حین حل قبل ان یطوف بالبیت ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے وہی مضمون مروی ہے کہ مین نے اپنے ہاتھ سے خوشبو لگائی عن عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا انہا قالت کنت اطیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاحرامہ قبل ان یحرم ولحلہ قبل ان یطوف بالبیت ترجمہ اسکا بھی مضمون وہی ہے عن عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا قالت طیبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لحلہ ولحرمہ ترجمہ حضرت

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ خوشبو لگائی مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام کہولنے کے لیے بہی اور باندہنے کے لیے بہی **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِيْ بِذَرِيْرَةٍ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ لِلْحِلِّ وَالْاِحْرَامِ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنے ہاتہون سے خوشبو لگائی ذریرہ سی (اور وہ ایک قسم کی خوشبو ہے نووی نے لکہا ہے کہ ہند سے آتے ہے) حجۃ الوداع مین احرام اور حل کے لیے **عَنْ** عُرْوَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا بِأَيِّ شَيْءٍ طَيَّبْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ حُرْمِهِ قَالَتْ بِأَطْيَبِ الطِّيْبِ **ترجمہ** عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچہا کہ تمنے کون سی خوشبو لگائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام کے وقت تو انہون نے فرمایا سب عمدہ خوشبو (یعنے مسک جیسی آگے آتا ہے) **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ اُطَيِّبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَطْيَبِ مَا أَقْدِرُ عَلَيْهِ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ ثُمَّ يُحْرِمُ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا مین خوشبو لگاتی تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جو ملتے تہے قبل احرام کے پہر احرام باندہتے تہے **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحُرْمِهِ حِيْنَ اَحْرَمَ وَلِحِلِّهِ قَبْلَ أَنْ يُفِيْضَ بِأَطْيَبِ مَا وَجَدْتُ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ مینے خوشبو لگائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام کے قبل اور ان کے احرام کہولنے کے وقت قبل اس کے کہ وہ طواف افاضہ کرین عمدہ خوشبو جو پائی **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ كَأَنِّيْ أَنْظُرُ اِلٰى وَبِيْصِ الطِّيْبِ فِيْ مَفْرِقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَلَمْ يَقُلْ خَلَفٌ فَهُوَ مُحْرِمٌ وَلٰكِنَّهُ قَالَ وَذَاكَ طِيْبُ اِحْرَامِهِ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا گویا مین ابہی نظر کر رہی ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مانگ مین چمک خوشبو کی اور وہ احرام باندہے ہوئے تہے اور خلف جو راوی ہین اونہون نے یہ نہین کہا کہ وہ احرام باندہے ہوئے تہے مگر یہ کہا کہ وہ خوشبو تہی اونکے احرام کی۔ (یعنے جو احرام کے قبل لگائی تہی) **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ لَكَأَنِّيْ أَنْظُرُ اِلٰى وَبِيْصِ الطِّيْبِ فِيْ مَفَارِقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُهِلُّ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ مین گویا نظر کر رہی ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مانگ مین چمک خوشبو کی اور آپ

لبیک پکار رہے تھے **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کانی انظر الی وبیص الطیب فی مفارق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یلبی **وہی** مضمون ہے **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت لکانی انظر بمثل حدیث وکیع **وہی** مضمون ہے **عن** عائشۃ رضی اللہ عنہا انہا قالت کانما انظر الی وبیص الطیب فی مفارق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو محرم **وہی** مضمون ہے اور اسمین یہ ہے کہ مین دیکھتی تھی اور وہ محرم تھے **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت ان کنت لانظر الی وبیص الطیب فی مفارق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو محرم **وہی** مضمون ہے **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد ان یحرم یتطیب باطیب ما یجد ثم اری وبیص الدھن فی راسہ ولحیتہ بعد ذلک **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ارادہ کرتے احرام کا تو عمدہ سے عمدہ خوشبو لگاتے جو پاتے پھر مین دیکھتی تھی چمک تیل کی آپکے سر اور داڑھی مین احرام باندھنے کے بعد **عن** عائشۃ قالت کانی انظر الی وبیص المسک فی مفرق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو محرم **حضرت** عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہین کہ گویا مین دیکھتی ہون چمک مشک کی آپکی مانگ مین اور آپ احرام مین ہین **عن** الحسن بن عبید اللہ بھذا الاسناد مثلہ **حسن** نے اس اسناد سے مثل روایت سابق کے روایت کی **عن** عائشۃ قالت کنت اطیب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قبل ان یحرم ویوم النحر قبل ان یطوف بالبیت بطیب فیہ مسک **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ مین خوشبو لگاتی تھی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے قبل احرام کے اور نحر کے دن (یعنے بعد رمی جمرہ عقبہ کے) قبل اس کے کہ آپ طواف افاضہ کرین بیت اللہ کا اور اُس خوشبو مین مشک ہوتا تھا **عن** محمد بن المنتشر قال سالت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن الرجل یتطیب ثم یصبح محرما فقال ما احب ان اصبح محرما انضخ طیبا لان اطلی بقطران احب الی من ان افعل ذلک فدخلت علی عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فاخبرتھا ان ابن عمر رضی اللہ عنہما قال وما احب ان اصبح محرما انضخ طیبا لان اطلی بقطران احب الی من ان افعل ذلک فقالت عائشۃ انا طیبت رسول اللہ صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ اِحْرَامِهٖ ثُمَّ طَافَ فِيْ نِسَائِهٖ ثُمَّ اَصْبَحَ مُحْرِمًا **محمد** منتشر کے بیٹے نے کہا مین نے
عبداللہ بن عمر سے پوچہا کہ جو شخص خوشبو لگا وے اور صبح کو احرام باندہے تو اوس کے لیے کیا حکم ہے تو اونہون
نے کہا کہ مین خوب نہین جانتا کہ صبح کو احرام باندہون ایسے حال مین کہ خوشبو چہاڑتا ہون اور اگر مین ڈانبر
اپنے اوپر مل لون تو مجہے اس سے بہتر معلوم ہوتا ہے کہ مین خوشبو لگاؤن پہر مین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے
عنہا کے پاس گیا اور اون سے یہ سب کہا تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا نے فرمایا کہ مینے خوشبو لگائی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اون کے احرام کے قریب اور آپنے اپنی سب بیبیون سے صحبت کی پہر صبح کو
احرام باندہا **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ كُنْتُ اُطَيِّبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَطُوْفُ عَلٰى نِسَائِهٖ ثُمَّ يُصْبِحُ مُحْرِمًا يَنْضَخُ طِيْبًا **حضرت** عائشہ رضی
اللہ تعالی عنہا نے فرمایا مین خوشبو لگاتے تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور آپ اپنی بیبیون پر طواف
کرتے تہے یعنے سب سے صحبت کرتے تہے پہر صبح کو احرام باندہتے اور خوشبو جہڑتی رہتی **عَنْ**
مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُوْلُ لَاَنْ اُصْبِحَ مُطَّلِيًا بِقَطِرَانٍ
اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اُصْبِحَ مُحْرِمًا اَنْضَخُ طِيْبًا قَالَ فَدَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا
فَاَخْبَرْتُهَا بِقَوْلِهٖ فَقَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ فِيْ نِسَائِهٖ ثُمَّ
اَصْبَحَ مُحْرِمًا **ترجمہ** محمد بن منتشر سے وہی مضمون مروی ہوا جو ابہی اوپر گذرا اور قطران ایک روغن
کالا ہے جو کشتیون پر پہیرا جاتا ہے اب اوسے ڈانبر بولتے ہین **ف** غرض ان سب روایتون سے
بخوبی معلوم ہوا کہ بقا اوس خوشبو کی جو قبل احرام لگائی ہو مضر نہین اور ابتدا خوشبو نہ لگا دے و ذلک
المقصود **باب** تَحْرِيْمِ الصَّيْدِ لِلْمَاْكُوْلِ الْبَرِّيِّ عَلَى الْمُحْرِمِ بِحَجٍّ اَوْ عُمْرَةٍ اَوْ بِهِمَا صید
ماکول جنگل کی حرمت محرم کے لیے **عَنْ** الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ اَهْدٰى
لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا وَحْشِيًّا وَهُوَ بِالْاَبْوَاءِ اَوْ بِوَدَّانَ فَرَدَّهٗ عَلَيْهِ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَلَمَّا اَنْ رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فِيْ
وَجْهِيْ قَالَ اِنَّا لَمْ نَرُدَّهٗ عَلَيْكَ اِلَّا اَنَّا حُرُمٌ **ترجمہ** صعب بن جثامہ رضی اللہ تعالی عنہ نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک گدہا جنگلی ہدیہ دیا اور آپ ابوا یا ودان مین تہے (کہ نام مقام کا ہے) اور
آپنے پہیر دیا جب آپ نے دیکہا انکی چہرے کا ملال تو فرمایا کہ ہم نے کسی اور وجہ سے نہین پہیرا فقط اسلیے

کہ ہم لوگ احرام باندھے ہوئے ہیں **عن** الزهري بهذا الاسناد اهديت له حمار وحش كما
قال مالك وفي حديث الليث وصالح ان الصعب بن جثامة اخبره **مضمون** وہی ہے کچھ لفظوں
کا فرق ہے **عن** الزهري بهذا الاسناد وقال اهديت له من لحم حمار وحش **ترجمہ**
اس روایت میں وحشی گدھے کا گوشت ہدیہ دینے کا ذکر ہے **عن** ابن عباس قال اهدى الصعب
بن جثامة رضي الله تعالى عنه الى النبي صلى الله عليه وسلم حمار وحش وهو محرم فرده
عليه وقال لولا انا محرمون لقبلناه منك **ترجمہ** اس میں بھی وہی مضمون ہے مگر آپ نے فرمایا
ہم محرم نہ ہوتے تو قبول کر لیتے **عن** الحكم اهدى الصعب بن جثامة رضي الله تعالى عنه
الى النبي صلى الله عليه وسلم رجل حمار وفي رواية شعبة عن الحكم عجز حمار وحش
يقطر دما وفي رواية شعبة عن حبيب اهدي للنبي صلى الله عليه وسلم شق حمار
وحش فرده **ترجمہ** حکم نے کہا صعب نے حمار وحشی کا پیر ہدیہ دیا اور شعبہ نے حکم سے سرین حمار وحشی
کا اس میں خون ٹپکتا تھا روایت کیا اور شعبہ کی روایت حبیب سے یوں ہے کہا ایک ٹکڑا حمار وحش
کا ہدیہ دیا پھر آپ نے پھیر دیا **عن** ابن عباس رضي الله تعالى عنهما قال قدم زيد بن ارقم
رضي الله تعالى عنه فقال له عبد الله بن عباس رضي الله تعالى عنهما يستذكره كيف
اخبرتني عن لحم صيد اهدي الى رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو حرام
قال اهدي له عضو من لحم صيد فرده فقال انا لا ناكله انا حرم **عبد الله**
نے کہا زید بن ارقم آئے اور عبد اللہ نے ان کو یاد دلا کر کہا کہ تم نے کیونکر خبر دی تھی لحم صید کی جو نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کو ہدیہ دیا گیا تھا اور آپ احرام باندھے ہوئے تھے انہوں نے کہا کہ ہدیہ دیا گیا ایک عضو شکار کے
گوشت کا اور آپ نے پھیر دیا اور فرمایا کہ ہم لوگ احرام باندھے ہوئے ہیں **ف** اتفاق ہے علما کا اس پر
کہ محرم کو جنگل کا شکار کرنا حرام ہے اور امام شافعی وغیرہ نے کہا ہے کہ شکار کا اس ہونا خرید کر بھی حرام
ہے اور اسیطرح ہبہ سے اور میراث کی وجہ سے مالک ہونے میں اختلاف ہے باقی رہا گوشت شکار کا اگر محرم
نے خود شکار کیا ہے یا اس کے لیے دوسرے نے شکار کیا ہے تو حرام ہے برابر ہے خواہ اسکے حکم سے شکار
کیا ہو یا بغیر حکم کے پھر اگر کسی حلال نے اپنے لیے شکار کیا ہے اور محرم کے دینے کا ارادہ نہیں کیا ہے
محرم کو بھی اس کے گوشت میں سے ہدیہ دیدیا یا بیچ ڈالا تو اسکا حرام نہیں اور یہ مذہب ہے شافعیہ کا

اور مالک اور احمد اور داؤد کا اور ابوحنیفہ نے کہا جو بے اعانت محرم کی محرم کے لیے شکار کیا جاوے وہ حلال
ہے اور ایک گروہ نے کہا ہی کہ شکار کا گوشت مطلقاً حرام ہے محرم پر اسیطرح حلال نہین برابر ہے کہ اُس نے
خود شکار کیا ہو یا دوسرے نے اوس کے لیے خواہ اپنے لیے غرض بہر طور حرام ہے اور قاضی عیاض نے یہ قول
حضرت علی اور ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے نقل کیا ہے اور انہون نے استدلال کیا ہی اس
آیت کے ظاہر سے وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا کہ انہون نے کہا ہی کہ مراد صید سے وہ جانور ہے جو بعد
شکار ہاتھ آیا ہے غرض وہ بہر حال حرام ہے اور ظاہر حدیث صعب بن جثامہ بھی اسی پر دال ہی کہ آپ نے
اُنکا ہدیہ واپس فرمایا اور بیان فرمایا کہ ہم لوگ محرم ہین اور یہ نہین فرمایا کہ تمنے ہمارے لیے شکار کیا اس لیے
ہم واپس کرتے ہین اور احتجاج کیا ہے امام شافعی اور اُن کے موافقین نے ابی قتادہ کی روایت سے جو مسلم
مین آگے آتی ہے اس لیے کہ ابوقتادہ نے جو شکار کیا تہا اور وہ حلال تہے اوسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے اور محرمین سے بہی فرمایا کہ کہاؤ یہ حلال ہے اور ایک روایت مین آیا ہے کہ آپ نے پوچہا تمہارے
پاس اُس مین کا بچا ہوا کچہ ہے اونہون نے عرض کی کہ ہان اُسکا پیر آپنے اوسے لیا اور کہایا اور سنن
ابی داؤد اور ترمذی اور نسائی نے جابر سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شکار جنگل کا تمکو
حلال ہی جب تک تمنے خود شکار نہ کیا ہو اور توفیق صعب اور ابو قتادہ کی روایت مین یون ہی کہ صعب کی
روایت اس پر محمول کیجاوے کہ اوس نے محرمین کے لیے شکار کیا اور ابو قتادہ نے اپنے لیے اور اس صورت
مین مذہب شافعی بہت صحیح اور قوی ہو گیا اور سب روایتون مین توفیق بہی ہو گئی اور آیت قرانی کو حمل کرین خود
شکار کرنے پر اور اُسپر جو محرم کے لیے شکار کیا گیا ہو اور یہ فرمانا آپکا صعب سے کہ ہم محرم ہین اس کے
منافی نہین کہ احتمال ہی کہ انہون نے آپکے لیے شکار کیا ہو (النووی) عَنْ اَبِیْ مُحَمَّدٍ مَوْلٰی
اَبِیْ قَتَادَةَ یَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقُوْلُ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِالْقَاحَةِ فَمِنَّا الْمُحْرِمُ وَمِنَّا غَيْرُ الْمُحْرِمِ اِذْ بَصُرْتُ بِاَصْحَابِیْ یَتَرَاءَوْنَ شَیْئًا فَنَظَرْتُ
فَاِذَا حِمَارُ وَحْشٍ فَاَسْرَجْتُ فَرَسِیْ وَاَخَذْتُ رُمْحِیْ ثُمَّ رَكِبْتُ فَسَقَطَ مِنِّیْ سَوْطِیْ فَقُلْتُ
لِاَصْحَابِیْ وَكَانُوْا مُحْرِمِیْنَ نَاوِلُوْنِی السَّوْطَ فَقَالُوْا وَاللّٰهِ لَا نُعِیْنُكَ عَلَیْهِ بِشَیْءٍ فَنَزَلْتُ فَتَنَاوَلْتُهٗ
ثُمَّ رَكِبْتُ فَاَدْرَكْتُ الْحِمَارَ مِنْ خَلْفِهٖ وَهُوَ وَرَاءَ اَكَمَةٍ فَطَعَنْتُهٗ بِرُمْحِیْ فَعَقَرْتُهٗ فَاَتَیْتُ
بِهٖ اَصْحَابِیْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ كُلُوْهُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا تَاْكُلُوْهُ وَكَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ

مَّسْلِمٍ اَمَامَنَا فَحَرَكْتُ فَرَسِي فَأَدْرَكْتُهُ فَقَالَ هُوَ حَلَالٌ فَكُلُوهُ **ترجمہ** ابی محمد غلام آزاد ابو قتادہ کے کہتے ہین کہ مین نے ابو قتادہ سے سُنا کہ وہ کہتے تہے کہ نکلے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ یہانتک کہ جب پہونچے ہم قاحہ مین (اور وہ ایک میدان ہے سقیا سے ایک میل پر اور مدینہ سے تین منزل پر) اور بعض لوگ ہم مین سے محرم تہے اور بعض غیر محرم کہ اتنے مین میرے یارون کو مین نے دیکہا کہ وہ کسی چیز کو دیکہہ رہے ہین جب مین نے نظر کی تو ایک گدہا وحشی تہا اور مین نے اپنے گہوڑے پر زین رکہا اور اپنا نیزہ لیا اور سوار ہوا اور میرا کوڑا گر پڑا اور مین نے اپنے یارون سے کہا اور وہ محرم تہے کہ میرا کوڑا اُٹہا دو انہون نے کہا اللہ کی قسم ہم تمہاری کچہ مدد نہ کرینگے پہر مین نے اوتر کر کوڑا لیا اور سوار ہوا اور اُس گدہے تک پہونچا اور وہ پیچہے سے اور وہ ٹیلے کے پیچہے تہا پہر اسکو نیزہ مارا اور اسکی کونچین کاٹ ڈالی اور اپنے یارون کے پاس لایا اور کسی نے کہا کہ کہاؤ کسی نے کہا مت کہاؤ اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے آگے تہے سو مین نے اپنا گہوڑا اڑایا اور اُن تک پہونچا اور سارے عرض کی انہون نے فرمایا وہ حلال ہے اور کہاؤ **عَنْ** اَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِبَعْضِ طَرِيْقِ مَكَّةَ تَخَلَّفَ مَعَ اَصْحَابٍ لَهُ مُحْرِمِيْنَ وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ فَرَاٰى حِمَارًا وَحْشِيًّا فَاسْتَوٰى عَلٰى فَرَسِهِ فَسَاَلَ اَصْحَابَهُ اَنْ يُّنَاوِلُوْهُ سَوْطَهُ فَاَبَوْا فَسَاَلَهُمْ رُمْحَهُ فَاَبَوْا عَلَيْهِ فَاَخَذَهُ ثُمَّ شَدَّ عَلَى الْحِمَارِ فَقَتَلَهُ فَاَكَلَ مِنْهُ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبٰى بَعْضُهُمْ فَاَدْرَكُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلُوْهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّمَا هِيَ طُعْمَةٌ اَطْعَمَكُمُوْهَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ **ترجمہ** ابو قتادہ سے مروی ہے کہ وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ کسی راہ مین مکہ کے اور وہ چند یارون کے ساتھہ حضرت سے پیچہے رہ گئے اور وہ غیر محرم تہے اور یار اونکے محرم پہر ایک وحشی گدہا دیکہا اور اپنے گہوڑے پر چڑہے اور یارون سے کوڑا مانگا کسی نے ندیا نیزہ مانگا کسی نہ دیا پہر انہون نے آپ لیا اور گہوڑے کو دوڑایا اور گدہے کو مار لیا اور اصحاب مین سے کسی نے کہایا کسی نے نہین پہر جب حضرت کے پاس پہونچے اور آپ سے پوچہا آپنے فرمایا وہ تو ایک خوراک ہے کہ اللہ عزوجل نے تمکو دی **عَنْ** عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِي قَتَادَةَ فِي حِمَارِ الْوَحْشِ مِثْلُ حَدِيْثِ اَبِي النَّضْرِ غَيْرَ اَنَّ فِي حَدِيْثِ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهِ شَيْءٌ **عطا** نے ابو قتادہ سے جنگلی گدہے کے بارہ مین وہی مضمون روایت کیا جو ابی النضر سے اوپر گذرا مگر زید بن اسلم کی روایت مین یہ بہی ہے کہ آپنے پوچہا

کرے اور عورت کو آواز بلند کرنا ضرور نہیں اور تغیر احوال کیوقت لبیک کہنا ضرور ہے جیسے صبح شام اوٹھنا
بیٹھنا لیٹنا سوار ہونا اوترنے کے وقت اور حاجی تلبیہ کرتا رہے جبتک کہ یوم النحر یعنے دسوین تاریخ مین رمی
جمرہ عقبہ شروع نہ کرے یا طواف افاضہ اگر طواف کو رمی پر مقدم کیا ہو یا حلق تک پکارے جن لوگون
کے نزدیک حلق بہی نسک مین داخل ہے اور عمرہ مین جب تک طواف شروع نہین کیا اور ہر حالت
مین عورت و مرد کو مستحب ہے خواہ حائض ہو یا جنب یا محدث **باب** أمر أهل المدينة بالإحرام
من عند مسجد ذي الحليفة ذی حلیفہ سے احرام باندہنے کا بیان مدینہ والون کے لیے **عن**
عبد الله بن عمر يقول بيداؤكم هذه التي تكذبون على رسول الله صلى الله عليه وسلم
فيها ما أهل رسول الله صلى الله عليه وسلم إلا من عند المسجد يعني ذا الحليفة **ترجمہ**
عبد اللہ کہتے تھے کہ یہ بیدا تمہارا وہی مقام ہے جہان جہوٹ باندہتے ہو تم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر
اور آپنے لبیک نہین پکاری مگر مسجد ذی الحلیفہ کے نزدیک سے **ف** بیدا ایک ٹیلہ ہے ذی الحلیفہ
کے آگے مسجد سے قریب مکہ کی راہ مین اور بیدا اوسکو کہتے ہین جسمین کچہہ اثر بنا کا نہ ہو اور ہر ٹپہر زمین کو
بیدا کہتے ہین مگر یہان وہی مقام خاص مراد ہے غرض عبد اللہ بن عمر نے فرمایا کہ تم لوگ جانتے ہو کہ احرام
یہان سے باندہا حالانکہ آپنے لبیک مسجد کے پاس ہی پکاری بلکہ اپنے مصلی ہی سے پکارنا شروع کیا جیسا ہم
اوپر لکہہ آئے ہین **عن** سالم قال كان ابن عمر رضي الله تعالى عنهما إذا قيل له الإحرام
من البيداء قال البيداء التي تكذبون فيها على رسول الله صلى الله عليه وسلم ما أهل
رسول الله صلى الله عليه وسلم إلا من عند الشجرة حين قام به بعيره **ترجمہ** سالم نے
کہا کہ ابن عمر سے جب کہا جاتا کہ احرام بیدا سے ہے تو وہ فرماتے کہ وہی بیدا جسپر تم جہوٹ باندہتے ہو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر آپنے تو لبیک پکاری ہے اوس درخت کے پاس جب آپکا اونٹ آپکو لیکر سیدہا
کھڑا ہوا ہے **باب** بيان أن الأفضل أن يحرم حين تنبعث به راحلته متوجها
إلى مكة لا عقب الركعتين باب بیان احرام باندہنے کا جب اونٹ اوٹہے مکہ کیطرف متوجہ
ہو کر **عن** عبيد بن جريج أنه قال لعبد الله بن عمر يا أبا عبد الرحمن رأيتك تصنع
أربعا لم أر أحدا من أصحابك يصنعها قال ما هن يا ابن جريج قال رأيتك لا تمس
من الأركان إلا اليمانيين ورأيتك تلبس النعال السبتية ورأيتك تصبغ بالصفرة

باندھ ہوئے ہیں عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ قَتَادَۃَ عَنْ اَبِیْہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَاجًّا وَخَرَجْنَا مَعَہٗ قَالَ فَصَرَفَ مِنْ اَصْحَابِہٖ فِیْہِمْ اَبُوْ قَتَادَۃَ فَقَالَ خُذُوْا سَاحِلَ
الْبَحْرِ حَتّٰی تَلْقَوْنِیْ قَالَ فَاَخَذُوْا سَاحِلَ الْبَحْرِ فَلَمَّا انْصَرَفُوْا قِبَلَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ
سَلَّمَ اَحْرَمُوْا اِلَّا اَبَا قَتَادَۃَ فَاِنَّہٗ لَمْ یُحْرِمْ فَبَیْنَمَا ھُمْ یَسِیْرُوْنَ اِذْ رَاَوْا حُمُرَ وَحْشٍ فَحَمَلَ
عَلَیْہَا اَبُوْ قَتَادَۃَ فَعَقَرَ مِنْہَا اَتَانًا فَنَزَلُوْا فَاَکَلُوْا مِنْ لَحْمِہَا قَالَ فَقَالُوْا اَکَلْنَا لَحْمًا
وَنَحْنُ مُحْرِمُوْنَ قَالَ فَحَمَلُوْا مَا بَقِیَ مِنْ لَحْمِ الْاَتَانِ فَلَمَّا اَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّا کُنَّا اَحْرَمْنَا وَکَانَ اَبُوْ قَتَادَۃَ لَمْ یُحْرِمْ فَرَاَیْنَا حُمُرَ وَحْشٍ
فَحَمَلَ عَلَیْہَا اَبُوْ قَتَادَۃَ فَعَقَرَ مِنْہَا اَتَانًا فَنَزَلْنَا وَاَکَلْنَا مِنْ لَحْمِہَا فَقُلْنَا نَاْکُلُ لَحْمَ
صَیْدٍ وَنَحْنُ مُحْرِمُوْنَ فَحَمَلْنَا مَا بَقِیَ مِنْ لَحْمِہَا فَقَالَ ھَلْ مِنْکُمْ اَحَدٌ اَمَرَہٗ اَوْ اَشَارَ
اِلَیْہِ بِشَیْءٍ قَالَ قَالُوْا لَا قَالَ فَکُلُوْا مَا بَقِیَ مِنْ لَحْمِہَا **ترجمہ** عبداللہ بن ابی قتادہ نے روایت کی
اپنے باپ سے کہ انہوں نے کہا نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حج کو اور ہم نکلے آپ کے ساتھ اور کہا ابی قتادہ نے کہ آپ نے اور راہ لی اور انہیں بعض اصحاب سے
فرمایا کہ تم ساحل بحر کی راہ لو اور انہی میں ابو قتادہ بھی تھے یہاں تک کہ مجھ سے ملو اور ان لوگوں نے ساحل بحر کی راہ لی پھر جب پھرے وہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کی طرف تو ان لوگوں نے احرام باندھ لیا تمام لوگوں نے سوا ابو قتادہ کے کہ انہوں نے احرام نہیں باندھا غرض وہ راہ میں چلے جاتے تھے
کہ انہوں نے چند وحشی گدھوں کو دیکھا اور ابو قتادہ نے ان پر حملہ کیا اور ایک گدھی کی کونچیں کاٹیں اور سب یار اور کے اترے اور اس کا گوشت
کھایا اور پھر کہا انہوں نے کہ ہم نے گوشت کھایا اور ہم محرم تھے اور باقی گوشت اس کا ساتھ لے لیا پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے تو
عرض کی کہ اے رسول اللہ کے ہم نے احرام باندھ لیا تھا اور ابو قتادہ نے احرام نہیں باندھا تھا پھر ہم نے چند وحشی گدھے دیکھے اور ابو قتادہ نے ان پر حملہ کر کے
ایک کی کونچیں کاٹیں پھر ہم اترے اور ہم سب نے اس کا گوشت کھایا اور پھر کہا کہ ہم شکار کا گوشت کھا رہے ہیں اور احرام باندھے ہوئے ہیں اور باقی
گوشت اس کا ہم لیتے آئے ہیں تب آپ نے فرمایا کہ کسی نے تم میں سے اس کا حکم کیا تھا یا اس کی طرف اشارہ کیا تھا تو انہوں نے عرض کی کہ نہیں آپ نے
فرمایا تو کھاؤ جو گوشت اس کا باقی ہے عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَوْھَبٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ
بِھٰذَا الْاِسْنَادِ فِیْ رِوَایَۃِ شَیْبَانَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمِنْکُمْ اَحَدٌ اَمَرَہٗ
اَنْ یَّحْمِلَ عَلَیْہَا اَوْ اَشَارَ اِلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃِ شُعْبَۃَ قَالَ اَشَرْتُمْ اَوْ اَعَنْتُمْ اَوْ اَصَدْتُّمْ قَالَ
شُعْبَۃُ وَلَا اَدْرِیْ قَالَ اَعَنْتُمْ اَوْ اَصَدْتُّمْ **ترجمہ** عثمان بن عبداللہ سے اسی اسناد سے یہی مضمون
مروی ہوا اور شیبان کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے

کسینے اُس کے شکار کا حکم کیا کہ اُسپر حملہ کیا جاوے یا اوسکیطرف اشارہ کیا اور شعبہ کی روایت مین ہی کہ تم
نے اشارہ کیا یا مدد کی یا تمنے شکار کیا شعبہ نے کہا مین نہین جانتا کہ مدد کی فرمایا یا شکار کیا فرمایا باقی
مضمون وہی ہے جو اوپر مذکور ہوا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ قَتَادَةَ اَنَّ اَبَاهُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ
اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ غَزَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ الْحُدَیْبِیَّةِ قَالَ فَاَهَلُّوْا بِعُمْرَةٍ
غَیْرِیْ قَالَ فَاصْطَدْتُّ حِمَارَ وَحْشٍ فَاَطْعَمْتُ اَصْحَابِیْ وَهُمْ مُحْرِمُوْنَ ثُمَّ اَتَیْتُ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْبَأْتُهٗ اَنَّ عِنْدَنَا مِنْ لَحْمِهٖ فَاضِلَةً فَقَالَ كُلُوْهُ وَهُمْ مُحْرِمُوْنَ
ترجمہ عبد اللہ بن ابی قتادہ نے کہا کہ اُن کے باپ نے خبر دی اُنہون نے جہاد کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے ساتھہ غزوہ حدیبیہ مین تو اور لوگون نے عمرہ کا احرام باندہ لیا سوا میرے اور مین نے ایک حمار
وحشی شکار کیا اور اپنے یارون کو کہلایا اور وہ احرام باندہے ہوئے تہے پہر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم کے پاس حاضر ہوا اور اُنکو خبر دی کہ ہمارے پاس اُسکا گوشت بچا ہوا ہے آپنے فرمایا کہاؤ اور وہ لوگ
احرام باندہے ہوئے تہے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّهُمْ خَرَجُوْا مَعَ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ مُحْرِمُوْنَ وَاَبُوْ قَتَادَةَ مُحِلٌّ وَسَاقَ الْحَدِیْثَ وَ
فِیْهِ فَقَالَ هَلْ مَعَكُمْ مِّنْهُ شَیْءٌ قَالُوْا مَعَنَا رِجْلُهٗ قَالَ فَاَخَذَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَكَلَهَا ترجمہ عبد اللہ بن ابی قتادہ نے اپنے باپ سے روایت کی کہ وہ نکلے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ اور سب لوگ محرم تہے اور ابو قتادہ غیر محرم اور بیان کی حدیث اور اس
مین یہ بہی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے ساتھہ اُسمین سے کچہ ہے اُنہون نے کہا
ہمارے ساتھہ اُسکا پیر ہے پہر لیا اوسکو آپ نے اور کہایا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ
تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ كَانَ اَبُوْ قَتَادَةَ فِیْ نَفَرٍ مُحْرِمِیْنَ وَاَبُوْ قَتَادَةَ مُحِلٌّ وَاقْتَصَّ الْحَدِیْثَ
وَفِیْهِ هَلْ اَشَارَ اِلَیْهِ اِنْسَانٌ مِّنْكُمْ اَوْ اَمَرَهٗ بِشَیْءٍ قَالُوْا لَا قَالَ فَكُلُوْهُ ترجمہ عبد اللہ بن ابی
قتادہ نے کہا کہ ابو قتادہ چند محرم لوگون مین تہے اور وہ احرام باندہے ہوئے نہ تہے اور حدیث بیان کی اور
اُس مین یہ ہے کہ آپنے فرمایا آیا اشارہ کیا تم مین سے کسینے اُس کی طرف یا حکم کیا کسی طرح کا اُنہون نے عرض
کی کہ نہین یا رسول اللہ آپنے فرمایا تو کہاؤ اُسکو ف غرض ان سب روایتون سے معلوم ہوا کہ اگر
کوئی غیر محرم اپنے واسطے شکار کرے اور محرم کا اوس مین حکم و اشارہ و تایید و نصرت نہ ہو تو اُسکا کہانا

پارہ دوم مسلم

محرم کو بھی روا ہے جب اوس کا گوشت محرم کو ہدیہ دیا جاوے اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا جیسا ہم اوپر بیان
کر چکے اور یہی صحیح ہے **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ وَنَحْنُ حُرُمٌ فَأُهْدِيَ لَهُ طَيْرٌ وَطَلْحَةُ رَاقِدٌ فَمِنَّا مَنْ أَكَلَ وَمِنَّا مَنْ
تَوَرَّعَ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ طَلْحَةُ وَفَّقَ مَنْ أَكَلَهُ وَقَالَ أَكَلْنَاهُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ **عبد الرحمن** نے کہا ہم طلحہ کے ساتھ تھے احرام باندھے ہوئے اور ایک پرندہ شکار کا انکو
ہدیہ دیا گیا (یعنی پکا ہوا) سو بعضوں نے ہم میں سے کھایا اور بعضوں نے پرہیز کیا پھر جب طلحہ جو سو رہے
تھے جاگے تو ان لوگوں کے موافق ہوئے جنہوں نے کھایا تھا اور کہا انہوں نے کہ ہم نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایسا گوشت کھایا ہے **باب** مَا يُنْدَبُ لِلْمُحْرِمِ وَغَيْرِهِ قَتْلُهُ
مِنَ الدَّوَابِّ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ جن جانوروں کا مارنا حل اور حرم میں مستحب ہے انکا بیان **عَنْ**
عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
أَرْبَعٌ كُلُّهُنَّ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ الْحِدَأَةُ وَالْغُرَابُ وَالْفَأْرَةُ وَالْكَلْبُ
الْعَقُورُ قَالَ فَقُلْتُ لِلْقَاسِمِ أَفَرَأَيْتَ الْحَيَّةَ قَالَ تُقْتَلُ بِصُغْرٍ لَهَا **ترجمہ** حضرت عائشہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی صاحبہ فرماتی ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے
تھے چار چیزیں شریر ہیں کہ قتل کیجاتی ہیں حل و حرم میں چیل اور کوا اور چوہا اور کٹہا کتا راوی نے
کہا کہ میں نے قاسم اپنے شیخ سے پوچھا کہ بھلا فرمایے سانپ کو تو اونہوں نے کہا مارا جاوے ذلت سے
ف اور بچھو میں بھی حکم آیا ہے غرض یہ چھہ چیزیں منصوص ہیں اور جماہیر علماء کا اتفاق ہے
انکے قتل پر حل و حرم و احرام میں اور اتفاق ہے اسپر کہ جو ان کی مثل ہیں معنے میں وہ بھی ان ہی
داخل ہیں اور اختلاف ہے اس میں کہ وہ معنی کیا ہے امام شافعی کا قول ہے کہ جو چیزیں کھائی نہ جاتی
ہوں اور نہ وہ متولد ہیں ماکولات وغیرہ سے تو قتل انکا جائز ہے محرم کو اور اسکو فدیہ دینا ضرور نہیں
اور امام مالک نے کہا وہ معنی موذی ہونا ہے غرض جو موذی ہے اسکا قتل روا ہے اور جو موذی نہ ہو اس
کا قتل روا نہیں اور کلب میں اختلاف ہے بعضوں نے کہا اس سے یہی کتا مراد ہے بعضوں نے کہا کہ ہر درندہ
مراد ہے حملہ کرنے والا چنانچہ لغت میں ہر درندے کو کلب عقور کہتے ہیں غرض اوزاعی اور ابو حنیفہ
اور حسن بن صالح نے کہا کہ اس سے یہی کتا مراد ہے اور بھیڑیے کو بھی اسی میں داخل کیا ہے اور

امام زفر نے صرف بھیڑیا ہی مراد لیا ہے اور جمہور کا قول ہے کہ ہر حملہ کرنے والا درندہ مراد ہے جیسے چیتا اور شیر اور شرزہ وغیرہ ہے اور یہ قول ہے زید بن اسلم اور سفیان ثوری اور ابن عیینہ اور شافعی اور احمد وغیرہم کا عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ الْحَيَّةُ وَالْغُرَابُ الْأَبْقَعُ وَالْفَارَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ وَالْحُدَيَّا **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے روایت کی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ شریر ہیں کہ ماری جاویں حل وحرم میں سانپ اور ابلق کوا اور چوہا اور کٹہا کتا اور چیل **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ الْعَقْرَبُ وَالْفَارَةُ وَالْحُدَيَّا وَالْغُرَابُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ **حضرت عائشہ** سے وہی جانور مروی ہوئی اس میں سانپ کی جگہہ بچھو مذکور ہے **عَنْ** هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ **ہشام** سے اس سند سے یہی روایت مروی ہوی **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ الْفَارَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْحُدَيَّا وَالْغُرَابُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے وہی مضمون مروی ہوا **عَنْ** الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ خَمْسِ فَوَاسِقَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ زہری سے وہی مضمون مروی ہوا **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ كُلُّهَا فَوَاسِقُ يُقْتَلُ فِي الْحَرَمِ الْغُرَابُ وَالْحِدَأَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ وَالْعَقْرَبُ وَالْفَارَةُ **وہی** مضمون ہے اور پانچ جانوروں کے قتل کا حکم ہے **عَنْ** سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ قَتَلَهُنَّ فِي الْحَرَمِ وَالْإِحْرَامِ الْفَارَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْغُرَابُ وَالْحِدَأَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ فِي رِوَايَتِهِ فِي الْحُرُمِ وَالْإِحْرَامِ **ترجمہ** سالم سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا جو ان کو مارے گناہ نہیں حرم میں خواہ احرام میں **عَنْ** حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ كُلُّهَا فَوَاسِقُ لَا حَرَجَ عَلَى مَنْ قَتَلَهُنَّ الْعَقْرَبُ وَالْغُرَابُ وَالْحِدَأَةُ وَالْفَارَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ **ترجمہ** حضرت حفصہ رضی اللہ تعالی عنہا سے وہی مضمون مروی ہوا

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا مَا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ مِنَ الدَّوَابِّ فَقَالَ اَخْبَرَتْنِي اِحْدٰى نِسْوَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ اَمَرَ اَوْ اُمِرَ اَنْ يَقْتُلَ الْفَارَةَ وَالْعَقْرَبَ وَالْحِدَأَةَ وَالْكَلْبَ الْعَقُوْرَ وَالْغُرَابَ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے کسی نے پوچھا تو انہوں نے ایک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بی بی صاحبہ سے یہی مضمون بیان کیا عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ مَا يَقْتُلُ الرَّجُلُ مِنَ الدَّوَابِّ وَهُوَ مُحْرِمٌ قَالَ حَدَّثَتْنِي اِحْدٰى نِسْوَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يَاْمُرُ بِقَتْلِ الْكَلْبِ الْعَقُوْرِ وَالْفَارَةِ وَالْعَقْرَبِ وَالْحُدَيَّا وَالْغُرَابِ وَالْحَيَّةِ قَالَ وَفِي الصَّلٰوةِ اَيْضًا ترجمہ عبداللہ بن عمر سے کسی آدمی نے پوچھا کہ محرم کون کون جانور کو قتل کر سکتا ہے عبداللہ نے کہا مجھسے حضرت کی ایک بی بی نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلعم کٹھنا کتا اور چوہا اور بچھو اور چیل اور کوا اور سانپ کو مارنیکو لیے ارشاد فرماتے تھے اور کہا کہ نماز مین بھی (مارے جاوین) عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ لَيْسَ عَلَى الْمُحْرِمِ فِي قَتْلِهِنَّ جُنَاحٌ الْغُرَابُ وَالْحِدَأَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْفَارَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ عبداللہ بن عمر نے وہی مضمون روایت کیا ہے عَنْ نَافِعٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ قَتَلَهُنَّ فِي قَتْلِهِنَّ الْغُرَابُ وَالْحِدَأَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْفَارَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ عبداللہ بن عمر نے وہی مضمون مرفوعًا روایت کیا ہے عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ مَالِكٍ وَابْنِ جُرَيْجٍ وَلَمْ يَقُلْ اَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا ابْنُ جُرَيْجٍ وَحْدَهُ وَقَدْ تَابَعَ ابْنَ جُرَيْجٍ عَلَى ذٰلِكَ ابْنُ اِسْحَاقَ ابن عمر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی مضمون مثل حدیث مالک اور ابن جریج کی روایت کیا اور ان راویوں مین سے کسی نے یہ نہین کہا کہ روایت ہے نافع سے وہ راوی ہین ابن عمر سے کہ کہا ابن عمر نے سنا مین نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مگر ابن جریج نے اکیلے اور ابن جریج کی متابعت کی ہے اس بیان مین ابن اسحاق نے عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خَمْسٌ لَا جُنَاحَ فِي قَتْلِ مَا قُتِلَ مِنْهُنَّ فِي الْحَرَمِ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ ترجمہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کچھ حرج نہین پانچ جانورون کے قتل مین پھر مثل اسی کی بیان

کہا عن ابن عمر یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خمس من قتلھن وھو حرام فلا جناح علیہ فیھن العقرب والفارۃ والکلب العقور والغراب والحدیا و اللفظ لیحیی بن یحیی **ترجمہ** عبداللہ بن عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ارشاد ہوا کہ پانچ جانور ہین کہ اُنکو جس نے حالت احرام مین مارا اوسپر کچہ گناہ نہین اُنکے قتل مین بچھو اور چوہا اور کٹہا کتا اور کوا اور چیل

باب جواز حلق الرأس للمحرم اذا کان بہ اذی و وجوب الفدیۃ لحلقہ وبیان قدرھا عذر کے سبب سے سر منڈانے اور فدیہ دینے کا بیان

عن کعب بن عجرۃ قال اتی علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زمن الحدیبیۃ وانا اوقد تحت قال القواریری قدر لی وقال ابو الربیع برمۃ لی والقمل یتناثر علی وجھی فقال ایؤذیک ھوام راسک قال قلت نعم قال فاحلق وصم ثلثۃ ایام او اطعم ستۃ مساکین او انسک نسیکۃ قال ایوب فلا ادری بای ذلک بدأ **کعب نے** کہا میرے پاس آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سال حدیبیہ مین اور مین اپنی ہانڈی کے نیچے آگ پہونکتا تھا اور جوئین میرے مونہہ پر چلی آتی تہین تو آپ نے فرمایا تمہاری سر کے کیڑون نے بہت ستایا ہے مین نے کہا ہان آپ نے فرمایا تم سر منڈا دو اور تین دن روزے رکھو یا چھہ مسکینو کو کہانا کہلاؤ یا ایک قربانی کرو ایوب نے کہا مجھے یاد نہین کہ پہلے کیا چیز فرمائی

عن ایوب فی ھذا الاسناد بمثلہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

عن کعب بن عجرۃ قال فی انزلت ھذہ الایۃ فمن کان منکم مریضا او بہ اذی من راسہ ففدیۃ من صیام او صدقۃ او نسک قال فاتیتہ فقال ادنہ فدنوت فقال ادنہ فدنوت فقال ایؤذیک ھوامک قال ابن عون واظنہ قال نعم قال فامرنی بفدیۃ من صیام او صدقۃ او نسک ما تیسر **ترجمہ** کعب نے کہا یہ آیت فمن کان منکم مریضا او بہ اذی من راسہ میرے ہی حق مین اُتری اور مین آیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور آپ نے فرمایا نزدیک آ مین نزدیک آیا پھر فرمایا اور نزدیک آ مین نزدیک آیا پھر فرمایا تمکو جوئین تمہاری بہت ستاتی ہین ابن عون نے کہا مین گمان کرتا ہون کہ انہون نے کہا ہان پھر مجھکو حکم فرمایا فدیہ کا روزہ ہو خواہ صدقہ ہو خواہ قربانی ہو **ف** یہ آیت پارہ سیقول مین ہے معنی یہ ہین کہ جو بیمار ہو تم مین سے یا تکلیف ہے اوسکی سر مین (اور وہ سر منڈا لے) تو فدیہ اوسکا روزے ہین یا صدقہ یا قربانی اور آگے تفصیل اوسکی آویگی

عن کعب بن عجرۃ ان رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقف علیہ وراسہ یتہافت قملا فقال ایؤذیک ہوامک قلت
نعم قال فاحلق راسک قال ففی نزلت ہذہ الایۃ فمن کان منکم مریضا او بہ اذی
من راسہ ففدیۃ من صیام او صدقۃ او نسک فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
صم ثلثۃ ایام او تصدق بفرق بین ستۃ مساکین او انسک ما تیسر کعب نے کہا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم میری پاس کہڑے ہوگئے اور میرے سر مین جوئین جہڑ رہی تہین اور فرمایا کہ تمکو جوئین ستاتی
ہین مین نے کہا ہان آپ نے فرمایا سر منڈا ڈالو اور یہ آیت میری ہی حق مین اتری پہر مجہہ سے آپنے فرمایا تین
روزے رکہو یا ایک ٹوکرا خیرات دو یعنے غلہ بہر کر چہہ مساکین کو یا قربانی کرو جو میسر ہو **عن** کعب
ابن عجرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مر بہ وہو بالحدیبیۃ قبل ان یدخل مکۃ و
ہو محرم وہو یوقد تحت قدر والقمل یتہافت علی وجہہ فقال ایؤذیک ہوامک
ہذہ قال نعم قال فاحلق راسک واطعم فرقا بین ستۃ مساکین والفرق ثلثۃ
اصع او صم ثلثۃ ایام او انسک نسیکۃ قال ابن نجیح او اذبح شاۃ **ترجمہ** کعب نے وہی
مضمون اوپر کا بیان کرکے کہا کہ آپنے فرمایا سر منڈا ڈالو اور ایک ٹوکرا غلہ چہہ مسکینون کو بانٹ دو اور
ٹوکرا تین صاع ہے (اور صاع کی تحقیق کتاب الزکوۃ مین گذری) یا تین دن روزے رکھو یا ایک قربانی
کرو ابن نجیح کی روایت مین ہے کہ ایک بکری ذبح کرو **عن** کعب بن عجرۃ رضی اللہ تعالی عنہ
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر بہ زمن الحدیبیۃ فقال اذاک ہوام راسک قال
نعم فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم احلق ثم اذبح شاۃ نسکا او صم ثلثۃ ایام او اطعم
ثلثۃ آصع من تمر علی ستۃ مساکین **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** عبد اللہ بن
معقل قال قعدت الی کعب رضی اللہ تعالی عنہ وہو فی المسجد فسالتہ عن ہذہ الایۃ
ففدیۃ من صیام او صدقۃ او نسک فقال کعب نزلت فی کان بی اذی من راسی فحملت
الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والقمل یتناثر علی وجہی فقال ما کنت اری
ان الجہد بلغ منک ما اری اتجد شاۃ فقلت لا فنزلت ہذہ الایۃ ففدیۃ من صیام
او صدقۃ او نسک قال صوم ثلثۃ ایام او اطعام ستۃ مساکین نصف صاع طعاما لکل مسکین
قال فنزلت فی خاصۃ وہی لکم عامۃ **ترجمہ** کعب کے پاس عبد اللہ بن معقل آئے اور کعب مسجد مین

تھے اور یہ آیۃ پوچھی ففدیۃ من صیام تو انہون نے کہا یہ میرے لیے اوتری ہے پھر سارا قصہ بیان کیا جو گزرا
آخر مین حضرت نے فرمایا روزے تین دن کے یا کھانا چھ مسکینون کا ہر مسکین کو نصف صاع پھر کہا کعب نے یہ
آیت اوتری ہے خاص میرے لیے اور باعتبار لفظ کے عام ہے تم سب کے لیے **فائدہ** قربان اُن کے
خلوص اور حسن ایمان کے لیے کہ باوجود اس مسکنت اور سادگی کے اللہ پاک جل جلالہ نے اُن کی طرف التفات
فرمایا اور اُن کے لیے بالای عرش سے فرمان عمیم الاحسان اوتارا غرض اُن کی جوؤن کا سب کے سر پر احسان ہے
عن كعب بن عجرة رضي الله تعالى عنه انه خرج مع النبي صلى الله عليه وسلم
محرما فقمل راسه ولحيته فبلغ ذلك النبي صلى الله عليه وسلم فارسل اليه فدعا الحلاق
فحلق راسه ثم قال له هل عندك نسك قال ما اقدر عليه فامره ان يصوم ثلثة
ايام او يطعم ستة مساكين لكل مسكينين صاع فانزل الله عز وجل فيه خاصة
فمن كان منكم مريضا او به اذى من راسه ثم كانت للمسلمين عامة **ترجمہ**
وہی ہے **ف** ان سب روایتون سے معلوم ہوا کہ نسک سے مراد ایک بکری ہے اور سب روایتین مقصود
مین موافق ہین اور وہ مقصود یہی ہے کہ جو سر منڈانے کا محتاج ہو کسی ضرر کے سبب سے مثلاً سر مین جوئین
پڑجاوین یا اور کوئی مرض ہو حالت احرام مین سو وہ سر منڈالے اور فدیہ دیوے یعنی تین روزے رکھے یا تین
صاع طعام چھ مسکینون کو کھلاوے اور آیت و روایت دونون متفق ہین اس مین کہ ان تینون باتون مین
وہ مختار ہے جو آسان ہو اسکو بجا لاوے اور علما سب متفق ہین اسکے ظاہر پر عمل کرنے مین مگر ابو حنیفہ
اور سفیان ثوری کہ اُن سے منقول ہے کہ نصف صاع گیہون مین ہے اور کھجور اور جو وغیرہ مین ایک
صاع ہر مسکین کو دینا چاہیے اور یہ خلاف احادیث ہے اور یہ احادیث اُن پر حجت ہین کہ اُن مین حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف فرما دیا ہے ثلاثة آصع من تمر یعنے تین صاع ہین کھجور کے اور حسن
بصری وغیرہ سے اور اقوال مذکور ہین مگر سب ان احادیث کی رو سے مردود ہین **باب** جواز
الحجامة للمحرم پچھنی لگانے کا جواز محرم کو **عن** ابن عباس رضي الله تعالى عنهما ان
النبي صلى الله عليه وسلم احتجم وهو محرم **عبد اللہ** بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما
نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنی لگائی مکہ کی راہ مین اور آپ احرام باندھے ہوئے تھے
عن ابن بحينة رضي الله عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم احتجم بطريق

مَكَّةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَسَطَ رَأْسِهِ **ترجمہ** ابن بحینہ نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے پچھنی لگائی مکہ
کی راہ مین اپنی سر کے بیچ مین اور آپ احرام سے تھے **ف** ان روایتون کے سبب سے اجماع کیا ہی علما نے
پچھنی لگانے کی جواز پر خواہ سر مین لگاوے یا اور کہین جسم سے درست ہو اگرچہ بال ٹوٹ جاوین اور بال ٹوٹنے مین
فدیہ ہی اور اگر بال نہ ٹوٹے تو کچہ فدیہ نہین غرض بغیر ضرورت کے حرام ہے اگر بال ٹوٹنے کا خیال ہی اور اگر بالون
کی جگہہ نہین تو بغیر ضرورت کے بہی ہو تو روا ہے یہی مذہب ہے شافعیہ اور جمہور کا اور اسمین فدیہ نہین اور ابن
عمر اور مالک سے اس صورت مین کراہت منقول ہے اور یہ حدیث محمول ہی اسپر کہ حضرت کو ضرورت ہوگی اور اس حدیث
مین ایک قاعدہ ہے مسائل احرام کا کہ سر منڈانا اور کپڑے پہننا اور قتل صید وغیرہ محرمات احرام مباح ہین بحسب
ضرورت و وقت حاجت اور ان سب مین فدیہ واجب ہے **بَابُ** جَوَازِ مُدَاوَاةِ الْمُحْرِمِ عَيْنَيْهِ محرم
کو آنکھون کا علاج جائز ہونا **عَنْ** نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ حَتَّى إِذَا كُنَّا
بِمَلَلٍ اشْتَكَى عُمَرُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ عَيْنَيْهِ فَلَمَّا كُنَّا بِالرَّوْحَاءِ اشْتَدَّ وَجَعُهُ فَأَرْسَلَ إِلَى
أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ يَسْأَلُهُ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ أَنِ اضْمِدْهُمَا بِالصَّبِرِ فَإِنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَدَّثَ
عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّجُلِ إِذَا اشْتَكَى عَيْنَيْهِ وَهُوَ مُحْرِمٌ ضَمَّدَهُمَا بِالصَّبِرِ
ترجمہ نبیہ وہب کے بیٹے نے کہا ہم نکلے ابان بن عثمان کے ساتھ اور جب ملل مین پہونچے (نام ہی ایک موضع
کا کہ مدینہ سے اٹھائیس میل ہے مکہ کی راہ مین) تو عمر بن عبید اللہ کی آنکھین دکھنے لگین پھر جب روحا مین آئے
بہت درد ہوا تو ابان بن عثمان سے کہلا بھیجا انہون نے کہا کہ ایلوے کا لیپ کرو اسلیے کہ عثمان نے روایت
کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جب انکی آنکھین دکھتی تہین اور وہ احرام باندھے ہوئے تھے تو آپ
نے فرمایا لیپ کرو انپر ایلوے کا **ف** اتفاق علما کا ہے کہ موافق اس حدیث کے لیپ کرنا ایلوے وغیرہ کا
جس مین خوشبو نہین ہی دوا کے لیے روا ہے اور اس مین فدیہ نہین اور ضرورت ہو خوشبودار دوا کی
تو لگاوے اور فدیہ دے اور سرمہ لگانا زینت کے لیے مکروہ ہے شافعی کے نزدیک اور دوسرے فقہا کے نزدیک
اور احمد و اسحاق اور ایک جماعت نے بالکل منع کیا ہے اور مالک کے اسمین دو قول ہین اور اسمین فدیہ کے
واجب ہونے مین ان کے دو قول ہین **عَنْ** نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ مَعْمَرٍ رَمِدَتْ
عَيْنَاهُ فَأَرَادَ أَنْ يَكْحُلَهَا فَنَهَاهُ أَبَانُ بْنُ عُثْمَانَ وَأَمَرَهُ أَنْ يُضَمِّدَهُمَا بِالصَّبِرِ وَحَدَّثَ عَنْ
عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ فَعَلَ ذَلِكَ **ترجمہ**

نبیہ نے کہا عمر بن عبید اللہ کی آنکھیں دکھیں اور سرمہ لگانا چاہا ابان نے منع کیا اور صبر لگانے کو بتایا اور روایت کی عثمان سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کہا **باب** جَوَازِ غَسْلِ الْمُحْرِمِ رَأْسَهُ وَبَدَنَهُ محرم کو بدن اور سر دہونا روا ہی **عَنْ** اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ وَّ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ اَنَّهُمَا اخْتَلَفَا بِالْاَبْوَاءِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَأْسَهُ وَقَالَ الْمِسْوَرُ لَا يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَأْسَهُ فَاَرْسَلَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ اِلٰى اَبِي اَيُّوبَ الْاَنْصَارِيِّ اَسْاَلُهُ عَنْ ذٰلِكَ فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ بَيْنَ الْقَرْنَيْنِ وَهُوَ يَسْتَتِرُ بِثَوْبٍ قَالَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقُلْتُ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُنَيْنٍ اَرْسَلَنِي اِلَيْكَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عَبَّاسٍ اَسْاَلُكَ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْسِلُ رَأْسَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَوَضَعَ اَبُو اَيُّوبَ يَدَهُ عَلَى الثَّوْبِ فَطَاْطَاَهُ حَتّٰى بَدَا لِي رَأْسُهُ ثُمَّ قَالَ لِاِنْسَانٍ يَصُبُّ اُصْبُبْ فَصَبَّ عَلٰى رَأْسِهِ ثُمَّ حَرَّكَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ فَاَقْبَلَ بِهِمَا وَاَدْبَرَ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا رَاَيْتُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ **ترجمہ** ابراہیم نے اپنے باپ سے روایت کی کہ عبد اللہ بن عباس اور مسور بن مخرمہ دونو مین تکرار ہوئی ابوا مین ابن عباس نے کہا محرم سر دہووے اور مسور نے کہا نہین تو عبد اللہ نے کہا مجھے بہیجا ابن عباس نے ابو ایوب کے پاس کہ اُن سے پوچھین تو مین نے انکو پایا کہ وہ کنوئین کی دو لکڑیون کے بیچ مین نہا رہی تہی اور وہ ایک کپڑے کی آڑ مین تہی اور مین نے اُن سے سلام علیک کی اور اُنہون نے پوچہا کہ کون ہے مین نے کہا کہ مین عبد اللہ بن حنین ہون اور عبد اللہ بن عباس نے مجھے تمہاری طرف بہیجا ہے کہ مین پوچہون کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احرام مین کیونکر سر دہوتے تہے پس ابو ایوب نے اپنے دونو ہاتہہ سر پر رکھے اور سر جہکایا یہان تک کہ مجھکو نظر آیا اور اُس آدمی سے کہا جو اُنپر پانی ڈالتا تہا کہ ڈالو پہر وہ اپنے سر کو ہلاتے تہے اور اپنے ہاتہہ سے ملتے تہے آگے اور پیچھے پہر کہا مین نے ایسے ہی دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو **ف** اس حدیث مین کئی فوائد ہین اول محرم کو نہانا جائز ہے دوسرے سر دہونا اُسکو روا ہے اس طرح کہ بال نہ ٹوٹین تیسرے خبر واحد کا قبول کرنا کہ یہ صحابہ مین مشہور و معروف تہا چوتہے رجوع کرنا سنت کیطرف حسب اختلاف واقعہ ہو اور ترک کرنا اجتہاد اور قیاس کا خواہ اپنا قیاس ہو خواہ دوسرے کا اور یہی لازم ہے ساری امت کو اور یہی سبیل مومنین ہے صحابہ و تابعین و سلف صالحین کی ولو کرہ المقلدون او المتعصبون پانچوین سلام کا جائز ہونا متوضی اور مغتسل پر بخلاف

اوس سے جو پاخانہ پہرتا ہو یا پیشاب کرتا ہو چہٹی جائز ہونا استعانت کا وضو و غسل وغیرہ مین ساتوین معلوم ہوا اس سے طریقہ مسئلہ پوچہنے کا کہ جب کسی عالم سے پوچہین تو یہ پوچہین کہ کیا ہی اُس مین حکم خداوند تعالے کا یا کیا ہے سنت رسول الثقلین کی یا کیا ہے قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور نہ سوال کرین کسی کے قیاس سے اور نہ کسی کی رای سے اور اجتہاد سے کہ یہ طریقہ نہین سلف کا بلکہ شناعت اور ملامت کی ہے اُسپر بہت سی اکابر نے صحابہ اور تابعین مین سے اور جہڑکا ہے اور زجر کیا ہے سائلین کو جب پوچہی گئی ہے اُن سے رای اُنکی یا قیاس اُن کا اور اتفاق کیا ہے علمار نے اسپر کہ محرم کو اپنا سر دہونا اور بدن دہونا واجب ہی جنابت کیوقت اور باقی رہا غسل صرف آرام و راحت اور تبرید اور استراحت کے لیے اس مین مذہب شافعیہ کا اور جمہور کا جواز ہے بلا کراہت اور جائز ہی شافعیہ کے نزدیک سر دہونا بیری کے پتون سے یا خطمی سے اس طرح کہ بال نہ ٹوٹین اور جب تک بال نہ ٹوٹین فدیہ نہین اور مالک و ابو حنیفہ نے کہا ہی کہ وہ حرام ہے اور موجب فدیہ ہی مگر یہ روایتین اُنپر حجت ہین **عن** زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فَأَمَرَّ أَبُو أَيُّوبَ بِيَدَيْهِ عَلٰى رَأْسِهِ جَمِيعًا عَلٰى جَمِيعِ رَأْسِهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ فَقَالَ الْمِسْوَرُ لِابْنِ عَبَّاسٍ لَا أُمَارِيكَ أَبَدًا **زید بن اسلم** نے اس اسناد سے یہی روایت کی اور کہا کہ ابو ایوب نے اپنے دونون ہاتہہ پہیرے اپنے سارے سر پہ آگے اور پیچہے اور مسور نے ابن عباس سے کہا کہ مین آج سے آپ سے تکرار نکرونگا

باب مَا يُفْعَلُ بِالْمُحْرِمِ إِذَا مَاتَ محرم مر جاوے تو کیا کرین

عن ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَّ رَجُلٌ مِنْ بَعِيرِهِ فَوُقِصَ فَمَاتَ فَقَالَ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْهِ وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُلَبِّيًا **عبد اللہ بن عباس** سے روایت ہی کہ ایک آدمی اونٹ پر سے گر پڑا اور اُس کی گردن ٹوٹ گئی اور مر گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اُسکو غسل دو پانی اور بیر کے پتون سے اور کفن دو اُسکو دو کپڑون مین اُسی کے اور سر نہ ڈہانپو اس لیے کہ اللہ تعالی اُسکو قیامت کے دن اوٹہاویگا لبیک پکارتا ہوا **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ وَاقِفٌ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ إِذْ وَقَعَ مِنْ رَاحِلَتِهِ قَالَ أَيُّوبُ فَأَوْقَصَتْهُ أَوْ قَالَ فَأَقْعَصَتْهُ وَقَالَ عَمْرٌو فَوَقَصَتْهُ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْنِ وَلَا تُحَنِّطُوهُ وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ قَالَ أَيُّوبُ فَإِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

مُلَبِّيًا وَقَالَ عَمْرٌو فَاِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُلَبِّيْ **ترجمہ** عبداللہ بن عباس نے کہا ایک شخص
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ عرفات مین کھڑا تھا کہ اپنی اونٹنی پر سے گر پڑا ابو ایوب نے کہا کہ گردن
ٹوٹ گئی اوسکی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اُسکا ذکر کیا آپنے فرمایا غسل دو اُسکو پانی اور بیری
کے پتون سے اور کفن دو اُسکو دو کپڑون مین اور خوشبو نہ لگاؤ اور نہ سر ڈھانپو اُسکا ایوب نے کہا کہ اللہ تعالے
اُسکو اُٹھاویگا قیامت کے دن لبیک پکارنیوالا اور عمرو نے کہا پکارتا ہوا **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَجُلًا كَانَ وَاقِفًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَذَكَرَ
نَحْوَ مَا ذَكَرَ حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ اَقْبَلَ رَجُلٌ حَرَامًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَّ مِنْ بَعِيْرِهٖ فَوُقِصَ وَقْصًا فَمَاتَ
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاَلْبِسُوْهُ ثَوْبَيْهِ وَلَا تُخَمِّرُوْا
رَاْسَهٗ فَاِنَّهٗ يَاْتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُلَبِّيْ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ اَقْبَلَ رَجُلٌ حَرَامٌ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ غَيْرَ اَنَّهٗ
قَالَ فَاِنَّهٗ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُلَبِّيًا وَزَادَ لَمْ يُسَمِّ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ حَيْثُ خَرَّ **ترجمہ**
ابن عباس سے وہی مضمون مروی ہوا صرف اتنا فرق ہے کہ انہون نے کہا اُٹھا جائیگا قیامت کے دن لبیک
پکارتا ہوا اور سعید بن جبیر نے اُس جگہہ کا نام نہین لیا جہان وہ گرا تھا **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَجُلًا اَوْقَصَتْهُ رَاحِلَتُهٗ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوْهُ فِيْ ثَوْبَيْهِ وَلَا تُخَمِّرُوْا وَجْهَهٗ وَلَا رَاْسَهٗ
فَاِنَّهٗ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُلَبِّيًا **ترجمہ** وہی مضمون ہے مگر اتنا فرق ہے کہ اوسکی اونٹنی نے اُسکی
گردن توڑ ڈالی اور آپنے فرمایا کہ اُسکا مونہہ بھی نہ ڈھانپو **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا
اَنَّ رَجُلًا كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْرِمًا فَوَقَصَتْهُ نَاقَتُهٗ فَمَاتَ فَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوْهُ فِيْ ثَوْبَيْهِ وَلَا تَمَسُّوْهُ
بِطِيْبٍ وَلَا تُخَمِّرُوْا رَاْسَهٗ فَاِنَّهٗ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُلَبِّدًا **ترجمہ** وہی مضمون صرف
اتنا فرق ہے کہ وہ قیامت کے دن سر مین تلبید کیے ہوئے اوٹھیگا (تلبید کسی چیز سے بال جمانے کو کہتے
ہین اس سے تلبید کا استحباب ثابت ہوا **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَجُلًا

وَقَصَتْهُ بَعِيْرُهٗ وَهُوَ مُحْرِمٌ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّغْسَلَ بِمَآءٍ وَّسِدْرٍ وَّلَا يُمَسَّ طِيْبًا وَّلَا يُخَمَّرَ رَاْسُهٗ فَاِنَّهٗ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
مُلَبِّدًا ۔ وہی مضمون ہے فقط اتنا فرق ہے کہ اوسکی اونٹ نے اوسکی گردن توڑ ڈالی **عَنِ** ابْنِ
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يُحَدِّثُ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَوَقَعَ
مِنْ نَاقَتِهٖ فَاَقْعَصَتْهُ فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّغْسَلَ بِمَآءٍ وَّسِدْرٍ وَّاَنْ
يُّكَفَّنَ فِيْ ثَوْبَيْنِ وَلَا يُمَسَّ طِيْبًا خَارِجٌ رَاْسُهٗ قَالَ شُعْبَةُ ثُمَّ حَدَّثَنِيْ بِهٖ بَعْدَ ذٰلِكَ خَارِجٌ
رَاْسُهٗ وَوَجْهُهٗ فَاِنَّهٗ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُلَبِّدًا **ترجمہ** ابن عباس نے وہی مضمون بیان کیا اور
اس میں یہ ہے کہ کفن دو اوسکے تئیں دو کپڑوں میں کہ سر باہر نکلا رہے اور خوشبو نہ لگاؤ اور شعبہ نے
کہا پھر مجھ سے میرے شیخ نے یوں روایت کی کہ سر اور مونھہ دونوں باہر نکلے رہیں باقی مضمون وہی ہے
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَقَصَتْ رَجُلًا رَاحِلَتُهٗ وَهُوَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّغْسِلُوْهُ بِمَآءٍ وَّسِدْرٍ
وَّاَنْ يَّكْشِفُوْا وَجْهَهٗ حَسِبْتُهٗ قَالَ وَرَاْسَهٗ فَاِنَّهٗ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَهُوَ يُهِلُّ **ترجمہ**
وہی ہے **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَوَقَصَتْهُ نَاقَتُهٗ فَمَاتَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوْهُ وَلَا تُقَرِّبُوْهُ
طِيْبًا وَّلَا تُغَطُّوْا وَجْهَهٗ فَاِنَّهٗ يُبْعَثُ يُلَبِّيْ **وہی مضمون ہے ۔ فائدہ** ان
سب روایتوں سے مذہب امام شافعی اور احمد اور اسحاق کی تائید ہوتی ہے کہ محرم جب مر جاوے اوسکو سیا
کپڑا نہ پہناویں اور نہ سر ڈھانپیں نہ خوشبو لگاویں اور مالک اور اوزاعی نے اور ابو حنیفہ وغیرہم نے کہا ہے کہ
اوسکا حکم مثل غیر محرم کی ہے اور یہ احادیث اونپر حجت ہیں اور انکی مذہب کا رد ہیں اور بیری کے پتوں سے
غسل دینے کا استحباب بھی ثابت ہوا اور محرم و غیر محرم اوس میں دونوں برابر ہیں اور یہی مذہب ہے شافعیہ اور
طاؤس اور عطاء اور مجاہد اور ابن منذر اور دوسرے فقہا کا اور منع کیا ہے مالک اور دوسرے لوگوں نے
اور یہ روایتیں اونکی رد ہیں **باب** جَوَازِ اشْتِرَاطِ الْمُحْرِمِ التَّحَلُّلَ بِعُذْرِ الْمَرَضِ وَنَحْوِهٖ
محرم اگر یہ شرط کرے کہ بیمار ہوں گا تو احرام کھول ڈالوں اسکا جواز **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى ضُبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ فَقَالَ لَهَا اَرَدْتِّ الْحَجَّ قَالَتْ وَاللّٰهِ

مَا اَجِدُنِیْ اِلَّا وَجِعَةً فَقَالَ لَهَا حُجِّیْ وَاشْتَرِطِیْ وَقُوْلِیْ اَللّٰهُمَّ مَحِلِّیْ حَیْثُ حَبَسْتَنِیْ وَکَانَتْ تَحْتَ الْمِقْدَادِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ **حضرت عائشہ** رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہین کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم **تشریف** لائے ضباعہ بنت زبیر کے پاس اور فرمایا کہ تم نے ارادہ کیا ہے حج کا انہون نے کہا کہ ہان قسم ہے اللہ کی اور مین اکثر بیمار ہوجاتی ہون تو آپ نے فرمایا حج کرو اور شرط کرو اور یون کہو کہ اے اللہ احرام کھولنا میرا وہین ہے جہان تو مجھے روک دے اور وہ مقداد کے نکاح مین تہین **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی ضُبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَیْرِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ وَاَنَا شَاکِیَةٌ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حُجِّیْ وَاشْتَرِطِیْ اَنَّ مَحِلِّیْ حَیْثُ حَبَسْتَنِیْ **حضرت** عائشہ سے وہی مضمون مروی ہوا اسمین ضباعہ نے عرض کی کہ مین حج کا ارادہ کرتی ہون **عن** عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا مِثْلَہٗ **وہی** مضمون جو اوپر گذرا **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اَنَّ ضُبَاعَةَ بِنْتَ الزُّبَیْرِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنِّیْ امْرَاَةٌ ثَقِیْلَةٌ وَاِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ فَمَا تَاْمُرُنِیْ قَالَ اَهِلِّیْ بِالْحَجِّ وَاشْتَرِطِیْ اَنَّ مَحِلِّیْ حَیْثُ تَحْبِسُنِیْ قَالَ فَاَدْرَکَتْ **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے وہی مضمون روایت کیا آخر مین یہ ہے کہ انہون نے حج پا لیا احرام کھولنے کی ضرورت نہین پڑی **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اَنَّ ضُبَاعَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا اَرَادَتِ الْحَجَّ فَاَمَرَہَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ تَشْتَرِطَ فَفَعَلَتْ ذٰلِکَ عَنْ اَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** ابن عباس نے کہا کہ ضباعہ نے حج کا ارادہ کیا اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا انکو کہ اپنے احرام مین شرط کرلین اور انہون نے حضرت کے حکم سے ویسا ہی کیا **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِضُبَاعَةَ حُجِّیْ وَاشْتَرِطِیْ اَنَّ مَحِلِّیْ حَیْثُ تَحْبِسُنِیْ وَفِیْ رِوَایَةِ اِسْحَاقَ اَمَرَ ضُبَاعَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا **ترجمہ** ابن عباس سے وہی مضمون مروی ہے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جبکو کسی مرض کا دورہ ہوتا ہو اور اسکا خوف ہو جیسے دمہ اور بخار اور اور امراض ہین اسکو جائز ہے کہ احرام کے وقت شرط کرلے کہ اگر مین بیمار ہون گا تو احرام کھول ڈالون گا پھر بیماری کے وقت احرام کھول ڈالے اور یہی قول ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ اور علی اور مسعود کا اور دوسرے صحابہ کا اور ایک جماعت

کا تابعین سے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق اور ابو ثور اور یہی صحیح روایت ہے شافعی سے اور حجت ان
سب لوگون کی یہی حدیث ہے ضباعہ کی اور ابو حنیفہ اور مالک اور بعض تابعین کا قول ہے کہ اشتراط روا نہیں
اور انہوں نے اس حدیث کو ایک قضیہ خاصہ مین محمول کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ ان کے لیے خاص تھا اور قاضی
عیاض وغیرہ بعض لوگون نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے اور اصیلی نے کہا ہے کہ اشتراط کے بارے مین
کوئی اسناد حدیث صحیح نہیں ہوئی اور نسائی نے کہا ہے کہ سوا اس روایت کو مرفوع نہیں کیا سوا زہری
کے معمر سے حالانکہ یہ قول قاضی اور اصیلی کا غلط فاحش ہے اور نووی نے اسکی تغلیط پر تصریح کی ہے
اور یہ حدیث مشہور ہے صحیح بخاری مین اور مسلم اور ترمذی اور ابی داؤد اور نسائی اور تمام کتب حدیث
مین جن پر اعتماد اور اعتبار کیا جاتا ہے اور طرق متعددہ سے باسانید کثیرہ متنوعہ مروی ہوئی صحابہ سے
اور صرف مسلم ہی نے جن طرق سے بیان کیا ہے وہی اسکی تصحیح و اثبات کو کافی ہین اور جب حدیث صحیح
ہوئی اشتراط روا ہوا اور دعوی تخصیص کا بلا دلیل ہے **باب** اِحْرَامِ النُّفَسَاءِ وَ
اسْتِحْبَابِ غُسْلِهَا لِلْاِحْرَامِ وَكَذَا الْحَائِضُ **ترجمہ** حائضہ اور نفسا کے احرام کا بیان اور
غسل مستحب ہونا انکو **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ نُفِسَتْ اَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ بِمُحَمَّدِ
ابْنِ اَبِيْ بَكْرٍ بِالشَّجَرَةِ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَا بَكْرٍ اَنْ تَغْتَسِلَ وَتُهِلَّ **حضرت** عائشہ
رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ نفاس ہوا اسماء بیٹی عمیس کو محمد بن ابی بکر کے پیدا ہونیکا ذی الحلیفہ کے
سفر مین سو حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر کو کہ ان سے کہیں کہ نہاوین اور لبیک پکارین
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فِيْ حَدِيْثِ اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ حِيْنَ نُفِسَتْ بِذِي
الْحُلَيْفَةِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ اَبَا بَكْرٍ فَاَمَرَهَا اَنْ تَغْتَسِلَ وَتُهِلَّ **ترجمہ** جابر
بن عبد اللہ سے وہی مضمون مروی ہوا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ احرام نفسا اور حائضہ کا صحیح ہے
اور احرام کے لیے انہیں غسل کرنا مستحب ہے اور مذہب شافعیہ اور مذہب مالک اور ابو حنیفہ اور جمہور کے نزدیک
یہ غسل مستحب ہے اور حسن اور اہل ظاہر کے نزدیک واجب ہے حائض اور نفسا جمیع افعال حج بجا لاوین سوا
طواف اور دو رکعت طواف کے اور اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ دو رکعتین احرام کی واجب نہیں اور
نہ مروی ہوئی ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تصریح کی ہے اسکی ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے زاد المعاد مین
ف اور تلبید کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل کے ساتھ اور غسل بکسر غین وہ چیز ہے جس سے

سر دہو یا جاوی جیسے خطمی دغیرہ اور تلبید بالون کا جمانا ہی گوند کی چیز سے کہ پریشان نہ ہون اور اپنے مصلے ہی پر لبیک
پکاری بعد ظہر کے پہر اونٹنی پہ سوار ہوئے اور پہر لبیک پکاری پہر جب بیدا پر پہونچے لبیک پکاری ابن عباس نے کہا
کہ اسکی قسم ہے آپنے واجب کیا حج کو اپنے مصلے مین اور اہلال کیا اور جب اونٹنی آپ کو لیکر سیدہی ہوئی
جب بہی اہلال کیا جب بیدا کے ٹیلے پر چڑہے جب بہی اہلال کیا اور کبہی آپ حج اور عمرے کی ساتہہ اہلال
فرماتے اور کبہی صرف حج کے ساتہہ کہ عمرہ اوسکا ایک جزو ہی اور اسی وجہ سے یہ قول ثابت ہوا کہ آپ قارن
تہے اور اسی سبب سے شبہ ہوا کہ آپ متمتع تہے اور شبہ ہوا کہ آپ نے افراد کیا تہا اور ابن حزم نے کہا کہ یہہ
قبل ظہر کے تہا اور حالانکہ یہ وہم ہے اور صحیح یہی ہے کہ آپ قارن تہے اور یہ بعد ظہر ہوا اور آپنے اہلال ظہر
کے بعد کیا اور اسکا کوئی قائل نہین ہے کہ احرام آپکا ظہر کے قبل تہا اور ابن عمر نے کہا کہ شجر کے پاس سے
آپنے اہلال شروع کیا جب اونٹ آپکا کہڑا ہوا اور انس نے کہا کہ نماز ظہر آپنے پڑہی اور سوار ہوئے
اور دونون حدیثین صحیح بخاری مین ہین اور ان دونون روایتون کے ملانے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپنے
بعد نماز ظہر کے اہلال کیا اور پہر لبیک سے آواز بلند کی اور آپ کی آواز اور صحابہ نے آپ سے سنی اور حکم کیا
انکو بامر اسد تعالے کہ اپنی آوازین بلند فرماوین تلبیہ کے ساتہہ اور آپ کی سواری حج مین شتر تہا پالان
کے ساتہہ نہ محمل تہا نہ ہودج نہ عماری اور زنبیل توشہ کی نیچے بندہی تہی اور محرم کے محمل اور ہودج اور
عماری پر سوار ہونے مین اختلاف ہی اور اسکے جواز مین امام احمد کے دو قول ہین ایک یہ کہ جائز ہے اور یہی مذہب
ہے شافعی کا اور ابی حنیفہ رحمۃ اسد علیہما کا دوسرے یہ کہ منع ہے اور یہ مذہب ہے مالک کا پہر رسول اسد صلی اسد علیہ
سلم نے مخیر کیا اپنی اصحاب کو نسک ثلاثہ یعنے افراد و تمتع و قران مین پہر ترغیب دی جب کہ مکہ کے قریب
پہونچے کہ حج کو اور قران کو فسخ کر ڈالین اور عمرہ بجا لاکر احرام کہول ہین جن لوگون کے پاس ہدی (قربانی)
نہین ہے پہر مروہ کے قریب اسکا حکم حتمی فرمایا اور ذی الحلیفہ مین اسماء بنت عمیس زوجہ ابی بکر صدیق
کو وضع حمل ہوا اور محمد بن ابی بکر پیدا ہوئے تو حکم فرمایا انکو جو اس باب مین گذرا (زاد المعاد) اور ان کے قصہ سے
تین مسئلے معلوم ہوئے اول غسل محرم کا ثانی یہہ کہ حائض اپنی احرام کے لیے غسل کرے ثالث یہہ کہ احرام صحیح ہے
حائض کا پہر حضرت چلے اور لبیک پکارتے تہے اور صحابہ لبیک مین جو چاہتے بڑہاتے گہٹاتے تہے اور حضرت منع
نہین کرتے تہے اور پسند فرماتے تہے پہر جب روحا مین پہونچے وہان ایک گدہا وحشی کٹا ہوا ملا آپنے فرمایا اسکو
چہوڑ دو کہ اسکا مارنے والا آویگا یہانتک کہ وہ آیا اور اوس نے کہا یا رسول اسد یہہ گدہا آپکے اختیار مین ہے

آپنے ابوبکر کو حکم کیا کہ اُسکو بانٹ دو اور اس سے ثابت ہوا کہ محرم کو اوس شکار کا کہانا حلال ہے جو اوسکے واسطے نہ مارا
گیا ہو اور صاحب اوسکا جسنے اوسکو شکار کیا تہا شاید وہ ذی الحلیفہ پر سے نہیں گذرا جیسی ابو قتادہ غیر محرم
تہے (اور حال اونکا اوپر گذر چکا) اور اس قصہ سے معلوم ہوا کہ ہبہ مین قبضہ کہنا ضرور نہیں بلکہ کوئی بہی لفظ ہو ہبہ صحیح
ہو جاتا ہے اور معلوم ہوا کہ تقسیم گوشت کی ہدیون سمیت اندازے سے جائز ہے اور معلوم ہوا کہ شکار شکاری کی ملک
ہو جاتا ہے جب اوسکو بہاگنے سے روک دی اور اوسیکی ملک ہو جاتا ہے جس نے روکا ہو زخمی وغیرہ کرکے نہ اوسکی
جو پا دے اور معلوم ہوا کہ گوشت جنگلی گدہی کا حلال ہے اور معلوم ہوا کہ وکیل کرنا تقسیم مین روا ہے اور معلوم ہوا کہ
قاسم ایک ہونا چاہیے (زاد المعاد) **باب** بَيَانِ وُجُوهِ الْاِحْرَامِ احرام کی قسموں کا بیان **عن**
عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ
حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَاَهْلَلْنَا بِعُمْرَةٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مَعَهُ
هَدْيٌ فَلْيُهِلَّ بِالْحَجِّ مَعَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ لَا يَحِلُّ حَتّٰى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيْعًا فَقَدِمْتُ مَكَّةَ وَ
اَنَا حَائِضٌ لَمْ اَطُفْ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَشَكَوْتُ ذٰلِكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْقُضِيْ رَاْسَكِ وَامْتَشِطِيْ وَاَهِلِّيْ بِالْحَجِّ وَدَعِي الْعُمْرَةَ قَالَتْ فَفَعَلْتُ
فَلَمَّا قَضَيْنَا الْحَجَّ اَرْسَلَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ
اِلَى التَّنْعِيْمِ فَاعْتَمَرْتُ فَقَالَ هٰذِهٖ مَكَانَ عُمْرَتِكِ فَطَافَ الَّذِيْنَ اَهَلُّوْا بِالْعُمْرَةِ بِالْبَيْتِ وَ
بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلُّوْا ثُمَّ طَافُوْا طَوَافًا اٰخَرَ بَعْدَ اَنْ رَجَعُوْا مِنْ مِّنًى لِحَجِّهِمْ وَاَمَّا الَّذِيْنَ
كَانُوْا جَمَعُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَاِنَّمَا طَافُوْا طَوَافًا وَّاحِدًا **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی
عنہا نے فرمایا کہ نکلے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ حجۃ الوداع کے سال مین اور لبیک پکاری ہم
نے عمرہ کی پہر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کے ساتہ ہدی ہو وہ حج اور عمرہ دونون کا لبیک پکارے
اور بیچ مین احرام نہ کہولے یہانتک کہ دونون سے فارغ ہو کر حلال ہو فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے
کہ پہر جب مین مکہ کو آئی حائض تہی اور نہ طواف کیا بیت کا نہ صفا مروہ پہری اور اسکی شکایت کی مین نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تو آپنے فرمایا تم اپنے سر کے بال کہول ڈالو اور کنگہی کرو اور حج کا احرام باندہ
لو اور عمرہ کو چہوڑ دو فرماتی ہین کہ پہر مین نے ایسا ہی کیا پہر جب ہم حج سے فارغ ہوئے بہیجا مجہکو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد الرحمن بن ابی بکر کے ساتہ تنعیم کیطرف اور مین نے وہان سے عمرہ کیا اور فرمایا

کہ یہ تمہاری عمرہ کی جگہہ ہی پہر طواف کیا اُن لوگون نے کہ اہلال کیا تہا عمرہ کا بیت اللہ کے گرد اور پہر صفا
اور مروہ پر پہر احرام کہول ڈالا پہر طواف کیا دوبارہ اسکے بعد کہ لوٹ کر آوین منی سے حج کر کے اور جن لوگون نے
کہ حج وعمرہ کو جمع کیا تہا (یعنے قارن تہے) انہون نے ایک ہی طواف کیا (عمرہ وحج دونون کیطرف سے)۔

ف یہ احادیث سب جواز تمتع وافراد وقران پر دال ہین اور اجماع ہے اسپر کہ تینون قسمین حج کی روا
ہین اور وہ نہی جو حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما سے مروی ہے اوسکی توضیح آگے آوے گی
افراد یہ ہی کہ احرام باندہے صرف حج کا اور اُسے فارغ ہو جائے اور **تمتع** یہ ہی کہ احرام
باندہے عمرے کا اشہر حج مین اور اُس سے فارغ ہو کر پہر اُسی سال حج کرے اور **قران** یہ ہی کہ ان دونون کا
احرام ایک ساتہہ ہی باندہے اور اسیطرح اگر ایک شخص نے احرام باندہا عمرے کا اور پہر حج کا احرام باندہ لیا
عمرہ کے طواف سے پہلے تو بہی قارن ہو گیا پہر اگر احرام حج کا باندہا اور پہر احرام عمرے کا باندہا تو اُس کے
لیے شافعی کے دو قول ہین اصح قول اُن کا یہ ہے کہ احرام عمرہ کا صحیح نہین اوسکو اور دوسرا قول
ہے کہ صحیح ہے اور وہ قارن ہو جاتا ہے بشرطیکہ احرام عمرہ کا احرام حج کہولنے کے قبل باندہے اور ایک
قول ہی کہ قبل وقوف عرفات کے باندہے اور ایک قول ہے کہ قبل فعل فرض کے باندہے اور ایک قول ہی کہ قبل
طواف قدوم کے باندہے اور اختلاف کیا ہے علمار نے کہ ان تینون مین افضل کونسی ہے سو شافعی اور
مالک کا اور اکثر لوگون کا قول ہے کہ افضل افراد ہے پہر تمتع پہر قران اور امام احمد اور دوسرے فقہا
کا قول ہی کہ افضل تمتع ہے اور ابو حنیفہ اور دوسرون کا قول ہی کہ افضل قران ہے اور یہ دونون آخر کے دوسرا
قول ہی شافعی کا اور نووی کے نزدیک صحیح تفضیل افراد کی ہے پہر تمتع کی پہر قران کی اور رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے حج مین بہی اختلاف ہی علمار کا کہ آپ مفرد تہے یا متمتع یا قارن **مترجم** کہتا ہی کہ ابن
قیم رحمۃ اللہ علیہ نے یہی قول اختیار کیا ہے کہ آپ قارن تہے اور قران افضل ہے اور زاد المعاد مین اُسکو
خوب دلائل قویہ سے ثابت کیا ہی انتہے پھر فرمایا نووی نے اور ہر فرقہ اپنے مذہب کیموافق حضرت کے حج کو
ٹہیراتا ہے اور صحیح یہ ہے کہ پہلے آپ مفرد تہے پہر احرام عمرہ کا بہی باندہ لیا پہر اسکو اور داخل کیا اوسکو حج
پر اور قارن ہو گئے اس کے بعد نووی نے دلائل تینون مذہبون کے ذکر کیے ہین اور ترجیح دی ہی قول
شافعی کو کہ افراد افضل ہے پہر اسکے بعد وجہ اختلاف صحابہ بیان کی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
حج مین واقع ہوا کہ خلاصہ اُسکا یہ ہے کہ اصل احرام آپ نے افراد کا کیا اسلیے مفرد کہلائے پھر

اور حکم تمتع کا دیا اسی لیے متمتع ہوئے اور اکیلے حج کے احرام کے بعد عمرہ کے تئین بھی اُسمین منضم کیا اس لیے
قارن کہلائے غرض حالت ثانیہ آپ کی قران ہی تھی اور اس مین اختیار ہے اُسوقت کا کہ آپ نے حکم دیا اپنے یارون
کو کہ عمرہ کر کے احرام کہولڈالین جن کے پاس ہدی نہ ہو اور جنکے پاس ہدی تھی وہ قارن ہو اس معنی سے کہ
اُنہون نے عمرہ کو حج مین ملا لیا اور وہ احرام نکہول سکی اس لیے کہ اُنکے ساتھ ہدی تھی اور آپنے اس لیے عمرہ
کو حج مین داخل کر دیا کہ اُسمین دلجوئی اور تسکین تھی صحابہ کی اور طمینان کا موجب تہا اون کیواسطے اس لیے
کہ اُن کے نزدیک مدت سے اشہر حج مین عمرہ بجالانا بہت برا تہا اور بسبب ساتہہ ہونے ہدی کے آپ یارون
کے ساتہہ احرام نہین کہول سکے اور اس عذر کو بیان فرمادیا غرض آپ آخر حج مین قارن ہو چکے اور متفق ہو
چکے ہین علما اسپر کہ جائز ہے ملانا حج کا عمرہ پر اور بعض لوگون نے بطور شذوذ کے اس مین خلاف کیا ہے اور
اس کے مانع ہوئے ہین اور کہا ہے کہ ایک احرام دوسرے احرام پر داخل نہین ہو سکتا جیسے ایک نماز دوسری نماز
مین نہین ملسکتی اور اختلاف کیا ہے عمرہ کو حج پر ملانے مین اور اسکو اصحاب الرای نے جائز کہا ہے (یعنے دین مین
رای کو دخل دینے والون نے اور یہ شرف خاص ہے اہل کوفہ کے لیے) اور یہی قول ہے شافعی کا ان روایتون
کے روسے اور بعض لوگون نے اسکو منع کیا ہے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ خاص کیا ہے اس لیے
کہ اُسوقت عمرہ کی ضرورت تہی اشہر حج مین (مگر نووی نے اس ضرورت کو بیان نہین کیا) اور جن لوگون نے
کہا ہے کہ آپ متمتع تہے مطلب اُنکا یہ ہے کہ آپنے اشہر حج مین عمرہ سے تمتع یعنے برخورداری پائی اور اس
صورت مین تمام حدیثون مین تطبیق ہو جاتی ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے پہلے تو حج کا احرام
باندہا تہا جیسے اکثر رواۃ سے مروی ہے بعد اس کے حضرت نے اُنکو حکم کیا کہ حج کو فسخ کر کے عمرہ کر لو جیسے اور
یارون کو حکم فرمایا جنہون کے ساتہہ ہدی نہ تہی اسیلیے حضرت عائشہ کے احرام مین رواۃ نے اختلاف کیا
ہے کسی نے عمرہ کا کہا کسی نے حج کا اور اس روایت مین تصریح ہے اسکی کہ جب آپ حائضہ ہو گئین تو حضرت نے
فرمایا اپنا عمرہ چھوڑ دو اور حج کا احرام باندہ لو اور اس صورت مین سب روایتون مین تطبیق ہو جاتی ہے
کہ جس نے حج کا احرام کہا اوس نے باعتبار اول احرام کے کہا اور جس نے عمرہ کا کہا اُس نے باعتبار آخر
حال کے اور یہ جو فرمایا کہ اپنا عمرہ چہوڑ دو اس سے یہ مراد نہین ہے کہ اُسے باطل کر دو بلکہ مطلب یہ ہے کہ ابھی
اُسکے افعال مین دیر کر دو یہانتک کہ پاک ہو جاؤ اور افعال حج بجالانا شروع کر دو اس لیے کہ افعال حج جیسے
وقوف عرفات ہے یا رمی جمار ہے یہ حیض کیحالت مین بہی ہو سکتی ہین بخلاف طواف کے کہ عمرہ کا بڑا فعل

ہے اور دوسرے کے اندر ہوتا ہے پھر وہ حائضہ ہی کیونکر ہو سکتا ہے چنانچہ ہویدا ہے اس تاویل کی وہ روایت جو مروی
ہے ابن طاؤس سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ انہوں نے احرام
باندھا عمرہ کا اور جب آئیں مکہ میں تو قبل طواف کی حائضہ ہو گئیں اور حج کا احرام باندھ لیا اور مناسک حج ادا
کئے اور آپ نے منیٰ سے لوٹنے کے دن اُن سے فرمایا کہ تم جو اب طواف و سعی کرو گے اس میں حج و عمرہ دونوں
کے طواف و سعی ادا ہو جاویگی غرض اس سے بخوبی واضح ہو گیا کہ عمرہ باقی ہے اور باطل و لغو نہیں ہوا اور دوسری
روایت میں جو یہ آیا ہے کہ آپ نے جب اُنکو عبدالرحمن کے ساتھہ بھیجا تنعیم کو تو فرمایا یہ تمہاری عمرے کی جگہہ ہے
تو اسکا مطلب یہ ہے کہ حضرت عائشہ نے ارادہ کیا کہ عمرہ اُنکا حج سے جدا ہو جاوے جیسے اور امہات مومنین
وغیرہن کا ہوا یا جیسے اور اصحاب کا ہوا جنہوں نے ساتھہ ہدی نہ لائے تھے اور انہوں نے حج کو عمرہ کر کے
فسخ کر دیا تھا اور پھر احرام کھولڈالا اور حج کا احرام دوبارہ یوم الترویہ میں باندھا غرض اُنکا عمرہ الگ ہوا
اور حج الگ ہوا تو انہوں نے بھی ارادہ کیا کہ میرا عمرہ بھی الگ ہو جاوے تو آپ نے فرمایا کہ تنعیم سے ایک
عمرہ لیا ہوا اور یہ اُسی عمرہ کی جگہہ ہے جو تم نے کیا تھا اور یہ جو کہا کہ جن لوگوں نے حج و عمرہ کو جمع کیا الخ اس سے
معلوم ہوا کہ قارن کو ایک ہی طواف کافی ہے حج و عمرہ دونوں کیطرف سے اور عمرہ اسکا حج میں مندرج
ہو جاتا ہے اور امام شافعی اسی کے قائل ہیں اور یہی منقول ہے ابن عمر اور جابر اور عائشہ اور مالک اور
احمد اور اسحاق اور داؤد سے اور ابو حنیفہ نے کہا کہ لازم ہیں اسکو دو طواف اور دو سعی اور وہ منقول
ہے علی بن ابیطالب اور ابن مسعود اور شعبی سے اور نخعی سے (کلہ من النووی بالاختصار) **عن**
عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَجَّةَ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ حَتَّى قَدِمْنَا مَكَّةَ فَقَالَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَلَمْ يُهْدِ فَلْيَحْلِلْ وَمَنْ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَأَهْدَى
فَلَا يَحِلُّ حَتَّى يَنْحَرَ هَدْيَهُ وَمَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ فَلْيُتِمَّ حَجَّهُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَحِضْتُ فَلَمْ أَزَلْ حَائِضًا
حَتَّى كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ وَلَمْ أُهْلِلْ إِلَّا بِعُمْرَةٍ فَأَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَنْقُضَ
رَأْسِي وَأَمْتَشِطَ وَأُهِلَّ بِحَجٍّ وَأَتْرُكَ الْعُمْرَةَ قَالَتْ فَفَعَلْتُ ذٰلِكَ حَتَّى إِذَا قَضَيْتُ حَجَّتِي بَعَثَ
مَعِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ وَأَمَرَنِي أَنْ أَعْتَمِرَ مِنَ
التَّنْعِيمِ مَكَانَ عُمْرَتِي الَّتِي أَدْرَكَنِي الْحَجُّ وَلَمْ أَحْلِلْ مِنْهَا **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ

عنہا سے مروی ہے کہ نکلے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع مین اور کسی نے عمرہ کا کسی نے حج کا اہلال کیا جب مکہ آئے تو حضرت نے فرمایا جس نے عمرہ کا اہلال کیا اور قربانی نہین لایا وہ احرام کہولڈالے اور جس نے عمرہ کا احرام کیا اور قربانی لایا وہ نکہولے جب تک بانی نحر نہ کرے اور جس نے حج کا اہلال کیا وہ حج پورا کرے حضرت عائشہ نے کہا مجھے حیض ہوگیا اور مین عرفہ کے دن تک حائض رہی اور مین نے عمرہ کا اہلال کیا تہا پہر مجھے آپ نے فرمایا چوٹی کہولڈالو کنگہی کرو اور حج کا اہلال کرو عمرہ چہوڑدو مین نے ایسا ہی کیا جب حج کر چکی تو میرے ساتھ عبدالرحمن کو بہیجا کہ مین تنعیم سے عمرہ لاؤن وہ عمرہ جسکو مین نے پورا انہین کیا تہا اور حج کا احرام باندہ لیا تہا اوسکا احرام کہولنے کے قبل **ف** مطلب اسکا بہت تفصیل کے ساتھ اوپر گذر گیا **عن**

عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَاَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ وَلَمْ اَكُنْ سُقْتُ الْهَدْيَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيُهْلِلْ بِالْحَجِّ مَعَ عُمْرَتِهِ لَا يَحِلُّ حَتّٰى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيْعًا قَالَتْ فَحِضْتُ فَلَمَّا دَخَلَتْ لَيْلَةُ عَرَفَةَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ كُنْتُ اَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ فَكَيْفَ اَصْنَعُ بِحَجَّتِيْ قَالَ انْقُضِيْ رَاْسَكِ وَامْتَشِطِيْ وَاَمْسِكِيْ عَنِ الْعُمْرَةِ وَاَهِلِّيْ بِالْحَجِّ قَالَتْ فَلَمَّا قَضَيْتُ حَجَّتِيْ اَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِيْ بَكْرٍ فَاَرْدَفَنِيْ فَاَعْمَرَنِيْ مِنَ التَّنْعِيْمِ مَكَانَ عُمْرَتِيَ الَّتِيْ اَمْسَكْتُ عَنْهَا **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا نے کہا نکلے ہم حجۃ الوداع مین اور مین نے عمرہ کا اہلال کیا اور ہدی نہین لائی اور آپ نے فرمایا جسکے ساتھ ہدی ہو وہ حج و عمرہ دونون کا اہلال کرے اور احرام نہ کہولے جب تک دونون سے فارغ نہ ہون اور مین حائضہ ہو گئی پہر جب شب عرفہ ہوئی مین نے عرض کی یا رسول اللہ مین نے عمرہ کا اہلال کیا تہا تو اب حج کیونکر کرون فرمایا سر کہول ڈالو کنگہی کرو عمرہ کے افعال سے باز رہو حج کا اہلال کرو پہر جب مین حج کر چکی عبدالرحمن کو حکم فرمایا وہ مجھے پیچھے بٹہالے گئے یعنے اونٹ پر اور عمرہ لوالائے اس عمرہ کی جگہہ جسکی بجا آوری افعال سے مین باز رہی تہی **عن** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ اَرَادَ مِنْكُمْ اَنْ يُهِلَّ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ اَرَادَ اَنْ يُهِلَّ بِحَجٍّ فَلْيُهِلَّ وَمَنْ اَرَادَ اَنْ يُهِلَّ بِعُمْرَةٍ فَلْيُهِلَّ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَاَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ وَاَهَلَّ بِهِ نَاسٌ مَعَهُ وَاَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ وَالْحَجِّ وَاَهَلَّ نَاسٌ بِعُمْرَةٍ وَكُنْتُ فِيْمَنْ اَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا ہم نکلے آپکے ساتھ اور آپ نے فرمایا جو چاہے حج و عمرہ

دونون کا اہلال کرے جو چاہے حج کا جو چاہے عمرہ کا اور حضرتؐ نے حج کا اہلال کیا اور آپکے ساتھ اور لوگون نے
بھی اور بعضون نے حج وعمرے دونون کا اور بعضون نے فقط عمرے کا اور مین انہی مین تھی **عن**
عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا قالت خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجۃ الوداع
موافین لھلال ذی الحجۃ قالت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اراد منکم
ان یھل بعمرۃ فلیھل فلولا انی اھدیت لاھللت بعمرۃ قالت فکان من القوم من
اھل بعمرۃ ومنھم من اھل بالحج قالت فکنت انا ممن اھل بعمرۃ فخرجنا حتی
قدمنا مکۃ فادرکنی یوم عرفۃ وانا حائض لم احل من عمرتی فشکوت ذلک الی
النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال دعی عمرتک وانقضی راسک وامتشطی واھلی بالحج
قالت ففعلت فلما کانت لیلۃ الحصبۃ وقد قضی اللہ حجنا ارسل معی عبد الرحمن بن
ابی بکر فاردفنی وخرج بی الی التنعیم فاھللت بعمرۃ فقضی اللہ حجنا وعمرتنا ولم
یکن فی ذلک ھدی ولا صدقۃ ولا صوم **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا نکلے ہم
حجۃ الوداع مین ہلال ذی الحجہ کے قریب اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ارادہ کرے عمرہ کا اہلال
کرے اور اگر مین ہدی نہ لاتا تو عمرہ ہی کا اہلال کرتا اور کسی نے عمرہ کا کسی نے حج کا اہلال کیا اور مین انہی
مین تھی جنہون نے عمرہ کا اہلال کیا تھا پھر جب مکہ آئے اور عرفہ کا دن ہوا مین حائضہ ہوگئی اور ابھی آپنے
عمرے سے احرام نہین کھولا تھا پھر حضرت سے عرض کی آپنے فرمایا عمرہ چھوڑ دو اور حج کا اہلال کرو پھر مین نے
ایسا ہی کیا پھر جب شب محصب ہوئی اور اللہ تعالے نے ہمارا حج پورا کیا میرے ساتھ آپنے عبد الرحمن بن ابی بکر
کو بھیجا اور وہ مجھے تنعیم لے گئے اور مین نے اہلال عمرے کا کیا اور اللہ تعالی نے ہمارے حج اور عمرہ دونون
پورے کیے اور نہ اسمین قربانی وجب ہوئی نہ صدقہ نہ روزہ **ف** ان روایتون سے معلوم ہوا کہ جانور
پر دو آدمی کا بیٹھنا روا ہے اگر جانور کو طاقت ہو اور معلوم ہوا کہ تینون قسم مناسک کے روا ہین افراد
وتمتع وقران اور اسپر اجماع ہے تمام اہل اسلام کا اور شب محصب بعد ایام تشریق کے ہے جس رات محصب
مین آپنے شب کاٹی اور منے سے کوچ کیا اور تاریخ مدینہ سے چلنے کی اوپر بیان ہو چکی ہے اور یہ جو فرمایا
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے کہ نہ اسمین قربانی ہوئی نہ صدقہ نہ روزہ یہ مشکل ہے اس لیے کہ قارن
اور متمتع دونون پر قربانی ہے اور تاویل اسکی یہ ہے کہ اس قربانی سے مراد وہ قربانی ہے جو بسبب ارتکاب

محظورات کے لیے لازم آتی ہے جیسے خوشبو لگا لینی حالت احرام میں یا مونہہ ڈھانپ لینا یا شکار کرنا یا بال او کہاڑنا یا ناخون لینا وغیرہ ہے غرض مطلب یہ ہے کہ ان وجوہ سے کوئی قربانی لازم نہیں آتی اور یہ تاویل مختار ہے نووی نے اسپر تصریح کی ہے **عن** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مُوَافِيْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِهِلَالِ ذِي الْحِجَّةِ لَا نُرٰى اِلَّا الْحَجَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يُّهِلَّ بِعُمْرَةٍ فَلْيُهِلَّ بِعُمْرَةٍ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ عَبْدَةَ **وہی مضمون** دوسری سند سے **عن** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَافِيْنَ لِهِلَالِ ذِي الْحِجَّةِ مِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِحَجَّةٍ فَكُنْتُ فِيْمَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِ حَدِيْثِهِمَا وَقَالَ فِيْهِ قَالَ عُرْوَةُ فِيْ ذٰلِكَ اَنَّهُ قَضَى اللّٰهُ حَجَّهَا وَعُمْرَتَهَا قَالَ هِشَامٌ وَلَمْ يَكُنْ فِيْ ذٰلِكَ هَدْيٌ وَّلَا صِيَامٌ وَّلَا صَدَقَةٌ **حضرت** عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے وہی مضمون مروی ہوا **عن** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِالْحَجِّ وَاَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ فَاَمَّا مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَحَلَّ وَاَمَّا مَنْ اَهَلَّ بِحَجٍّ اَوْ جَمَعَ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَلَمْ يَحِلُّوْا حَتّٰى كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ **وہی مضمون** ہے آخر میں یہ ہے کہ جس نے حج کا احرام باندھا تھا یا حج وعمرہ دونوں کا انہوں نے احرام نہیں کھولا مگر جب نحر کا دن ہوا (یعنی دسویں تاریخ ذی الحجہ کی) **عن** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نُرٰى اِلَّا الْحَجَّ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِسَرِفَ اَوْ قَرِيْبٍ مِّنْهَا حِضْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَبْكِيْ فَقَالَ اَنَفِسْتِ يَعْنِي الْحَيْضَةَ قَالَتْ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اِنَّ هٰذَا شَيْءٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلٰى بَنَاتِ اٰدَمَ فَاقْضِيْ مَا يَقْضِي الْحَاجُّ غَيْرَ اَنْ لَّا تَطُوْفِيْ بِالْبَيْتِ حَتّٰى تَغْتَسِلِيْ قَالَتْ وَضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِّسَائِهِ بِالْبَقَرِ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا ہم نکلے آپکے ساتھ اور خیال نہیں کرتے تھے مگر حج کا (اسلیے کہ عمرہ ایام حج میں برا جانتے تھے جہالت کے دنوں میں کہ حضرت نے اس خیال کو مٹایا) جب سرف میں آئی میں حائضہ ہو گئی اور رونے لگی حضرت نے آکر پوچھا کیا تمکو حیض ہوا میں نے کہا ہاں آپنے فرمایا یہ تو آدم کی بیٹیوں کے لیے اللہ نے لکھہ دیا ہے سو اب تم

ف حج کے کام کرو سوا طواف کے کہ وہ غسل کے بعد کرنا اور آپؐ نے اپنی بیبیون کیطرف سے قربانی مین گائے کی
اس سے معلوم ہو گیا کہ حائضہ اور نفسا کو جمیع افعال حج سوا طواف کے روا ہے جیسا اوپر گذر گیا اور سرف
ایک مقام ہے مکہ سے قریب کئی میل پر اور اس حدیث سے استدلال کیا ہے بخاری نے کہ حیض جمیع عورتون پر آتا ہے
بخلاف اس کے جو قائل ہے کہ یہ بلا بنی اسرائیل سے شروع ہوئی اور بخاری نے اس قائل پر انکار کیا ہے اور استدلال
بخاری کا صحیح ہے اور یہ معلوم ہوا کہ حائضہ کو غسل مسنون جیسے احرام کا غسل ہے روا ہے اور معلوم ہوا کہ طواف
حائضہ سے صحیح نہین اور یہ بالاتفاق مسلم ہے مگر اسکی علت مین اختلاف ہے اور سبب اسکا شرط کرنا ہے
طہارت کا طواف مین سو امام مالک اور شافعی اور احمد نے کہا ہے کہ طہارت شرط طواف ہے اور ابو حنیفہ نے
کہا شرط نہین ہے اور یہی مذہب ہے داؤد کا غرض جب نے طہارت کو شرط کہا ہے اوس کے نزدیک عدم طہارت
کے سبب طواف حائضہ باطل ہے اور جنہون نے اسے شرط نہین کہا انہون نے کہا کہ طواف سے حائضہ اسلیے روکی
گئی کہ اُسے مسجد مین ٹہیرنا پڑتا ہے اور یہ جو فرمایا کہ آپؐ نے قربانی کی بیبیون کیطرف سے اس مین احتمال ہے کہ آپ
نے اُن سے پوچھ لیا ہو اس لیے کہ قربانی غیر کیطرف سے بے اُس کے پوچھے صحیح نہین ہوتی اور امام مالک نے اس
حدیث سے استدلال کیا ہے کہ قربانی گائے کی اونٹ سے افضل ہے اور شافعی کے نزدیک اونٹ افضل ہے اس
لیے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو جمعہ کے دن اول ساعت مین آوے وہ ایسا ہے جیسے اونٹ کی قربانی کرنے والا اور اس
حدیث سے شافعی نے استدلال کیا ہے اور ان روایتون سے معلوم ہوا کہ حج عورت پر بھی واجب ہے جب استطاعة
راہ کی ہو اور محرم کا ساتھ ہونا یہ بھی استطاعت مین داخل ہے یا نہین اس مین اختلاف ہے اور اس پر اجماع
ہے کہ زوج حج نفل سے زوجہ کو روک سکتا ہے رہا حج فرض تو جمہور کا قول ہے کہ نہین روک سکتا اور شافعی
کے دو قول ہین ایک جمہور کے موافق اور اصح قول انکا یہ ہے کہ روک سکتا ہے اسلیے کہ حق اُسکا علی الفور زوجہ
پر واجب ہے بخلاف حج کے کہ وہ علی الفور واجب نہین اور اصحاب شافعیہ نے تصریح کی ہے کہ عورت کو مستحب
تو یہی امر ہے کہ شوہر کے ساتھ حج کرے جیسا احادیث صحیحہ مین وارد ہو چکا ہے اور اب جو نکہ زمانہ فتنہ کا ہے
لہذا اگر اس کے وجوب پر فتوی دیا جائے تو بھی شاید بنظر مصلحت بعید نہ ہو **عن** عائشة
رضی اللہ تعالی عنہا قالت خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا نذکر الا الحج
حتی جئنا سرف فطمثت فدخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا ابکی
فقال ما یبکیک فقلت واللہ لوددت انی لم اکن خرجت العام قال مالک

لَعَلَّكِ نَفِسْتِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ هٰذَا شَيْءٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى بَنَاتِ اٰدَمَ عَلَيْهِ
الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اِفْعَلِيْ مَا يَفْعَلُ الْحَاجُّ غَيْرَ اَنْ لَّا تَطُوْفِيْ بِالْبَيْتِ حَتّٰى تَطْهُرِيْ قَالَتْ فَلَمَّا قَدِمْتُ
مَكَّةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِهٖ اجْعَلُوْهَا عُمْرَةً فَاَحَلَّ النَّاسُ اِلَّا مَنْ كَانَ
مَعَهُ الْهَدْيُ قَالَتْ فَكَانَ الْهَدْيُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَذَوِي الْيَسَارِ
ثُمَّ اَهَلُّوْا حِيْنَ رَاحُوْا قَالَتْ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ طَهُرْتُ فَاَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَاَفَضْتُ قَالَتْ فَاُتِيْنَا بِلَحْمِ بَقَرٍ فَقُلْتُ مَا هٰذَا فَقَالُوْا اَهْدٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَنْ نِسَائِهِ الْبَقَرَ فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَرْجِعُ النَّاسُ بِحَجَّةٍ وَّ
عُمْرَةٍ وَّاَرْجِعُ بِحَجَّةٍ قَالَتْ فَاَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِيْ بَكْرٍ فَاَرْدَفَنِيْ عَلٰى جَمَلِهٖ قَالَتْ فَاِنِّيْ
لَاَذْكُرُ وَاَنَا جَارِيَةٌ حَدِيْثَةُ السِّنِّ اَنْعَسُ فَيُصِيْبُ وَجْهِيْ مُؤْخِرَةُ الرَّحْلِ حَتّٰى جِئْنَا اِلَى
التَّنْعِيْمِ فَاَهْلَلْتُ مِنْهَا بِعُمْرَةٍ جَزَاءً بِعُمْرَةِ النَّاسِ الَّتِيْ اعْتَمَرُوْا **حضرت** عائشہ صدیقہ
ام المومنین مبراۃ من فوق اسمار رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہین کہ ہم نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
نہین خیال کرتے تھے ہم مگر حج کا پہر جب سرف مین آئی مین حائضہ ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
آئے اور مین رو رہی تھی آپنے سبب پوچہا مینے عرض کی کہ کاش اس سال نہ آتی آپنے فرمایا شاید تمکو حیض
ہوا مینے عرض کی ہان آپنے فرمایا یہ بلا تو اللہ پاک نے آدم کی سب لڑکیون کے لیے لکہی ہے تو اب تم
وہی کرو جو حاجی کرتا ہے بجز اس کے کہ طواف نکرو بیت کا جب تک پاک نہ ہو فرماتی ہین کہ پہر جب ہم مکہ مین
آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے یارون کو کہ اس احرام کو عمرہ کر ڈالو سو لوگون نے احرام کہول
ڈالا (یعنے عمرہ کر کے) مگر جن کے ساتھ ہدی تھی اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہدی تھی اور ابو بکر
و عمر اور مالدارون کے ساتھ بہی پہر احرام باندہا انہون نے (یعنے جنہون نے کہول ڈالا تھا) جب چلے یعنی
حج کو فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے کہ جب دن ہوا نحر کا تو مین پاک ہوئی اور مجہے آپنے حکم
فرمایا سو مینے طواف افاضہ کیا اور ہمارے پاس گائے کا گوشت آیا مین نے کہا یہ کیا ہے لوگون نے کہا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیبیون کیطرف سے گائے کی ہے پہر جب شب محصب ہوئی مین نے
عرض کی یا رسول اللہ لوگ حج اور عمرہ کر کے لوٹتے ہین اور مین صرف حج کر کے تب آپنے حکم فرمایا عبد الرحمن
کو انہون نے مجہے اپنے اونٹ پر اپنے پیچہے بٹہا لیا اور فرماتی ہین کہ مجہے خوب یاد ہے اور مین اونگہتی

کمسن لڑکی تھی اور اونگھہ جاتی تھی اور سیر موئخرہ مین کجاوہ کے پیچھے کی لکڑی لگ لگ جاتی تھی یہانتک
کہ ہم تنعیم پہونچے اور وہان سے مین نے عمرے کا احرام باندھا اوس عمرہ کے بدلے مین جو اور لوگون نے
کیا تھا **ف** امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے زاد المعاد مین فرمایا ہے کہ فقہا نے اس مسئلہ مین اختلاف
کیا ہے جسکی بنا قصہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا ہے اور وہ مسئلہ یہ ہے کہ عورت جب احرام باندھے
عمرے کا اور حائضہ ہو جاوے اور طواف نہ کر سکے قبل وقوف عرفات کے تو احرام عمرے کا توڑ دے
اور حج مفرد کا اہلال کرے یا حج کو عمرے مین ملا دے اور قارن ہو جاوے سو فقہاے کوفہ نے جیسے امام
اعظم اور انکے اصحاب ہین انہون نے کہا ہے کہ عمرہ توڑ دے اور حج مفرد کا اہلال کرے اور فقہاے
حجاز نے کہا ہے جیسے امام شافعی اور مالک ہین اور حج کو عمرے مین ملاوے اور یہی مذہب ہے اہلحدیث کا پہر
امام احمد اور انکے اتباع مین اور کوفیون نے عروہ کی روایت سے استدلال کیا ہے جس مین مذکور ہے کہ
حضرت نے فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ تم اپنے عمرے کو چھوڑ دو اور چوٹی کھول ڈالو اور
اخیر مین فرمایا کہ یہ تمہارے عمرے کا بدلا ہے اور یہ روایت مع ترجمہ اوپر گذر چکی غرض یہ روایت دلالت
کرتی ہے کہ وہ متمتع تہین اور دلالت کرتی ہے کہ انہون نے عمرہ چھوڑ دیا اور احرام حج کا باندہ لیا اور اگر وہ اپنے
احرام پر باقی رہتین تو کنگھی کرنا انکو روا نہ ہوتا اور اسیلیے جب وہ عمرہ تنعیم سے لائین تو حضرت نے فرمایا
یہ تمہارے عمرے کا بدلا ہے پہر اگر عمرہ اول باقی رہتا تو آپ یہ کیون فرماتے کہ یہ اسکا بدلا ہے بلکہ عمرہ تنعیم ایک
عمرہ مستقلہ ہوتا اور اہلحدیث نے اسکا یہ جواب دیا ہے کہ اگر تم تامل کرو اس روایت مین اور سب الفاظ و
و عبارات کو جو اس مین بطریق مختلفہ مروی ہوئے ہین اس مین غور کرو تو بخوبی واضح ہو جاوے کہ وہ
قارن تہین اور انہون نے عمرے کو نہین چھوڑا تھا چنانچہ مسلم کی روایتون مین اس بات کی تصریح ہے
کہ جب حضرت عائشہ رضے اللہ تعالی عنہا نے حج کا طواف کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہہ
طواف تمہارے حج اور عمرے دونون کو کافی ہے اور انہون نے عرض کی کہ میرے دل مین خلجان ہے
کہ مین نے جب تک حج نہین کیا طواف نہین کیا اوسپر آپ نے عبد الرحمن سے فرمایا کہ انکو تنعیم لے جاؤ اور طاؤس
کی روایت مین بہی یہی ہے کہ آپ نے منی سے کوچ کے دن فرمایا کہ تمہارا یہ طواف (یعنے طواف افاضہ
حج اور عمرے دونون کو کافی ہوگا غرض یہ نصوص صریحہ دال ہین کہ وہ قارن تہین اور حج و عمرہ دونون
کو انہون نے ادا کیا چنانچہ اور نووی نے بہی اسپر تصریح کی ہے کہ ہم ذکر کر چکے ہین اور دال ہین یہ نصوص

کہ قارن کو ایک ہی طواف اور ایک ہی سعی کافی ہے اور بصراحت دال ہین کہ انہون نے عمرہ ترک نہین کیا
اور احرام اوسکا باقی تہے مگر اوس کی افعال بجالانے مین دیر کی اور یہ جو فرمایا کہ اپنا سر کہول ڈالو اور کنگہی کرو
اس مین البتہ اشکال ہے اور اسکی حل مین فقہا کے چار مسلک ہین **مسلک اول** یہ ہی کہ یہ قول دلیل
ہے عمرہ کی ترک کی جیسے حنفیہ کا قول ہے **مسلک ثانی** یہ ہے کہ یہ قول دلیل ہے اُسکی کہ محرم کو اپنی
کنگہی کرنا روا ہے اور کنگہی کے منع ہونے پر نہ کوئی دلیل کتاب سے ہے نہ سنت سے نہ اجماع امت سے اور یہہ
قول ابن حزم وغیرہ کا ہے **مسلک ثالث** یہ ہے کہ اس لفظ کو رد کرنا اور کہنا کہ یہ لفظ فقط عروہ
نے بیان کیا ہے اور تمام راویون کے خلاف کہا ہے اور طاوس و قاسم و اسود وغیرہم نے یہہ روایت
بیان کی ہے مگر کسی نے یہ لفظ نہین کہا کہ آپنے سر کہولنے اور کنگہی کرنے کو فرمایا ہو اور اس گروہ نے کہا ہے
کہ حماد نے زید سے اور اس نے ہشام سے اور اس نے اپنے باپ عروہ سے روایت کی کہ عروہ نے کہا مجہسے کسی شخصون نے
بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنا عمرہ چہوڑ دو اور سر کہول ڈالو اور کنگہی کرو غرض
اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ سر کہولنے کی بات عروہ نے خود حضرت عائشہ سے نہین سُنی **مسلک رابع**
یہ ہے کہ عمرہ چہوڑ دینے سے مراد یہ ہے کہ اُسکو اپنے حال پر رہنے دو اور یہہ مراد نہین ہے کہ بالکل ترک ہی کر دو
اور اوسکی دو دلیلین بڑی پکی ہین **اوّل** یہ فرمانا آپ کا طواف افاضہ کیوقت کہ یہ طواف تمہارا تمہارے
حج اور عمرہ دونون کو کافی ہے کہ اس سے معلوم ہوا کہ عمرہ بالکل باطل نہین ہوا **دوسرے** یہ فرمانا آپ
کا کافی ہے کُونِي فِي عُمْرَتِكِ یعنی اپنی عمرے مین رہو اور یہ جو آپنے فرمایا عمرہ تنعیم کو کہ یہ تمہارے
عمرے کی جگہہ ہے اس سے مراد یہ ہی کہ حضرت ام المومنین محبوبہ سید المرسلین نے چاہا کہ ایک عمرہ مفردہ بجا لاوین
اور آنحضرت نے انکو خبر دی کہ طواف تمہارا تمہارے عمرہ و حج دونون کو کافی ہوگیا اور عمرہ حج مین داخل ہو
گیا تو اُنہون نے اصرار کیا کہ جیسے اور امہات مومنین کا عمرہ ہوا یا اون لوگون کا جو ہدی نہ لائے تہے کہ ان
کے عمرے کا احرام الگ اور حج کا احرام الگ تہا ایسا ہی میرا بہی ایک عمرہ جدا احرام کے ساتھہ ہو
جاوے پہر جب تنعیم سے عمرہ لائین تو آپ نے فرمایا یہ ویسا ہی عمرہ ہے جیسا تم نے چاہا تہا اور اس مین
بہی اختلاف ہی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے پہلے پہل احرام کسکا باندہا تہا اور اس مین دو
قول ہین **اول** یہ کہ عمرہ مفردہ کا احرام تہا اور یہی صواب ہی اسلیے کہ حدیث صحیح مین آچکا ہے کہ حضرت
نے صحابہ کو تینون انسک کی اجازت دی اور فرمایا کہ اگر میرے ساتھہ ہدی نہ ہوتی تو مین بہی عمرہ ہی کا احرام

باندہتا اور یہ جو حضرت نے فرمایا کہ عمرہ رہنے دو اور حج کا احرام باندہو یہ بہی اسی پر دال ہے اور دوسرا قول یہ ہے کہ انہوں نے اول احرام حج کا باندہا تہا اور مفردہ تہین چنانچہ ابن عبد البر نے کہا ہے کہ روایت کی قاسم بن محمد اور اسود بن یزید اور عمرو ان سب لوگون نے حضرت عائشہ سے وہ بات جو دلالت کرتی ہے کہ انہون نے احرام حج کا باندہا تہا نہ عمرہ کا پہر دلائل ان کے بیان کیے اور مذہب اول کو ثابت کیا اور آخر مین کہا کہ محرم کو اگرچہ بال اوکہاڑنا منع ہو مگر کنگہی کرنا کسی نے منع کیا ہے اور کنگہی مین نزاع ہے اور وہ البتہ محل اجتہاد ہے (زاد المعاد) **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ لَبَّيْنَا بِالْحَجِّ حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِسَرِفَ حِضْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ الْمَاجِشُونِ غَيْرَ أَنَّ حَمَّادًا لَيْسَ فِي حَدِيثِهِ فَكَانَ الْهَدْيُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَذَوِي الْيَسَارَةِ ثُمَّ أَهَلُّوا حِينَ رَاحُوا وَلَا قَوْلُهَا وَأَنَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السِّنِّ أَنْعَسُ فَيُصِيبُ وَجْهِي مُؤْخِرَةُ الرَّحْلِ **ترجمہ** اس سند سے وہی مضمون مروی ہوا مگر اس مین یہ نہین ہے کہ ہدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ اور ابو بکر اور عمر اور مالدارون کے ساتہہ تہی پہر ان لوگون نے اہلال کیا جب چلے اور نہ یہ ذکر ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا ہو کہ مین کم سن لڑکی تہی اونگہتی تہی اور میرے مونہہ مین کجاوے کی لکڑی لگ جاتی تہی **عن** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْرَدَ الْحَجَّ **ترجمہ** یہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے افراد کیا حج کا **ف** حضرت عائشہ اور ابن عمر سے جو یہ مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے افراد کیا حج کا اس کے تین معنے ہو سکتے ہین **اول** یہ کہ صرف حج کا اہلال کیا ہو **دوسرے** یہ کہ عمل مین افراد کیا ہو یعنے حج و عمرہ دونون کے واسطے ایک ہی طواف اور ایک ہی سعی بجالائے ہون **تیسرے** یہ کہ ایک ہی حج کیا بعد ہجرت کے اور دوسرا حج نہین کیا بخلاف عمرے کے کہ وہ چار بار کیا اور صحیح معنے افراد حج کے وہی دوسرے معنے ہین اور یہان اور ابن عمر کے قول مین وہی معنے مراد ہین کہ افعال دونون کے ایک ہی بار بجالائے اور اس مین سب روایتون مین توفیق بہی ہو جاتی ہے اور حضرت کی شان کے لائق بہی ہے اس نظر سے کہ آپ اپنی امت پر رفق اور آسانی چاہتے تھے اور اسی آسانی کی راہ سے آپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا کو بہی فرمایا تہا کہ تمہارا یہ طواف (یعنے طواف افاضہ) حج و عمرہ دونون کو کافی ہے اور اس صورت میں

عن
اون روایتون کی تاویل نہین کرنی پڑتی جن مین قرآن وتمتع کی تصریح آئی ہے (زاد المعاد)

عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُهِلِّيْنَ بِالْحَجِّ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ وَفِي حُرُمِ الْحَجِّ وَلَيَالِي الْحَجِّ حَتّٰى نَزَلْنَا بِسَرِفَ فَخَرَجَ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ مِنْكُمْ هَدْيٌ فَأَحَبَّ أَنْ يَجْعَلَهَا عُمْرَةً فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلَا فَمِنْهُمُ الْآخِذُ بِهَا وَالتَّارِكُ لَهَا مِمَّنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ فَأَمَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ وَمَعَهُ رِجَالٌ مِنْ أَصْحَابِهِ لَهُمْ قُوَّةٌ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي قَالَ مَا يُبْكِيكِ قُلْتُ سَمِعْتُ كَلَامَكَ مَعَ أَصْحَابِكَ فَسَمِعْتُ بِالْعُمْرَةِ قَالَ وَمَا لَكِ قُلْتُ لَا أُصَلِّي قَالَ فَلَا يَضُرُّكِ فَكُونِي فِي حَجِّكِ فَعَسَى اللّٰهُ أَنْ يَرْزُقَكِيهَا وَإِنَّمَا أَنْتِ مِنْ بَنَاتِ آدَمَ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْكِ مَا كَتَبَ عَلَيْهِنَّ قَالَتْ فَخَرَجْتُ فِي حَجَّتِي حَتّٰى نَزَلْنَا مِنًى فَتَطَهَّرْتُ ثُمَّ طُفْنَا بِالْبَيْتِ وَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُحَصَّبَ فَدَعَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ اخْرُجْ بِأُخْتِكَ مِنَ الْحَرَمِ فَلْتُهِلَّ بِعُمْرَةٍ ثُمَّ لِتَطُفْ بِالْبَيْتِ فَإِنِّي أَنْتَظِرُكُمَا هٰهُنَا قَالَتْ فَخَرَجْنَا فَأَهْلَلْتُ ثُمَّ طُفْتُ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَجِئْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي مَنْزِلِهِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ فَقَالَ هَلْ فَرَغْتِ قُلْتُ نَعَمْ فَأَذَّنَ فِي أَصْحَابِهِ بِالرَّحِيلِ فَخَرَجَ فَمَرَّ بِالْبَيْتِ فَطَافَ بِهِ قَبْلَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ

ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہین کہ نکلے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لبیک پکارتی حج کی حج کے مہینون مین اوقات ومواضع حج مین (یا ممنوعات شرعیہ حج سے بچتی ہوئی) اور حج کی راتون مین (مراد اس سے یہ قول ہے اللہ تعالیٰ کا الحج أشهر معلومات اور امام شافعی اور جماہیر علما کے نزدیک صحابہ وتابعین ہو اور سلاف صالحین سی حج کے مہینے شوال اور ذی قعدہ اور دس اتین ہین ذی الحجہ کی کہ تمام ہوتی ہین نحر کی رات کی صبح تک یعنی دسوین تاریخ کی صبح تک اور امام مالک سی بہی یہی مروی ہے اور مشہور روایت مالک کی یہ ہی کہ وہ شوال اور ذیقعدہ اور ذیحجہ کا سارا مہینہ ہی اور یہی مروی ہے ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اور مشہور روایت ان دونون کی وہی ہے جو ہمنے اوپر جماہیر سے نقل کی) یہانتک کہ سرف مین اترے اور آپ اصحاب کی طرف نکلے اور فرمایا جس کے ساتھہ ہدی نہ ہو تو میرے نزدیک بہتر ہے کہ وہ اس احرام کو عمرہ کرلے اور جس کے ساتھہ ہدی

ہووہ نہ کرے سو بعضی لوگون نے اسپر عمل کیا اور بعضون نے نہین (اس لیے کہ امر وجوب کے طور پر نہ تہا بلکہ استحباب
کے طور پر تہا) حالانکہ اون کے ساتہہ ہدی نہ تہی (مگر تاہم وہ احرام حج ہی کا باندہے رہی اور نیت حج ہی کی کی
رہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ تو ہدی تہی اور اُن لوگون کے ساتہہ بہی جنکو طاقت تہی
ہدی کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور مین رو رہی تہی آپنے فرمایا تم کیون
روتی ہو مینے عرض کی کہ آپ نے جو یارون سو فرمایا مین نے سُنا کہ آپنے عمرے کا حکم دیا (اور مین اُسکی بجا آوری
سے بسبب حیض کے مجبور ہون) آپنے فرمایا کیون مینے عرض کی کہ مین نماز نہین پڑہتی رہیان سے معلوم
ہُوا کہ حیض کو بے نمازی آگئی بولنا مستحب ہے کہ اس مین حیا اور تہذیب ہے اور یہ اصطلاح گویا اسی حدیث سے
نکلی ہے) آپ نے فرمایا تمہے کیا نقصان ہے تم حج مین مشغول رہو (یعنے ابہی افعال عمرہ مین تاخیر کرو اگرچہ
احرام عمرہ کا ہے) تو اللہ سے امید ہے کہ تم کو وہ بہی عنایت فرما دے اور بات تو یہ ہے کہ آخر تم آدم کی اولاد ہو اور
اللہ تعالیٰ نے تمہارے اوپر بہی وہی لکہا ہے جو اُن سب پر لکہا ہے (اس سے معلوم ہُوا کہ تخصیص حیض کی اور
ابتدا اسکی بنی اسرائیل سے باطل ہے) پہر فرماتی ہین کہ مین حج مین نکلی اور ہم منا مین اوترے اور مین پاک
ہوی اور طواف کیا بیت اللہ کا اہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم محصب مین آترے اور آپنے عبدالرحمن
بن ابی بکر سے فرمایا کہ اپنی ہمشیرہ کو حرم سے باہر لے جاؤ اور وہ عمرہ کا احرام باندہے (اس سے استدلال کیا
ہے اُن لوگون نے جو قائل ہین کہ مکہ والا جب عمرہ کرے تو حل مین یعنے حرم سے باہر اور روا نہین ہے کہ حرم
ہی سے احرام باندہ لیوے اور اگر اُسنے حرم ہی مین احرام باندہا اور پہر حل مین گیا طواف سے پہلے تو بہی
کافی ہے اور اُسپر دم واجب نہین اور اگر حرم مین احرام باندکر بہی حل مین نہ نکلا اور طواف وسعی اور حلق
کیا تو اس مین دو قول ہین ایک یہ کہ عمرہ اُسکا صحیح نہین جب تک کہ حل کیطرف نہ نکلے پہر طواف وسعی کرے
اور حلق اور دوسرا قول یہ ہے کہ عمرہ صحیح ہے مگر اوسپر دم لازم آتا ہے (یعنے ایک بکری) اس لیے کہ اوسنے
میقات کو ترک کیا اور علمانے کہا ہے کہ واجب ہے حل کیطرف نکلنا تاکہ نسک اُسکا حل وحرم دونون مین ہو
جاوے جیسے حاجی دونون مین جاتا ہے اور عرفات مین وقوف کرتا ہے اور وہ حل مین ہے پہر مکہ داخل ہوتا ہے
طواف وغیرہ کے لیے یہ تفصیل ہے مذہب شافعی کی اور یہی کہا ہے جمہور علمانے کہ واجب ہے نکلنا حل
کیطرف عمرہ کے احرام کے لیے جدہر سے حل قریب ہو اور امام مالک ہی کا مذہب ہے کہ احرام عمرہ کا تنعیم سے
اور معتمرین کی میقات وہی ہے مگر یہ قول شاذ و مردود ہے اور جماہیر کا وہی قول ہے کہ تمام جوانب حل کے

برابر ہین خواہ تنعیم ہو یا اور کوئی (نووی) اور طواف کرے بیت اللہ کا اور فرمایا آپنے کہ مین تم دونون کا منتظر ہون یہین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہین کہ پہر ہم دونون نکلے اور مینے لبیک پکاری اور بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا مروہ کی سعی کی اور ہم آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور آپ اوسی منزل مین تہے رات مین پہر آپنے فرمایا کہ تم فارغ ہو گئین مینے عرض کی کہ ہان آپنے اپنے اصحاب مین کوچ پکار دی اور نکلو اور بیت اللہ پہ سے گذرے اور طواف کیا (یہ طواف وداع کیا) نماز صبح کے پہلے پہر مدینہ کو چلے **فائدہ** قولہ اور آپ اصحاب کیطرف نکلے اور فرمایا جسکے ساتہہ ہدی نہ ہو الخ زاد المعاد مین ہے کہ پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو اختیار دیا نسک ثلاثہ مین پہر جب مکہ کے قریب پہونچے تو حکم دیا کہ جو لوگ حج اور قران کا احرام باندہے ہین اور ہدی نہین لائے وہ اسکو فسخ کر دین عمرہ کے ساتہہ پہر مروہ پر پہونچکر بطریق وجوب کے انکو پہی حکم دیا قولہ اور فرمایا کہ اپنی بہن کو حرم سے باہر لے جاوے الخ زاد المعاد مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمرون مین ایک بہی ایسا عمرہ نہین ہے کہ آپنے مکہ سے باہر نکل کر حل سے عمرہ کا احرام باندہا ہو جیسے آج کل لوگ کیا کرتے ہین اور آپ کے تمام عمرے وہی تہے جو مکہ مین باہر سے آنیوالے کے ہوتے ہین (یعنے اونپر قیاس کرنا مکہ والون کے عمرے کا جو ساکنان مکہ ہین اور انکو حکم دینا کہ حل مین جاکر احرام باندہین قیاس مع الفارق ہے) اور حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد وحی کے تیرہ برس مکہ مین مقیم رہے مگر کسی سے یہ مروی نہین ہوا کہ آپ نے اس مدت مین کبھی مکہ سے حل کین جاکر عمرہ کا احرام باندہا اور آپنے جو عمرہ کیا ہے اور اسکو مشروع ٹہیرایا ہے وہ اوس شخص کا عمرہ ہے جو باہر سے مکہ مین آوے نہ اسکا جو مکہ ہی مین رہتا ہو کہ وہ باہر نکل کر احرام باندہے اور یہ آپکے زمانہ مین کسینے بہی نہین کیا سوا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کے حالانکہ ہزارون صحابہ آپکے ساتہہ تہے اور وجہ حضرت عائشہ کی فعل کی یہ تہی کہ وہ عمرہ کا احرام باندہ کر حائضہ ہوگئین اور آپ نے حکم کیا عمرہ پہ حج کو ملالو اور وہ قارنہ ہوگئین اور حضرت نے فرمایا کہ تمہارا طواف حج اور عمرہ دونون کو کافی ہو جاوے گا تو انہی یہ ملال ہوا کہ اور بیبیان تو حج اور عمرہ دونون مستقل (یعنے الگ الگ احرام سے) ادا کرکے جاتی مین اس لیے کہ وہ متمتعات تہین اور انکو حیض بہی نہین آیا اور انہون نے قران بہی نہین کیا اور مین ایسے عمرے کے ساتہہ جاتی ہون جو حج کے ضمن مین ہوا ہے اس سے انکو ملال ہوا تو آپنے انکے بہائی کو حکم دیا کہ تنعیم سے عمرہ کرالاؤ کہ انکا دل خوش ہو جاوے اور حالانکہ نہ رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے وہان سی عمرہ کیا اور نہ حضین نے اور کسی صحابی نے جو آپکے ساتھ تھے انتہی غرض اس کلام سی
یہ ہے کہ آجکل جو مکے لوگ احرام عمرہ کے لیے حل مین جانا واجب جانتے ہین اور احرام اُسکا مکہ کے اندر درست
نہین جانتے یہ خلاف ہی اور قصہ حضرت عائشہ سی استدلال اُنکا باطل ہی اس لیے کہ فعل کو عموم نہین علی الخصوص
جب اس فعل کی ایک علت خاص پائی جاوے اور وہ ہم اوپر بیان کر چکے اور کلیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کا ہماری لیے علی العموم موجود ہے کہ آپنے فرمایا کہ جو ارادہ رکھتا ہو حج اور عمرہ کا اور میقات کی اندر ہو وہ وہیں
سے جہان رہتا ہے لبیک پکاری یہانتک کہ اہل مکہ مکہ سے اور یہ لفظ حدیث باسانید متعددہ باب المواقیت
مین مسلم کے اوپر گذر چکا پس مکی کو احرام عمرہ کے لیے حل مین جانا ضرور نہین وذلک المقصود اور منسک الختام
مین ہے کہ صاحب سبل نی کہا ہے کہ اہل مکہ عام ہین خواہ ساکنان مکہ ہون یا مجاوران مکہ یا واردان مکہ اور
احرام حج کے لیے باندہا ہو یا عمرہ کے لیے اور اس سی معلوم ہوا کہ میقات عمرہ کی اہل مکہ کے لیے مکہ ہی
ہے جیسے حج کی مکہ ہی ہے اور اسی طرح میقات قارن کی بہی مکہ ہی ہے مگر محب طبری نے کہا ہے کہ میں
نہین جانتا کسی کو کہ اُس نے مکہ کو عمرہ کے میقات کہا ہو اور جواب اس کا یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و
سلم نے خود میقات عمرہ کی بہی مکہ ٹہیرایا ہے اسی حدیث کی روسی (جسکا ٹکڑا ہم مسلم سے ابہی لکھہ چکے ہین) اور
ابن عباس سے جو مروی ہے کہ اُنہون نے فرمایا اے اہل مکہ جو کوئی تم مین سے چاہے کہ عمرہ بجالاوی تو اوسکو چاہیے
کہ اپنے اور اسکے درمیان مین بطن محسر کو کر لیوے اور یہ بہی کہا کہ جو ارادہ کرے اہل مکہ سی عمرہ کا وہ تنعیم
کو جاوی اور حرم سے باہر ہو جاوی پس یہہ آثار موقوفہ ہین اور حدیث مرفوع صحیح کے مقابل نہین ہو سکتی
اسکے بعد حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی تنعیم جانے کی وہی وجہ بیان کی ہے جو ہم اوپر بیان کر آئے
پہر کہا اسحدیث حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے یہ نہین ثابت ہوتا کہ عمرہ بغیر حل کے جائے صحیح نہیں
اوس شخص کے لیے جو مکہ مین رہتا ہے اور جب اسمین یہ احتمال نکل آیا تو وہ اور بہی حدیث مسلم مذکور کے
مقابل اور برابر نہین ہو سکتی اور طاؤس نے کہا ہے مین نہین جانتا کہ جو لوگ تنعیم سے عمرہ لاتے ہین
وہ ثواب پاتے ہین یا عذاب لوگون نے کہا عذاب کیون پانے لگے اُنہون نے کہا بیت اللہ اور اُسکا طواف
چہوڑ کر چار میل جاتے ہین اور اس مدت مین دو سو طواف کر سکتے اور ہر طواف اُنکا اس آمد و رفت بے
معنے سی افضل و بہتر ہے اگرچہ یہ کلام اُنکا تفضیل مین طواف کی ہی عمرہ پر مترجم کہتا ہی کہ تاہم دلالت
کرتا ہے اس آمد و رفت کے بے معنی ہونے اور بلا وجہ اور لاشی ہونے پر انتہے باتفاق المترجم اور

امام احمد نے کہا ہے کہ بعض لوگوں نے عمرہ کو مکہ میں طواف سے افضل کہا ہے کہ بعض نے مکہ میں رہنا اور طواف کو افضل کہا ہے اور اصحاب احمد کے نزدیک عمرہ کے کا جب مکہ سے احرام باندہے تو صحیح ہے مگر اوسپر دم لازم آتا ہے اس لیے کہ اوس نے میقات سے احرام کو ترک کیا اور صاحب نے کہا ہے کہ واجب کہنا دم کو اوسپر بے دلیل ہے انتہے ما قال فی المسلک الختام غرض مترجم حقیر کے نزدیک مختار یہی ہے کہ مکی کو احرام عمرہ مکہ سے باندہنا بقول رسول معصوم صلی اللہ علیہ وسلم کے جائز ہے اور اُس کے وجوب پر کوئی دلیل نہیں کہ وہ حل میں نکلے اور قصۂ حضرت عائشہ مثبت وجوب نہیں ہو سکتا اور اگرچہ بڑے بڑے لوگوں نے اسکا خلاف کیا ہے مگر الحق اکبر من ہؤلاء عن اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ مِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِالْحَجِّ مُفْرَدًا وَمِنَّا مَنْ قَرَنَ وَمِنَّا مَنْ تَمَتَّعَ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا مسلمانوں کی ماں فرماتی ہے کہ بعض لوگوں نے ہم میں سے اہلال کیا تہا حج مفرد کا اور بعضوں نے قران کیا تہا اور بعضوں نے تمتع عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ جَاءَتْ عَائِشَةُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا حَاجَّةً ترجمہ قاسم نے کہا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حج کا احرام باندہکر آئیں تہیں ف یعنی پہلے عمرہ کا اہلال کیا تہا پہر بوجہ حیض کے عمرے کو چہوڑ دیا اور حجکا اہلال کیا مکہ سے اور یہہ کہنا صحیح ہوگیا کہ وہ حج کو آئیں تہیں اس لیے کہ اگر حیض نہ بہی ہوتا تو عمرہ کے بعد ضرور حج ادا کرتیں جیسے متمتع کو کہہ سکتے ہیں کہ حج کو آیا ہے اگرچہ اول احرام اُسکا عمرہ ہی کا ہوتا ہے عَنْ عَمْرَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا تَقُوْلُ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَمْسٍ بَقِيْنَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ لَا نَرٰى اِلَّا اَنَّهُ الْحَجُّ حَتّٰى اِذَا دَنَوْنَا مِنْ مَكَّةَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ اِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ اَنْ يَحِلَّ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا فَدَخَلَ عَلَيْنَا يَوْمَ النَّحْرِ بِلَحْمِ بَقَرٍ فَقُلْتُ مَا هٰذَا فَقِيْلَ ذَبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَزْوَاجِهِ قَالَ يَحْيٰى فَذَكَرْتُ هٰذَا الْحَدِيْثَ لِلْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ فَقَالَ اَتَتْكَ وَاللّٰهِ بِالْحَدِيْثِ عَلٰى وَجْهِهِ ترجمہ عمرہ نے کہا میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے سُنا کہ فرماتی تہیں ہم نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ جب پانچ تاریخیں ذیقعدہ کی باقی رہ گئیں اور ہم خیال حج ہی کا کرتے تہے یہانتک کہ جب مکہ کے پاس آئے تو آپ نے حکم فرمایا کہ جس کے ساتہہ ہدی نہو تو وہ طواف وسعی کے بعد احرام کہولڈالے (یعنے حج کو عمرہ کردے) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا فرماتی ہیں کہ پہر ہمارے پاس نحر کے دن (یعنی دسویں تاریخ

گائے کا گوشت آیا مین نے کہا یہ کیا ہے لوگون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیبیون کیطرف سے ذبح کیا ہے پھر مین نے یہ حدیث قاسم بن محمد سے ذکر کی (یہہ قول عمرہ کا ہے) انہون نے کہا تم سے خوب اسکے جیسے تہی ویسی ہی روایت کی **عن** يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ یحیی نے اس اسناد سے مثل اسکی روایت کی **عن** اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ يَصْدُرُ النَّاسُ بِنُسُكَيْنِ وَاَصْدُرُ بِنُسُكٍ وَّاحِدٍ قَالَ انْتَظِرِيْ فَاِذَا طَهُرْتِ فَاخْرُجِيْ اِلَى التَّنْعِيْمِ فَاَهِلِّيْ مِنْهُ ثُمَّ الْقِيْنَا عِنْدَ كَذَا وَكَذَا قَالَ اَظُنُّهُ قَالَ غَدًا وَّلٰكِنَّهُ عَلٰى قَدْرِ نَصَبِكِ اَوْ قَالَ نَفَقَتِكِ **ترجمہ** حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی ہے کہ انہون نے عرض کی کہ یا رسول اللہ لوگ مکہ سے لوٹتے ہین دو عبادتون کے ساتھ (یعنے حج اور عمرہ جدا گانہ کے ساتھ) اور مین لوٹتی ہون ایک کے ساتھ آپنے فرمایا تم ٹھیرو جب تم پاک ہوگی تو تنعیم کو جانا اور لبیک پکارنا اور پھر ہمسے فلان فلان مقام مین ملنا گمان کرتا ہون مین کہ آپنے فرمایا کل کے روز اور ثواب تمہاری اس عمرے کا تمہاری تکلیف اور خرچ کے موافق ہے **ف** یعنے حضرت نے فرمایا کہ وہان سے لوٹتے وقت فلان مقام پر ہمسے ملنا اور اس سے معلوم ہوا کہ عبادت کی ثواب تکلیف اور مشقت اور نفقہ کے موافق گھٹتے بڑہتے رہتے ہین مگر نفقہ سے وہی نفقہ مراد ہے جو شرع مین منع نہو اور تکلیف وہ جو حد رہبانیت اور بدعت کو نہ پہونچے **عن** اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللهِ يَصْدُرُ النَّاسُ بِنُسُكَيْنِ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نُرٰى اِلَّا اَنَّهُ الْحَجُّ فَلَمَّا قَدِمْنَا تَطَوَّفْنَا بِالْبَيْتِ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ يَكُنْ سَاقَ الْهَدْيَ اَنْ يَّحِلَّ قَالَتْ فَحَلَّ مَنْ لَّمْ يَكُنْ سَاقَ الْهَدْيَ وَنِسَاؤُهُ لَمْ يَسُقْنَ فَاَحْلَلْنَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَحِضْتُ فَلَمْ اَطُفْ بِالْبَيْتِ فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ يَرْجِعُ النَّاسُ بِعُمْرَةٍ وَّحَجَّةٍ وَّاَرْجِعُ اَنَا بِحَجَّةٍ قَالَ اَوَمَا كُنْتِ طُفْتِ لَيَالِيَ قَدِمْنَا مَكَّةَ قَالَتْ قُلْتُ لَا قَالَ فَاذْهَبِيْ مَعَ اَخِيْكِ اِلَى التَّنْعِيْمِ فَاَهِلِّيْ بِعُمْرَةٍ ثُمَّ مَوْعِدُكِ مَكَانُ كَذَا وَكَذَا قَالَتْ صَفِيَّةُ مَا اُرَانِيْ اِلَّا حَابِسَتَكُمْ قَالَ عَقْرٰى حَلْقٰى اَوَمَا كُنْتِ طُفْتِ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَتْ بَلٰى قَالَ لَا بَاْسَ انْفِرِيْ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَلَقِيَنِيْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُصْعِدٌ مِّنْ مَّكَّةَ وَاَنَا مُنْهَبِطَةٌ عَلَيْهَا اَوْ اَنَا مُصْعِدَةٌ وَّهُوَ مُنْهَبِطٌ

مِنْهَا وَقَالَ اِسْحَاقُ مُتَهَبِّطَةٌ وَمُتَهَبِّطٌ **ترجمہ** جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ ہم
اور سب لوگ نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور ہمارا حج کے سوا اور کچھہ ارادہ نہ تہا پہر جب سب لوگ
مکہ مین آئے طواف کیا بیت اللہ کا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ جس کے ساتہہ ہدی نہ ہو وہ احرام
کہول ڈالے غرض اُن لوگون نے کہولڈالا اور آپ کی بیبیان ہدی نہین لائین تہین سو انہون نے بہی احرام
کہول ڈالا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا فرماتی ہین کہ مجہے حیض ہوا اور مین نے طواف نہین
کیا پہر جب شب حصبہ ہوئی تو مین نے عرض کی آپ سے کہ لوگ تو حج وعمرہ کرکے لوٹتے ہین اور مین صرف حج کر کر
آپنے فرمایا کیا جن راتون ہم مکہ مین آئے تہے تم نے طواف نہین کیا تہا مین نے عرض کی کہ نہین فرمایا اچہا
تم اپنے بہائی کے ساتہہ تنعیم جاؤ اور عمرہ کا احرام باندہو اور پہر ہمارے تمہارے ملنے کی فلان جگہہ ہے اتنے
مین صفیہ نے کہا کہ مین خیال کرتی ہون کہ شاید مین تم سب کو روکون یعنے مجہے بہی حیض عارض ہوا اور
طواف وداع کی انتظار مین میرے لیے سب کو ٹہیرنا پڑے حضرت نے فرمایا نگوری سر منڈی کیا تو نے نحر کے
دن طواف نہین کیا یعنے طواف افاضہ انہون نے عرض کی کیون نہین اور یہ فرمانا آپ کا بطور روز
مرہ عرب کے اور بول چال کے تہا جیسے زبان مین مستعمل ہے نہ بطریق بددعا کے اور نہ اس ارادہ سے کہ معنی اصلی
اُسکے مراد ہون جیسے تربت یداک اور قاتلہ اللہ مستعمل ہے اور براہ بے تکلفی اور اختلاط کی تہا اور بی بی صفیہ
نے یہ خیال فرمایا کہ شاید طواف وداع کے لیے ہمکو انتظار کرنا پڑے پہر آپنے فرمادیا کہ طواف وداع حائضہ کو
معاف ہی آپنے فرمایا اب کچہہ مضائقہ نہین کوچ کرو جناب صدیقہ محبوبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی
ہین پہر ملے مجہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلندی پر چڑہتے ہوئے مکہ سے اور مین اترتی تہی اور یا مین چڑہتی ہتی
اور آپ اترتے تہے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ طواف وداع حائضہ پر واجب نہین اور نہ
اُسکو انتظار طہر کا اُس کے لیے ضرور ہے اور نہ اوسپر اُسکی وجہ سے دم لازم ہوتا ہے اور یہی مذہب ہے شافعیہ کا
اور تمام علما کا مگر جو نقل کیا ہے قاضی عیاض نے خلاف بعض سلف کا اور وہ قول شاذ و مردود ہے
انتہے زاد المعاد مین ہمارے شیخ ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ یہ عمرہ جو جناب صدیقہ محبوبہ محبوب خدا
رضی اللہ تعالی عنہا تنعیم سے لائین ہین اس مین فقہاے امت کے چار مسلک ہین **اول** یہ کہ یہ عمرہ
صرف اُن کے دلخوش کرنے کے لیے تہا اور نہین تو طواف اور سعی اون کے عمرہ اور حج دونون کو کافی ہوگئی
تہی **دوسرے** یہ کہ جب وہ حائضہ ہوئین تو آپنے حکم فرمایا کہ عمرہ چہوڑ دین اور حج سفر د بجا لائین پہر حج کر

بعد اوسکی قضا کا حکم دیا اور عمرہ تنعیم قضا تھی عمرہ سابقہ کی اور یہ مسلک ہے ابوحنیفہ اور اُنکے اتباع کا اور اس
قول کے موافق یہ عمرہ اُنپر واجب تھا اور قول اول کے روسے جائز اور جب متمتعہ حائضہ ہوجاوے اوس کا اونہی
دونون قول کے موافق حال ہے کہ یا تو حج کو عمرہ پر لا کر قارنہ ہوجاوے یا عمرہ کو چھوڑ کر مفردہ ہوجاوے اور پھر اوسکی
قضا کرے **تیسرے** یہ کہ جب وہ قارنہ ہوگئین تو ایک عمرہ مفردہ الگ بجالانا ضرور ہوا اس لیے کہ عمرہ
قارن کا عمرہ اسلام کو کافی نہین اور یہ ایک روایت ہے احمد کی دو روایتون مین سے **چوتھے** یہ کہ مفردہ
تھین اور طواف قدوم سے بسبب حیض کے باز رہین اور افراد ہی بجالائین یہانتک کہ پاک ہوئین اور حج پورا کیا
اور یہ عمرہ تنعیم عمرہ اسلام تھا اور یہ مسلک ہے قاضی اسمعیل بن اسحاق وغیرہ کا مالکیہ مین سے اور یہ مسلک مترجم
کے نزدیک نہایت ہی ضعیف ہے بہ نسبت اور مسالک کے تفصیل کی ہے اسکے ضعف پر ابن قیم وغیرہ نے انتہی

ف بہرحال اس عمرے سے اور اس روایت سے جناب صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کے بڑی بڑے اصول
مناسک معلوم ہوئے کہ جزائے خیر دیوے اللہ تعالی ہماری مان کو اور بلند کرے درجہ اُن کا اعلے علیین مین
اول یہ کہ معلوم ہوا کہ قارن کو ایک طواف اور ایک سعی کافی ہے عمرہ اور حج دونون کے لیے **دوسرے**
یہ کہ طواف قدوم ساقط ہوجاتا ہے حائضہ سے اور حال صفیہ کا جو جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا
نے بیان کیا وہ اصل اصیل ہے اس مسئلہ کی **تیسرے** یہ کہ داخل وشامل کردینا حج کا عمرہ پر حائضہ کو جائز ہے
جیسے طاہر کو جائز ہے اور کیون نہو کہ وہ زیادہ تر اُسکی محتاج ہے اس لیے کہ معذور ہے **چوتھے** یہ کہ حائضہ
سب افعال حج بجالاوے سوا طواف کے **پانچوین** یہ کہ تنعیم حل مین ہے **چھٹے** یہ کہ دو عمرون کا ایک سال
مین بلکہ ایک ماہ مین بجالانا روا ہے **ساتوین** یہ کہ متمتع جب فوت کا خوف رکھتا ہو تو اوسکو روا ہے کہ
حج کو عمرہ پر داخل کرے اور یہ روایت اس مسئلہ کی اصل ہے **آٹھوین** یہ کہ مکے کے عمرے کے لیے یہہ
روایت اصل ہے اور جو اسکو مستحب جانتا ہے اوسکے ہاتھہ مین اس روایت کے سوا اور کوئی دلیل نہین اس لیے کہ
نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کبھی مکے سے باہر نکلکر عمرہ نہین کیا نہ کسی اور صحابی نے جو آپکے ساتھہ تھے سوا جناب
صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کے اور عمرہ مکیہ والیون نے اسی روایت کو اپنے اس قول کی دلیل ٹھیرایا ہے کہ
مکی کو حل مین جانا ضرور ہے احرام عمرہ کے لیے حالانکہ اسمین کوئی باہر جانیکے وجوب پر ہرگز دلالت نہین اس
لیے کہ عمرہ جناب صدیقہ کا یا تو عمرہ قضا تھا اوس عمرہ کے عوض مین جو اونہون نے ترک کیا تھا اُن لوگون
کے قول کے موافق جو اوسکو واجب کہتے ہین جیسے ہمنے اوپر تقریر کردی ہے یا زیادت محض تھی صرف اون کی

دلجوئی کے لیے اوسکے قول کے موافق جو اونکو قارن کہتا ہے حالانکہ طواف اور سعی اونکے دونوں کافی ہو چکی تہی رصرح بذلک کلہا ابن القیم فی زاد المعاد) **عن** عائشۃ قالت خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نلبی لا نذکر حجا ولا عمرۃ وساق الحدیث بمعنی حدیث منصور **ترجمہ**

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ نکلے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لبیک پکارتے ہوئے نہ ارادہ خاص حج کا رکھتے تہے نہ خاص عمرے کا اور بیان کی راوی نے باقی حدیث مثل روایت منصور کی جو اوپر گذری **ف** کہا ہمارے محقق زمان شیخ ابن قیم علیہ الرحمۃ والغفران نے زاد المعاد مین کہ مطلق احرام باندہنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بلا تعین نسک کے یہ ایک قول ہے امام شافعی کا اون کے دو قولوں مین سے کہ تصریح کی ہے انہون نے اوسکی کتاب اختلاف حدیث مین اس کے بعد مفصل قول اون کا نقل کیا اور تصریح کی ہے شیخ مذکور نے اس کتاب مین جا بجا اسپر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قارن تہے اور یہی صحیح ہے محدثین کے نزدیک اور جو قائل ہین کہ آپ کا احرام مطلق تہا بغیر تعین نسک کے اون کے اعذار مین سے یہ روایت بھی ہے جناب صدیقہ کی جسکی ذیل مین ہم فائدہ لکہہ رہے ہین کہ یہی روایت بخاری میں بہی مروی ہوئی ہے اور طاؤس نے بہی اس مضمون کو روایت کیا ہے کہ ہم نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ اور آپ نہ حج کا نام لیتے تہے نہ عمرہ کا اور حکم الہی کے منتظر تھے کہ حکم الہی صفا اور مروہ کے بیچ مین اوترا اور جابر نے بہی روایت کی ہے کہ ہمنے عمل کیا جو آپنے کیا اور آپنے لبیک پکاری توحید کی پہر ذکر کیا تلبیہ کا اور کہا کہ لوگون نے بہی وہی تلبیہ کہا جو آپنے کہا غرض ان روایتون مین کسی نسک کی تعیین نہین ہے پہر اسکا جواب دیا ہے کہ ان روایتون مین کوئی بات ایسی مروی نہین جو اون روایتون کے مخالف ہو جنمین تعیین آپ کی نسک کی مذکور ہے اب سنو کہ روایت طاؤس کی تو مرسل ہے اور وہ معارض نہین ہو سکتی اون روایات صحیحہ متصل الاسناد کو جو ثبوت تعیین کے باب مین مروی ہو چکی ہین اور طاؤس کی روایت کا اتصال سند نہ کسی طریق صحیح سے معلوم ہوتا ہے نہ حسن سے اور اگر صحیح بہی ہو تو جس حکم الہی کے آپ منتظر تہے وہ میقات سے پیشتر آپ کو پہونچا اور آپکے پاس ایک فرشتہ پروردگار عالم کیطرف سے آیا اور اوسنے کہا کہ اس وادی مبارک مین نماز ادا کرو اور کہو عمرہ ہے حج مین ملا ہوا غرض یہ حکم الہی آپ کو قبل احرام کے پہونچ چکا اور آپ قران کا احرام باندہ چکے اور طاؤس اپنی روایت مین کہتے ہین کہ حکم الہی آپ پر صفا اور مروہ کے بیچ مین اوترا اور یہ حکم اور ہے اوس حکم اول کے سوا جو آپ کو وادی عقیق مین

اور تا تہا (یعنے قبل احرام ۱) اور یہ حکم جو صفا اور مروہ پر او ترا یہ فسخ حج کا حکم ہے کہ آپنے صحابہ کو حکم دیا کہ حج کو عمرہ بجا لا کر فسخ کر دین جنکے ساتہہ ہدی نہ ہو اور یہین پر آپنے فرمایا کہ اگر پہلے سے مین جانتا اپنے کام کو جسکو پینے آخر مین جانا تو ہدی ساتہہ نہ لاتا (یعنے آرزو کی احرام کے کہولڈالنے کی مگر بسبب ہدی لانیکے مجبور تہے اور یہ آرزو اس لیے تہی کہ اس مین امت کی آسانی اور صحابہ کی دلجوئی اور اُن کی موافقت تہی) اور یہان آپنے فسخ حج کا حکم وجوب کے طور پر دیا اور جب صحابہ نے تامل کیا تو آپنے فرمایا وہی کرو جو مین تمہے حکم دیتا ہون باقی رہا یہ فرمانا ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کا نہ خیال رکہتے تہے ہم حج کا نہ عمرہ کا یہ اگر محفوظ ہو تو مطلب اُسکا یہ ہے کہ یہ بات احرام سے پہلے تہی اور نہین تو آپکے کلام مین مخالفت ہوگی کہ اور روایات صحیحہ مین آچکا ہے کہ کچہ لوگون نے ہم مین سے حج کا کچہ لوگون نے عمرہ کا احرام باندہا تہا اور آپنے بہی خود احرام عمرہ کا باندہا تہا اور یہ جو ام المومنین سے مروی ہے کہ ہم لبیک پکارتے تہے نہ حج کا خیال تہا نہ عمرہ کا یہ بہی احرام سے پہلے تہا اور یہ اون سے کہین مروی نہین کہ مکہ تک ہمارا ایسی حال تہا کہ یہ محض باطل ہے یقیناً اور جن لوگون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لبیک سنا ہے اور حج اور عمرہ کا بیان کیا ہے انکی روایتین کیونکر رد کی جاوینگی اور یہ روایت حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے صحیح بہی ہو تو انتہا درجہ اسکا یہ ہوگا کہ انکو صحابہ کا لبیک جو میقات پر ہوا یاد نرہا اور مرد بہ نسبت عورتون کے اس سے زیادہ واقف ہین مگر اس کہنے کی ضرورت نہین اسلیے کہ ہماری مان نے خود تصریح کردی ہے کہ بعض ہم مین سے عمرہ کا احرام باندہے تہے اور بعض حج کا) اور جابر سے جو مروی ہے کہ آپنے توحید کا لبیک پکارا تو اس مین نہ الفاظ لبیک کے مروی ہین نہ عدم تعیین نسک کے اور روایات اثبات تعیین مین ایک زیادت ہے اور زیادت ثقات کی مقبول ہے انتہی

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَرْبَعٍ مَّضَيْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ اَوْ خَمْسٍ فَدَخَلَ عَلَيَّ وَهُوَ غَضْبَانُ فَقُلْتُ مَنْ اَغْضَبَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ النَّارَ قَالَ اَوَمَا شَعَرْتِ اَنِّيْ اَمَرْتُ النَّاسَ بِاَمْرٍ فَاِذَا هُمْ يَتَرَدَّدُوْنَ قَالَ الْحَكَمُ كَاَنَّهُمْ يَتَرَدَّدُوْنَ اَحْسِبُ وَلَوْ اَنِّي اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِيْ مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا سُقْتُ الْهَدْيَ مَعِيَ حَتّٰى اَشْتَرِيَهُ ثُمَّ اَحِلُّ كَمَا حَلُّوْا **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنھا فرماتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذی الحجہ کی چوتہی یا پانچوین کو آئے اور میرے پاس تشریف لائے غصہ مین بہرے ہوئے مین نے عرض کی کہ آپ کو کس نے غصہ دلایا اے اللہ کے رسول اللہ اوس کو

دوزخ مین ڈالے آپ نے فرمایا کہ تم نہین جانتی ہو کہ مین نے لوگون کو ایک کام کا حکم دیا اور وہ اُس مین تردد کرتے
ہین حکم نے کہا کہ مین خیال کرتا ہون کہ آپنے فرمایا گویا وہ تامل کرتے ہین اور فرمایا کہ اگر مین پہلے سے جانتا
ہوتا اپنے کام کو جو مین نے بعد جانا تو ہدی کو اپنے ساتہہ نلاتا (اس قول سے معلوم ہوا کہ انبیا کو علم غیب
نہین) اور یہان تک مین خریدلیتا اور ان لوگون نے جیسا احرام کہولڈالا ہے ویسا ہی مین بہی کہول
ڈالتا **ف** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غصہ اس نظر سے تہا کہ آپ کے حکم مین تردد کرنا شیوہ
ایمان نہین اور ایمانداری کی بات یہی ہے کہ جب امر دین مین آپ کا حکم معلوم ہو جاوے کسی بہی بات
کو تو اوسکو دل سے ماننا اور اُسیکو بہتر و افضل جاننا ضرور ہے اور اُسپر عمل کرنا اولے اور انسب ہے اور یہہ
مضمون ہے اس آیت کا فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنفُسِهِمْ حَرَجًا
مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا اور یہ حکم عام ہے تمام اہل اسلام کو قیامت تک اور تامل اور تردد کی جگہہ
مجتہدون اور مولویون اور درویشون کی باتین ہین جن مین احتمال خطا کا موجود ہے نہ رسول معصوم
مین جنکا دامن احتمال خطا کی آلایشون سے پاک ہے اور رسول کی بات کو محل تردد و تامل جاننا نقص
ایمان ہے اور زوال ایقان اور شریعت کی بے ادبی ہے اور حدیث سے معلوم ہوا کہ جو رسول کے حکم
مین ذرا بہی تردد کرے اوس کے لیے بددعا کرنا کہ اللہ تعالی اوسے جہنمی کرے دوزخ مین ڈالے رو سیاہ
کرے روا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے یہ دعا کی اور حضرت نے اُسکو منع نہین فرمایا یہان
سے مقلدان متعصبین کو کوسنا روا ہوا اور اُن کا حال بدمآل کہل گیا (نووی) اور اس حدیث
سے معلوم ہوا کہ افسوس کرنا کسی امر دین کے فوت ہونے پر روا ہے اور لِّكَيْلَا تَأْسَوْا عَلَىٰ مَا فَاتَكُمْ مین
داخل نہین اور نہ اس حدیث مین جو حضرت نے فرمائی کہ اگر کا لفظ کہنا شیطان کا دروازہ کہولنا ہے
اور معلوم ہوا کہ یہ آیت اور حدیث کا مطلب ہے کہ دنیا کی نعمتین فوت ہونے پر افسوس نہ کرے کہ اگر
مین ایسا کرتا تو ایسا ہوتا اور اس تقریر سے حدیثون مین اور آیتہ مین مطابقت ہوگئی **عن**
عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهَا قَالَتْ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَرْبَعٍ أَوْ خَمْسٍ مَّضَيْنَ
مِنْ ذِي الْحِجَّةِ بِمِثْلِ حَدِيثِ غُنْدَرٍ وَلَمْ يَذْكُرِ الشَّكَّ مِنَ الْحَكَمِ فِي قَوْلِهِ يَتَرَدَّدُونَ
وہی مضمون ہے مگر اس مین حکم راوی کا شک مذکور نہین تامل کی ذکر مین **ف**
غرض ان روایتون سے معلوم ہوا کہ آپ چوتہی تاریخ ذی الحجہ کی مکہ مین داخل ہوئے اور نوبادس دن

پہونچے اور نکلنا آپ کا سم اوپر ذکر کر گئے ہین فلا لغودہ اور ذی طوی مین جسکو آبار الزاہر کہتے ہین اتوار
کی شب کو اوترے اور صبح کی نماز وہین ادا کی پہر اتوار کے دن غسل کیا اور مکہ کو چلے اور دن مین اعلای
مکہ سی ثنیۃ العلیا سے جو حجون کے قریب ہے داخل مکہ ہوئے ثنیہ ٹیلا اعلیا بلند اور اوپر کا حجون مین پہلے
جاے کعطی ہے پہر جیم ایک مقام کا نام ہے اور عمرون مین مکہ کی نیچے کی جانب سی داخل ہوتے تہے اور حج
مین اوپر کیجانب سی داخل ہوئی اور نکلے نیچے کے جانب سی پہر مسجد مین چاشت کیوقت داخل ہوئی اور طبرانی
نے کہا کہ جب آپکی نظر بیت اللہ کیطرف پڑتی تہی دعا کرتے تہے اللہم زد بیتک ہذا تشریفا وتعظیما وتکریما
ومہابۃ پہر جب مسجد مین آئی تحیۃ المسجد نہین پڑہی اسواسطے کہ مسجد الحرام کی تحیت طواف ہے اور جب حجر اسود
کے روبرو آئے اسکی استلام کیا (استلام ہاتہہ سے یا لکڑی سے چہونا یا بوسہ دینا یا ہاتہہ سی چہوکر ہاتہہ کو
یا لکڑی سے چہوکر لکڑی کو بوسہ دینا) اور حجر اسود سے رکن یمانی کیطرف نہین بلکہ باب کعبہ کیطرف
گئی اور طواف شروع کیا اور ہاتہہ نہین اوٹہائے اور نہ زبان سی طواف کی نیت کی اور نہ تکبیر کہی جیسی
نماز کے لیے کہتے ہین جیسی عوام الناس سنت کی نہ جاننے والے کرتے ہین اور یہ امور سب بدعات ومنکرات
سے ہین (زاد المعاد) **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا انہا اہلت بعمرۃ فقدمت
مکۃ ولم تطف بالبیت حتی حاضت فنسکت المناسک کلہا وقد اہلت بالحج فقال
لہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم النفر یسعک طوافک لحجک وعمرتک فابت فبعث
بہا مع عبد الرحمن الی التنعیم فاعتمرت بعد الحج **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی
عنہا فرماتی ہین کہ انہون احرام باندہا عمرہ کا اور آئین اور طواف نہین کیا تہا کہ حائضہ ہوگئین،
پہر سب مناسک حج کے ادا کیے حج کا احرام باندہکر اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منی سی کوچ
کے دن کہ تمہارا طواف حج اور عمرہ دونون کو کافی ہوجاوے گا اونہون نے اس بات سی اپنی خوشی
ظاہر کی تو آپ نے عبد الرحمن کے ساتہہ بہیجدیا تنعیم کو کہ بعد حج کے عمرہ لائین **ف** اس روایت
مین تصریح ہوگئی کہ اونہون نے عمرہ چہوڑا نہین صرف اسکی اعمال مین بسبب حیض کے دیر کی اور
معلوم ہوا کہ قارن کو ایک ہی طواف وسعی عمرہ وحج دونون کے لیے کافی ہوجاتی ہے اور معلوم ہوا کہ عمرہ پر حج کو داخل کرنا
جائز ہے اور معلوم ہوا کہ عمرہ تنعیم صرف انکی دلخوشی کے لیے تہا ورنہ طواف دونوکو کافی تہا **عن** عائشۃ انہا حاضت
بسرف فتطہرت بعرفۃ فقال لہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجزئ عنک طوافک

بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ عَنْ حَجِّكِ وَعُمْرَتِكِ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا کو حیض ہوا سرف
مین اور طہارت کی اونہون نے (یعنے غسل کیا وقوف کرلیے) عرفہ مین اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے تمکو طواف تمہارا صفا اور مروہ کا حج اور عمرہ دونون کو کافی ہے (طواف سے سعی مراد
ہے) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيَرْجِعُ النَّاسُ بِأَجْرَيْنِ وَأَرْجِعُ بِأَجْرٍ فَأَمَرَ
عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ أَنْ يَنْطَلِقَ بِهَا إِلَى التَّنْعِيمِ قَالَتْ فَأَرْدَفَنِي خَلْفَهُ عَلٰى جَمَلٍ لَهُ قَالَتْ
فَجَعَلْتُ أَرْفَعُ خِمَارِي أَحْسُرُهُ عَنْ عُنُقِي فَيَضْرِبُ رِجْلِي بِعِلَّةِ الرَّاحِلَةِ قُلْتُ لَهُ وَهَلْ تَرَى
مِنْ أَحَدٍ قَالَتْ فَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ ثُمَّ أَقْبَلْنَا حَتّٰى انْتَهَيْنَا إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْحَصْبَةِ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ مین نے عرض کی
رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ یا رسول اللہ کہ لوگ دو ثواب لیکر لوٹتے ہین اور مین ایک لیکر
تو آپ نے حکمدیا عبدالرحمن کو کہ انکو لے جاؤ تنعیم تک اور وہ مجہے لے گئے اور اپنے اونٹ پر لے گئے
اور مجہے اپنے پیچہے بٹہالیا اور مین اپنے اوڑہنی کسے اپنی گردن کہولدیتی تہی اور عبدالرحمن راس
خیال سے کہ بے پردگی کیون کرتی ہے) میرے پیر پر مارتے تہے اس ڈہب سے کہ کوئی جانے اونٹ کو مارتے
ہین اور مین اُن سے کہتی تہی کہ یہان تم کسیکو دیکہتے بہی ہو (یعنے یہان کوئی نہین ہے اسلیے مین نے
اپنا سر کہولدیا ہے) پہر فرماتی ہین کہ مین نے احرام باندہا عمرے کا اور پہر ہم لوٹکر آئے اور رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہونچے اور آپ حصبہ مین تہے **ف** ان روایتون مین ایک طرح کا
اختلاف معلوم ہوتا ہے اس لیے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا لوٹ کر آنا ایک روایت مین تو یون
مذکور ہوا کہ جب وہ آئین تو حضرت بلندی پر چڑہتے تہے اور یہ اُترتی تہین دوسرے وہ اُترتی تہے
اور یہ چڑہتی تہین اور ایک مین یون ہے کہ جب وہ آئین تو آپ اپنی منزل مین تہے محصب مین اور
آپ نے اوسکے بعد کوچ کا حکمدیا اور پہر طواف کیا بیت اللہ کا اور ایک مین یہ ہے کہ جب وہ
آئین تو انکو حصبہ مین پایا (یعنے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کو جیسے ابہی مذکور ہوا) اور تطبیق اس
مین یہ ہے کہ اصل یہ ہے کہ آپ نے ایام تشریق کی اخیر راتون مین ایک شب انکو عمرہ کیطرف رخصت
کیا اور فرمادیا کہ ہم یہین ملینگے محصب مین اور بعد انکی روانگی کے آپ نے قصد کیا کہ طواف
افاضہ سے فارغ ہوجائین اور حضرت ام المومنین آپ سے جب ملین کہ آپ فارغ ہوکر محصب مین

اچکی تھی تھین اور یہ جو فرمایا ام المومنین نے کہ پہر آپ نے کوچ کا حکم دیا اس مین بیان مین تقدیم و تاخیر ہوگئی
ہے غرض طواف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت عائشہ کی روانگی کے بعد تہا اور آپ فارغ ہو چکے تہے
طواف سے قبل اون کے آنے کے اور اس مین بہی تصریح ہے کہ حضرت عائشہ کو دل خوش کرنے کو تنعیم
بہیجا تہا ورنہ طواف اُن کا حج وعمرہ دونون کو کافی تہا **عن** عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ تعالی
عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امرہ ان یردف عائشۃ فیعمرھا من التنعیم **ترجمہ** عبد الرحمن
سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا انکو کہ اپنی پیچھے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کو بٹہا کر
لے جاوین اور تنعیم سے عمرہ لے آوین **عن** جابر انہ قال اقبلنا مھلین مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم بحج مفرد واقبلت عائشۃ رضی اللہ عنہا بعمرۃ حتی اذا کنا بسرف عرکت عائشۃ حتی
اذا قدمنا طفنا بالکعبۃ والصفا والمروۃ فامرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یحل
منا من لم یکن معہ ھدی قال فقلنا حل ماذا قال الحل کلہ فواقعنا النساء وتطیبنا
بالطیب ولبسنا ثیابنا ولیس بیننا وبین عرفۃ الا اربع لیال ثم اھللنا یوم الترویۃ ثم دخل
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی عائشۃ فوجدھا تبکی فقال ما شانک قالت شانی
انی قد حضت وقد حل الناس ولم احلل ولم اطف بالبیت والناس یذھبون الی الحج الآن
فقال ان ھذا امر کتبہ اللہ علی بنات آدم فاغتسلی ثم اھلی بالحج ففعلت و
وقفت المواقف حتی اذا طھرت طافت بالکعبۃ والصفا والمروۃ ثم قال قد حللت من
حجک وعمرتک جمیعا فقالت یا رسول اللہ انی اجد فی نفسی انی لم اطف بالبیت حتی
حججت قال فاذھب بھا یا عبد الرحمن فاعمرھا من التنعیم وذلک لیلۃ الحصبۃ **ترجمہ**
جابر نے کہا کہ آئے ہم احرام باندہے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج مفرد مین (شاید اُن کا اور
بعض صحابہ کا احرام ایسا ہی ہو اور حضرت تو قارن تہے) اور آئین جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی
عنہا عمرہ کے احرام کے ساتھ یہانتک کہ جب سرف مین پونچے تو حضرت عائشہ صدیقہ حائضہ ہوگئین پہر
جب ہم مکہ مین آئے طواف کیا کعبہ کا اور صفا اور مروہ کا اور حکم کیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم کہ جس کے ساتھ ہدی (قربانی) نہ ہو وہ احرام کھول ڈالے ہمنے کہا کیا کہا کہ بالکل کہول ڈالے کہا
راوی نے کہ پہر ہم پڑ گئے عورتون کے پاس (یعنے ان سے جماع کرنے لگے) اور خوشبو لگائی

اور کپڑے پہنے اور ہمارا اور عرفہ مین چار شب کا فرق باقی تہا پہر ترویہ کے دن (یعنے آٹہوین تاریخ ذی حجہ کی) احرام باندہا یعنے حج کا پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کی پاس اور انکو روتے ہوئے پایا پوچہا کیون کیا حال ہے تمہارا اونہون نے عرض کی کہ مین حائضہ ہوگئی اور لوگ احرام کہول چکے اور مین نے نہ احرام کہولا نہ طواف کیا بیت اللہ کا اور لوگ اب حج کو چلے تو آپ نے فرمایا یہ تو ایک چیز ہے کہ اللہ تعالی نے آدم کی سب لڑکیون پر لکہہ دی ہے سو تم غسل کرو (یعنے احرام کے لیے) اور احرام باندہو حج کا اور انہون نے وہی کیا اور وقوف کیا وقوف کی جگہون مین یہانتک کہ جب طاہر ہوئین تو طواف کیا بیت اللہ کا اور صفا اور مروہ کا اور آپ نے فرمایا کہ تمہارا احرام پورا ہوگیا حج اور عمرہ دونون کا تو اونہون نے عرض کی کہ یا رسول اللہ مین اپنے دل مین ایک بات پاتی ہون کہ مین نے طواف نہین کیا جب تک حج سے فارغ نہ ہوئی تو آپ نے فرمایا اے عبد الرحمن اُن کو تنعیم مین لے جاکر عمرہ کرالاؤ اور یہ معاملہ اوس شب ہوا جب محصب مین ٹہیرے تہے **ف** ان سب روایتون مین یہ تصریح بخوبی ہوچکی کہ حیض جناب صدیقہ کا سرف مین تہا مگر یہ نہین آیا کہ طہر کہان ہوا سو مجاہد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت کی کہ وہ عرفات مین پاک ہوئین اور عروہ نے اون سے روایت کی کہ عرفہ کا دن آن پہونچا اور وہ حائضہ تہین اور ابن حزم نے کہا ہے کہ عرفہ مین پاک ہونے سے مراد یہ ہے کہ عرفات مین وقوف کے لیے غسل کیا اور ابہی تک حیض باقی تہا پس ان دونون روایتون مین تطبیق ہوگئی پہر اور عروہ نے اون سے روایت کی ہے کہ وہ فرماتی ہین کہ مین حائضہ تہی عرفہ کے دن اور مجاہد نے بہی اسی انتہا کو بیان کیا غرض قول محقق یہی ٹہیرا کہ عرفہ تک حیض تہا اور عرفات کے وقوف کے لیے غسل کیا اور یوم النحر مین حیض تمام ہوا اسی کی تصریح کی ہے ابن قیم نے زاد المعاد مین اور یہی صحیح ہے قولہ پہر ترویہ کے دن احرام باندہا یہی مذہب ہے امام شافعی کا کہ جو مکہ مین ہو اور ارادہ حج کا کرے اوسے مستحب ہے کہ ترویہ کے دن احرام باندہے نہ اوس کے آگے سے قولہ سو تم غسل کرو الخ یعنے غسل احرام کا کرو معلوم ہوا کہ مستحب ہے غسل کرنا احرام کے لیے خواہ عورت حائضہ ہو یا پاک اور یہ حکم ہے ہر مرد و عورت کو اور آپنے فرمایا کہ تمہارا احرام پورا ہوگیا حج و عمرہ دونون کا اس سے تین مسئلہ نکلے اول یہ کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا قارنہ تہین عمرہ کو بالکل چہوڑا نہ تہا دوسرے یہ کہ قارن کو ایک ہی طواف وسعی کافی ہے اور یہی مذہب ہے امام شافعی اور جمہور کا اور ابو حنیفہ نے اور ایک گروہ

نے جبکا مسئک محض رای ہے اور مخالفت احادیث صحیحہ سے کچہ باک نہین رکہتے انہون نے اس کا خلاف کیا ہے اور کہا ہے کہ اوسکو دو طواف اور دو سعی لازم ہے تیسرے یہ کہ سعی صفا اور مروہ کے طواف صحیح کے بعد چاہیے اور طواف سے پہلے نہین ہو سکتی اسلیے آپ نے ام المؤمنین کو جیسا طواف سے بسبب حیض کے روکا ویسا ہی سعی سے بہی روکا اور ابتداے حیض حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کا ہفتہ کا دن تہا سرف مین اور انتہا بہی اوس کی ہفتہ کے دن ہوئی یوم النحر مین یعنی کہ عرفہ کا دن حجۃ الوداع مین جمعہ تہا اور تیسری تاریخ ذیحجہ کو ابتداے حیض تہی اور دسوین سال مین ہجرت کے یہ حج ہوا یہی ذکر کیا ہے ابن حزم نے کتاب حجۃ الوداع مین عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا یَقُوْلُ دَخَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا وَھِیَ تَبْکِیْ فَذَکَرَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ اللَّیْثِ اِلٰی اٰخِرِہٖ وَلَمْ یَذْکُرْ مَا قَبْلَ ھٰذَا مِنْ حَدِیْثِ اللَّیْثِ جابر سے مثل حدیث لیث کے مروی ہوا (یعنے جو اوپر گذری) مگر اس روایت مین اتنا ہی مضمون ہے جہان سے حضرت عائشہ کا رونیکا ذکر ہے اور اوسکے اوپر کا مضمون مذکور نہین عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فِیْ حَجَّۃِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَھَلَّتْ بِعُمْرَۃٍ وَسَاقَ الْحَدِیْثَ بِمَعْنٰی حَدِیْثِ اللَّیْثِ وَزَادَ فِی الْحَدِیْثِ قَالَ وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلًا سَھْلًا اِذَا ھَوِیَتِ الشَّیْءَ تَابَعَھَا عَلَیْہِ فَاَرْسَلَھَا مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِیْ بَکْرٍ فَاَھَلَّتْ بِعُمْرَۃٍ مِّنَ التَّنْعِیْمِ قَالَ مَطَرٌ قَالَ اَبُو الزُّبَیْرِ فَکَانَتْ عَائِشَۃُ اِذَا حَجَّتْ صَنَعَتْ کَمَا صَنَعَتْ مَعَ نَبِیِّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جابر نے روایت کی کہ جناب صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حج مین احرام عمرہ کا باندہا تہا اور حدیث روایت کی مانند حدیث لیث کی اور اتنا زائد بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نرم دل تہے جب اون سے جناب صدیقہ کچہ فرمائش کرتی تہین تو آپ مان لیتے تہے (یہ کمال اخلاق تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ اپنی بی بیون کی خاطر داری فرماتے تہے اور اُن کی فرمائشین پوری کر دیتے تہے جب تک اللہ پاک کی نا فرمانی نہ ہو اور جناب صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا کی خاطر تو سب سے زیادہ تہی اللہ پاک اون کا درجہ بلند کرے اعلی علیین مین اور اُن سے راضی ہو اور ہم کو انکی کفش برداری مین قبول فرماوے آمین یارب العالمین) غرض بہیجدیا اُنکو عبد الرحمن بن ابی بکر کے ساتہ

اور وہ تنعیم سے عمرہ لائین مطرجو راوی مین انہون نے ابوالزبیر سے روایت کی کہ انہون نے کہا کہ حضرت
عائشہ جب حج کرتی تہین تو ویسا ہی کرتی تہین جیسا حضرت کے ساتھہ حج مین کیا تہا **عن**
جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالىٰ عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُهِلِّيْنَ بِالْحَجِّ
مَعَنَا النِّسَاءُ وَالْوِلْدَانُ فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ طُفْنَا بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقَالَ لَنَا
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَحْلِلْ قَالَ قُلْنَا أَيُّ الْحِلِّ قَالَ
الْحِلُّ كُلُّهُ قَالَ فَأَتَيْنَا النِّسَاءَ وَلَبِسْنَا الثِّيَابَ وَمَسِسْنَا الطِّيْبَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ
أَهْلَلْنَا بِالْحَجِّ وَكَفَانَا الطَّوَافُ الْأَوَّلُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَأَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَشْتَرِكَ فِي الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ كُلُّ سَبْعَةٍ مِنَّا فِي بَدَنَةٍ **ترجمہ** جابر نے کہا ہم
نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ حج کا لبیک پکارتے ہوئے ہمارے ساتھہ عورتین اور بچے بہی
تہے پہر جب مکہ آئے طواف کیا بیت اللہ کا اور سعی کی صفا اور مروہ کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ہمسے فرمایا جسکی ساتھہ ہدی نہو وہ احرام کہولڈالے اور حلال ہوجاوے ہمنے جابر سے کہا کیسا حلال ہونا
انہون نے کہا پورا اپہر ہم عورتون کے پاس آئے (یعنے جماع کیا) اور کپڑے پہنے اور خوشبو لگائی
پہر جب آٹہوین تاریخ ہوئی حج کی لبیک پکاری اور کفایت کرگئی ہمکو سعی صفا اور مروہ کی جو پہلے کی
تہی اور حکم کیا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ شریک ہوجاوین اونٹ اور گائے مین سات سات
آدمی **ف** اسحدیث سے معلوم ہوا کہ حج چہوٹے نابالغ لڑکے کا بہی درست ہی اور یہی مذہب ہی
امام مالک اور شافعی اور احمد اور تمام علماء کا صحابہ اور تابعین سے اور جو لوگ اُن کے بعد ہین سب
قائل ہین کہ حج اوسکا صحیح ہے اور وہ بہی ثواب پاتا ہے اور حج بالغ کے احکام اوسپر جاری ہوتے ہین
مگر اتنا ہے کہ فرض اسلام سے وہ حج کافی نہین ہوتا اور جب بالغ ہو تو اُسکو حج پہر فرض ہوتا ہے۔
بہ شرطیکہ زاد راہ کی طاقت ہو جیسے اور ون پر فرض ہوتا ہے اور ابوحنیفہ نے اس مسئلہ مین صریح
جمہور علما کا سلف سے خلف تک خلاف کیا اور صراحۃ خلاف حدیث کہا ہے اور قائل ہوئے ہین
کہ نہ اوسکا احرام صحیح ہے نہ حج اور نہ اوسمین ثواب ہی اور نہ اوسپر احکام حج مرتب ہوتے ہین اور
کہتے ہے کہ حج اوسکا صرف اسواسطے ہے کہ اُسے مشق ہو اور احکام سیکہے اور اُسکی محظورات
سے بچے حالانکہ یہ قول ایک ادنے بچے کے نزدیک بہی صریح نادانی ہے اسلیے کہ ہم کہتے

ہین کہ اس مشق کرنے اور احکام شرعیہ سیکہنے مین بہی اوسکو ثواب ہی یا نہین اگر ثواب ہی تو ابو حنیفہ کا
وہ قول باطل ہو گیا جو اوپر کہا تہا کہ اوس مین ثواب نہین اور اگر فرض کرو کہ ثواب نہین ہے تو فعل
عبث اور لغو ہی حالانکہ لغو وعبث سی شارع نے منع کیا اور مومنون کی شان لغو سی بچنا ہے وَالَّذِينَ
هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ یعنے مومن وہ ہین کہ لغو سے کنارہ کرتے ہین پہر کیون لائے صحابہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے بچون کو اور کیون کیا وہ فعل جو شریعت مین لغو تہا غرض معلوم ہوا اس قول سے اور اکثر
مسائل ابو حنیفہ سی کہ ماننگی اون کی علم حدیث مین ورنہ مخالفت حدیث کی ایسے اکابر سے باوجود علم کے
ممکن نہین اور اسیطرح قائل ہوئے ہین ابو حنیفہ کہ بچے کی نماز بہی صحیح نہین اور اسکو حکم نماز کا صرف
تعلیم کے لیے ہے اور اس مین بہی ہماری وہی تقریر ہے جو حج مین ہوئی اور یہی حال ہے اون کے نزدیک
تمام عبادتون کا اور نووی نے لکھا ہے کہ صواب اور صحیح مذہب اس مین جمہور کا ہے چنانچہ ابن عباس
نے روایت کی کہ ایک عورت نے ایک بچہ کو اٹھایا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ اسکا حج ہے آپ نے فرمایا
ہان پہر مخالف حدیث کے جو مذہب یا قول یا فعل ہو وہ مردود و مطرود و دور از مقصود و سراسر نابہبود
و خلاف مرضی معبود ہے اور یہ جو فرمایا کہ کفایت کر گیا ہمکو سعی کرنا صفا اور مروہ کا اس سی معلوم ہوا
کہ قارن جب پہلے سعی کر چکا تو طواف افاضہ کے بعد اسکو سعی کرنا ضرور نہین بخلاف متمتع کے کہ اسکو طواف
افاضہ کے بعد پہر دوبارہ سعی ضرور ہے اور یہہ جو فرمایا کہ اونٹ اور گائے مین سات سات آدمی شریک
ہو گئے اس حدیث سی معلوم ہوا کہ گائے اور اونٹ سات آدمیون کو کافی ہے اور گویا ایک گائے
اور ایک اونٹ سات بکریون کے برابر ہے اور معلوم ہوا کہ شریک ہونا قربانی مین اور ہدی مین روا
ہے اور یہی قول ہے امام شافعی اور اُن کے موافقین محدثین کا کہ اون کے نزدیک اونٹ مین شریک
ہو سکتے ہین خواہ وہ الگ الگ رہتے ہون خواہ ایک گھر مین ہون اور خواہ وہ سب مفترض ہون خواہ
متنفل اور خواہ وہ سب تقرب کی نیت سی کرتے ہون خواہ بعض اُن مین سے گوشت کہانے کی نیت
کرتے ہون اور یہی مذہب مروی ہے ابن عمر اور انس سے اور یہی قول ہے احمد کا اور امام مالک نے
کہا اگر وہ ذبح و نحر بطور فرض کے ہو سب پر تو شراکت روا ہے اور بطور تنفل کے ہو تو روا نہین اور
ابو حنیفہ نے کہا ہے کہ اگر قربت الٰہی کی نیت ہی تو شراکت روا ہے برابر ہے کہ قربت کی نوع مین
اختلاف ہو یا اتفاق مگر بہرحال سب قربت چاہتے ہون اور اگر بعض اُن مین گوشت کا ارادہ رکہتے

ہون تو شراکت روا نہین مگران سب سے مذہب امام شافعی کا صحیح معلوم ہوتا ہے جب تک عدم جواز پر کوئی
دلیل قائم نہ ہو اور برارت اصلیہ اون کے مذہب کے ساتھ لگی ہوئی ہے جب تک کوئی دلیل معارض
نہ پائی جاوے اور صحابہ سے بہی یہی منقول ہے عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ
اَمَرَنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَحْلَلْنَا اَنْ نُّحْرِمَ اِذَا تَوَجَّھْنَا اِلٰی مِنًی قَالَ فَاَھْلَلْنَا
مِنَ الْاَبْطَحِ ترجمہ جابر بن عبد اللہ نے کہا حکم کیا ہمکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جب ہمنے احرام کہول
ڈالا کہ جب ہم منے کو چلین (یعنے آٹھوین تاریخ) تو لبیک پکاری ہمنے حج کی ابطح سے ف
ابطح کنکریلی زمین کو بہی کہتے ہین اور یہان ابطح سے ایک خاص میدان مراد ہے جو محصب سے قریب
ہے اور اس روایت سے شافعی نے استدلال کیا ہے کہ متمتع کو مستحب یہی ہے کہ احرام حج کا آٹھوین
تاریخ باندہے اور یہی حکم ہے اُسکا جو مکہ سے حج کو چلے اور مالک وغیرہ نے کہا ہے کہ مستحب یہ ہے کہ اول
ذیحجہ سے احرام باندہے عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا یَقُوْلُ لَمْ یَطُفِ النَّبِیُّ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَا اَصْحَابُہٗ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ اِلَّا طَوَافًا وَاحِدًا زَادَ فِیْ حَدِیْثِ مُحَمَّدِ بْنِ
بَکْرٍ طَوَافَہُ الْاَوَّلَ جابر عبد اللہ کے بیٹے کہتے تھے کہ طواف نہین کیا نبی صلے اللہ علیہ و
سلم نے اور نہ آپکے اصحاب نے صفا اور مروہ مین مگر ایک بار زیادہ کیا محمد بن بکر کی روایت مین کہ
وہی طواف اوّل ف یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قارن تھے اور قارن کو ایک ہی بار
سعے کافی ہے صفا اور مروہ کی اور جو متمتع ہو اُسکو دو سعیان ضرور ہین اور اسمین صاف صراحۃ
مذہب شافعی کی کہ جو قارن ہو اُسکو ایک طواف اور ایک سعی کافی ہے وہی طواف افاضہ کے وقت
اور یہی مذہب ہے ابن عمر اور جابر بن عبد اللہ اور جناب عائشہ صدیقہ اور طاوس اور عطا اور حسن بصری
اور مجاہد اور مالک اور ابن ماجشون اور احمد اور اسحاق اور داؤد اور ابن منذر کا اور یہی طرف
گئے ہین ابن تیمیہ اور ابن قیم اور یہی قوی ہے کہ بہت سی احادیث اسپر دال ہین اور ایک گروہ نے
ان کا خلاف کیا ہے اور کہا ہے کہ اسکو دو طواف اور دو سعیان ضرور ہین اور قائل ہین اس کے
شعبی اور نخعی اور جابر بن زید اور عبد الرحمن بن اسود اور ثوری اور حسن بن صالح اور ابو حنیفہ
رضی اللہ عنہم اور محکی ہوا ہے یہ قول علی اور ابن مسعود سے اور ابن منذر نے کہا ہے کہ حضرت علی
کرم اللہ وجہہ سے یہ قول ثابت نہین اور یہ مذہب نصوص صریحہ نبی معصوم کے مخالف ہے اور اسی لیے

غرباء اصناف کی قسمت مین بہی آیا انا للہ وانا الیہ راجعون عن عطاء قال سمعت جابر بن عبد الله رضي الله عنهما في ناس معي قال أهللنا أصحاب محمد صلى الله عليه وسلم بالحج خالصا وحده قال عطاء قال جابر فقدم النبي صلعم صبح رابعة مضت من ذي الحجة فأمرنا أن نحل قال عطاء قال حلوا وأصيبوا النساء قال عطاء ولم يعزم عليهم ولكن أحلهن لهم فقلنا لما لم يكن بيننا وبين عرفة إلا خمس أمرنا أن نفضي إلى نسائنا فنأتي عرفة تقطر مذاكيرنا المني قال يقول جابر رضي الله عنه بيده كأني أنظر إلى قوله بيده يحركها قال فقام النبي صلى الله عليه وسلم فينا فقال قد علمتم أني أتقاكم لله وأصدقكم وأبركم ولولا هديي لحللت كما تحلون ولو استقبلت من أمري ما استدبرت لم أسق الهدي فحلوا فحللنا وسمعنا وأطعنا قال عطاء قال جابر فقدم علي من سعايته فقال بما أهللت فقال بما أهل به النبي صلى الله عليه وسلم فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم فأهد وامكث حراما قال وأهدى له علي هديا فقال سراقة بن مالك بن جعشم يا رسول الله ألعامنا هذا أم لأبد فقال لأبد **ترجمہ** عطاء نے کہا سنا مین نے جابر بن عبد اللہ سے اور میرے ساتھ کئی شخص تہے کہ انہون نے کہا لبیک پکاری ہم سب اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فقط حج کی اور کہا عطاء نے کہ کہا جابر نے پہر آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم چوتہی ذیحجہ کی صبح کو اور ہم کو حکم فرمایا کہ ہم احرام کہول ڈالین عطاء نے کہا کہ پہر احرام کہول ڈالا اور عورتون سے صحبت کی اور عطاء نے کہا کہ یہ حکم اون کو وجوب کے طور پر نہین دیا بلکہ احرام کہولنا انکو جائز کردیا پہر ہمنے کہا کہ اب عرفہ مین پانچ ہی دن باقی ہین کہ حکم کیا ہم کو کہ ہم صحبت کرین اپنی عورتون سے اور عرفات مین جاوین اس طرح سے کہ ہماری آلتون سے منی ٹپکتی ہو کہا عطاء نے کہ جابر اپنے ہاتہ سے اشارہ کرتے تھے اور مین گویا کہ اب دیکہہ رہا ہون اون کے ہاتھ کو جیسے وہ ہلاتے تہے (یعنے صحابہ نے اس عذر کی راہ سے احرام کہولنے مین تامل کیا) تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے بیچ مین کہڑے ہوئے اور فرمایا کہ تم بخوبی جان چکے ہو کہ مین تم سب سے زیادہ نیک ہون (پہر میرے حکم بجالانے مین کیا تامل ہے) اور اگر میرے ساتہہ میری ہدی نہ ہوتی تو مین بہی احرام کہولڈالتا جیسے تم کہول رہے ہو اور اگر مجہے پہلے سے یہ بات معلوم ہوتی جو بعد کو معلوم ہوئی تو مین ہدی ساتہہ نہ لاتا غرض پہر صحابہ نے احرام کہولڈالا اور ہم سب نے آپ کی بات دل سے

اور وہان لی عطا نے کہا کہ جابر نے کہا کہ پہر آئے حضرت علی (اموال صدقات کی تحصیل لیکر جس کے لیے
حضرت نے انکو بہیجا تہا مین کیطرف اور حقیقت مین یہ وہان امیر ہوکر گئی تہی نہ صدقات کی تحصیل کے
لیے اور شاید عاملون نے اُن کے سپرد کر دیے ہون کہ حضرت تک پہونچاوین ورنہ اموال صدقات بنی
ہاشم کو لینا روا نہین) پہر حضرت نے اون سے فرمایا کہ تم نے کیا احرام باندہا اُنہون نے عرض کی
اہلال ہو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا (یعنے مین نے لبیک مین یہی کہا کہ جو لبیک حضرت کی ہو وہی میری
ہے یہ ویسی بات ہوئی جو نیت امام کی وہ میری) کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قربانی کرو اور
محرم رہو اور حضرت کے لیے ہدی لائے حضرت علی اور سراقہ بن مالک بن جعشم نے کہا کہ یا رسول
اللہ کیا یہ حکم (یعنے حج کو فسخ کر دینا عمرہ کر کے) ہماری اسی سال کے لیے ہے یا ہمیشہ کے لیے۔ف

فائدہ دوسری روایت مین آیا ہے کہ سراقہ بن جعشم اوٹہے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ کیا یہ
ہمارے اسی سال کے لیے ہے یا ہمیشہ کے وسطے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہاتہہ کی انگلیان
دوسرے ہاتہہ کی انگلیون مین ڈالین اور فرمایا داخل ہوگیا عمرہ حج مین دوبار یہی فرمایا اور فرمایا کہ بلکہ یہ
ہمیشہ کے لیے ہے ہمیشہ کے لیے ہے اور نووی نے کہا ہے کہ علما نے اس مین اختلاف کیا ہے اور
اس کے چار معنی کہے ہین اول اور اصح معنے یہ ہین اور جمہور بہی اسیکے قائل ہین کہ معنے اسکے یہ ہین
کہ عمرہ بجا لانا حج کے ایام مین جائز ہے قیامت تک (حالانکہ ایام جاہلیت مین ایام حج مین عمرہ کرنے کو
بہت برا جانتے تہے) غرض آپ کو جاہلیت کی عادت کا باطل کرنا منظور تہا کہ وہ حج کے مہینون مین
عمرے کو ممنوع جانتے تہے **دوسرے** معنے یہ ہین کہ قران روا ہے اور تقدیر اس کلام کی یہ ہے
کہ داخل ہوگئے افعال عمرے کے افعال حج مین قیامت تک **تیسری** تاویل ہے بعض لوگون کی
کہ انہون نے کہا کہ عمرہ واجب نہین اور معنی اوس کے یہ ہین کہ عمرہ ساقط ہوگیا اور کہا انہون نے
کہ داخل ہونا اُسکا حج مین یہ ہے کہ وجوب عمرہ کا ساقط ہوگیا اور حج کی فرضیت نے اوس کے وجوب
ساقط کر دیا اور یہہ ضعیف بلکہ باطل ہے اور سیاق صاف دلالت کرتا ہے کہ یہ تاویل غلط ہے **چوتہی**
یہ ہے کہ تاویل کی ہے بعض اہل ظاہر نے کہ مراد اس سے یہ ہے کہ فسخ حج کا عمرہ کرکے جائز ہوگیا قیامت
تک اور اسکو نووی نے ضعیف کہا ہے تمام ہوا کلام نووی کا اور شیخ ابن قیم نے زاد المعاد مین اسی
قول کو (یعنے چوتہے کو) باحسن وجوہ ثابت کیا ہے اور خلاصہ اون کی تقریر کا یہ ہے کہ روایت کیا ہے

ف پہر جابر نے کہا کہ کہڑے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ...

اس فسخ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے چودہ صحابیون نے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا اور حفصہ
اور علی اور فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اسمار بنت ابی بکر صدیق اور جابر بن عبد اللہ
اور ابو سعید خدری اور براء بن عازب اور عبد اللہ بن عمر اور انس بن مالک اور ابو موسی اشعری اور
عبد اللہ بن عباس اور سبرہ بنت سعید جہنی اور سراقہ بن مالک مدلجی رضی اللہ تعالی عنہم ہین پہر
اُن کے روایات صحیحہ و حسنہ نقل کیے ہین اور سراقہ بن مالک بن جعشم کی روایت جس مین مذکور ہے کہ
اُنہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہا کہ یہہ ہمارے اسی سال کے لیے ہے اور آپ نے فرمایا
کہ ہمیشہ کے لیے ہے نقل کرکے کہا کہ اس لفظ اخیر مین صراحت ہوگئی کہ جو لوگ قائل ہین کہ یہ خاصہ تہا
صحابہ کا اون کا قول باطل ہے اس لیے کہ حضرت نے صاف فرما دیا کہ یہ ہمیشہ کے لیے ہے اور براء بن عازبؓ
کی روایت مین یہ بہی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون لوگون پر غصہ بہی فرمایا جو احرام کہولنے
مین تامل کرتے تہے اور اسکے بعد کہا کہ یہی مذہب ہے اہل بیت کا اور حبر امت ابن عباس کا اور اون کے
یارون کا اور ابی موسے اشعری اور امام احمد بن حنبل کا اور عبد اللہ بن حسن عنبری قاضی
بصرہ کا اور اہل ظاہر کا اور سلمہ بن شبیب نے امام احمد بن حنبل سے کہا کہ آپ کی سب باتین اچہی ہین
مگر ایکبات اُنہون نے کہا وہ کیا سلمہ نے کہا کہ آپ فسخ حج بعمرہ کے قائل ہین امام صاحب نے فرمایا کہ
اے سلمہ مین تم کو عقل والا جانتا تہا میرے پاس گیارہ حدیثین صحیح رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے
موجود ہین اس بارہ مین مین اُن کو تمہارے قول کے سبب سے کیونکر چہوڑ دون پہر ابن قیم رحمۃ
اللہ تعالی علیہ نے تین عذر بیان کیے ہین جو لوگ اس مین پیش کرتے **اول** یہ کہ یہ منسوخ ہے
دوسرے مخصوص بصحابہ ہے **تیسرے** بعض روایتین اس کے معارض ہین پہر اُن تینون
کے جوابات قویہ دیے ہین اور بخوبی معنے چہارم کو یعنے جواز فسخ حج بعمرہ کو ثابت کیا ہے اور حق
انہی کے ساتہہ ہے اور اہل ظاہر ہی کا مذہب صحیح و موافق روایات ہے (ومن شاء فلیرجع الیہ
ولینظر بعین الانصاف الی زاد المعاد) **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا
قَالَ اَهْلَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ اَمَرَنَا اَنْ نَحِلَّ
وَنَجْعَلَهَا عُمْرَةً فَكَبُرَ ذٰلِكَ عَلَيْنَا وَضَاقَتْ بِهٖ صُدُوْرُنَا فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا نَدْرِیْ اَشَیْءٌ بَلَغَهٗ مِنَ السَّمَاءِ اَمْ شَیْءٌ مِّنْ قِبَلِ النَّاسِ فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ

اَحِلُّوا فَلَوْلَا الْهَدْیُ الَّذِیْ مَعِیَ فَعَلْتُ كَمَا فَعَلْتُمْ قَالَ فَاَحْلَلْنَا حَتّٰی وَطِئْنَا النِّسَآءَ وَفَعَلْنَا مَا یَفْعَلُ الْحَلَالُ حَتّٰی اِذَا كَانَ یَوْمُ التَّرْوِیَةِ وَجَعَلْنَا مَكَّةَ بِظَهْرٍ اَهْلَلْنَا بِالْحَجِّ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ نے کہا کہ لبیک پکاری ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کی پھر جب ہم مکہ مین آئے تو آپ نے حکم دیا ہمکو کہ ہم احرام کہول ڈالین اور اس احرام کو عمرہ کر ڈالین (یعنے حج کو عمرہ کرکے فسخ کردین) اور یہ بات ہم پر گران گذری اور ہمارے سینہ اس سے تنگ ہوگئے اور یہ بات حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی پھر ہم نہین جانتے کہ آیا انکو کوئی حکم آسمان سے آیا یا کوئی بات لوگون سے پہونچی غرض آپنے فرمایا کہ اے لوگو احرام کہول ڈالو اور اگر میرے ساتھہ ہدی نہ ہوتی تو مین بھی وہی کرتا جو تمنے کیا ہے (یعنے عمرہ کرکے حج کو فسخ کرتا اور احرام کہولڈالتا) تب تو ہمنے احرام کہول ڈالا یہانتک کہ صحبت کی ہمنے عورتون سے اور سب کام کیے جو بے احرام والے کرتے ہین (یعنے خوشبو لگائی اور سیے کپڑے پہنے جماع کیا) پھر جب آٹھوین تاریخ ہوئی اور مکہ سے ہمنے پیٹہ موڑی (یعنے منی کو چلے) حج کا لبیک پکارا عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّهٗ حَجَّ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَامَ سَاقَ الْهَدْیَ مَعَهٗ وَقَدْ اَهَلُّوْا بِالْحَجِّ مُفْرَدًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَحِلُّوْا مِنْ اِحْرَامِكُمْ فَطُوْفُوْا بِالْبَیْتِ وَبَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَقَصِّرُوْا وَاَقِیْمُوْا حَلَالًا حَتّٰی اِذَا كَانَ یَوْمُ التَّرْوِیَةِ فَاَهِلُّوْا بِالْحَجِّ وَاجْعَلُوا الَّتِیْ قَدِمْتُمْ بِهَا مُتْعَةً قَالُوْا كَیْفَ نَجْعَلُهَا مُتْعَةً وَقَدْ سَمَّیْنَا الْحَجَّ فَقَالَ افْعَلُوْا مَا اٰمُرُكُمْ بِهٖ فَاِنِّیْ لَوْلَا اَنِّیْ سُقْتُ الْهَدْیَ لَفَعَلْتُ مِثْلَ الَّذِیْ اَمَرْتُكُمْ بِهٖ وَلٰكِنْ لَا یَحِلُّ مِنِّیْ حَرَامٌ حَتّٰی یَبْلُغَ الْهَدْیُ مَحِلَّهٗ فَفَعَلُوْا **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ انصاری نے حج کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جس سال کہ انکے ساتھہ ہدی تھی (یعنے حجۃ الوداع مین اسلیے کہ آپ نے ہجرت کے بعد ایک ہی حج کیا ہے) اور بعض لوگون نے صرف حج مفرد کا احرام باندہا تہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم احرام کہولڈالو پھر لوگون نے طواف کیا بیت اللہ کا اور سعی کی صفا مروہ کی اور بال کترائے اور احرام کہول کر رہے پھر جب ترویہ کا دن ہوا (یعنے آٹھوین تاریخ ذی حجہ کی) تو لبیک پکاری حج کی اور آپ نے فرمایا کہ تم جو احرام لیکر آئے ہو اسکو متعہ کر ڈالو (یعنے اگرچہ وہ احرام حج کا ہے مگر عمرہ کرکے کہول لو اور پھر حج کر لینا تو یہ متعہ ہو جاوے گا) اور لوگون نے عرض کی کہ ہم کیونکر اسے متعہ کرین حالانکہ ہم نے

نام لیا ہے حج کا آپ نے فرمایا وہی کرو جس کا مین تمکو حکم دیتا ہون اسلیے کہ مین اگر ہدی کو ساتہہ نہ لاتا تو مین بہی
ایسا ہی کرتا جیسے تم کو حکم دیتا ہون مگر یہ کہ میرا احرام کہل نہین سکتا جب تک کہ قربانی اپنے محل تک نہ
پہونچ لے (یعنے ذبح نہ ہولے) پہر لوگون نے کیا **ف** اس بیان مین مضمون آگے پیچہے ہو گیا ہے اصل
یہ ہے کہ یہ سب گفتگو جو عمرہ کرنے اور احرام کہولنے مین اصحاب سے ہوئی وہ عمرے سے پہلے ہی ہوئی جیسا اور
روایتون مین آیا ہے اگرچہ اسکو راوی نے یہان بعد بیان کیا ہے مگر اصل بات وہی ہے کہ یہ گفتگو ابتدا
مین ہوئی ہے غرض اس روایت مین تصریح ہے کہ پہلے لوگون نے حج مفرد کا احرام باندہا تہا پہر عمرہ کرکے
کہول ڈالا اور یہی فسخ حج بعمرہ ہے اور اسکی تفصیل اوپر خوب گذری کہ قیامت تک فسخ روا ہے اور صحیح
مذہب بقول ابن قیم یہی ہے اور نووی نے کہا ہے کہ اس مین لوگون نے اختلاف کیا ہے بعض نے کہا
ہے کہ یہ فسخ خاص تہا صحابہ کے ساتہہ اور انکے بعد کسیکو روا نہین اور سالکو بہی اور سال کے سوا اور برسون
مین روا نہ تہا اور یہ قول ہے مالک اور شافعی اور ابوحنیفہ اور جماہیر سلف و خلف [illegible] کا اور بعض نے کہا ہے
کہ قیامت تک اسکا جواز باقی ہے کہ جو احرام حج کا باندہکر آوے اور ہدی ساتہہ [illegible] کرکے احرام
کہول ڈالے پہر یوم الترویہ مین حج کا احرام [illegible]
گروہ کا اہل ظاہر [illegible] اور اسی کو اختیار کیا [illegible]
فسخ دیا اور سراقہ بن جعشم نے آپ سے پوچہا کہ اسی سال [illegible]
لیے ہے اور اسی کی آرزو کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ قَدِمْنَا مَعَ رَسُوْ [illegible]
رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

مَنَازِلَہٗ فَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ كَمَا أَمَرَكُمُ اللّٰهُ وَأَبِتُّوا نِكَاحَ هٰذِهِ النِّسَاءِ فَلَنْ أُوتَى بِرَجُلٍ نَكَحَ
امْرَأَةً إِلٰى أَجَلٍ إِلَّا رَجَمْتُهُ بِالْحِجَارَةِ **ترجمہ** ابی نضرہ نے کہا کہ ابن عباس تو ہم کو حکم کرتے تھے
متعہ کا اور ابن زبیر اوس سے منع فرماتے تھے اور میں نے اسکا ذکر کیا جابر سے تو انہون نے کہا یہ حدیث تو
میرے ہاتھ سے لوگون میں پھیلی ہے اور ہم نے تمتع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پھر جب حضرت
عمر خلافت پر قائم ہوئے تو اونہون نے کہا کہ اللہ تعالی اپنے رسول کیواسطے جو چاہتا تھا حلال کر دیتا تھا
جس سبب سے کہ چاہتا تھا اور قرآن کا ہر ایک حکم اپنی اپنی جگہہ میں اترا ہے تو پورا کرو تم حج اور عمرہ کو
اللہ کے واسطے جیسا تمکو اللہ پاک نے حکم دیا ہے اور قطعی اور دائمی ٹھیرا دو ہمیشہ کے لیے نکاح اون عورتون
کا (یعنے جن سے متعہ کیا گیا ہے یعنی ایک مدت معین کی شرط سے نکاح کیا گیا ہے) اور میرے پاس جو آوے
گا ایسا کوئی شخص کہ اوس نے کسی عورت سے نکاح کیا ہوگا ایک مدت معین تک تو مین اسکو ضرور پتھرون سے
مارون گا **عن** قَتَادَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ فَافْصِلُوا حَجَّكُمْ مِنْ عُمْرَتِكُمْ
فَإِنَّهُ أَتَمُّ لِحَجِّكُمْ وَأَتَمُّ لِعُمْرَتِكُمْ **ترجمہ** قتادہ سے اسی اسناد سے یہی حدیث مروی ہے اور
اس میں یہ بھی ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا جدا کرو حج کو اپنے عمرے سے اسلیے کہ اسمین حج بھی پورا ہوا اور
تمہارا عمرہ بھی پورا ہوا (یعنے ہر ایک کو الگ الگ سفر میں بجا لاؤ) **عن** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ
قَدِمْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَقُولُ لَبَّيْكَ بِالْحَجِّ فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَجْعَلَهَا عُمْرَةً **ترجمہ** جابر نے کہا کہ آئے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور
ہم لبیک پکارتے تھے حج کی اور حکم کیا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہم اوس احرام حج کو عمرہ
کر ڈالین **ف** نووی نے کہا مازری سے منقول ہے کہ حضرت عمر نے جس متعہ سے منع کیا ہے وہ کیا
ہے بعضون نے کہا مراد اوس سے فسخ کرنا حج کا ہے عمرہ کیطرف اور کسینے کہا اشہر حج مین مطلق عمرہ بجا لانا
ہے اور پھر اوس سال مین حج بھی کرنا اور یہہ اسلیے منع فرمایا کہ ترغیب دی آپنے افراد کی کہ وہ افضل ہے
اور چونکہ اب امن ہو گیا ہے راہون مین تو اولی ہے کہ لوگ ایک ہی سفر مین دونون نسک بجا لائین نہ
اس نظر سے آپنے منع فرمایا کہ تمتع حج کو باطل جانتے تھے یا اوسکی حرمت کے قائل تھے اور قاضی عیاض
کا قول ہے کہ ظاہر حدیث جابر اور عمران اور ابی موسی کی اوسپر دال ہے کہ حضرت عمر نے حج کو فسخ کرنا عمرہ
کرکے اسی سے منع فرمایا اور اسی لیے حضرت عمر اسپر مارتے تھے اور صرف تمتع پر نہین مارتے تھے اور نہ

اسپر کہ کوئی اشہر حج مین عمرہ بجالاوی اور مارنا حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کا اس خیال سے تہا کہ وہ اور تمام
صحابہ یہ خیال کرتے تہے کہ فسخ حج بعمرہ یہ خاص تہا اسی سال کو ساتہہ جس مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے حج کیا ہے ابن عبد البر نے کہا ہے کہ اس مین اختلاف نہین کہ جو تمتع اس آیت مین مذکور ہے فَمَنْ
تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ اس سے یہی مراد ہے کہ اشہر حج مین عمرہ کرے اور
حج کے قبل اور پہر اُس سال حج بہی کرے اور تمتع مین قران بہی داخل ہے اس لیے کہ اس مین بہی ایک
قسم کی برخورداری ہے کہ ایک ہی سفر مین جو اپنے وطن سے نکلا تو دونو نسک بجالایا اور تمتع مین یہ بہی داخل
ہے کہ حج کے احرام کو عمرہ کرکے کہولڈالے جسکو فسخ حج بعمرہ کہتے ہین (یعنے یہ تینون معنی اس آیت مین
ہوسکتے ہین) تمام ہوا کلام قاضی عیاض کا نووی نے کہا میرے نزدیک مختار یہ ہے کہ حضرت عمر اور
عثمان وغیرہ نے جو منع فرمایا متعہ سے اوس سے مراد یہی ہے کہ عمرہ کرے اشہر حج مین اور پہر اُسی
سال حج بہی کرے اور اس نہی سے نہی تحریم اور بطلان مراد نہین بلکہ نہی اولویت ہے کہ اونہون نے کہا
اولی یہ ہے کہ دونو کو الگ الگ کرو اور غرض ترغیب دینا تہی افراد کی اور اب اجماع ہوگیا ہے علماء کا
کہ افراد اور تمتع اور قران بغیر کراہت کے بلا تامل روا ہین اور اختلاف اسکی افضل مین ہے کہ اولی کون ہے
اور اوپر اوسکی بحث ہوچکی ہے باقی رہا حضرت عمر کا متعہ نکاح کو منع فرمایا جو اسمین مذکور ہے تو وہ
ایک مدت معین پہ نکاح کرنا ہے اور وہ ابتداے اسلام مین مباح تہا پہر منسوخ ہوا خیبر کے دن پہر
مباح ہوا فتح مکہ مین پہر منسوخ ہوا ایام فتح مین اور اسکی حرمت ابتک چلی جاتی ہے اور قیامت تک
چلی جاوے گی اور زمانہ اول مین اس مین کچہ اختلاف تہا (اس لیے کہ روایات حرمت بعض لوگون کو نہ
پہونچی تہی پہر وہ اختلاف مرتفع ہوگیا اور سب نے اوسکی تحریم پر اجماع کیا اور تفصیل اسکی کتاب النکاح
مین آویگی انشاء اللہ تعالے) اور علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے زاد المعاد مین کہا ہے
کہ روایت کی اعمش نے فضیل بن عمرو سے اونہون نے سعید بن جبیر سے اونہون نے ابن عباس سے کہ تمتع
کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو عروہ نے کہا کہ منع کیا ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما نے متعہ سے تو ابن عباس
نے کہا مین دیکہتا ہون کہ اب یہ لوگ ہلاک ہون گے مین تو کہتا ہون کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اور یہ کہتے ہین کہ کہا ابوبکر وعمر نے اور عروہ نے ابن عباس سے کہا کہ تم ڈرتے نہین ہو کہ رخصت دیتے
ہو متعہ کی تو ابن عباس نے کہا جا اپنی مان سے پوچہہ اے چہوٹے عروہ تو عروہ نے کہا کہ ابوبکر اور عمر نے

اور تفصیل کی ہے اوسکی احمد اور ابو حنیفہ اور مالک اور شافعی رحمہم اللہ تعالیٰ اور فقہا نے بہی اور یہ
وہی افراد ہے جو بجا لائے ہین ابو بکر اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور حضرت عمر اسی کو پسند کرتے تہے لوگون
کے لیے اور ایسا ہی کہا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے چنانچہ حضرت عمر اور علی رضی اللہ عنہما یہی تفسیر کرتے
تہے اس آیت کی وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ کہ اتمام ان کا یہ ہے کہ احرام باندہے ہر ایک کے لیے اپنے گہر سے
اور الگ سفر مین بجا لاوے ہر ایک کو اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
سے فرمایا ہے کہ ثواب تمہارا بقدر تمہاری تکلیف کے ہے غرض جب عمرہ کر کے حاجی لوٹ گیا اپنے گہر کو
اور پہر وہان سے احرام باندہکر آیا اور حج کیا اور وہ عمرہ حج کے مہینون سے پیشتر ہوا تو یہ دونون نسک پوری
ہوئی یا عمرہ کیا اوسنے قبل اشہر حج کے اور مکہ ہی مین ٹہیر رہا اور حج کیا تو یہ پورا حج و عمرہ ہوا الغرض یہ
مذہب مختار تہا حضرت عمر کا اور اس مین لوگون نے غلطیان کی ہین کہ اونہون نے متعہ سے منع کیا ہے اور
کسی نے سمجہا کہ متعہ فسخ کو منع کرتے ہین اور کسی نے جانا کہ ترک اولیٰ کی نظر سے منع کرتے ہین (جیسا اوپر کے
قول مین اوپر گذرا) اور یہ اونہون نے خیال کیا جسکے نزدیک افراد افضل ہے اور کسی نے [illegible] روایات
نہی کو روایات استحباب پر چنانچہ روایات دونو قسم کے حضرت عمر سے اوپر گذر چکین اور کسی نے سمجہا کہ اس
مسئلہ مین اون کے دو قول ہین جیسے اور مسائل مین اون کے دو قول ہین اور کسی نے نہی کو قول قدیم جانا
اور پہر روایات جواز کو رجوع سمجہا جیسے ابن حزم کا مسلک ہے اور کسی نے اون کے منع کو اون کی رای خیال
کیا جیسے مروی ہے اسود بن یزید سے کہ مین اور حضرت عمر وقوف مین تہے عرفات کے کہ انہون نے ایک شخص
کو دیکہا خوب بالون مین کنگہی کیے ہوئے اور خوشبو آتی ہوئی اوس سے تو فرمایا کہ تو محرم ہے اوس نے
کہا ہان آپنے فرمایا کہ محرم کی یہی شکل ہوتی ہے اوسکے بال پریشان خاک آلود چہرہ میلا ہے اوس نے
کہا کہ مین متمتع تہا اور میری بیوی میرے ساتہہ ہے اور مین نے آج ہی احرام باندہا ہے تو یہین سے
حکم فرمایا حضرت عمر نے کہ کوئی تمتع نکرے الحدیث اور اس سے واضح ہوا کہ یہ ایک رای تہی اونکی ابن حزم
نے کہا کہ کیا خوب اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شب کو اپنے سب بیبیون سے جماع کیا اور پہر صبح کو
احرام باندہا اور اس مین تو کسی کا اختلاف نہین کہ جماع حلال ہے احرام کے ایک لحظہ پیشتر بہی غرض یہ
رائے حضرت عمر کی مخالف ہدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے کلام ابن قیم کا ایسا ہی ہے بنوع
اختصار و بزیادۃ قلیلۃ

باب حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیان مین

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کے **عن** جعفر بن محمد عن ابیه قال دخلنا علی جابر بن عبد الله
رضی الله تعالی عنهما فسأل عن القوم حتی انتهی الیّ فقلت انا محمد بن علی بن حسین فاهوی
بیده الی راسی فنزع زرّی الاعلی ثم نزع زرّی الاسفل ثم وضع کفه بین ثدیی وانا یومئذ
غلام شاب فقال مرحبا بک یا ابن اخی سل عما شئت فسألته وهو اعمی وحضر وقت الصلوٰة
فقام فی نساجة ملتحفا بها کلما وضعها علی منکبه رجع طرفاها الیه من صغرها ورداؤه
الی جنبه علی المشجب فصلی بنا فقلت اخبرنی عن حجة رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال بیده
فعقد تسعا فقال ان رسول الله صلی الله علیه وسلم مکث تسع سنین لم یحج ثم اذن فی
الناس فی العاشرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم حاج فقدم المدینة بشر کثیر کلهم
یلتمس ان یأتم برسول الله صلی الله علیه وسلم ویعمل مثل عمله فخرجنا معه حتی اتینا ذا الحلیفة
فولدت اسماء بنت عمیس محمد بن ابی بکر رضی الله تعالی عنهما فارسلت الی رسول
الله صلی الله علیه وسلم کیف اصنع قال اغتسلی واستثفری بثوب واحرمی فصلی رسول
الله صلی الله علیه وسلم فی المسجد ثم رکب القصواء حتی اذا استوت به ناقته علی
البیداء نظرت الی مد بصری بین یدیه من راکب وماش وعن یمینه مثل ذلک
ورسول الله صلی الله علیه وسلم بین اظهرنا وعلیه ینزل القرآن وهو یعرف تأویله
وما عمل من شیء عملنا به فاهل بالتوحید لبیک اللهم لبیک لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمة لک والملک
لا شریک لک واهل الناس بهذا الذی یهلون به فلم یرد رسول الله صلی الله علیه وسلم علیهم
شیئا منه ولزم رسول الله صلی الله علیه وسلم تلبیته قال جابر رضی الله تعالی عنه
لسنا ننوی الا الحج لسنا نعرف العمرة حتی اذا اتینا البیت معه استلم الرکن فرمل
ثلاثا ومشی اربعا ثم تقدم الی مقام ابراهیم فقرأ واتخذوا من مقام ابراهیم مصلی فجعل
المقام بینه وبین البیت فکان ابی یقول ولا اعلمه ذکره الا عن النبی صلی الله علیه وسلم
کان یقرأ فی الرکعتین قل هو الله احد وقل یا ایها الکافرون ثم رجع الی الرکن فاستلمه
ثم خرج من الباب الی الصفا فلما دنا من الصفا قرأ ان الصفا والمروة من شعائر الله ابدأ
بما بدأ الله به فبدأ بالصفا فرقی علیه حتی رأی البیت فاستقبل القبلة فوحد الله

وعن یساره مثل ذلک ومن خلفه مثل ذلک

وكبّره وقال لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير لا اله
الا الله وحده انجز وعده ونصر عبده وهزم الاحزاب وحده ثم دعا بين ذلك فقال
مثل هذا ثلاث مرات ثم نزل الى المروة حتى انصبت قدماه في بطن الوادي سعى حتى
اذا صعدنا مشى حتى اتى المروة ففعل على المروة كما فعل على الصفا حتى اذا كان اخر
طواف على المروة فقال لو اني استقبلت من امري ما استدبرت لم اسق الهدى و
جعلتها عمرة فمن كان منكم ليس معه هدي فليحل وليجعلها عمرة فقام سراقة
بن جعشم فقال يا رسول الله العامنا هذا ام لابد فشبك رسول الله صلى الله عليه وسلم
اصابعه واحدة في الاخرى وقال دخلت العمرة في الحج مرتين لا بل لابد ابد وقدم علي
من اليمن ببدن النبي صلى الله عليه وسلم فوجد فاطمة ممن حل ولبست ثيابا صبيغا واكتحلت
فانكر عليها ذلك فقالت ان ابي امرني بهذا قال فكان علي يقول بالعراق فذهبت الى
رسول الله صلى الله عليه وسلم محرشا على فاطمة للذي صنعت مستفتيا لرسول الله صلى
الله عليه وسلم فيما ذكرت عنه فاخبرته اني انكرت ذلك عليها فقال صدقت صدقت
ماذا قلت حين فرضت الحج قال قلت اللهم اني اهل بما اهل به رسولك صلى الله عليه
وسلم قال فان معي الهدي فلا تحل قال فكان جماعة الهدي الذي قدم به علي رضي
الله تعالى عنه من اليمن والذي اتى به النبي صلى الله عليه وسلم مائة قال فحل الناس
كلهم وقصروا الا النبي صلى الله عليه وسلم ومن كان معه هدي فلما كان يوم التروية
توجهوا الى منى فاهلوا بالحج وركب رسول الله صلى الله عليه وسلم فصلى بها الظهر و
العصر والمغرب والعشاء والفجر ثم مكث قليلا حتى طلعت الشمس وامر بقبة من
شعر تضرب له بنمرة فسار رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا تشك قريش الا انه واقف
عند المشعر الحرام كما كانت قريش تصنع في الجاهلية فاجاز رسول الله صلى الله عليه
وسلم حتى اتى عرفة فوجد القبة قد ضربت له بنمرة فنزل بها حتى اذا زاغت الشمس
امر بالقصواء فرحلت له فاتى بطن الوادي فخطب الناس وقال ان دماءكم واموالكم
حرام عليكم كحرمة يومكم هذا في شهركم هذا في بلدكم هذا الا كل شيء

من أمر الجاهلية تحت قدمي موضوع ودماء الجاهلية موضوعة وإن أول دم أضع من دمائنا
دم ابن ربيعة بن الحارث كان مسترضعا في بني سعد فقتلته هذيل وربا الجاهلية موضوع وأول
ربا أضع ربانا ربا عباس بن عبد المطلب فإنه موضوع كله فاتقوا الله في النساء فإنكم
أخذتموهن بأمان الله واستحللتم فروجهن بكلمة الله ولكم عليهن أن لا يوطئن فرشكم
أحدا تكرهونه فإن فعلن ذلك فاضربوهن ضربا غير مبرح ولهن عليكم رزقهن
وكسوتهن بالمعروف وقد تركت فيكم ما لن تضلوا بعده إن اعتصمتم به كتاب
الله وأنتم تسألون عني فما أنتم قائلون قالوا نشهد أنك قد بلغت وأديت ونصحت فقال
بإصبعه السبابة يرفعها إلى السماء وينكتها إلى الناس اللهم اشهد اللهم اشهد ثلاث مرات
ثم أذن ثم أقام فصلى الظهر ثم أقام فصلى العصر ولم يصل بينهما شيئا ثم ركب رسول
الله صلى الله عليه وسلم حتى أتى الموقف فجعل بطن ناقته القصواء إلى الصخرات وجعل
حبل المشاة بين يديه واستقبل القبلة فلم يزل واقفا حتى غربت الشمس وذهبت الصفرة
قليلا حتى غاب القرص وأردف أسامة خلفه ودفع رسول الله صلى الله عليه وسلم و
قد شنق للقصواء الزمام حتى إن رأسها ليصيب مورك رحله ويقول بيده اليمنى أيها
الناس السكينة السكينة كلما أتى حبلا من الحبال أرخى لها قليلا حتى تصعد حتى أتى
المزدلفة فصلى بها المغرب والعشاء بأذان واحد وإقامتين ولم يسبح بينهما شيئا
ثم اضطجع رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى طلع الفجر فصلى الفجر حين تبين له الصبح
بأذان وإقامة ثم ركب القصواء حتى أتى المشعر الحرام فاستقبل القبلة فدعاه
وكبره وهلله ووحده فلم يزل واقفا حتى أسفر جدا فدفع قبل أن تطلع الشمس
وأردف الفضل بن عباس رضي الله تعالى عنهما وكان رجلا حسن الشعر أبيض وسيما
فلما دفع رسول الله صلى الله عليه وسلم مرت ظعن يجرين فطفق الفضل ينظر إليهن
فوضع رسول الله صلى الله عليه وسلم يده على وجه الفضل فحول الفضل وجهه إلى الشق الآخر
ينظر فحول رسول الله صلى الله عليه وسلم يده من الشق الآخر على وجه الفضل يصرف
وجهه من الشق الآخر ينظر حتى أتى بطن محسر فحرك قليلا ثم سلك الطريق الوسطى

الَّتِي تَخْرُجُ عَلَى الْجَمْرَةِ الْكُبْرٰى حَتّٰى أَتَى الْجَمْرَةَ الَّتِي عِنْدَ الشَّجَرَةِ فَرَمَاهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ
مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ مِّنْهَا مِثْلَ حَصَى الْخَذْفِ رَمٰى مِنْ بَطْنِ الْوَادِي ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمَنْحَرِ فَنَحَرَ
ثَلٰثًا وَّسِتِّيْنَ بِيَدِهٖ ثُمَّ أَعْطٰى عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَنَحَرَ مَا غَبَرَ وَأَشْرَكَهٗ فِي هَدْيِهٖ
ثُمَّ أَمَرَ مِنْ كُلِّ بَدَنَةٍ بِبَضْعَةٍ فَجُعِلَتْ فِي قِدْرٍ فَطُبِخَتْ فَأَكَلَا مِنْ لَحْمِهَا وَشَرِبَا مِنْ مَرَقِهَا
ثُمَّ رَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَفَاضَ إِلَى الْبَيْتِ فَصَلّٰى بِمَكَّةَ الظُّهْرَ فَأَتٰى بَنِيْ
عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَسْقُوْنَ عَلٰى زَمْزَمَ فَقَالَ انْزِعُوْا بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَوْلَا أَنْ يَّغْلِبَكُمُ النَّاسُ
عَلٰى سِقَايَتِكُمْ لَنَزَعْتُ مَعَكُمْ فَنَاوَلُوْهُ دَلْوًا فَشَرِبَ مِنْهُ **ترجمہ** جعفر بن محمد اپنے باپ سے
روایت کرتے ہین کہ اونہون نے کہا ہم جابر بن عبد اللہ کے گھر گئے اور اُنہون نے سب لوگون کو پوچھا
یہان تک کہ جب میری باری آئی تو مینے کہا مین محمد بن علی ہون امام حسین کا پوتا سو اُنہون نے
میری طرف (شفقت سی) ہاتھہ بڑہایا اور میرے سر پہ ہاتھہ رکھا اور میرے اوپر کی گھنڈی کھولی
پھر نیچے کی گھنڈی کھولی (یعنے نقلو کے وغیرہ کی) اور پھر اپنی تھیلی رکھی میرے سینہ پہ دونون چھاتیون
کے بیچ مین اور مین اون دنون جوان لڑکا تہا پھر کہا کہ شاباش خوش رہو اے میرے بھتیجے اور پوچھو
مجھسے جو چاہو پھر مینے اون سے پوچھا اور وہ نابینا تھے اور اتنے مین نماز کا وقت آگیا اور وہ کھڑے
ہوئے ایک چادر اوڑھکر کہ جب اوسکی دونون کنارون کو دونون کندھون پہ رکھتے تھے تو وہ نیچے گر جاتی
تھی اوس چادر کے چھوٹے ہونے کے سبب اور اُنکی چادر بڑی تپائی پہ رکھی تھی **ف**
اس حدیث مین بڑے بڑے فائدے ہین اور بہت قواعد اسلام ہین اور یہ حدیث مسلم کی اکیلی حدیثون مین
سے ہے کہ بخاری مین نہین ہے اور ابو داؤد نے مثل مسلم کے روایت کی ہے اور ابو بکر منذر نے ایک
کتاب تصنیف کی ہے فقط اوس کے فائدون مین اور اس سے ڈیڑھ سو سے اوپر مسئلہ نکالے ہین اور اگر
کوئی غور کرے تو اس سے بھی زیادہ پاوے اور اب جتنے ٹکڑے مین جو فوائد ہین ہم اون کو ذکر کرتے ہین
اول یہ کہ جب لوگ ملاقات کو آوین تو ہر ایک کی خاطر کیجاوے اوس کے مرتبہ کے موافق جیسا حضرت
عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے مروی ہے کہ خیال رکھو لوگون کے مرتبون کا **دوسرے**
تعظیم اور خاطرداری ہے اہل بیت کی جیسے حضرت جابر نے دلجوئی کی محمد بن علی کی جو پوتے ہین امام حسین
رضی اللہ تعالے عنہ کے **تیسرے** جابر نے اون سے فرمایا مرحبا خوش رہو اے شاباش اس سے معلوم

ہواکہ جو آدمی اوسکی دل خوشی کی کچہ بات کہنا **چوتہی** نرمی اور اخلاق اور انس دینا اپنے ملاقاتیون کو
اور انکو محبت سی جرأت دیناکہ کچہ پوچہین اور خوف نہ کرین اسی لیے حضرت جابر نے اونکے سینہ پر ہاتہہ
رکہا پہر فرمایاکہ پوچہو **پانچوین** صاحب زادی صاحب محمد نے جو یہ کہاکہ مین اندنون جوان تہا اس سے
معلوم ہواکہ وجہ اون سے زیادہ محبت کرنے کے اور دلجوئی کی یہی تہی کہ وہ صغیر السن اور چہوٹے تہے
اور اور بوڑہون کے ساتہہ یہ بات کہ سینہ پر ہاتہہ رکہنا ضرور نہین اور یہ خاطرداری سبب ہوگی اون کو
حدیث کا مطلب یاد رکہنی کا **چہٹے** معلوم ہواکہ امامت اندہی کی روا ہے اور اسکی جائز ہونمین اختلاف
نہین مگر افضل ہونے مین تین قول ہین شافعیہ کے **ایک** یہ کہ امام ہونا اندہی کا آنکہہ والے سے
افضل ہے اس لیے کہ اوسکی نگاہ کہین نہین پڑتی اور خیال نہین بٹتا **دوسرے** یہ کہ آنکہہ والا
افضل ہے اس لیے کہ وہ ناپاکیون سے خوب بچ سکتا ہے **تیسری** یہ کہ دونون برابر ہین اور یہی قول
صحیح تر ہے اور یہی منصوص ہے امام شافعی سے **ساتوین** یہ کہ گہر والے کا امام ہونا افضل ہے گو نابینا
بہی ہو **آٹہوین** یہ کہ نماز جائز ہے ایک کپڑے سی گو اور کپڑے بہی موجود ہون جیسے اونکی بڑی چادر دہری
تہی **نوین** تپائی وغیرہ کا گہر مین رہنا جائز ہے **ح** پہر نماز پڑہائی اونہون نے ہم کو (یعنے امامت
کی) اور مین نے کہاکہ خبر دیجیے مجہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج سے (یعنے حجۃ الوداع سے) تو
جابر رضی اللہ تعالی عنہ نے اپنے ہاتہہ سے اشارہ کیا نو کا اور کہاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نو
برس تک مدینہ منورہ مین رہے اور حج نہین کیا پہر لوگون مین پکار دیا دسوین سال کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم حج کو جانیوالے ہین پہر جمع ہوگئے مدینہ مین بہت سی لوگ اور سب چاہتے تہے کہ پیروی کرین رسول
مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ویسا ہی کام کرین (حج کرنے مین) جیسے آپ کرین **ف** پکار دیا
تاکہ لوگ طیاری کرین حج کی اور مناسک اور احکام حج خوب سیکہہ لین اور آپ کی باتین اور وصیتین
خوب یاد کرین اور اور لوگون کو پہونچاوین اور دعوت اسلام کی اور شوکت ایمان کی خوب ظاہر ہوجاوے
دسوین ۔ اسی سے معلوم ہواکہ امام کو مستحب ہے کہ جب بڑے کام پر چلے تو لوگون کو آگاہ کردے کہ اسکی
سواری کے لیے طیار ہوجاوین **گیارہوین** معلوم ہواکہ سب لوگون نے احرام حج کا باندہا اسیلیے
جابر نے کہاکہ ہر شخص نے وہی کیا جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا پہر جب آپنے جو لوگ ہدی نہین لائے
تہے انکو فسخ حج عمرہ کا حکم فرمایا تو لوگون نے تامل کیا یہانتک کہ آپ کو غصہ کرنا پڑا اور آپ نے عذر کیاکہ

میرے ساتھ ہدی ہے ورنہ مین بہی احرام کہولڈالتا اور معلوم ہوا کہ علی اور ابوموسی نے بہی احرام حج ہی کا باندہا تہا جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا احرام تہا انتہے **ح** غرض ہم لوگ سب آپکے ساتہہ نکلے یہان تک کہ ذوالحلیفہ پہونچے اور وہان اسما بنت عمیس جنین اور محمد ابوبکر کے بیٹے پیدا ہوئے اور انہون نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہلا بہیجا آپ نے فرمایا کہ غسل کرلو اور لنگوٹ باندہ لو ایک کپڑے کا اور احرام باندہ لو پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت پڑہی مسجد مین اور سوار ہوئے قصوا اونٹنی پر **ف** اس سے کئی مسئلے معلوم ہوئے چنانچہ **بارہوین** بات یہ ہے کہ مستحب ہے غسل احرام کا اوس عورت کو بہی جو حائضہ ہو یا نفاس والی **تیرہوین** نفاس والی عورت کو مستحب ہے لنگوٹ باندہنا کچہہ کپڑا اندام نہانی پر رکہہ کے اور اس مین اختلاف نہین۔ **چودہوین** معلوم ہوا کہ وقت احرام کے آپ نے دو رکعت پڑہی اور نووی نے انکو مستحب کہا ہے اور کہاہے کہ یہ مذہب ہے کافہ علما کا کہ احرام کے وقت دو رکعت مستحب ہے سوا حسن بصری وغیرہ کے اور جو لوگ استحباب کے قائل ہین وہ کہتے ہین کہ اگر کوئی نہ پڑہے تو اوسپر کچہ دم وغیرہ لازم نہین آتا نہ وہ گنہگار ہوتا ہے مگر ایک فضیلت فوت ہوگئی اور جن وقتون مین نماز منع ہے اگر اسوقت احرام باندہے تو مشہور یہی ہے کہ نہ پڑہے اور بعض اصحاب شافعیہ کا قول ہے کہ پڑہ لے اور حسن بصری وغیرہ نے کہا ہے کہ ان دو رکعتون کا پڑہنا کسی نماز فرض کے بعد مستحب ہے نہین تو نہین اور ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے زاد المعاد مین فرمایا ہے جو بڑے محقق اور حافظ حدیث ہین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالحلیفہ مین ظہر کی دو رکعت پڑہی اور لبیک پکاری حج وعمرہ دونون کی اور یہ نماز ظہر کی فرض تہی اور احرام کی دو رکعتین پڑہنا آپسے کہین ثابت نہین سوا فرض ظہر کے اور جابر کی روایت سے بہی ظاہر یہی معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے دو رکعت پڑہی پس غالب ہے کہ یہ ظہر ہی کی دو رکعتین ہون اور احرام کی نہ ہون چنانچہ بعضی روایتون مین آیا ہے کہ آپنے مدینہ مین ظہر کی چار رکعتین پڑہین اور ذی الحلیفہ مین دو پس یہی رکعتین ظہر ہی کی تہین اور قول ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ کا قوی معلوم ہوتا ہے غرض جنہون نے سب روایتون مین غور نہین کیا انہون نے سمجہا کہ یہ احرام کی تہین اور **قصوا** آپکی اونٹنی کا نام تہا **ح** یہانتک کہ جب آپ کو لیکر وہ سیدہی ہوئی بیدا پر (وہ ایک مقام ہے مثل ٹیلے کی) تو مین نے دیکہا آگے کیطرف جہانتک کہ میری نظر گئی کہ سوار اور پیادے ہی نظر آتے تہے اور اپنی داہنی طرف بہی ایسے ہی بہیڑ تہی اور بائین طرف بہی ایسے ہی اور پیچہے بہی ایسے ہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے بیچ مین تہے

اور آپ پر قرآن شریف اترتا جاتا تہا اور آپ اس کی حقیقت کو خوب جانتے تہے اور جو کام آپ نے کیا وہی ہم نے بہی کیا **ف** قولہ سوار اور پیادی اس سے **پندرہوان** مسئلہ یہ ثابت ہوا کہ حج مین سوار اور پیادہ دونون طرح جانا روا ہے اور یہ ایسا مسئلہ ہے کہ سب کا اسپر اتفاق ہے اور دلائل کتاب و سنت اس مین موجود ہین چنانچہ اللہ تعالی جل شانہ فرماتا ہے وَاَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ یَاْتُوْکَ رِجَالًا وَعَلٰی کُلِّ ضَامِرٍ اور اختلاف ہے علماء کا اس مین کہ افضل کیا ہے سو امام شافعی اور مالک اور جمہور کا قول ہے کہ سواری پر جانا افضل ہے اس لیے کہ اس مین پیروی ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اور اسلیے بہی کہ اس مین مناسک کا ادا کرنا آسان ہے اور اسلیے بہی کہ اس مین خرچ زیادہ ہوتا ہے اور جتنا خرچ زیادہ ہو اوتنا ہی ثواب زیادہ ہے اس لیے کہ وہ اللہ تعالی کی راہ مین ہے اور داؤد کا قول ہے کہ پیدل جانا افضل ہے کہ اس مین مشقت زیادہ ہے اور یہ قول ٹہیک نہین اس لیے کہ مشقت مطلوب نہین بلکہ پیروی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مطلوب ہے **سولہوان** یہ مسئلہ ہے کہ یہ جو کہا کہ اون پر قرآن اوترتا تہا اس سے ثابت ہوگیا کہ جو عمل اون کیطرف سے روایت ہو اوسی کو اختیار کرنا ضرور ہے اور وہی دین ہے نہ وہ قول و فعل جو رائے سے نکالا گیا ہو کہ وہ ہرگز قابل اخذ نہین نہ وہ دین ہو سکتا ہے **ح** پہر آپنے توحید کے ساتہ لبیک پکاری اور کہا لبیک سے لا شریک لک تک اور معنی اس کے اوپر ہوچکے ہین اور لوگون نے بہی یہی لبیک پکاری جواب لوگ پکارتے ہین یعنے حضرت کی لبیک مین کچہ لفظ بڑہا کر پکاری اور آپ نے اون کو روکا نہین اور آپ اپنی ہی لبیک پکارتے رہے اور جابر نے کہا کہ ہم حج کے سوا اور کچہ ارادہ نہین رکہتے تہے اور عمرہ کو تو پہچانتے ہی نہین تہے (بلکہ ایام حج مین عمرہ بجالانا ایام جاہلیت سے برا جانتے تہے) **ف** یعنی جن صحابہ نے آپکی لبیک پر کچہ لفظ زیادہ کیے تو آپ نے منع نہین کیا اس سے **سترہوان** مسئلہ معلوم ہوگیا کہ لبیک مین زیادتی آپ نے منظور کی اور یہ جو کہا توحید کے ساتہ اس سے معلوم ہوا کہ مشرک **لوگ** جو شرک کی باتین بڑہاتے تہے اون کو حضرت نے نکال دیا اور اکثر علماء نے کہا ہے کہ فقط اوتنا ہی لبیک کہنا جتنا حضرت سے ثابت ہے مستحب ہے اور یہی قول ہے امام مالک اور شافعی کا **ح** یہانتک کہ جب ہم بیت اللہ مین آئے آپ کے ساتہ آپ نے چہوا رکن کو (یعنے حجر اسود کو) اور طواف مین تین بار اوچہل اوچہل کر چہوٹے چہوٹے ڈگ رکہہ کر شانے ہلاکر اوچہال کر چلے اور چار بار عادت کی موافق چلے پہر مقام ابراہیم پر آئے اور یہ آیت پڑہی وَاتَّخِذُوْا

عَلّٰی سورہ حج ۴

مِنْ مَقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى یعنے مقرر کرو مقام ابراہیم کو نماز کی جگہہ اور مقام کو اپنے اور بیت اللہ کے بیچ مین کیا
پہر سیرپاب پکہتے تہے اور مین نہین جانتا کہ اونہون نے ذکر کیا ہو مگر نبی ہی صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر
کیا ہوگا کہ آپ نے پڑہین دو رکعتین اور اون مین قل ہو اللہ احد اور قل یا ایہا الکفرون پڑہا پہر لوٹ کر
گئے آپ حجر اسود کے پاس اور اُسکو بوسہ دیا اور نکلے اوس دروازے سے جو صفا کی طرف ہے **فائدہ** اس سے
کئی مسئلے معلوم ہوئے چنانچہ **اٹھارہوان** یہ ہے کہ طواف قدوم مین آپ نے تین بار رمل کیا اور
چار بار بدستور متعارف چلے اس سے ثابت ہوا کہ طواف قدوم سنت ہے اور اُسپر ساری امت کا اتفاق ہے
اونیسوان یہ کہ طواف سات پہیرے ہے **بیسوان** یہ کہ رمل تین پہیرون مین اول کے سنت ہے اور
رمل اوس چال کو کہتے ہین اور ہر پہیرے کو شوط کہتے ہین اور اصحاب شافعیہ کا قول ہے کہ ایک
طواف مین خواہ حج کا ہو یا عمرہ کا رمل سنت ہے اور سوا حج اور عمرے کے جو طواف ہو اُس مین رمل سنت
نہین اور جلدی چلنا بہی ایک ہی مین سنت ہے دوسری طواف مین نہین اور رمل مین شافعی کے دو قول مشہور
ہین اصح قول یہ ہے کہ جلدی چلنا اُس طواف مین سنت ہے جس کے بعد سعی ہے ورنہ نہین اور یہ صورت
طواف قدوم اور طواف افاضہ مین ہو سکتی ہے کہ ان دونون کے بعد سعی ہو سکتی ہے اور طواف وداع
مین نہین ہو سکتی اور دوسرا قول یہ ہے کہ جلدی نہ چلے مگر طواف قدوم مین خواہ اوسکے بعد سعی کا
ارادہ ہو یا نہ ہو اور اسیطرح طواف عمرہ مین جلدی چلے کہ عمرہ مین اوسکے بعد کوئی طواف نہین اور اسی
طرح سنت ہے اضطباع اور یہ **اکیسوان مسئلہ** ہے اضطباع یہ ہے کہ چادر کا بیچ داہنی بغل کے نیچے ڈالدے
اور دونون سرے ایک آگے سے ایک پیچھے سے لیکر بائین کندہے پر ڈالدے اور بایان کندہا کہلا رہے
کہ اُس مین ایک بہادری پائی جاتی ہے اور یہ اضطباع بہی اوسی طواف مین سنت ہے جسمین رمل سنت
ہے اور اصل رمل کی یہ ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمرہ قضا مین مکہ کو تشریف لائے تو مشرکان
مکہ نے کہا کہ انکو مدینے کے تپ نے دبلا کر دیا اور یہ سست ہو گئے سو آپ نے یارون کو حکم دیا کہ اس طرح
طواف کرین کہ کافرون پر رعب ہو جاوے اور بہادری اور قوت مسلمانون کے اوپر ظاہر ہو اور بعد
اس علت دور ہو جانے کے بہی یہ حکم حجۃ الوداع مین باقی رہا اب وہ قیامت تک سنت ہو گیا بخلاف
حصہ مولفۃ القلوب کے کہ وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین تہا اب نہ رہا۔ **بائیسوان**
مسئلہ یہ ہے کہ جب طواف سے فارغ ہو تو مقام ابراہیم کے پیچھے آکر دو رکعت طواف کی ادا کرے

اور اس مین اختلاف ہی کہ یہہ واجب ہی یا سنت اور شافعیہ کے اس ہین تین قول ہین **اول** اور سب سے صحیح اور پکا یہ ہی کہ یہ سنت ہین **دوسرا** یہ کہ واجب ہین **تیسرا** یہ کہ اگر طواف واجب ہے تو یہ بھی یقینًا واجب ہین اور اگر طواف سنت ہی تو یہ بھی سنت ہین اور بہر حال اگر کسی نے اُن کو نہ پڑہا تو طواف اسکا باطل نہین ہوتا اور مسنون یہی ہے کہ اُن کو مقام ابراہیم کے پیچھے پڑہے اور اگر وہان جگہہ نہ ملے تو حجر مین (یعنے حطیم مین پڑہی) اور نہین تو مسجد مین نہین تو مکہ مین نہین تو حرم مین اور اگر اپنے وطن مین جا کر پڑہے جب بھی روا ہے اور اگر کئی بار پورا طواف (یعنی سات سات شوط) کرکے پھر ہر طواف کے لیے دو دو رکعت ادا کرے تو بھی اصحاب شافعیہ کے نزدیک جائز ہے مگر خلاف اولی ہے اور مکروہ نہین اور اسی کے قائل ہین مسور بن مخرمہ اور عائشہ اور طاوٗس اور عطا اور سعید بن جبیر اور احمد اور اسحاق اور ابو یوسف اور مکروہ کہا ہے اسکو ابن عمر اور حسن بصری اور زہری اور مالک اور ثوری اور ابو حنیفہ اور ابو ثور اور محمد بن حسن اور ابن منذر نے اور نقل کیا ہے اسکو قاضی نے جمہور فقہا سے **تئیسوان** مسئلہ یہ ہی کہ طواف کی رکعتون مین پہلی رکعت مین قل یا ایہا الکافرون اور دوسری مین قل ہو اللہ احد پڑہنا سنت ہی **چوبیسوان** مسئلہ اس حدیث سی یہ معلوم ہوا کہ طواف قدوم کے بعد سنت ہی کہ جب دو رکعتون سی فارغ ہو تو پھر حجر اسود کو چھوئے اور باب الصفا سی نکلے اور اس پر اتفاق ہے کہ یہ چھونا واجب نہین اور اگر نہ چھوئے تو کچھ دم لازم نہین آتا اور یہی قول ہی امام شافعی کا **پچیسوان** مسئلہ یہ ہی کہ اس روایت مین قل ہو اللہ پہلی مذکور ہی اور قل یا ایہا الکافرون بعد تو معلوم ہوا کہ پہلی رکعت مین قل ہو اللہ پڑہے اور دوسری مین قل یا ایہا الکافرون اور اس سے ثابت ہوا کہ مقدم مؤخر سورتین پڑہنا روا ہے اگرچہ بعض جہال اس مین تعجب کرین اور بعضی روایتون مین اسکے برعکس بھی آیا ہے جیسے ہمنے تئیسوین مسئلہ مین لکھا ہے **ابن قیم** رحمۃ اللہ علیہ نے زاد المعاد مین فرمایا کہ طواف قدوم مین اختلاف ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیدل کیا یا سوار ہو کر اور جابر کی یہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ طواف قدوم پیدل تہا اور جن روایتون مین حجۃ الوداع مین اونٹ پر طواف کرنا آیا ہے مراد اس سے شاید طواف افاضہ ہو اور ابن حزم نے جو صفا اور مروہ کے طواف مین کہا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سوار تہے اونٹ پر اور تین بار دوڑایا اور چار بار آہستہ چلے اون کی غلطی ہے حقیقت مین یہ دوڑنا تین بار اور چار بار آہستہ چلنا یہ طواف بیت اللہ مین واقع ہوا ہے نہ سعی بین الصفا و المروہ مین پہر کہا ہے کہ صفا اور مروہ مین ہر بار بطن وادی (یعنے بیچ کے نشیب کی جگہہ مین جہان

اب دو سبز کہنبی کہڑے کر دیے ہین ان مین دوڑنا مسنون ہے اور باقی راہ مین آہستہ چلنا اور کہا ہے کہ مینے اپنے
استاذ شیخ ابن تیمیہ قدس اللہ روحہ سے پوچہا تو اونہون نے کہا کہ یہہ ابن حزم کی بہول ہے اور یہہ بہول ویسی ہے
ہے جیسے کسی نے کہا ہے کہ حضرت چودہ بار پہرے صفا اور مروہ کے بیچمین اور وہ یہ سمجہا کہ شاید آنے اور جانے
دونون کو ملا کر ایک سعی کہتے ہین اور ایسی ہی سات مرتبہ کرنا چاہیے حالانکہ یہ صریح غلط ہے اس لیے کہ اگر
ایسا ہوتا تو سعی صفا پر تمام ہوتی جہان سے شروع ہوئی تہی اور یہ بخوبی ثابت ہے کہ آپنے سعی مروہ پر ختم
کی اور صفا سے شروع کی **ح** پہر جب صفا کے قریب پہنچے (وہ ایک پہاڑ کا نام ہے جو کعبہ کے دروازے سے
بیش پچیس قدم پر ہے) تو یہ آیت پڑہی إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰہِ (یعنے صفا اور مروہ دونون اللہ کی نشانیون
مین سے ہین) اور فرمایا آپنے کہ ہم شروع کرتے ہین جس سے شروع کیا اللہ تعالی نے اور آپ صفا
پر چڑہے یہانتک کہ بیت اللہ کو دیکہا اور قبلہ کیطرف مونہہ کیا اور اللہ کی توحید بیان کی اور اوسکی بڑائی
کی (یعنے لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر کہا اور کہا لا الہ الا اللہ سے ہزم الاحزاب وحدہ تک (یعنے کوئی معبود
لائق عبادت کے نہین سوا اللہ تعالی کے اکیلا ہے وہ پورا کیا اوسنے اپنا وعدہ (یعنے دین کے پہیلانے
کا اور اپنے نبی کی مدد کا) اور مدد کی اوسنے اپنے غلام کی (یعنے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی)
اور شکست دی اوسنے اکیلے سب لشکرون کو پہر اوسکے بعد دعا کی پہر ایسا ہی کہا پہر دعا کی غرض تین بار ایسا ہی
کیا پہر اوترے اور مروہ کیطرف چلے یہانتک کہ جب آپکے قدم میدان کے بیچ مین اوترے تو دوڑے یہانتک
کہ جب چڑہ گئے تو پہر آہستہ چلنے لگے یہانتک کہ مروہ پر پہونچے پہر مروہ پر بہی ویسا ہی کیا جیسے کہ صفا پر
کیا تہا (یعنے وہ کلمات کہے اور دعا کی قبلہ رخ کہڑے ہو کر یہانتک کہ جب طواف تمام ہوا مروہ پر (یعنے
سات شوط ہو چکے) **ف** ان سے بہت مناسک معلوم ہوئے چنانچہ **چہبیسوان** مسئلہ یہ ہے
کہ سعی صفا سے شروع کرنا چاہیے اور یہی قول ہے شافعی اور مالک اور جمہور کا اور نسائی مین آیا ہے کہ آپ
نے صحابہ کو حکم فرمایا کہ شروع کرو وہین سے جہان سے شروع کیا ہے اللہ نے اور اسناد اوسکی صحیح ہے
اور **ستائیسوان** مسئلہ یہ ہے کہ صفا اور مروہ پر چڑہنا چاہیے اور اس چڑہنے مین اختلاف ہے
جمہور شافعیہ نے کہا ہے کہ چڑہنا سنت ہے نہ شرط ہے نہ واجب ہے اور اگر کوئی اوسپر نہ چڑہا تو سعی صحیح ہو
گئی مگر فضیلت فوت ہوئی اور ابو حفص بن وکیل شافعی کا قول ہے کہ سعی صحیح نہین ہوئی اور صواب وہی
قول اول ہے مگر ضرور ہے کہ صفا کی درز مین ایڑیان لگا کر سعی شروع کرے اور مروہ کی درز مین پیر کی

اونگلیاں لگاکر تمام کرے کہ سعی ناقص نہو **اٹھائیسواں** یہ ہی کہ مستحب ہی کہ اتنا چڑہے کہ کعبہ دکھائی
دی اگر ممکن ہو ورنہ خیر **اونتیسواں** یہ ہے کہ مستحب ہی بلکہ مسنون ہی کہ صفا پر کھڑا ہوا اور وہی دعیات
پڑہے اور دعا کرے قبلہ رخ ہوکر اور تین بار ذکر اور تین بار دعا کرے اور بعضوں نے کہا تین بار ذکر
اور دو بار دعا کرے مگر قول اول صحیح ہے اور اس دعا مین اشارہ ہی کہ جنگ احزاب مین تمام قبائل عرب
مدینہ پر چڑہ آئے تھے اللہ تعالی نے انکو بہگا دیا اور یہہ جنگ جسکو خندق کہتے ہین چوتہے سال ہجرت
کے یا پانچوین سال مین ماہ شوال مین واقعہ ہوئی **تیسواں** یہ کہ وادی کے بیچ مین دوڑنا مستحب ہے باقی
چلنا حسب عادت اور اس دوڑنیکو سعے کہتے ہین اور ہر بار مین جب وادی کے بیچ مین پہونچے دوڑکر چلے
اور اگر کسینے اس کو ترک کیا تو فضیلت فوت ہوئی یہ مذہب ہے شافعی کا اور ان کے موافقین کا اور امام
مالک نے کہا ہے کہ جو خوب نہ دوڑا اوسپر دوبارہ اعادہ واجب ہی اور ایک دوسری روایت بہی اون سے
آئی ہے **اکتیسواں** مسئلہ یہ ہی کہ مروہ پر پہنچکر بہی وہی ذکر اور دعا کرے جو صفا پر کی ہے اور یہہ
متفق علیہ مسئلہ ہے۔ **بتیسواں** مسئلہ یہ ہے کہ معلوم ہوا کہ سعے آپ کی مروہ پر تمام ہوئی تو
صفا سے مروہ پر پہنچنا یہہ ایک پہیرا ہوا اور وہان سے پہر صفا پر آنا دوسرا پہیرا ہے ایسے ہی سات
پہیرے چاہیین اور یہی مذہب ہے جمہور سلف وخلف کا صرف دو شخصون نے غلطی اور خطا سے ہمار اخلاف
کیا ہے اور کہا ہے کہ صفا سے جانا اور پہر صفا پر آجانا یہ ایک پہیرا ہوا غرض ایسے ہی سات پہیرے کہ جمہور
کے حساب سے چودہ پہیرے ہوتے ہین ضرور ہی اور یہہ قول اون کا اس حدیث سے مردود ہو گیا اس لیے کہ
اس صورت مین سعی صفا پر تمام ہوتی اور اسمین مذکور ہے کہ مروہ پر تمام ہوئی اور وہ دو شخص ابن بنت
شافعی اور ابو بکر صیرفی ہین اصحاب شافعیہ سے اور اب عمل ساری امت کا جمہور کے موافق ہے اور
ابن قیم رحمۃ اللہ تعالے علیہ نے زاد المعاد مین اون صاحبون کے قول کو خطا کہا ہے **ح** تو آپ نے
فرمایا کہ مجھے اگر پہلے سے معلوم ہوتا اپنا کام جو بعد معلوم ہوا تو مین ہدی ساتھ نہ لاتا (اور مکہ ہی مین خرید
لیتا) اور اپنے اس احرام حج کو عمرہ کر ڈالتا تو اب تم مین سے جسکے ساتھ ہدی نہ ہو وہ احرام کھول ڈالے
(یعنے طواف وسعی تو ہو چکی) اور عمرہ کے افعال پوری ہو گئے) اور اسکو عمرہ کرلے پہر سراقہ ابن مالک بن
جعشم کھڑے ہوے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ یہ حج کو عمرہ کر ڈالنا ہمارے اسی سال کے لیے خاص ہے
یا ہمیشہ کے لیے ہی اجازت ہی تو آپنے فرمایا کہ ہمیشہ کے لیے اجازت ہی اور ہمیشہ کے لیے ہی اور حضرت علی

مین سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹ لیکر آئے اور حضرت فاطمہ کو دیکھا کہ اُن مین ہین جنہون نے احرام کہولڈالا
اور رنگین کپڑے پہنی ہوئے ہین اور سرمہ لگائے ہوئے ہین تو حضرت علی نے بُرا مانا تو اونہون نے فرمایا کہ
میرے باپ نے حکم فرمایا اسکا پہر راوی نے کہا کہ حضرت علی عراق مین فرماتے تہے کہ مین رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس گیا غصہ کرتا ہوا حضرت فاطمہ پر اس احرام کہولنے کے سبب سے جو اونہون نے کیا تہا
پوچہنے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسبابت کو جو مین نے ذکر کی اور آپ کو خبر دی مین نے کہ
مینے اُسکو بُرا جانا تو آپنے فرمایا کہ فاطمہ نے سچ کہا سچ کہا (یعنے مین ہی نے اونکو احرام کہولنے کا
حکم دیا ہے) پہر آپنے فرمایا کہ تمنے کیا کہا جب حج کا قصد کیا تو مین نے عرض کی کہ مین نے کہا یا اللہ مین
اہلال کرتا ہون اوسکا جسکا اہلال کیا ہے تیرے رسول نے تو آپنے فرمایا میرے ساتہہ ہدی ہے (اسلیے مین
نے احرام نہین کہولا) اب تم بہی احرام نہ کہولو کہا جابر نے کہ پہر وہ اونٹ جو حضرت علی یمن سے لائے
تہے اور جو نبی صلے اللہ علیہ وسلم اپنے ساتہہ لائے سب ملکر سو اونٹ ہوگئے کہا جابر نے کہ پہر سب لوگون
نے احرام کہولڈالا اور بال کترائے مگر نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اور جن کے ساتہہ قربانی تہی (کہ وہ محرم
ہی رہے) **ف** قولہ مجہے اگر پہلے سے معلوم ہوتا الخ اس سے معلوم ہوگیا کہ انبیا کو علم غیب نہین
ہوتا جبتک اللہ پاک کسیبات کی خبر بذریعہ وحی یا الہام صحیح کے نہ دے جبتک بات معلوم کرلینا اون کا کام
نہین اور یہ بہی معلوم ہوا کہ آپنے آرزو کی کہ اگر ہدی ساتہہ نہوتی تو احرام حج کا عمرہ کرکے فسخ کرڈالتا
کہ اس مین آسانی اور سہولت ہے امت کے لیے اور آپ کی عادت تہی کہ جب اختیار دیا جاتا آپ کو دو باتون
مین تو اوسے اختیار کرتے جو آسان یا آسان تر ہوتی اور اس سے باطل ہوگیا قول اون لوگون کا جو حج
کے فسخ کے قائل نہین عمرہ کرکے اور بڑہی تائید ہوئی مذہب ظاہریہ کی جو فسخ حج بعمرہ کے قائل ہین اور اسکے
تابعین دو عذر بڑے پیش کرتے ہین **اول** یہہ کہ جب صحابہ مین اختلاف ہوا اُس کے جواز وعدم جواز
مین تو احتیاط یہی ہے کہ فسخ نہ کرے اور اس کا **جواب** تو اتنا ہی کافی ہے کہ احتیاط جب ہوتی
ترک فسخ مین کہ سنت رسول الثقلین ہمپر ظاہر نہوتی اور جب آپ کی سنت ظاہر ہوگئی اور آپ کی
قیامت تک کے لیے فرمادیا سراقہ بن جعشم کے جواب مین تو اب احتیاط اتباع سنت مین ہے نہ ترک
سنت مین اور **دوسرا** عذر یہہ ہے کہ آپ نے صحابہ کو فسخ حج کا حکم اسلیے دیا کہ معلوم ہوجاوے
اون لوگون کو کہ عمرہ حج کے مہینون مین جائز ہے اسلیے کہ جاہلیت کے زمانہ مین عمرہ حج کے مہینون مین

ممنوع جانتے تھے اور یہ عذر اس سے بھی لغو ہے اور اسکا جواب **اول** یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
اس سے پہلے تین عمرے کر چکے تھے اور وہ تینون ذی قعدہ کے مہینے مین ہوئے تھے اور ذی قعدہ حج کے
مہینون مین ہے تو اب امر ممنوع کے بجا لانے کی جسکو تم منع کرتے ہو کیا ضرورت تھی **دوسری** یہ
کہ صحیحین مین روایات متعددہ مین یہ امر مذکور ہو چکا ہے کہ آپ نے میقات پر اجازت دی کہ جو چاہے
عمرہ کا احرام کرے جو چاہے حج کا جو چاہے حج وعمرہ دونون کا پھر اسی سے معلوم ہو گیا کہ عمرہ حج کے مہینون
مین جائز ہو گیا اب فسخ کی کیا ضرورت رہی **تیسرے** یہ کہ آپ نے بخوبی تصریح کر دی اور صاف فرما دیا
کہ جس کے پاس ہدی نہین ہے وہ احرام کھولڈالے اور جس کے ساتھہ ہدی ہے وہ محرم رہے اور آپ نے
بھی آرزو کی کہ اگر مین ہدی نہ لاتا تو احرام کھول ڈالتا غرض دونون قسم کے محرمون مین آپنے فرق کیا
تو بخوبی ثابت ہو گیا کہ احرام ہرگز مانع فسخ نہین بلکہ ہدی کا ساتھہ لانا مانع فسخ ہے اور تم جو علت فسخ کی
بیان کرتے ہو (یعنے تا صحابہ کو معلوم ہو جاوے کہ ایام حج مین عمرہ درست ہے) یہ ہر محرم مین پائی
جاتی ہے اور یسی نہین ہے کہ ایک محرم مین پائی جاوے اور دوسرے مین نہ پائی جائے حالانکہ
رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدی کو فارق ٹھیرایا کہ جو لایا ہے وہ فسخ نکرے اور جو نہین لایا ہے وہ
فسخ کردے ۔ اور اگر وہ علت ہوتی جو تم نے کہی ہے تو سب کو فسخ کا حکم دیا جاتا غرض اسیطرح کے
گیارہ جواب مانعین فسخ کو علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے زاد المعاد مین دیے ہین (فمن اراد الزیادۃ
فلیرجع الیہ) اور یہ جو مذکور ہوا یعنے علم غیب نہونا **تینتیسوان** مسئلہ ہے اسحدیث کا اور جواز فسخ
حج **چونتیسوان** اور یہ جو ہے کہ حضرت علی نے برا مانا الخ اس سے معلوم ہوا **پینتیسوان**
مسئلہ کہ ضرور ہی شوہر کو کہ اگر کوئی خلاف شرع بات بی بی سے دیکھے تو اوس پر غصہ کرے اور مانع
ہو اگرچہ وہ پیغمبر زادی ہو پھر اوروں کا تو کیا ذکر ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو تو یہی خیال ہوا
پھر جب حضرت کی اجازت معلوم ہو گئی چپ ہو گئے **چھتیسوان** مسئلہ یہ ہے کہ حضرت علی کی
لبیک سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی یون احرام باندھے کہ یا اللہ میرا احرام وہی ہے جو فلان شخص کا
احرام ہو تو یہ روا ہے **سینتیسوان** مسئلہ یہ ہے کہ راوی نے جو کہا کہ اونہون نے بال
کترائے اور اس سے معلوم ہوا کہ کترانا بھی روا ہے گو منڈانا سر کا افضل ہے مردون کو مگر صحابہ
نے یہان افضل پر اسلیے عمل نکیا کہ اگر منڈاتے تو حج کے وقت مطلق بال نرہتے اسلیے

یہان تقصیر پر کفایت کی اور حلق نہ کیا ح پہر جب ترویہ کا دن ہوا (یعنے آٹہوین تاریخ ذی الحجہ کی)
توسب لوگ منا کو چلے اور حج کی لبیک پکاری اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہی سوار ہوئے اور منی میں
ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا اور فجر (پانچ نمازین) پڑہین پہر تہوڑی دیر ٹہیرے یہان تک کہ آفتاب
نکل آیا اور حکم فرمایا آپنے اوس خیمہ کا جو بالون کا بنا ہوا تہا کہ لگا دیا جاوے نمرہ مین (کہ نام ہے ایک مقام
کا) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلے اور قریش یقین کرتے تہے کہ آپ مشعر الحرام مین وقوف کرینگے
جیسے سب قریش کے لوگون کی عادت تہی ایام جاہلیت مین اور آپ وہان سے آگے بڑہ گئے یہان
تک کہ عرفات پہنچے اور آپنے خیمہ اپنا نمرہ مین لگا پایا اور اوس مین اوترے یہانتک کہ جب آفتاب ڈہل گیا
آپنے حکم فرمایا کہ قصوا اونٹنی کسی گئی اور آپ وادی کے بیچ مین پہنچے اور خطبہ پڑہا لوگون پر اور فرمایا
کہ تمہاری خون اور اموال ایک دوسرے پر حرام مین جیسے آج کے دن کی حرمت ہے اس مہینے کے اندر
اس شہر کے اندر اور ہر چیز زمانہ جاہلیت کی میرے دونون پیرون کے نیچے رکھدی گئی (یعنے
ان چیزون کا اعتبار نہ رہا) اور جاہلیت کے خون بے اعتبار ہوگئے اور پہلا وہ خون جو مین اپنے
خونون مین سے معاف کیے دیتا ہون ابن ربیعہ کا خون ہے کہ وہ دودہ پیتا تہا بنی سعد مین اور اوسکو ہذیل
نے قتل کرڈالا (غرض مین اوسکا بدلا نہین لیتا) اور اسیطرح زمانہ جاہلیت کا سود سب چہوڑ دیا
گیا (یعنے کوئی اوسوقت کا چڑہا سود نہ لے نہ دے) اور پہلا جو سود کہ ہم اپنے یہان کے سود مین سے چہوڑ
دیتے ہین (اور طلب نہین کرتے) عباس بن عبد المطلب کا سود ہے اس لیے کہ وہ سب معاف کردیا گیا
اور تم لوگ اب ڈرو اللہ سے کہ عورتون پر زیادتی نہ کرو اسلیے کہ انکو تمنے اللہ پاک کی امان مین لیا ہے
اور حلال کیا ہے تمنے اون کے ستر کو اللہ تعالی کے کلمہ سے اور تمہارا حق اون کے اوپر یہ ہے کہ تمہارے
بچہونے پر کسی ایسے شخص کو نہ آنے دین (یعنے تمہاری گہر مین) جسکا آنا تم کو ناگوار ہو پہر اگر وہ ایسا
کرین تو انکو ایسا مارو جو سخت چوٹ نہ لگے (یعنے ہڈی وغیرہ نہ ٹوٹے کوئی عضو ضائع نہ ہو حسن صورت
مین فرق نہ آوے کہ تمہاری کہیتی اوجڑ جاوے) اور انکا حق تمہارے اوپر اتنا ہے کہ روٹی اون
کی اور کپڑا اون کا دستور کے موافق تمہاری ذمہ ہے اور تمہاری درمیان چہوڑی جاتا ہون مین
ایسی چیز کہ اگر تم اوسے مضبوط پکڑے رہو تو کبہی گمراہ نہ ہو اللہ کی کتاب اور تم سے سوال ہوگا (قیامت
مین) اور میرا حال پوچہا جاوے گا پہر تم کیا کہوگے تو سبنے عرض کی کہ ہم گواہی دیتے ہین کہ بیشک

آپ نے اللہ پاک کا پیغام پہنچایا اور رسالت کا حق ادا کیا اور اُمت کی خیر خواہی کی پھر آپ نے اشارہ کیا اپنی انگشت شہادت (کلمہ کی اونگلی) سے کہ آپ اُسے آسمان کیطرف اُٹھاتے تھے اور لوگون کیطرف جھکاتے تھے اور فرماتے تھے یا اللہ گواہ رہو یا اللہ گواہ رہو تین بار یہی فرمایا اور یون ہی اشارہ کیا پھر اذان اور تکبیر ہوئی اور ظہر کی نماز پڑہی اور پھر اقامت کہی اور عصر پڑہی اور ان دونون کے بیچ مین کچہ نہین پڑہا (یعنے نفل سنت وغیرہ) **ف** اس سے کئی مسائل معلوم ہوئے چنانچہ مع مسائل سابقہ **اڑتیسوان** مسئلہ یہ ہے کہ آپ نے حج کے لیے آٹھوین تاریخ منا کا ارادہ کیا اس سے معلوم ہوا کہ جو مکہ مین ہو وہ آٹھوین تاریخ احرام باندہے اور یہی مذہب ہے امام شافعی اور اُن کے موافقین کا کہ اون کے نزدیک افضل یہی ہے اسی حدیث کرو سے **اونتالیسوان** یہ کہ سنت یہی ہے کہ آٹھوین تاریخ سے پہلے منا نہ جاوے اور امام مالک نے پہلے اس سے جانیکو مکروہ کہا ہے اور بعض سلف نے کہا ہے کچہ مضائقہ نہین اگر پہلے جاوے اور یہ جو فرمایا کہ آپ بہی سوار ہوئے اس سے **چالیسوان** مسئلہ معلوم ہوا کہ اس جگہہ مین سوار ہونا افضل ہے پیدل چلنے سے جیسے اور راہون مین حج کے سوار ہونا افضل ہے پیدل چلنے سے اور امام نووی نے اسی کو صحیح کہا ہے اور امام شافعی کا ایک قول ضعیف یہی ہے کہ پیدل چلنا افضل ہے **اکتالیسوان** یہ کہ منا مین یہ پانچ نمازین پڑہنا مسنون ہے جیسے حضرت نے پڑہین **بیالیسوان** یہ کہ منے مین اس شب یعنے نوین رات کو رہنا سنت ہے اور یہ رہنا مسنون ہے کچہ رکن نہین نہ واجب ہے اور اگر کسی نے اُسکو چھوڑ دیا تو اوسپر دم واجب نہین ہوتا اور اُسپر اجماع ہے **تینتالیسوان** یہ کہ یہ جو کہا جب آفتاب نکل آتا اس سے ثابت ہوا کہ منی سے نہ نکلے جب تک آفتاب طلوع نہو اور یہہ سنت ہے باتفاق **چوالیسوان** یہ کہ نمرہ مین اوترنا مستحب ہے اس لیے کہ سنت یہ ہے کہ عرفات مین داخل نہون جب تک آفتاب ڈہل نہ جاوے پھر جب آفتاب ڈہلجاوے ظہر اور عصر ملاکر پڑہین پھر عرفات مین داخل ہون اس لیے نمرہ مین اوترنا مسنون ہوا پھر جسکا خیمہ ہو لگا یا جاوے اور زوال کے قبل غسل کرین وقوف عرفات کے لیے پھر جب زوال ہو جاوے امام لوگون کے ساتھہ مسجد ابراہیم مین جاوے اور وہان دو چھوٹے چھوٹے خطبہ پڑہے اور دوسرا خطبہ بہت چھوٹا ہو پھر بعد اسکے ظہر اور عصر دونون کو جمع کرکے ادا کرے پھر نماز سے فارغ ہو کر موقف مین جاوے **پینتالیسوان** مسئلہ یہ ہے کہ معلوم ہوا کہ محرم کو خیمہ مین یا اور سایہ کے نیچے رہنا درست ہے **چھیالیسوان** خیمون کا

رکھنا روا ہی بالون کے ہون خواہ اور کسی چیز کے اور نمرہ ایک موضع ہے عرفات کے بغل مین اور عرفات مین داخل نہین قولہ قریش یقین کرتے تھے اسکا مطلب یہ ہی کہ قریش تمام عرب کے خلاف کرتے تھے کہ عرب لوگ عرفات مین جاکر وقوف کرتے اور قریش مزدلفہ مین کھڑے رہتے اور کہتے کہ ہم اللہ تعالی کے گھر والے ہین ہم حرم سے باہر نہ جاوینگے اور مزدلفہ حرم مین ہے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بفرمان واجب الاذعان قرآن کے عرفات مین جاکر وقوف کیا جیسے اللہ صاحب نے فرمایا ہے ثُمَّ اَفِیْضُوْا مِنْ حَیْثُ اَفَاضَ النَّاسُ یعنے پھر لوٹو وہان ہی جہان سے سب لوگ لوٹتے ہین یعنے عرفات سے قولہ یہانتک کہ جب آفتاب ڈھل گیا اس سے **سینتالیسوان** مسلہ ثابت ہوا کہ عرفات مین داخل ہونا قبل صلوۃ ظہر و عصر کے خلاف سنت ہی قولہ آپ وادی کے بیچ مین پہنچے الخ یہ وادی وادی عرنہ ہے جسمین عین کو پیش را کو زبر اسکے بعد نون ہے اور عرنہ عرفات مین داخل نہین امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اور تمام علما کا یہی قول ہے مگر امام مالک فرماتے ہین کہ عرفات مین ہے قولہ پھر خطبہ پڑھا الخ اس سے **اڑتالیسون** مسلہ معلوم ہوا کہ خطبہ یہان مستحب ہی امام کو عرفہ کے دن اور یہ باتفاق امت مسنون ہے اور جمہور کا یہی قول ہے اور خلاف کیا ہے اس مین مالکیہ نے اور مذہب شافعی کا یہ ہے کہ حج مین چار خطبہ سنت ہین **ایک** تو ساتوین تاریخ ذیحجہ کی کعبہ کے پاس بعد ظہر کے **دوسرے** یہی جو مذکور ہوا عرفہ مین عرفات کے دن **تیسرے** یوم النحر مین یعنے دسوین تاریخ **چوتھی** کو حج کے دن منے سے جسکو یوم نفر اول کہتے ہین اور وہ ایام تشریق کا دوسرا دن ہے یعنے بارہوین تاریخ اور اصحاب شافعیہ نے کہا ہے کہ یہ سب جگہہ ایک ہی ایک خطبہ ہے مگر عرفات کے دن کہ اوس مین دو ہین اور اسیطرح یہ سب خطبے بعد نماز ظہر کے ہین مگر خطبہ عرفات کہ وہ قبل ظہر کے ہے اور ہر خطبہ مین احکام ضروری حج کے تعلیم کرنا ضرور ہین **قولہ** اور تمہارے خون اور اموال الخ اس مین بڑی تاکید فرمائی کہ جیسے عرب کو اسدن کی حرمت اور اس ماہ کی حرمت اور اس شہر مکہ کی حرمت بخوبی معلوم تھی ویسے ہی ایک دوسرے کو مارنا مال لوٹنا ایذا دینا اسکو آپنے حرام فرمایا اور اس سے ثابت ہوا **اونچاسوان** مسلہ کہ نظیر دینا اور مثال بیان کرنا اور تشبیہ دینا درست ہے جیسے آپ نے یہان مال وجان کی حرمت کی تشبیہ دی **قولہ** ہر چیز ایام جاہلیت کی میرے پیرون کے نیچے ہے الخ اس سے مقصود یہ ہے کہ بیع و شرا اور معاملات ایسے کہ جن مین ابھی قبضہ نہین اور خون ایسے جسکا قصاص نہین

لیا گیا اور سود جو وصول نہین کیا گیا اُس کا مطالبہ اب نہ کرنا چاہیے اور یہ سب باطل اور لغو ہو گیا اور ابن ربیعہ
کا نام محققون نے لکھا ہے کہ ایاس تھا بیٹا ربیعہ کا وہ بیٹا حارث کا وہ بیٹا عبد المطلب کا اور بعضون نے
اس کا نام حارثہ کہا ہے اور یہ لڑکا چھوٹا تھا اور گھرون مین گھٹنیان چلتا تھا اور بنی سعد اور بنی لیث
کے بیچ مین لڑائی ہوئی اور اُس کے ایک پتھر لگا اور مرگیا یہ قول ہے زبیر بن بکار کا اور یہ جو فرمایا ڈرو بیچ
سے عورتون کے الخ اس سے **پچاسوان** مسئلہ ثابت ہوا کہ عورتون کے ساتھ حسن سلوک اور اخلاق اور
محبت اور نرمی سے بسر کرنا ضرور ہے اور اس بارہ مین بہت احادیث آئی ہین اور بہت ڈرایا ہے آپ
نے اونکی حق تلفی سے اور فرمایا ہے کہ تم مین سب سے بہتر وہ ہے جو عورتون کے ساتھ اچھی طرح رہتا ہے اور
امام نووی کی اس بارہ مین ایک کتاب ہے ریاض الصالحین آور یہ جو فرمایا حلال کیا ہے تمنے اون کے
ستر کو الخ یعنے اللہ تعالی نے فرمایا ہے فامساک بمعروف او تسریح باحسان اس حکم سے خدا تعالی کے
اُن کے فروج تم پر حلال ہوئے ہین تو اسکا خیال رکھو کہ اُنہے تکلیف ند و اور اُن کے حقوق تلف نہ کرو
یا مراد اس سے یہ آیت ہے فانکحوا ما طاب لکم من النساء یا مراد کلمہ سے ایجاب و قبول ہے اور یہ کلمہ اللہ ہی نے
بتایا ہے آور یہ جو فرمایا تمہارے بچھونے کو الخ اس سے زنا مراد نہین اسلیے کہ اس مین تو رجم ہے یعنے
پتھر اور کرکے مار ڈالنا بلکہ مراد یہ ہے کہ کسی غیر کے ساتھ تخلیہ نہ کرین یا کسی کو گھر مین آنے ندین جب تک
کی اجازت نہ ہو خواہ مرد ہو خواہ عورت خواہ اجنبی ہو خواہ بی بی کے محارم مین سے ہو غرض بغیر اجازت
شوہر کے کسی کو گھر مین آنے نہ دینا چاہیے پھر خواہ اجازت زبان سے پائی جاوے خواہ عرف و عادت سے
اکاون یہ مسئلہ ہے کہ عورت کو مارنا تنبیہ اور تادیب کے لیے مگر ایسی ہی ضرب ہو کہ جس سے ضرر شدید
نہ پہنچ جاوے اور اگر ایسی مار ماری جو درست ہے یعنے اُس مین ضرر شدید نہ تھا اور اتفاق سے وہ مرگئی
تو اوسپر (یعنے زوج پر) دیت ہے اور زوج کے عاقلہ پر اوسکی ادا واجب ہے اور زوج اپنے مال سے کفارہ
دے **باون** قولہ روٹی اونکی الخ معلوم ہوا کہ خرچ عورت کا اور کہلانا پلانا اور کپڑا دستور کے موافق
زوج پر واجب ہے اور یہ مسئلہ اجماعی ہے کسی کا اس مین اختلاف نہین **ترپن** وصیت کی آپ نے
قرآن کے تمسک پر اور فرمایا کہ جب تک اسکو پکڑے رہوگے گمراہ نہ ہوگے اور حد بیان کی ہدایت کی اُس کے
تمسک تک معلوم ہوا کہ جس نے قرآن چھوڑ دیا یعنے اوسکی اوامر پر عمل نکیا نواہی سے نہ بچا قصص سے
عبرت نہ پکڑی خبرون کی تصدیق نہ کی وعدون کی امید نرکہی وعیدون سے خوف نہ کیا صفات باری پر

یقین نہ لایا وہ گمراہ ہوا یہ اوسکا حال ہے جو قرآن کے معانی اور مطالب کو جانتا ہے اور عمل نہین کرتا ہے
پہر اُسکا حال پوچہتے ہو جو کم بخت قل ہو اللہ کے معنے بہی نہین جانتا اور اُس بدبخت شقی ازلی کا کیا ذکر ہے
جو مردود و ملعون یہ خیال رکہتا ہے کہ قرآن مجید کا ترجمہ پڑہنے سے آدمی گمراہ ہوجاتا ہے یا کہتا ہی
کہ بے فقہ کے قرآن پڑہنے سی گمراہ ہوجاتا ہے یا خیال کرتا ہے کہ بے فقہ جانے حدیث پہ چلنیں سے گمراہ
ہوجاتا ہے غرض یہ سب شعبہ ہین ضلالت وگمراہی کے کہ اللہ تعالی اُس سی ہر مسلمان کو بچاوے ۔
چون مسئلہ یون پورے ہوے کہ آپ نے خبر دی کہ تم سے سوال ہوگا میرے حال سی یہ خبر دی آپنے
قیامت کے سوال سی کہ ہر اُمت سی ہوگا اور ہر نبی سے اور روایت بخاری حضرت عیسی علیہ السلام کی قرآن
شریف مین اور روایت بخاری حضرت نوح علیہ السلام کی حدیث مین اوسی جنس سے ہے **پچپین** مسئلہ
یون پوری ہوئے کہ آپنے اشارہ کیا آسمان کی طرف اور کہا یا اللہ الی آخرہ اس سی معلوم ہوا کہ اللہ پاک
جل جلالہ وجل شانہ اپنی ذات مقدس سی عالم کے اوپر ہے اور یہی عقیدہ تہا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم
کا اور اسیلیے آپنے اشارہ حسی کیا اوسکی طرف اور باطل ہوا مذہب خبیثان امت گرفتاران جہمیت
کا جو قائل ہین کہ خداوند تعالی ہر جگہہ ہے یا زعم مین کہ جیسے عرش پر ہے ویسی ہی فرش پر ہے یا
مدعی ہین کہ جیسے عالم کے اوپر ہے ویسے ہی نیچے ہے اور معلوم ہوا کہ یہی عقیدہ تہا صحابہ کا جو بہرور
انبیا کا تہا اس لیے کہ اگر ایک صحابی کا خیال بہی اوسکے موافق نہوتا تو وہ برق کیطرح چمک کے حضرت
سے سوال کرتا اور آپکے جواب باصواب مین اپنی صلاح دین و دنیا جانتا اور آپ کے قول ذیشان کو جان
جہان اور نور ایمان تصور کرتا اور ظاہر ہے کہ ایسا اجماع صحابہ کا جیسے عرفات مین تہا کبہی کاہے کو
ہوا ہی غرض اس حدیث نے اطفال جہمیہ کو یتیم کر دیا اور افراخ فلاسفہ کو بے مادر و پدر اور معتزلہ اور
منکران صفات کو جن کے اقوال شذر و مذر وقوع ہوئے ہین ملک ایمان سے شہر بدر کر دیا غرض جب
ثابت ہوا کہ ایک اعرابی بہی اُسپر متعجب ہوا اور کسی بدوی نے اوسپر کچہ سوال نہ کیا تو اب جو دنی علم
و دنی فہم اُس کے خلاف عقیدہ رکہے وہ پلے سرے کا گنوار اور حد درجے کا کندہ ناتراش کج فہم و بدنہاد
بدعقیدہ و بدمعاش ہے **چہپن** مسئلہ یون پوری ہوئے کہ آپ نے ظہر اور عصر ملا کر پڑہے اور اُمت کا
اسپر اجماع ہے کہ یہہ جمع یہان جائز ہے اور مشروع ہے مگر اس کے سبب مین اختلاف ہے کسی نے کہا سبب
اسکا بجا آوری نسک ہے اور یہ مذہب ابی حنیفہ اور بعض اصحاب شافعی کا ہے اور اکثر شافعیہ نے کہا سبب

اسکا سفر ہے اور انلوگون کا قول ہی کہ جو وہین رہتا ہو یا مکہ کا ہو کہ وہ دو منزل سے کم ہے تو اسکو جمع روا نہین
جیسے قصر روا نہین **ستاون** مسلہ یون پوری ہوے کہ جو شخص جمع کرے دو نمازون کو تو اسکو
لازم ہے کہ ترتیب سے پڑہے یعنی ظہر پہر عصر اور پہلے نماز کے لیے اذان اور اقامت اور دوسرے کے
لیے فقط اقامت کہے اور اُن کے بیچمین کچہ نہ پڑہے اور اس مین شافعیہ کا اتفاق ہے اور یہی صحیح ہے
ح پہر سوار ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہانتک کہ آئے کہڑے ہونے کی جگہہ مین پہر اونٹنی
کا پیٹ کر دیا پتہرون کیطرف اور پگ ڈنڈی کو اپنے آگے کر لیا اور قبلہ کیطرف مونہہ کیا اور کہڑے
رہے یہانتک کہ آفتاب ڈوب گیا اور زردی تہوڑی تہوڑی جاتی رہی اور سورج کی ٹکیا ڈوب گئی
اور اسامہ کو اپنے پیچھے بٹہا لیا اور لوٹے اور مہار قصوا کی اسقدر کہینچی ہوئی تہی کہ سر اُس کا
کجاوہ کے آگے مورک مین لگ گیا تہا (مورک وہ جگہہ ہے جہان سوار بعضے وقت تہک کر اپنا
پیر جو لٹکا ہوا رہتا ہے اوس جگہہ رکہتا ہے) اور آپ سیدہے ہاتہہ سے اشارہ کرتے تہے کہ اے
لوگون آسان آسان چلو آرام سے اور جب کسی ریت کی ڈہیری پر آجاتے (جہان بہیڑ کم پاتے)
تو ذرا مہار ڈہیلی کر دیتے یہان تک کہ اونٹنی چڑہ جاتی آخر مزدلفہ پہنچ گئے اور وہان مغرب اور
عشا پڑہی ایک اذان سے (جو مغرب کے پہلے کہی) اور دو تکبیرون سے اور اُن دونون
فرضون کے بیچمین نفل کچہ نہین پڑہے (یعنے سنت وغیرہ نہین پڑہی) پہر آپ لیٹ رہے یہانتک
کہ صبح برآمد ہوئی پہر فجر کی نماز ادا کی (سبحان اللہ کیسے کیسے خادم ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے کہ رات دن آپکے سونے بیٹہنے اوٹہنے جاگنے کہانے پینے پر نظر ہے اور ہر فعل مبارک کی
یاد داشت وحفاظت ہے اللہ تعالی رحمت کرے اُنپر) جب فجر خوب ظاہر ہوگئی اذان اور تکبیر کے
ساتہہ پہر قصوا (اونٹنی پر) سوار ہوئے یہانتک کہ مشعر الحرام مین آئے اور وہان قبلہ کیطرف
مونہہ کیا اور اللہ تعالی سے دعا کی اور اللہ اکبر کہا اور لا الہ الا اللہ کہا اور اُسکی توحید پکاری اور
وہان ٹھہرے رہے یہانتک کہ روشنی ہوگئی بخوبی اور لوٹے آپ وہان سے قبل طلوع آفتاب کے
اور فضل بن عباس کو اپنے پیچھے بٹہا لیا اور فضل ایک نوجوان اچہے بالون والا گورا اچھا خوب
صورت جوان تہا پہر آپ جب چلے تو ایک گروہ عورتون کا ایسا چلا جاتا تہا کہ ایک ایک اونٹ
پر ایک عورت سوار تہی اور سب چلی جاتین تہین اور فضل اُنکے طرف دیکہنے لگے سو رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے فضل کے منہہ پر ہاتہہ رکھدیا (اور زبان سے کچہ نہ فرمایا سبحان اللہ یہ اخلاق کی بات تہی
اور نہی منکر کس خوبی سے ادا کیا) اور فضل نے مونہہ اپنا دوسری طرف پہیر لیا اور پہر دیکہنے لگے (یہ اون
کی کمال اطمینان کی وجہ تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق پر) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
پہر اپنا ہاتہہ ادہر پہیر کر اون کے مونہہ پر رکہہ دیا تو فضل نے دوسری طرف مونہہ پہیر
کر پہر دیکہنے لگے یہانتک کہ بطن محسر مین پہنچے تب اونٹنی کو ذرا چلایا اور بیچ کی راہ لی جو جمرہ کبری
پر جا نکلتی ہے یہانتک کہ اُس جمرہ کے پاس آئے جو درخت کے پاس ہے (اور اُسکو جمرہ عقبی کہتے ہین)
اور سات کنکریان اُسکو مارین ہر کنکری پر اللہ اکبر کہتے ایسی کنکریان جو چٹکی سے ماری جاتی ہین (اور
دانہ باقلا کے برابر ہون) اور وادی کے بیچ سے کہڑے ہو کر مارین اسطرح کہ منے اور عرفات اور مزدلفہ
داہنی طرف اور مکہ بائین طرف رہا پہر نحر کی جگہہ آئے اور تریسٹہہ اونٹ اپنے دست مبارک سے نحر کیے
(قربان دست و بازویت شوم) باقی حضرت علی کو دیے کہ اونہون نے نحر کیے اور شریک کیا آپنے
اُن کو اپنی ہدی مین پہر حکم فرمایا کہ ہر اونٹ مین سے ایک ٹکڑا لیوین اور ایک ہانڈی مین ڈالا اور
پکایا گیا پہر آپ نے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دونو نے اوس مین سے گوشت کہایا اور اُس کا شوربا
پیا پہر سوار ہوئے اور بیت اللہ کیطرف آئے اور طواف افاضہ کیا اور ظہر مکہ مین پڑہی اور بنی عبد المطلب
کے پاس آئے کہ وہ لوگ زمزم پر پانی پلا رہے تہے آپنے فرمایا پانی بہرو اے اولاد عبد المطلب کی
اگر مجہے یہ خیال نہ ہوتا کہ لوگ بہیڑ کر کے تمہے پانی نہ بہرنے دین گے تو مین بہی تمہارا شریک ہو کر پانی
بہرتا (یعنے جب آپ بہرتے سنت ہو جاتا تو پہر ساری امت بہرنے لگتی اور اُن کی سقایت جاتی رہتی)
پہر اُن لوگون نے ایک ڈول آپ کو دیا اور آپنے اوس مین سے پیا **ف** اب مسائل سنو قولہ پہر
آئے کہڑے ہونے کی جگہہ **اٹہاون** مسئلہ یون پوری ہوئے کہ مستحب ہے جب نماز سے فارغ ہو تو جلد
موقف مین آجاوے **اونسٹہہ** یون ہوئے کہ وقوف سواری پر افضل ہے اور اس حدیث سے
یہی ثابت ہوتا ہے اور اس مین شوافع کے تین قول ہین کہ اصح اون مین یہی ہے کہ سواری پر افضل
ہے اور دوسرا یہ کہ بے سواری کے افضل ہے تیسرا یہ کہ دونو برابر ہین مگر سواری پر فضل نہی ہے اور
بے سواری کے تقریر اور فعل تقریر سے افضل ہے پس قول اول بہتر ہے **ساٹہہ** یون ہوئے کہ اُن
پتہرون کے پاس افضل ہے وقوف کرنا اور وہ پتہر بچہے ہوئے ہین جبل رحمت کے دامن مین اور جبل رحمت

زمین عرفات کی بیچمین واقع ہے غرض موقف مستحب وہی ہے اور یہ جو عوام مین مشہور ہی کہ جبل رحمت پر
چڑہنا موجب قربت ہے اور بعض نادان سمجھتے ہین کہ بے اوسکے چڑہے وقوف صحیح نہین وہ بیوقوف
ہین اور جبل رحمت پر چڑہنے کو اولی جاننا مفت کی زحمت ہی بلکہ تمام عرفات کا میدان موقف ہی اور
مستحب اور افضل وہی موقف نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے آٹھویں مسئلے یون پوری ہوئے کہ معلوم ہوا کہ
قبلہ کیطرف موںھہ کرنا وقوف کے وقت مستحب ہی نوان ستھہ یون پوری ہوئے کہ وقوف مغرب تک
چاہیے کہ آفتاب بخوبی ڈوب جاوی اور اُسکے ڈوبنے کے بعد مزدلفہ کو چلے پہر اگر کوئی قبل غروب کے
بہی چلا گیا تو وقوف اور حج تو اُسکا پورا ہو گیا مگر اوسپر دم آتا ہے وجوب کی راہ سے یا استحباب کے
طور سے اور اس مین شافعی کے دو قول ہین صحیح قول یہ ہے کہ سنت ہی اور دوسرا یہ ہی کہ دم واجب
ہے اور بنا اسکی اسپر ہے کہ آیا وقوف کرنے والے پر رات اور دن دونون کو جمع کرنا واجب ہی یا نہین
تو صحیح قول یہی ہے کہ سنت ہی رہا وقت وقوف کا تو وہ عرفہ کے دن زوال شمس سے دوسرے دن
کے طلوع فجر تک ہے یعنے یوم النحر کی فجر تک غرض جو اسوقت مین وہان ٹہیر گیا تہوڑی دیر بہی
اُس کا وقوف ہو گیا اور حج اوسکو ملگیا ورنہ فوت ہو گیا یہ مذہب ہی امام شافعی اور جماہیر علمار
کا اور امام مالک کا قول ہے کہ صرف دن مین وقوف صحیح نہین بلکہ کچہ رات بہی شامل ہونا ضرور ہے اور
اگر فقط رات پر اکتفا کی تو صحیح ہو گیا اور اگر فقط دن پر اکتفا کی تو وقوف صحیح نہین ہوا اور امام احمد
نے کہا ہے کہ وقوف کا وقت عرفہ کی فجر سے شروع ہوتا ہے اور اسپر تمام امت کا اجماع ہے کہ اصل
وقوف بہت بڑا رکن ہے حج کا وہ اگر فوت ہو گیا تو حج فوت ہو گیا اور بے اوسکے حج صحیح نہین ہوتا۔ قولہ
اور اسامہ کو پیچھے بٹہا لیا اس سے ستھہ مسئلہ پوری ہوئے کہ ایک جانور پر دو آدمی کا بیٹہنا
درست ہی اگر جانور طاقت رکہتا ہو اور اس باب مین بہت روایتین آئین ہین قولہ سر اوسکا کجاوہ کے
آگے سورک مین لگ گیا سورک وہ جگہہ ہے جو کجاوہ کے آگے ہوتی ہے اور کبہی سوار جب تہک جاتا
ہے اور پیر لٹکے لٹکے سن ہو جاتے ہین تو اٹہا کر وہان رکہہ لیتا ہے اور وہان ایک چمڑا لگا ہوتا ہے
اور اس سے ثابت ہو گیا ایک مسئلہ کہ پورے ہوئے اس چوستھہ مسئلہ کہ سوار کو ضرور ہوا کہ پیدلون
کے ساتھہ نرمی کرے اور اُن کے بیچمین سواری دوڑا دے نہین کہ اون مین بہاگڑ پڑے اور گبھرا کے ہووے
یا ہلچل مچے سپلیو آپ مہار کہینچی رہی اور پنشستھہ یون پورے ہوئے کہ ثابت ہوا کہ جب عرفات سی لوٹے

تو آہستہ آہستہ رسان رسان چلو جلدی چلنے کی حاجت نہین کہ خلاف سنت ہو قولہ آخر مزدلفہ پہونچ
گئے اور مزدلفہ مشہور جگہہ ہے حد اوسکی مشہور ہے اور عرفات سے تین کوس ہے اور مزدلفہ سے منے تین
کوس ہو اور منی سے مکہ تین کوس ہے اور وہ حرم مین داخل ہو اور اس سے ثابت ہوئے مسائل کہ ۔
چھبیسئلہ یون پورے ہوئے کہ شب کو آپ وہان رہے اور شب کو وہان رہنا حنفیہ کے نزدیک واجب ہے
اور امام احمد کے نزدیک بھی اور بعض شافعیہ کا بھی یہی قول ہو اور بعض شافعیہ کے نزدیک فرض ہے ۔
ستائیسئلہ یون پورے ہوئے کہ آپ نے مغرب اور عشا ایک اذان اور دو اقامت سے پڑہی جیسے ظہر و
عصر عرفات مین پڑہی تہی اور یہ مذہب ہو شافعی اور زفر کا اور دوسرے اماموں کا اور ابوحنیفہ کے
نزدیک یہ ہو کہ عشا مین اقامت ضرور نہین اسلیے کہ وہ اپنے وقت پر ہے بخلاف عصر عرفات کے کہ وہ
غیر وقت مین تہی مگر سنت اس علت پر مقدم ہے اور اٹھائیسئلہ یون پوری ہوئے کہ سنت
یہی ہے کہ عرفات سے جب لوٹے تو مغرب مین دیر کرے اور عشا کے ساتھہ ملا کر پڑہے اور یہ جمع تاخیر ہے
اور اسپر اجماع ہے تمام امت کا کہ یہان جمع تاخیر ضرور ہے اور اسمین اختلاف ہو کہ سبب اسکا
کیا ہے ابوحنیفہ اور ایک گروہ کا قول ہے کہ یہ بسبب نسک کے ہے اور جائز ہے یہ جمع اہل مکہ اور اہل
مزدلفہ کو بھی اور اہل منے کو بھی اور اور لوگون کو بھی اور صحیح یہ ہے کہ یہ جمع بسبب سفر کے ہے اور اسی مسافر
کو روا ہی کہ جو مسافت قصر کا ارادہ رکھتا ہو اور وہ دو منزل ہین اور ایک قول شافعی کا یہ ہے کہ جائز ہے
جمع ہر سفر مین گو چھوٹا ہی سفر ہو یہ مضمون ہے نووی کا شرح مسلم مین اور عالمگیری مین ہے کہ جمع
مزدلفہ کے لیے خطبہ اور سلطان اور جماعت اور احرام شرط نہین بخلاف جمع عرفہ کے کذا فی المصفی
اور نووی نے کہا ہے کہ اگر کسی نے ارض (زمین) عرفات مین یا راہ مین مزدلفہ کے مغرب پڑہ لی اور جمع نہ کی ساتھ
عشا کے تو روا ہے مگر خلاف افضل ہے اور بات یہ ہو کہ یہ ثابت نہین ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
اور بہر طور اطاعت انکی واجب ہو امت پہ اور یہی مذہب ہی صحابہ اور تابعین کا اور اوزاعی اور ابو یوسف
اور اشہب کا بھی قول یہی ہے اور اصحاب حدیث کا بھی کہ اگر الگ الگ اپنے اپنے وقت مین ادا کی
تو بھی روا ہے اور ابوحنیفہ وغیرہ کوفیون نے کہا ہے کہ ضرور ہے کہ مزدلفہ مین جمع کرو اوس سے پہلے کہین
روا نہین اور امام مالک نے بھی کہا ہے کہ قبل مزدلفہ کے روا نہین مگر جسکو یا جسکی سواری کو کچھہ عذر
ہو جاوے مگر اسکو بھی ضرور ہے کہ مغرب بعد غروب شفق ادا کرے اور انتیسواں مسئلہ یون

پوری ہوئے کہ ان دونون کے بیچ مین ثابت ہوا کہ سنت نہ ٹہرے مگر اس مین اختلاف ہی کہ یہ نہ ٹہرنا سنت
کا شرط ہی جمع کی یا نہین اصحاب شافعیہ کی نزدیک صحیح یہی ہے کہ شرط نہین بلکہ سنت مستحبہ ہی اور بعض
اصحاب شافعیہ نے کہا ہے شرط ہے قولہ اسکے بعد جو مذکور ہے کہ پہر آپ لیٹ رہی اور ستر مسئلہ
یون پوری ہوئے کہ رات کو وہان رہنا واجب ہی یا سنت ہی صحیح قول شافعی کا یہ ہے کہ اگر کوئی شب کو
وہان نہ رہا تو حج اوسکا صحیح ہو گیا اور گنہگار رہا مگر اوسپر دم واجب ہی اور دوسرا قول یہ ہے
کہ اوسکی ترک مین گناہ نہین اور نہ دم واجب ہوتا ہے مگر وہان ٹہیرنا رات کو مستحب ہی اور ایک جماعت
کا قول ہے کہ وہ رکن ہے اور بغیر اوس کے حج صحیح ہی نہین ہوتا جیسے بغیر وقوف عرفات کے حج
صحیح نہین ہوتا اور یہ قول ہی امام شافعی کے نواسے کا اور ابو بکر محمد بن اسحق بن خزیمہ کا اور علقمہ اور اسود
اور شعبی اور نخعی اور حسن بصری کا اور اکہتر یون ہوئے کہ مزدلفہ مین نماز سویرے پڑہنا چاہیے
صبح کی اس لیے کہ آج مناسک بہت ہین بہتر یون ہوئے کہ صبح کی نماز مین اذان اور
اقامت دونون مسنون ہین اور اسیطرح تمام نمازون مین مسافر کے اور اسمین بہت حدیثین وارد ہوئی
ہین کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر مین بہی اذان دلوائی جیسے حضر مین دلواتے تہے قولہ پہر چلے
یہانتک کہ مشعر الحرام مین آئے اور اوس سی تہتر مسئلہ یون پورے ہوئے کہ معلوم ہوا کہ یہان وقوف
بہی سواری پر افضل ہے پیدل سے جیسا اوپر بہی گذرا اور اس سے معلوم ہوا کہ مشعر الحرام وہی قزح ہے
اور جماہیر مفسرین اور اہل سیر نے کہا ہے کہ مشعر الحرام تمام مزدلفہ ہے اور چوہتر یون پورے
ہوئے کہ معلوم ہوا یہان بہی وقوف کرنا مناسک حج مین داخل ہے اور اس مین کچہ اختلاف نہین مگر
اختلاف اس مین ہے کہ یہان سے کب چلے سو ابن مسعودؓ اور ابن عمرؓ اور ابو حنیفہؒ اور شافعیؒ اور جماہیر
علما کا قول ہے کہ یہان کہڑا دعا کرتے رہے اور ذکر مین مشغول رہے یہانتک کہ صبح روشن ہو جاوے
جیسے اس حدیث مین ہے اور امام مالک نے کہا کہ یہان سے روشنی ہونے کے قبل چلدیے قولہ فضل کے
مونہہ پر ہاتہہ رکہدیا اس سے پورے ہوئے پچہتر مسئلہ یعنے معلوم ہوا کہ اجنبی عورتون سے
آنکہہ بند کرنا چاہیے اور پورے ہوئے چہتر مسئلہ کہ معلوم ہوا جو قدرت رکہے گناہ سے روکنے کی
اپنے ہاتہہ سے تو روکدے اپنے ہاتہہ سے اسیلیے آپنے ہاتہہ رکہدیا قولہ بطن محسر مین پہونچے محسر اسکو
اس لیے کہتے ہین کہ فیل اصحاب فیل کا وہان رک گیا تہا اور روکنے کو عربی مین حسر کہتے ہین۔ قولہ تب

اونٹنی کو ذرا چلایا اس سے پورے ہوئے ستتر مسئلہ کہ اصحاب شافعیہ نے کہا ہے کہ بطن محسر سے جلدی گذرنا
چاہیے اور یہ سنت ہے اس مقام کی سنتوں میں سے اور وہ ایک تیر کے ٹپہ تک ہے یا ڈھیلا پہونچنے کی سافت
تک قولہ بیچ کی راہ لی اس سے پورے ہوئے اٹھہتر مسئلہ کہ معلوم ہوا لوٹتے وقت عرفات سے اس سے
منی میں داخل ہونا سنت ہے اور یہ اس راہ کے سوا ہے جس راہ سے آپ عرفات کو گئے تھے اور یہ ایسی
بات ہے جیسے آپ نے مکہ جاتے وقت ثنیۃ العلیا کی راہ لی اور نکلتے وقت ثنیۃ السفلی کی عیدین میں بھی
آپ ایک راہ سے جاتے دوسرے سے آتے یا استسقا میں چادر الٹتے غرض یہ سب گویا بطور تفاول کے ہوا
قولہ جمرہ عقبہ اس سے پورے ہوئے اوناسی مسئلہ یعنے معلوم ہوا کہ سنت یہی ہے کہ جب مزدلفہ
سے آدمی تو منے میں پہونچ کر پہلے جمرہ عقبہ کی رمی کرے اور اس سے پہلے کچہ نہ کرے اور یہ رمی اوسکی
منے میں اوترنے سے پہلی ہو غرض اس رمی سے فارغ ہو کر پھر اوترے قولہ اور سات کنکریاں الخ اس
سے پوری ہوئے اسی مسئلہ۔ یعنی معلوم ہوا کہ سات کنکریاں ماریں دانہ باقلا کے برابر نہ اس سے بڑی
نہ چہوٹے اور اگر اس سے بڑے چہوٹے ہوں تب بھی کافی ہیں مگر پتھر ہوں اور امام شافعی اور جمہور کے
نزدیک سرمہ اور ہڑتال اور سونے اور چاندی وغیرہ سے رمی درست نہیں اسیطرح جن چیزوں کو حجر
نہیں کہتے اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اجزاے ارض میں سے جو چیز ہو درست ہے اور
پوری ہوئے اس سے اکاسی مسئلہ یعنی معلوم ہوا کہ ہر کنکرے پر تکبیر کہے یعنے اللہ اکبر اور معلوم ہوا کہ
ایک ایک کنکرے الگ الگ مارے اور یہی ثابت ہے احادیث سے اور بطن وادی میں کہڑا ہو جیسے ہم اوپر
تصریح کر چکے ہیں اور بعضوں نے کہا قبلہ کیطرف موہنہ کر کے کہڑا ہوا اور یوم النحر میں بھی رمی جمرہ
عقبہ مشروع ہے اور کچہ نہیں اور اسپر اجماع ہے تمام مسلمانوں کا اور یہ رمی نسک میں داخل ہے باجماع
مسلمین اور مذہب شافعیہ کا ہے کہ یہ واجب ہے رکن نہیں پھر اگر کسی نے چھوڑ دی یہانتک کہ ایام
رمی کے نکل گئے تو گنہگار ہوا اور اسپر دم لازم آیا اور حج صحیح ہو گیا اور مالک نے کہا ہے حج فاسد
ہو گیا اور واجب ہیں سات کنکریاں کہ اگر ایک بھی کم ہو گئی تو چہ کافی نہیں ہو تین قولہ پھر نحر
کی جگہہ میں آئے اس سے معلوم ہوا کہ ہدی بہت لانا مستحب ہے کہ آپ کی سو اونٹ ہدی تھی
اور پورے ہوئے بیاسی مسئلہ یعنے ثابت ہوا کہ مستحب ہے ذبح کرنا ہدی کا اپنے ہاتھ سے اور نیابت
بھی جائز ہے بالاجماع جب نائب مسلمان ہو اور پورے ہوئے اس سے تراسی مسئلہ یعنے

معلوم ہوا کہ مستحب ہی جلدی ذبح کرنا ہدایا کا اگرچہ بہت ہوں اور ذبح سب کا یوم النحر میں مستحب ہی اور رسول اللہ
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ترسٹھ اونٹ جو آپکے ساتھ آئے تھے وہ آپ ذبح کیے اور باقی حضرت علی رضی
اللہ عنہ لائے تھے وہ اُن کو ذبح کے لیے دیے جو وہ یمن سے لائے تھے غرض یہ سب پورے سو ہوگئے قولہ
پھر فرمایا کہ ہر اونٹ میں سے ایک ٹکڑا الخ اس سے پورے ہوئے چوراسی مسئلے یعنے معلوم ہوا کہ ہر قربانی
میں سے کچھ کھانا سنت ہی اور چونکہ ہر ایک میں سے کھانا مشکل تھا تو آپنے یہ ترکیب کی اور اُسکی سنت
ہونے پر سب علماء کا اتفاق ہے قولہ اور طواف افاضہ کیا الخ اور اس سے پورے ہوئے پچاسی مسئلہ
یعنے معلوم ہوا کہ طواف افاضہ رکن ہے اور یہ بہت بڑا رکن ہے حج کا باجماع مسلمین اور اول اُسکا شب
نحر کے نصف سے ہے شافعیہ کے نزدیک اور افضل وقت رمی جمرہ عقبہ کے بعد ہی اور ذبح ہدی اور حلق کے
پیچھے اور اُس میں دن چڑھ جاتا ہے یوم النحر کا اور سارے دن میں نحر کے جب چاہے بجا لاوے بلا کراہت اور
یوم النحر سے زیادہ تاخیر کرنا مکروہ ہے اور تاخیر کرنا ایام تشریق سے زیادہ تر مکروہ ہے اور آخر وقت اُس کا
جب تک آدمی زندہ رہی مگر شرط یہ ہے کہ بعد وقوف عرفات کے ہو اور اگر وقوف عرفات سی پہلے کرے
تو روا نہیں اور تمام علماء کا اتفاق ہی کہ طواف افاضہ میں نہ رمل ہی نہ اضطباع ہے اور اگر کسینے طواف
وداع کی نیت سی طواف کیا اور طواف افاضہ اوسکے ذمہ تہا تو یہ طواف افاضہ کی جگہہ ہوگیا اور اس میں نص
ہے شافعی کا جیسے کسی پر حج اسلام ہو اور وہ بہ نیت قضا یا بہ ارادہ نذر حج بجا لاوے تو وہ حج اسلام کی
جگہہ ہوجاتا ہے اور ابو حنیفہ اور اکثر علمائنے کہا ہے کہ طواف افاضہ کسی اور طواف کی نیت سی صحیح
نہیں ہوتا اور اسی طواف افاضہ کو طواف الزیارت اور طواف الصدر اور طواف الفرض اور
طواف الرکن بہی کہتے ہیں اور اسی سے پورے ہوئے چھیاسی مسئلہ یعنے معلوم ہوا کہ پانی بہرنا
اور پلانا بڑی فضیلت ہی کہ آرزو کی آپ نے اُسکی مگر اس خوف سی کہ بنی عبدالمطلب کی خدمت چھن جاوے
بجا نلائے اور معلوم ہوا اسی سے کہ بعض مستحبات کا ترک کسی مصلحت سے روا ہے اور پورے ہوا اس سے
ستاسی مسئلہ کہ ثابت ہوی فضیلت زمزم کے پینے کی اور بہت روایتیں اس بارہ میں آئی ہیں اور
یہ ایک مشہور کنواں ہے بیت اللہ شریف سی اڑتیس ہاتھ پر اور وہ مار زمزمہ سے مشتق ہے کہ آب کثیر کو کہتے
ہیں اور حضرت علی سے مروی ہے کہ زمین کے تمام کنوؤں سے بہتر زمزم اور سب سے بدتر برہوت تمام ہوئی شرح
اس حدیث کی اور ہمنے اختصار کیا اوسکی شرح میں ورنہ بہت فوائد ہیں اوسکے ونحمد اللہ علی اتمامہ

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ أَتَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فَسَأَلْتُهُ عَنْ حَجَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ حَاتِمِ بْنِ إِسْمٰعِيلَ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ وَكَانَتِ الْعَرَبُ يَدْفَعُ بِهِمْ أَبُو سَيَّارَةَ عَلَى حِمَارٍ عُرْيٍ فَلَمَّا أَجَازَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ بِالْمَشْعَرِ الْحَرَامِ لَمْ تَشُكَّ قُرَيْشٌ أَنَّهُ سَيَقْتَصِرُ عَلَيْهِ وَيَكُونُ مَنْزِلُهُ ثَمَّ فَأَجَازَ وَلَمْ يَعْرِضْ لَهُ حَتَّى أَتَى عَرَفَاتٍ فَنَزَلَ **ترجمہ** جعفر بن محمد نے کہا میرے باپ نے مجھ سے بیان کیا کہ مین جابر کے پاس گیا اور اُن سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کا حال پوچھا اور اُنھون نے بیان کیا حدیث جیسی حاتم بن اسمعیل نے بیان کی تھی اور اُسمین اتنا زیادہ کیا کہ عرب کا قاعدہ تھا (یعنے ایام جاہلیت میں) کہ ابو سیارہ (ایک شخص کی کنیت ہے) اونکو مزدلفہ سے لوٹا لاتا تھا (اور عرفات کو نلی جاتا تھا) پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مزدلفہ سے آگے بڑھے تو قریش نے یقین کیا کہ آپ مشعر الحرام مین ٹھیر نیگے اور وہین آپ کی منزل ہوگی اور آپ وہان سے بھی آگے بڑہ گئے اور اس سے کچھ تعرض نہ کیا یہانتک کہ عرفات پہنچے (یعنے قریب عرفات) اور وہان اوترے **ف** یعنے قریش نے خیال کیا کہ آپ مزدلفہ مین وقوف کرینگے جیسے وہ بیوقوف ایام جاہلیت مین کرتے تھے حضرت اوس سے بڑھکر عرفات کے قریب اوترے اور بعد زوال عرفات مین وقوف کیا جیسے اوپر گذرا

عَنْ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ فِي حَدِيثِهِ ذٰلِكَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَحَرْتُ هٰهُنَا وَمِنًى كُلُّهَا مَنْحَرٌ فَانْحَرُوا فِي رِحَالِكُمْ وَوَقَفْتُ هٰهُنَا وَعَرَفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ وَوَقَفْتُ هٰهُنَا وَجَمْعٌ كُلُّهَا مَوْقِفٌ **ترجمہ** جابر سے اسی حدیث مین یہ زیادہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین نے یہان نحر کیا اور منی ساری نحر کی جگہہ ہے تو تم اپنے اپنے اُترنے کی جگہہ مین نحر کرو اور مین نے یہان وقوف کیا اور عرفہ سارا وقوف کی جگہہ ہے اور مشعر الحرام اور مزدلفہ سب وقوف کی جگہہ ہے اور مین نے یہان وقوف کیا **ف** یہ کمال نرمی اور آسانی کے لیے ہے کہ فرمادیا ورنہ ہر شخص کو تکلیف ہوتی اور آپ کی موقف اور منحر مین وہ بھیڑ بھاڑ ہوتی کہ اونٹ کے عوض مین آدمی قربان ہوتے

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ أَتَى الْحَجَرَ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ مَشَى عَلَى يَمِينِهِ فَرَمَلَ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا **ترجمہ** جابر سے اُسی مین یون مروی ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مین آئے حجر اسود کو چوما اور تین پھیرون مین رمل کیا اور چار مین عادت کے موافق چلے

فائدہ بیان ان سب کا مفصل اوپر گذرا **عن** عائشة رضي الله تعالى عنها قالت كان قريش ومن دان دينها يقفون بالمزدلفة وكانوا يسمون الحمس وكان سائر العرب يقفون بعرفة فلما جاء الاسلام امر الله نبيه صلى الله عليه وسلم ان ياتي عرفات فيقف بها ثم يفيض منها فذلك قوله عز وجل ثم افيضوا من حيث افاض الناس

ترجمہ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ قریش اور جو لوگ انکی چال پر تہے مزدلفہ مین وقوف کرتے تہے اور اپنی کو حمس نام رکہتے تہے (ابو الہیثم نے کہا ہے کہ یہ نام ہے قریش کا اور انکی اولاد کا اور کنانہ اور جدیلہ قیس کا اسلیے کہ وہ تحمس کہتے تہے اپنے دین مین یعنے تشدد اور سختی رکہتے تہے) اور باقی عرب کے لوگ عرفہ مین وقوف کرتے تہے پہر جب اسلام آیا اللہ پاک نے اپنے نبی کو حکم فرمایا کہ عرفات مین آوین اور وقوف فرماوین اور وہین سے لوٹین اور یہی مطلب ہے اس آیت کا ثم افیضوا یعنے لوٹو وہین سے جہان سے اور لوگ لوٹتے ہین **عن** هشام عن ابيه قال كانت العرب يطوف بالبيت عراة الا الحمس والحمس قريش وما ولدت كانوا يطوفون عراة الا ان تعطيهم الحمس ثيابا فيعطي الرجال الرجال والنساء النساء وكانت الحمس لا يخرجون من المزدلفة وكان الناس كلهم يبلغون عرفات قال هشام فحدثني ابي عن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت الحمس هم الذين انزل الله عز وجل فيهم ثم افيضوا من حيث افاض الناس قالت كان الناس يفيضون من عرفات وكان الحمس يفيضون من المزدلفة يقولون لا نفيض الا من الحرم فلما نزلت افيضوا من حيث افاض الناس رجعوا الى عرفات **ترجمہ** ہشام نے اپنے باپ سے روایت کی کہ عرب طواف کرتے تہے بیت اللہ کا ننگے مگر حمس اور حمس قریش ہین اور انکی اولاد غرض لوگ ننگے طواف کرتے تہے مگر جبکہ قریش لوگ اُن کو کپڑے دیدیتے تہے سو مرد مردون اور عورتین عورتون کو کپڑے دیا کرتی تہین اور حمس مزدلفہ سے باہر نہ جاتے اور سب لوگ عرفات تک جاتے ہشام نے کہا میرے باپ نے مجہے خبر دی کہ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے وہی مضمون فرمایا جو اوپر ابہی گذرا اتنی بات زیادہ ہے کہ جب آیت مذکور اتری تو سب عرفات جانے لگے **عن** محمد بن جبير بن مطعم يحدث عن ابيه جبير بن مطعم قال اضللت بعيرا لي فذهبت اطلبه يوم عرفة فرايت رسول

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفًا مَعَ النَّاسِ بِعَرَفَةَ فَقُلْتُ وَاللهِ إِنَّ هٰذَا لَمِنَ الْحُمْسِ فَمَا شَأْنُهُ هٰهُنَا وَكَانَتْ قُرَيْشٌ تُعَدُّ مِنَ الْحُمْسِ **ترجمہ** جبیر بن مطعم نے کہا میرا ایک اونٹ کھو گیا اور مین اسکی تلاش کو نکلا عرفہ کے دن تو کیا دیکھتا ہون کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگون کے ساتھہ کھڑے ہوئے ہین عرفات مین تو مین نے کہا کہ اللہ کی قسم یہ تو حمس کے آدمی ہین انکو کیا ہوا جو یہانتک آگئے (یعنے قریش تو مزدلفہ سے آگے نہین آتے تھے) اور قریش حمس مین شمار کیے جاتے تھے (جو لوگ مزدلفہ سے باہر نجاتے تھے)

باب جَوَازِ تَعْلِيقِ الْإِحْرَامِ وَهُوَ أَنْ يُحْرِمَ بِإِحْرَامٍ كَإِحْرَامِ فُلَانٍ ایکشخص اپنے احرام مین کہے کہ جو فلان شخص کا احرام ہے وہی میرا بھی اس کے جائز ہونے کا بیان **ف** جیسے حضرت علی نے کہا تہا کہ جو احرام رسول اللہ کا ہو وہی میرا بھی اور آپ نے اسے جائز رکھا **عن** أَبِي مُوسٰى رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَدِمْتُ عَلٰى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُنِيخٌ بِالْبَطْحَاءِ فَقَالَ لِي أَحَجَجْتَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ بِمَ أَهْلَلْتَ قَالَ قُلْتُ لَبَّيْكَ بِإِهْلَالٍ كَإِهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَدْ أَحْسَنْتَ طُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَأَحِلَّ قَالَ فَطُفْتُ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَبِالْمَرْوَةِ ثُمَّ أَتَيْتُ امْرَأَةً مِنْ بَنِي قَيْسٍ فَفَلَتْ رَأْسِي ثُمَّ أَهْلَلْتُ بِالْحَجِّ قَالَ فَكُنْتُ أُفْتِي بِهِ النَّاسَ حَتّٰى كَانَ فِي خِلَافَةِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا أَبَا مُوسٰى أَوْ يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ قَيْسٍ رُوَيْدَكَ بَعْضَ فُتْيَاكَ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فِي النُّسُكِ بَعْدَكَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ كُنَّا أَفْتَيْنَاهُ فُتْيَا فَلْيَتَّئِدْ فَإِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَادِمٌ عَلَيْكُمْ فِيهِ فَأْتَمُّوا قَالَ فَقَدِمَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ أَنْ نَأْخُذَ بِكِتَابِ اللهِ تَعَالٰى فَإِنَّ كِتَابَ اللهِ يَأْمُرُ بِالتَّمَامِ وَأَنْ نَأْخُذَ بِسُنَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَحِلَّ حَتّٰى بَلَغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ **ترجمہ** ابی موسی نے کہا مین آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور آپ اونٹ بٹھائے ہوئے بطحا مین تھے (یعنے مکہ مین) اور مجھسے فرمایا کہ تمنے حج کی نیت کی مینے کہا ہان آپنے فرمایا کیا احرام باندھا ہے مینے عرض کی کہ مینے کہا لبیک مانند لبیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے آپنے فرمایا خوب کیا اب بیت اللہ کا طواف کرو اور صفا اور مروہ کا اور احرام کھول ڈالو (اس لیے کہ ان کے ساتھہ ہدی تو تھی ہی نہین) پھر مین طواف کیا بیت اللہ اور صفا اور مروہ کا اور قبیلہ بنی قیس کی ایک عورت کے پاس آیا اس نے میرے

سر کی جوئیں دیکھہ دین پہر مین نے حج کی لبیک پکاری اور مین لوگون کو بہی فتوی دیتا تہا کہ جو حج کو آوے پہلی کے وہ عمرہ کر کے احرام کہول ڈالے پہر یوم الترویہ مین حج کا احرام باندہ لے) یہانتک کہ جب خلافت ہوئی حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالے عنہ کی تو ایک شخص نے مجہہ سے کہا اے ابو موسی یا کہا اے عبد اللہ بن قیس تم اپنے بعض فتوے روک رکھو اسلیے کہ تم کو معلوم نہین کہ امیر المومنین نے کون سی نئی بات نکالی نسک مین تمہارے پیچہے (معلوم ہوا کہ صحابہ کا عقیدہ تہا کہ خلفا کی بات کو بہی احداث جانتے تہے اور نو پیدا خیال کرتے تہے اور سنت مین داخل نہ جانتے تھے اسیوجہ سے حضرت عمر نے بہی جماعت تراویح جب کو انچے مقرر فرمایا تہا نِعْمَتِ الْبِدْعَةُ هٰذِهٖ فرمایا اور یہ نہ کہا نِعْمَتِ السُّنَّةُ هٰذِهٖ حالانکہ اصل تراویح کی سنت سے ثابت تہی بلکہ اصل جماعت کی بہی ثابت تہی مگر صرف دوام اوسپر حضرت سے نہین کیا تہا اور دوام کا حکم حضرت عمر نے دیا اتنے سے تغیر کو جو اُن کی جانب سے تہا آپ کو پسند نہ آیا کہ اسکو سنت مین داخل کرین سبحان اللہ کیا ادب تہا صحابہ کو جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا اور یہیں سے معلوم ہوا کہ قول صحابی حجت نہین ورنہ خلفاء کے بات کو احداث نہ کہتے) تب ابو موسی نے کہا اے لوگو جن کو مینے فتوی دیا ہے (یعنی احرام کہولڈالنے کا) تو وہ تامل کرین اسلیے کہ امیر المومنین آنے والے ہین سو تم انکی پیروی کرو کہا راوی نے پہر آئے حضرت عمر اور مین نے اون سے ذکر کیا تو اونہون نے کہا اگر ہم اللہ کی کتاب پر چلین تو وہ حکم فرماتی ہے پورا حج و عمرہ بجا لانے کا اور اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر چلین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام نہین کہولا جب تک قربانی نہ پہنچ لی اپنی جگہہ پر **ف** اور جن کے پاس قربانی ہو وے ہی نہین غرض حضرت عمر بن خطاب نے بیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل کا خیال کیا اور قول کا خیال نہ آیا کہ آپ نے تمام صحابہ مین حکم دیا کہ جس کے پاس ہدی نہ ہو وہ احرام کہولڈالے اور بعض شارحان حدیث نے اس کی تاویل کی ہے یہ کہ منع کرنا آپ کا اخذ بالاولی کے طریق سے تہا کہ خواہش آپکی یہ تہی کہ لوگ حج کو الگ سفر مین اور عمرہ کو الگ سفر مین بجا لاوین اور اسی کو وہ پورا خیال فرماتے تہے گو وہ خیال کیسا ہی ہو **کہا** مسلم رحمتہ اللہ علیہ نے اور بیان کی ہم سے یہی روایت عبید اللہ بن معاذ نے اون سے معاذ اون کے باپ نے اون سے شعبہ نے اس اسناد سے مانند اسکی **عَنْ** اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَدِمْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

وَهُوَ مُنِيخٌ بِالْبَطْحَاءِ فَقَالَ بِمَ اَهْلَلْتَ قَالَ قُلْتُ اَهْلَلْتُ بِاِهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ هَلْ سُقْتَ مِنْ هَدْيٍ قُلْتُ لَا قَالَ فَطُفْ بِالْبَيْتِ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حِلَّ فَطُفْتُ بِالْبَيْتِ
وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ اَتَيْتُ امْرَاَةً مِنْ قَوْمِي فَمَشَطَتْنِي وَغَسَلَتْ رَاْسِي فَكُنْتُ اُفْتِي
النَّاسَ بِذٰلِكَ فِي اِمَارَةِ اَبِي بَكْرٍ وَاِمَارَةِ عُمَرَ فَاِنِّي لَقَائِمٌ بِالْمَوْسِمِ اِذْ جَاءَنِي رَجُلٌ فَقَالَ
اِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا اَحْدَثَ اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فِي شَاْنِ النُّسُكِ فَقُلْتُ اَيُّهَا النَّاسُ مَنْ كُنَّا
اَفْتَيْنَاهُ بِشَيْءٍ فَلْيَتَّئِدْ فَهٰذَا اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ قَادِمٌ عَلَيْكُمْ فَبِهِ فَائْتَمُّوا فَلَمَّا قَدِمَ
قُلْتُ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا هٰذَا الَّذِي اَحْدَثْتَ فِي شَاْنِ النُّسُكِ قَالَ اِنْ نَاْخُذْ بِكِتَابِ
اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ قَالَ وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ وَاِنْ نَاْخُذْ بِسُنَّةِ نَبِيِّنَا عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ
فَاِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَحِلَّ حَتّٰى نَحَرَ الْهَدْيَ **ابی موسی** نے کہا مین جناب
رسول خدا صلی اسد علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ کہ کی کنکریلی زمین مین اونٹ بٹھلائے ہوئے تھے ۔
(یعنے وہان منزل کی ہوئی تھی) اور آپ نے مجھسے پوچھا کیا اہلال کیا تمنے مین نے عرض کی جو
اہلال نبی صلے اسد علیہ وسلم کا آپنے فرمایا تم قربانی ساتھہ لائے ہو مین نے کہا نہین تو آپنے فرمایا بیت
اسد اور صفا مروہ کا طواف کرکے احرام کہول ڈالو اور مین نے طواف کیا ویسا ہی پہر مین ایک عورت کے
پاس آیا اپنی قوم کے اوسنے میرے سر مین کنگہی کردی اور میرا سر دہو دیا غرض مین یہی فتوی دینے
لگا لوگون کو آگے وہی مضمون ہے جو اوپر گذرا **فائدہ** غرض یہ ہے کہ منع کرنا حضرت عمر
فاروق رضی اسد تعالی عنہ کا بطور حرمت کے نہین تہا کہ فسخ احرام کو حرام جانتے ہون یا تمتع کو باطل خیال
کرتے ہون بلکہ اس منع کرنے کی علت خود آگے کے روایت مین آتی ہے **عَنْ** اَبِي مُوسٰى رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَنِي اِلَى الْيَمَنِ قَالَ فَوَافَقْتُهُ فِي
الْعَامِ الَّذِي حَجَّ فِيهِ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا مُوسٰى كَيْفَ قُلْتَ
حِينَ اَحْرَمْتَ قَالَ قُلْتُ لَبَّيْكَ اِهْلَالًا كَاِهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
هَلْ سُقْتَ هَدْيًا فَقُلْتُ لَا قَالَ فَانْطَلِقْ فَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ اَحِلَّ
ثُمَّ سَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ شُعْبَةَ وَسُفْيَانَ **ابی موسی** سے وہی مضمون مروی ہوا اتنی بات زیادہ
ہے کہ مجہو رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے یمن کو بہیجا تہا اور مین اوس سال آیا جس سال آپنے حج کیا

آگے وہی مطلب ہے جو اوپر مذکور ہوا **عن** ابی موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ کان یفتی بالمتعۃ فقال لہ رجل رویدک ببعض فتیاک فانک لا تدری ما احدث امیر المؤمنین فی النسک بعد حتی لقیہ بعد فسالہ فقال عمر قد علمت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد فعلہ واصحابہ ولکن کرہت ان یظلوا معرسین بہن فی الاراک ثم یروحون فی الحج تقطر رؤسہم **ترجمہ**

ابی موسیٰ فتوے دیتے تھے متعہ کا (جیسا اوپر گذرا کہ حج کو عمرہ کرکے فسخ کر ڈالنا اور پھر یوم الترویہ مین حج کا احرام باندھنا) تو ایک شخص نے کہا تم اپنے بعض فتوے کو روک رکھو اس لیے کہ تمکو معلوم نہین کہ امیر المؤمنین نے کونسی نئی بات نکالی نسک مین پھر وہ ملے حضرت عمر سے اور اُن سے پوچھا انہون نے کہا کہ تم جانتے ہو کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے متعہ کیا ہے اور انکے اصحاب نے (ایام حج مین مطلق عمرہ بجا لانے کو اور پھر اُس سال حج کرنے کو بھی عمرہ کہتے ہین) مگر مین جو منع کرتا ہون تو اس لیے کہ مجھے برا معلوم ہوتا ہے کہ لوگ عورتون کے ساتھ شب باشی پیلو کے درختون مین کرین پھر حج کو جاوین کہ اون کے سر مین سے پانی ٹپکتا ہو اور اُس حال مین عرفات کو جاوین) **ف** یہ عذر بیان کر دیا حضرت عمر نے کہ آپ کو پسند آیا کہ لوگ عرفات مین مانند اور حاجیون کے گرد آلود ہون اُور حجاج کی خوبی گویا یہی ہے کہ سر پریشان اور خشوع او رخضوع اُن مین ظاہر ہو اور سکنت کے سامان اونپر ہنود ہون نہ راحت و آرام کے علامتین اونپر ظاہر ہون اور امر ظاہر ہے کہ یہ علت حدیث مرفوع منصوص کے سامنے کچھ نہین سلیے کہ احرام سے ایک لحظہ بیشتر بھی سب طرح کی زینت حلال ہے اور عورتون سے جماع وغیرہ درست ہے اور خوشبو لگانا روا ہے غرض قول حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا معارض حدیث مرفوع کے نہین ہو سکتا نہ آپ کو معارضہ منظور تھا صرف اپنی ایک رای کی بات کہی اور جسکا جی چاہے اوسکو قبول کرے چاہے نہ کرے **باب** جواز التمتع متعہ کے جائز ہونے کا بیان

عن عبد اللہ بن شقیق کان عثمان رضی اللہ عنہ ینہی عن المتعۃ وکان علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یامر بہا فقال عثمان لعلی کلمۃ ثم قال علی قد علمت انا قد تمتعنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اجل ولکنا کنا خائفین **ترجمہ** عبد اللہ بن شقیق نے کہا کہ حضرت عثمان نے منع کیا متعہ سے اور حضرت علی اُسکا حکم کرتے تھے تو حضرت عثمان نے حضرت علی کو کچھ کہا تب حضرت علی نے کہا آپ جانتے ہو کہ ہمنے متعہ کیا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (یعنے تمتع حج کا) تو انہون نے کہا کہ ہان مگر ہم اُسوقت ڈرتے تھے **ف** یہ منع حضرت عثمان کا بھی تنزیہا تھا نہ تحریما اور یہ فرمانا

اُن کا کہ ہم ڈرتے تھے مراد اس سے عمرہ قضا ہے جو قبل فتح ہوا ہے اور چونکہ وہ عمرہ بھی ذیقعدہ میں تھا لہذا
اوسپر بھی تمتع کا اطلاق صحیح ہے کہا مسلم نے اور بیان کی مجھسے روایت یحییٰ بن حارثی نے اون سے
خالد نے یعنے ابن الحارث نے اون سے شعبہ نے اسی اسناد سے مثل اسی کی عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ
اجْتَمَعَ عَلِيٌّ وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا بِعُسْفَانَ فَكَانَ عُثْمَانُ يَنْهَى عَنِ الْمُتْعَةِ أَوِ الْعُمْرَةِ
فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ مَا تُرِيدُ إِلَى أَمْرٍ فَعَلَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَنْهَى عَنْهُ فَقَالَ عُثْمَانُ دَعْنَا مِنْكَ قَالَ إِنِّي لَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَدَعَكَ فَلَمَّا أَنْ رَأَى عَلِيٌّ ذٰلِكَ
أَهَلَّ بِهِمَا جَمِيعًا **سعید بن المسیب نے** کہا کہ حضرت علی اور حضرت عثمان دونوں عسفان میں (کہ نام
ہے ایک مقام کا) جمع ہوئے اور عثمان متعہ سے منع کرتے تھے (یعنے ایام حج میں کہ وہ تمتع ہے) تو حضرت
علی نے کہا کیا ارادہ ہے تمہارا اسکام کے ساتھ جو خود نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے اور تم اس سے
منع کرتے ہو تو عثمان نے کہا تم ہمیں چھوڑ دو ہماری حال پر حضرت علی نے فرمایا میں تمہے نہیں چھوڑ سکتا
پھر جب حضرت علی نے یہ حال دیکھا تو حج اور عمرہ دونوں کا لبیک پکارا عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ كَانَتِ الْمُتْعَةُ
فِي الْحَجِّ لِأَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً **ابوذر نے** کہا تمتع حج کا خاص تھا اصحاب نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے **ف** یہ اثر معارض نہیں ہوسکتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد
سراسر رشاد کے کہ آپنے سراقہ بن جعشم سے فرمایا کہ تمتع ہمیشہ کے لیے جائز ہے عَنْ أَبِي ذَرٍّ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَتْ لَنَا رُخْصَةً يَعْنِي الْمُتْعَةَ فِي الْحَجِّ **ابوذر نے** کہا تمتع حج میں ہمارے
ہی لیے خاص تھا عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ لَا تَصْلُحُ الْمُتْعَتَانِ إِلَّا لَنَا خَاصَّةً يَعْنِي
مُتْعَةَ النِّسَاءِ وَمُتْعَةَ الْحَجِّ **ترجمہ** ابوذر نے کہا دو متعہ ایسے ہیں کہ ہمارے ہی لیے خاص تھے یعنے
متعہ عورتوں کا (یعنے ایک وقت نکاح کرنا ایک وقت مقرر تک) اور متعہ حج کا **ف** یعنے ایام حج
میں عمرہ بجالانا یا احرام حج کو عمرہ کرکے فسخ کر دینا اور پھر حج کرنا اور متعہ حج کی خصوصیت محض اُن کی رائے
ہے مخالف نصوص محمدیہ پس حجت نہیں ہوسکتا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ أَتَيْتُ إِبْرَاهِيمَ
النَّخَعِيَّ وَإِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيَّ فَقُلْتُ إِنِّي أَهُمُّ أَنْ أَجْمَعَ الْعُمْرَةَ وَالْحَجَّ الْعَامَ فَقَالَ إِبْرَاهِيمُ
النَّخَعِيُّ لٰكِنْ أَبُوكَ لَمْ يَكُنْ لِيَهُمَّ بِذٰلِكَ قَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ بَيَانٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ
أَنَّهُ مَرَّ بِأَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ بِالرَّبَذَةِ فَذَكَرَ لَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ إِنَّمَا كَانَتْ لَنَا خَاصَّةً دُونَكُمْ

ترجمہ عبدالرحمن بن ابی الشعثاء نے کہا کہ آیا مین ابراہیم نخعی اور ابراہیم تیمی کے پاس اور کہا کہ مین چاہتا ہون کہ جمع کرون حج اور عمرہ دونون کو اس سال مین سو ابراہیم نخعی نے کہا کہ تمہارے والد تو کبھی ایسا ارادہ نہ کرتے تہے اور قتیبہ نے کہا کہ روایت کی ہمسے جریر نے اون سے بیان نے اون سے ابراہیم تیمی نے اون سے اون کے باپ نے کہ وہ ابوذر کے ساتہہ ربذہ کو گئے اور اون سے حج و عمرہ جمع کرنے کا ذکر کیا تو اونہون نے کہا کہ یہ ہم لوگون کے واسطے خاص تہا اور تمہارے واسطے نہین ہے (یعنے صحابہ کے سوا اورون کو روا نہین) **ف** اور یہ ابوذر کی راے اور تجویز ہے اور راوی کی روایت حجت ہے اور راے حجت نہین اور دلائل جواز فسخ حج بعمرہ ہم اور چہتیسوین مسئلہ کے ذیل مین بیان کر آئے ہین **عَنِ** الْفَزَارِيِّ قَالَ سَعِيدٌ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ غُنَيْمِ ابْنِ قَيْسٍ قَالَ سَأَلْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ الْمُتْعَةِ فَقَالَ فَعَلْنَاهَا وَهٰذَا يَوْمَئِذٍ كَافِرٌ بِالْعُرُشِ يَعْنِي بُيُوتَ مَكَّةَ **فزاری** نے روایت کی کہ سعید نے کہا روایت کی مجہہ سے مروان نے جو فرزند ہین معاویہ کے کہ خبر دی ہم کو سلیمان تیمی نے غنیم بن قیس سے کہ اونہون نے کہا مین نے سعد بن ابی وقاص سے پوچہا متعہ کو تو اُنہون نے فرمایا کہ ہمنے متعہ کیا ہے اور معاویہ اوس دن کافر تہے مکے کے گہرون مین **ف** کافر ہونے کے دو معنے ہین اول یہ کہ عرب کہتا ہے اِكْتَفَرَ الرَّجُلُ جب کوئی شخص گاؤن مین رہے اس لیے کہ کفور گاؤن کو کہتے ہین غرض اس صورت مین مطلب یہ ہوا کہ حضرت معاویہ مکہ مین تہے اور ہمنے متعہ کیا دوسرے معنے یہ ہین کہ وہ ابہی ایمان نہ لائے تہے اور دین جاہلیت پر تہے اور یہی معنے صحیح ہین کہ قاضی عیاض وغیرہ نے اوسیکو اختیار کیا ہے اور مراد متعہ سے عمرۃ القضاء ہے جو ساتوین سال ہجرت کے ہوا اور حضرت معاویہ آٹہوین سال مین جب مکہ فتح ہوا ہے تب ایمان لائے ہین اور ایک قول ضعیف یہ ہے کہ بعد عمرہ قضا کے ساتوین ہی سال مین ایمان لائے مگر قول اول اُن کے اسلام کے باب مین صحیح ہے اور باقی عمرہ جو عمرۃ القضا کے بعد ہوئے اوس مین تو حضرت معاویہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ تہے اور دولت اسلام سے مشرف ہو چکے تہے (نووی) **کہا** مسلم نے اور بیان کی ہمسے یہی روایت ابوبکر بن ابی شیبہ نے اون سے یحیے بن سعید نے اون سے سلیمان تیمی نے اسی اسناد سے اور اونکی روایت مین ہے یعنے معاویہ **اور کہا** روایت کی ہمسے عمرو ناقد نے اون سے ابواحمد زبیری نے اون سے سفیان نے اور کہا

روایت کی ہمسے محمد نے اون سے روح نے اون سے عبادہ نے اون سے شعبہ نے اون سے سلیمان نے اسی اسناد سے مثل ان دونون روایتون کی اور سفیان کی روایت مین المتعة فی الحج زیادہ ہے یعنی یہہ مذکور ہے کہ متعہ حج کا تہا عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ قَالَ لِيْ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اِنِّيْ لَاُحَدِّثُكَ بِالْحَدِيْثِ الْيَوْمَ يَنْفَعُكَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْدَ الْيَوْمِ وَاعْلَمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَعْمَرَ طَآئِفَةً مِّنْ اَهْلِهٖ فِي الْعَشْرِ فَلَمْ تَنْزِلْ اٰيَةٌ تَنْسَخُ ذٰلِكَ وَلَمْ يَنْهَ عَنْهُ حَتّٰى مَضٰى لِوَجْهِهٖ اِرْتَاٰى كُلُّ امْرِئٍ بَعْدُ مَا شَآءَ اَنْ يَّرْتَاٰى مطرف نے کہا کہ مجہہ سے عمران بن حصین نے کہا کہ مین تجہسے آج ایک حدیث بیان کرون کہ اسد تعالی تم کو آج سے اسکا نفع دے گا اور جان لو کہ رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے اپنے گھر والون سے ایک گروہ کو عمرہ کروایا عشرہ ذی الحجہ مین اور پہر ایسی کوئی آیت نہ اوتری کہ اس حکم کو منسوخ کرتی اور نہ اون دونون مین عمرہ سے منع فرمایا یہان تک کہ دنیا سے چلے گئے پہر آپکے بعد جسکا جو جی چاہے اپنی رای سے کہا کرے عَنِ الْجُرَيْرِيِّ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ ابْنُ حَاتِمٍ فِيْ رِوَايَتِهٖ اِرْتَاٰى رَجُلٌ بِرَاْيِهٖ مَا شَآءَ يَعْنِيْ عُمَرَ جریری سے اسی سند سے یہی حدیث مروی ہے اور ابن حاتم کی روایت مین یہہ ہے کہ پہر ایک شخص نے اپنی رائے سے جو چاہا کہدیا یعنے حضرت عمر رضی اسد تعالے عنہ نے **ف** ان روایتون سے عمران کا مقصود یہہ ہے کہ عمرہ لانا ایام حج مین اور اسیکو تمتع کہتے ہین جائز اور روا ہے اور حضرت عمر پر اونہون نے انکار کیا کہ وہ اپنی رائے سے منع کرتے تہے حالانکہ قرآن شریف سے اور حضرت رسول خدا صلی اسد علیہ وسلم کے فرمان سے اسکا جواز معلوم ہوا اس مقام مین غور کرنا چاہیے کہ حضرت عمر باوجودیکہ خلیفہ خاص ہین رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کے اور مسند خلافت راشدہ کے زینت بخش ہین مگر اُن کی رائے بہی جب حدیث رسول معصوم کے خلاف ہوئی تو سلف نے اوسپر انکار کیا پہر اامون کی بات جب رسول معصوم کی حدیث کے خلاف ہو تو کیونکر نہ قابل انکار و رد و طرد ہوگی اور منع کرنا حضرت عمر کا متعہ سے اس نظر سے نہ تہا کہ متعہ روا ہی نہین بلکہ صرف اس خیال سے کہ افراد کو متعہ پر ترجیح ہے پہر بہی اُنکی رائے پر انکار کیا اور یہان ہمارے ان احناف اعدائے انصاف کا یہ قاعدہ ہو رہا ہے کہ حدیث کے مقابل مین اامون کی حلت و حرمت پیش کی جاتی ہے اور حدیث شریف کے خلاف ہوتے ہوئے بہی اونہی کی بات لی جاتی ہے افسوس صد افسوس عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ قَالَ لِيْ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اُحَدِّثُكَ حَدِيْثًا

عَسَی اللّٰهُ اَنْ یَّنْفَعَکَ بِهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَیْنَ حَجَّةٍ وَّعُمْرَةٍ ثُمَّ لَمْ یَنْهَ
عَنْهُ حَتّٰی مَاتَ وَلَمْ یَنْزِلْ فِیْهِ قُرْاٰنٌ یُّحَرِّمُهٗ وَقَدْ کَانَ یُسَلَّمُ عَلَیَّ حَتّٰی اکْتَوَیْتُ فَتُرِکْتُ
ثُمَّ تَرَکْتُ الْکَیَّ فَعَادَ ترجمہ مطرف نے کہا کہ مجھہ سے عمران بن حصین نے کہا کہ مین تم سے ایک حدیث
بیان کرون شاید اللہ عزوجل اوس سے تم کو فائدہ بخشے اور وہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے حج اور عمرہ جمع کیا اور پہر اوس سے منع نہ فرمایا یہانتک کہ انتقال فرمایا اور نہ اس مین کوئی قرآن کی
آیت اوتری جس سے انکا جمع کرنا حرام ہوتا اور ہمیشہ میرے اوپر سلام فرمایا جاتا تہا جب تک مین نے داغ
نہین لیا تہا پہر جب داغ لیا تو سلام موقوف ہوگیا پھر مین نے داغ لینا چہوڑ دیا تو پہر سلام ہونے لگا مجہ سے
ف یعنے مطلب یہ ہے کہ عمران بن حصین صحابی رضے اللہ تعالی عنہ کو مرض بواسیر تہا اور فرشتے اونپر سلام
کیا کرتے تہے جب تک انہون نے داغ نہین لیا اور نہایت تکلیف بیماری سے اوٹہاتے تہے اخیر مین جب
داغ لیا تو فرشتون نے سلام موقوف کردیا جب چہوڑ دیا اور داغ لینے سے باز آئے پہر فرشتے سلام کرنے
لگے (نووی شرح مسلم) عَنْ حُمَیْدِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ سَمِعْتُ مُطَرِّفًا قَالَ قَالَ لِیْ عِمْرَانُ بْنُ حُصَیْنٍ
بِمِثْلِ حَدِیْثِ مُعَاذٍ ترجمہ حمید سے وہی مضمون مروی ہے جیسا اوپر مذکور ہوا عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ
بَعَثَ اِلَیَّ عِمْرَانُ بْنُ حُصَیْنٍ فِیْ مَرَضِهِ الَّذِیْ تُوُفِّیَ فِیْهِ فَقَالَ اِنِّیْ کُنْتُ مُحَدِّثَکَ بِاَحَادِیْثَ
لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ یَّنْفَعَکَ بِهَا بَعْدِیْ فَاِنْ عِشْتُ فَاکْتُمْ عَنِّیْ وَاِنْ مِتُّ فَحَدِّثْ بِهَا اِنْ شِئْتَ
اَنَّهٗ قَدْ سُلِّمَ عَلَیَّ وَاعْلَمْ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَمَعَ بَیْنَ حَجٍّ وَّعُمْرَةٍ ثُمَّ لَمْ یَنْزِلْ
فِیْهَا کِتَابُ اللّٰهِ وَلَمْ یَنْهَ عَنْهَا نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَجُلٌ فِیْهَا بِرَاْیِهٖ مَا شَاءَ ترجمہ
مطرف نے کہا مجہے پیغام بہیجکر عمران بن حصین نے بلا بہیجا اوس بیماری مین جسمین انکی وفات ہوئی تہی
اور کہا کہ مین تمسے کئی حدیثین بیان کرتا ہون شاید اللہ تعالے میرے بعد تمکو اوس سے نفع دیوے پہر اگر
مین جیتا رہا (یعنے اس مرض سے اچہا ہوکر) تو تم اوسکو میرے نام سے بیان نہ کرنا اور پوشیدہ رکہنا
اور اگر مین مرگیا تو چاہنا بیان کرنا اول بات یہ ہے کہ مجہپر سلام کیا گیا (یعنے فرشتون کا) دوسری
یہ کہ مین خوب جانتا ہون کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرہ دونون کو جمع کیا (یعنے ایام حج مین) اور
پہر اسمین نہ تو قرآن اوترا اور نہ آپنے اوس جمع سے منع فرمایا اور اس شخص نے جو چاہا سو اپنی رای
سے کہدیا (یعنے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالے عنہ نے) ف اس روایت سے معلوم ہوا کہ

کر راے کسی کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے مقدم نہین ہو سکتی اور معلوم ہوا کہ کلام فرشتون کا غیر نبی بہی سن سکتا ہے **عن** مُطَرِّفٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ تَمَتَّعْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَنْزِلْ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ قَالَ رَجُلٌ بِرَأْيِهِ مَا شَاءَ **ترجمہ** مطرف سے مروی ہے کہ عمران نے اون سے کہا کہ متعہ کیا ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ اور نہ اوترا اوس مین قرآن (یعنے اس سے نہی ہین) پہر فلان شخص نے اپنی راے سے جو چاہا کہدیا اور **کہا** امام مسلم علیہ الرحمۃ نے کہ روایت کی مجہسے حجاج بن شاعرہ نے اون سے عبید اللہ بن عبد المجید نے اون سے سمعیل بن مسلم نے اون سے محمد بن واسع نے اون سے مطرف بن عبد اللہ بن شخیر نے اون سے عمران بن حصین سے یہی حدیث کہ متعہ کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اور متعہ کیا ہمنے آپ کے ساتھ **عن** اَبِيْ رَجَاءٍ قَالَ قَالَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا نَزَلَتْ اٰيَةُ الْمُتْعَةِ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ يَعْنِيْ مُتْعَةَ الْحَجِّ وَاَمَرَنَا بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَمْ تَنْزِلْ اٰيَةٌ تَنْسَخُ اٰيَةَ مُتْعَةِ الْحَجِّ وَلَمْ يَنْهَ عَنْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى مَاتَ قَالَ رَجُلٌ بِرَأْيِهِ بَعْدُ مَا شَاءَ **وہی مضمون** ہے جو اوپر مذکور ہوا کہا مسلم نے روایت کی مجہسے محمد بن حاتم نے اون سے یحیے نے اون سے عمران قصیر نے اون سے ابو رجا نے اون سے عمران بن حصین نے مثل اسی روایت کی مگر اتنا فرق ہے کہ اونہون نے کہا کہ کیا ہمنے یہ (یعنے متعہ حج کا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ اور یہہ نہین کہا کہ حکم کیا ہم کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکا (یعنے جیسے اوپر کی روایت مین حکم کا ذکر تہا ویسا اس مین نہین) **باب** وُجُوْبِ الدَّمِ عَلَى الْمُتَمَتِّعِ وَاَنَّهٗ اِذَا عَدِمَهٗ لَزِمَهٗ صَوْمُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ اِذَا رَجَعَ اِلٰى اَهْلِهٖ جو تمتع کرے حج مین اوسپر قربانی واجب ہے نہین تو تین روزے ایام حج مین اور سات جب گہر جاوے **عن** سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ تَمَتَّعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ وَاَهْدٰى فَسَاقَ مَعَهُ الْهَدْيَ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَبَدَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ اَهَلَّ بِالْحَجِّ وَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَكَانَ مِنَ النَّاسِ مَنْ اَهْدٰى فَسَاقَ الْهَدْيَ وَمِنْهُمْ مَنْ لَمْ يُهْدِ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ قَالَ

کتاب اللہ

قَالَ لِلنَّاسِ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ اَهْدٰى فَاِنَّهُ لَا يَحِلُّ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتّٰى يَقْضِيَ حَجَّهُ وَمَنْ
لَّمْ يَكُنْ مِنْكُمْ اَهْدٰى فَلْيَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلْيُقَصِّرْ وَلْيَحْلِلْ ثُمَّ لِيُهِلَّ بِالْحَجِّ
وَلْيُهْدِ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ هَدْيًا فَلْيَصُمْ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةً اِذَا رَجَعَ اِلٰى اَهْلِهِ فَطَافَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَدِمَ مَكَّةَ فَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ اَوَّلَ شَيْءٍ ثُمَّ خَبَّ
ثَلَاثَةَ اَطْوَافٍ مِنَ السَّبْعِ وَمَشٰى اَرْبَعَةَ اَطْوَافٍ ثُمَّ رَكَعَ حِيْنَ قَضٰى طَوَافَهُ بِالْبَيْتِ
عِنْدَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَانْصَرَفَ فَاَتَى الصَّفَا فَطَافَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعَةَ
اَطْوَافٍ ثُمَّ لَمْ يَحِلَّ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتّٰى قَضٰى حَجَّهُ وَنَحَرَ هَدْيَهُ يَوْمَ النَّحْرِ وَ
اَفَاضَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ وَفَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَهْدٰى فَسَاقَ الْهَدْيَ مِنَ النَّاسِ **ترجمہ** سالم بن عبد اللہ سے روایت

یحلل

ہے کہ عبد اللہ بن عمر نے فرمایا کہ متعہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع مین عمرہ کے ساتھہ حج
مین ملاکر اور قربانی کی اور قربانی کے جانور اپنے ساتھہ لے گئے ذی الحلیفہ سے اور شروع مین آپ نے
لبیک پکاری عمرہ کی پہر لبیک پکاری حج کی اور اسیطرح لوگون نے بہی آپکے ساتھہ تمتع کیا عمرہ کا حج
کے ساتھہ اور لوگون مین کسی کے پاس قربانی تہی کہ وہ قربانی کے جانور اپنے ساتھہ لایا تہا اور کسی کے
پاس قربانی نہ تہی پہر جب آپ مکہ مین پہونچے لوگون سے فرمایا کہ جو قربانی لایا ہو وہ کسی چیز سے حلال نہ ہو
جس سے حالت احرام مین دور رہا ہے جب تک اپنے حج سے فارغ نہ ہو اور جو قربانی نہ لایا ہو وہ تو بیت اللہ
کا طواف کرے اور صفا اور مروہ مین سعی کرکے اپنے بال کتروا ڈالے اور احرام کھول ڈالے پہر حج کی لبیک
پکارے یعنی آٹھوین تاریخ اور چاہیے کہ بعد حج کے قربانی کرے پہر جسکو قربانی میسر نہ ہو تو وہ تین روزے
رکہے حج مین اور سات روزے پہر رکہے جب اپنے گھر پہنچے اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ
مین آئے تو پہلے پہل حجر اسود کو بوسہ دیا پہر تین بار کود کود کر شانہ اوچہال کر طواف کیا (یعنی جسے
رمل کہتے ہین) اور چار بار چلکر طواف کیا (جیسی عادت کے موافق چلتے ہین) پہر دو رکعت پڑہی جب طواف
سے فارغ ہوچکے اور وہ دو رکعت مقام ابراہیم کے پاس ادا کی پہر سلام پہیرا اور صفا پر تشریف فرما ہوے
اور صفا اور مروہ کے بیچ مین سات بار طواف کیا اور پہر کسی چیز کو اپنے اوپر حلال نہین کیا ان چیزون
مین سے جنکو بسبب احرام کے اپنے اوپر حرام کیا تہا یہانتک کہ حج سے بالکل فارغ ہوگئے اور قربانی

اپنی ذیحجہ کی یوم النحر یعنے دسوین تاریخ مین اور پھر مکہ کو لوٹ آئے اور طواف فاضہ کیا بیت اللہ کا پھر ہر چیز
کو اپنے اوپر حلال کر لیا جسکو احرام سے حرام کیا تہا اور جو لوگ قربانی اپنے ساتھ لائے تھے انہون نے
بہی ویسا ہی کیا جیسا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تہا **فائدہ** قولہ متوجہ کیا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے مراد اس سے یہ ہے کہ پہلے حج کا احرام باندھا پھر عمرہ کا اور قاضی عیاض کا یہی قول ہو اور لغت
کے روسے یہ بہی تمتع ہوا اور یہی لوگون کے متعہ سے بہی مراد ہے کہ پہلے انہون نے احرام حج کا باندھا پھر عمرہ
کر کے احرام کہول ڈالا پھر حج کیا مکہ سے احرام باندھکر یہ بہی لغت کے روسے متعہ اور تمتع ہوا قولہ اپنے بال
کتروائے الخ اس سے معلوم ہوا کہ بال کترانا یا منڈانا یہ بہی مناسک حج مین داخل ہے اور یہی مذہب
ہے جماہیر علما کا اور صحیح مذہب شافعیہ کا اور انکو مناسک حج نہ جاننا ضعیف مذہب ہو اگرچہ حلق یعنے
منڈانا بالون کا افضل ہے مگر یہان آپنے کترانے کا حکم اس لیے دیا کہ حج کے بعد منڈانا ہو ورنہ بال رہتے
اور چاہیے کہ بعد حج کے قربانی کرے الخ مراد اس سے قربانی تمتع کی ہے کہ متمتع پر واجب ہو اور اسکو
وجوب کے شروط کتب فقہ مین مذکور ہین قولہ جسکو قربانی میسر نہ ہو تین روزے رکہے یہ تین روزے اولی
ہین کہ عرفہ سے پیشتر رکہہ لے اور حج کا احرام باندہنے کے بعد جب عمرہ سے فارغ ہو جاوے اور اگر عمرہ کے اور
احرام حج کے قبل رکہے تو بہی کافی ہین مذہب صحیح کے روسے اور اگر احرام عمرہ کے بعد قبل فراغ عمرہ کے رکہے
تو صحیح مذہب شافعیہ کا یہ ہے کہ وہ کافی نہین اور اصحاب مالک کا قول بہی ایسا ہی ہے اور ثوری اور
ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کافی ہے اور اگر عید اور ایام تشریق سب گذر گئے تو انکی قضا
شافعیہ کے نزدیک واجب ہو اور ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا قول ہو کہ اب وہ روزے نہین رکہہ سکتا
بلکہ اسکو قربانی دینا ضرور ہے اگر طاقت ہو باقی رہے سات روزے وہ وطن مین جاکر رکہے اور اس
حدیث سے معلوم ہوا کہ طواف قدوم مستحب ہو اور اس مین رمل بہی تین بار کرنا مستحب ہے اور رمل کے معنی
اسی حدیث مین اوپر ہو چکے اور معلوم ہوا کہ طواف کی دو رکعتین مقام ابراہیم کے پیچہے ادا کرنا مستحب ہے
(النووی شرح مسلم) اور کہا مسلم علیہ الرحمۃ نے کہ روایت کی مجھ سے عبد الملک بن شعیب نے ان سے
اُن کے باپ نے ان سے اُنکے دادا نے ان سے عقیل نے ان سے ابن شہاب نے ان سے
عروہ نے کہ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے خبر دی انکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
تمتع سے (یعنے باعتبار تمتع لغوی کے) حج مین عمرہ ملا کر کیا اور لوگون کے تمتع سے جیسے خبر دی مجھکو

سالم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمتع سے **باب** بَيَانِ اَنَّ الْقَارِنَ لَا يَتَحَلَّلُ اِلَّا فِي وَقْتِ تَحَلُّلِ الْحَاجِّ الْمُفْرِدِ باب اس بیان مین کہ قارن احرام نہ کھولے مگر جبکہ مفرد احرام کھولے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ حَفْصَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا شَانُ النَّاسِ حَلُّوْا وَلَمْ تَحِلَّ اَنْتَ مِنْ عُمْرَتِكَ قَالَ اِنِّيْ لَبَّدْتُ رَاْسِيْ وَقَلَّدْتُ هَدْيِيْ فَلَا اَحِلُّ حَتّٰى اَنْحَرَ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے مروی ہے کہ ام المومنین حفصہ رضی اللہ تعالی عنہا نے عرض کی کہ اے رسول اللہ تعالے کے لوگون نے اپنا احرام کھول ڈالا اور آپ نے عمرہ فرما کے احرام کیون نہین کھولا تو آپ نے فرمایا کہ مین نے اپنے سر کے بالون کو گوند یا خطمی وغیرہ سے جمایا ہے اور اپنی قربانی کے گلون مین ہار ڈالے ہین سو مین احرام نہ کھولون گا جب تک کہ قربانی ذبح نہ کرلون **کہا** مسلم نے اور روایت کی ہم سے یہی حدیث ابن نمیر نے اون سے خالد بن مخلد نے اون سے مالک نے اون سے نافع نے اون سے ابن عمر نے اون سے حفصہ نے کہ انہون نے عرض کی کہ یا رسول اللہ کیا سبب ہے کہ آپ نے احرام نہ کھولا مانند اوپر کی روایت کی **عَنْ** حَفْصَةَ قَالَتْ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَانُ النَّاسِ حَلُّوْا وَلَمْ تَحِلَّ مِنْ عُمْرَتِكَ قَالَ اِنِّيْ قَلَّدْتُ هَدْيِيْ وَلَبَّدْتُ رَاْسِيْ فَلَا اَحِلُّ حَتّٰى اَحِلَّ مِنَ الْحَجِّ **ترجمہ** حضرت حفصہ رضی اللہ تعالی عنہا سے وہی مضمون مروی ہے مگر اس مین یہ ہے کہ آپنے فرمایا مین احرام نہ کھولون گا جب تک حج کا احرام نہ کھولون اور **کہا** مسلم علیہ الرحمۃ نے کہ روایت کی ہمسے ابوبکر بن ابی شیبہ نے اون سے ابو اسامہ نے اون سے عبید اللہ نے اون سے نافع نے اون سے ابن عمر نے کہ حفصہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ اور روایت کی مثل حدیث مالک کے اور اس مین یہ ہے کہ آپ نے فرمایا مین احرام نہ کھولون گا جب تک کہ قربانی ذبح نہ کرلون **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ حَدَّثَتْنِيْ حَفْصَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ اَزْوَاجَهٗ اَنْ يَحْلِلْنَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ قَالَتْ حَفْصَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَقُلْتُ مَا يَمْنَعُكَ اَنْ تَحِلَّ فَقَالَ اِنِّيْ لَبَّدْتُ رَاْسِيْ وَقَلَّدْتُ هَدْيِيْ فَلَا اَحِلُّ حَتّٰى اَنْحَرَ هَدْيِيْ **ترجمہ** عبداللہ حضرت عمر کے لخت جگر نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے حفصہ نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا اپنی بیبیون کو کہ احرام کھول ڈالین حجۃ الوداع کے سال مین تو بی بی حفصہ نے عرض کی کہ آپ کو کون روکتا

سے احرام کہولنے سے آپ نے فرمایا کہ مین نے اپنے سر کے بالون کو خطمی وغیرہ سے جمایا ہے اور اپنی قربانی کی گلے مین ہار ڈالا ہے سو مین احرام نہ کہولون گا جب تک اپنی قربانی ذبح نہ کرلون **ف** نووی نے فرمایا کہ ان سب روایتون سے معلوم ہوا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم قارن تہے اور قارن جب تک کہ وقوف عرفات اور رمی سے فارغ نہ ہو جبتک احرام نہین کہول سکتا اور ان سے یہ بہی معلوم ہوا کہ تلبید کرنا یعنے بالون کو کسی لیسدار چیز سے جیسے گوند یا اسی وغیرہ ہے جما لینا مستحب ہے اور قربانی کے گلے مین ہار ڈالنا بہی مستحب ہے اور یہ دونون باتفاق مسنون ہین **باب** جوازِ التَّحَلُّلِ بِالْاِحْصَارِ وَجَوَازِ الْقِرَانِ وَاقْتِصَارِ الْقَارِنِ عَلٰى طَوَافٍ وَّاحِدٍ وَسَعْيٍ وَّاحِدٍ

حاجی جو کہین راہ مین معذور ہو جاوے تو اسکو احرام کہولنے کا اور قرآن کے جائز ہونے کا اور قارن کو ایک طواف اور ایک سعی کافی ہونے کا بیان **عن** نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا خَرَجَ فِي الْفِتْنَةِ مُعْتَمِرًا وَقَالَ اِنْ صُدِدْتُ عَنِ الْبَيْتِ صَنَعْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ فَاَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَسَارَ حَتّٰى اِذَا ظَهَرَ عَلَى الْبَيْدَاءِ اِلْتَفَتَ اِلٰى اَصْحَابِهٖ فَقَالَ مَا اَمْرُهُمَا اِلَّا وَاحِدٌ اُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ اَوْجَبْتُ الْحَجَّ مَعَ الْعُمْرَةِ فَخَرَجَ حَتّٰى اِذَا جَاءَ الْبَيْتَ طَافَ بِهٖ سَبْعًا وَّبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعًا لَمْ يَزِدْ عَلَيْهِ وَرَاٰى اَنَّهٗ مُجْزِئٌ عَنْهُ وَاَهْدٰى **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر نکلے ایام فتنہ مین عمرے کو اور کہا اگر مین روکا گیا بیت اللہ سے تو ویسا ہی کرینگے جیسا کیا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مین پہر نکلے عمرہ کا احرام کر کے اور گئے یہانتک کہ بیدا پر پہونچے (جہان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لبیک اکثر صحابہ نے سنی تہی حجۃ الوداع مین) اپنے یارون سے کہا کہ حج اور عمرہ کا حکم ایک ہی ہے کہ دونون سے حلال کر سکتے ہین اگر روکے جاوین تو مین تمکو گواہ کرتا ہون کہ مین نے اپنے اوپر حج بہی عمرہ کے ساتھ واجب کر لیا اور چلے یہانتک کہ بیت اللہ پہنچے اور وہان سات بار طواف کیا اور سات بار صفا اور مروہ کے بیچ مین سعی کی اور اس سے زیادہ کچہ نہین کیا اور اسیکو کافی سمجھا اور قربانی کی **فائدہ** جیسا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا الخ یعنے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ سال مین کافرون کی شرارت سے روکے گئے تو آپ نے احرام کہول ڈالا ویسے ہی ہم روکے جائینگے تو راہ مین احرام کہول ڈالینگے اور سہمدیت

سے معلوم ہوا کہ قارن کو ایک ہی طواف اور ایک ہی سعی حج و عمرہ دونو کے لیے کافی ہے اور یہی مذہب ہو امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا اور جمہور کا اور خلاف کیا ہے اس حدیث کا اور جمہور کا ابو حنیفہ نے اور ایک گروہ نے اور کہا ہے کہ دو طواف اور دو سعی ضرور ہین **عن** نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ ابْنَ عَبْدِ اللّٰہِ وَسَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ کَلَّمَا عَبْدَ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ حِیْنَ نَزَلَ الْحَجَّاجُ لِقِتَالِ ابْنِ الزُّبَیْرِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَا لَا یَضُرُّکَ اَنْ لَا تَحُجَّ الْعَامَ فَاِنَّا نَخْشٰی اَنْ یَکُوْنَ بَیْنَ النَّاسِ قِتَالٌ یُحَالُ بَیْنَکَ وَبَیْنَ الْبَیْتِ قَالَ اِنْ حِیْلَ بَیْنِیْ وَبَیْنَہٗ فَعَلْتُ کَمَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مَعَہٗ حِیْنَ حَالَتْ کُفَّارُ قُرَیْشٍ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ الْبَیْتِ اُشْہِدُکُمْ اَنِّیْ قَدْ اَوْجَبْتُ عُمْرَۃً فَانْطَلَقَ حَتّٰی اَتٰی ذَا الْحُلَیْفَۃِ فَلَبّٰی بِالْعُمْرَۃِ ثُمَّ قَالَ اِنْ خُلِّیَ سَبِیْلِیْ قَضَیْتُ عُمْرَتِیْ وَاِنْ حِیْلَ بَیْنِیْ وَبَیْنَہٗ فَعَلْتُ کَمَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مَعَہٗ ثُمَّ تَلَا لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ ثُمَّ سَارَ حَتّٰی اِذَا کَانَ بِظَہْرِ الْبَیْدَاءِ قَالَ مَا اَمْرُہُمَا اِلَّا وَاحِدٌ اِنْ حِیْلَ بَیْنِیْ وَبَیْنَ الْعُمْرَۃِ حِیْلَ بَیْنِیْ وَبَیْنَ الْحَجِّ اُشْہِدُکُمْ اَنِّیْ قَدْ اَوْجَبْتُ حَجَّۃً مَعَ عُمْرَتِیْ فَانْطَلَقَ حَتَّی ابْتَاعَ بِقُدَیْدٍ ہَدْیًا ثُمَّ طَافَ لَہُمَا طَوَافًا وَاحِدًا بِالْبَیْتِ وَبَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ ثُمَّ لَمْ یَحِلَّ مِنْہُمَا حَتّٰی اَحَلَّ مِنْہُمَا بِحَجَّۃٍ یَوْمَ النَّحْرِ **ترجمہ** نافع سے روایت ہو کہ عبد اللہ بن عبد اللہ اور سالم بن عبد اللہ ان دونون نے عبد اللہ بن عمر سے کہا جن دنون حجاج بن یوسف ظالم ابن زبیر سے لڑنے آیا تھا کہ اگر آپ اس سال حج نہ کرین تو کیا ضرر ہے اس لیے کہ ہم کو خوف ہو کہ ایسا نہ ہو کہ لوگون مین لڑائی ہو اور آپ بیت اللہ تک نہ جا سکین تو اونھون نے کہا اگر مین نہ جا سکون تو ویسا ہی کرون گا جیسا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ کیا ہے جب کفار قریش نے آپ کو روک لیا تھا بیت اللہ سے اور مین آپ کے ساتھہ تھا پھر عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ گواہ رہو مین نے عمرہ اپنے پر واجب کیا اور چلے یہانتک کہ ذی الحلیفہ پہنچے اور عمرہ کی لبیک پکاری پھر کہا کہ اگر میری راہ کھل گئی تو مین عمرہ بجا لاؤن گا اور اگر میری اور بیت اللہ مین کوئی حائل ہو گیا تو ویسا ہی کرون گا جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے اور مین بھی آپکے ساتھہ تھا پھر یہ آیت پڑھی کہ لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ یعنے تم کو اچھی پیروی ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین پھر چلے یہانتک کہ جب بیدا کی پیٹھ پہنچے تو کہا کہ حج اور عمرہ دونو

کا حکم ایک ہی ہے کہ اگر مین اپنے عمرہ سے روکا گیا تو حج سے بھی روکا جاؤن گا مین تم کو گواہ کرتا ہون کہ
مین نے حج بھی اپنے عمرہ کے ساتھ واجب کیا پھر چلے یہانتک کہ قدید سے قربانی خریدی اور حج اور عمرہ
دونون کے لیے ایک طواف اور ایک سعی کی بیت اللہ اور صفا مروہ کی اور احرام نہ کھولا یہانتک کہ
حج سے فارغ ہوئے اور قربانی کے دن دونون سے احرام کھولا **عن** نافع قال اراد ابن عمر
رضی اللہ تعالی عنہما الحج حین نزل الحجاج بابن الزبیر رضی اللہ تعالی عنہ واقتص الحدیث
بمثل ہذہ القصۃ وقال فی اخر الحدیث وکان یقول من جمع بین الحج والعمرۃ کفاہ
طواف واحد ولم یحل حتی یحل منہما جمیعا **ترجمہ** نافع سے وہی قصہ مذکور ہے مگر اخیر مین یہ ہے کہ عبد اللہ
بن عمر کہتے تہے کہ جو حج و عمرہ جمع کرے اسکو ایک طواف کافی ہے اور احرام نہ کہولے یہانتک کہ دونون
سے فارغ ہوکر احرام کہولے **عن** نافع ان ابن عمر اراد الحج عام نزل الحجاج بابن الزبیر
رضی اللہ تعالی عنہ فقیل لہ ان الناس کائن بینہم قتال وانا نخاف ان یصدوک
قال فقال لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ اصنع کما صنع رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم انی اشہدکم انی قد اوجبت عمرۃ ثم خرج حتی اذا کان بظاہر
البیداء قال ما شان الحج والعمرۃ الا واحد اشہدوا وقال ابن رمح اشہدکم انی قد
اوجبت حجا مع عمرتی واہدی ہدیا اشتراہ بقدید ثم انطلق یہل بہما جمیعا
حتی قدم مکۃ فطاف بالبیت وبالصفا والمروۃ ولم یزد علی ذلک ولم ینحر ولم
یحلق ولم یقصر ولم یحلل من شیء حرم منہ حتی کان یوم النحر فنحر وحلق ورای
ان قد قضی طواف الحج والعمرۃ بطوافہ الاول وقال ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما
کذلک فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** نافع سے وہی مضمون مروی ہوا جو کئی بار
اوپر گذرا اتنی بات زیادہ ہے کہ جب ابن عمر مکہ مین آئے تو حج اور عمرہ دونون کی لبیک پکارتے تھے
اور بیت اللہ اور صفا مروہ کا ایک ہی بار طواف کیا اور قربانی کی اور نہ سر منڈایا نہ بال کترائے
اور نہ کسی چیز کو حلال کیا جن کو احرام کے سبب سے حرام کیا تہا یہانتک کہ نحر کا دن ہوا (یعنے دسوین
تاریخ ذی حجہ کی) اور قربانی کی اور سر منڈایا اور خیال کیا کہ حج اور عمرہ کو وہی طواف اول کافی ہوگیا اور
عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ ایسا ہی کیا رسول خدا صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے **کہا امام مسلم**

علیہ الرحمۃ نے اور روایت کی ہمسے ابوالربیع زہرانی اور ابو کامل نے دونوں نے کہا روایت کی ہمسے حماد نے اور کہا مسلم نے روایت کی مجہسے زہیر نے جو فرزند ہین حرب کے انہوں نے کہا روایت کی مجہسے اسمعیل اور حماد اور اسمعیل ان دونوں سے روایت کی ایوب نے اون سے ابن عمر نے سارا یہی قصہ جو مذکور ہوا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر فقط حدیث کے شروع مین کیا جب لوگوں نے ابن عمر سے کہا تہا کہ کہین لوگ آپ کو روکین نہین تو انہون نے جواب مین کہا کہ اگر روکین تو مین وہی کرونگا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے جیسے لیث کی روایت مین اوپر گذر چکا **باب** فِی الْاِفْرَادِ وَالْقِرَانِ افراد اور قران کا بیان **عَنْ** نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فِی رِوَایَۃِ یَحْیٰی قَالَ اَھْلَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ مُفْرَدًا وَفِیْ رِوَایَۃِ ابْنِ عَوْنٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَھَلَّ بِالْحَجِّ مُفْرَدًا **ترجمہ** عبداللہ عمر بن خطاب کے فرزند سے روایت ہے کہ انہون نے کہا لبیک پکاری ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اکیلے حج کی اور ابن عون کی روایت مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اکیلے حج کی لبیک پکاری **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صلعم یُلَبِّیْ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَۃِ جَمِیْعًا قَالَ بَکْرٌ فَحَدَّثْتُ بِذٰلِکَ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ لَبّٰی بِالْحَجِّ وَحْدَہٗ فَلَقِیْتُ اَنَسًا فَحَدَّثْتُہٗ بِقَوْلِ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ اَنَسٌ مَا تَعُدُّوْنَا اِلَّا صِبْیَانًا سَمِعْتُ النَّبِیَّ صلعم یَقُوْلُ لَبَّیْکَ عُمْرَۃً وَّحَجًّا **ترجمہ** انس نے کہا سنا مین نے رسول اللہ صلعم سے کہ لبیک پکارتے تہے حج اور عمرہ دونوں کی بکر نے کہا کہ مین نے یہی حدیث ابن عمر سے بیان کی تو انہون نے کہا فقط حج کی لبیک پکاری سو مین انس سے ملا اور ان سے کہا کہ ابن عمر تو یون کہتے ہین انس نے کہا کہ تم لوگ ہمکو بچہ جانتے ہو مین نے بخوبی سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے لبیک ہے عمرہ کی اور حج کی **عَنْ** اَنَسٍ اَنَّہٗ رَاَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَیْنَہُمَا بَیْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَۃِ قَالَ فَسَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ اَھْلَلْنَا بِالْحَجِّ فَرَجَعْتُ اِلٰی اَنَسٍ فَاَخْبَرْتُہٗ مَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَقَالَ کَاَنَّمَا کُنَّا صِبْیَانًا مضمون وہی ہے **فائدہ** تطبیق ان سب روایتون مین یہی ہے کہ اول آپنے احرام حج مفرد کا باندھا تہا پہر عمرہ بہی ملالیا اور آپ قارن ہوگئے اور یہی مذہب صحیح اور مختار ہے محدثین محققین کا کہ آپ اول مفرد تھے پہر قارن ہوے اور روایت ابن عمر مین ابتداے احرام کا بیان ہے کہ جب مفرد تھے اور روایت انس مین آخر کا کہ آپ قارن تہے **باب** اسْتِحْبَابِ طَوَافِ الْقُدُوْمِ لِلْحَاجِّ وَالسَّعْیِ بَعْدَہٗ

طواف قدوم اور اسکے بعد سعی کا بیان **عن** وبرۃ قال کنت جالسا عند ابن عمر رضی اللہ تعالی
عنہما فجاءہ رجل فقال ایصلح لی ان اطوف بالبیت قبل ان اتی الموقف فقال
نعم فقال فان ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما یقول لا تطف بالبیت حتی تاتی الموقف
فقال ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما فقد حج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فطاف
بالبیت قبل ان یاتی الموقف فبقول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احق ان تاخذ
او بقول ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما ان کنت صادقا **ترجمہ** وبرہ نے کہا کہ مین ابن
عمر کے پاس بیٹھا تہا کہ ایک شخص آیا اور کہا کہ مجھے طواف کرنا قبل عرفات مین جانے کے درست ہے
ابن عمر نے کہا کہ ہان اوسنے کہا ابن عباس تو کہتے ہین کہ جب تک عرفات مین نجاے تب تک طواف
نکرے ابن عمر نے کہا کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حج کیا اور بیت اللہ کا طواف کیا عرفات
مین جانے سے پہلے تو رسول اللہ کا قول لینا بہتر ہے یا ابن عباس کا۔ اگر تو سچا ہو **فائدہ**
ابن عمر کے قول سے طواف قدوم حاجی کے لیے ثابت ہوا اور قبل عرفات مین وقوف کرنے کے مشروع
ہے اور یہی قول ہے تمام علما کا ہوا ابن عباس کے اور سب علماء نے کہا ہے کہ یہ طواف قدوم سنت ہے
اور واجب نہین مگر بعض اصحاب شافعیہ اوس کے وجوب کے قائل ہین کہ اگر کوئی چہوڑ دے تو قربانی دے اور
مشہور یہی ہے کہ وہ سنت ہے اور اُس کے چہوڑنے سے قربانی لازم نہین اور وقوف عرفات تک کسی نے
نکیا تو فوت ہوگیا اور بعد وقوف کے اگر اس نیت سے بھی کیا تو طواف قدوم نہوا اور قدوم کے معنے آنے
کے ہین حاجی آتے ہی یہ طواف کرتا ہے اس لیے اسے طواف قدوم کہتے ہین اور جس نے کہ بعد وقوف
عرفات کے طواف قدوم کی نیت سے طواف کیا تو طواف افاضہ ادا ہوگیا اور نیت لغو ہوئی اور طواف
افاضہ کے بعد اگر کیا تو طواف نفل ہوگیا نیت جب بہی لغو ٹہیری اور طواف قدوم کے بہت نام ہین
طواف قادم اور طواف ورود اور طواف وارد اور طواف تحیت اور عمرہ مین طواف قدوم نہین
بلکہ عمرہ مین جو طواف کرے گا وہ اُسکا رکن ہے اگرچہ قدوم کی نیت سے ہی کرے بلکہ نیت اوسکی لغو ہو
جاوے گی اور رکن ادا ہو جاوے گا جیسے کسی پر حج واجب ہو اور نفل کی نیت سے حج کرے تو واجب ادا
ہو جاویگا نیت بیکار ہو جاے گی اور یہ جو فرمایا ابن عمر نے کہ اگر تو سچا ہے یعنی اگر تو ایمان مین سچا ہے
اور نبی صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کا یقین سچے طور سے رکہتا ہے تو رسول اللہ کا قول شریف ہونے

کسی کے قول کیطرف التفات بہی نکرا بن عباس ہون یا اونکے والد عباس کیون نہون اس سے معلوم ہوا کہ رسول معصوم کا قول ہوتے ہوئے کسی کے قول پر چلنا خواہ امام ہو یا مجتہد یا اور کوئی پیر و مرشد یہ سچون کا کام نہین ہے بلکہ جہوٹے بے ایمانون کا کام ہے جنکو رسول اللہ کی نبوت کا سچے طور سے یقین نہین ہے (نووی) **عَنْ** وَبْرَةَ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ أَطُوفُ بِالْبَيْتِ وَقَدْ أَحْرَمْتُ بِالْحَجِّ فَقَالَ وَمَا يَمْنَعُكَ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ ابْنَ فُلَانٍ يَكْرَهُهُ وَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيْنَا مِنْهُ رَأَيْنَاهُ قَدْ فَتَنَتْهُ الدُّنْيَا فَقَالَ وَأَيُّنَا أَوْ أَيُّكُمْ لَمْ تَفْتِنْهُ الدُّنْيَا ثُمَّ قَالَ رَأَيْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ أَحْرَمَ بِالْحَجِّ وَطَافَ بِالْبَيْتِ وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَسُنَّةُ اللهِ وَسُنَّةُ رَسُولِهِ أَحَقُّ أَنْ تَتَّبِعَ مِنْ سُنَّةِ فُلَانٍ إِنْ كُنْتَ صَادِقًا **وبرہ** نے کہا کہ ایک شخص نے ابن عمر سے پوچہا کہ مین طواف کر دن بیت اللہ کا اور مین حج کا احرام باندہ ہے تو اونہون نے کہا کہ طواف سے تمکو کون روکتا ہے اونہون نے کہا کہ مین نے فلانے کے فرزند کو دیکہا (یعنے ابن عباس کو) کہ وہ اُسکو مکروہ جانتے ہین اور آپ اُن سے زیادہ ہمارے پیارے ہین اور مین اُنکو دیکہتا ہون کہ دنیا نے اُنکو غافل کر دیا ہے تو ابن عمر نے فرمایا کہ ہم مین اور تم مین ایسا کون ہے جسکو دنیا نے غافل نہین کیا پہر کہا ابن عمر نے کہ ہمنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکہا کہ اُنہون نے حج کا احرام باندہا اور بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا مروہ مین سعے کی اور سنت اللہ اور رسول کی بہتر ہے تابعداری کے لیے فلانے کی سنت سے اگر تو سچا ایمان دار ہے **ف** ابن عمر نے یہ جو کہا کہ کون ایسا ہے جسے دنیا نے غافل نہین کیا یہ اُن کا زہد اور تقوی تہا اور قصر نفس کی راہ سے فرمایا **باب** بَيَانِ أَنَّ الْمُحْرِمَ بِعُمْرَةٍ لَا يَتَحَلَّلُ بِالطَّوَافِ قَبْلَ السَّعْيِ وَأَنَّ الْمُحْرِمَ بِحَجٍّ لَا يَتَحَلَّلُ بِطَوَافِ الْقُدُومِ وَكَذَلِكَ الْقَارِنُ عمرہ والے کا احرام سعی کے قبل اور حاجی کا اور قارن کا طواف قدوم سے نہین کہلتا **عَنْ** عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَأَلْنَا ابْنَ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ قَدِمَ بِعُمْرَةٍ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَلَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ أَيَأْتِي امْرَأَتَهُ فَقَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعًا وَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ **ترجمہ** عمرو بن دینار نے کہا کہ مین نے پوچہا ابن عمر سے کہ ایک شخص عمرہ لایا اور بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا اور مروہ کے بیچ مین نہین پہرا

کیا وہ اپنی بی بی سے صحبت کرے تو اونھون نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مین آئے اور بیت اللہ کا طواف کیا سات بار اور مقام ابراہیم کے پیچھے نماز پڑہی دو رکعت اور صفا اور مروہ کے بیچ مین سعی کی دو بار اور تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی خوب ہے **ف** مراد اس سے یہہ ہے کہ پھر اس سے احرام آپ کا نہین کہلا جب تک کہ آپ عمرہ مین سعی سے بھی فارغ نہوئے اور تم کو بہی متابعت آنکی ضرور ہے غرض جب تک عمرہ مین صفا اور مروہ کی سعی نہ کرے تب تک احرام نہین کہل سکتا اور وہ شخص اپنی بی بی سے صحبت وغیرہ نہین کرسکتا اور جتنی امور احرام مین حرام ہوئی ہین کوئی اوسکو حلال نہین اور یہ قول جیسا ابن عمر کا ہے یہی مذہب ہے تمام علماء کا مگر قاضی عیاض نے جو ابن عباس سے روایت کیا ہے اور اسحق بن راہویہ سے کہ اُن دونون نے کہا کہ بعد طواف کے احرام کہل جاتا ہے اور یہ مذہب ضعیف اور مخالف سنت ہے **کہا** امام مسلم علیہ الرحمۃ نے کہ اور روایت کی ہمسے یحیی بن یحیے نے اور ابو الربیع نے حماد سے اور کہا مسلم نے کہ روایت کی ہمسے عبد بن حمید نے اُنکو خبر دی محمد بن بکر نے اُنکو ابن جریج نے ان سب کو روایت پہنچی ہے عمرو بن دینار سے اُنکو ابن عمر سے اُنکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل ابن عیینہ کی روایت کی (یعنے جو اوپر گذری)

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ الْعِرَاقِ قَالَ لَهٗ سَلْ لِّیْ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَیْرِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ رَّجُلٍ یُّهِلُّ بِالْحَجِّ فَاِذَا طَافَ بِالْبَیْتِ اَیَحِلُّ اَمْ لَا فَاِنْ قَالَ لَكَ لَا یَحِلُّ فَقُلْ لَهٗ اِنَّ رَجُلًا یَّقُوْلُ ذٰلِكَ قَالَ فَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ لَا یَحِلُّ مَنْ اَهَلَّ بِالْحَجِّ اِلَّا بِالْحَجِّ قُلْتُ فَاِنَّ رَجُلًا كَانَ یَقُوْلُ ذَاكَ قَالَ بِئْسَ مَا قَالَ فَتَصَدَّانِی الرَّجُلُ فَسَاَلَنِیْ فَحَدَّثْتُهٗ فَقَالَ فَقُلْ لَهٗ فَاِنَّ رَجُلًا كَانَ یُخْبِرُ . . . . اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ فَعَلَ ذٰلِكَ وَمَا شَاْنُ اَسْمَاءَ وَالزُّبَیْرِ فَعَلَا ذٰلِكَ قَالَ فَجِئْتُهٗ فَذَكَرْتُ لَهٗ ذٰلِكَ فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقُلْتُ لَا اَدْرِیْ قَالَ فَمَا بَالُهٗ لَا یَاْتِیْنِیْ بِنَفْسِهٖ یَسْاَلُنِیْ اَظُنُّهٗ عِرَاقِیًّا قُلْتُ لَا اَدْرِیْ قَالَ فَاِنَّهٗ قَدْ كَذَبَ قَدْ حَجَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَتْنِیْ عَائِشَةُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا اَنَّهٗ اَوَّلُ شَیْءٍ بَدَاَ بِهٖ حِیْنَ قَدِمَ مَكَّةَ اَنَّهٗ تَوَضَّاَ ثُمَّ طَافَ بِالْبَیْتِ ثُمَّ حَجَّ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَكَانَ اَوَّلَ شَیْءٍ بَدَاَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَیْتِ ثُمَّ لَمْ یَكُنْ غَیْرُهٗ ثُمَّ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

مثل ذلك ثم حج عثمان فرأيته اول شيء بدأ به الطواف بالبيت ثم لم يكن غيره
ثم معاوية وعبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنهما ثم حججت مع ابي الزبير بن العوام
رضي الله تعالى عنه فكان اول شيء بدأ به الطواف بالبيت ثم لم يكن غيره ثم
رأيت المهاجرين والانصار يفعلون ذلك ثم لم يكن غيره ثم اخر من رأيت فعل
ذلك ابن عمر رضي الله تعالى عنهما ثم لم ينقضها بعمرة وهذا ابن عمر عندهم افلا
يسألونه ولا احد ممن مضى ما كانوا يبدؤن بشيء حين يضعون اقدامهم
اول من الطواف بالبيت ثم لا يحلون وقد رأيت امي وخالتي حين تقدمان لا
تبدان بشيء اول من البيت تطوفان به ثم لا تحلان وقد اخبرتني امي انها
اقبلت هي واختها والزبير وفلان وفلان رضي الله تعالى عنهم بعمرة قط فلما مسحوا
الركن حلوا وقد كذب فيما ذكر من ذلك **ترجمہ** محمد سے جو فرزند ہین عبدالرحمن کے روایت
ہے کہ ایک شخص نے عراق والون سے اون سے کہا کہ عروہ بن زبیر سے میرے لیے یہہ پوچھو کہ جو شخص
لبیک پکارے حج کی اور طواف کر چکے بیت اللہ کا تو وہ حلال ہو چکا یا نہین (یعنے احرام اوس کا کھل گیا
یا نہین) پھر اگر وہ تم سے کہین کہ نہین حلال ہوا تو اون سے کہو کہ ایک شخص کہتا ہے کہ وہ حلال ہوگیا
محمد نے کہا کہ پھر مین نے عروہ سے پوچھا تو اونہون نے فرمایا کہ نہین حلال ہوا وہ شخص جس نے لبیک حج کی
پکاری ہے جب تک کہ حج پورا نہ کرے مین نے کہا کہ ایک شخص کہتا ہے حلال ہو گیا تو اونہون نے فرمایا
بہت برا کہتا ہے وہ پھر وہ عراقی مجھے ملا اور مجھ سے پوچھا تو مین نے اوس سے بیان کر دیا (یعنے جواب
عروہ کا) تو اوس نے کہا کہ اون سے کہو وہ یہ کہتا ہے کہ ایک شخص نے خبر دی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا اور اسما اور زبیر نے بھی پھر اون دونون نے ایسا کیون کیا محمد نے کہا مین پھر
عروہ کے پاس گیا اور ان سے اوسکا ذکر کیا تو انہون نے فرمایا کہ وہ کون شخص ہے مین نے کہا مین اوسکا حال
نہین جانتا انہون نے فرمایا کہ وہ میرے پاس آکر کیون نہین پوچھ لیتا مین اوسکو عراق والا جانتا ہون
مین نے کہا مین نہین جانتا (اسوقت تک شاید اون کو بہی معلوم نہ ہو کہ یہ عراقی ہے بعد معلوم ہوا ہو)
تب عروہ نے کہا کہ اوس نے جھوٹ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو حج کیا تو اوسکی خبر دی مجکو
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا نے کہ پہلے پہل جو آپ مکہ مین داخل ہوئے تو وضو کیا اور بیت اللہ

کا طواف کیا (اس سے ثابت ہوا وضو کرنا اور امت کا اجماع ہے کہ وضو طواف کے لیے مشروع ہے مگر اس مین اختلاف ہو کہ واجب ہو یا شرط ہے صحت طواف کی سو امام مالک اور شافعی اور جمہور اور امام احمد کا قول ہے کہ شرط ہے یعنے بغیر وضو طواف صحیح نہین اور ابو حنیفہ کا قول ہے کہ مستحب ہے اور شرط نہین اور جمہور کی دلیل یہی حدیث ہو اور ابن عباس کا قول بہی اسکی دلیل ہے جو ترمذی وغیرہ نے روایت کیا ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ طواف بیت اللہ کا نماز ہو مگر اللہ تعالی نے اس مین کلام روا کر دیا اور اگرچہ صحیح یہی ہے کہ یہ روایت موقوف ہو اور قول ابن عباس ہی کا ہے مگر جب قول صحابی مشہور ہو جاوے اور کوئی اوسپر انکار نکرے تو حجت ہو علی الخصوص جب فعل نبی بہی اوسپر دال ہو پہر اوسکی حجت ہونی مین کیا مقال ہے) پہر حج کیا حضرت ابو بکر نے اور انہون نے بہی پہلے طواف کیا بیت اللہ کا اور نہ تہا کچہ سوا اس کے (یہان پر جو متن مین لم یکن غیرہ ہو اور آگے بہی کئی جگہ یہی لفظ آیا ہے اسکو قاضی عیاض نے کہا ہو کہ کاتب کی غلطی ہے صحیح یہہ ہے کہ لم یکن عمرۃ یعنے پہر ابو بکر نے طواف کرکے اپنے حج کو عمرہ نہین کر ڈالا کہ عمرہ کرکے احرام کہول دیے ہون اور حج کا احرام پہر دوبارہ مکہ سے باندہے ہون جیسا مذہب ہو بعض کا اور یہی قول ہے ابن قیم وغیرہ کا اور دلائل اوس کے ہم اوپر بیان کر چکے ہین اور اس سائل کا بہی مذہب یہی تہا اور نووی نے فرمایا ہے کہ غیرہ کا لفظ غلط نہین ہے بلکہ لفظا اور معنے دونون صحیح ہین یعنے لم یکن غیرہ مشدد یا ہے یعنے پہر طواف کرکے حضرت ابو بکر نے اوسکو بدل نہین ڈالا کہ حج کو عمرہ کر دیا ہو یا قران کر دیا ہو) پہر عمر نے بہی اسی کی مثل کیا پہر حج کیا عثمان نے اور انکو بہی مین نے دیکہا کہ پہلے طواف بیت اللہ کیا اور اوسکو بدلا نہین پہر معاویہ اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہما نے بہی پہر حج کیا مین نے اپنے باپ زبیر کے ساتہہ سو انہون نے بہی پہلے طواف کیا بیت اللہ کا اور پہر اوسکو بدلا نہین پہر مین نے مہاجرین اور انصار کو بہی ایسا ہی کرتے دیکہا پہر مین نے سب سے اخیر مین جسکو ایسا کرتے دیکہا وہ ابن عمر ہین کہ انہون نے بھی حج کو عمرہ کرکے توڑ نہین ڈالا اور ابن عمر تو انکے پاس موجود ہین یہ لوگ انسے کیون نہین پوچہہ لیتے اور اسیطرح جتنے لوگ گذر چکے ہین لوگ جب مکہ مین قدم رکہتے تہے تو پہلے طواف کرتے تہے بیت اللہ کا اور پہر احرام نہین کہولتے تہے (اس سے معلوم ہوا کہ طواف قدوم سے احرام نہین کہلتا اور معلوم ہوا کہ باہر کا آدمی جب حرم مین داخل ہو تو پہلے طواف کرے کہ تحیۃ

مسجد پڑہے اور یہ سب باتین متفق علیہ ہین) اور مین نے اپنی والدہ اور خالہ کو دیکہا کہ جب یہ تشریف لاتین مکہ مین تو اول بیت اللہ کا طواف کرتین اور پہر احرام نہ کہولتین (یعنے جب تک حج اور عمرہ سے فارغ نہ ہولیتین) اور میری مان نے مجہے خبر دی ہے کہ وہ آئین اور انکی بہن (یعنے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا) اور زبیر اور فلانے فلانے عمرہ لیکر پہر جب حجر اسود کو چہوا حلال ہوگئین (یعنے بعد اتمام اور طواف اور سعی کے) اور اُس عراقی نے جو کہا جہوٹ کہا اس مسئلہ مین) **ف** یہ جو کہا کہ مجہے میری مان نے خبر دی کہ وہ آئین اور اُن کے بہن وغیرہ اور حجر اسود کو چہوا اور حلال ہوئیں اور مراد ان چہونے والون سے حضرت عائشہ کے سوا اور لوگ ہین اس لیے کہ یہ ان دنون حائضہ تہین اور اُنہون نے طواف تو بعد وقوف عرفات کے کیا ہے حجۃ الوداع مین اور اسی طرح جو قول اسماء کا آگے کی روایت مین آویگا اس سے بہی اُن کے سوا اور لوگ مراد ہین اور قاضی عیاض کا یہی قول ہے اور مقصود اس سے یہی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے حجۃ الوداع سے خبر دی اور ظاہر ہے کہ یہ ان لوگون کا عمرہ تہا جو حج سے فسخ کرکے عمرہ کر دیا اور حضرت کے حال کا استثنا اس لیے نہین کیا کہ قصہ انکا مشہور تہا اور یہہ بہی احتمال ہے کہ شاید یہ حال اُس عمرہ کا ہو جو جناب عائشہ صدیقہ تنعیم سے لائین تہین اور جس نے یہ خیال کیا کہ یہ قصہ حجۃ الوداع کے سوا اور وقت کا تہا اوس نے خطا کی اسلیے کہ حدیث مین تصریح ہے کہ یہ بیان حجۃ الوداع کا ہے اور یہ جو فرمایا کہ جب حجر اسود کو چہوا حلال ہوگئین اس سے یہ مراد نہین ہے کہ قبل سعی کے حلال ہوگئین بلکہ مراد یہی ہے کہ جب حجر اسود کو چہوا اور طواف اور سعی تمام کی اور حلق اور قصر سے فارغ ہوئے حلال ہوئے اور یہ مضمون اس عبارت مین مقدر ہے اس لیے کہ اجماع ہے مسلمانون کا اسپر کہ قبل طواف تمام ہونے کے حلال نہین ہوتا اور جمہور کا مذہب ہے کہ طواف کے بعد سعی بہی ضرور ہے اور راوی نے اس تغییر کو بہ سبب شہرت کے چہوڑ دیا اگرچہ بعض سلف سے منقول ہے کہ سعی واجب نہین اور اُسکے قائلین کو اس حدیث سے حجت نہین ہوسکتی اس لیے کہ یہہ حدیث بالاجماع مؤول ہے (نودی) **عَنْ** اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَتْ خَرَجْنَا مُحْرِمِیْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ کَانَ مَعَهٗ هَدْیٌ فَلْیَقُمْ عَلٰی اِحْرَامِهٖ وَمَنْ لَّمْ یَکُنْ مَّعَهٗ هَدْیٌ فَلْیَحْلِلْ فَلَمْ یَکُنْ مَّعِیْ هَدْیٌ فَحَلَلْتُ وَکَانَ مَعَ الزُّبَیْرِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ هَدْیٌ فَلَمْ یَحْلِلْ قَالَتْ فَلَبِسْتُ ثِیَابِیْ

ثُمَّ خَرَجْتُ فَجَلَسْتُ اِلَى الزُّبَيْرِ فَقَالَ قُوْمِي عَنِّي فَقُلْتُ اَتَخْشٰى اَنْ اَثِبَ عَلَيْكَ **ترجمہ**
اسماء ابوبکر صدیق رضے اللہ تعالی عنہ کی صاحبزادی سے روایت ہو کہ انہون نے فرمایا ہم احرام باندہکر نکلے
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے ساتہہ ہدی ہووہ تو اپنے احرام پر قائم رہے اور جسکے ساتہہ نہو
وہ احرام کہول ڈالے اور میرے ساتہہ ہدی نہتہی سو مین نے احرام کہول ڈالا اور زبیر کے ساتھہ ہدی تہی (یہ
اُن کے شوہر تہے) سو اُنہون نے احرام نہ کہولا اسماء کہتی ہین کہ پہر مین نے اپنے کپڑے پہنے اور نکلی اور
زبیر کے پاس جا بیٹہی تو اونہون نے کہا تم میرے پاس سے اوٹہہ جاؤ (اسلیے کہ مین احرام مین ہون) اور
یہ احتیاط اور تقوے کی بات تہی کہ شاید بی بی کیطرف مائل ہون اور شہوت سے جماع تک نوبت پہونچے) تو مین
نے اُن سے کہا کہ کیا تم ڈرتے ہو کہ مین تمہارے اوپر کود پڑون گی (یہہ اُنہون نے ظرافت سے کہا کہ مرد ہو
کر عورتون سے کیا ڈرتے ہو) **عَنْ** اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَتْ
قَدِمْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُهِلِّيْنَ بِالْحَجِّ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ
جُرَيْجٍ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ فَقَالَ اسْتَرْخِیْ عَنِّیْ اسْتَرْخِیْ عَنِّیْ فَقُلْتُ اَتَخْشٰى اَنْ اَثِبَ عَلَيْكَ
ترجمہ اسماء سے وہی مضمون مروی ہے اور اس مین یہ ہے کہ جب اسماء کپڑے بدل کر زبیر کے پاس آئین
تو اونہون نے فرمایا تم مجہسے دور ہو جاؤ تم مجہسے دور ہو جاؤ تو اونہون نے کہا کیا تم ڈرتے ہو کہ مین
تم پر کود پڑون گی **عَنْ** اَبِی الْاَسْوَدِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ مَوْلٰی اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی
عَنْهُمَا حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ كَانَ يَسْمَعُ اَسْمَاءَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهَا كُلَّمَا مَرَّتْ بِالْحَجُوْنِ تَقُوْلُ
صَلَّى اللّٰہُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ لَقَدْ نَزَلْنَا مَعَهٗ هٰهُنَا وَنَحْنُ يَوْمَئِذٍ خِفَافُ الْحَقَائِبِ قَلِيْلٌ ظَهْرُنَا
قَلِيْلَةٌ اَزْوَادُنَا فَاعْتَمَرْتُ اَنَا وَاُخْتِیْ عَائِشَةُ وَالزُّبَيْرُ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی
عَنْهُمْ فَلَمَّا مَسَحْنَا الْبَيْتَ اَحْلَلْنَا ثُمَّ اَهْلَلْنَا مِنَ الْعَشِیِّ بِالْحَجِّ قَالَ هَارُوْنُ فِیْ رِوَايَتِهٖ
اَنَّ مَوْلٰى اَسْمَاءَ وَلَمْ يُسَمِّ عَبْدَ اللّٰہِ **ترجمہ** ابی الاسود سے روایت ہو کہ عبد اللہ نے جو مولی ہین اسماء
بنت ابی بکر کے اون سے بیان کیا کہ اسماء ہمیشہ جب حجون کے اوپر گذرتین (حجون بفتح حاو ضم جیم حرم
مکہ مین ایک بلند پہاڑ ہے مسجد حرس کے قریب مکہ کی بلندی کیطرف اور جب جانے والا محصب پر
ٹہرتا ہے تو وہ داہنی طرف پڑتا ہے) فرماتین کہ اللہ تعالی رحمت کرے اپنے رسول پر کہ ہم اُن
کے ساتہہ یہان اوترے تہے اور ہمارے پاس اندلون بوجہے کم تہے اور سواریان تہوڑی تہین

اور توشہ قلیل تہا (یعنے عرب کی سادگی اور دنیا سے آزادگی تہی) اور مین نے اور میری بہن جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا نے اور زبیر نے اور فلانے فلانے شخصون نے عمرہ کیا تہا پہر جب ہم نے بیت اللہ کو چہوا (یعنے طواف اور سعی پوری کی) تو حلال ہوگئی پہر تیسرے پہر کو حج کا احرام باندہا اور ہارون نے اپنی روایت مین کہا کہ روایت کی اسمار کے مولے نے اور ان کا نام عبداللہ نہین لیا

عن مُسْلِمٍ الْقُرِّيِّ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنْ مُتْعَةِ الْحَجِّ فَرَخَّصَ فِيهَا وَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ يَنْهَى عَنْهَا فَقَالَ هٰذِهِ أُمُّ ابْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا تُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِيهَا فَادْخُلُوا عَلَيْهَا فَاسْأَلُوهَا قَالَ فَدَخَلْنَا عَلَيْهَا فَإِذَا امْرَأَةٌ ضَخْمَةٌ عَمْيَاءُ فَقَالَتْ قَدْ رَخَّصَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا **ترجمہ** مسلم قری نے کہا کہ مین نے ابن عباس سے حج کے تمتع کو پوچہا تو انہون نے اجازت دی اور ابن زبیر اوس سے منع کرتے تھے تو ابن عباس نے فرمایا کہ یہ ابن زبیر کی مان موجود مین کہ روایت کرتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی اجازت دی ہے سو تم لوگ اُن کے پاس جاؤ اور ان سے پوچہو کہا اونہون نے کہ پہر ہم اون کے پاس گئے اور انکو دیکہا کہ وہ ایک فربہ عورت مین اور نابینا سو انہون نے کہا کہ بیشک اجازت دی ہے تمتع کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

عن شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ فَأَمَّا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَفِي حَدِيثِهِ الْمُتْعَةُ وَلَمْ يَقُلْ مُتْعَةُ الْحَجِّ وَأَمَّا ابْنُ جَعْفَرٍ فَقَالَ قَالَ شُعْبَةُ قَالَ مُسْلِمٌ لَا أَدْرِي مُتْعَةُ الْحَجِّ أَوْ مُتْعَةُ النِّسَاءِ **ترجمہ** شعبہ نے اسی اسناد سے یہی مضمون روایت کیا اور عبدالرحمن کی روایت مین صرف متعہ کا لفظ ہے اور متعہ حج مذکور نہین اور ابن جعفر کی روایت مین ہے کہ انہون نے کہا کہ شعبہ نے کہا کہ مسلم نے کہا مین نہین جانتا کہ یہ متعہ حج کا ہے یا متعہ عورتون کا **ف** مگر اوپر کی روایت مین صاف تصریح آچکی ہے کہ ابن عباس سے انہون نے متعہ حج کو پوچہا تہا اور آگے روایت مین بہی متعہ حج کا ہی بیان ہے

عن مُسْلِمٍ الْقُرِّيِّ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَقُولُ أَهَلَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعُمْرَةٍ وَأَهَلَّ أَصْحَابُهُ بِحَجٍّ فَلَمْ يَحِلَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا مَنْ سَاقَ الْهَدْيَ مِنْ أَصْحَابِهِ وَحَلَّ بَقِيَّتُهُمْ وَكَانَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ فِيمَنْ سَاقَ الْهَدْيَ فَلَمْ يَحِلَّ **ترجمہ** مسلم نے ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہا سے سنا کہ کہتے تہے

کہ لبیک پکاری نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کی اور آپکے یارون نے حج کی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ
کے بعد احرام نہین کھولا اور نہ اون لوگون نے جو قربانی لائے تہے اور باقی لوگون نے عمرہ کرکے احرام
کھولڈالا اور طلحہ بن عبید اللہ اُن مین تہے جو قربانی لائے تہے سو اونہون نے احرام نہین کھولا مسلم
نے کہا کہ روایت کی ہمسے یہی حدیث محمد بن بشار نے اون سے محمد نے یعنے ابن جعفر نے اون سے
شعبہ نے اسی اسناد سے مگر اوس مین یہ ہے کہ طلحہ بن عبید اللہ اون لوگون مین تہے جو قربانی نہین لائے
تہے اور ایک اور شخص بہی اونہی مین تھے سو ان دونون نے احرام کہول ڈالا **باب** جَوَازِ الْعُمْرَةِ
فِیْ اَشْهُرِ الْحَجِّ حج کے مہینون مین عمرہ کے جائز ہونے کا بیان **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی
عَنْهُمَا قَالَ کَانُوْا یَرَوْنَ اَنَّ الْعُمْرَةَ فِیْ اَشْهُرِ الْحَجِّ مِنْ اَفْجَرِ الْفُجُوْرِ فِی الْاَرْضِ وَیَجْعَلُوْنَ
الْمُحَرَّمَ صَفَرًا وَیَقُوْلُوْنَ اِذَا بَرَاَ الدَّبَرُ وَعَفَا الْاَثَرُ وَانْسَلَخَ صَفَرْ حَلَّتِ الْعُمْرَةُ لِمَنِ اعْتَمَرَ
قَدِمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهٗ صَبِیْحَةَ رَابِعَةٍ مُهِلِّیْنَ بِالْحَجِّ فَاَمَرَهُمْ
اَنْ یَّجْعَلُوْهَا عُمْرَةً فَتَعَاظَمَ ذٰلِكَ عِنْدَهُمْ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ الْحِلِّ قَالَ الْحِلُّ
کُلُّهٗ **ترجمہ** عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ اُنہون نے کہا کہ لوگ جاہلیت مین یعنے
اسلام کے زمانہ سے پہلے حج کے دنون مین عمرہ لانیکو زمین کے اوپر بڑا گناہ جانتے تھے اور محرم کے
مہینے کو صفر کر دیا کرتے تہے (یعنے اسلیے کہ تین مہینے برابر ماہ حرام کے جو آتے ذیقعدہ ذی الحجہ محرم
تو وہ گہبرا جاتے اور لوٹ پاٹ نکر سکتے اس لیے یہ شرارت نکالی کہ محرم کی جگہہ صفر کو رکہہ دیا اور
اور خوب لوٹ پاٹ کی اور جب صفر کا مہینہ آیا تو محرم کیطرح اُسکا ادب کیا اور یہی نسی تہی جس
کو قرآن مین اللہ تعالی منکرون کی عادت فرماتا ہے) اور اونٹون کی پیٹہین اچہی ہوجاوین (یعنے
جو سفر حج کے سبب لگ گئی ہین اور زخمی ہوگئی ہین) اور رستون سے حاجیون کے اونٹون کے نشان
قدم مٹ جاوین اور صفر کا مہینہ تمام ہوجاوے تب عمرہ جائز ہے۔ عمرہ کرنے والے کو پہر جب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے یار چوتہی ذی الحجہ کو حج کا احرام باندہے ہوئے مکہ مین داخل ہوئے تو آپنے
انکو حکم فرمایا کہ اس حج کے احرام کو عمرہ بناوین (جیسے مذہب ابن قیم وغیرہ کا ہے کہ اوپر بدلائل گذر چکا)
سو یہہ لوگون کو بڑی انوکہی بات لگی اور عرض کی کہ یا رسول اللہ ہم کیسے حلال ہون (یعنے پورے
یا اوہورے کہ بعض چیزسے بچتے رہین) تو آپنے فرمایا کہ پورے حلال ہو (یعنے کسی چیزسے پرہیز

کی ضرورت نہین **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما یقول اہل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالحج فقدم لاربع مضین من ذی الحجۃ فصلی الصبح وقال لما صلی الصبح من شاء ان یجعلہا عمرۃ فلیجعلہا عمرۃ **عبداللہ** عباس کے فرزند فرماتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لبیک پکاری تہی حج کی پہر جب چار تاریخین گذرین ذیحجہ کی اور آپنے صبح کی نماز پڑہی پہر جب نماز صبح سے فارغ ہوئے فرمایا جسکا جی چاہے اس احرام حج کو عمرہ کر ڈالے مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ روایت کی ہم سے یہی حدیث ابراہیم بن دینار نے اون سے روح نے اور کہا مسلم علیہ الرحمۃ نے روایت کی ہمسے ابی داؤد مبارکی نے اون سے ابوشہاب نے اور کہا مسلم نے روایت کی ہم سے محمد بن مثنی نے اون سے یحیے بن کثیر نے اُن سبنے روایت کی شعبہ سے اسی اسناد سے مگر روح اور یحیی بن کثیر دونون نے مجہسے کہا جیسا کہ نصر نے کہا تہا یعنے اوپر کی روایت مین کہ اہلال کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کا اور ابوشہاب کی روایت مین یہہ ہے کہ نکلے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کی لبیک پکارتے ہوئے اور اون سب راویون کی روایت مین یہہ مضمون ہے کہ آپ نے نماز صبح کی بطحا مین پڑہی سوا جہضمی کے روایت کے کہ اوس مین اُسکا ذکر نہین **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما قال قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ لاربع خلون من العشر وہم یلبون بالحج فامرہم ان یجعلوہا عمرۃ **عبداللہ** عباس کے فرزند سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اُن کے یار چوتہی تاریخ ذیحجہ کی مکہ مین آئے لبیک پکارتے ہوئے حج کی سو آپ نے اُنکو حکم فرمایا کہ اُسکو عمرہ کر ڈالو **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصبح بذی طوی وقدم لاربع مضین من ذی الحجۃ وامر اصحابہ ان یحولوا احرامہم بعمرۃ الا من کان معہ الہدی

ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ نماز پڑہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی ذی طوی مین (وہ ایک وادی ہے مکہ کے قریب) اور مکہ مین آئے آپ جب تاریخ چوتہی گذر چکی ذیحجہ کی اور اپنے یارون کو حکم فرمایا کہ اپنے حج کے احرام کو عمرہ کر ڈالین مگر جنکے پاس قربانی ہو **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہذہ عمرۃ استمتعنا بہا فمن لم یکن عندہ الہدی فلیحل الحل کلہ فان العمرۃ قد دخلت

فِی الْحَجِّ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ ترجمہ عبداللہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ عمرہ جس سے ہمنے نفع لیا سو جس کے پاس قربانی نہ ہو وہ اسی طرح حجکا احرام عمرہ کرکے کہول ڈالے اس لیے کہ عمرہ حج کے دنون میں روا ہوگیا قیامت تک **فائدہ** رد ہوگیا اس سے اہل جاہلیت کا قول جو حج کے دنون مین عمرہ کو برا جانتے تہے **عن** شُعْبَۃَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا جَمْرَۃَ الضُّبَعِیَّ قَالَ تَمَتَّعْتُ فَنَهَانِیْ نَاسٌ عَنْ ذٰلِكَ فَاَتَیْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُمَا فَسَاَلْتُہٗ عَنْ ذٰلِكَ فَاَمَرَنِیْ بِهَا قَالَ ثُمَّ انْطَلَقْتُ اِلَی الْبَیْتِ فَنِمْتُ فَاَتَانِیْ اٰتٍ فِیْ مَنَامِیْ فَقَالَ عُمْرَۃٌ مُتَقَبَّلَۃٌ وَّحَجٌّ مَبْرُوْرٌ قَالَ فَاَتَیْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُمَا فَاَخْبَرْتُہٗ بِالَّذِیْ رَاَیْتُ فَقَالَ اللّٰہُ اَكْبَرُ اللّٰہُ اَكْبَرُ سُنَّۃُ اَبِی الْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ترجمہ شعبہ نے ابو جمرہ ضبعی سے سنا کہ اونہون نے کہا مین نے تمتع کیا اور لوگون نے مجہے منع کیا مین ابن عباس کے پاس آیا اور اُن سے پوچہا سو انہون نے مجہے حکم دیا اور مین بیت کے پاس جاکر سو رہا اور خواب مین دیکہا کہ ایک شخص آیا اور اُس نے کہا کہ عمرہ بہی مقبول ہے اور حج بہی قبول ہے مین نے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے خواب بیان کیا کہا سب بزرگی اللہ کو ہے سب بزرگی اللہ کو ہے یہ سنت ہے ابی القاسم صلے اللہ علیہ وسلم کی (یعنے پہر کیون نہ قبول ہو) **باب** اِشْعَارِ الْبُدْنِ وَتَقْلِیْدِہٖ عِنْدَ الْاِحْرَامِ قربانی کی کوہان چیرنی اور اسکے گلے مین ہار ڈالنے کا بیان **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ بِذِی الْحُلَیْفَۃِ ثُمَّ دَعَا بِنَاقَتِہٖ فَاَشْعَرَهَا فِیْ صَفْحَۃِ سَنَامِهَا الْاَیْمَنِ وَسَلَتَ الدَّمَ وَقَلَّدَهَا نَعْلَیْنِ ثُمَّ رَكِبَ رَاحِلَتَہٗ فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِہٖ عَلَی الْبَیْدَاءِ اَهَلَّ بِالْحَجِّ۔ **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑہی ذی الحلیفہ مین اور اپنی اونٹنی کو منگایا یعنے قربانی کی اور اوس کی کوہان کے اوپر داہنی طرف اشعار کیا یعنے ایک زخم لگا دیا اور خون بہ چلا اور اوس کے گلے مین دو جوتیون کا ہار لٹکا دیا (یہ تقلید ہوئی) پہر اپنی سواری پر سوار ہوئے اور جب اونٹنی آپ کو لیکر بیدا پر سیدہی کہڑی ہوئی تو آپ نے لبیک پکاری (یعنے اگرچہ نماز کے بعد بہی لبیک کہہ چکے تہے مگر یہان بہی پکاری) **ف** یہ کونچا دینا قربانی کے جانور کو اس لیے تہے کہ پہچانا جانے کہ یہ جانور قربانی کا ہے تا کوئی اسکو

ایذا اندہی اور لوٹتے نہین اور یہہ مستحب ہے انہی روایتون کے رو سے اور ابو حنیفہ رضی اللہ تعالی عنہ
نے اوسکو جو بدعت کہا ہے یہہ قول اُن کا مردود ہے اور احادیث صحیحہ کے خلاف ہے شاید اون کو یہہ
احادیث نہین پہنچین اور اسیکو اشعار کہتے ہین اور امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالی عنہ نے جو اسکو مثلہ
کہا ہے وہ قول بہی لغو ہے اس لیے کہ یہہ مثلہ نہین بلکہ مانند فصد و حجامت کی ہے یا مانند ختان اور داغ
کے اور اس اشعار کی جگہہ تمام علماے سلف و خلف کے نزدیک داہنی جانب ہے کوہان شتر کی اور
امام مالک نے کہا ہے کہ بائین جانب ہے اور اس حدیث مین اُن کا رد ہے اور بکریون کے گلے مین ہار
ڈالنا مسنون ہے نزدیک شافعیہ کے اور نزدیک تمام علماء سلف و خلف کے سوا امام مالک علیہ الرحمۃ کے کہ وہ اُس
کے قائل نہین ہین اور شاید اُنکو یہ احادیث صحیحہ نہین پہنچین حالانکہ احادیث صحیحہ اس باب مین بہت
ہین اور وہ حجت ہین اور حدیث صحیح کے آگے کسی کا قول حجت نہین اور اسپر اتفاق ہے کہ بکری کو
یا دنبہ کو اشعار ضرور نہین اسلیے کہ ضعیف ہے اور گائے کے لیے مستحب ہے امام شافعی کے نزدیک اور
اسیطرح ہار ڈالنا بھی اور دونون چیزون کو جمع کرنا جیسے اونٹ کے لیے ہوتا ہے ویسے ہی گائے کے
لیے بہی ہے شافعیہ کے نزدیک اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اونٹ کے گلے مین ہار ڈالنا دو جوتیون
کا مستحب ہے اور یہی مذہب ہے تمام علماء کا اور اگر تاگا چمڑا کچہہ اور ڈالدیا تو بھی روا ہے اور اس حدیث سے یہ
بہی معلوم ہوا کہ آپ سوار ہوئے اپنی اونٹنی پر اور یہہ اونٹنی اوسکی سوا تہی جسکو اشعار کیا تہا اور سوار
ہو کر حج مین افضل ہوا پیدل چلنے سے کہا مسلم علیہ الرحمۃ نے اور روایت کی ہمسے یہی حدیث محمد بن
مثنے نے اون سے معاذ نے اون سے ہشام اُن کے باپ نے اون سے قتادہ نے اس سند سے بہی
مضمون جو شعبہ کی روایت مین ہے مگر اوس مین یہ ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب ذی الحلیفہ مین
آئے اور نماز ظہر کا ذکر نہین کیا

باب قَوْلِهِ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا هٰذَا الْفُتْيَا الَّتِي قَدْ تَشَغَّفَتْ أَوْ تَشَغَّبَتْ بِالنَّاسِ احلال کے بارہ مین ابن عباس کے فتوے کا بیان

عن قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَسَّانَ الْأَعْرَجَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي الْهُجَيْمِ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا مَا هٰذَا الْفُتْيَا الَّتِي قَدْ تَشَغَّفَتْ أَوْ تَشَغَّبَتْ بِالنَّاسِ أَنَّ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ فَقَدْ حَلَّ فَقَالَ سُنَّةُ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنْ رَغِمْتُمْ

ترجمہ قتادہ نے کہا مین نے ابو حسان اعرج سے سنا کہ ایک شخص نے بنی ہجیم کے قبیلہ مین سے کہا کہ

آئے ابن عباس نے کہا فتوی ہی آپ دیتی ہین جس مین لوگ مشغول ہورہے ہین یا جس مین وہ لوگ گڑبڑ کررہے ہین
کہ جس نے طواف کیا بیت اللہ کا (یعنے حاجیون مین سے اور اس طواف سے طواف قدوم مراد ہے) سو وہ حلال
ہوگیا تو اُنہون نے فرمایا یہ سنت ہی تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اگرچہ تمہاری ناک مین خاک بھر جاوی
(یعنے تمہاری خلاف ہو تو ہو نہ آکرے) عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِی حَسَّانَ قَالَ قِیْلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ
اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اِنَّ هٰذَا الْاَمْرَ قَدْ تَفَشَّغَ بِالنَّاسِ مَنْ طَافَ بِالْبَیْتِ فَقَدْ حَلَّ الطَّوَافُ
عُمْرَةٌ فَقَالَ سُنَّةُ نَبِیِّکُمْ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاِنْ رَغِمْتُمْ **ترجمہ** قتادہ سے روایت ہے
کہ ابی حسان نے کہا کہ کسی نے ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے کہا کہ یہ مسلہ ایسا ہے کہ لوگون
مین بہت پہیل گیا ہے کہ جو طواف کرے بیت اللہ کا وہ حلال ہوگیا اور اوسکو عمرہ کرڈالے (یعنے اگرچہ
احرام حج کا ہووے) تو اونہون نے فرمایا کہ یہ سُنت تمہارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی ہے اگرچہ
تمہارے ناک مین خاک بھرے عَنْ عَطَاءٍ قَالَ کَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا یَقُوْلُ
لَا یَطُوْفُ بِالْبَیْتِ حَاجٌّ وَلَا غَیْرُ حَاجٍّ اِلَّا حَلَّ قُلْتُ لِعَطَاءٍ مِنْ اَیْنَ یَقُوْلُ ذٰلِکَ قَالَ مِنْ
قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ مَحِلُّهَا اِلَی الْبَیْتِ الْعَتِیْقِ قَالَ قُلْتُ فَاِنَّ ذٰلِکَ بَعْدَ الْمُعَرَّفِ
قَالَ کَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا یَقُوْلُ هُوَ بَعْدَ الْمُعَرَّفِ وَقَبْلَهٗ کَانَ یَاْخُذُ ذٰلِکَ
مِنْ اَمْرِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ اَمَرَهُمْ اَنْ یَّحِلُّوْا فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ **عطار**
نے کہا کہ ابن عباس فتوی دیتے تہے کہ جس نے طواف کیا بیت اللہ کا (یعنے پہلے پہل مکہ کے آتے ہی)
وہ حلال ہوگیا خواہ حاجی ہو یا غیر حاجی (یعنے معتمر ہو) مین نے عطا سے کہا کہ وہ یہ بات کہان سے کہتے
تہے اونہون نے کہا اس آیت سے کہ اللہ تعالے نے فرمایا ہے کہ پھر جگہہ اوس قربانی کی پہنچنے کی بیت اللہ
تک ہی تو مین نے کہا یہ تو عرفات سے آنے کے بعد ہے اونہون نے کہا کہ ابن عباس کا قول یہ ہے کہ محل
اُسکا بیت اللہ ہے خواہ بعد عرفات کے ہو یا قبل اوس کے اور وہ یہ بات نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے فعل
مبارک سے نکالتے تہے کہ آپ نے خود حکم فرمایا کہ لوگ احرام کہول ڈالین حجۃ الوداع مین **ف**
نووی نے کہا ہے کہ ابن عباس رضے اللہ تعالے عنہما کا مذہب یہی ہے کہ حاجی بھی جب طواف
کرے بیت اللہ کا تو اوسکو عمرہ کرکے احرام کہولڈالنا چاہیے اور یہ مذہب ہی حضرت ابن عباس رضی اللہ
تعالی عنہما کا اور مذہب جمہور کا اس کے خلاف ہی سلف ہون خواہ خلف اسلیے کہ تمام علما کا قول یہ ہی

کہ حاجی مجرد طواف قدوم حلال نہین ہوتا بلکہ جبتک وقوف عرفات اور رمی جمار اور حلق اور طواف زیارت سے فارغ نہو وہ محرم ہے
اور تین چیزون کے بجا لانے سے دو نوطرح کا حل حاصل ہوتا ہے یعنی پورا کہ سب چیز حلال ہو جاوے وہ تینون یہ ہین رمی جمرہ عقبہ اور حلق
اور طواف اور اس طواف سے طواف زیارت مراد ہے جو وقوف عرفات کے بعد ہوتا ہے اور رمی جمرہ اور حلق اگر کر چکا ہے اور طواف
زیارت نہین کیا تو سب چیز اسکو حلال ہوئی سوا عورت کے اور اس آیت مین ابن عباس کے قول کی کچہ دلیل نہین اسلیے کہ آیت کا
مضمون صرف اتنا ہی ہے کہ قربانی کا محل بیت العتیق ہے یعنے وہان ذبح کیجاوے یعنی حرم مین اسمین حرم کہولنے کہولنے کا
مطلق ذکر نہین اور استدلال انکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کرنے سے حجۃ الوداع مین اپنے یارون کو کہ احرام کہولڈالین سو
یہی ایسا ہے کہ انکے مذہب پر اسکو دلالت نہین اسلیے کہ آپ نے حج کے فسخ کا جو حکم دیا وہ اسی سال کے لیے تہا یہ خلاصہ تقریر ہے
نووی کی اور ابن قیم کا مختار یہی ہے جو ابن عباس کا مذہب ہے کہ ہر حاجی کو فسخ کی اجازت ہے مگر جو ہدی لایا ہو جیسا حدیث
مین مذکور ہے اور یہ فرمانا نووی کا کہ اجازت فسخ کی خاص تہی حجۃ الوداع کے سال کے لیے تو صریح خلاف حدیث ہے بلکہ اوپر گذر
چکا ہے کہ سراقہ بن مالک نے پوچہا کہ یہ حکم فسخ جو آپ دیتے ہین یہ اسی سال کے لیے ہے کہ ہمیشہ کے لیے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ ابد الآباد کے لیے ہے اور یہ روایت صحیح بخاری وغیرہ مین آچکی ہے غرض خاص کرنا فسخ کا اوسی سال کے ساتہ
جیسا نووی نے لکہا ہے عجیب بات ہے پس حدیث کے روسے مذہب ابن عباس کا اور ابن قیم کا قوی معلوم ہوتا ہے گو جمہور
کے خلاف ہو اور ابو موسی اشعری کا بہی قول وہی ہے جو ابن عباس کا ہے کہ وہ بہی ساری امت کے لیے فسخ حج بعمرہ کو جائز
جانتے ہین اور ابو موسی اشعری فتوی دیتے تہے اس فسخ کا تمام مدت مین خلافت ابو بکر کی اور کچہ ابتدا مین خلافت
عمر کے یہانتک کہ حضرت عمر اس سے مانع ہوئے پہر نہین بدل سکتا حکم رسول معصوم صلعم کا منع سے عمر کے اور زاد المعاد مین ہے کہ رجوع
بہی حضرت عمر کا اس منع سے ثابت ہوا ہے فمن شاء زیادۃ الاطلاع فلیرجع الیہ **باب** جَوَازِ تَقْصِيْرِ الْمُعْتَمِرِ مِنْ
شَعْرِهٖ وَاَنَّهٗ لَا يَجِبُ حَلْقُهٗ وَاَنَّهٗ يُسْتَحَبُّ كَوْنُ حَلْقِهٖ اَوْ تَقْصِيْرِهٖ عِنْدَ الْمَرْوَةِ بال کترنا بہی روا ہے اور حلق واجب نہین اور
مستحب ہے کہ مروہ کے پاس منڈاوے یا کترا وے **عَنْ** طَاوُسٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ لِيْ مُعَاوِيَةُ عَلِمْتَ اَنِّيْ قَدْ
قَصَّرْتُ مِنْ رَاْسِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْمَرْوَةِ بِمِشْقَصٍ فَقُلْتُ لَهٗ لَا اَعْلَمُ هٰذِهٖ اِلَّا حُجَّةً عَلَيْكَ **ترجمہ**
طاوس نے کہا کہ مجہسے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے ذکر کیا کہ مجہسے معاویہ نے کہا کہ مین تمہین خبر دے چکا
ہون کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک کے بال کترے ہین مروہ کے نزدیک تیر کی پیکان سے
سو مین نے اونکو جواب دیا کہ یہ تو تمہارے اوپر حجت ہے **عَنْ** طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُمَا اَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ اَبِيْ سُفْيَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَخْبَرَهٗ قَالَ قَصَّرْتُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِشْقَصٍ وَهُوَ عَلَى الْمَرْوَةِ اَوْ رَاَيْتُهُ يُقَصِّرُ عَنْهُ بِمِشْقَصٍ وَهُوَ عَلَى الْمَرْوَةِ **ترجمہ** حضرت طاؤس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ معاویہ نے انکو خبر دی کہ مین نے بال کترے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مروہ کے اوپر تیر کی بہال سے یا مین نے آپ کو مروہ پر دیکھا کہ آپ بال کتروا رہے ہین تیر کی بہال سی مروہ پر **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بال کتروانا بھی روا ہے حج وعمرہ مین اگرچہ منڈانا افضل ہے اور تمتع مین افضل یہ ہے کہ عمرہ کے لعد کتروا دے حج کے بعد منڈا دے کہ دونون کا حق بخوبی ادا ہوجاے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ قصر وحلق مروہ کے پاس ہو عمرہ مین کہ مروہ ہی جگہ ہے عمرہ کے حلال ہونے کی جیسے حاجی کو مستحب ہے کہ حلق وقصر منی مین کرے اور اگر حرم مین کہین اور بھی ہو تو بھی روا ہے اور یہ روایت معاویہ کی کہ انہون نے حضرت کے بال کترے یا کترتے دیکھا عمرہ جعرانہ مین ہے اس لیے کہ حجۃ الوداع مین تو آپ قارن تھے اور ثابت ہوا ہے کہ حجۃ الوداع مین آپ نے منی مین حلق کیا اور ابوطلحہ نے آپ کے مبارک بال تقسیم کیے اور حدیث معاویہ کی عمرہ قضا پر بھی محمول نہین ہوسکتی اسلیے کہ عمرہ قضا سن سات مین ہوا ہجرت سے اور اوسوقت تک حضرت معاویہ ایمان نہین لاے تھے اس لیے کہ وہ تو آٹھوین سال ہجرت کو ایمان لاے تہے یہی قول مشہور اور صحیح ہے اور جس نے اس روایت کو حجۃ الوداع مین سمجہا ہے بڑی غلطی کی ہے اور دوسری غلطی یہ ہوئی اون لوگون سے کہ حضرت کی حج کو تمتع سمجہا حالانکہ آپ قارن تھے جیسا روایات متعددہ مین اوپر مذکور ہوا کہ آپکے ساتھہ ہدی تہی اسلیے آپنے احرام نہین کہولا مگر بعد وقوف عرفات کے اور بعد فراغ حج کے۔

باب جَوَازِ التَّمَتُّعِ فِي الْحَجِّ وَالْقِرَانِ تمتع اور قران کے جائز ہونے کا بیان حج مین **عن** اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصْرُخُ بِالْحَجِّ صُرَاخًا فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ اَمَرَنَا اَنْ نَجْعَلَهَا عُمْرَةً اِلَّا مَنْ سَاقَ الْهَدْيَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ وَرُحْنَا اِلَى مِنًى اَهْلَلْنَا بِالْحَجِّ **ترجمہ** ابوسعید نے کہا ہم نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ حج کو پکارتے ہوئے پہر جب مکہ مین آئے تو آپ نے حکم دیا کہ ہم اس احرام حج کو عمرہ کر ڈالین مگر وہ لوگ جنکے ساتھہ قربانی ہے پہر جب آٹھوین تاریخ ہوئی ذی حجہ کی اور ہم سب منی کو چلے تو پہر لبیک پکاری حج کی (یعنے بیچ مین عمرہ کرکے احرام کہول ڈالا تہا) **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ لبیک پکار کر کہنا اور چیخنا مستحب ہے اور یہ حکم ہے مردون کو اور عورتین اس آواز سے کہین کہ آپ سنین اور

مردون کو پکارنا سب علما کے نزدیک مستحب ہے **عن** جابر و عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالی عنھما قالا قدمنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ونحن نصرخ بالحج صراخا **ابوسعید** اور جابر دونون نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ کو آئے حج پکارتے ہوئے **عن** ابی نضرۃ قال کنت عند جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ فاتاہ ات فقال ان ابن عباس وابن الزبیر رضی اللہ تعالی عنھما اختلفا فی المتعتین فقال جابر فعلناھما مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم نھانا عنھما عمر رضی اللہ تعالی عنھما فلم نعد لھما **ترجمہ** ابی نضرہ نے کہا کہ مین جابر کے پاس تھا کہ ایک شخص نے آکر کہا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابن زبیر دونون متعون مین اختلاف کر رہے ہین (یعنے ایک متعہ نسا مین اور ایک متعہ حج مین) تو جابر نے کہا کہ ہم نے دونون متعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے کیے ہین پھر حضرت عمر نے ان دونون کو منع فرمایا تو ہمنے نہین کیا **ف** منع فرمانا حضرت عمر کا متعہ حج کو اس راہ سے تہا کہ آپ کی غرض تہی کہ افضل یہ ہے کہ حج اور عمرہ کو الگ الگ سفر مین بجا لاوین تو یہ منع اس نظر سے نہیں کہ افضل کو کیون ترک کرتے ہین اگرچہ تمتع کو بہی جائز جانتے تھے اور متعہ نسا کا منع فرمانا اس نظر سے تہا کہ وہ قیامت تک حرام ہو چکا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد سے مگر اسکی حرمت سے بعض صحابہ آگاہ نہ تہے اسلیے آپ نے اوسکی حرمت کو مشہور کر دیا ہے **عن** انس رضی اللہ تعالی عنہ ان علیا رضی اللہ تعالی عنہ قدم من الیمن فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بم اھللت قال اھللت باھلال النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لولا ان معی الھدی لاحللت **انس** رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ حضرت علی یمن سے آئے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اون سے پوچھا کہ تمنے کیا احرام باندھا اونہون نے کہا مین نے یون لبیک پکاری کہ جو لبیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہو وہی میری لبیک ہے آپنے فرمایا کہ میرے ساتھ اگر قربانی نہ ہوتی تو مین عمرہ کرکے احرام کھولڈالتا یعنے اب تم بہی احرام نہ کھولنا جیسے مین نہ کھولونگا **عن** سلیم بن حیان بھذا الاسناد مثلہ غیر ان فی روایۃ بھز لحللت **ترجمہ** سلیم سے اسی سند سے بہی مضمون مروی ہوا مگر بہز کی روایت مین لحللت کا لفظ ہے لاحللت کی جگہہ پر معنے دونون کے ایک ہی ہین **عن** یحیی بن ابی اسحاق وعبد العزیز ابن صھیب وحمید انھم سمعوا انسا رضی اللہ تعالی عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی

اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَهَلَّ بِهِمَا جَمِیْعًا لَبَّیْكَ عُمْرَةً وَّحَجًّا لَبَّیْكَ عُمْرَةً وَّحَجًّا یحییٰ وغیرہ نے انس
سے سنا کہ انہوں نے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے لبیک پکاری حج اور عمرہ دونون
کی عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ اِسْحَاقَ وَحُمَیْدِ الطَّوِیْلِ قَالَ یَحْیٰی سَمِعْتُ اَنَسًا رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ
یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَبَّیْكَ عُمْرَةً وَّحَجًّا وَقَالَ حُمَیْدٌ
قَالَ اَنَسٌ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَبَّیْكَ بِعُمْرَةٍ
وَّحَجٍّ وہی مضمون ہے عَنْ حَنْظَلَةَ الْاَسْلَمِیِّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی
عَنْهُ یُحَدِّثُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَیُهِلَّنَّ ابْنُ مَرْیَمَ
بِفَجِّ الرَّوْحَاءِ حَاجًّا اَوْ مُعْتَمِرًا اَوْ لَیَثْنِیَنَّهُمَا ترجمہ حنظلہ جو قبیلہ بنی اسلم سے ہیں انہوں نے ابو ہریرہ
سے سنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ قسم ہے اُس پروردگار کی کہ میری جان اوسکے ہاتھ میں ہے
کہ البتہ بلاشک وشبہ عیسیٰ فرزند مریم کے روحا کی گھاٹی میں جو کہ مدینہ کے بیچ میں ہے لبیک پکارین گے
حج کی یا عمرہ کی یا قران کرین گے اور دونون کی لبیک پکارین گے ایک ہی ساتھ ف یہ قیامت کے
قریب ہوگا جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول فرماوین گے اس سے معلوم ہوا کہ قران کا حکم قیامت تک رہیگا
اور منسوخ نہین ہوا اور معلوم ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ضرور نازل ہون گے اور معلوم ہوا کہ
اسی شریعت پر عمل کرین گے اور وہ صاحب حج ہین نہ متمذہب بمذاہب اہل تقلید جیسا مقلدون کا وہم باطل
ہے کہ اس میں لازم آتی ہے تفضیل غیر نبی کی نبی پر وذلک باطل عَنْ اِبْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ
مِثْلَهٗ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ وہی مضمون ہے کہا مسلم نے اور روایت کی مجھ سے حرملہ
نے اون سے ابن وہب نے اون سے یونس نے اون سے ابن شہاب نے اون سے حنظلہ بن علی نے
اونہون نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اوس
پروردگار کی قسم ہے کہ میری جان جس کے ہاتھ میں ہے آگے وہی مضمون ہے جو اوپر کی روایت میں دونو
راویون نے بیان کیا ہے باب بَیَانِ عَدَدِ عُمَرِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَزَمَانِهِنَّ
بیان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عمرون کا اور اون کے وقت کا عَنْ قَتَادَةَ اَنَّ اَنَسًا رَضِیَ اللّٰهُ
تَعَالٰی عَنْهُ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِعْتَمَرَ اَرْبَعَ عُمَرٍ كُلُّهُنَّ فِیْ ذِی
الْقَعْدَةِ اِلَّا الَّتِیْ مَعَ حَجَّتِهٖ عُمْرَةً مِّنَ الْحُدَیْبِیَةِ اَوْ زَمَنَ الْحُدَیْبِیَةِ فِیْ ذِی الْقَعْدَةِ

وَعُمْرَةً مِّنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً مِّنْ جِعْرَانَةَ حَيْثُ قَسَمَ غَنَائِمَ حُنَيْنٍ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً مَّعَ حَجَّتِهٖ **ترجمہ** قتادہ کو انس نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرہ کیے اور سب ذی القعدہ مین مگر وہ جو حج کے ساتھ ہوا اب سنو کہ ایک عمرہ حدیبیہ ذی قعدہ مین دوسرا اوسکے بعد کے سال ہین ذی قعدہ مین تیسرا عمرہ جو جعرانہ سے لائے جہان حنین کی لوٹ کی تقسیم کی ذی قعدہ مین اور چوتھا وہ جو حج کے ساتھ ہوا کہ وہ ماہ ذیحجہ مین ہوا **عَنْ** قَتَادَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ كَمْ حَجَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَجَّةً وَّاحِدَةً وَّاعْتَمَرَ أَرْبَعَ عُمَرٍ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ هَدَّابٍ **ترجمہ** قتادہ نے انس رضی اللہ تعالی عنہ سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے حج کیے اونہون نے فرمایا کہ ایک حج کیا اور چار عمرہ کیے باقی مضمون وہی ہے جو اوپر کی روایت مین گذرا **عَنْ** أَبِيْ إِسْحَاقَ قَالَ سَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ كَمْ غَزَوْتَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَ عَشْرَةَ قَالَ وَحَدَّثَنِيْ زَيْدُ ابْنُ أَرْقَمَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا تِسْعَ عَشْرَةَ وَأَنَّهٗ حَجَّ بَعْدَ مَا هَاجَرَ حَجَّةً وَّاحِدَةً حَجَّةَ الْوَدَاعِ قَالَ أَبُوْ إِسْحَاقَ وَبِمَكَّةَ أُخْرٰى **ابو اسحاق** نے کہا کہ مین نے زید بن ارقم سے پوچھا کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کتنے جہادون مین رہے اونہون نے کہا سترہ مین اور اونہون نے مجھسے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انیس جہاد کیے اور ہجرت کے بعد ایک حج کیا جسے حجۃ الوداع کہتے ہین اور ابو اسحاق نے کہا دوسرا حج جب کیا کہ مکہ مین تھے یعنے قبل ہجرت کے **عَنْ** عَطَاءٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَابْنُ عُمَرَ مُسْتَنِدَيْنِ إِلَى حُجْرَةِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا وَإِنَّا لَنَسْمَعُ ضَرْبَهَا بِالسِّوَاكِ تَسْتَنُّ قَالَ فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَجَبٍ قَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا أَيْ أُمَّتَاهُ أَلَا تَسْمَعِيْنَ مَا يَقُوْلُ أَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَتْ وَمَا يَقُوْلُ قُلْتُ يَقُوْلُ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَجَبٍ فَقَالَتْ يَغْفِرُ اللّٰهُ لِأَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَعَمْرِيْ مَا اعْتَمَرَ فِيْ رَجَبٍ وَمَا اعْتَمَرَ فِيْ رَجَبٍ وَمَا اعْتَمَرَ مِنْ عُمْرَةٍ إِلَّا وَإِنَّهٗ لَمَعَهٗ قَالَ وَابْنُ عُمَرَ يَسْمَعُ فَمَا قَالَ لَا وَلَا نَعَمْ سَكَتَ **ترجمہ** عطا نے کہا خبر دی مجھے عروہ نے کہ مین اور ابن عمر دونون حضرت عائشہ کے حجرے سے تکیہ لگائے ہوئے

بیٹھے تھے اور جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا مسواک کر رہی تہین اور مین انکے مسواک کی آواز
سن رہا تہا سو مینے کہا کہ ابو عبد الرحمن (یہ کنیت ہی عبد اللہ بن عمر کی) کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے رجب
مین عمرہ کیا ہے اونہون نے کہا کہ ہان مین نے جناب عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے عرض کی کہ اے
میری مان آپ سنتی ہین کہ ابو عبد الرحمن کیا کہتے ہین اُنہون نے کہا کہ کیا کہتے ہین مین نے کہا وہ
کہتے ہین کہ عمرہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رجب مین تو جناب عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا نے فرمایا کہ
اللہ بخشے ابو عبد الرحمن کو قسم ہے میری جان کی کہ حضرت نے کبھی رجب مین عمرہ نہین کیا اور جب آپنے عمرہ
کیا تو ابو عبد الرحمن آپکے ساتھ تہے اور ابن عمرؓ نے یہ بات سنی اور نہ ہان کہا نہ نا اور چپ ہو رہے **عَنْ مُجَاهِدٍ**
قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰے عَنْهُ الْمَسْجِدَ فَاِذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا جَالِسٌ اِلٰى حُجْرَةِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ
الضُّحٰى فِي الْمَسْجِدِ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ صَلٰوتِهِمْ فَقَالَ بِدْعَةٌ فَقَالَ لَهٗ عُرْوَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ كَمِ اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَرْبَعَ عُمَرٍ
اِحْدٰهُنَّ فِيْ رَجَبٍ فَكَرِهْنَا اَنْ نُكَذِّبَهٗ وَنَرُدَّ عَلَيْهِ وَسَمِعْنَا اسْتِنَانَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تع
عَنْهَا فِي الْحُجْرَةِ فَقَالَ عُرْوَةُ اَلَا تَسْمَعِيْنَ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ اِلٰى مَا يَقُوْلُ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
فَقَالَتْ وَمَا يَقُوْلُ قَالَ يَقُوْلُ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَ عُمَرٍ اِحْدٰهُنَّ فِيْ
رَجَبٍ فَقَالَتْ يَرْحَمُ اللّٰهُ اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَا اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِلَّا وَهُوَ مَعَهٗ وَمَا اعْتَمَرَ فِيْ رَجَبٍ قَطُّ **ترجمہ** مجاہد سے روایت ہے کہ اونہون نے کہا مین اور عروہ
دونو مسجد نبوی مین گئے اور عبد اللہ بن عمر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا کے حجرہ کے پاس بیٹھے
تھے اور لوگ مسجد مین نماز چاشت پڑھ رہے تہے سو مین نے عبد اللہ سے پوچھا کہ یہ نماز کیسی ہے اُنہون
نے فرمایا بدعت ہے (یعنی مسجد مین ادا کرنا اس کا اور اہتمام کرنا مثل صلوۃ مفروضہ کے بدعت ہے)
پھر اون سے کہا عروہ نے کہ اے ابو عبد الرحمن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے عمرے کیے ہین
اونہون نے فرمایا کہ چار کہ ایک اون مین سے رجب مین ہی سو ہم کو برا معلوم ہوا کہ ہم اون کو جھٹلاوین یا
انکو رد کرین اور ہم نے مسواک کرنیکی آواز سنی جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا کی
کہ وہ حجرے مین تہین سو عروہ نے کہا کہ آپ سنتی ہین اے مومنون کی مان جو ابو عبد الرحمن کہہ

رہی ہین اونہون نے پوچھا کہ کیا کہتے ہین کہا کہتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کیے
ہین ایک اون مین سے رجب مین تو جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ اللہ تعالی رحمت
کرے ابو عبد الرحمن پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی عمرہ ایسا نہین کیا جو یہ اون کے ساتھ نہ ہون اور
رجب مین آپ نے کوئی عمرہ نہین کیا **ف** حاصل ان روایتون کا یہہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے چار عمرے کیے ایک ذی قعدہ مین سال حدیبیہ مین چھٹے سال ہین ہجرت کے اور اوس عمرے سے
کافرون نے روکا اور سب نے احرام کہولڈالا بغیر اسکے کہ طواف وسعی فرماوین اور یہ بہی عمرون مین شمار
کیا گیا اور دوسرا ماہ مذکور مین سن سات ہجری ہین اور یہ عمرہ پہلے عمرہ کی قضا تہا اور تیسرا ماہ مذکور میں
سن آٹہہ ہجری ہین اور اسی سال مکہ فتح ہوا اور چوتہا حجۃ الوداع کے ساتھہ ہوا اور احرام اوسکا ماہ ذی قعدہ
مین ہوا اور اعمال اوسکی ذی حجہ مین ہوئی اور ماہ رجب مین کوئی عمرہ نہین کیا علما نے کہا ہے کہ عبد اللہ
بن عمر بہول گئے یا شک ہوگیا اسی لیے جب جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے اونکی بات
رد فرمائی تو وہ چپ ہو رہے اور آپ نے یہ سب عمرے ذی قعدہ مین اسلیے کیے کہ کفار کی رسم ٹوٹ جائے
کہ وہ ایام حج مین عمرہ کو برا جانتے تہے چنانچہ اوپر گذر چکا ہے اور بعد ہجرت کی تو آپ نے ایک ہی
حج کیا اور قبل ہجرت کی مسلم مین ایک ہی حج مروی ہے اور اور کتب مین دو بہی آئے ہین اور زید
بن ارقم کی روایت مین یہان اونیس ہی جہاد مذکور مین اور اصل یہ ہے کہ جہاد آپ کی چھبیس ہین اور
بعضون نے ستائیس بہی کہی ہین اور اسکے سوا اور بہی قول ہین کہ وہ کتب مغازی مین مشہور ہین اور
یہ جو جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا نے فرمایا لعمری یعنے قسم ہے میری جان کی یہ عرب کی بول
چال ہی اور بعضون نے اسی سے لعمری کہنے کو جائز کہا ہے اور امام مالک کی نزدیک یہ مکروہ ہے اسلیے
کہ اس مین تعظیم ہے غیر اللہ کی اور مشابہت ہی اللہ تعالے سے اوس کے غیر کی اور بدعت فرمانا صلوۃ
ضحی کو اس نظر سے تہا کہ اوسکے لیے اجتماع کرنا اور مساجد مین مثل نماز فرض کے باہتمام تمام ادا کرنا
بدعت ہی اگرچہ اصل اوس کی سنت سے ثابت ہی اس سے معلوم ہوا کہ جس کی اصل ہی ثابت ہو اوسکی بہی ہیئت
شرعی کے بدل دینے سے بدعت ہو جاتی ہے غرض سنت مین فرض کا سا اہتمام اور مستحب میں واجب کا سا
انتظام اور مکروہات سے حرام کا سا پرہیز اور حلال سے مکروہات کا سا احتراز یہ سب اشیا کو بدعات مین داخل
کردیتا ہے **باب** فَضْلِ الْعُمْرَةِ فِي رَمَضَانَ رمضان شریف مین عمرہ کی فضیلت

عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يُحَدِّثُنَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِامْرَاَةٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ سَمَّاهَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَنَسِيْتُ اسْمَهَا مَا مَنَعَكِ اَنْ تَحُجِّيْ مَعَنَا قَالَتْ لَمْ يَكُنْ لَنَا اِلَّا نَاضِحَانِ فَحَجَّ اَبُوْ وَلَدِهَا وَابْنُهَا عَلٰى نَاضِحٍ وَتَرَكَ لَنَا نَاضِحًا نَنْضِحُ عَلَيْهِ قَالَ فَاِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فَاعْتَمِرِيْ فَاِنَّ عُمْرَةً فِيْهِ تَعْدِلُ حَجَّةً

ترجمہ عطا نے کہا مین نے ابن عباس سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی ایک بی بی سے فرمایا اور ابن عباس نے اون کا نام بہی لیا مگر مین بہول گیا کہ کیون تم ہمارے ساتہہ حج کو نہین چلتیں تو اونہون نے عرض کی کہ ہمارے پاس پانی لانے کے دوہی اونٹ تہی سو ایک پر ہمارا شوہر اور ہمارا بیٹا حج کو گیا اور ایک اونٹ ہمارے لیے چہوڑ گیا کہ اوس پر ہم پانی لاتے ہین تو آپ نے فرمایا کہ اچہا جب رمضان آوے تو تم ایک عمرہ کر لینا کہ اوسکا بہی ثواب حج کے برابر ہے **ف** یعنی ثواب اگرچہ اُسکا حج کے برابر ہے مگر یہ نہیوکہ حج فرض اوسکے ذمہ سے اوتر جاوے اور اُس عورت پر حج فرض نہ تہا کہ اُسکے پاس سواری نہی **عَنْ** عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِامْرَاَةٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهَا اُمُّ سِنَانٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا مَا مَنَعَكِ اَنْ تَكُوْنِيْ حَجَجْتِ مَعَنَا قَالَتْ نَاضِحَانِ كَانَا لِاَبِيْ فُلَانٍ زَوْجِهَا حَجَّ هُوَ وَابْنُهُ عَلٰى اَحَدِهِمَا وَكَانَ الْاٰخَرُ يَسْقِيْ عَلَيْهِ غُلَامُنَا قَالَ فَعُمْرَةٌ فِيْ رَمَضَانَ تَقْضِيْ حَجَّةً اَوْ حَجَّةً مَعِيْ **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے وہی مضمون مروی ہے مگر اس مین ہے کہ اوس عورت نے کہا کہ ہمارے شوہر کے دو اونٹ تہی ایک پر وہ اور اُنکا لڑکا حج کو گیا اور دوسرے پر ہمارا چہوکرا پانی لاتا ہے تو آپ نے فرمایا کہ عمرہ رمضان مین حج کے برابر ہے یا فرمایا ہمارے ساتہہ حج کرنے کے برابر ہے

بَاب اسْتِحْبَابِ دُخُوْلِ مَكَّةَ مِنَ الثَّنِيَّةِ الْعُلْيَا وَالْخُرُوْجِ مِنَ الثَّنِيَّةِ السُّفْلٰى مکہ مین داخل ہونے اور نکلنے کا بیان

عَنْ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْرُجُ مِنْ طَرِيْقِ الشَّجَرَةِ وَيَدْخُلُ مِنْ طَرِيْقِ الْمُعَرَّسِ وَاِذَا دَخَلَ مَكَّةَ دَخَلَ مِنَ الثَّنِيَّةِ الْعُلْيَا وَيَخْرُجُ مِنَ الثَّنِيَّةِ السُّفْلٰى **عبد اللہ بن عمر** سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ سے نکلتے تو شجرہ کی راہ سے نکلتے اور معرس کی راہ سے داخل ہوتے (معرس ایک مقام ہے مدینہ سے چہہ میل پر) اور جب مکہ مین داخل ہوتے تو اونچی ٹیلے سے اور جب نکلتے تو نیچے کے ٹیلے سے **ف** اور یہی مستحب ہے

مکہ کے جانے والے کو اور راہ بدل دینا مستحب ہے ہر شہر سے نکلنے والے کو عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ
وَقَالَ فِیْ رِوَایَۃِ زُھَیْرٍ الْعُلْیَا الَّتِیْ بِالْبَطْحَاءِ ترجمہ عبیداللہ سے اسی سند سے یہی مضمون مروی ہوا اور
ایک روایت میں زہیر کی یہ ہے کہ داخل ہوتے آپ مکہ میں اوپر کے ٹیلے سے جو بطحا میں ہے (اور وہ ایک
مقام کا نام ہے محصب کے بازو میں اور یہ وہ ٹیلہ ہے کہ اوس سے مقابر مکہ میں اوتر جاتے ہیں) عَنْ
عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا جَاءَ اِلٰی مَکَّۃَ دَخَلَھَا
مِنْ اَعْلَاھَا وَخَرَجَ مِنْ اَسْفَلِھَا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم جب مکہ میں آئے تو داخل ہوئے اوپر کی طرف سے اور نکلے نیچے کی طرف سے عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ
تَعَالٰی عَنْھَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ کَدَاءٍ مِنْ اَعْلٰی
مَکَّۃَ قَالَ ھِشَامٌ فَکَانَ اَبِیْ یَدْخُلُ مِنْھُمَا کِلَیْھِمَا وَکَانَ اَبِیْ اَکْثَرَ مَا یَدْخُلُ مِنْ کَدَاءٍ
ترجمہ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس سال
مکہ فتح ہوا کدا کی طرف سے داخل ہوئے جو مکہ کی بلندی کی طرف ہے (کدا، ہمزہ کے ساتھ اور مد سے ایک ٹیلا
ہے مکہ کی بلندی کی طرف اور کدا بغیر مد کے ایک ٹیلا ہے مکہ کے نیچے کی طرف) ہشام نے کہا کہ میرے
والد ان دونوں کی طرف سے داخل ہوتے تھے اور اکثر کدا کی طرف سے داخل ہوتے تھے

باب

اِسْتِحْبَابِ الْمَبِیْتِ بِذِیْ طُوًی عِنْدَ اِرَادَۃِ دُخُوْلِ مَکَّۃَ وَالْاِغْتِسَالِ لِدُخُوْلِھَا وَ
دُخُوْلِھَا نَھَارًا ذی طوی میں رات کو رہنا مستحب ہے اور نہا کر دن کو مکہ میں جانا عَنْ ابْنِ عُمَرَ
رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَاتَ بِذِیْ طُوًی حَتّٰی
اَصْبَحَ ثُمَّ دَخَلَ مَکَّۃَ قَالَ وَکَانَ عَبْدُ اللّٰہِ یَفْعَلُ ذٰلِکَ وَفِیْ رِوَایَۃِ ابْنِ سَعِیْدٍ حَتّٰی صَلَّی
الصُّبْحَ قَالَ یَحْیٰی اَوْ قَالَ حَتّٰی اَصْبَحَ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم شب کو ذی طوی میں رہے (ذی طوی ایک مقام مشہور ہے مکہ سے قریب) صبح کے وقت تک پھر مکہ
میں داخل ہوئے اور عبداللہ بھی ایسا ہی کرتے تھے اور ابن سعید کی روایت میں ہے کہ ذی طوی میں
آپ نے صبح کی نماز پڑھی عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا کَانَ لَا یَقْدَمُ مَکَّۃَ
اِلَّا بَاتَ بِذِیْ طُوًی حَتّٰی یُصْبِحَ وَیَغْتَسِلَ ثُمَّ یَدْخُلُ مَکَّۃَ نَھَارًا وَیَذْکُرُ عَنِ النَّبِیِّ
صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ فَعَلَہٗ ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ ابن عمر مکہ میں نہ جاتے جب

تک ذی طوی مین رات کو رہتی پہر جب وہان صبح ہو جاتی نہاتے پہر داخل ہوتے دن کو اور ذکر کرتے
کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے بہی ایساہی کیا ہے **عن** نافع ان عبد اللہ حدثہ ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کان ینزل بذی طوی ویبیت بہ حتی یصلی الصبح حین
یقدم مکۃ ومصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذلک علی اکمۃ غلیظۃ
لیس فی المسجد الذی بنی ثم ولکن اسفل من ذلک علی اکمۃ غلیظۃ **ترجمہ**
نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ نے اون سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوترتے تھے ذی طوی
مین اور شب کو وہان رہتے یہانتک کہ صبح کو نماز پڑہتے جب مکہ کو آتے اور رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کی نماز کی جگہہ اوپر ایک موٹے ٹیلے کے ہے کہ وہ ٹیلا اوس مسجد مین نہین ہے جو وہان
بنی ہے مگر اس سے نیچے ہے ایک موٹے ٹیلہ پر **عن** نافع ان عبد اللہ اخبرہ ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم استقبل فرضتی الجبل الذی بینہ وبین الجبل الطویل نحو
الکعبۃ یجعل المسجد الذی بنی ثم یسار المسجد الذی بطرف الاکمۃ ومصلی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسفل منہ علی الاکمۃ السوداء یدع من الاکمۃ
عشر اذرع او نحوہا ثم یصلی مستقبل الفرضتین من الجبل الطویل الذی بینک
وبین الکعبۃ صلی اللہ علیہ وسلم **نافع** کو عبد اللہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے موجہ کیا طرف دونون ٹیلون کی اوس پہاڑ کے جو پہاڑ اون کے اور کعبہ کے بیچ مین تہا اور اس مسجد
کو جو وہان بنی ہے بائین طرف کر دیتے تہے اوس مسجد کے جو کنارے پر ہے ٹیلہ کے اور جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی جگہہ اوس کالے ٹیلے سے نیچے ہے اوس کالے ٹیلے سے دس ہاتہہ چھوڑ
کر یا اس سے کم وبیش پہر نماز پڑہتے تہے منہ کیے ہوئے دونون ٹیلون کیطرف اس لنبے پہاڑ کے جو
تیرے اور کعبہ کے بیچ مین ہے اللہ رحمت اور سلام بھیجے اونپر **ف** ان سب روایتون سے معلوم
ہوا کہ مکہ مین داخل ہونے کے وقت نہانا مستحب ہے اور رات کو ذی طوے مین رہنا جسکی راہ مین پڑے
ورنہ اوس کے بعد کا اندازہ کرلے اور شافعیہ کے نزدیک غسل سنت ہے اور اگر غسل نہ ہو سکے تو تیمم
کرے اور شب کو ذی طوے مین رہنا بہی مستحب ہے اور مکہ کو دن مین داخل ہونا بہی مستحب ہے اور
بعضون نے کہا رات دن دونو برابر ہے اور بعضون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جعرانہ کے عمرہ

مین رات کو داخل ہوے اور بعضون نے کہا وہ بیان جواز کے لیے تہا افضل وہی دن کو جانا ہے **باب**
اسْتِحْبَابِ الرَّمَلِ فِي الطَّوَافِ وَالْعُمْرَةِ وَفِي الطَّوَافِ الْأَوَّلِ فِي الْحَجِّ رمل کا مستوب ہونا طواف
اول مین حج کے اور طواف عمرہ مین **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ الطَّوَافَ الْأَوَّلَ خَبَّ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا وَ
كَانَ يَسْعَى بِبَطْنِ الْمَسِيلِ إِذَا طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى
عَنْهُمَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ **نافع** نے ابن عمر سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پہلا طواف
کرتے بیت اللہ کا تو تین بار جلدی جلدی چلتے چہوٹے چہوٹے قدم رکہہ کے اور چار بار عادت کے موافق
چلتے اور بہتیا کے آنے کی جگہہ مین دوڑتے جب سعی کرتے صفا اور مروہ مین اور ابن عمر بہی ایسا ہی
کرتے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
إِذَا طَافَ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ أَوَّلَ مَا يَقْدَمُ فَإِنَّهُ يَسْعَى ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ بِالْبَيْتِ ثُمَّ يَمْشِي
أَرْبَعَةً ثُمَّ يُصَلِّي سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ يَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ **ابن عمر** سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب حج مین یا عمرہ مین پہلے پہل طواف کرتے تو تین بار دوڑتے اور چار بار چلتے
اور دو رکعت نماز پڑہتے پہر سعی کرتے صفا اور مروہ کی **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا
قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ يَقْدَمُ مَكَّةَ إِذَا اسْتَلَمَ الرُّكْنَ الْأَسْوَدَ
أَوَّلَ مَا يَطُوفُ حِينَ يَقْدَمُ يَخُبُّ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ مِنَ السَّبْعِ **عبد اللہ بن عمر** نے کہا
کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا کہ جب مکہ آتے اور حجر اسود چہوتے اور پہلے پہل طواف کرتے
تو تین بار دوڑتے سات پہیرون مین سے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا
قَالَ رَمَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا **ترجمہ**
وہی مضمون ہے **عَنْ** نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا رَمَلَ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ
وَذَكَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهُ **نافع** نے کہا کہ ابن عمر نے حجر اسود سے حجر اسود
تک رمل کیا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہی ایسا ہی کیا **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ
أَنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَلَ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ حَتّٰى
انْتَهَى إِلَيْهِ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ **جابر** عبد اللہ کے بیٹے سے ویسا ہی رمل آپ کا مروی ہوا **عَنْ**

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمل الثلاثۃ اطواف من الحجر الی الحجر وہی مضمون ہے **عن** ابی الطفیل قال قلت لابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارأیت ہذا الرمل بالبیت ثلاثۃ اطواف ومشی اربعۃ اطواف اسنۃ ہو فان قومک یزعمون انہ سنۃ قال فقال صدقوا وکذبوا قال قلت ما قولک صدقوا وکذبوا قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قدم مکۃ فقال المشرکون ان محمدا واصحابہ لا یستطیعون ان یطوفوا بالبیت من الہزال قال وکانوا یحسدونہ فامرہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یرملوا ثلاثا ویمشوا اربعا قال قلت لہ اخبرنی عن الطواف بین الصفا والمروۃ راکبا اسنۃ ہو فان قومک یزعمون انہ سنۃ قال صدقوا وکذبوا قال قلت وما قولک صدقوا وکذبوا قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کثر علیہ الناس یقولون ہذا محمد ہذا محمد حتی خرج العواتق من البیوت قال وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ لا یضرب الناس بین یدیہ فلما کثر علیہ رکب والمشی والسعی افضل مترجمہ ابو الطفیل نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ خبر دو مجھے بیت اللہ کے طواف کی اور اس میں تین بار رمل کرنا اور چار بار چلنا سنت ہے اس لیے کہ تمہاری لوگ کہتے ہیں کہ وہ سنت ہے تو انہوں نے کہا کہ وہ جھوٹے بھی ہیں سچے بھی میں نے کہا اسکا کیا مطلب انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مکہ میں تشریف لائے تو مشرکوں نے کہا کہ محمد اور ان کے یار بیت اللہ شریف کا طواف نہیں کر سکتے ضعف اور لاغری کے سبب اور آپ سے حسد رکھتے تھے تو آپ نے حکم دیا کہ تین بار رمل کریں اور چار بار عادت کے موافق چلیں (غرض یہ ہے کہ انہوں نے اس فعل کو جو سنت مؤکدہ مقصودہ سمجھا یہ اون کا جھوٹ تھا باقی بات سچ تھی) پھر میں نے کہا مجھکو خبر دیجیے صفا و مروہ کے بیچ میں سعی کرنے کے سوار ہو کر کہ وہ سنت ہے کہ آپ کے لوگ اوسے سنت کہتے ہیں انہوں نے فرمایا وہ سچے بھی ہیں جھوٹے بھی میں نے کہا اسکا مطلب انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ میں تشریف لائے تو لوگوں کی بھیڑ بھاڑ ایسی ہوئی کہ کنواری عورتیں تک باہر نکل آئیں اور لوگ کہنے لگے کہ یہ محمد ہیں یہ محمد ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوش خلقی ایسی تھی کہ آپ کے آگے لوگ مارے نہ جاتے تھے

(یعنے ٹو بچو بغل ہو چلو جلو جیسے امرائے دنیا کے ساتھ ہوتی ہے آپ کے لیے نہ ہوتی تھی) پھر جب لوگون کے
بڑی بھیڑ ہوئی تو آپ سوار ہو گئے اور پیدل سعی کرنا افضل ہے (یعنے اتنا جھوٹ ہوا کہ جو چیز بضرورت ہوئی
تھی اوسکو بلا ضرورت سنت کہا باقی سچ ہے کہ آپ نے سعی سوار ہو کر کی ہے **کہا** مسلم نے اور روایت
کی ہم سے محمد بن مثنی نے اون سے یزید نے اون سے جریری نے اسی اسناد سے اسی روایت کی مانند مگر
اس مین یون ہے کہ ابن عباس نے فرمایا کہ مکہ کے لوگ حاسد تھے اور یہ نہین کہا کہ وہ آپ سے حسد رکھتے تھے
عن اَبِی الطُّفَیلِ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ اِنَّ قَوْمَكَ یَزْعُمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ رَمَلَ بِالْبَیْتِ وَبَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَهِیَ سُنَّةٌ قَالَ صَدَقُوْا وَكَذَبُوْا **ترجمہ** وہی مضمون
ہے باختصار **عن** اَبِی الطُّفَیلِ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اُرَانِیْ قَدْ رَاَیْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَصِفْهُ لِیْ قَالَ قُلْتُ رَاَیْتُهُ عِنْدَ الْمَرْوَةِ عَلٰی
نَاقَةٍ وَقَدْ كَثُرَ النَّاسُ عَلَیْهِ قَالَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا ذَاكَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهُمْ كَانُوْا لَا یُدَعُّوْنَ عَنْهُ وَلَا یُكْهَرُوْنَ **ترجمہ** ابی الطفیل نے
ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا مین خیال کرتا ہون کہ مین نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کو دیکھا ہے اونہون نے کہا کہ مجھسے بیان کرو ابو الطفیل نے کہا مین نے مروہ کے پاس ایک اونٹنی پر دیکھا اور
لوگون کا اونپر ہجوم تھا تو ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما نے کہا کہ ہان وہی تھے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اس لیے کہ صحابہ کی عادت تھی کہ لوگون کو آپکے پاس سے ہانکتے نہ تھے اور نہ ہٹاتے تھے
عن ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
وَاَصْحَابُهُ مَكَّةَ وَقَدْ وَهَنَتْهُمْ حُمّٰی یَثْرِبَ قَالَ الْمُشْرِكُوْنَ اِنَّهُ یَقْدَمُ عَلَیْكُمْ
غَدًا قَوْمٌ قَدْ وَهَنَتْهُمُ الْحُمّٰی وَلَقُوْا مِنْهَا شِدَّةً فَجَلَسُوْا مِمَّا یَلِی الْحِجْرَ وَاَمَرَهُمُ النَّبِیُّ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یَرْمُلُوْا ثَلَاثَةَ اَشْوَاطٍ وَیَمْشُوْا مَا بَیْنَ الرُّكْنَیْنِ لِیَرَی الْمُشْرِكُوْنَ
جَلَدَهُمْ فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ هٰؤُلَاءِ الَّذِیْنَ زَعَمْتُمْ اَنَّ الْحُمّٰی قَدْ وَهَنَتْهُمْ هٰؤُلَاءِ
اَجْلَدُ مِنْ كَذَا وَكَذَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا وَلَمْ یَمْنَعْهُ اَنْ یَاْمُرَهُمْ
اَنْ یَرْمُلُوا الْاَشْوَاطَ كُلَّهَا اِلَّا الْاِبْقَاءُ عَلَیْهِمْ **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے
کہا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور اون کے یار مکہ مین آئے اور اونکو ضعیف کر دیا تھا مدینہ کے بخار نے

اور مشرکون نے یہہ کہا کہ کل تمہارے پاس ایسے لوگ آوین گے کہ اُنکو بخار نے ضعیف و ناتوان کر رکھا ہے
اور بڑی ناتوانی اُنکو ہو گئی ہے اور مشرکین حطیم کے پاس بیٹھے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے یارون کو حکم دیا کہ
تین شوط مین رمل کرین اور مابین حجر اسود کے اور رکن یمانی کے عادت کے موافق چلین کہ مشرکون کو
اُنکی قوت اور طاقت معلوم ہو سو مشرکون نے کہا کہ تم نے تو کہا تھا کہ اُن کو بخار نے ناتوان کر دیا ہے
یہ تو ایسے طاقتور ہین کہ کیا کہنا ابن عباس نے کہا کہ آپ نے اُنکو ساتون پھیرون مین رمل کا حکم نہین دیا
تو اس لیے کہ یہ تھک جاوین گے **ف** ان حدیثون سے رمل کا مستحب ہونا معلوم ہوگیا اور معنی رمل کے
یہی ہین کہ جلدی جلدی چھوٹے چھوٹے قدم رکھکر چلنا اور کودنا ضرور نہین کہ اس مین شجاعت اور
جلادت اور قوت معلوم ہو اور یہہ عمرہ کے طواف مین اور حج کے بھی ایک طواف مین مسنون ہے
اور صحیح قول شافعی کا یہہ ہے کہ رمل حج کے اُس طواف مین ہونا چاہیے جس کے بعد سعی ہو اور اسپر اتفاق
ہے کہ رمل عورتون کو مسنون نہین جیسے صفا اور مروہ مین اُنکو دوڑنا ضرور نہین صرف عادت کے
موافق چلنا کافی ہے اور اگر کسی نے رمل کو ترک کیا تو سنت چھوٹ گئی اور کچھ جرمانہ اوسپر نہین اور
بعض اصحاب مالک کے نزدیک اوسپر ایک قربانی ہے اور بعضون کے نزدیک نہین اور بھیڑ کی جگہ مین دوڑ کر
چلنا ضرور ہی وہان دو سبز کھنبھ لگا دیے ہین اون کے بیچ مین دوڑکر چلے اور جب تین پھیرے طواف
کے پورے ہو جاوین تو چار باقی چکرون مین عادت کے موافق چلے اور یہہ جو اخیر کی روایت ابن عباس
کی ہے جس مین مذکور ہے کہ مابین حجر اسود اور رکن یمانی کی عادت کے موافق چلین یہ ساتوین سال
عمرہ قضا کا حکم ہے اور حجۃ الوداع مین آپ نے پورے تین شوط مین رمل کیا پس اب
یہ روایت حجۃ الوداع کی ناسخ ہے اور وہ منسوخ غرض پورے تین شوط مین رمل
ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما کا مذہب ہے کہ رمل جناب رسول خدا
صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کا ضرورت کے سبب سے تھا کہ کفار پر ناتوانی مسلمانون کی ظاہر
نہ ہو اب بعد رفع ضرورت کے سنت نرہا مگر جمہور صحابہ و تابعین کے نزدیک ہمیشہ
سنت ہے تین شوط مین اور ہر پھیرے کو طواف کے شوط کہتے ہین اور عبداللہ بن زبیر کا مذہب
ہے کہ ساتون شوط مین رمل سنت ہے اور حسن بصری اور ثوری اور عبدالملک بن ماجشون کے نزدیک اگر
رمل ترک کردے تو قربانی دے اور امام مالک کا بھی پہلے یہی قول تھا پھر اس سے رجوع کیا (کل ذا من النووی)

عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ قال انما سعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورمل
بالبیت لیری المشرکین قوتہ **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ تعالی تعالے عنہما نے کہا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کے طواف مین اسلیے رمل کیا کہ مشرک لوگ آپکی قوت دیکھین (یعنے اب ضرور
نہین نہ مسنون ہے اور یہ انہی کا مذہب ہے) **باب** استحباب استلام الرکنین الیمانیین فی
الطواف **صرف** دونون رکن یمانی کا بوسہ دینا مستحب ہے **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ
تعالی عنہما انہ قال لم ار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمسح من البیت الا الرکنین
الیمانیین **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مین نے انہی دونون کیطرف
کے کونون کو بوسہ دیتے دیکھا **ف** کعبہ مربع یعنے چار کونون کا اور مستطیل یعنے لنبا مکان ہے اور دو
کونے اوسکے یمن کیطرف منسوب ہین انکو رکنین یمانیین کہتے ہین اور دو کونے شام کیطرف منسوب
ہین انکو شامیین کہتے ہین اور رکن شامی کیطرف حطیم واقعہ ہے اُن دونون شامی کونون کو نہ بوسہ
لیتے ہین نہ چھوتے ہین بلکہ حطیم کی دیوار کے پار سے طواف کرتے ہین کہ حطیم کی جگہہ بھی طواف
مین داخل ہوجاوے اس لیے کہ یہ جگہہ کعبہ کے اندر کی ہے مگر بنائے کعبہ کے وقت باہر رہ گئی ہے
بخلاف دونون کونون یمانی کے کہ انکو بوسہ دیتے ہین ایک کونے مین حجر اسود لگا ہوا ہے اور دوسرے
کو رکن یمانی کہتے ہین کہ یہ دونون کونے بنائے حضرت ابرہیم علیہ الصلوۃ والسلام کے موافق ہین بخلاف
شامیون کے چنانچہ کیفیت اس نقشہ مندرجہ حاشیہ سے ذہن نشین ہوسکتی ہے **عن** سالم
عن ابیہ رضی اللہ تعالی عنہ قال لم یکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یستلم من ارکان
البیت الا الرکن الاسود والذی یلیہ من نحو دور الجمحیین **سالم** نے اپنے باپ
سے روایت کی کہ انہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ کے چار کونون مین سے
رکن اسود (وہی جسے ہم رکن یمانی اوپر لکھ چکے ہین) اور اسکے پاس والے کونے کو جو بنی جمح کے مکانون
کیطرف ہے استلام کرتے تھے **فائدہ** استلام کے معنی چھونا اور حجر اسود کو چھونا اور بوسہ دینا دونو
چاہیے اور رکن یمانی کو فقط چھونا ہی اور باقی دو کونون کو نہ چھونا نہ بوسہ دینا کہ وہ بنائے ابرہیمی
نہین واقعہ مین یہی مذہب ہے جمہور کا اور بعض سلف نے انکا چھونا بھی مستحب کہا ہے چنانچہ امام
حسن اور امام حسین اور ابن زبیر اور . . . .

حجر اسود

رکن یمانی

جابر بن عبداللہ اور انس بن مالک اور عروہ بن زبیر اور ابوالشعثا کا یہی مذہب ہے کہ چاروں رکنوں کو چھوئے اور قاضی ابوالطیب نے کہا ہے کہ امت کا اجماع ہو چکا ہے کہ ان دونوں کونوں کو نہ چھوئے اور کہا ہے کہ اس میں صحابہ میں پہلے اختلاف تھا پھر سب کا اجماع ہو گیا کہ دو ہی کونوں کو چھوئے انتہی النووی **عن** عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ ذُكِرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَسْتَلِمُ اِلَّا الْحَجَرَ وَالرُّكْنَ الْيَمَانِيَ **عبداللہ** نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجر اسود اور رکن یمانی کو چھوتے تھے **عن** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ مَا تَرَكْتُ اسْتِلَامَ هٰذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَ وَالْحَجَرِ مُنْذُ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُمَا فِيْ شِدَّةٍ وَلَا رَخَاءٍ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما نے کہا کہ جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا حجر اسود اور رکن یمانی کو استلام کرتے ہوئے جب سے میں نے نہیں چھوڑا سختی میں نہ آرام میں (یعنے کتنی ہی بھیڑ بھاڑ ہو میں استلام نہیں چھوڑتا) **عن** نَافِعٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اِسْتَلَمَ الْحَجَرَ بِيَدِهٖ ثُمَّ قَبَّلَ يَدَهٗ وَقَالَ مَا تَرَكْتُهٗ مُنْذُ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهٗ **ترجمہ** نافع رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا میں نے ابن عمر کو دیکھا کہ حجر اسود کو اپنے ہاتھ سے چھوا اور ہاتھ کو بوسہ دیا اور کہا کہ جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے ایسا کرتے ہوئے جب سے میں نے نہیں چھوڑا **عن** اَبِي الطُّفَيْلِ الْبَكْرِيِّ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُوْلُ لَمْ اَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُ غَيْرَ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما کہتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بوسہ دیتے نہیں دیکھا سوا ان دو رکن یمانی کے **باب** اِسْتِحْبَابِ تَقْبِيْلِ الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ فِي الطَّوَافِ حجر اسود کے بوسہ کا بیان **عن** سَالِمٍ اَنَّ اَبَاهُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ حَدَّثَهٗ قَالَ قَبَّلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ الْحَجَرَ ثُمَّ قَالَ اَمَ وَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُ اَنَّكَ حَجَرٌ وَلَوْلَا اَنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ زَادَ هَارُوْنُ فِيْ رِوَايَتِهٖ قَالَ عَمْرٌو وَحَدَّثَنِيْ بِمِثْلِهَا زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ اَسْلَمَ **ترجمہ** سالم کے باپ نے روایت کی کہ بوسہ دیا عمر بن خطاب نے حجر اسود کا اور کہا کہ اللہ تعالی کی

قسم آگاہ ہو کہ مین جانتا ہون کہ تو ایک پتھر ہے اور اگر مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ دیکھا ہوتا کہ وہ تجھے بوسہ دیتے تھے تو کبھی بوسہ نہ دیتا ہارون نے اپنی روایت مین یہ کہا کہ اسی کی شکل مجھسے روایت کی زید بن اسلم نے اپنے باپ اسلم سے **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قبل الحجر وقال انی لاقبلک وانی لاعلم انک حجر ولکنی رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقبلک وہی مضمون ہے **عن** عبد اللہ بن سرجس قال رایت الاصلع یعنی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقبل الحجر ویقول واللہ انی لاقبلک وانی لاعلم انک حجر لا تضر ولا تنفع ولولا انی رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبلک ما قبلتک وفی روایۃ المقدمی وابی کامل رایت الاصیلع **ترجمہ** عبد اللہ بن سرجس نے کہا کہ مین اصلع کو (یعنے جس کے سر پر بال نہ ہون) انکو دیکھا مراد اس سے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہین اس سے معلوم ہوا کہ لقب کسی کا اگر مشہور ہو جاوے اور وہ اس سے برا نہ مانے تو اوس سے یاد کرنا درست ہی اگرچہ دوسرا شخص برا مانے) اور فرماتے تھے حجر کو بوسہ لیتے ہوئے کہ قسم ہے اللہ تعالیٰ کی مین تجھہ کو بوسہ لیتا ہون اور جانتا ہون کہ تو ایک پتھر ہے کہ نہ ضرر پہنچا سکتا ہے نہ نفع دے سکتا ہے (اس قول سے بت پرستون اور گور پرستون اور چلہ پرستون کی ناک مرگئی جو قبرون وغیرہ کو اس خیال سے بوسہ دیتے ہین کہ ہماری مراد دینگے اسلیے کہ جب حجر اسود جو یمین اللہ ہے اسکا بوسہ بھی اتباع جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سبب سے ہے نہ اس خیال سے کہ یہ ضرر رسان اور نفع دہندہ ہے تو پھر اور چیزین جنکا بوسہ کہین ثابت نہین بلکہ منع ہے اس خیال ناپاک کے ساتھہ کیونکر جائز ہوگا) اور آگے وہی مضمون ہے جو اوپر گذرا) **عن** عابس بن ربیعۃ قال رایت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقبل الحجر ویقول انی لاقبلک واعلم انک حجر ولولا انی رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقبلک لم اقبلک وہی مضمون ہے **عن** سوید بن غفلۃ قال رایت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قبل الحجر والتزمہ وقال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بک حفیا **ترجمہ** سوید نے کہا کہ مین نے حضرت عمر کو دیکھا کہ انھون نے بوسہ لیا حجر اسود کو اور لپٹ گئے اور فرمایا کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ وہ بہت تجھہ چاہتے تھے **عن** سفیان بھذا الاسناد قال ولکنی رایت ابا القاسم صلی اللہ علیہ وسلم حفیا ولم یقل

وَالْتِزَامُهُ **ترجمہ** سفیان سے وہی مضمون مروی ہے مگر اس مین لبیتی کا ذکر نہین **ف** ان روایتون سے معلوم ہوا کہ سجدہ کرنا حجر اسود پر مستحب ہی **باب** جَوَازِ الطَّوَافِ عَلَى بَعِيرٍ وَغَيْرِهِ وَاسْتِلَامِ الْحَجَرِ بِمِحْجَنٍ وَنَحْوِهِ لِلرَّاكِبِ اونٹ پر طواف روا ہونا اور چھڑی وغیرہ سے حجر اسود کو چھونے کا بیان **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلَى بَعِيرٍ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع مین اونٹ پر سوار ہو کر طواف کیا اور حجر اسود کو اپنی چھڑی سے چھو لیتے تھے **ف** محجن اوس چھڑی کو کہتے ہین کہ اوسکا ایک سرا موڑا ہوا ہوتا ہے کہ سوار اونٹ کا اوس سے گری پڑی چیز زمین سے اوٹھا لیتا ہے اور دوسرے سرے سے اونٹ کو ہانکتا ہے اور ہجوم کے وقت رکن کو اگر چھو نہ سکے تو چھڑی وغیرہ سے چھو لے اور اسکو بوسہ دے لے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حجۃ الوداع کہنا درست ہی اور جو لوگ اوسکو منع کرتے ہین وہ غلطی پر ہین **عَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ طَافَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلَى رَاحِلَتِهِ يَسْتَلِمُ الْحَجَرَ بِمِحْجَنِهِ لِأَنْ يَرَاهُ النَّاسُ وَلِيُشْرِفَ وَلِيَسْأَلُوهُ فَإِنَّ النَّاسَ غَشُوهُ **جابر** نے کہا کہ طواف کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کا حجۃ الوداع مین اپنی اونٹنی پر اور حجر کو اپنی چھڑی سے چھوتے تھے تا کہ لوگ آپ کو دیکھین اور آپ اونچے ہو جاوین اور آپ سے مسائل پوچھین اس لیے کہ لوگون نے آپ کو بہت گھیرا تھا **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَقُولُ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلَى رَاحِلَتِهِ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِيَرَاهُ النَّاسُ وَلِيُشْرِفَ وَلِيَسْأَلُوهُ فَإِنَّ النَّاسَ غَشُوهُ لَمْ يَذْكُرِ ابْنُ خَشْرَمٍ وَلِيَسْأَلُوهُ فَقَطْ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالے عنہ سے وہی مضمون مروی ہے اور ابن خشرم کی روایت مین ولیسالوہ نہین ہے **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ حَوْلَ الْكَعْبَةِ عَلَى بَعِيرِهِ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ كَرَاهِيَةَ أَنْ يُضْرَبَ عَنْهُ النَّاسُ **ترجمہ** جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ طواف کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع مین کعبہ کے گرد اپنی اونٹنی پر اور رکن کو چھوتے جاتے اور اسلیے سوار ہوئے کہ لوگون کو آپ کے پاس سے ہٹایا نہ پڑے **عَنْ**

اِبِی الطُّفَیْلِ یَقُوْلُ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَطُوْفُ بِالْبَیْتِ وَیَسْتَلِمُ الرُّکْنَ بِمِحْجَنٍ مَّعَہٗ وَیُقَبِّلُ الْمِحْجَنَ **ترجمہ** ابو الطفیل سے روایت ہو کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ طواف کرتے تھے اور رکن کو اپنی چھڑی سے چھوتے اور چھڑی کو چوم لیتے **عن** ام سلمۃ اَنَّھَا قَالَتْ شَکَوْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنِّیْ اَشْتَکِیْ فَقَالَ طُوْفِیْ مِنْ وَّرَاءِ النَّاسِ وَاَنْتِ رَاکِبَۃٌ قَالَتْ فَطُفْتُ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَئِذٍ یُّصَلِّیْ اِلٰی جَنْبِ الْبَیْتِ ھُوَ یَقْرَءُ بِالطُّوْرِ وَکِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ ام سلمہ نے شکایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ مین بیمار ہون آپنے فرمایا کہ سب لوگون کے پیچھے سوار ہو کر طواف کر لو سو انہون نے کہا کہ مین طواف کرتی تہی اور آپ سورہ والطور پڑہ رہے تہے نماز مین بیت اللہ کے ایک بازو پر **ف** آپ نے انکو لوگون کے پیچھے طواف کا حکم اس لیے فرمایا کہ ایک تو عورت کو مردون سے دور رہنا لازم ہے دوسرے یہ کہ لوگون کو ان کے جانور سے ایذا نہ پہونچے ان سب روایتون سے ثابت ہوا کہ سوار ہو کر طواف درست ہے علی الخصوص بیمار کو اسی لیے بخاری نے باب ایسا ہی باندہا ہے کہ بیمار کو طواف درست ہو سواری پر **باب** بَیَانِ اَنَّ السَّعْیَ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ رُکْنٌ لَا یَصِحُّ الْحَجُّ اِلَّا بِہٖ سعی صفا اور مروہ کی رکن ہے کہ بے اسکے حج نہین ہوتا **عن** عُرْوَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا قَالَ قُلْتُ لَھَا اِنِّیْ لَاَظُنُّ رَجُلًا لَّوْ لَمْ یَطُفْ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ مَا ضَرَّہٗ ذٰلِکَ قَالَتْ لِمَ قُلْتُ لِاَنَّ اللّٰہَ یَقُوْلُ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰہِ اِلٰی اٰخِرِ الْاٰیَۃِ قَالَتْ مَا اَتَمَّ اللّٰہُ حَجَّ امْرِئٍ وَّلَا عُمْرَتَہٗ لَمْ یَطُفْ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ وَلَوْ کَانَ کَمَا تَقُوْلُ لَکَانَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْہِ اَنْ لَّا یَطَّوَّفَ بِھِمَا وَھَلْ تَدْرِیْ فِیْمَا کَانَ ذَاکَ اِنَّمَا کَانَ ذَاکَ اَنَّ الْاَنْصَارَ کَانُوْا یُھِلُّوْنَ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ لِصَنَمَیْنِ عَلٰی شَطِّ الْبَحْرِ یُقَالُ لَھُمَا اِسَافٌ وَّنَائِلَۃُ ثُمَّ یَجِیْئُوْنَ فَیَطُوْفُوْنَ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ ثُمَّ یَحْلِقُوْنَ فَلَمَّا جَاءَ الْاِسْلَامُ کَرِھُوْا اَنْ یَّطُوْفُوْا بَیْنَھُمَا لِلَّذِیْ کَانُوْا یَصْنَعُوْنَ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ قَالَتْ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰہِ اِلٰی اٰخِرِھَا قَالَتْ فَطَافُوْا **ترجمہ** عروہ نے جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہا کہ مین جانتا ہون کہ اگر کوئی صفا اور مروہ مین سعے نہ کرے تو کچہ مضائقہ نہین انہون نے فرمایا کیون مین نے کہا کہ اللہ

تعالیٰ فرماتا ہے کہ صفا اور مروہ اللہ پاک کی قدرت کی نشانیون سے ہین سو کچھ گناہ نہین اون مین طواف کرنے سے حضرت عائشہ نے فرمایا کہ یہ بات نہین بلکہ یون ہے کہ حج پورا نہین ہوتا کسی کا اور نہ عمرہ جب تک کہ طواف نہ کرے صفا اور مروہ کا (یعنے سعی نہ کرے) اور اگر ایسا ہوتا جیسا تمنے جانا ہے تو اللہ تعالیٰ یون فرماتا کہ کچھ گناہ نہین اون مین طواف نہ کرنے سے اور تم جانتے ہو کہ یہ آیت کیونکر اور کس حال مین اوتری ہے کیفیت اُسکی یہ ہے کہ دریا کے کنارے پر ایام جاہلیت مین دو بُت تھے ایک کا نام اساف دوسرے کا نائلہ تھا اور لوگ اُن کے پاس جاتے تھے اور پھر آکر سعی کرتے تھے صفا اور مروہ پر اور پھر قسم کھاتے تھے پھر جب اسلام آیا تو مسلمانون نے اون مین سعی کرنے کو برا جانا (یعنے مشرکون کی چال سمجھی) تب اللہ پاک نے یہ آیت اُتاری اسی لیے یون فرمایا کہ صفا اور مروہ شعائر اللہ سے ہین اور ان مین طواف کرنا گناہ نہین پھر لوگ سعی کرنے لگے (غرض یہ کہ اب سعی واجب ہو اور ترک اُسکا روا نہین) عَنْ عُرْوَةَ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالىٰ عَنْهَا مَا اَرٰى عَلَيَّ جُنَاحًا اَنْ لَّا اَتَطَوَّفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ قَالَتْ لِمَ قُلْتُ لِاَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ الْاٰيَةَ فَقَالَتْ لَوْ كَانَ كَمَا تَقُوْلُ لَكَانَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ لَّا يَطَّوَّفَ بِهِمَا اِنَّمَا اُنْزِلَ هٰذَا فِيْ اُنَاسٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ كَانُوْا اِذَا اَهَلُّوْا اَهَلُّوْا لِمَنَاةَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَا يَحِلُّ لَهُمْ اَنْ يَّطُوْفُوْا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمَّا قَدِمُوْا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَجَّ ذَكَرُوْا ذٰلِكَ لَهٗ فَاَنْزَلَ اللهُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ فَلَعَمْرِيْ مَا اَتَمَّ اللهُ حَجَّ مَنْ لَّمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ترجمہ عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے عرض کی کہ اگر کوئی طواف نہ کرے صفا اور مروہ مین تو مین جانتا ہون کچھ حرج نہین اونہون نے فرمایا کیون کہا اسلیئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے صفا اور مروہ اللہ کی نشانیون سے ہین پھر گناہ نہین کوئی اگر اوس مین طواف کرے تو اُنہون نے فرمایا اگر یہ بات ہوتی تو یون فرماتا اللہ پاک کہ اگر کوئی طواف نہ کرے تو کچھ گناہ نہین اور یہ آیت تو انصار کے لوگون مین اوتری ہے کہ وہ لوگ جب لبیک پکارتے تو لبیک پکارا کرتے تھے مناۃ کے نام سے ایام جاہلیت مین اور کہتے تھے کہ ہمکو صفا اور مروہ مین سعی کرنا درست نہین پھر جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کو آئے تو اس کا ذکر ہوا تب اللہ تعالے نے یہ آیۃ اُتاری

سواب قسم ہے میری جان کی کہ پورا نہ ہوگا حج اُسکا جو سعی نہ کرے صفا مروہ کی **ف** اس حدیث
سے کمال علم اور تفقہ ثابت ہوا ہماری مان جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کا کہ خوب سمجھا اُنہون
نے اس آیت کے مطلب کو کہ ظاہر مین تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ سعی نہ واجب ہے نہ ضرور ہے اور سبب نزول
سے اوس کے معلوم ہوتا ہے کہ اون لوگون نے جب اس مین عیب سمجھا تب اس طرح ارشاد ہوا غرض
ایک شی وجب ہوتی ہے مگر آدمی جب اُسکو برا جاننے لگتا ہے تو اُس سے کہتے ہین کہ اس مین کچہ عیب
نہین اور غرض یہ ہوتی ہے کہ اوس کے خیال کو رد کرین اور وجوب اُس کا جیسا ہی ویسا ہی رہتا ہی
اوسکی مثال ایسی ہے جیسے کوئی عصر کی نماز نہ پڑہا اور غروب آفتاب قریب ہوگیا اور وہ یہ خیال
کرے کہ غروب کیوقت نماز روا نہین تو اس سے کہین گے کہ اسوقت نماز پڑہنے مین کچہ گناہ نہین
تو اسکا مطلب یہ نہین کہ نماز واجب اور فرض نہی اور یہ جو اوپر کی روایت مین مذکور ہوا کہ اساف
ونائلہ دو بت تھے دریا کے کنارے اسکو قاضی عیاض نے غلط کہا ہے اور ٹہیک بات یہ ہے
کہ دوسری روایتون مین وارد ہوا ہے کہ وہ لوگ مناۃ کے نام سے لبیک پکارتے تہے اور ایک روایت
مین ہے کہ مناۃ طاغیہ جو مشلل مین تہا اوسکی لبیک پکارتے تہے اور یہی مشہور ہے کہ مناۃ ایک بت
تہا جو عمرو بن لحے نے دریا کے کنارے کہڑا کیا تہا مشلل مین قدید کے پاس اور ایسا ہی وارد ہوا
ہے اس روایت مین موطا کی اور ازد او غسان اوسی کے نام کی لبیک پکارتے تہے حج مین اور ابن کلبی
نے کہا کہ مناۃ ایک پتہر تہا کہ ہذیل اُسے پوجتے تہے قدید مین اور اساف اور نائلہ یہ کبہی دریا کے کنارے
نہین تہے بلکہ اُنکی حقیقت یون مشہور ہے کہ وہ مرد وعورت تہے اساف بیٹا تہا بقا رکا اور نائلہ بیٹی تہی
ذہب کی اور اُسکو بنت سہل بہی کہتے تہے اور یہ دونو قبیلہ جرہم سے تہے اور اُنہون نے کعبہ کے اندر
زنا کیا تہا سو اللہ تعالے نے اُنکو مسخ کرکے پتہر کردیا اور یہ کعبہ کے پاس گاڑ دیے گیے یا صفا مروہ
پر کہ لوگ اُنکو دیکہکر عبرت پکڑین اور بعضون نے کہا کہ قصی بن کلاب نے اُنکو پہر وہان سے بدل دیا اور
ایک کو کعبہ سے ملا کے رکہہ دیا اور دوسرے کو زمزم پر اور بعضون نے کہا دونون کو زمزم پر رکہدیا
اور اُن کے پاس قربانی کی اور اُنکی عبادت کا حکم دیا پہر جب مکہ فتح ہوا نبی صلے اللہ علیہ وسلم
نے اُنکو توڑ ڈالا اور یہ قصہ جو ہمنے طول دیا تو بڑے فائدہ کے لیے یعنے جیسا حال اساف ونائلہ کا
ہوا کہ غرض اگلی لوگون کی اوسکے رکہنے سے یہ تہی کہ لوگ اللہ تعالے سے ڈرین اور خانہ کعبہ کا

ادب کرین شیطان نے چند روز مین یہ غرض بہلا کر اپنا مطلب نکالا کہ انکی عبادت کروائی اور خلق کو شرک مین ڈالدیا پہر نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اُسکو توڑ ڈالا کہ شرک کی برائی اور مشرکون کی اہانت ظاہر ہو جاوے یہی حال ہے صالحین کے قبور کا اور اُن کے آثار اور مقامات اور چلون کا کہ جب لوگ انکی زیارات موافق سنت کی چہوڑدین اور انکے قبور کو دیکھکر اپنی موت کا یاد کرنا چہوڑدین بلکہ اُنکو سجدہ اور نذرین نیازین منتین چڑہانے لگین اور معبود برحق کیطرح ان کی عبادت کرنے لگین تو متبعان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ضرور ہے کہ اون گنبدون کو توڑ ڈالین اور اُن قبرون کو زمین کے برابر کردین اون چلون کو منہدم اور خاک کرین اگرچہ ہزارون مشرک پڑے چلایا کرین اور لاکہون گور پرست غل مچایا کرین **عن** عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَرَى عَلَى أَحَدٍ لَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ شَيْئًا وَمَا أُبَالِي أَنْ لَا أَطُوفَ بَيْنَهُمَا قَالَتْ بِئْسَ مَا قُلْتَ يَا ابْنَ أُخْتِي طَافَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَافَ الْمُسْلِمُونَ فَكَانَتْ سُنَّةً وَإِنَّمَا كَانَ مَنْ أَهَلَّ لِمَنَاةَ الطَّاغِيَةِ الَّتِي بِالْمُشَلَّلِ لَا يَطُوفُونَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمَّا كَانَ الْإِسْلَامُ سَأَلْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ) إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا وَلَوْ كَانَتْ كَمَا تَقُولُ لَكَانَتْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَطَّوَّفَ بِهِمَا قَالَ الزُّهْرِيُّ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِأَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ فَأَعْجَبَهُ ذَلِكَ وَقَالَ إِنَّ هَذَا الْعِلْمُ وَلَقَدْ سَمِعْتُ رِجَالًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ يَقُولُونَ إِنَّمَا كَانَ مَنْ لَا يَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ مِنَ الْعَرَبِ يَقُولُونَ إِنَّ طَوَافَنَا بَيْنَ هَذَيْنِ الْحَجَرَيْنِ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ وَقَالَ آخَرُونَ مِنَ الْأَنْصَارِ إِنَّمَا أُمِرْنَا بِالطَّوَافِ بِالْبَيْتِ وَلَمْ نُؤْمَرْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ قَالَ أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَأُرَاهَا قَدْ نَزَلَتْ فِي هَؤُلَاءِ وَهَؤُلَاءِ **ترجمہ** عروہ نے جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے کہا کہ مین جانتا ہون کہ جو سعی نہ کرے صفا اور مروہ مین اوسپر کچہ گناہ نہین اور مین تو پرواہ نہین رکہتا اگر نہ سعی کرون اُن مین تو اُنہون نے فرمایا کہ برا کہا تو نے ای میرے بہانجے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے اور مسلمانون نے سب نے سعی کی ہے اور یہہ سنت ہی (یہان سنت سے مراد واجب ہی) اور
حقیقت اسکی یہ ہے کہ عرب مین دستور تہا کہ جو مناۃ بدبخت کا جو مشلل مین تہا لبیک پکارتا تہا وہ سعی
نہ کرتا تہا صفا مروہ مین پہر جب اسلام ہُوا تو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا ہم لوگون نے
تو اللہ تعالی نے یہ آیت اتاری کہ صفا اور مروہ اللہ تعالے کی نشانیون سے ہین پہر جو حج کرے یا عمرہ لادے
اوسپر گناہ نہین کہ ادن مین سعی کرے اور اگر وہ بات ہوتی جو تمنے کہی تو یون فرماتے کہ گناہ نہین
اُسپر جو سعی نہ کرے ادن مین زہری نے کہا کہ مین نے یہ روایت ابی بکر بن عبد الرحمن سے بیان
کی تو انہون نے بہت پسند کی اور انہون نے کہا کہ علم اسیکا نام ہے (یعنے جو عائشہ رضی اللہ تعالے
عنہا نے اس آیت سے سمجہا) اور کہا ابو بکر نے کہ مین نے سنا ہے بہت لوگون سے جو علم رکہتے تہے
وہ کہتے تہے کہ یہ طواف نہ کرنے والے صفا اور مروہ مین عرب کے لوگ تہے کہ وہ کہتے تہے کہ اون
دو پتہرون کے بیچ مین طواف کرنا جاہلیت کا کام تہا اور دوسرے لوگون کا قول تہا کہ ہم کو طواف
بیت اللہ کا حکم ہوا ہے اور صفا اور مروہ مین پہرنے کا حکم نہین ہوا جب اللہ تعالے نے یہ آیت
اوتاری کہ صفا اور مروہ دونون اللہ تعالی کی نشانیون سے ہین آخر آیت تک ابو بکر نے کہا کہ مین
بہی یہی خیال کرتا ہون کہ انہی دو گروہون کے واسطے یہ آیت اوتری **عَنْ** عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ
قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِهِ وَقَالَ فِي الْحَدِيْثِ فَلَمَّا
سَأَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّا كُنَّا نَتَحَرَّجُ
أَنْ نَطُوْفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ
فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالَى عَنْهَا قَدْ سَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّوَافَ بَيْنَهُمَا فَلَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ
يَتْرُكَ الطَّوَافَ بِهِمَا ترجمہ عروہ نے وہی قصہ روایت کیا جو اوپر مذکور ہوا اور اسمین یہہ ہے
کہ جب لوگون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ ہم کو یہان طواف
کرنا برا معلوم ہوتا ہے تب اللہ پاک نے یہ آیت اُتاری اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ حضرت
عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا فرماتی ہین کہ پہر سنت ٹہیرا دیا اس سعی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے اب کسی کو اسکا ترک کرنا روا نہین **عَنْ** عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا

اَخْبَرَتْهُ اَنَّ الْاَنْصَارَ كَانُوا قَبْلَ اَنْ يُّسْلِمُوا هُمْ وَغَسَّانُ يُهِلُّوْنَ لِمَنَاةَ فَتَحَرَّجُوا اَنْ يَّطُوفُوا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَكَانَ ذٰلِكَ سُنَّةً فِيْ اٰبَائِهِمْ مَنْ اَحْرَمَ لِمَنَاةَ لَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَاِنَّهُمْ سَاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ حِيْنَ اَسْلَمُوْا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ ذٰلِكَ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ **ترجمہ** عروہ سے روایت ہے کہ جناب عائشہ صدیقہ نے اُنکو خبر دی کہ انصار کا قاعدہ تہا اور غسان کا کہ وہ اسلام سے پیشتر مناۃ کے لیے لبیک پکارتے تہے اور صفا اور مروہ مین سعی کرنا بُرا جانتے ہے اور یہی طریقہ تہا اون کے باپ دادون کا کہ جس نے احرام باندہا مناۃ کے لیے وہ صفا اور مروہ مین سعی نہ کرتا تہا اور جب وہ لوگ مسلمان ہوئے تو اُنہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تب اللہ پاک نے یہ آیت اُتاری کہ صفا اور مروہ اللہ تعالی کی نشانیون سے ہین سو جو حج کرے بیت اللہ کا یا عمرہ لاوے اوسکو گناہ نہین ہے کہ سعی کرے ان دونون مین اور جس نے خوشی سے ایک نیکی کی اللہ تعالے اوسکا قدردان اور جاننے والا ہے **عَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَتِ الْاَنْصَارُ يَكْرَهُوْنَ اَنْ يَّطُوفُوا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ حَتّٰى نَزَلَتْ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا **ترجمہ** انس سے روایت ہے کہ انصار صفا اور مروہ کی سعی کو برا جانتے تھے یہانتک کہ یہ آیت اوتری ان الصفا والمروۃ

باب بَيَانِ اَنَّ السَّعْيَ لَا يُكَرَّرُ سعی دوبارہ نہین ہوتی **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ لَمْ يَطُفِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا اَصْحَابُهُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ اِلَّا طَوَافًا وَّاحِدًا **ترجمہ** جابر کہتے ہے کہ سعی نہین کیے رسول اللہ علیہ وسلم نے اور نہ آپکے یارون نے صفا اور مروہ کی مگر ایک بار مسلم نے فرمایا کہ روایت کی ہمسے عبد بن حمید نے اونکو خبر دی محمد بن بکر نے انکو ابن جریج نے اسی سند سے مثل روایت مذکور کے اور اس مین یہ ہے کہ ایک ہی بار طواف کیا یعنے صفا اور مروہ کا جو پہلے بار کیا تہا۔

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حج وعمرہ مین سعی کو ایک ہی بار کرنا چاہیے اور دوبارہ کرنا نہ چاہیے اس لیے کہ بدعت ہے اور اسی سے یہ بہی ثابت ہوا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم قارن تہے اسلیے

کہ قارن کو ایک ہی طواف اور ایک ہی سعی کافی ہے مترجم کہتا ہے کہ اس سے حال معلوم ہو گیا اون دعاؤن
اور وظیفون اور اشغال کا جو مشائخین میں مروج ہین اور پیغمبر معصوم سے ثابت نہین کہ وہ سب بدعت
ہین اس لیے کہ جب ایک چیز کی اصل ثابت ہو اوسکی تکرار بدعت ہوئی تو جس کے سرے سے اصل ہی ثابت
نہین وہ تو بدرجہ اولی بدعت ہوئی اور معلوم ہوا کہ شارع نے ہر وظیفہ اور اوراد اون کی جو تعداد مقرر کر دی
ہے اس سے زیادہ کرنا بھی بدعت ہو جاتا ہے اور وہ فعل بہ سبب اس زیادت محدثہ کے بدعت مین شمار کیا جاتا
ہے اور یہہ بڑے کام کی بات ہے اور اوسکو خوب یاد رکھنا چاہیے **باب** اِسْتِحْبَابِ اِدَامَةِ
الْحَاجِّ التَّلْبِيَةَ حَتّٰى يَشْرَعَ فِيْ رَمْيِ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ حاجی لبیک پکارے جاوے
جب تک جمرہ عقبہ کی رمی نہ شروع کرے **عَنْ** اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ
رَدِفْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَاتٍ فَلَمَّا بَلَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشِّعْبَ الْاَيْسَرَ الَّذِيْ دُوْنَ الْمُزْدَلِفَةِ اَنَاخَ فَبَالَ ثُمَّ جَاءَ فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ
الْوَضُوْءَ فَتَوَضَّاَ وُضُوْءًا خَفِيْفًا ثُمَّ قُلْتُ الصَّلٰوةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ الصَّلٰوةُ اَمَامَكَ
فَرَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَتَى الْمُزْدَلِفَةَ فَصَلّٰى ثُمَّ رَدِفَ الْفَضْلُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةَ جَمْعٍ قَالَ كُرَيْبٌ فَاَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنِ الْفَضْلِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَمْ يَزَلْ يُلَبِّيْ حَتّٰى بَلَغَ الْجَمْرَةَ **ترجمہ** اسامہ نے کہا کہ مین جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم
کی سواری پر پیچھے بیٹھا عرفات سے پھر جب آپ بائین گھاٹی پر پہنچے مزدلفہ کے قریب تو اونٹ
کو بٹھایا پیشاب کیا اور آئے اور مین نے آپ پر پانی ڈال سو آپ نے ہلکا سا وضو کیا پھر مین نے عرض
کی کہ نماز کا وقت آ گیا یا رسول اللہ آپنے فرمایا نماز تمہارے آگے ہے پھر آپ سوار ہوئے اور مزدلفہ آئے
اور نماز پڑھی پھر فضل کو اپنے ساتھ پیچھے بٹھایا صبح کو مزدلفہ کی کریب نے کہا کہ خبر دی مجھے عبد اللہ
بن عباس نے فضل سے کہ جناب رسالتمآب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برابر لبیک پکارتے رہے
یہانتک کہ جمرہ پر پہنچے (یعنے جمرہ عقبہ پر) **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عرفات سے سواری پر لوٹنا
مستحب ہے اور ایک سواری پر دو شخصون کا بیٹھنا بھی روا ہے جب سواری کو طاقت ہو اور بزرگون کے
پیچھے سواری پر بیٹھنا خلاف ادب نہین قولہ مین نے آپ پر پانی ڈالا اس سے معلوم ہوا کہ وضو مین دوسرے شخص سے بھی

مدد لینا بہی روا ہے مگر عادت نہ کری جیسی آپ کی عادت نتہی اور اُسامہ نی جو کہا نماز کا وقت آگیا مراد
اس سے نماز مغرب ہی کہ اونہون نے خیال کیا کہ عادت کے خلاف آج نماز مین دیر ہوئی تو آپ نی فرمایا
کہ نماز تمہاری آگے ہے یعنی آج کے دن نماز مغرب مزدلفہ مین پڑہنا مشروع ہے اس سے ثابت ہوا کہ
اپنا بڑا اوڑہا اگر معلوم ہو کہ کچہ بہول گیا تو یاد دلاوے جیسے اسامہ نے خیال کیا تہا کہ حضرت نماز بہول
گئے اور یاد دلائی اور آپنے فرمایا کہ آج کے دن مغرب اور عشا مین جمع تاخیر کرنا ہے اور مزدلفہ مین جمع
کرنا ان دونون نمازون کا باجماع مسلمین سنت ہی اور امام مالک کا ایک قول شاذ ہے کہ اگر کسی نے
راہ مین مغرب پڑہ لی تو اعادہ اُسکا واجب ہی اور باقی کا قول ہے کہ اگر انمین پڑہ لے تو روا ہے مگر خلاف
سنت ہوا اور معلوم ہوا کہ لبیک پکارتا ہے حاجی جب تک کہ رمی جمرہ عقبہ کی شروع نہ کرے قربانی
کے دن صبح کو اور یہی مذہب ہے امام شافعی اور سفیان ثوری اور ابو حنیفہ اور ابو ثور اور جماہیر
علما صحابہ و تابعین کا اور تمام فقہائے امصار و قری کا اور حسن بصری کا قول ہے کہ عرفہ کی صبح
تک لبیک کہی پہر جب صبح کی نماز پڑہ چکے موقوف کرے اور حضرت علی اور ابن عمر اور عائشہ اور امام
مالک اور جمہور فقہائے مدینہ کا قول ہے کہ عرفہ کے دن زوال شمس تک لبیک کہے اور جب وقوف
عرفات شروع کرے تب موقوف کرے اور امام احمد اور اسحاق اور بعض سلف کا قول ہی کہ جب تک رمی
جمرہ عقبہ سی فارغ نہو کہی جاوے اور دلیل امام شافعی اور جمہور کی یہی حدیث ہے جسکا ابہی ترجمہ ہوا
اور آگے روایات بہی اس کے مؤید ہین **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْدَفَ الْفَضْلَ مِنْ جَمْعٍ قَالَ فَأَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالٰى عَنْهُمَا أَنَّ الْفَضْلَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ
يَزَلْ يُلَبِّي حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سی روایت
ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیچہے اونٹنی پر بٹہا لیا فضل کو مزدلفہ سے اور راوی نے کہا خبر دی
مجہکو ابن عباس رضی اللہ تعالے نے کہ خبر دی انکو فضل نے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم لبیک پکارتے رہے
یہانتک کہ رمی کی جمرہ عقبہ کی **ف** احمد اور اسحاق کی دلیل یہی روایت ہے اور جمہور اسکا
جواب دیتے ہین کہ مراد اس سے یہ ہے کہ جب تک رمی شروع نہ کی **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ وَكَانَ رَدِيفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَنَّهُ قَالَ فِي عَشِيَّةِ عَرَفَةَ وَغَدَاةِ جَمْعٍ لِلنَّاسِ حِينَ دَفَعُوا عَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ وَهُوَ كَافٌّ نَاقَتَهُ حَتَّى دَخَلَ مُحَسِّرًا وَهُوَ مِنْ مِنًى قَالَ عَلَيْكُمْ بِحَصَى الْخَذْفِ الَّذِي يُرْمَى بِهِ الْجَمْرَةُ وَقَالَ لَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى الْجَمْرَةَ وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيثِ لَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى الْجَمْرَةَ **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہی کہ فضل بن عباس جو ردیف تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اُنہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفہ کی شام کو اور مزدلفہ کی صبح کو لوگوں سے فرماتے تہے کہ آرام سے چلو اور آپ اپنی اونٹنی کو روکے ہوئے چلتے تھی یہانتک کہ محسر مین داخل ہوئی اور محسر منی مین ہے تو وہان آپ نے فرمایا کہ چٹکی سے مارنے کے کنکریان اُٹھا لو کہ اون سے جمرہ کو مارا جاوی اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برابر لبیک پکارتے رہی یہان تک کہ جمرہ کو کنکری ماری **مسلم** علیہ الرحمۃ نے کہا اور روایت کی ہمسے یہی حدیث زہیر بن حرب نے اون سے یحیی نے اون سی ابن جریج نے اون سے ابو الزبیر نے اسی سند سے مگر اُس مین یہ ذکر نہین کیا کہ جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم لبیک پکارتے رہی یہانتک کہ جمرہ کو کنکری ماری اور یہہ بات زیادہ بیان کی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اشارہ کرتے تہے ہاتہہ سے (یعنے جب کنکرے اُٹھانے کا حکم دیا تہا) کہ جیسے چٹکی سے پکڑکر آدمی کنکرے پہینکتا ہے (یعنے ایسے کنکرے اوٹہانا) **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَنَحْنُ بِجَمْعٍ سَمِعْتُ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ يَقُولُ فِي هَذَا الْمَقَامِ لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ **ترجمہ** عبد الرحمن رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا کہ عبد اللہ ہم سے مزدلفہ مین کہتے تہے کہ مین نے سنا ہی انکو جنپر سورہ بقر نازل ہوئی ہے کہ وہ اس مقام مین لبیک پکارتے تہے **ف** یہی مذہب ہی جمہور کا جیسے کہ آگے گذرا اور اس سے معلوم ہوا کہ سورہ بقر اور سورہ نسا کہنا درست ہی اور یہی مذہب ہی جمہور صحابہ اور تابعین کا اور قول عبد اللہ بن مسعود کا جو اس حدیث مین مذکور ہوا کہ اُنہوں نے کہا مین نے سنا ہے انکو جنپر سورہ بقر اوتری ہے اس مین سورہ بقر کی تخصیص اسلئے کہ اوس مین اکثر مناسک حج کے مذکور ہین **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ لَبَّى حِينَ أَفَاضَ مِنْ جَمْعٍ فَقِيلَ أَعْرَابِيٌّ هَذَا فَقَالَ

عَبْدُ اللّٰهِ اَنَسِيَ النَّاسُ اَمْ ضَلُّوا سَمِعْتُ الَّذِيْ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ يَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الْمَكَانِ
لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ ترجمہ عبدالرحمن نے کہا کہ عبداللہ بن مسعود نے لبیک پکاری جب مزدلفہ سے لوٹے
تو لوگون نے کہا کہ شاید یہہ کوئی گاؤن کا آدمی ہے (یعنے جو آپ لبیک پکارتا ہے) تو عبداللہ بن
مسعود نے فرمایا کہ کیا لوگ بہول گئے (یعنے سنت رسول اللہ کی) یا گمراہ ہوگئے مین نے خود سنا ہے اُنکو
جنپر سورۂ بقر نازل ہوئی ہے کہ وہ اس جگہہ مین لبیک پکارتے تہے مسلم نے کہا کہ یہی روایت بیان
کی ہم سے حسن حلوانی نے اونہون نے روایت کی یحیے بن آدم سے اونہون نے سفیان سے اونہون
نے حصین سے اسی اسناد سے اور کہا مسلم نے کہ روایت کی مجہسے یوسف بن حماد نے اون سے زیاد
یعنے بکائی نے اون سے حصین نے اون سے کثیر بن مدرک نے اون سے عبدالرحمن بن یزید نے اور اسود
بن یزید نے دونون نے کہا سنا ہم نے عبداللہ بن مسعود سے کہ فرماتے تہے مزدلفہ مین کہ سنا مین نے
اون کو جنپر سورۂ بقر اُتری ہے کہ اس جگہہ مین لبیک پکارتے تہے پہر انہون نے لبیک پکاری اور
ہم لوگون نے بہی اون کے ساتہہ لبیک پکاری

بَابُ التَّلْبِيَةِ وَالتَّكْبِيْرِ فِي الذَّهَابِ مِنْ مِّنًى اِلٰى عَرَفَاتٍ فِيْ يَوْمِ عَرَفَةَ

لبیک اور تکبیر کہنے کا بیان جب منی سے عرفات کو جاوے
عرفہ کے دن عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ غَدَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مِّنًى اِلٰى عَرَفَاتٍ مِّنَّا الْمُلَبِّيْ وَمِنَّا الْمُكَبِّرُ ترجمہ عبداللہ بن عمر نے کہا کہ
جب ہم صبح کو چلے منے سے عرفات کو رسول اللہ صلی اللہ کے ساتہہ تو کوئی ہم مین سے لبیک پکارتا تہا
اور کوئی تکبیر کہتا تہا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَدَاةِ عَرَفَةَ فَمِنَّا الْمُكَبِّرُ وَمِنَّا الْمُهَلِّلُ فَاَمَّا نَحْنُ فَنُكَبِّرُ قَالَ
قَالَ قُلْتُ وَاللّٰهِ لَعَجَبًا مِّنْكُمْ كَيْفَ لَمْ تَقُوْلُوْا لَهٗ مَاذَا رَاَيْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ ترجمہ عبداللہ بن عمر نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے عرفہ
کے صبح کو سو کوئی ہم مین سے اللہ اکبر کہتا تہا اور کوئی لا الٰہ الا اللہ اور ہم ان مین تہے جو اللہ اکبر کہتے
تہے مین نے اُن سے کہا کہ بڑے تعجب کی بات ہے تم نے اون سے یہ کیون نہ پوچہا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کہ تم نے کیا کرتے دیکہا (سبحان اللہ عاشق سنت ایسے ہوتے ہین کہ انہون نے کہا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل دریافت کیون نہ کیا کہ آپ کیا فرماتے تھے) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ

الثقفي انه سال انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه وهما غادیان من منی الی عرفة کیف کنتم تصنعون فی هذا الیوم مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال کان یهل المهل منا فلا ینکر علیه ویکبر المکبر منا فلا ینکر علیه **ترجمہ** محمد بن ابی بکر ثقفی نے انس بن مالک سے پوچھا کہ وہ دونوں منے سے عرفات کو جاتے تھے کہ تم لوگ کیا کرتے تھے آج کے دن جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مین کیا کرتے تھے سو انس رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا کوئی ہم مین سے لا الٰہ الا اللہ کہتا تھا سو اوسکو کوئی منع نہ کرتا تھا اور کوئی ہم مین سے اللہ اکبر کہتا تھا سو کوئی اوسکو منع نہ کرتا تھا **عن** محمد بن ابی بکر قال قلت لانس ابن مالک غداة عرفة ما تقول فی التلبیة هذا الیوم قال سرت هذا المسیر مع النبی صلی الله علیه وسلم واصحابه فمنا المکبر ومنا المهل ولا یعیب احدنا علی صاحبه **ترجمہ** مضمون اسکا وہی ہے **ف** ان روایتون سے معلوم ہوا کہ تکبیر اور تہلیل دونون مستحب ہین جب آدمی منے سے عرفات کو جاوے عرفہ کے دن اور لبیک ان دونو سے افضل ہے اور ان روایتون سے اُن کا قول رد ہو گیا جو کہتے ہین کہ لبیک پکارنا چھوڑ دیوے بعد صبح کے عرفہ کے دن **باب** الافاضة من عرفات الی المزدلفة واستحباب صلوتی المغرب والعشاء جمعا بالمزدلفة فی هذه اللیلة عرفات سے مزدلفہ لوٹنے کا بیان اور اس رات مغرب و عشا جمع کرکے پڑھنے کا **عن** کریب مولی ابن عباس عن اسامة بن زید رضی الله تعالیٰ عنه انه سمعه یقول دفع رسول الله صلی الله علیه وسلم من عرفة حتی اذا کان بالشعب نزل فبال ثم توضأ ولم یسبغ الوضوء فقلت له الصلوة قال الصلوة امامک فرکب فلما جاء المزدلفة نزل فتوضأ فاسبغ الوضوء ثم اقیمت الصلوة فصلی المغرب ثم اناخ کل انسان بعیره فی منزله ثم اقیمت العشاء فصلاها ولم یصل بینهما شیئا **ترجمہ** کریب جو ابن عباس کے غلام آزاد مین انہون نے اسامہ سے روایت کی کہ انہون نے کہا لوٹے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے یہانتک کہ جب گھاٹی کے پاس آئے اوترے اور پیشاب کیا اور ہلکا سا وضو کیا پورا نہیں مین نے کہا نماز کا وقت ہو گیا ہے آپ نے فرمایا نماز تمہارے آگے ہے اور پھر سوار ہوئے اور مزدلفہ مین آئے اور اُترے اور وضو

کیا پوری طرح سے پھر نماز کی تکبیر ہوئی اور مغرب پڑھی پھر ہر ایک نے اپنا اونٹ جہان کا تہا بٹھا دیا پھر تکبیر ہوئی اور عشا پڑھی اور ان کے بیچ مین کچھ نہین پڑھا (یعنے سنت نہ پڑھی) **عن** كريب مولى ابن عباس عن اسامة بن زيد رضي الله تعالى عنه قال انصرف رسول الله صلى الله عليه وسلم بعد الدفعة من عرفات الى بعض تلك الشعاب لحاجته فصببت عليه من الماء فقلت اتصلي قال المصلى امامك **ترجمہ** کریب نے کہا کہ اسامہ بن زید نے کہا کہ لوٹے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے اور کسی گھاٹیون مین اترے حاجت کیواسطے اور مین نے آپ پر پانی ڈالا یعنے وضو کے وقت اور کہا کہ آپ نماز پڑھینگے تو فرمایا کہ نماز کیجگہ آگے تمہارے ہے (یعنے مزدلفہ) اور باقی تفصیل اس حدیث اسامہ کی اوپر ہو چکی ہے **عن** كريب مولى ابن عباس قال سمعت اسامة بن زيد رضي الله تعالى عنه يقول افاض رسول الله صلى الله عليه وسلم من عرفات فلما انتهى الى الشعب نزل فبال ولم يقل اسامة اراق الماء قال فدعا بماء فتوضا وضوءا ليس بالبالغ قال فقلت يا رسول الله الصلوة قال الصلوة امامك قال ثم سار حتى بلغ جمعا فصلى المغرب والعشاء **ترجمہ** کریب نے وہی مضمون اسامہ سے روایت کیا اور اس مین اسامہ کے پانی ڈالنے کا ذکر نہین ہے اور یہہ بات زیادہ ہے کہ پھر آپ مزدلفہ مین پہنچے اور مغرب اور عشا ملا کر پڑھی **عن** كريب انه سال اسامة بن زيد رضي الله تعالى عنه كيف صنعتم حين ردفت رسول الله صلى الله عليه وسلم عشية عرفة فقال جئنا الشعب الذي ينيخ الناس فيه للمغرب فاناخ رسول الله صلى الله عليه وسلم ناقته وبال وما قال اهراق الماء ثم دعا بالوضوء فتوضا وضوءا ليس بالبالغ فقلت يا رسول الله الصلوة فقال الصلوة امامك فركب حتى جئنا المزدلفة فاقام المغرب ثم اناخ الناس في منازلهم ولم يحلوا حتى اقام العشاء الاخرة فصلى ثم حلوا قلت فكيف فعلتم حين اصبحتم قال ردفه الفضل بن عباس رضي الله تعالى عنهما وانطلقت انا في سباق قريش على رجلي **ترجمہ** کریب نے اسامہ زید کے فرزند سے پوچھا کہ تم جب سوار ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تو کہا کیا عرفہ کی شام کو انہون نے کہا کہ ہم اس گھاٹی تک آئے

جہان لوگ اونٹون کو بٹہاتے ہین نماز مغرب کے لیے سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹنی کو
بٹہایا اور اوترے اور پیشاب کیا اور پانی دینے کا ذکر اسامہ نے نہین کیا پہر وضو کا پانی مانگا اور
ہلکا سا وضو کیا پورا نہین (یعنے ایک ایک بار اعضا دہوئے) اور مین نے عرض کی یا رسول اللہ
نماز آپنے فرمایا نماز تمہارے آگے ہے پہر آپ سوار ہوئے یہانتک کہ ہم مزدلفہ آئے اور مغرب
کی تکبیر ہوئی اور لوگون نے اونٹ بٹہائے اور کہولے نہین یہانتک کہ عشا کی تکبیر ہوئی اور آپنے
نماز عشا بہی پڑہی پہر اونٹ کہولدیے مین نے کہا کہ پہر تمنے صبح کو کیا کیا انہون نے کہا کہ پہر فضل بن
عباس رضی اللہ تعالی عنہما آپ کے ساتہہ پیچہے سوار ہوئے اور مین قریش کے راہ سے پیدل چلا

عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا
اَتَى النَّقْبَ الَّذِيْ يَنْزِلُهُ الْاُمَرَاءُ نَزَلَ فَبَالَ وَلَمْ يَقُلْ اَهْرَاقَ ثُمَّ دَعَا بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّاَ
وُضُوْءًا خَفِيْفًا فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الصَّلٰوةَ فَقَالَ الصَّلٰوةُ اَمَامَكَ **ترجمہ** وہی مضمون
ہے جو اوپر کی بار گذرا اس مین یہہ ہے کہ اس گہاٹی مین آپ اوترے جہان امرا اوترتے ہین ۔

عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهُ كَانَ رَدِيْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حِيْنَ اَفَاضَ مِنْ عَرَفَةَ فَلَمَّا جَاءَ الشِّعْبَ اَنَاخَ رَاحِلَتَهُ ثُمَّ ذَهَبَ اِلَى الْغَائِطِ
فَلَمَّا رَجَعَ صَبَبْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْاِدَاوَةِ فَتَوَضَّاَ ثُمَّ رَكِبَ ثُمَّ اَتَى الْمُزْدَلِفَةَ فَجَمَعَ بِهَا
بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ **ترجمہ** وہی مضمون ہے مگر اسمین ہے کہ آپ پاےخانے تشریف لیگئے اور
اسامہ نے چہاگل سے پانی ڈالا تب آپ نے وضو فرمایا **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفَاضَ مِنْ عَرَفَةَ وَاُسَامَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
رِدْفُهُ قَالَ اُسَامَةُ فَمَا زَالَ يَسِيْرُ عَلٰى هَيْئَتِهِ حَتّٰى اَتَى جَمْعًا **ترجمہ** ابن عباس نے روایت کی
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے لوٹے اور اسامہ آپ کے ساتہہ پیچہے سوار ہوئے اور
اسامہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ آپ چلتے رہے یہانتک کہ مزدلفہ مین پہنچے **عَنْ** هِشَامٍ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سُئِلَ اُسَامَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَاَنَا شَاهِدٌ اَوْ
قَالَ سَاَلْتُ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَرْدَفَهُ مِنْ عَرَفَاتٍ كَيْفَ كَانَ يَسِيْرُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اَفَاضَ

مِنْ عَرَفَةَ قَالَ كَانَ يَسِيرُ الْعَنَقَ فَإِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ ترجمہ ہشام نے اپنے باپ سے روایت
کی کہ لوگون کے سامنے کسی نے اسامہ سے پوچھا یا اونہون نے خود پوچھا اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو
اپنی اونٹنی پر سوار کر لیا تہا عرفات سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیونکر چلتے تھے یعنے اونٹنی کو کس چال
لیے جاتے تھے تو اونہون نے کہا میٹھی چال چلاتے تھے پہر جب ذرا کہلی جگہہ پاتے یعنے جہان بہیڑ
کم ہوتی تو اوس جگہہ ذرہ تیز کر دیتے عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ فِي حَدِيثِ
حُمَيْدٍ قَالَ هِشَامٌ وَالنَّصُّ فَوْقَ الْعَنَقِ ہشام بن عروہ سے اسی اسناد سے وہی مضمون مروی ہوا
مگر حمید کی روایت مین یہ ہے کہ ہشام نے کہا کہ نص جو اونٹنی کی چال ہے وہ عنق سے تیز ہے عَنْ
أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ ابوایوب سے روایت ہے کہ اونہون نے نماز پڑہی حجۃ
الوداع مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مغرب اور عشا ملا کر مزدلفہ مین عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ
بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ ابْنُ رُمْحٍ فِي رِوَايَتِهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ الْخَطْمِيِّ وَكَانَ أَمِيرًا عَلَى
الْكُوفَةِ عَلَى عَهْدِ ابْنِ الزُّبَيْرِ یحیے سے اس اسناد سے یہی مضمون مروی ہوا اور ابن رمح کی روایت
مین یہہ ہے کہ عبد اللہ بن یزید خطمی جو راوی ہین وہ امیر تھے کوفے کے ابن زبیر کے زمانہ مین عَنِ
ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ
بِالْمُزْدَلِفَةِ جَمِيعًا عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب اور عشا کی نماز
جمع کر کے مزدلفہ مین پڑہی عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ جَمَعَ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ لَيْسَ بَيْنَهُمَا سَجْدَةٌ وَصَلَّى الْمَغْرِبَ
ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ وَصَلَّى الْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ فَكَانَ عَبْدُ اللهِ يُصَلِّي بِجَمْعٍ كَذَلِكَ حَتَّى لَحِقَ بِاللهِ
ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب اور عشا ملا کر
پڑہی مزدلفہ مین اور اون کے بیچ مین ایک رکعت بہی نہین پڑہی اور مغرب کی تین رکعت اور عشا کی دو
پڑہین اور عبد اللہ بہی آخر عمر تک مزدلفہ مین اسیطرح پڑہتے رہے عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهُ صَلَّى الْمَغْرِبَ
بِجَمْعٍ وَالْعِشَاءَ بِإِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ ثُمَّ حَدَّثَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّهُ صَلَّى مِثْلَ ذَلِكَ
وَحَدَّثَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ ذَلِكَ

ترجمہ سعید بن جبیر نے مغرب اور عشا کی نماز ایک تکبیر سے پڑھی اور بیان کیا کہ ابن عمر نے بھی ایسا ہی کیا
اور ابن عمر نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا ہی کیا **عن** شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ
صَلَّاهُمَا بِاِقَامَةٍ وَّاحِدَةٍ شعبہ نے اسی اسناد سے روایت کی کہ دونون نمازین ایک تکبیر سے
پڑھین **عن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ
صَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلَاثًا وَّالْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ بِاِقَامَةٍ وَّاحِدَةٍ وہی مضمون ہے جو اوپر کئی بار گذرا
عن سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ اَفَضْنَا مَعَ ابْنِ عُمَرَ حَتّٰى اَتَيْنَا جَمْعًا فَصَلّٰى بِنَا الْمَغْرِبَ وَ
الْعِشَاءَ بِاِقَامَةٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ هٰكَذَا صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْمَكَانِ سعید نے کہا کہ ہم لوٹے ...... عبد اللہ بن عمر کے ساتھ اور آئے مزدلفہ
مین اور وہان مغرب اور عشا ایک تکبیر سے پڑھی اور کہا کہ اسیطرح ہمارے ساتھ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے یہان نماز پڑھی تھی **ف** ان روایتون سے معلوم ہوا کہ مغرب مین قصر نہین بلکہ
وہ ہمیشہ تین پڑھی جاتی ہین اور سنت یہی ہے کہ جہان جمع ہون دو نمازین وہان بیچ مین سنت
نہ پڑھی جاوے **باب** استحباب زیادۃ التغلیس بصلوۃ الصبح یوم النحر بالمزدلفۃ
بہت سویرے صبح کی نماز پڑھنے کا بیان مزدلفہ مین عید کی صبح کو **عن** عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ مَا رَاَيْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى صَلٰوةً اِلَّا لِمِيْقَاتِهَا اِلَّا صَلٰوتَيْنِ صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ
وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ وَّصَلَّى الْفَجْرَ يَوْمَئِذٍ قَبْلَ مِيْقَاتِهَا ترجمہ عبد اللہ نے کہا کہ مین نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب دیکھا تو نماز وقتون ہی پر پڑھتے دیکھا مگر دو نمازین ایک مغرب دوسرے عشا
کہ مزدلفہ مین آپ نے ملا کر پڑھین اور اوسکی صبح کو صبح کی نماز اپنے وقت سے پہلے پڑھی (یعنے معمولی
وقت سے کہ جس وقت روز پڑھا کرتے تھے) **عن** الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ قَبْلَ وَقْتِهَا بِغَلَسٍ اعمش سے یہی اسناد مروی
ہے اور زیادہ کیا اور یہ ہے کہ صبح کی نماز وقت سے پہلے پڑھی اندھیری مین **ف** غرض یہ مراد نہین ہے کہ طلوع فجر سے پہلے پڑھی
بلکہ مراد یہ ہے کہ بعد طلوع فجر کے اور دنون سے پہلے پڑھی چنانچہ بخاری مین عبد اللہ بن مسعود سے مروی ہے
کہ انھون نے طلوع فجر کے بعد مزدلفہ مین نماز پڑھی اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی صبح
کی نماز اسی گھڑی مین پڑھی تھی جو جمہور کا مذہب ہے کہ جمیع ایام مین نماز اول وقت ادا کرنا مستحب ہے
اور علی الخصوص آج کے دن مزدلفہ مین اور زیادہ سویرے ضرور ہے اس لیے کہ حجاج کو آج نہانا دھونا

بڑے بڑے کام ہین اور یہی وجہ ہے آج کی دن بہت سویرے ادا کرنیکی **بَابُ** اسْتِحْبَابِ تَقْدِيمِ دَفْعِ الضَّعَفَةِ مِنَ النِّسَاءِ وَغَيْرِهِنَّ مِنْ مُّزْدَلِفَةَ إِلَى مِنًى فِي أَوَاخِرِ اللَّيْلِ قَبْلَ زَحْمَةِ النَّاسِ ضعیفون کو اور عورتون کو مزدلفہ سے سویرے روانہ کرنا مستحب ہے **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتِ اسْتَأْذَنَتْ سَوْدَةُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ تَدْفَعُ قَبْلَهُ وَقَبْلَ حَطْمَةِ النَّاسِ وَكَانَتِ امْرَأَةً ثَبِطَةً يَقُولُ الْقَاسِمُ وَالثَّبِطَةُ الثَّقِيلَةُ قَالَ فَأَذِنَ لَهَا فَخَرَجَتْ قَبْلَ دَفْعِهِ وَحَبَسَنَا حَتَّى أَصْبَحْنَا فَدَفَعْنَا بِدَفْعِهِ وَلَأَنْ أَكُونَ اسْتَأْذَنْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا اسْتَأْذَنَتْهُ سَوْدَةُ فَأَكُونَ أَدْفَعُ بِإِذْنِهِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ مَفْرُوحٍ بِهِ **ترجمہ** جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ سودہ نے اجازت مانگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مزدلفہ کی رات کو کہ آپ سے پہلے منےکو لوٹ جاوین اور لوگون کی بہیڑ بہاڑ سے آگے نکل جاوین اور وہ ذرا فربہ بی بی تہین راوی نے کہا کہ پہر آپ نے انکو اجازت دی اور وہ روانہ ہو گئی قبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لوٹنے کے اور ہم لوگ سب رکر رہے یہانتک کہ صبح کی ہمنے اور حضرت کی ساتھ لوٹے اور اگر مین بہی اجازت لیتی جناب رسول اللہ خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے جیسے سودہ نے اجازت لی تہی اور آپکی اجازت سے چلی جاتی تو خوب تہا اور اس سے بہتر تہا جسکے سبب مین خوش ہو رہی ہتی **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَانَتْ سَوْدَةُ امْرَأَةً ضَخْمَةً ثَبِطَةً فَاسْتَأْذَنَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُفِيضَ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ فَأَذِنَ لَهَا فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَلَيْتَنِي كُنْتُ اسْتَأْذَنْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا اسْتَأْذَنَتْهُ سَوْدَةُ وَكَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا لَا تُفِيضُ إِلَّا مَعَ الْإِمَامِ **ترجمہ** جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ اونہون نے فرمایا کہ سودہ بہت بہاری بہرکم بی بی تہین سو اُنہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لے لی کہ مزدلفہ سے رات ہی رات روانہ ہو جاوین (یعنے منی کو) سو آپنے اُن کو اجازت دیدی سو حضرت عائشہ فرماتی تہین کہ کاشکے مین بہی آپ سے اجازت لیلیتی جیسے سودہ نے لی تھی مگر جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا کی عادت تہی کہ آپ مزدلفہ سے امام ہی کے ساتھ لوٹا کرتی تہین **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ وَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ اسْتَأْذَنْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا اسْتَأْذَنَتْهُ سَوْدَةُ فَأُصَلِّي

الصبح بمنى فارمی الجمرۃ قبل ان یاتی الناس فقیل لعائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فکانت سودۃ استاذنتہ قالت نعم انھا کانت امرأۃ ثقیلۃ ثبطۃ فاستاذنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذن لھا ترجمہ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہین کہ مین نے آرزو کی کہ مین بھی اجازت لیتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جیسے سودہ نے اجازت لی تھی اور نماز صبح کی منے مین پڑھتی اور لوگون کے آنے سے پہلے رمی جمرہ کر لیتی تو کسینے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے عرض کی کہ کیا سودہ نے اجازت لی تھی اونہون نے کہا وہ فربہ عورت تھین سو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی آپ نے دیدی عن عبد الرحمن بن القاسم بھذا الاسناد نحوہ عبد الرحمن بن قاسم سے اسی اسناد سے مانند اسکی مروی ہے عن عبد اللہ مولیٰ اسماء قال قالت لی اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا وھی عند دار المزدلفۃ ھل غاب القمر قلت لا فصلت ساعۃ ثم قالت یا بنی ھل غاب القمر قلت نعم قالت ارحل بی فارتحلنا حتی رمت الجمرۃ ثم صلت فی منزلھا فقلت لھا ای ھنتاہ لقد غلسنا قالت کلا ای بنی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذن للظعن ترجمہ عبد اللہ جو غلام آزاد ہین اسماء کے اونھون نے کہا کہ مجھسے جناب بی بی اسماء نے فرمایا اور وہ مزدلفہ کے گھر کے پاس ٹھیری ہوئی تھین کہ کیا چاند غروب ہوگیا مین نے کہا نہین اونہون نے نماز پڑھ لی ایک ساعت پھر مجھسے فرمایا کہ ای میرے بچے چاند ڈوب گیا مینے کہا ہان اونہون نے فرمایا کہ میرے ساتھ روانہ ہو سو ہم روانہ ہوئے یہانتک کہ اونہون نے جمرہ کو کنکریان مارلین پھر نماز پڑھی اپنے فرودگاہ مین سو مین نے کہا ای بی بی ہم بہت سویرے روانہ ہوئے اونہون نے فرمایا کہ کچھ حرج نہین ای میرے بیٹے نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عورتون کو اجازت دی ہے سویرے روانہ ہونے کی ف ان حدیثون کے روسے لوگون نے اختلاف کیا ہے کہ شب کو کتنی دیر رہنا چاہیے مزدلفہ مین پس امام شافعی کا قول ہے کہ وہان رہنا رات کو واجب ہے کہ اگر کوئی ترک کرے تو اوسپر قربانی واجب ہی مگر جو اوسکا صحیح ہے اور یہی قول ہی فقہائے کوفہ اور ارباب حدیث کا اور ایک گروہ کا قول ہے کہ وہ سنت ہی کہ اگر کسینے چھوڑدیا تو فضیلت سے اوسکی محروم رہا باقی نہ اوسپر گناہ ہی نہ قربانی اور یہ قول ہے امام شافعی کا اور ایک جماعت اسطرف گئی ہے اور ایک گروہ نے کہا کہ اوسکا حج ہی صحیح نہین اور یہ نخعی وغیرہ سے منقول ہے اور دو شخص شافعی مذہب

بہی اسیطرف گئی اور وہ ابوعبدالرحمن نواسے ہین شافعی کے اور ابوبکر بن خزیمہ اور عطا اور اوزاعی
سے مروی ہے کہ اونہون نے کہا کہ مزدلفہ مین رات کو رہنا نہ رکن ہے نہ واجب نہ سنت نہ مستحب بلکہ
وہ ایک منزل ہی جیسے اور منزلین ہین چاہے وہان ٹہیرے چاہے نہ ٹہیرے اور یہ قول محض باطل ہے
اور اس مین بہی اختلاف ہی کہ کتنی دیر ٹہیرنا واجب ہی سو صحیح قول امام شافعی کا یہ ہے کہ ایک ساعت
رات کی نصف ثانی تک اور ایک قول انکا یہ ہے کہ صرف ایک ساعت نصف ثانی کی اوس رات کے
یا بعد اوسکی طلوع شمس تک اور تیسرا قول انکا یہ ہے کہ بڑا اکثر رات کا وہان کاٹے اور امام مالک
علیہ الرحمۃ سے تین روایتین ہین ایک تو یہ کہ ساری رات رہے دوسرا یہ کہ بڑا حصہ رات کا تیسرا یہ
کہ تھوڑا وقت رات کا اور اس حدیث سی خوش خلقی حضرت اسماکی اور اُس زمانہ کی عورتون کی معلوم
ہوتی ہے کہ اُنہون نے اپنی غلامون کو فرزند کے برابر رکہا بات چیت مین نہ یہ کہ اون کے ساتھ
حقارت کی باتین کرین اور لونڈا چھوکرا بولین کہا مسلم نے اور روایت کی مجہسے یہی حدیث علی
بن خشرم نے اون سی عیسے نے اون سی ابن جریج نے اسی سند سی اور اُن کی روایت مین یہ ہے کہ
اسما نے فرمایا اے میرے چھوٹے بیٹے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی تھی اپنی بی بی صاحبہ کو۔

عَنْ عَطَاءٍ اَنَّ ابْنَ شَوَّالٍ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى اُمِّ حَبِيْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَاَخْبَرَتْهُ
اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بِهَا مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ ترجمہ عطا کو ابن شوال نے خبر دی کہ وہ ام
حبیبہ کے پاس گئے تو اونہون نے کہا کہ مجھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ سے رات کو روانہ کر دیا

عَنْ سَالِمِ بْنِ شَوَّالٍ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ قَالَتْ كُنَّا نَفْعَلُهُ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ نُغَلِّسُ مِنْ جَمْعٍ اِلٰى مِنًى وَفِيْ رِوَايَةِ النَّاقِدِ نُغَلِّسُ مِنْ مُزْدَلِفَةَ ترجمہ سالم بن
شوال سی مروی ہے کہ ام حبیبہ نے فرمایا کہ ہم ہمیشہ یہی کرتے تہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک
مین کہ اندہیرے مین چل نکلتے تہے مزدلفہ سے منی کو اور ایک روایت مین جو ناقد سے مروی ہی یون ہی
کہ ہم اندہیرے مین چل نکلتے تہے مزدلفہ سے عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الثَّقَلِ اَوْ قَالَ فِي
الضَّعَفَةِ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ ترجمہ عبید اللہ نے کہا کہ مین نے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما
سے سُنا کہ فرماتے تہے مجہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سامان کے ساتھ روانہ کر دیا یا یون

سہا کہ ضعیفون کے ہمراہ روانہ کر دیا مزدلفہ سے رات کو **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما یقول
انا ممن قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ضعفۃ اھلہ **ابن عباس** نے کہا کہ مین
اُن مین تہا جنکو آگے روانہ کر دیا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لوگون کی ضعیفون مین سے -
عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال کنت فیمن قدم رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فی ضعفۃ اھلہ **وہی** مضمون ہے **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ
عنہما قال بعث بی نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بسحر من جمع فی ثقل النبی صلی
اللہ علیہ وسلم قلت ابلغک ان ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال بعث بی بلیل
طویل قال لا الا کذلک بسحر قلت لہ فقال ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما
رمینا الجمرۃ قبل الفجر واین صلی الغلس قال لا الا کذلک **ترجمہ** ابن عباس نے کہا
کہ مجکو بہیجدیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آخر شب سے مزدلفہ سے سامان کے ساتہہ مین نے کہا
کیا تم کو خبر پہنچی ہے کہ اونہون نے یون کہا کہ مجہکو روانہ کیا بہت رات سے تو اوس نے کہا کہ نہین مگر
یون ہی کہا کہ سحر کو یعنے آخر شب کو روانہ کیا پہر مین نے اُن سے پوچہا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے
یہ بہی کہا کہ کنکر مارے ہمنے جمرہ کو فجر سے پہلے اور نماز کہان پڑہی اُنہون نے کہا نہین یہ کچہ نہین
کہا فقط اتنا ہی کہا جو اوپر کہا **عن** سالم بن عبد اللہ اخبرہ ان عبد اللہ بن عمر
رضی اللہ تعالیٰ عنہما کان یقدم ضعفۃ اھلہ فیقفون عند المشعر الحرام
بالمزدلفۃ بلیل فیذکرون اللہ ما بدا لھم ثم یدفعون قبل ان یقف الامام
وقبل ان یدفع فمنھم من یقدم منی لصلوۃ الفجر ومنھم من یقدم بعد ذلک
فاذا قدموا رموا الجمرۃ وکان ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما یقول ارخص فی
اولئک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** سالم بن عبد اللہ نے خبر دی کہ عبد اللہ
بن عمر اپنے ساتہہ کے ضعیف لوگون کو آگے بہیجدیتے تہے کہ وہ مشعر الحرام مین جو مزدلفہ مین ہے
وقوف کریں رات کو اور اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے رہین جب تک چاہین پہر لوٹ جاوین امام کے وقوف
کرنے کے پہلے اور امام کے لوٹنے کے سے پیشتر سو اُن مین سے کوئی تو صبح کی نماز کے وقت منیٰ
پہونچ جاتا تہا اور کوئی اوس کے بعد پہنچتا تہا اور جب پہونچتے تہے اُسیوقت جمرہ کو کنکریان مار لیتے

تھے اور ابن عمر کہا کرتے تھے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان ضعیفون کو اوسکی اجازت دی ہے **ف** مشعر الحرام فقہا کے نزدیک ایک پہاڑ ہے مزدلفہ مین اور مفسرین کے نزدیک اور اہل سیر کے نزدیک تمام مزدلفہ ہے اور ان سب روایتون سے معلوم ہوا کہ عورتون اور لڑکون کو اگر رات سے مزدلفہ سے روانہ کرنا کہ وہ بھیڑ بھاڑ سے حاجیون کے بیکر پہلے سے رمی جمرہ سے فارغ ہوجاوین روا ہے **باب** رَمْيِ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي وَتَكُوْنُ مَكَّةَ عَنْ يَسَارِهِ وَيُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ جمرہ عقبہ کی کنکریان مارنیکا بیان **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ رَمٰى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ قَالَ فَقِيْلَ لَهٗ اِنَّ اُنَاسًا يَرْمُوْنَهَا مِنْ فَوْقِهَا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ هٰذَا وَالَّذِيْ لَا اِلٰهَ غَيْرُهٗ مَقَامُ الَّذِيْ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ **ترجمہ** عبد الرحمن نے کہا کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالے عنہ نے بیچلی جمرہ کو کنکریان نالے کے اندر سے مارین اور سات کنکریان مارین اور ہر کنکری پر اللہ اکبر کہتے تھے سو اُن سے کسی نے کہا کہ لوگ تو اوپر سے اُنکو کنکریان مارتے ہین تو عبد اللہ نے فرمایا کہ قسم ہے اوس معبود کی کہ جسکے سوا کوئی معبود نہین کہ یہ مقام (یعنے جہان سے مین نے مارین ہین) اوس کا ہے جسپر سورہ بقر اوتری ہے (یعنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا) **عَنْ** الْاَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ بْنَ يُوْسُفَ يَقُوْلُ وَهُوَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ اَلِّفُوا الْقُرْاٰنَ كَمَا اَلَّفَهٗ جِبْرِيْلُ السُّوْرَةُ الَّتِيْ يُذْكَرُ فِيْهَا الْبَقَرَةُ وَالسُّوْرَةُ الَّتِيْ يُذْكَرُ فِيْهَا النِّسَاءُ وَالسُّوْرَةُ الَّتِيْ يُذْكَرُ فِيْهَا اٰلُ عِمْرَانَ قَالَ فَلَقِيْتُ اِبْرَاهِيْمَ فَاَخْبَرْتُهٗ بِقَوْلِهٖ فَسَبَّهٗ وَقَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيْدَ اَنَّهٗ كَانَ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَاَتٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَاسْتَبْطَنَ الْوَادِيَ فَاسْتَعْرَضَهَا فَرَمَاهَا مِنْ بَطْنِ الْوَادِيْ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ قَالَ فَقُلْتُ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِنَّ النَّاسَ يَرْمُوْنَهَا مِنْ فَوْقِهَا فَقَالَ هٰذَا وَالَّذِيْ لَا اِلٰهَ غَيْرُهٗ مَقَامُ الَّذِيْ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ **ترجمہ** اعمش نے کہا کہ مین نے حجاج بن یوسف کو سُنا کہ وہ خطبہ مین کہتا تھا کہ قرآن شریف کی وہی ترتیب رکھو کہ جو جبرئیل علیہ السلام نے رکھی ہے کہ پہلے وہ سورۃ ہو جسمین بقر کا ذکر ہے پھر وہ جس مین نسا کا ذکر ہے پھر وہ جس مین آل عمران کا ذکر ہے اعمش نے کہا پھر مین ابراہیم سے ملا اور اُنکو اسبات کی خبر دی تو اُنھون نے اسکو برا

کہا اور پھر کہا کہ روایت کی مجھسے عبد الرحمن بن یزید نے کہ وہ عبد اللہ بن مسعود کے ساتھہ تھے اور جمرہ عقبہ پر آئے اور نالے کے بیچ مین کھڑے ہوئے اور جمرہ کو آگے کیا اور اسکو سات کنکریان مارین نالہ کے بیچ سے اور ہر کنکری پر اللہ اکبر کہتے تھے راوی نے کہا کہ پھر مین نے اون سے کہا کہ اے ابو عبد الرحمن ریگینیت ہے عبد اللہ بن مسعود کی) لوگ تو اوپر سے کھڑے ہو کر کنکریان مارتے ہین تو انہون نے کہا کہ یہ جگہہ اوس معبود کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہین ہے کہ اوسکی ہے جسپر سورۂ بقر اوتری ہے ۔

ف حجاج بن یوسف کی غرض اس ترتیب سے اگر ترتیب آیات ہے تو صحیح ہے کہ ترتیب آیتون کی خود نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کی ہے اور توفیقی ہے یعنے شارع کیطرف سے ہے کہ اس مین کسی کی رای کو دخل نہین اور اسپر اجماع ہے سب مسلمانون کا اور اگر ترتیب سورتون کی مراد ہے تو یہہ ترتیب اماموں اور قاریون کی رائے سے ہوئی ہے اور شارع کیطرف سے نہین اور قاضی عیاض نے کہا ہے کہ یہان جو حجاج نے سورۂ نسا کو آل عمران سے پہلے ذکر کیا تو یہ دلیل ہے اسکی کہ اون کو ترتیب آیات مقصود تھی کہ آیتون کی ترتیب کو نہ بدلو کہ یہ شارع کیطرف سے ہے اور عمش نے جو ابراہیم سے یہ بات بیان کی تو انکی غرض یہ تھی کہ سورۂ بقر یا سورۂ نسا بقول حجاج کہنا درست نہین اسپر انہون نے رد کیا اور یون روایت کی کہ عبد اللہ بن مسعود نے خود کہا ہے کہ سورۂ بقر تو یہ کہنا روا ہوا ہے اور اس روایت سے معلوم ہوا کہ جمرۂ عقبہ کی رمی اسطرح مستحب ہے کہ نالے کے بیچ مین کھڑا ہو جمرہ کے نیچے اور مکہ کو بائین طرف رکھے اور منی کو داہنی طرف اور جمرۂ عقبہ کیطرف مونہہ کرے اور سات کنکریان مارے اور ہر کنکری پر اللہ اکبر کہے یہی صحیح مذہب ہے شافعیہ کا اور یہی قول ہے جمہور کا اور اس روایت سے اون جاہلون کی بے وقوفی بہی معلوم ہو گئی جو نماز مین ترتیب سور کو واجب جانتے ہین اور اگر کسی نے اول رکعت مین پچھلی سورت پڑہ دی اور دوسری رکعت مین اگلی پڑہی تو اعتراض کرتے کہ یہ نہین جانتے کہ ترتیب سورتون کی شارع کیطرف سے نہین نہ اس ترتیب سے سورتین نازل ہوئی ہین جس ترتیب سے مصحف عثمانی مین موجود ہین اور دوسری یہ ہے کہ ہر رکعت کا حکم جدا ہے اور ہر ایک کی قرارت جدا پہر اون مین ترتیب چہ معنی دارد **عَنِ** الْاَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ يَقُوْلُ لَا تَقُوْلُوْا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ وَاقْتَصَّ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ مُسْهِرٍ **ترجمہ** اعمش نے کہا کہ مین نے حجاج سے سنا کہ وہ کہتا تہا کہ یون نہ کہو سورۂ بقرہ اور بیان کی حدیث مثل ابن مسہر کی یعنے

وہی روایت جو اوپر گذری **عن** عبدِ الرحمٰنِ بن یزیدَ انَّہ حجّ مع عبدِ اللہِ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال فرمی الجمرۃَ بسبعِ حصیاتٍ وجعل البیتَ عن یسارِہ ومنیٰ عن یمینِہ وقال ھذا مقامُ الذی انزلت علیہِ سورۃُ البقرۃِ **ترجمہ** عبد الرحمن نے حج کیا عبداللہ کے ساتھ اور جمرہ کو کنکریاں ماریں سات اور کعبہ کو بائیں طرف کیا اور منیٰ کو داہنی طرف اور کہا یہ جگہہ اُسکی ہے جس پر سورہ بقر اوتری ہے **عن** شعبۃَ بھذا الاسنادِ غیرَ انَّہ قال فلمّا اتی جمرۃَ العقبۃِ **ترجمہ** شعبہ سے اس اسناد سے یہی روایت مروی ہوئی اور اس میں یوں ہے کہ جمرہ عقبہ پر آئے باقی مضمون وہی ہے **عن** عبدِ الرحمٰنِ بن یزیدَ قال قیل لعبدِ اللہِ انَّ ناسًا یرمون الجمرۃَ من فوقِ العقبۃِ قال فرماھا عبدُ اللہِ رضی اللہ تعالیٰ عنہ من بطنِ الوادی ثمّ قال من ھھنا والذی لا الٰہ غیرُہ رماھا الذی انزلت علیہِ سورۃُ البقرۃِ۔ **مضمون** وہی ہے جو اوپر کئی بار ترجمہ ہوا

باب استحبابِ رمیِ جمرۃِ العقبۃِ یومَ النحرِ راکبًا وبیانِ قولِہٖ صلی اللہ علیہ وسلم لتاخذوا عنّی مناسککم

مستحب ہونا جمرہ عقبہ کی رمی کا سوار ہو کر اور مناسک کے سیکھنے کا حکم **عن** ابی الزبیرِ انَّہ سمع جابرًا رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول رأیتُ رسولَ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم یرمی علی راحلتِہٖ یومَ النحرِ ویقول لتاخذوا مناسککم فانّی لا ادری لعلّی لا احجُّ بعد حجّتی ھذہ **ابو الزبیر** نے جابر سے سُنا کہ اونہوں نے کہا میں نے دیکھا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ وہ جمرہ عقبہ کو کنکر مارتے تھے اپنی اونٹنی پر سے قربانی کے دن اور فرماتے تھے کہ سیکھہ لو مجھہ سے مناسک اپنے حج کے اس لیے کہ میں نہیں جانتا کہ اس کے بعد حج کروں **ف** یہی مذہب ہے امام شافعی کا کہ جو سوار ہو کر منے میں پہنچے وہ سواری ہی پر سے کنکریاں مارے اور اگر اوتر کر ماریں تو بھی روا ہے اور جو منیٰ میں پیدل آوے اوسکو پیدل ہی مارنا چاہیے یہ حکم ہے یوم النحر کا اور بعد اوسکے دو دن میں ایام تشریق یعنے گیارہویں بارہویں سو سنت یہی ہے کہ جمیع جمرات کو پیدل ہی مارے اور تیسرے دن سوار ہو کر مارے اور ویسا ہی سوار مکہ کو چلا جاوے یہی مذہب ہے شافعی اور مالک رحمہما اللہ کا اور احمد اور اسحٰق کے نزدیک یوم النحر میں مستحب ہے پیدل مارنا اور ابن منذر نے کہا ہے کہ ابن عمر اور ابن زبیر اور سالم پیدل ہی مارتے تھے اور اسپر اجماع ہے کہ جسطرح مارے درست ہو جاتا ہے جب کنکری جمرات پر پڑے

عَنْ یَحْیَی بْنِ حُصَیْنٍ عَنْ جَدَّتِہٖ اُمِّ الْحُصَیْنِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَ سَمِعْتُہَا تَقُوْلُ حَجَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَجَّۃَ الْوَدَاعِ فَرَاَیْتُہٗ حِیْنَ رَمٰی جَمْرَۃَ الْعَقَبَۃِ وَانْصَرَفَ وَھُوَ عَلٰی رَاحِلَتِہٖ وَمَعَہٗ بِلَالٌ وَّاُسَامَۃُ اَحَدُھُمَا یَقُوْدُ بِہٖ رَاحِلَتَہٗ وَالْاٰخَرُ رَافِعٌ ثَوْبَہٗ عَلٰی رَأْسِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الشَّمْسِ قَالَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَوْلًا کَثِیْرًا ثُمَّ سَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ اِنْ اُمِّرَ عَلَیْکُمْ عَبْدٌ مُّجَدَّعٌ حَسِبْتُہَا قَالَتْ اَسْوَدُ یَقُوْدُکُمْ بِکِتَابِ اللّٰہِ تَعَالٰی فَاسْمَعُوْا لَہٗ وَاَطِیْعُوْا

ترجمہ یحیی نے اپنی دادی ام الحصین سے سُنا کہ وہ فرماتی تہین کہ حج کیا مین نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع سو مین نے آپ کو دیکھا کہ جمرہ عقبہ کو کنکر مارے اور لوٹے اور آپ سوار تھے اپنی اونٹنی پر اور آپکے ساتھ بلال اور اسامہ تھے کہ ایک تو آپ کی اونٹنی کی مہار پکڑکے کہینچتا تھا اور دوسرا اپنا کپڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک پر پکڑے ہوئے تہا دہوپ کے سبب سے سو ام حصین نے کہا کہ آپ نے بہت باتین فرمائین پہر مین نے سنا کہ فرماتے تھے اگر تمہارے اوپر ایک غلام کن کٹا حاکم کیا جاوے مین خیال کرتا ہون کہ ام حصین نے یہ بہی کہا کہ کالا غلام ہو اور کہا کہ تم کو کتاب اللہ کے مطابق حکم دیوے تو بہی اوسکی بات سنو اور اُسکا کہنا مانو

عَنْ اُمِّ الْحُصَیْنِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا ...... قَالَ حَجَجْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَجَّۃَ الْوَدَاعِ فَرَاَیْتُ اُسَامَۃَ وَبِلَالًا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا وَاَحَدُھُمَا اٰخِذٌ بِخِطَامِ نَاقَۃِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالْاٰخَرُ رَافِعٌ ثَوْبَہٗ یَسْتُرُہٗ مِنَ الْحَرِّ حَتّٰی رَمٰی جَمْرَۃَ الْعَقَبَۃِ **ترجمہ** ام الحصین سے وہی مضمون مروی ہے جو اوپر مذکور ہوا کہا مسلم علیہ الرحمۃ نے کہ نام ابی عبد الرحیم خالد کا خالد بن ابی زید ہے اور وہ ماموں ہین محمد بن سلمہ کے اور روایت کی ہے اون سے وکیع اور حجاج اعور نے

بَابُ اسْتِحْبَابِ کَوْنِ حَصَی الْجِمَارِ بِقَدْرِ حَصَی الْخَذْفِ کنکری کا بیان کہ مٹر کی برابر ہو

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ یَقُوْلُ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَمٰی الْجَمْرَۃَ بِمِثْلِ حَصَی الْخَذْفِ **جابر** کہتے تہے کہ مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ نے جمرہ کو وہ کنکریان مارین جو چٹکی سے پہینکی جاتی ہین **ف** نووی نے فرمایا کہ اس سے ثابت ہوا کہ مستحب ہے کہ کنکریان دانہ باقلا کے برابر ہون اور اگر اس سے بڑی ماری تو بہی روا ہے مگر مکروہ ہے

باب بَيَانِ وَقْتِ اسْتِحْبَابِ الرَّمْيِ - اوسوقت کا بیان جس مین رمی مستحب ہے

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ رَمٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَمْرَةَ يَوْمَ النَّحْرِ ضُحًى وَّاَمَّا بَعْدُ فَاِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکریان مارین جمرہ کو نحر کے دن پہر دن چڑہے اور بعد کے دنون مین جب آفتاب ڈہل گیا **ف** نووی نے فرمایا کہ یہی مستحب ہے کہ دسوین تاریخ کو پہر دن چڑہے رمی کرے اور ایام تشریق مین سے دو دن یعنے گیارہوین بارہوین کو بعد زوال کے اور تیرہوین کو بہی ایسا ہی اور مذہب شافعیہ اور مالک اور احمد اور جمہور علما کا یہ ہے کہ ان تینون دنون مین تشریق کے قبل زوال رمی روا نہین اور سند ان کی یہی حدیث ہے اور طاؤس اور عطا کا قول ہے کہ ان تینون دنون مین بہی قبل زوال روا ہے اور ابو حنیفہ اور اسحق بن راہویہ نے کہا ہے کہ تیسرے دن البتہ قبل زوال روا ہے اور دلیل شافعیہ کی تو یہی روایت ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما دیا ہے کہ مناسک حج کے مجہ سے سیکھ لو پس جسوقت آپ نے کی ہے وہی اولے ہے اور جمرے تین ہین اور مستحب ہے کہ جب جمرہ اولے رمی کر چکے تو تہوڑی دیر ٹہیر کر دعا کرتا رہے قبلہ رُخ ہوکر اور اسی طرح دوسری جمرہ کی رمی کے بعد بہی اور تیسری کے بعد پہر نہ ٹہیرے یہی مروی ہوا ہے صحیح روایت مین ابن عمر سے اور یہی مضمون ہے بخاری مین اور اس دعا مین رفع یدین مستحب ہے اور شافعیہ اور جمہور علما کا یہی مذہب ہے اور امام مالک کا قول ہے کہ اگر کسی نے اس وقوف اور دعا کو چہوڑ دیا تو اوسپر کچھ گناہ نہین مگر ثوری سے منقول ہے کہ وہ کسی فقیر کو کہانا کہلا دے یا ایک قربانی کرے **کہا** مسلم نے اور روایت کی ہم سے یہی حدیث علی نے خبر دی انکو عیسی نے خبر دی انکو ابن جریج نے خبر دی انکو ابو الزبیر نے کہ اونہون نے سنا جابر بن عبد اللہ سے کہ فرماتے تہے مثل حدیث مذکور کی **باب** بَيَانِ اَنَّ حَصَى الْجِمَارِ سَبْعٌ کنکریون کے عدد کا بیان

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاِسْتِجْمَارُ تَوٌّ وَّرَمْيُ الْجِمَارِ تَوٌّ وَّالسَّعْيُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ تَوٌّ وَّالطَّوَافُ تَوٌّ وَّاِذَا اسْتَجْمَرَ اَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَجْمِرْ بِتَوٍّ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ڈہیلے لینا استنجے کے طاق ہین اور کنکریان جمرہ کی طاق ہین اور

سعی صفا اور مروہ کی طاق ہے اور طواف کعبہ کا طاق ہے (یعنی یہ تینوں سات سات ہین) اور اسیلیے ضرور ہر کہ جو ڈہیلے لیوے استنجے کو تو طاق لیوے (یعنے تین یا پانچ جس مین طہارت خوب ہو جاوے)

ف یعنے اگر طہارت چار مین ہو جاوے تو بہی ایک اور لے لے کہ طاق ہو جاوین اور بعضے بیوقوف سفہا نام کے فقہا نے جو یہ لکھا ہے کہ ڈہیلے کے تئین طہارت کیوقت مین بار ٹہونکے کہ تسبیح سے باز رہے یہ بدعت اور بے اصل اور لغو حرکت ہے اور طاق لینا ڈہیلوں کا جمہور علماء کے نزدیک مستحب ہے

باب تَفْضِيلِ الْحَلْقِ عَلَى التَّقْصِيرِ وَجَوَازِ التَّقْصِيرِ تقصیر کا بلا تفضیل جائز ہونا اور حلق کی فضیلت **عَنْ** نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ قَالَ حَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَلَقَ طَائِفَةٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ وَقَصَّرَ بَعْضُهُمْ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَحِمَ اللّٰهُ الْمُحَلِّقِيْنَ مَرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ قَالَ وَالْمُقَصِّرِيْنَ **نافع** نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر منڈایا اور ایک گروہ نے آپکے سر منڈایا اور بعضوں نے فقط بال کترائے عبد اللہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی رحم کرے سر منڈانے والون پر ایکبار دعا کی یا دو بار پہر فرمایا کترانے والون پر بہی **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا وَالْمُقَصِّرِيْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا وَالْمُقَصِّرِيْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَالْمُقَصِّرِيْنَ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ یا اللہ رحمت کر سر منڈانیوالون پر لوگون نے عرض کی کہ کترانیوالون پر اے رسول اللہ کے تو پہر آپ نے دعا کی کہ یا اللہ رحمت کر سر منڈانے والون پر لوگون نے پہر عرض کی کہ کترانے والون پر بہی یا رسول اللہ تو آپ نے فرمایا کترانے والون پر بہی **فائدہ** اس حدیث سے سر منڈانے کی فضیلت حج مین ثابت ہوئی کہ اون کے لیے آپ نے دو بار دعا کی اور کترانا بہی جائز ہوا کہ اون کے لیے بہی ایک بار دعا کی خبر دی ہمکو ابو اسحاق نے جنکا نام ابراہیم ہے وہ فرزند ہین محمد کے وہ سفیان کے وہ روایت کرتے ہین مسلم بن حجاج سے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَحِمَ اللّٰهُ الْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا وَالْمُقَصِّرِيْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ رَحِمَ اللّٰهُ الْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا وَالْمُقَصِّرِيْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ

رَحِمَ اللّٰہُ الْمُحَلِّقِیْنَ قَالُوْا وَالْمُقَصِّرِیْنَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَالْمُقَصِّرِیْنَ **وہی مضمون** ہے مگر
اس مین سر منڈانے والون کو تین بار دعا دی اور کترانے والون کو چوتھی بار کہا مسلم نے اور روایت
کی ہم سے یہی حدیث ابن مثنی نے اون سے عبد الوہاب نے اون سے عبید اللہ نے اسی سند سے اور اس
حدیث مین یہی جب چوتھی بار ہوا تو آپ نے فرمایا کترانے والون پر بھی **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِیْنَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَ
لِلْمُقَصِّرِیْنَ قَالَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِیْنَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَلِلْمُقَصِّرِیْنَ قَالَ اَللّٰھُمَّ
اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِیْنَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَلِلْمُقَصِّرِیْنَ قَالَ وَلِلْمُقَصِّرِیْنَ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ یا اللہ بخشش کر سر منڈانے والون کی لوگون
نے عرض کی کہ کترانے والون کی پھر فرمایا یا اللہ بخشش کر منڈانے والون کی پھر عرض کی کہ یا رسول
اللہ کترانے والون کی بھی آپ نے فرمایا یا اللہ بخشش کر منڈانے والون کی پھر لوگون نے عرض کی
کہ کترانے والون کی آپ نے فرمایا اور کترانے والون کی بھی کہا مسلم نے اور روایت کی مجھسے امیہ نے
اون سے یزید نے اون سے روح نے اون سے علاء نے اون سے اُن کے باپ نے اون سے ابی ہریرہ رض نے
اونہون نے روایت کی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہی مضمون جو ابو زرعہ نے ابو ہریرہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اوپر روایت کیا **عَنْ** یَحْیَی بْنِ الْحُصَیْنِ عَنْ جَدَّتِہٖ اَنَّھَا سَمِعَتِ
النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ دَعَا لِلْمُحَلِّقِیْنَ ثَلَاثًا وَلِلْمُقَصِّرِیْنَ
مَرَّۃً وَاحِدَۃً وَلَمْ یَقُلْ وَکِیْعٌ فِیْ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ **یحیے** نے اپنے دادی سے روایت کی انہون
نے حجۃ الوداع مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو سنا کہ آپ نے سر منڈانے والون کے لیے تین بار دعا
کی اور کترانے والون کے لیے ایک بار اور وکیع کی روایت مین حجۃ الوداع کا لفظ نہین ہے
عَنْ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَلَقَ رَاْسَہٗ فِیْ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ
عبد اللہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر منڈایا اپنا حجۃ الوداع مین **ف**
نووی نے فرمایا کہ علماء کا اجماع ہے کہ حلق افضل ہے اور بال کتروانا بدعت ہے مگر جو ابن منذر
نے حسن بصری سے نقل کیا ہے کہ انہون نے کہا کہ پہلے حج مین منڈانا ضرور ہے اور کترانا روا نہین مگر
اور اگر یہ قول اُن کا ثابت ہی ہو تو اجماع اور نصوص صریحہ روایات صحیحہ کے آگے مردود ہی

اور ہمارا مذہب یہی ہے کہ حلق اور تقصیر دونون مناسک حج و عمرہ سے ہین اور ایک رکن ہے انکے ارکان مین سے
اور یہی قول ہے کافہ علماء کا اور ادنی درجہ کفایت کا حلق و تقصیر مین شافعی کے نزدیک تین بال ہین
اور ابو حنیفہ کے نزدیک چوتھائی سر اور ابو یوسف کے نزدیک آدھا سر اور مالک اور احمد کے نزدیک اکثر
سر اور امام مالک سے ایک روایت مین سارا سر بھی آیا ہے اور سارے سر کے افضل ہونے پر سب متفق ہین
یا سارے سر کے کترانا ہو اور عورتون کے حق مین کترانا ہی ہے منڈانا نہین ہے اور اگر کسی دیوانی نے منڈا
لیا تو بھی نسک ادا ہو گیا فقط وہ سر منڈی کہلائے گی اور اتفاق ہے اسپر کہ حلق ہو خواہ تقصیر بعد
کنکریان مارنے کے ہو اور بعد ذبح قربانی کے اگر قربانی اسکے ساتھ ہو اور طواف افاضہ سے قبل ہو
برابر ہے کہ وہ قارن ہو یا مفرد اور ابن جہم نے جو کہا ہے کہ قارن حلق نہ کرے جب تک طواف و سعی سے
فارغ نہ ہو یعنے طواف افاضہ سے یہ قول باطل و مردود ہے اور حضرت سے طواف افاضہ کے قبل ہی
حلق ثابت ہوا ہے **فصل** نووی نے کہا ہے کہ ہمنے مقدمہ شرح مین ذکر کیا ہے کہ ابراہیم
بن سفیان جو شاگرد ہین مسلم علیہ الرحمۃ کے انکو اس کتاب کے سننے مین تین مقام باقی رہ گئے ہین
کہ اول مقام اون مین سے یہ ہے کتاب الحج مین اور یہ جگہہ وہی ہے یعنے جہان ترجمہ مین ابراہیم کا
ذکر ہے کہ وہ مسلم بن حجاج سے روایت کرتے ہین) اور آگے اس مقام کے اول و آخر پر تنبیہ ہو چکی ہے
غرض اول اس مقام کا وہی جہان سے ابن عمر کی روایت شروع ہوئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا رحمت کرے اللہ تعالے سر منڈانے والون پر **باب** بَیَانِ اَنَّ السُّنَّۃَ
یَوْمَ النَّحْرِ اَنْ یَّرْمِیَ ثُمَّ یَنْحَرَ ثُمَّ یَحْلِقَ وَالْاِبْتِدَاءِ فِی الْحَلْقِ بِالْجَانِبِ الْاَیْمَنِ مِنْ رَاْسِ
الْمَحْلُوْقِ **باب** اس بیان مین کہ نحر کے دن پہلے رمی کرے پھر نحر پھر حلق اور حلق داہنی طرف
سے شروع کرے **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ اَتٰی مِنًی فَاَتَی الْجَمْرَۃَ فَرَمَاھَا ثُمَّ اَتٰی مَنْزِلَہٗ بِمِنًی وَنَحَرَ ثُمَّ قَالَ لِلْحَلَّاقِ خُذْ وَا
اَشَارَ اِلٰی جَانِبِہِ الْاَیْمَنِ ثُمَّ الْاَیْسَرِ ثُمَّ جَعَلَ یُعْطِیْہِ النَّاسَ **ترجمہ** انس بن مالک نے
کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب منی مین آئے تو پہلے جمرہ عقبہ پر گئے اور کنکریان ماریں پھر
اپنے فرودگاہ پر تشریف لائے منی مین اور قربانی کی پھر حجام سے کہا کہ لو اور اشارہ کیا داہنی طرف ہی
سر کے اور پھر بائین پھر لوگون کو دینے شروع کیے یعنے موئے مبارک اپنے **حدثنا** ابو بکر بن ابی

شَيبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَّ اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اَمَّا اَبُوْ بَكْرٍ فَقَالَ فِيْ رِوَايَتِهٖ قَالَ لِلْحَلَّاقِ هَا وَاَشَارَ بِيَدِهٖ اِلَى الْجَانِبِ الْاَيْمَنِ هٰكَذَا فَقَسَمَ شَعْرَهٗ بَيْنَ مَنْ يَلِيْهِ قَالَ ثُمَّ اَشَارَ اِلَى الْحَلَّاقِ وَاِلَى الْجَانِبِ الْاَيْسَرِ فَحَلَقَهٗ فَاَعْطَاهٗ اُمَّ سُلَيْمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَاَمَّا فِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ كُرَيْبٍ قَالَ فَبَدَاَ بِالشِّقِّ الْاَيْمَنِ فَوَزَّعَهُ الشَّعْرَةَ وَالشَّعْرَتَيْنِ بَيْنَ النَّاسِ ثُمَّ قَالَ بِالْاَيْسَرِ فَصَنَعَ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ هٰهُنَا اَبُوْ طَلْحَةَ فَدَفَعَهٗ اِلٰى اَبِيْ طَلْحَةَ **روایت کی** ہمسے ابو بکر بن ابی شیبہ اور ابن نمیر اور ابو کریب نے تینون نے کہا کہ روایت کی ہمسے حفص بن غیاث نے اونہون نے ہشام سے اسی اسناد سے اب سنو کہ ابو بکر نے اپنی روایت مین کہا کہ حضرت نے اشارہ فرمایا حجام سے اپنے ہاتہہ سے داہنی طرف اس طرح اور بانٹ دیے بال اپنے اون لوگون کو جو قریب تھے آپ سے کہا راوی نے کہ پھر اشارہ کیا حجام کو بائین طرف کے سر کا اور اوس کے بالون کا ایک حلقہ بنایا اور ام سلیم کو عطا فرمایا اور ابو کریب کی روایت مین ہے کہ داہنی طرف سے شروع کیا اور ایک دو دو بال بانٹ دیے لوگون کو پھر بائین طرف اشارہ کیا اور اون کو بھی ایسا ہی کیا یعنے منڈایا پھر فرمایا کہ یہان ابو طلحہ ہین سو انکو دے دیا۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَى الْبُدْنِ فَنَحَرَهَا وَالْحَجَّامُ جَالِسٌ وَقَالَ بِيَدِهٖ عَنْ رَاْسِهٖ فَحَلَقَ شِقَّهُ الْاَيْمَنَ فَقَسَمَهٗ فِيْمَنْ يَلِيْهِ ثُمَّ قَالَ احْلِقِ الشِّقَّ الْاٰخَرَ فَقَالَ اَيْنَ اَبُوْ طَلْحَةَ فَاَعْطَاهُ اِيَّاهُ **انس** بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمرۂ عقبہ کی رمی کی اور پھر آئے تو اونٹ کو ذبح کیا اور حجام بیٹھا ہوا تہا آپ نے اشارہ فرمایا سو داہنی طرف کا سر منڈایا اور اون بالون کو تقسیم کیا اون لوگون مین جو آپ کے نزدیک تہے پھر فرمایا کہ اب دوسری جانب مونڈ دے سو فرمایا کہ ابو طلحہ کہان ہین وہ بال انکو عنایت فرمائے **عَنْ** اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ لَمَّا رَمٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَمْرَةَ وَنَحَرَ نُسُكَهٗ وَحَلَقَ نَاوَلَ الْحَالِقَ شِقَّهُ الْاَيْمَنَ فَحَلَقَهٗ ثُمَّ دَعَا اَبَا طَلْحَةَ الْاَنْصَارِيَّ فَاَعْطَاهُ اِيَّاهُ ثُمَّ نَاوَلَهُ الشِّقَّ الْاَيْسَرَ فَقَالَ احْلِقْ فَحَلَقَهٗ فَاَعْطَاهُ اَبَا طَلْحَةَ فَقَالَ اقْسِمْهُ بَيْنَ النَّاسِ **ترجمہ** وہی ہے **ف** ان روایتون سے معلوم ہوا کہ اعمال حج مین

سے نحر کے دن جب مزدلفہ سے لوٹ کر منے میں آویں تو چار عمل ضرور ہیں پہلے رمی جمرہ عقبہ پھر قربانی کا
ذبح پھر سر منڈانا یا کترانا پھر مکہ جاکر طواف افاضہ کرنا اور اس کے بعد سعی کرنا اگر طواف قدوم کے بعد
نہیں کی ہے اور اگر طواف قدوم کے بعد کر چکا ہے تو دوبارہ مکروہ بلکہ بدعت ہے جیسا اوپر گذر گیا اور
ان چار دن عملوں کو اسی ترتیب سے بجالانا سنت ہے پھر اگر کسی نے کچھ الٹ پلٹ کیا تو بھی روا ہو گیا اُن صحیح
حدیثوں کے رو سے جو مسلم میں بعد اس کے آوینگی اور یہ بھی مستحب ہے کہ جب منی میں آوے تو پہلے
کہیں نہ جاوے بلکہ سواری ہی پر سے جمرہ عقبہ کی رمی کرکے پھر اپنی منزل میں اترے اور اسی طرح
مستحب ہے کہ قربانی کا نحر اور ذبح منی میں ہو اگرچہ حرم میں کہیں بھی ہو تو روا ہے اور یہ بھی معلوم
ہوا کہ منڈانا افضل ہے اور مستحب ہے کہ داہنی طرف سے شروع کرے منڈانے والا اپنے سر کو اور یہی مذہب
ہے شافعیہ کا اور جمہور کا بخلاف ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے کہ وہ کہتے ہیں کہ منڈانے والا بائیں طرف
سے پہلے منڈائے اور قول انکا چونکہ خلاف روایات مذکورہ ہے اس لیے مردود ہے اور یہ بھی معلوم
ہوا کہ آدمی کے بال پاک ہیں اور یہی مذہب ہے شافعیہ اور جمہور کا اور یہی صحیح ہے اور یہ بھی معلوم
ہوا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے موئے مبارک متبرک ہیں اور انکو رکھنا جائز ہے مگر سند متصل معلوم
ہوں کہ یہ آپ ہی کے بال ہیں اور یہ جو لوگ اس زمانہ میں موئے مبارک ہونے کا دعوی کرتے ہیں انکا
دعوی صحیح نہیں اسلیے کہ اُنکی سند متصل تو کیا منقطع بھی بلکہ مفصل بھی نہیں قوی تو کیا ضعیف بھی پھر
غیر نبی کے بال کو نبی کا بال جاننا ناحق کا وبال مول لینا ہے اور گویا غیر نبی کو نبی کے برابر اپنی میزان
خرد میں تول لینا ہے وَمَا هٰذَا اِلَّا ضَلَالٌ بَعِيْدٌ اور اس میں اختلاف ہے کہ یہ حجام کون تھا اور اس
کا نام کیا تھا جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مبارک کی حجۃ الوداع میں صحیح اور مشہور
تو یہ ہے کہ یہ معمر بن عبد اللہ عدوی ہیں اور بخاری میں بھی یہی ہے کہ لوگوں نے کہا ہے کہ وہ معمر بن
عبد اللہ ہیں اور بعضوں نے کہ وہ خراش بن امیہ بن ربیعہ کلبی ہیں بضم کاف کہ منسوب ہیں کلیب
بن حبشیہ کیطرف (نووی) **بَاب** جَوَازِ تَقْدِيْمِ الذَّبْحِ عَلَى الرَّمْيِ وَالْحَلْقِ عَلَى الذَّبْحِ
وَعَلَى الرَّمْيِ وَتَقْدِيْمِ الطَّوَافِ عَلَيْهَا كُلِّهَا رمی سے پہلے ذبح . . . اور ذبح اور رمی
سے پہلے حلق اور ان سب سے پہلے طواف کرنے کا بیان **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو
ابْنِ الْعَاصِ قَالَ وَقَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِمِنًى لِلنَّاسِ

یسألونہ فجاء رجل فقال یا رسول اللہ لم اشعر فحلقت قبل ان انحر فقال انحر ولا حرج ثم جاءہ رجل آخر فقال یا رسول اللہ لم اشعر فنحرت قبل ان ارمی فقال ارم ولا حرج قال فما سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن شیئ قدم ولا اخر الا قال افعل ولا حرج ترجمہ عبداللہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہر گئے تھے بیچ منی کے حجۃ الوداع مین کہ لوگ آپ سے مسئلہ پوچھیں سو ایک شخص آیا اور اُس نے عرض کی کہ یا رسول اللہ مین نے نجانا اور سر منڈا لیا قربانی کی نحر سے پہلے تو آپ نے فرمایا اب قربانی ذبح کر لو اور کچھ حرج نہین پھر دوسرا آیا اوس نے عرض کی کہ یا رسول اللہ مین نے نجانا اور قربانی ذبح کر لی رمی جمرہ کے پہلے آپ نے فرمایا اب رمی کر لو اور کچھ مضائقہ نہین غرض اُن سے جس عمل کی تقدیم تاخیر کو پوچھا یہی فرمایا کہ کچھ مضائقہ نہین اب کر لو عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالی عنہما یقول وقف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی راحلتہ فطفق ناس یسألونہ فیقول القائل منھم یا رسول اللہ انی لم اکن اشعر ان الرمی قبل النحر فنحرت قبل الرمی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فارم ولا حرج قال وطفق آخر یقول انی لم اشعر ان النحر قبل الحلق فحلقت قبل ان انحر فیقول انحر ولا حرج قال فما سمعتہ سئل یومئذ عن امر مما ینسی المرء ویجھل من تقدیم بعض الامور قبل بعض واشباھھا الا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افعلوا ذلک ولا حرج ترجمہ عبداللہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر کھڑے رہے اور لوگ آپ سے مسئلہ پوچھنے لگے سو ایک نے کہا کہ یا رسول اللہ مین نے نجانا کہ رمی نحر کے قبل ضرور ہے اور مین نے نحر کر لیا رمی سے پہلے سو آپ نے فرمایا کہ اب رمی کر لو اور کچھ مضائقہ نہین اور دوسرے نے کہا کہ مین نے نجانا کہ نحر قبل حلق کے ہے اور حلق کر لیا قبل نحر کے تو آپ فرماتے تھے کہ اب نحر کر لو اور کچھ حرج نہین ہے راوی نے کہا کہ مین نے یہی سُنا کہ جس نے اوس دن آپ سے کوئی ایسا کام پوچھا کہ جس کو انسان بھول جاتا ہے اور آگے پیچھے کر لیتا ہے اور اسکی مانند تو آپ نے یہی فرمایا کہ اب کر لو اور کچھ حرج نہین کہا امام مسلم علیہ الرحمۃ نے اور روایت کی ہم سے حسن حلوانی نے اور ہمیں یعقوب نے اون کے باپ نے اون سے صالح نے اون سے ابن شہاب نے مثل حدیث یونس کی

جو زہری سے مروی ہو چکی آخر تک عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَا ھُوَ یَخْطُبُ یَوْمَ النَّحْرِ فَقَامَ اِلَیْہِ رَجُلٌ فَقَالَ مَا کُنْتُ اَحْسِبُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَنَّ کَذَا وَکَذَا قَبْلَ کَذَا وَکَذَا ثُمَّ جَاءَ اٰخَرُ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کُنْتُ اَحْسِبُ اَنَّ کَذَا قَبْلَ کَذَا لِھٰؤُلَاءِ الثَّلَاثَۃِ قَالَ اِفْعَلْ وَلَا حَرَجَ ترجمہ عبداللہ رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے نحر کے دن خطبہ پڑھا اور ایک شخص کھڑا ہوا اور اُس نے کہا کہ یا رسول اللہ آگے وہی مضمون ہے جو اوپر کی روایتوں مین کئی بار گذرا کہا مسلم نے اور روایت کی ہم سے یہی حدیث عبد بن حمید نے اون سی محمد بن بکر نے اور کہا مسلم نے اور روایت کی مجھسے سعید بن یحیی اُموی نے اون سے اُن کے باپ نے اور سب نے روایت کی ابن جریج سے اسی اسناد سی مگر ابو بکر کی روایت مثل روایت عیسی کی ہے مگر قول اُن کا کہ یہ تین چیزین (یعنے رمی اور نحر اور حلق) یہ مذکور نہین اور یحیے کی روایت مین یون ہے کہ ایک نے کہا حلق کیا مین نے قبل نحر کے اور نحر کی قبل رمی کے اور اسکی مانند عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا قَالَ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ حَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَذْبَحَ قَالَ فَاذْبَحْ وَلَا حَرَجَ قَالَ ذَبَحْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِیَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ وہی مضمون ہے عَنِ الزُّھْرِیِّ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی نَاقَۃٍ بِمِنًی فَجَاءَہٗ رَجُلٌ بِمَعْنٰی حَدِیْثِ ابْنِ عُیَیْنَۃَ مضمون اسکا وہی ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَتَاہُ رَجُلٌ یَوْمَ النَّحْرِ وَھُوَ وَاقِفٌ عِنْدَ الْجَمْرَۃِ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ حَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِیَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ وَاَتَاہُ اٰخَرُ فَقَالَ اِنِّیْ ذَبَحْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِیَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ وَاَتَاہُ اٰخَرُ فَقَالَ اِنِّیْ اَفَضْتُ اِلَی الْبَیْتِ قَبْلَ اَنْ اَرْمِیَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ قَالَ فَمَا رَاَیْتُہٗ سُئِلَ یَوْمَئِذٍ عَنْ شَیْءٍ اِلَّا قَالَ افْعَلُوْا وَلَا حَرَجَ ترجمہ عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور اُن کے پاس ایک شخص آیا نحر کے دن اور جمرہ کے پاس آپ کہڑے ہوئے تھے سو اُس نے عرض کی کہ یا رسول اللہ مین نے سر منڈا لیا کنکریاں مارنے سے پہلے آپ نے فرمایا اب کنکریاں مار لو اور کچہ مضائقہ نہین اور دوسرا آیا اور

عرض کی کہ مین نے ذبح کیا رمی سے پہلے آپنے فرمایا اب رمی کرلو اور کچھہ حرج نہین اور تیسرا آیا اور عرض کی کہ مین نے طواف افاضہ کیا بیت اللہ کا رمی سے پہلے آپنے فرمایا اب رمی کرلو اور کچھہ حرج نہین اور نے کہا کہ اوسدن حضرت سی جو چیز پوچھی کہ آگے پیچھے ہوگئی آپ نے فرمایا اب کرلو اور کچھ حرج نہین ۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ لَهُ فِي الذَّبْحِ وَالْحَلْقِ وَالرَّمْيِ وَالتَّقْدِيمِ وَالتَّأْخِيرِ فَقَالَ لَا حَرَجَ وہی مضمون ہے

ف نحر کے دن چار کام ہین اول رمی جمرہ عقبہ کی پہر ذبح پہر حلق پہر طواف افاضہ اور سنت یہی ہے کہ یہ چارون کام اسی ترتیب سی بجالاوے اور یہی مذہب ہی سلف کا اور شافعیہ کا اور دلیل انکی یہی روایات ہین اور اُن کا قول ہے کہ اگر کسی نے اُن مین آگے پیچھے کیا کسی کام کو تو روا ہے اور اسپر فدیہ نہین نہ قربانی ہے اور ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور مالک اور سعید بن جبیر اور حسن بصری اور نخعی اور قتادہ کا قول ہے کہ اوسپر قربانی لازم ہے اور ایک قول شاذ ابن عباس کا بھی ایسا ہی ہے مگر ان سب پر روایات باب حجت ہین اور ظاہر اس لفظ سے جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کچھہ حرج نہین یہی معلوم ہوتا ہے کہ اُس کو نہ گناہ ہے نہ اور کوئی چیز واجب ہی قربانی وغیرہ سے اور اگر کچھ واجب ہوتا تو آپ یہان بیان کرتے اور تاخیر بیان کی اوسکے وقت سے روا نہین ہے اور اسپر تو اجماع ہے کہ اگر کسی نے قبل رمی کے نحر کرلیا تو اوسپر کچھ نہین اور اسپر بھی اجماع ہے کہ عامد اور بھولنے والا اس مین برابر ہے پہر جنکے نزدیک قربانی واجب ہی دونو پر واجب ہی اور جن کے نزدیک نہین تو دونون پر نہین اور اتنا فرق ہے کہ قصداً کرنے والا خلاف سنت سی گنہگار ہوتا ہے اور بھولنے والا نہین ہوتا اور یہ جو وارد ہوا کہ آپ اونٹنی سوار ہوکر کھڑے رہے جیسا عبداللہ کی روایت مین اوپر مذکور ہوا اس سے ثابت ہوا کہ ضرورت کے وقت سواری پر بیٹھنا روا ہے اگرچہ کہین جانا منظور نہ ہو اور خطبہ پڑھا آپنے نحر کے دن اور خطبہ حج کے شافعیہ کے نزدیک چار ہین اول مکہ مین کعبہ کے نزدیک ساتوین تاریخ کو ذی الحجہ کی دوسرا نمرہ مین عرفہ کے دن تیسرا منے مین نحر کے دن چوتہا پہرنے مین ایام تشریق کے دوسرے دن ہین اور یہ سب ایک ہی ایک خطبہ ہین اور بعد نماز ظہر کے سوا اس خطبہ کے جو نمرہ مین ہے کہ وہ دو خطبہ ہین اور قبل صلوٰۃ ظہر کے ہین اور بعد زوال کے اور دلائل اُن کے مین نے احادیث صحیحہ سے شرح مہذب مین بیان کیے ہین ایسا ہی کہا نووی

نے شرح صحیح مسلم میں **باب** استحباب طواف الافاضۃ یوم النحر طواف افاضہ نحر کے دن بجا لانا مستحب ہے **عن** نافع عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم افاض یوم النحر ثم رجع فصلی الظھر بمنی قال نافع فکان ابن عمر یفیض یوم النحر ثم یرجع فیصلی الظھر بمنی ویذکر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم فعلہ **ترجمہ** نافع نے ابن عمر سے روایت کی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے طواف افاضہ کیا نحر کے دن اور پھر لوٹے اور ظہر منے میں پڑہی نافع نے کہا کہ ابن عمر طواف افاضہ کرتے تھے نحر کے دن اور پھر لوٹ کر ظہر پڑھتے تھے منے میں اور کہتے تھے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کرتے تھے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ طواف افاضہ نحر کے دن اول روز میں کر لینا مستحب ہے **باب** استحباب نزول المحصب یوم النفر محصب میں اترنے کا بیان **عن** عبد العزیز بن الرفیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سألت انس بن مالک قلت اخبرنی بشیء عقلتہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم این صلی الظھر یوم الترویۃ قال بمنی قلت فاین صلی العصر یوم النفر قال بالابطح ثم قال افعل ما یفعل امراؤک **ترجمہ** عبد العزیز رفیع کے فرزند نے کہا کہ پوچھا میں نے انس بن مالک سے کہ خبر دو مجھے جو تم نے یاد رکھا ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ترویہ کے دن (یعنے آٹھویں تاریخ) نماز ظہر کہاں پڑہی اونہوں نے کہا منی میں پھر میں نے کہا کہ نماز عصر کہاں پڑہی کوچ کے دن کہا ابطح میں پھر کہا کہ کرو تم جیسا کرتے ہیں تمہارے حاکم لوگ **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم وابا بکر وعمر کانوا ینزلون الابطح **عبد اللہ** رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر و عمر ابطح میں اترا کرتے تھے **ف** ابطح وہی ہے جسے محصب کہتے ہیں **عن** نافع ان ابن عمر کان یری التحصیب سنۃ وکان یصلی الظھر یوم النفر بالحصبۃ قال نافع قد حصب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والخلفاء بعدہ **ترجمہ** نافع نے ابن عمر سے روایت کی کہ وہ محصب میں اترنے سنت جانتے تھے اور ظہر وہیں پڑھتے تھے نحر کی نافع نے کہا کہ محصب میں اترے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے بعد اوترے ہیں خلیفہ آپ کے **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت نزول الابطح لیس بسنۃ انما نزلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یوم النفر

لِاَنَّہٗ کَانَ اَسْمَحَ لِخُرُوْجِہٖ اِذَا خَرَجَ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ محصب مین اترنا
کچھ واجب نہین اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تو صرف اسلیے وہان اترے ہین کہ وہان سے
نکلنا آسان تہا جب مکہ سے آپ نکلے عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ ترجمہ ہشام سے اسی
اسناد سے وہی مضمون مروی ہوا عَنْ سَالِمٍ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَابْنَ عُمَرَ كَانُوْا يَنْزِلُوْنَ
الْاَبْطَحَ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَاَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّهَا
لَمْ تَكُنْ تَفْعَلُ ذٰلِكَ وَقَالَتْ اِنَّمَا نَزَلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَنَّهٗ كَانَ
مَنْزِلًا اَسْمَحَ لِخُرُوْجِهٖ سالم نے کہا کہ ابوبکر وعمر ابطح مین اترتے تہے زہری نے کہا کہ مجھ
عروہ نے خبر دی جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے کہ وہ نہین وہان اترتی تہین
اور فرماتی تہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو وہان اوترتے تہے تو اس لیے کہ وہان سے روانہ
ہو جانا مکہ سے آسان تہا عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ
لَيْسَ التَّحْصِيْبُ بِشَيْءٍ اِنَّمَا هُوَ مَنْزِلٌ نَزَلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ
عطا نے کہا کہ ابن عباس نے فرمایا کہ محصب مین اترنا کچھ سنت واجب نہین وہ تو ایک منزل ہے کہ
وہان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوترے ہین عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ رَافِعٍ
لَمْ يَاْمُرْنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَنْزِلَ الْاَبْطَحَ حِيْنَ خَرَجَ مِنْ مِنًى
وَلٰكِنِّيْ جِئْتُ فَضَرَبْتُ فِيْهِ قُبَّةً فَجَاءَ فَنَزَلَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ فِيْ رِوَايَةِ صَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ
سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ وَّفِيْ رِوَايَةِ قُتَيْبَةَ قَالَ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ وَكَانَ عَلٰى ثَقَلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ ابورافع نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے مجھے حکم نہین کیا تہا کہ مین اوترون ابطح مین جب آپ منی سے نکلے مگر مین آیا اور مین
نے وہان قبہ لگا دیا پھر آپ آئے اور وہان اوتر پڑے ابوبکر کی روایت مین صالح سے یون ہے
کہ انہون نے کہا سنا مین نے سلیمان بن یسار سے اور قتیبہ کی روایت مین ہے کہ ابورافع نے
کہا اور ابورافع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامان پر مقرر تہے عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ نَنْزِلُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ
غَدًا بِخَيْفِ بَنِيْ كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَاسَمُوْا عَلَى الْكُفْرِ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا کل ہم خدا چاہے گا تو خیف بنی کنانہ میں اترینگے جہاں کافروں نے کفر پر قسم کھائی تھی آپس میں عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ بِمِنًی نَحْنُ نَازِلُوْنَ غَدًا بِخَیْفِ بَنِیْ کِنَانَةَ حَیْثُ تَقَاسَمُوْا عَلَی الْکُفْرِ وَذٰلِكَ اَنَّ قُرَیْشًا وَبَنِیْ کِنَانَةَ تَحَالَفَتْ عَلٰی بَنِیْ هَاشِمٍ وَبَنِی الْمُطَّلِبِ اَنْ لَّا یُنَاکِحُوْهُمْ وَلَا یُبَایِعُوْهُمْ حَتّٰی یُسْلِمُوْا اِلَیْهِمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ یَعْنِیْ بِذٰلِكَ الْمُحَصَّبَ **ترجمہ** ابوہریرہ نے کہا کہ ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منے میں کہ کل ہم خیف بنی کنانہ میں اترنے والے ہیں جہاں کافروں نے کفر پر قسم کھائی تھی اور کیفیت اوسکی یہ تھی کہ قریش نے اور بنی کنانہ نے قسم کھائی تھی کہ بنی ہاشم اور بنی عبد المطلب سے یعنے اون کے قبیلوں سے نہ نکاح کریں نہ خرید و فروخت کریں جب تک وہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اون کے سپرد نہ کردیں اور مراد خیف بنی کنانہ سے محصب ہے تفصیل اوسکی آگے آویگی انشاء اللہ تعالے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْزِلُنَا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اِذَا فَتَحَ اللّٰهُ الْخَیْفُ حَیْثُ تَقَاسَمُوْا عَلَی الْکُفْرِ **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر خدا نے چاہا اور فتح دی تو منزل ہماری خیف ہے جہاں قسم کھائی اونھوں نے یعنے کافروں نے کفر پر **ف** غرض یہ کہ محصب میں اترنا اس میں اختلاف تھا صحابہ کو کوئی اسکو منزل اتفاقی کہتے تھے اور یہاں اترنا مسنون نہ جانتے تھے اور کوئی اسی اقتدای رسول جانکر مستحب ٹھیراتے تھے چنانچہ امام شافعی اور مالک اور جمہور کے نزدیک مستحب ہے بنظر اقتدار رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم و پیروی خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین مگر اسپر اتفاق ہے کہ اگر کسی نے اسکو ترک کیا تو اوسپر کچھ الزام نہیں اور مستحب ہے کہ وہاں ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا پڑھے اور کچھ رات تک ٹھیرے یا ساری رات بنظر اقتدائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور محصب اور ابطح اور حصبہ اور بطحا اور خیف بنی کنانہ یہ سب نام ایک ہی مقام کے ہیں اور اصل میں خیف اوس زمین کو کہتے ہیں کہ نشیب میں واقع ہو پہاڑ کے دامن میں اور وہاں سے مدینہ منورہ کا سیدھا رستہ ہے اسی کے لیے کہا کہ وہاں سے نکلنا آسان ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انشاء اللہ تعالے ہم وہاں اتریں گے اسلیے کہ اللہ پاک کا حکم ہے کہ وَلَا تَقُوْلَنَّ لِشَیْءٍ اِنِّیْ فَاعِلٌ

ذٰلِكَ غَدًا اِلَّا اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ یعنے نہ کہنا کسی کو کہ کل مین اُسکو کرون گا مگر یون کہنا کہ اگر اللہ تعالی نے چاہا اور کفار نے جب حضرت مکہ معظمہ مین تھے آپس مین قسم کہائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور بنی ہاشم اور بنی عبد المطلب کو مکہ سے نکالدین اسی خیف بنی کنانہ کی گہاٹی مین اور آپس مین ایک اقرار نامہ لکہا اور طرح طرح کے لغویات اوس مین تحریر کیے اور قطع رحم اور کفر پر کمر باندہی اور اس اقرار نامہ کو کعبہ مین لٹکا دیا اللہ پاک نے ایک دیمک کو مقرر کیا کہ وہ سارا کاغذ کہا گئی صرف اللہ اور رسول کا نام اُسمین رہ گیا اور جبرائیل علیہ الصلوٰة والسلام نے رسول اللہ صلی اللہ کو خبر دی اور آپ نے اپنے چچا ابو طالب کو خبر دی اور وہ اُن کافرون کے پاس آئے اور یہ امر ظاہر کیا پہر اونہون نے وہ کاغذ نکال کر دیکہا اور ویسا ہی پایا چنانچہ بعض علما نے فرمایا ہے کہ وہان اُترنا آپ کا شکرا لہی کے ارادہ سے تہا کہ اس نعمت کا شکر بجالاوین کہ اللہ تعالے نے دین کو ظاہر کیا اور عاجزون کو غالب اور کافرون کو مغلوب فرمایا ایسا ہی کہا نووی نے **بَاب** وُجُوْبِ الْمَبِيْتِ بِمِنًى لَيَالِيَ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ وَالتَّرْخِيْصِ فِيْ تَرْكِهٖ لِاَهْلِ السِّقَايَةِ **شب کو** رہنا منی مین ایام تشریق مین واجب ہی اور جو لوگ مکہ مین زمزم پلاتے ہون اُنکو رخصت ہی **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اِسْتَاْذَنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّبِيْتَ بِمَكَّةَ لَيَالِيَ مِنًى مِنْ اَجْلِ سِقَايَتِهٖ فَاَذِنَ لَهٗ **عبد اللہ بن عمر** رضی اللہ تعالی عنہما نے کہا کہ عباس رضی اللہ تعالے عنہ نے اجازت مانگی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ راتکو منی کی راتون مین مکہ مین رہین اسلیے کہ اون کو زمزم پلانے کی خدمت تہی **عَنْ** عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ **عبید اللہ** سے اسی اسناد سے یہی مضمون مروی ہے **ف** اس روایت سے دو مسئلے معلوم ہوئے اول یہ کہ منی کی راتون مین رات کو منی ہی مین رہنا ضرور ہے اور اسپر اتفاق ہے علما کا مگر اس مین اختلاف ہی کہ یہ واجب ہی کہ سنت ہی امام شافعی کے اس مین دو قول مین صحیح قول یہ ہے کہ واجب ہی اور مالک اور احمد کا بہی یہی مقولہ ہے دوسرا قول یہ ہی کہ سنت ہی اور اسی کے قائل ہین ابن عباس اور حسن اور ابو حنیفہ غرض جس نے واجب کہا ہے تو اس نے کہا ہے کہ اوسکی تارک پر قربانی واجب ہوتی ہے اور جس نے سنت کہاہے وہ تارک کے لیے قربانی مستحب کہتا ہے اور کسقدر وہان رہنا واجب ہی اس مین بہی اختلاف ہی امام شافعی رحمة اللہ علیہ کے دو قول ہین صحیح

یہہ ہی کہ اکثر راتاین مین رہنا ضرور ہی دوسرے یہ کہ ایک ساعت ہر راتاین دوسرا مسئلہ یہ ہی کہ جو لوگ زمزم
پلاتے ہین اُن کو شب کو منی مین رہنا ضرور نہین بلکہ اُنکو ضرور ہے کہ مکہ مین جا وین اور رات کو زمزم پلا وین
اور حوضون مین پانی بھرین کہ پینے والے فراغت سے پیئین اور امام شافعی کے نزدیک یہہ اولاد عباس رضی
اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مخصوص نہین بلکہ جو زمزم پلانے والا ہو اوسکو رخصت ہی کہ منے مین رہی اور
اسیطرح جو نیا شخص زمزم پلانے کا التزام کرے اوسکو بھی رخصت ہی اور بعضون نے لکھا ہے کہ یہ حضرت
خاص آل عباس کو ہے بعضون نے کہا خاص عباس کو تہی اور بعضون نے کہا بنی عباس مین سے بنی ہاشم
کو خاص ہے غرض یہ چار قول ہین اصحاب شافعیہ کے اور صحیح ان مین پہلا ہی قول ہے اور پانی پلانا خاص
حق ہے آل عباس کا اسلیے کہ ایام جاہلیت مین یہ خدمت خاص تہی عباس کو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے اونہی کے لیے قرار دی اور ہمیشہ اونہی کے واسطے ہے نووی نے ایسا ہی کہا ہے **باب** فَضْلِ
الْقِيَامِ بِالسِّقَايَةِ وَالثَّنَاءِ عَلَى اَهْلِهَا وَاسْتِحْبَابِ الشُّرْبِ مِنْهَا حج مین پانی پلانے کی فضیلت
عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا
عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَاَتَاهُ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ مَا لِيْ اَرٰى بَنِيْ عَمِّكُمْ يَسْقُوْنَ الْعَسَلَ وَاللَّبَنَ وَ
اَنْتُمْ تَسْقُوْنَ النَّبِيْذَ اَمِنْ حَاجَةٍ بِكُمْ اَمْ مِنْ بُخْلٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُمَا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مَا بِنَا حَاجَةٌ وَّلَا بُخْلٌ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ
وَخَلْفَهٗ اُسَامَةُ فَاسْتَسْقٰى فَاَتَيْنَاهُ بِاِنَاءٍ مِّنْ نَبِيْذٍ فَشَرِبَ وَسَقٰى فَضْلَهٗ اُسَامَةَ وَقَالَ
اَحْسَنْتُمْ وَاَجْمَلْتُمْ كَذَا فَاصْنَعُوْا فَلَا نُرِيْدُ تَغْيِيْرَ مَا اَمَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** بکر بن عبداللہ مزنی نے کہا کہ مین ابن عباس کے پاس بیٹہا ہوا تہا کعبہ کے نزدیک کہ
ایک گاؤن کا آدمی آیا اور اُس نے کہا کیا سبب ہے کہ مین تمہاری چچا کی اولاد کو دیکھتا ہون کہ وہ شربت
اور دودہ پلاتے ہین اور تم کہجور کا شربت پلاتے ہو کیا تم نے محتاجی کے سبب سے اسے اختیار کیا ہے
یا بخیلی کی وجہ سے تو ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما نے فرمایا کہ الحمد للہ نہ ہم کو محتاجی ہے نہ بخیلی اصل
وجہ اسکی یہ ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اپنی اونٹنی پر اور اون کے پیچھے اسامہ تہے
اور آپنے پانی مانگا سو ہم ایک پیالہ کہجور کے شربت کا لائے اور آپ نے پیا اور اُس مین سے جو بچا وہ اسامہ
کو پلایا اور آپ نے فرمایا کہ تم نے خوب اچہا کام کیا اور ایسا ہی کیا کرو سو ہم اوسکو بدلنا نہین چاہتے جسکا

حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دے چکے ہین **ف** اس حدیث سے فضیلت پلانے کی ثابت ہوئی اور پلانے
والون کی تعریف نکلی اور آخر مین جو ابن عباس نے فرمایا کہ ہم بدلنا نہین چاہتے الخ اس سے ثابت ہوا اصل
مذہب صحابہ کا کہ وہ نہین چاہتے تھے کہ تغیر کرین کسی امر مین خواہ تغیر صفات کا ہو مثلاً کسی طاعت کے
اعداد یا اوقات یا تعینات مین تغیر کرین یا کسی عبادت کے کامون مین کوئی صفت یا عدد اپنی طرف
سے بڑھا دین یا گھٹا دین کہ یہ سب منجملہ احداث ہین اور یہی مذہب ہے اہل سنت کا اور طریقہ ہے جماعۃ
اصحاب کا اور اس سے رد ہوگئے تمام امور محدثہ اور اوامر و نواہی مبتدعہ دونک المقصود **بَابُ**
الصَّدَقَةِ بِلُحُوْمِ الْهَدَايَا وَجُلُوْدِهَا وَجِلَالِهَا وَلَا يُعْطَى الْجَزَّارُ مِنْهَا شَيْئًا وَجَوَازُ الْاِسْتِنَابَةِ
فِي الْقِيَامِ عَلَيْهَا **قربانیون** کے گوشت اور کھالین اور جھولین صدقہ کر دینے کا بیان اور قصاب
کو اس مین کچھ نہ دینے کا ذکر اور اسکے لیے نائب کرنیکا جواز **عَنْ** عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اَمَرَنِيْ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقُوْمَ عَلٰى بُدْنِهٖ وَاَنْ اَتَصَدَّقَ بِلُحُوْمِهَا وَجُلُوْدِهَا
وَاَجِلَّتِهَا وَاَنْ لَّا اُعْطِيَ الْجَزَّارَ مِنْهَا قَالَ نَحْنُ نُعْطِيْهِ مِنْ عِنْدِنَا **حضرت علی** نے فرمایا کہ
مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ مین آپکے قربانی کی اونٹون پر کھڑا رہون اور اُن کا گوشت
اور کھالین اور جھولین خیرات کر دون اور قصاب کی مزدوری اوس مین سے نہ دون اور حضرت علی نے
فرمایا کہ مزدوری قصاب کی ہم اپنے پاس سے دینگے **عَنْ** عَبْدِ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ
مِثْلَهٗ **وہی** مضمون اس سند سے آیا ہے **عَنْ** عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ فِيْ حَدِيْثِهِمَا اَجْرُ الْجَازِرِ **حضرت علی** رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہی
مضمون مروی ہوا مگر اس مین قصاب کی مزدوری کا ذکر نہین ہے **عَنْ** عَلِيِّ بْنِ
اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهٗ اَنْ يَّقُوْمَ عَلٰى بُدْنِهٖ
وَاَمَرَهٗ اَنْ يَّقْسِمَ بُدْنَهٗ كُلَّهَا لُحُوْمَهَا وَجُلُوْدَهَا وَجِلَالَهَا فِي الْمَسَاكِيْنِ وَلَا يُعْطِيَ فِيْ
جِزَارَتِهَا مِنْهَا شَيْئًا **حضرت علی** بن ابیطالب سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو
حکم دیا کہ کھڑے ہون وہ آپکے قربانی کے اونٹون پر اور حکم دیا کہ سارا گوشت اور جھولین انکی خیرات
کر دین مسکینون کو اور قصاب کی مزدوری اوس مین سے کچھ نہ دین **عَنْ** عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهٗ بِمِثْلِهٖ **وہی مضمون**

ہے **ف** بدنہ کا استعمال اکثر حدیث اور کتب فقہ مین اونٹ پر آتا ہے مگر اہل لغت نے گائے اور
بکری پر بھی اطلاق کیا ہے اور اس حدیث سے کئی مسئلے ثابت ہوئے اول معلوم ہوا کہ قربانی کا لے جانا
مستحب ہے دوسرے اوس کے ذبح اور نحر کے لیے کسی کو نائب کرنا درست ہے تیسرے خود بخود ذبح کرنا
مستحب ہے چوتھے گوشت اور کھال اور جھول سب تقسیم و خیرات کرنا ضرور ہے پانچوین اجرت قصاب
کی اوس مین سے نہ دینا چاہیے چھٹے ثابت ہوئے کہ اجرت قصاب کی حلال اور درست ہے اور مذہب
شافعیہ کا یہ ہے کہ فروخت کرنا کھال کا درست نہین نہ گوشت وغیرہ کا اور نہ اس سے گھر مین نفع
لینا خواہ وہ قربانی واجب ہو یا مستحب اور یہی قول ہے عطا اور نخعی اور مالک اور احمد اور اسحاق
کا اور ابن منذر ابن عمر اور اسحاق اور احمد سے راوی ہین کہ اس مین کچھ حرج نہین کہ کھال اسکی
بیچ ڈالین اور اوسکی قیمت خیرات کر دین اور ابو ثور نے بھی اجازت دی ہے بیچنے کی اور نخعی اور
اوزاعی نے بھی کہا ہے کہ اوس کے عوض مین کچھ مضائقہ نہین اگر چھلنی اور سوپ اور ترازو وغیرہ
خرید لین اور حسن بصری نے کہا ہے کہ اجرت جزار مین کھال دینا روا ہے مگر یہ خلاف سنت ہے اور یہ
قول حسن بصری کا خلاف حدیث ہے اس لیے مردود ہے اور قاضی عیاض نے کہا ہے کہ جھول ڈالنا حاجیون
اونٹ پر ہے اور سنت ہے اور سلف سے مروج ہے اور مالک اور شافعی وغیرہ نے کہا ہے کہ بعد کوہان
چیرنے کے جھول ڈالی جاوے کہ خون مین نہ بھرے اور کہا ہے کہ قیمت جھول کی بھی اونٹ کی حیثیت
کے موافق ہو یعنے جیسی قیمت کا قربانی کا اونٹ ہو اوس کے مناسب جھول بھی ہو جیسے
مثل مشہور ہے شتر بمقدار علم

باب جَوَازِ الْاِشْتِرَاكِ فِي الْهَدْيِ قربانی مین شریک ہونے کا بیان

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ نَحَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ الْبَدَنَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَّالْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ نحر کیا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حدیبیہ کے سال اونٹ سات آدمیون کی طرف سے اور بیل سات آدمیون کی طرف سے **عَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُهِلِّيْنَ بِالْحَجِّ فَاَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَّشْتَرِكَ فِي الْاِبِلِ وَالْبَقَرِ كُلُّ سَبْعَةٍ مِّنَّا فِيْ بَدَنَةٍ **جابر** نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کا احرام

باندھ کر نکلے اور آپ نے ہم کو حکم دیا کہ شریک ہو جاوین اونٹ اور گائے مین سات سات آدمی ہم مین کے عن جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنہما قال اشترکنا مع النبی صلی الله علیہ وسلم فی الحج والعمرۃ کل سبعۃ فی بدنۃ فقال رجل لجابر رضی الله تعالیٰ عنہ ایشترک فی البدنۃ ما یشترک فی الجزور قال ما ھی الا من البدن وحضر جابر حدیبیۃ قال نحرنا یومئذ سبعین بدنۃ اشترکنا کل سبعۃ فی بدنۃ جابر نے کہا شریک ہوئے ہم ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج اور عمرہ مین سات سات آدمی ایک بدنہ مین ایک شخص نے جابر سے کہا کہ کیا بدنہ مین بھی اتنے ہی آدمی شریک ہو سکتے ہین جتنے جزور مین ہوتے ہین تو جابر نے کہا کہ بدنہ اور جزور تو ایک ہی چیز ہے (یعنے دونو اونٹ کو کہتے ہین) اور حاضر ہوئے جابر حدیبیہ مین تو اونہون نے کہا کہ نحر کیا ہمنے ستر اونٹ اور ہر اونٹ مین سات آدمی شریک تھے عن جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنہما یحدث عن حجۃ النبی صلی الله علیہ وسلم قال فامرنا اذا احللنا ان نھدی ویجتمع النفر منا فی الھدیۃ وذلک حین امرھم ان یحلوا من حجھم فی ھذا الحدیث **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ بیان کرتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کا حال تو کہا کہ حکم کیا ہم کو آپ نے کہ جب ہم احرام کھولڈالین تو قربانی کرلین اور چند آدمی ہم مین سے ایک ایک قربانی مین شریک ہو جاوین اور یہ جب ہوا کہ آپ نے حجۃ الوداع مین جب احرام حج کا عمرہ کروا کے کھلوا دیا تھا **ف** ان حدیثون سے شرکت قربانی مین ثابت ہوئی اور اس مین علما کا اختلاف ہے مذہب شافعی یہی ہے کہ شراکت روا ہے خواہ قربانی واجب ہو خواہ مستحب اور برابر ہے کہ بعض شریکون پر واجب ہو اور بعض کی نیت صرف قرب الٰہی ہو اور بعض صرف گوشت کھانے کا ارادہ رکھتے ہون غرض سب کی شراکت درست ہے اور دلیل اون کی یہی حدیثین ہین اور امام احمد اور جمہور اور داؤد ظاہری کا قول ہے کہ شراکت ہدی تطوع مین روا ہے نہ واجب مین اور یہی قول ہے بعض مالکیہ کا اور مالکیہ نے کہا کہ مطلق شراکت روا نہین مگر یہ قول بالکل خلاف احادیث صحیحہ ہے لہذا مسموع نہین اور ابو حنیفہ نے کہا ہے کہ شراکت جب درست ہے کہ سب کی نیت تقرب الی اللہ کی ہو اور نہین تو نہین (یعنے کوئی گوشت کھانے کی نیت اوسمین نہ رکھتا ہو) اور شراکت بکری مین جائز نہین ہے اسمین سب کا اتفاق ہے اور ان حدیثون سے معلوم ہوا کہ اونٹ اور گائے مین سات سات آدمی شریک

ہوسکتی ہین اور ہر ایک جانور اُن مین سے گویا سات بکریون کے برابر ہے یہانتک کہ اگر کسی پر سات قربانیان
ہون تو ایک اونٹ کرنا اُسکو سب کو کافی ہوجاویگا اور جابر کی اخیر روایت سے معلوم ہوا کہ متمتع پر بہی
قربانی واجب ہے اور واجب قربانی مین بہی شراکت درست ہے اور اس سے امام مالک کا قول اور داؤد
ظاہری وغیرہ کا رد ہوگیا اور اسی روایت سے یہہ بھی معلوم ہوا کہ تمتع کی قربانی بعد عمرہ کے ذبح کر ڈالے
اور قبل احرام حج کے اور اس مین اختلاف بہی ہے مگر صحیح یہی ہے کہ بعد عمرہ کے ذبح کرے **عن**
جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما قال کنا نتمتع مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم بالعمرۃ فنذبح البقرۃ عن سبعۃ نشترک فیہا **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالی عنہ
سے مروی ہے کہ ہم تمتع مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مین ایک گائے مین سات آدمی شریک
ہوجاتے تہے **عن** جابر قال ذبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن عائشۃ رضی
اللہ تعالی عنہا بقرۃ یوم النحر **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا کیطرف سے ایک گائے ذبح کی نحر کے دن **عن**
جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما یقول نحر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
عن نسائہ وفی حدیث ابن بکر عن عائشۃ بقرۃ فی حجتہ **ترجمہ** جابر سے وہی مضمون مروی
ہوا کہ آپنے اپنی سب بیبیون کیطرف سے اور ابن بکر کی روایت مین ہے کہ حضرت عائشہ کیطرف سے ایک گائے ذبح
کی اپنے حج مین **باب** استحباب نحر الابل قیاما معقولۃ اونٹ کو کہڑے رکہہ کر نحر کرنے
کا بیان **عن** زیاد بن جبیر ان ابن عمر اتی علی رجل وہو ینحر بدنتہ بارکۃ
فقال ابعثہا قیاما مقیدۃ سنۃ نبیکم صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** زیاد رضی
اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ عبد اللہ بن عمر نے ایک شخص کو دیکہا کہ وہ اونٹ کو بٹہا کر نحر کرتا ہے تو کہا کہ اوسکو
اٹہالو اور پیر باندہ دو اور نحر کرو یہ سنت ہے تمہارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی **فائدہ** اس سے
معلوم ہوا کہ اونٹ کو بایان پیر اوس کے آگے کا باندہ کر کہڑا کرکے نحر کرنا سنت ہے کہ وہ تین پیرون پر کہڑا
ہو اور بقر اور بکری کو لٹا کر ذبح کرنا چاہیے اور تین پیر گائے کے بہی باندہ دینا چاہیے اور ایک داہنا
کہلا رہے اور یہی مذہب شافعی علیہ الرحمۃ کا ہے کہ اونٹ کو کہڑے کرکے نحر کرین اور مالک اور احمد اور
جمہور کا اور ابو حنیفہ اور ثوری کے نزدیک کہڑے بیٹہے دونو برابر ہے اور یہ خلاف احادیث ہے لہذا مردود ہے

باب استحباب بعث الھدی الی الحرم لمن لا یرید الذھاب بنفسہ واستحباب تقلیدہ وفتل القلائد وان باعثہ لا یصیر محرما ولا یحرم علیہ شیء بسبب ذٰلک
قربانی کے حرم میں بھیجنے کا بیان **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یھدی من المدینۃ فافتل قلائد ھدیہ ثم لا یجتنب شیئا مما یجتنب المحرم **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سے قربانی روانہ کر دیتے تھے اور میں اون کے گلون کے ہار بٹ دیا کرتی تھی۔ پھر وہ کسی چیز سے پرہیز نہیں کیا کرتے تھے جیسے محرم پرہیز کیا کرتا ہے **عن** ابن شھاب بھذا الاسناد مثلہ **ترجمہ** ابن شہاب سے وہی مضمون مروی ہوا **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھا قالت کانی انظر الی انا افتل قلائد ھدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنحوہ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہین کہ میں اپنے آپ کو دیکھتی ہوں کہ میں بٹا کرتی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانیوں کے ہار آگے وہی مضمون ہے جو اوپر گذرا **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھا تقول کنت افتل قلائد ھدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدی ھاتین ثم لا یعتزل شیئا ولا یترکہ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہین کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانیوں کے ہار بٹا کرتی تھی اپنے ہاتھوں سے پھر آپ کوئی چیز نہ چھوڑتے تھے **عن** عائشۃ قالت فتلت قلائد بدن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدی ثم اشعرھا وقلدھا ثم بعث بھا الی البیت واقام بالمدینۃ فما حرم علیہ شیء کان لہ حلا **ترجمہ** وہی مضمون ہے **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یبعث بالھدی افتل قلائدھا بیدی ثم لا یمسک عن شیء لا یمسک عنہ الحلال **ترجمہ** وہی مضمون ہے **عن** ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنھا قالت انا فتلت تلک القلائد من عھن کان عندنا فاصبح فینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حلالا یاتی ما یاتی الحلال من اھلہ ویاتی ما یاتی الرجل من اھلہ **ترجمہ** ام المؤمنین رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے فرمایا کہ مین نے ہار بٹے ہین اون سے جو رنگی ہوئی تھی ہمارے پاس اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان حلال

رہے یعنے قربانی بہیجکر اور اپنی بی بیون سے صحبت کرتے تہے جیسے حلال لوگ کرتے ہین (یعنے جنکو احرام نہین ہوتا) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُنِي أَفْتِلُ الْقَلَائِدَ لِهَدْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْغَنَمِ فَيَبْعَثُ بِهِ ثُمَّ يُقِيْمُ فِيْنَا حَلَالًا **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہین کہ مین اپنے کو دیکہہ چکی ہون کہ بٹتی تہی ہار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانی کی بکریون کے لیے اور آپ اونکو بہیجکر پہر حلال رہتے تہے (یعنے محرم نہ ہوتے تہے) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ رُبَّمَا فَتَلْتُ الْقَلَائِدَ لِهَدْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُقَلِّدُ هَدْيَهُ ثُمَّ يَبْعَثُ بِهِ ثُمَّ يُقِيْمُ لَا يَجْتَنِبُ شَيْئًا مِمَّا يَجْتَنِبُ الْمُحْرِمُ وہی مضمون ہے عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ أَهْدٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً إِلَى الْبَيْتِ غَنَمًا فَقَلَّدَهَا **جناب** عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار بکریان بہیجین بیت اللہ کو اور اون کے گلے مین ہار ڈالا عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ كُنَّا نُقَلِّدُ الشَّاءَ فَنُرْسِلُ بِهَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَالٌ لَمْ يَحْرُمْ عَنْهُ شَيْءٌ **ترجمہ** اوپر کی روایتون سے معلوم ہوگا عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ ابْنَ زِيَادٍ كَتَبَ إِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ مَنْ أَهْدٰى هَدْيًا حَرُمَ عَلَيْهِ مَا يَحْرُمُ عَلَى الْحَاجِّ حَتّٰى يُنْحَرَ الْهَدْيُ وَقَدْ بَعَثْتُ بِهَدْيِي فَاكْتُبِي إِلَيَّ بِأَمْرِكِ قَالَتْ عَمْرَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا لَيْسَ كَمَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا أَنَا فَتَلْتُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ ثُمَّ قَلَّدَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ ثُمَّ بَعَثَ بِهَا مَعَ أَبِي فَلَمْ يَحْرُمْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ أَحَلَّهُ اللّٰهُ لَهُ حَتّٰى نُحِرَ الْهَدْيُ **عمرہ** عبدالرحمن کی بیٹی نے کہا کہ ابن زیاد نے جناب عائشہ صدیقہ کو لکھا کہ عبد اللہ بن عباس کہتے ہین کہ جسنے قربانی بہیجی اوسپر حرام ہوچکین وہ چیزین جو حاجی پر حرام ہوتی ہین جب تک کہ قربانی ذبح نہ ہو اور مین نے قربانی روانہ کی ہے سو جو حکم ہو مجہے لکہو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا نے کہا کہ ابن عباس نے جیسا کہا ویسا نہین ہے مین نے خود بٹے ہین ہار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانیون کے اور آپنے اون کے

گلے مین ڈالکر میرے باپ کے ساتھ قربانی روانہ کردی اور کوئی چیز آپ پر حرام نہوئی اوسکے ذبح تک جو اللہ تعالی نے آپ پر حلال کی تھی عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا وَهِيَ مِنْ وَرَاءِ الْحِجَابِ تُصَفِّقُ وَتَقُولُ كُنْتُ أَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ بِيَدَيَّ ثُمَّ يَبْعَثُ بِهَا وَمَا يُمْسِكُ عَنْ شَيْءٍ مِمَّا يُمْسِكُ عَنْهُ الْمُحْرِمُ حَتّٰى يُنْحَرَ هَدْيُهُ ترجمہ مسروق نے کہا کہ مین نے جناب عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا کو سُنا کہ وہ پردے کی آڑ مین دستک دیتی تھین اور فرماتی تھین کہ مین بٹا کرتی تھی ہار قربانی کے اپنے ہاتھون سے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونکو روانہ کردیتے تھے اور پھر اوس کے ذبح تک کسی چیز سے پرہیز نکرتے تھے عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا بِمِثْلِهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وہی مضمون اسی سند سے بھی مروی ہوا ف ان سب روایتون سے کئی مسئلے معلوم ہوگئے ا قربانی بھیجنا حرم مین مستحب ہے دوسرے جو خود نہ جا سکے دوسرے کے ہاتھ روانہ کردے تیسرے قربانی کے گلے مین ہار ڈالنا کو ہان چیرنا مستحب ہے چوتھے ہار ڈالنا بکری اور اونٹ اور گائے سب مین مستحب ہے پانچوین ہار بٹنا مستحب ہے چھٹے جو قربانی روانہ کرے محرم نہین ہوتا کافہ علما کے نزدیک اور یہی مذہب صحیح ہے اور جس نے خلاف کیا اُسکا قول بسبب مخالفت حدیث کے مسموع نہین ساتوین مالک اور ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہار ڈالنا صرف اونٹ اور گائے مین مستحب ہے اور یہ تخصیص بھی حضرت عائشہ کی روایت سے باطل ہے کہ اوس مین بکری بھی مذکور ہے آٹھوین اور ابن زیاد جو اوپر کی روایت مین وارد ہوا ہے یہ غلطی ہے صحیح زیاد بن ابی سفیان ہے اور ایسا ہی بخاری اور موطا اور سنن ابی داؤد وغیرہ مین ہے اور ابن زیاد نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کا زمانہ نہین پایا (نووی)

باب جَوَازِ رُكُوبِ الْبَدَنَةِ الْمُهْدَاةِ لِمَنِ احْتَاجَ إِلَيْهَا قربانی کے اونٹ پر بوقت ضرورت سوار ہونا روا ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً فَقَالَ ارْكَبْهَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهَا بَدَنَةٌ فَقَالَ ارْكَبْهَا وَيْلَكَ فِي الثَّانِيَةِ أَوْ فِي الثَّالِثَةِ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ قربانی کا اونٹ کھینچ رہا ہے آپ نے فرمایا اسپر سوار ہوجا اوسنے عرض کی قربانی

کاہے پہر فرمایا اوس نے پہر وہی عرض کی آپنے تیسری یا دوسری بار فرمایا خرابی ہو تیری سوار ہو جا۔
ف اس سے معلوم ہوا کہ ضرورت کے وقت اوسپر سوار ہونا روا ہے اور شافعی کے نزدیک بغیر ضرورت
روا نہین اور اس طرح سوار ہووے کہ اتنی تکلیف نہ ہو یعنے جانور کو اور یہی مقولہ ہے مالک اور ایک
جماعت کا اور دوسری روایت مالک کی اور قول احمد و اسحق کا یہ ہے کہ بغیر ضرورت بہی روا ہے اور
اہل ظاہر کا مذہب بہی یہی ہے اور یہ حدیث انکی دلیل ہے اور ابو حنیفہ کا قول ہے کہ نہایت مجبوری کے
وقت روا ہے عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ بَيْنَا رَجُلٌ يَسُوْقُ بَدَنَةً
مُقَلَّدَةً ابی الزناد کی روایت مین بہی وہی مضمون ہے اور اس مین ہے کہ اس اونٹ کے گلے
مین ہار بہی تہا عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ بَيْنَا رَجُلٌ يَسُوْقُ بَدَنَةً مُقَلَّدَةً قَالَ لَهٗ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلَكَ ارْكَبْهَا فَقَالَ بَدَنَةٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَيْلَكَ ارْكَبْهَا
وَيْلَكَ ارْكَبْهَا ترجمہ ابو ہریرہ نے کئی حدیثین روایت کین اون مین یہ بہی تہی کہ ایک شخص ایک
اونٹ کو کہینچ رہا تہا جو اونٹ مقلد تہا یعنے اوسکے گلے مین ہار پڑا ہوا تہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا خرابی ہو تیری اسپر سوار ہولے خرابی ہے تیری اوس نے عرض کی یا رسول اللہ یہ قربانی کا
ہے آپنے پہر فرمایا سوار ہولے خرابی ہے تیری لطیفہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مقلد ہونا جانوروں
کا کام ہے اور حضرت نے اور صحابہ نے جو مقلد بنایا تو جانوروں کو بنایا اور وہ عاملان حدیث کی سواری
مین بس آئے ہے اون لوگون پر جو آدمی کی صورت ہو کر مقلد بننا چاہتے ہین عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ
اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ يَسُوْقُ بَدَنَةً فَقَالَ
ارْكَبْهَا فَقَالَ اِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا وہی مضمون ہے عَنْ
اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ يَقُوْلُ مُرَّ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَدَنَةٍ فَذَكَرَ
بِمِثْلِهٖ مضمون مثل روایت سابق ہے عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی
عَنْهُمَا سُئِلَ عَنْ رُكُوْبِ الْهَدْیِ فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ارْكَبْهَا
بِالْمَعْرُوْفِ اِذَا اُلْجِئْتَ اِلَيْهَا حَتّٰی تَجِدَ ظَهْرًا ترجمہ جابر رضی اللہ تعالے عنہ سے کسی نے
قربانی کے اونٹ پر سوار ہونیکو پوچہا تو اونہون نے کہا کہ مین نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے

کہ اوسپر ایسی طرح سوار ہو کہ تکلیف نہ دو اور جب تجھے ضرورت ہو اور سواری نہ ملے **عن** ابی الزبیر قال سالت جابرا رضی اللہ تعالی عنہ عن رکوب الھدی قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول ارکبھا بالمعروف حتی تجد ظھرا **وہی مضمون ہے باب** ما یفعل بالھدی اذا عطب فی الطریق **جب** قربانی کا جانور راہ مین چل نہ سکے تو کیا کرے **عن** موسی بن سلمۃ الھذلی قال انطلقت انا وسنان بن سلمۃ معتمرین قال وانطلق سنان معہ ببدنۃ یسوقھا فازحفت علیہ بالطریق نعیی بشانھا ان ھی ابدعت کیف یاتی بھا فقال لئن قدمت البلد لاستحفین عن ذلک قال اضحیت فلما نزلت البطحاء قال انطلق الی ابن عباس رضی اللہ تعالی عنھما نتحدث الیہ قال فذکر لہ شان بدنتہ فقال علی الخبیر سقطت بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بستۃ عشر بدنۃ مع رجل وامرہ فیھا قال مضی ثم رجع فقال یا رسول اللہ کیف اصنع بما ابدع علی منھا قال انحرھا ثم اصبغ نعلیھا فی دمھا ثم اجعلہ علی صفحتھا ولا تاکل منھا انت ولا احد من اھل رفقتک **ترجمہ** موسی بن سلمہ نے کہا مین اور سنان دونون عمرے کو چلے اور سنان کے ساتھہ ایک قربانی کا اونٹ تھا کہ اوسے کھینچتے تھے اور وہ راہ مین تھک گیا اور یہ اوسکا حال دیکھہ کر عاجز ہوئے کہ اگر یہ بالکل رہ گیا تو اوسی کیونکر لاؤن گا اور کہنے لگے کہ اگر مین بلدہ پہونچا تو اسکا حکم بخوبی دریافت کرون گا پھر اتنے مین پہر دن چڑھا اور ہم بطحا مین اوترے اور سنان نے مجھسے کہا کہ ہمارے ساتھہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس چلو کہ ان سے ذکر کرین غرض ان سے جاکر ذکر کیا اونھون نے کہا تمنے خبر دار شخص کو پایا اب سنو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سولہ اونٹ ایک شخص کے ساتھہ روانہ کیے اور وہ چلا پھر لوٹ آیا اور پوچھا کہ یا رسول اللہ اگر ان مین سے کوئی تھک جاوے تو کیا کرون آپ نے فرمایا کہ اوسی نحر کردو اور اوسکے گلے کی جوتیان (جو ہار مین لٹکائی ہین تاکہ معلوم ہو کہ یہ قربانی کا جانور ہے) اوسکے خون مین رنگ کر اوس کی کوہان مین چھاپا مارو اور اوس مین نہ تم کھاؤ نہ تمہارا کوئی رفیق **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث بثمان عشرۃ بدنۃ مع رجل ثم ذکرہ بمثل حدیث عبد الوارث

ولم یذکر اوّل الحدیث ابن عباس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹون کے روانہ
کرنیکا مضمون ہے مگر اس مین اٹھارہ اونٹ مذکور ہے اور باقی مضمون وہی ہے اور اول کا قصہ سنان
وغیرہ کا اس مین نہین ہے **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما ان ذؤیبا ابا قبیصۃ
رضی اللہ تعالی عنہ حدثہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یبعث معہ
بالبدن ثم یقول ان عطب منہا شیء فخشیت علیہ موتا فانحرہا ثم اغمس
نعلہا فی دمہا ثم اضرب بہ صفحتہا ولا تطعمہا انت ولا احد من اہل رفقتک
ترجمہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے ذؤیب نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے میرے ساتھ قربانی کی اونٹ روانہ کیے اور فرمایا کہ اگر کوئی ان مین سے تھک جاوے اور مرنیکا
ڈر ہو تو اسکو نحر کرنا اور اوسکی جوتیان خون مین ڈبوکر اوسکی کوہان مین چھاپا مار دینا اور نہ تم
کھانا اور نہ تمہارا کوئی رفیق **ف** صاحب قربانی راہ مین تھک جاوے تو حکم اسکا یہی ہے جو
مذکور ہوا اور اسکا کھانا صاحب قربانی اور اوسکے ساتھ والون کو حرام ہے خواہ وہ اوسکے شامل
ہون کھانے پینے مین یا جدا ہون اور امام شافعی کے نزدیک اگر وہ قربانی نفل کی ہے تو کھانا
کھلانا اور بیچنا وغیرہ اسکا سب روا ہے اور اگر ہدی نذر کی ہے تو اوسکو ذبح کرنا اور چھوڑ دینا اگر
ذبح نہ کیا اور وہ مرگئی تو اسکا بدل واجب ہے اور گوشت اسکا امرا کو روا نہین مطلقا سوا مساکین
کے اور مساکین بھی وہ جو اس قربانی والے قافلہ مین نہ ہو جمہور کا قول یہی ہے اور اسکے ضائع
ہونیکا حذف اس وجہ سے نہین کہ قافلہ پے درپے آتے ہین دوسرا قافلہ آویگا اوسی کھانے گا

باب وجوب الطواف الوداع وسقوطہ عن الحائض طواف وداع کا بیان اور حائضہ سے
اسکے ساقط ہونیکا بیان **عن** ابن عباس رض قال کان الناس ینصرفون فی کل وجہ
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ینفرن احد حتی یکون اخر عہدہ
بالبیت قال زہیر ینصرفون کل وجہ ولم یقل فی **ترجمہ** ابن عباس نے کہا کہ لوگ
اودہر اودہر چل پہرے تھے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شخص کوچ نکرے
جبتک چلتی وقت طواف نہ کرلے بیت اللہ کا زہیر کی روایت مین فی کا لفظ نہین **عن**
ابن عباس قال امر الناس ان یکون اخر عہدہم بالبیت الا انہ خفف عن

لِلْمَرْأَةِ الْحَائِضِ **ترجمہ** ابن عباس نے کہا کہ لوگوں کو حکم ہوا ہے کہ اخیر میں بیت اللہ کے پاس سے ہو کر جاویں (یعنے طواف کر کے) اور حائضہ پر تخفیف ہو گئی (یعنے طواف وداع معاف ہے) **ف** اس سے معلوم ہوا کہ طواف وداع واجب ہے اور اگر اس کو ترک کر دے تو دم لازم آتا ہے اور یہی صحیح مذہب ہے شافعیہ کا اور اکثر علماء کا۔ اور یہی قول ہے حسن بصری اور حکم اور حماد اور ثوری اور ابو حنیفہ اور احمد اور اسحاق اور ابو ثور کا اور مالک اور داؤد اور ابن منذر نے کہا کہ وہ سنت ہے اوسکی ترک سے کچھ لازم نہیں آتا اور مجاہد سے دونوں روایتیں آئی ہیں اور حائضہ عورت کو معاف ہے **عن** طاؤس قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا اِذْ قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ تُفْتِيْ اَنْ تَصْدُرَ الْحَائِضُ قَبْلَ اَنْ يَكُوْنَ اٰخِرُ عَهْدِهَا بِالْبَيْتِ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا اِمَّا لَا فَسَلْ فُلَانَةَ الْاَنْصَارِيَّةَ هَلْ اَمَرَهَا بِذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَرَجَعَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَضْحَكُ وَهُوَ يَقُوْلُ مَا اَرَاكَ اِلَّا قَدْ صَدَقْتَ **طاؤس** نے کہا کہ میں ابن عباس کے ساتھ تھا اور زید بن ثابت فتوی دیتے تھے کہ حائضہ عورت نکلنے سے پیشتر گویا حیض کے پہلے طواف رخصت کرے سو ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما نے کہا کہ اگر تم نہیں مانتے ہو تو فلانی انصار کی بی بی سے پوچھو کہ آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسکا حکم دیا ہے یا نہیں سو زید بن ثابت ابن عباس کے پاس لوٹ کر آئے اور بولے کہ میں جانتا ہوں کہ آپ ہی سچ کہتے تھے **ف** غرض یہ کہ ضرور نہیں کہ پہلے سے طواف کر رکھے قبل چلنے کے کہ شاید چلتے وقت حیض آجاوے بلکہ حکم یہ ہے کہ چلتے وقت اگر حیض نہ ہو طواف کرے اور ہو تو معاف ہے **عن** اَبِيْ سَلَمَةَ وَعُرْوَةَ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ حَاضَتْ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا بَعْدَ مَا اَفَاضَتْ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا فَذَكَرْتُ حَيْضَتَهَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صلعم فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم اَحَابِسَتُنَا هِيَ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا قَدْ كَانَتْ اَفَاضَتْ وَطَافَتْ بِالْبَيْتِ ثُمَّ حَاضَتْ بَعْدَ الْاِفَاضَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْتَنْفِرْ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ صفیہ کو حیض آگیا اور میں نے جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی تو آپ نے فرمایا کہ ہم کو روکنے والی ہے

میں نے عرض کی کہ وہ طواف افاضہ کر چکی ہیں تب حائضہ ہوئی ہیں آپ نے فرمایا تو کوچ کریں ۔
عن ابن شہاب بھذا الاسناد قالت طمثت صفیۃ بنت حیی رضی اللہ تعالیٰ عنہا
زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی حجۃ الوداع بعد ما افاضت طاھرا بمثل حدیث
اللیث مضمون وہی ہے عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا انھا ذکرت لرسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان صفیۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قد حاضت بمعنی حدیث
الزھری ترجمہ وہی مضمون ہے عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کنا
نتخوف ان تحیض صفیۃ قبل ان تفیض قالت فجاءنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم فقال احابستنا صفیۃ قلنا قد افاضت قال فلا اذا وہی مضمون جو اوپر ہو چکا
عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا انھا قالت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا
رسول اللہ ان صفیۃ بنت حیی رضی اللہ تعالیٰ عنہا قد حاضت فقال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لعلھا تحبسنا الم تکن طافت معکن بالبیت قالوا بلی قال
فاخرجن ترجمہ وہی مضمون ہے صفیہ کا عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اراد من صفیۃ بعض ما یرید الرجل من اھلہ
فقالوا انھا حائض یا رسول اللہ قال انھا لحابستنا قالوا یا رسول اللہ انھا قد زارت
یوم النحر قال فلتنفر معکم ترجمہ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارادہ ہوا جو مرد کو اپنی بی بی سے ہوتا ہے تو عرض ہوئی کہ وہ
حائض ہیں آپ نے فرمایا تو ہم کو روکا چاہتی ہیں عرض کی کہ وہ نحر کے دن طواف افاضہ کر چکی ہیں
تب فرمایا تمہارے ساتھ کوچ کریں عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت لما اراد
النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان ینفر اذا صفیۃ علی باب خبائھا کئیبۃ حزینۃ
فقال عقری حلقی انک لحابستنا ثم قال لھا اکنت افضت یوم النحر قالت نعم
قال فانفری ترجمہ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ جب حضرت نے
کوچ کا ارادہ کیا صفیہ اپنے خیمہ کے دروازے پر غمگین اور اداس تھیں آپ نے فرمایا بانجھیں سر
مونڈیاں کیا ہم کو روکتی ہیں پھر ان سے فرمایا کیا تم نحر کے دن طواف افاضہ کیا ہے انہوں نے

عرض کی جی ہاں آپ نے فرمایا چلو یعنے طواف وداع معاف ہوا **عن** الاسود عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحو حدیث الحکم غیر انہما لا یذکران کئیبۃ حزینۃ مضمون وہی ہے مگر اس مین غمگین اوداس کا لفظ نہین **ف** ان روایتون سے معلوم ہوا کہ طواف وداع تو حائضہ کو معاف ہی اور طواف افاضہ رکن ہے کہ بغیر اوس کے ادا کیے حائضہ روانہ نہین ہوسکتی اور اگر وہ اپنے وطن چلی گئی بغیر طواف افاضہ کے تو محرمہ رہے گی اور معلوم ہوا کہ طواف افاضہ کو طواف زیارت بھی کہنا روا ہے اور مالک نے کہا ہے کہ مکروہ ہے مگر اون کی کوئی دلیل معتبر نہین۔

باب استحباب دخول الکعبۃ کعبہ کے اندر جانا مستحب ہے **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل الکعبۃ ھو واسامۃ وبلال وعثمان بن طلحۃ الحجبی رضی اللہ تعالیٰ عنہم فاغلقھا علیہ ثم مکث فیھا قال ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فسألت بلالا حین خرج ما صنع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال جعل عمودین عن یسارہ وعمودا عن یمینہ وثلاثۃ اعمدۃ وراءہ وکان البیت یومئذ علی ستۃ اعمدۃ ثم صلی **ترجمہ** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اسامہ اور بلال اور عثمان بن طلحہ داخل ہوے کعبہ مین اور دروازہ بند کر لیا اور آپ ٹھیرے پھر ابن عمر نے بلال سے پوچھا جب نکلے کہ کیا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو انہون نے کہا کہ تین کھمبے اپنے بائین کیے اور ایک داہنے اور تین پیچھے اور کعبہ کے اندر ان دنون چھہ کھمبے تھے پھر نماز پڑھی **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الفتح فنزل بفناء الکعبۃ وارسل الی عثمان بن طلحۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فجاء بالمفتح ففتح الباب ثم قال دخل النبی صلی اللہ علیہ وسلم وبلال واسامۃ بن زید وعثمان بن طلحۃ رضی اللہ عنہم وامر بالباب فاغلق فلبثوا فیہ ملیا ثم فتح الباب فقال عبد اللہ فبادرت الناس فتلقیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خارجا وبلال علی اثرہ فقلت لبلال ھل صلی فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم قلت این قال بین العمودین تلقاء وجھہ قال ونسیت ان اسالہ کم صلی **ترجمہ** حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی

اسد علیہ وسلم آئے فتح مکہ کے دن اور کعبہ کے میدان مین اوترے اور عثمان بن طلحہ کے پاس کہلا بہیجا اور
وہ کنجی لائے اور دروازہ کھولا اور آپ اور بلال اور اسامہ اور عثمان بن طلحہ اندر گئے اور دروازے کو
حکم دیا کہ بند کر دیا اور تہوڑی دیر ٹھیرے پہر دروازہ کہولا سو مین سب لوگون سے پہلے آپ سے ملا کعبے
باہر اور بلال آپ کے پیچہے تہے سو بلال سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہی اونہون نے کہا
ہان مین نے کہا کہان انہون نے کہا کہ دو کھمبون کے بیچ مین اپنے موںھ کے سامنے اور مین بہول گیا کہ
پوچہون کتنی پڑہی عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ أَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ عَلٰى نَاقَةٍ لِأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ حَتّٰى أَنَاخَ بِفِنَاءِ الْكَعْبَةِ ثُمَّ دَعَا
عُثْمَانَ بْنَ طَلْحَةَ فَقَالَ ائْتِنِيْ بِالْمِفْتَاحِ فَذَهَبَ إِلٰى أُمِّهِ فَأَبَتْ أَنْ تُعْطِيَهُ فَقَالَ وَاللّٰهِ
لَتُعْطِيَنَّهُ أَوْ لَيَخْرُجَنَّ هٰذَا السَّيْفُ مِنْ صُلْبِيْ قَالَ فَأَعْطَتْهُ إِيَّاهُ فَجَاءَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَفَعَهُ إِلَيْهِ فَفَتَحَ الْبَابَ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ ترجمہ
عبد اسد بن عمر رضی اسد تعالی عنہما نے کہا کہ رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم جس سال مکہ فتح ہوا اسامہ کی اونٹنی
پر سوار کعبے کے آنگن مین آئے اور اونٹنی کو بٹہایا اور عثمان کو بلایا اور فرمایا کنجی لاؤ وہ اپنی مان کے پاس گئے
اور انہون نے نہ دی پہر عثمان نے کہا کہ تم کنجی دیدو نہین تو یہ تلوار میری پیٹھ سے پار ہو جاوے گی تب دی
اور وہ لیکر حضرت پاس حاضر ہوئے اور آپ کو دی آپ نے دروازہ کہولا آگے وہی مضمون ہے جو اوپر گذرا
حماد کی روایت مین عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ وَمَعَهُ أُسَامَةُ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ فَأَجَافُوْا
عَلَيْهِمُ الْبَابَ طَوِيْلًا ثُمَّ فُتِحَ فَكُنْتُ أَوَّلَ مَنْ دَخَلَ فَلَقِيْتُ بِلَالًا فَقُلْتُ أَيْنَ صَلّٰى رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَ الْعَمُوْدَيْنِ الْمُقَدَّمَيْنِ فَنَسِيْتُ أَنْ أَسْأَلَهُ كَمْ صَلّٰى
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ عبد اسد بن عمر رضی اسد تعالے عنہما نے کہا کہ جناب رسول
خدا صلی اسد علیہ وسلم کعبہ مین گئے اور اسامہ اور بلال اور عثمان آپ کے ساتھ تہے اور لوگون نے آپکے
جانے کے بعد دروازہ بند کر لیا بڑی دیر تک پہر دروازہ کہولا سب کے پہلے مین اندر گیا اور مین بلال
سے ملا اور کہا کہ کہان نماز پڑہی رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے اونہون نے کہا دو کھمبون کے بیچ میں
جو آگے ہین اور مین بہولا کہ اون سے یہ نہ پوچہا کہ کتنی نماز پڑہی عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ انْتَهٰى إِلَى

الکعبۃ وقد دخلھا النبی صلی اللہ علیہ وسلم وبلال واسامۃ رضی اللہ تعالی عنھما
واجاف علیھم عثمان بن طلحۃ رضی اللہ تعالی عنہ الباب قال فمکثوا فیہ ملیا
ثم فتح الباب فخرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ورقیت الدرجۃ فدخلت البیت فقلت
این صلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالوا ھھنا قال ونسیت ان اسالھم کم صلی
ترجمہ وہی مضمون ہے **عن** سالم عن ابیہ رضی اللہ تعالی عنہ انہ قال دخل رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البیت ھو واسامۃ بن زید وبلال وعثمان بن طلحۃ رضی
اللہ تعالی عنھم فاغلقوا علیھم فلما فتحوا کنت فی اول من ولج فلقیت بلالا
فسالتہ ھل صلی فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم صلی بین العمودین
الیمانیین **ترجمہ** وہی مضمون ہے پر اس مین اتنا ہے کہ راوی نے کہا نماز پڑہی آپ نے یمانی دو کہمبون
کے بیچ مین **عن** سالم بن عبد اللہ عن ابیہ رضی اللہ تعالی عنہ قال رایت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل الکعبۃ ھو واسامۃ بن زید وبلال وعثمان بن طلحۃ رضی
اللہ تعالی عنھم ولم یدخلھا معھم احد ثم اغلقت علیھم قال عبد اللہ بن
عمر رضی اللہ تعالی عنھما فاخبرنی بلال او عثمان بن طلحۃ رضی اللہ تعالی عنھما
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی فی جوف الکعبۃ بین العمودین الیمانیین
سالم بن عبد اللہ نے اپنے باپ سے روایت کی کہ اونہون نے کہا مین نے دیکہا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کو کعبہ مین گئے اور اسامہ اور بلال اور عثمان بہی اور کوئی اون کے ساتہہ نہ گیا پہر
دروازہ بند کر دیا عبد اللہ نے کہا کہ خبر دی مجہے بلال نے یا عثمان نے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے نماز پڑہی کعبے کے اندر دو یمانی کہمبون کے بیچ مین **عن** ابن جریج قال قلت لعطاء اسمعت
ابن عباس یقول انما امرتم بالطواف ولم تؤمروا بدخولہ قال لم یکن ینھی عن دخولہ
ولکنی سمعتہ یقول اخبرنی اسامۃ بن زید رضی اللہ تعالی عنہ ان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم لما دخل البیت دعا فی نواحیہ کلھا ولم یصل فیہ حتی خرج فلما خرج
رکع فی قبل البیت رکعتین وقال ھذہ القبلۃ قلت لہ ما نواحیھا افی زوایاھا قال
بل فی کل قبلۃ من البیت **ابن جریج** نے کہا کہ مین نے عطا سے کہا کہ تم نے سنا ہے ابن عباس رضی

کہ وہ فرماتے تھے کہ تم کو حکم ہوا ہے طواف کا اور نہین حکم ہوا ہے کعبہ کے اندر جانیکا کہا عطا نے کہ وہ منع نہین
کرتے تھے اوس کے اندر جانے سے مگر مین نے اونکو سنا کہ کہتے تھے خبر دی مجھکو اسامہ بن زید نے کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم جب داخل ہوئے کعبہ مین تو ہر طرف اُس مین دعا کی اور نماز نہین پڑہی پہر جب نکلے تو دو
رکعت پڑہی قبلہ کے آگے اور فرمایا کہ یہی قبلہ ہے مین نے اون سے کہا کہ کیا حکم ہے اوس کے کنارون
کا اور کیا حکم ہے اوسکی کونون مین نماز کا تو اُنہون نے کہا ہر طرف بیت اللہ شریف کے قبلہ ہے ۔

فائدہ یہی قبلہ ہے یعنے قیامت تک اسی کیطرف نماز ہو گی اور یہہ منسوخ نہ ہو گا جیسے بیت المقدس
کیطرف نماز پڑہنا منسوخ ہو چکا یا یہ مراد ہے کہ آپنے گویا امام کا کھڑا ہونا سکہا دیا کہ امام کو مسنون یہی
ہے کہ کعبہ کے سامنے کھڑا ہو اور اوسکے کونون اور کنارون مین نہ کھڑا ہو اگرچہ نماز ہر طرف روا ہے
مگر امام کی وہی جگہہ مسنون ہو یا یہ مطلب ہے کہ قبلہ یہی کعبہ ہے نہ ساری مسجد جو اوسکی گردنی ہے

فائدہ اور ان سب روایتون مین محدثین نے بلال کی روایت سے تمسک کیا ہے جس مین کعبہ کے اندر نماز
کا ذکر ہے اور اسامہ کی روایت سے تمسک نہین کیا اسلیے کہ بلال نے ایک امر زائد ثابت کیا اور مثبت مقدم
ہے نافی پر اسلیے اسکو ترجیح ہوئی اور نماز سے مراد یہی نماز معہود ہے جسمین رکوع اور سجدہ ہوتا ہے
اور اسی لیے ابن عمر نے کہا کہ مین بہول گیا کہ اون سے پوچہون کتنی نماز پڑہی یعنے کتنی رکعات اور
اسامہ کے نہ دیکہنے کا سبب شاید یہ ہو کہ یہ اور گوشہ مین ہون اور دعا مین مشغول ہون اور حضرت سے دور
ہون بخلاف بلال کے کہ وہ جناب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قریب ہون اور دروازہ بند ہونے سے اندہیرا
بہی ہو اور نماز آپ کی دو مان ہلکی ہو اور علماء کا اختلاف ہے کعبہ کے اندر نماز ادا کرنے مین بعضون نے کہا
ہے کہ جب کسی دیوار کی جانب یا دروازہ کی جانب ادا کرے اور دروازہ بند ہو تو نماز روا ہے خواہ نفل
ہو خواہ فرض اور یہ قول ہے شافعی اور ثوری اور ابو حنیفہ اور جمہور اور احمد کا اور مالک نے کہا کہ
نفل مطلق صحیح ہے اور فرض اور وتر اور سنتین فجر کی اور دو رکعتین طواف کی جائز نہین اور بعض
اہل ظاہر اور اصبغ مالکی کا قول ہے کہ کوئی نماز اوسمین صحیح نہین نہ نفل نہ فرض اور جمہور کی دلیل یہی
روایات بلال رضی اللہ عنہ کی ہین اور جب نفل روا ہوا تو جائز ہے کہ فرض بہی روا ہو پس مذہب جمہور
قوی ہے اور عثمان بن طلحہ سے آپ نے کنجی لی اور پہر بنی طلحہ کے سپرد کی اور فرمایا کہ ہمیشہ تمہارے ہی
پاس رہیگی غرض سدانت کعبہ کی اونہی کے خاندان مین ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ

سے اور جب تک ان مین کوئی لائق اور قابل ہو دوسرے کو دینا روا نہین اور آپکے اندر جانے کے بعد
کعبہ کا دروازہ بند کر دیا کہ ہجوم خلائق نہ ہو اور آپ کا دل مطمئن اور بخاطر تسکین مین رہے **عن**
ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ وَفِيْهَا سِتُّ
سَوَارٍ فَقَامَ عِنْدَ كُلِّ سَارِيَةٍ فَدَعَا وَلَمْ يُصَلِّ **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما
نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے کعبہ مین اور اوس مین چھ کھمبے تھے سو ہر کھمبے کے پاس کھڑے
ہو کر دعا کی اور نماز نہین پڑھی **ف** ان کی روایت نماز نہ پڑھنے کی باب مین کیونکر مقبول
ہو سکتی ہے اس لیے کہ یہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہ تھے کعبہ کے اندر بخلاف بلال رضی اللہ
عنہ کے کہ وہ ساتھ تھے **غرض** بلال کی روایت کو ترجیح ہے کہ وہ مثبت ہین اور یہ نافی **عن**
اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ صَاحِبِ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ فِيْ عُمْرَتِهِ قَالَ لَا
اسمعیل نے کہا کہ مین نے عبد اللہ بن ابی اوفے سے پوچھا جو صحابی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے کہ کیا داخل ہوئے ہین نبی صلے اللہ علیہ وسلم بیت اللہ مین اپنے عمرہ کی حالت مین اونہون نے
فرمایا کہ نہین **ف** مراد اس سے عمرہ قضا ہے کہ ساتوین سال ہجرت کے ہوا قبل فتح مکہ کے اور سبب
اوسوقت مین نہ جانے کا یہ تھا کہ کعبہ کے اندر بت رکھے تھے اور تصاویر تھے اور مشرک اوسکو وہان سے اوٹھانے
نہین دیتے تھے پھر جس سال کہ فتح ہوا بت نکالدیے گئے اور آپ داخل ہوئے اور نماز پڑھی اور تصاویر
مٹا دیے گیے **باب** نَقْضِ الْكَعْبَةِ وَبِنَائِهَا کعبہ کو توڑ کر بنانے کا بیان **عن** عَائِشَةَ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا حَدَاثَةُ عَهْدِ
قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ لَنَقَضْتُ الْبَيْتَ وَلَجَعَلْتُهَا عَلٰى اَسَاسِ اِبْرَاهِيْمَ فَاِنَّ قُرَيْشًا حِيْنَ بَنَتِ
الْبَيْتَ اسْتَقْصَرَتْ وَلَجَعَلْتُ لَهَا خَلْفًا **جناب** عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے
کہا کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تمہاری قوم نے نیا نیا کفر نہ چھوڑا ہوتا تو مین
کعبہ کو توڑتا اور اسکو ابراہیم علیہ السلام کی نیو پر بنا دیتا اسلیے کہ قریش نے جب بنایا کعبہ تو چھوٹا
کر دیا اور مین اس مین ایک دروازہ پیچھے بھی بناتا **کہا** مسلم علیہ الرحمۃ نے اور روایت کی ہم سے
یہی حدیث ابو بکر بن ابی شیبہ نے اور ابو کریب نے دونون نے روایت کی ابن نمیر سے انہون نے

الکعبۃ

ہشام سے یہی حدیث اسی سند سے **عن** عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الم تری ان قومک حین بنوا الکعبۃ اقتصروا علی قواعد ابراھیم صلی اللہ علیہ وسلم قالت فقلت یا رسول اللہ افلا تردھا علی قواعد ابراھیم علیہ الصلوۃ والسلام فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لولا حدثان قومک بالکفر فقال عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما لئن کانت عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا سمعت ھذا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترک استلام الرکنین اللذین یلیان الحجر الا ان البیت لم یتمم علی قواعد ابراھیم **ترجمہ** جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ تم نے نہیں دیکھا کہ جب تمہاری قوم نے کعبہ بنایا تو ابراہیم علیہ السلام کی نیوون سے کم کر دیا سو مین نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے آپ کیون نہیں پھیر دیتے اُس کو ابراہیم علیہ السلام کی نیون پر سو آپ نے فرمایا کہ اگر تمہاری قوم نے نیا نیا کفر نہ چھوڑا ہوتا تو مین البتہ ایسا کرتا عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ بیشک یہ سنا ہوگا جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلیے کہ مین دیکھتا ہون کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھونا اون دو کونون کا اسواسطے چھوڑ دیا کہ بیت اللہ ابراہیم علیہ السلام کی نیوون پر نہین تھا **ف** پس اگر اون دونون کونون کو چھوتے تو پورے کعبہ کا طواف نہ ہوتا بلکہ کچھ زمین کعبے کے اندر کی جو حطیم کی جانب مین ہے طواف سے رہ جاتی **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انھا قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لولا ان قومک حدیثوا عھد بجاھلیۃ او قال بکفر لانفقت کنز الکعبۃ فی سبیل اللہ ولجعلت بابھا بالارض ولادخلت فیھا من الحجر **جناب** عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے سنا کہ اگر تمہاری قوم نئی نئی جاہلیت کو نہ چھوڑی ہوتی یا کفر کو تو مین کعبہ کا خزانہ اللہ کی راہ مین صرف کر دیتا (یعنے جہاد مین) اور اُس مین دروازہ زمین کے برابر بناتا اور حطیم کو کعبہ مین ملا دیتا **عن** عبد اللہ بن الزبیر رضی اللہ تعالی عنہ یقول حدثتنی خالتی یعنے عائشۃ قالت قال النبی صلی اللہ

عليه وسلم يا عائشة لولا ان قومك حديثو عهد بشرك لهدمت الكعبة فالزقتها
بالارض وجعلت لها بابين بابا شرقيا وبابا غربيا وزدت فيها ستة اذرع من
الحجر فان قريشا اقتصرتها حيث بنت الكعبة **وہی** مضمون ہے مگر یہہ زیادہ ہی کہ آپ
نے فرمایا کہ مین کعبہ کو گراکر زمین سے اوس کے دروازے ملادیتا اور دو دروازے رکہتا ایک شرق کی
جانب دوسرا غرب کیطرف اور چہہ ہاتہہ حطیم مین سے زمین کعبہ مین ملادیتا اسلیہہ کہ قریش نے جب بنایا
تو چہوٹا کردیا **عن** عطاء قال لما احترق البيت زمن يزيد بن معاوية حين
غزاه اهل الشام فكان من امره ما كان تركه ابن الزبير رضي الله تعالى عنه
حتى قدم الناس الموسم يريد ان يجرئهم او يحربهم على اهل الشام فلما صدر
الناس قال يا ايها الناس اشيروا على في الكعبة انقضها ثم ابني بناءها ام اصلح
ما وهي منها قال ابن عباس فاني قد فرق لي راى فيها ارى ان تصلح ما وهي
منها وتدع بيتا اسلم الناس عليه واحجارا اسلم
الناس عليها وبعث عليها النبي صلى الله عليه وسلم فقال ابن الزبير لو كان احدكم
احترق بيته ما رضي حتى يجدده فكيف بيت ربكم اني مستخير ربي ثلاثا ثم
عازم على امري فلما مضى الثلاث اجمع رايه على ان ينقضها فتحاماه الناس
ان ينزل باول الناس يصعد فيه امر من السماء حتى صعده رجل فالقى منه حجارة
فلما لم يره الناس اصابه شيء تتابعوا فنقضوه حتى بلغوا به الارض فجعل ابن
الزبير اعمدة فستر عليها الستور حتى ارتفع بناؤه وقال ابن الزبير اني سمعت
عائشة رضي الله تعالى عنها تقول ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لولا ان
الناس حديث عهدهم بكفر وليس عندي من النفقة ما يقوي على بنائه لكنت
ادخلت فيه من الحجر خمس اذرع ولجعلت لها بابا يدخل الناس منه وبابا يخرجون
منه قال فانا اليوم اجد ما انفق ولست اخاف الناس قال فزاد فيه خمس اذرع
من الحجر حتى ابدى اسا نظر الناس اليه فبنى عليه البناء وكان طول الكعبة ثماني
عشرة ذراعا فلما زاد فيه استقصره فزاد في طوله عشر اذرع وجعل له بابين احدهما

اور

روا ہے ۲ اجنبی عورت کی آواز عند الحاجت سننا روا ہے ۳ اور اوسکی طرف نظر کرنا حرام ہے
۴ امر معروف ہاتہہ سے کرنا کہ آپنے ہاتھ سے فضل کا مونہہ پہیر دیا ۵ عاجز مایوس کیطرف سے نیابت
کے طور حج کرنا درست ہے اور اسیطرح میت کیطرف سے ۶ مرد کیطرف سے عورت کو حج کرنا درست ہے ۷
اور والدین کی خدمت کہ اون کا قرض ادا کرنا یا اون کیطرف سے حج یا انکو نفقہ دینا موجب سعادت مندی
ہے ۸ واجب ہونا حج کا ایسے شخص پر جو خود قدرت سفر کی نہیں رکہتا مگر دوسرے سے حج کرا سکتا ہے
اور یہی مذہب ہے شافعیہ اور جمہور کا ۹ اور روا ہونا عورت کے حج کا بلا محرم جب وہ اپنی جان سے
مطمئن ہو اور یہی مذہب ہے شافعیہ اور جمہور کا اور جائز ہے ان سب کی نزدیک حج کرنا عاجز یا میت کیطرف سے
اور مالک اور لیث اور حسن بن صالح کا قول ہے کہ حج میت کیطرف سے اور نہ کسی اور کیطرف سے درست
ہے اور اگر میت نے وصیت بہی کی ہو اور یہی روایت ہے امام مالک کیطرف سے مگر یہ حدیث اُن سب پر حجت ہے
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ امْرَاَةً مِّنْ خَثْعَمٍ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
اِنَّ اَبِيْ شَيْخٌ كَبِيْرٌ عَلَيْهِ فَرِيْضَةُ اللّٰهِ فِي الْحَجِّ وَهُوَ لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَّسْتَوِيَ عَلٰى ظَهْرِ
بَعِيْرِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحُجِّيْ عَنْهُ فضل سے روایت ہے کہ ایک عورت قبیلہ
خثعم کی اوسنے کہا یا رسول اللہ میرا باپ بوڑہا ہے اور اوسپر حج اللہ تعالی کا فرض کیا ہوا ہے اور
وہ سواری کے پیٹ پر بہی نہیں بیٹھ سکتا تو آپ نے فرمایا کہ تم اوسکیطرف سے حج کرو عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ رَكْبًا بِالرَّوْحَاءِ فَقَالَ مَنِ الْقَوْمُ قَالُوا الْمُسْلِمُوْنَ فَقَالُوْا مَنْ
اَنْتَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَتْ اِلَيْهِ امْرَاَةٌ صَبِيًّا لَّهَا فَقَالَتْ اَلِهٰذَا
حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ اَجْرٌ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت
کی کہ آپ کو کچہ اونٹوں کے سوار لوگ ملے روحا میں اور آپنے پوچہا کہ تم کون لوگ ہو اونہوں نے کہا کہ مسلمان
آپ سے اون لوگوں نے پوچہا کہ آپ کون ہیں آپنے فرمایا کہ اللہ پاک کا رسول ہوں تو ایک عورت نے ایک لڑکے
کو ہاتہوں سے بلند کیا اور عرض کیا کہ کیا اسکا حج صحیح ہے آپنے فرمایا کہ ہاں صحیح ہے اور ثواب اسکا تمکو
ہے یعنے ماں باپ کو) ف اس حدیث سے کئی مسائل معلوم ہوئے اول یہ کہ لقب اصلی اور صحیح اور
مسنون ہم لوگوں کا مسلمان ہے اور اسکے سوا جو القاب اب پہیلے ہوئے ہیں جیسے حنفی شافعی چشتی قادری
یہ سب منجملہ بدعات و محدثات ہیں پس مومن کو لازم ہے کہ اسی لقب مسنون کو پسند کریں اور القاب محدثہ

کہ فرماتی تہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر لوگ نئے نئے کفر نہ چہوڑے ہوتے اور میرے پاس اتنا
خرچ بہی نہین ہے کہ اسکو بناسکون ورنہ مین پانچ گز حطیم سے کعبہ کے اندر داخل کردیتا اور ایک دروازہ تو اُسمین
ایسا رہنے دیتا کہ لوگ اوس مین سے داخل ہوتے اور دوسرا ایسا بناتا کہ لوگ اُس سے باہر جاتے پہر ابن زبیر
نے کہا کہ ہم آج کے دن اتنا خرچ بہی رکہتے ہین کہ اوسکو صرف کرین اور لوگون کا خوف بہی نہین کہا راوی
نے کہ پھر ابن الزبیر نے پانچ گز اوس کی دیوارین زیادہ کردین حطیم کی جانب سے یہان تک کہ نکلے وہان پر
ایک نیو کہ لوگون نے اوسے خوب دیکہا (اور وہ نیو تہی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی) پہر اوسی نیو پر سے
دیوار اُٹہانا شروع کی اور طول کعبہ کا اٹہارہ ذراع تہا پہر جب اُسمین زیادہ کیا تو چہوٹا نظر آنے لگا
(یعنے چوڑان زیادہ ہوگئی اور لنبان کم نظر آنے لگی) سو اوسکی لنبان مین بہی دس ذراع زیادہ کیے اور
اُسکی دو دروازے رکھی کہ ایک مین سے اندر جاوین دوسرے سے باہر آوین پہر جب عبد اللہ بن زبیر شہید
ہوئے تو حجاج نے عبد الملک بن مروان کو یہ خبر لکہہ بہیجی اور لکہا کہ ابن زبیر نے جو بنا کی وہ اُنہی نیو وں
پر کی جسکو معتبر لوگ مکہ کے دیکہہ چکے ہین (یعنے بنائے ابراہیم پر کی) سو عبد الملک نے اُسکو جواب لکہا
کہ ہم کو ابن زبیر کی لت پت سے کچہ کام نہین اور تم ایسا کرو کہ جو اُنہون نے طول مین زیادہ کردیا ہے اُسکو
تو رہنے دو اور جو حطیم کیطرف زیادہ کیا ہے اُسکو نکال ڈالو اور پہر حالت اولی پر بنا دو اور وہ دروازہ
چہوڑ دو جو کہ اونہون نے نیا کہولا ہے غرض حجاج نے اوسے توڑ کر بنائے اول پر بنا دیا **عَنِ** الْحَارِثِ
ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدٍ وَفَدَ الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَلَى عَبْدِ
الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ فِي خِلَافَتِهِ فَقَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ مَا أَظُنُّ أَبَا خُبَيْبٍ يَعْنِي ابْنَ الزُّبَيْرِ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ سَمِعَ مِنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا مَا كَانَ يَزْعُمُ أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْهَا قَالَ
الْحَارِثُ بَلٰى أَنَا سَمِعْتُهُ مِنْهَا قَالَ سَمِعْتَهَا تَقُولُ مَاذَا قَالَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ قَوْمَكِ اسْتَقْصَرُوا مِنْ بُنْيَانِ الْبَيْتِ وَلَوْلَا حَدَاثَةُ عَهْدِهِمْ بِالشِّرْكِ أَعَدْتُ
مَا تَرَكُوا مِنْهُ فَإِنْ بَدَا لِقَوْمِكِ مِنْ بَعْدِي أَنْ يَبْنُوهُ فَهَلُمِّي لِأُرِيَكِ مَا تَرَكُوا مِنْهُ فَأَرَاهَا
قَرِيبًا مِنْ سَبْعِ أَذْرُعٍ هٰذَا حَدِيثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدٍ وَزَادَ عَلَيْهِ الْوَلِيدُ بْنُ عَطَاءٍ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَجَعَلْتُ لَهَا بَابَيْنِ مَوْضُوعَيْنِ
فِي الْأَرْضِ شَرْقِيًّا وَغَرْبِيًّا وَهَلْ تَدْرِينَ لِمَ كَانَ قَوْمُكِ رَفَعُوا بَابَهَا قَالَتْ قُلْتُ لَا قَالَ

تعززا ان لا یدخلها الا من ارادوا فکان الرجل اذا هو اراد ان یدخلها یدعونه یرتقی
حتی اذا کاد ان یدخل دفعوه فسقط قال عبد الملک للحارث رضی الله تعالی عنه
انت سمعتها تقول هذا قال نعم قال فنکت ساعة بعصاه ثم قال وددت انی ترکته
وما تحمل ترجمہ حارث سے روایت ہو کہ عبداللہ بن عبید نے کہا جو قاصد تھے حارث کے عبدالملک کی
پاس جب عبدالملک خلیفہ تہا غرض کہ عبدالملک نے عبداللہ سے کہا کہ مجھے گمان ہے کہ ابو خبیب یعنی عبداللہ
بن زبیر جو دعوی کرتے ہین کہ اُنہون نے جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے وہ حدیث سنی ہے
(یعنے جسمین بنائے کعبہ کا ذکر ہے) تو وہ جہوٹ کہتے ہین اُنہون نے کچہ نہین سُنا تب حارث نے کہا کہ نہین
بلکہ اصل یہ بات ہے کہ مین نے بہی جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے وہ حدیث سنی ہے عبدالملک
نے کہا کہ تم نے کیا سنا ہے اون سے تو حارث نے کہا کہ وہ فرماتی تہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ تمہاری قوم نے کعبہ کی بنا کو چہوٹا کر دیا اور اگر تمہاری قوم نے نیا شرک نچہوڑا ہوتا تو مین جتنا اونہون نے
چہوڑ دیا ہے اوسکو بنا دیتا سو اگر تمہاری قوم کا ارادہ ہو کہ ویسا بنا دین (یعنے جیسا مین چاہتا ہون)
میرے بعد تو آؤ مین دکہا دون جو اُنہون نے چہوڑ دیا ہے سو آپنے جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی
عنہا کو دکہایا کہ وہ قریب سات ہاتہ کے تہا (یعنے حطیم کی طرف سے) یہ تو عبید اللہ بن عبید کی روایت
ہوئی اور ولید بن عطا نے کچہ مضمون اور زیادہ کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین اوس مین
دو دروازے زمین سے ملے ہوئے رکہتا ایک مشرق کیطرف اور دوسرا مغرب کی طرف اور تم جانتی
ہو کہ تمہاری قوم نے دروازہ اُس کا اونچا کیون کر دیا جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے نے عرض
کی کہ مین نہین جانتی آپ نے فرمایا تکبر کی راہ سے اور اس لیے کہ کوئی اندر جا نسکے مگر جسکو وہ چاہین
اور حال اون کا یہ تہا کہ جب کوئی اندر جانے کا ارادہ کرتا تو اُسکو جانے دیتے جب اندر جانے لگتا تو
اوسے ڈہکیل دیتے کہ گر پڑتا پہر عبدالملک نے حارث سے کہا کہ تم نے جناب عائشہ صدیقہ سے خود سنا ہے کہ
وہ ایسا فرماتی تہین اُنہون نے کہا ہان تب وہ اپنی چہڑی سے زمین کریدنے لگا (جیسے کوئی شرمندہ
اور متفکر ہو جاتا ہے) اور پہر کہا کہ مین آرزو کرتا ہون کہ اوسیطرح چہوڑ دیتا اور جو کچہ وہان ہے
لکھا مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اور روایت کی ہمسے یہ حدیث محمد بن عمرو نے اون سے ابو عاصم نے اور کہا مسلم
نے کہ روایت کی ہمسے عبد بن حمید نے اون سے عبدالرزاق نے اور ان دونون نے روایت کی ابن جریج

سے اسی اسناد سے ابن بکر کی حدیث کی مانند یعنے جو اوپر گذری عَنْ اَبِیْ قَزَعَۃَ اَنَّ عَبْدَ الْمَلِکِ بْنَ مَرْوَانَ بَیْنَمَا ھُوَ یَطُوْفُ بِالْبَیْتِ اِذْ قَالَ قَاتَلَ اللّٰہُ ابْنَ الزُّبَیْرِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ حَیْثُ یَکْذِبُ عَلٰی اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ یَقُوْلُ سَمِعْتُھَا تَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا عَائِشَۃُ لَوْلَا حِدْثَانُ قَوْمِکِ بِالْکُفْرِ لَنَقَضْتُ الْبَیْتَ حَتّٰی اَزِیْدَ فِیْہِ مِنَ الْحِجْرِ فَاِنَّ قَوْمَکِ قَصَّرُوْا فِی الْبِنَاءِ فَقَالَ الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ رَبِیْعَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ لَا تَقُلْ ھٰذَا یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ فَاَنَا سَمِعْتُ اُمَّ الْمُؤْمِنِیْنَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا تُحَدِّثُ ھٰذَا قَالَ لَوْ کُنْتُ سَمِعْتُہٗ قَبْلَ اَنْ اَھْدِمَہٗ لَتَرَکْتُہٗ عَلٰی مَا بَنٰی ابْنُ الزُّبَیْرِ ترجمہ

ابی قزعہ سے روایت ہے کہ عبدالملک بن مروان طواف کر رہا تہا بیت اللہ کا اور کہنے لگا کہ اللہ تعالی ہلاک کرے ابن زبیر کو کہ وہ جہوٹ باندہتا تہا ام المؤمنین جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا پر اور کہتا تہا کہ مین نے اون سے سنا ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ای عائشہ اگر تمہاری قوم نے نیا نیا کفر نہ چہوڑا ہوتا تو مین کعبہ کو توڑ کر حجر کیطرف زیادہ کرتا اس لیے کہ تمہاری قوم نے بنائے کعبہ کم کر دی سو حارث نے کہا کہ اے امیر المؤمنین ایسا نہ فرمائیے کہ مین نے بہی ام المؤمنین سے سنا ہے کہ وہ یہی حدیث بیان فرماتی تہین تو عبدالملک نے کہا کہ اگر کعبہ گرانے کے قبل مین یہ حدیث سنتا تو ابن زبیر ہی کی بنا کو قائم رکہتا **ف** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی روایت سے معلوم ہوا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مفسدہ قوم کے خوف سے کعبہ کی تغییر روا نہ رکہی اس سے ثابت ہوا کہ بعض امور شرعیہ مین بنظر مصلحت شرعیہ تاخیر روا ہے اور علماء نے کہا ہے کہ کعبہ پانچ بار طیار ہوا ایک بار فرشتون نے بنایا پہر ابراہیم علیہ السلام نے پہر قریش نے جاہلیت مین اور یہہ تیسری بنا تہی اور یہہ حضرت کے سامنے ہوئی اور آپ کی عمر مبارک اوسوقت پینتیس برس کی تہی یا پچیس کے اور اسمین جب آپ کی تہمت گری ہے پہر چوتہی بار ابن زبیر نے بنایا اور پانچوین حجاج بن یوسف اور اب تک حجاج کی بنا موجود ہے اور بعضون نے کہا ہی دو بار اوبنا ہے یا تین بار اور ہارون رشید نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے پوچہا کہ مین اسے توڑ کر ابن زبیر کی بنا پر بنا دون تو انہون نے فرمایا کہ اسے امیر المؤمنین مین آپ کو قسم دیتا ہون کہ اسکو بادشاہون کا کہلونا نہ بنایے اور یہ جو اوپر کی روایت مین آیا ہے کہ مین خرچ کر دیتا خزانہ کعبہ کا اللہ تعالی کی راہ مین اس سے معلوم ہوا کہ خزانہ کعبہ کا صرف کرنا اللہ کی

راہ مین درست ہو مگر بنظر مصلحت آپنے اُس مین دست اندازی نہ فرمائی کہ لوگ طعن نہ فرماوین اور ان
روایتون سے معلوم ہوا کہ حطیم سے چھہ ذراع بیت اللہ کیطرف بیت اللہ ہی مین داخل ہو بلا خلاف اور اس
سے زائد مین اختلاف ہی اور اگر حطیم مین سے چھہ ہاتھ بیت اللہ سے چھوڑکر طواف کیا تو اسمین دو قول
ہین ایک تو یہ ہے کہ روا ہے حسب ظواہر ان حدیثون کے اور دوسرے یہ کہ حجر کے اندر اور اسکی دیوار
پر بھی اگر طواف کیا جب بھی طواف صحیح نہوا جبتک حجر کے باہر سے طواف نہ کرے اور یہی صحیح ہے
اور اسی کی تصریح فرمائی ہے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اور اسیکے قائل ہین جمیع علماء مسلمین کے
اور خلاف کیا ہے ان سب کا ابو حنیفہ نے اور اُنھون نے کہا ہو کہ اگر حطیم کے اندر سے کسی نے طواف
کیا اور مکہ مین ہے تو دوبارہ طواف کرے اور اگر چلا گیا تو ایک قربانی دے اور طواف اُسکا کافی
ہوگیا اور جمہور علما کی سند یہ ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر کے باہر سے طواف کیا
اور فرمایا کہ مجھی سے لو مناسک اپنے حج کے پس قول ابو حنیفہ کا مخالف حدیث ہو اس لیے مردود ہے اور
ابن زبیر نے جب تک دیوارین اونچی نہین ہوئین تو پردے ڈال دیے اور مذہب امام مالک کا یہی ہے
کہ مقصود استقبال قبلہ سے بنائے قبلہ ہے نہ زمین اور قاضی عیاض نے اسی سے تمسک کیا ہو
اور کہا ہے ابن عباس نے انکو یعنے ابن زبیر کو پردہ ڈالنے کا مشورہ دیا تہا اور ان سے کہا تہا
کہ اگر تم اسکو گراتے ہو تو لوگون کو بغیر قبلہ کے مت چھوڑو بلکہ پردہ ڈال دو اور جابر نے کہا کہ پردون
کی ضرورت نہین بلکہ زمین کعبہ بھی قبلہ ہے اور مذہب شافعی وغیرہ کا یہی ہے کہ نماز زمین
کعبہ کیطرف روا ہے بلا خلاف خواہ دیوار وغیرہ اوسکی اونچی ہو یا نہ ہو **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ
اللهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجِدَارِ مِنَ الْبَيْتِ هُوَ
قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَلِمَ لَمْ يُدْخِلُوْهُ الْبَيْتَ قَالَ اِنَّ قَوْمَكِ قَصُرَتْ بِهِمُ النَّفَقَةُ قُلْتُ
فَمَا شَأْنُ بَابِهِ مُرْتَفِعًا قَالَ فَعَلَ ذٰلِكَ قَوْمُكِ لِيُدْخِلُوْا مَنْ شَاءُوْا وَيَمْنَعُوْا مَنْ شَاءُوْا
وَلَوْلَا اَنَّ قَوْمَكِ حَدِيْثٌ عَهْدُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَاَخَافُ اَنْ تُنْكِرَ قُلُوْبُهُمْ
لَنَظَرْتُ اَنْ اُدْخِلَ الْجِدَارَ فِي الْبَيْتِ وَاَنْ اُلْزِقَ بَابَهُ بِالْاَرْضِ ترجمہ جناب عائشہ صدیقہ
رضی اللہ تعالی عنہا نے کہا کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا دیوار حطیم کی بیت میں
داخل ہو آپنے فرمایا ہان اس سے بھی رد ہوگیا مذہب ابی حنیفہ کا اور نجائز ہوا طواف حطیم کے اندر

اسلیے کہ وہ داخل بیت ہی ہی میں نے پہر عرض کی کہ اسکو بیت اللہ میں کیون نہ داخل کیا آپنے فرمایا یہ تمہاری
قوم کی حرکت ہی کہ اون کے پاس خرچ کم ہوگیا پہر میں نے عرض کی کہ دروازہ اسکا کیون اونچا ہے آپنے
فرمایا یہ بہی تمہاری قوم کا کیا ہوا ہے تاکہ جسکو چاہین اوسی جانے دین اور جسکو چاہین نجانے دین اور اگر
تمہاری قوم نے نئی نئی جاہلیت نہ چہوڑی ہوتی اور مجہے یہ خیال نہ ہوتا کہ انکے دل بدل جاہین گے تو مین
ارادہ کرتا کہ داخل کردون دیوارون کو یعنے حطیم کی بیت اللہ مین اور دروازہ اوس کا زمین کو لگا دیتا
کہا مسلم نے اور روایت کی ہمسے یہی حدیث ابوبکر بن ابی شیبہ نے اون سے عبید اللہ یعنے ابن موسے
نے اون سے شیبان نے اون سے اشعث نے اون سے اسود نے ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی
عنہا نے کہ انہون نے کہا پوچہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حجر کو اور بیان کی حدیث الی الاحوص کی حدیث
کے ہم معنے اور اس مین یون ہے کہ کہا اونہون نے کہ دروازہ اسکا اتنا اونچا کیون ہے کہ بغیر سیڑہی کے
اوسپر نہین جاسکتی اور حضرت کے جواب مین یون ہے کہ مین ڈرتا ہون کہ ان کے دل نفرت نکر جاوین

باب الحج عن العاجز لزمانۃ وھرم ونحوھما او للموت بوڑہے اور میت کیطرف سے
حج کرنیکا بیان **عن** عبد اللہ بن عباس انہ قال کان الفضل بن عباس ردیف
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجاءتہ امرأۃ من خثعم تستفتیہ فجعل الفضل
رضی اللہ تعالی عنہ ینظر الیہا وتنظر الیہ فجعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یصرف وجہ الفضل الی الشق الآخر قالت یا رسول اللہ ان فریضۃ اللہ علی عبادہ
فی الحج ادرکت ابی شیخا کبیرا لا یستطیع ان یثبت علی الراحلۃ افاحج عنہ قال
نعم وذلک فی حجۃ الوداع **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس نے فرمایا کہ فضل بن عباس رضی اللہ
تعالی عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیسا تہ سوار تہے پیچہے سو ایک عورت آئی خثعم کے قبیلہ کی اور
وہ پوچہنے لگی اور فضل اوس کیطرف دیکہنے لگے اور وہ فضل کو دیکہنے لگی اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فضل کا مونہہ دوسری طرف پہیر دیتے تہے غرض اوس عورت نے عرض کی کہ ای رسول
اللہ کے اللہ نے جو اپنے بندون پر حج فرض کیا وہ میرے باپ پر بہی ہوا اور وہ بوڑہے ہین کہ سواری کے
پر سوار نہین ہوسکتے کیا مین انکیطرف سے حج کرون آپنے فرمایا کہ ہان اور یہہ ذکر حجۃ الوداع کا
ہے **ف** اسحدیث سے کئی مسئلہ معلوم ہوئے **ایک** سواری پر دو آدمی کا بیٹہنا

روا ہے ۲ اجنبی عورت کی آواز عند الحاجت سننا روا ہے ۳ اور اوسکی طرف نظر کرنا حرام ہے ۴ امر معروف ہاتھہ سے کرنا کہ آپنے ہاتھہ سے فضل کا مونہہ پھیر دیا ۵ عاجز مایوس کیطرف سے نیابت کے طور حج کرنا درست ہے اور اسیطرح میت کیطرف سے ۶ مرد کیطرف سے عورت کو حج کرنا درست ہے ۷ اور والدین کی خدمت کہ اون کا قرض ادا کرنا یا اون کیطرف سے حج یا انکو نفقہ دینا موجب سعادت مندی ہے ۸ واجب ہونا حج کا ایسے شخص پر جو خود قدرت سفر کی نہیں رکھتا مگر دوسرے سے حج کرا سکتا ہے اور یہی مذہب ہے شافعیہ اور جمہور کا ۹ اور روا ہونا عورت کے حج کا بلا محرم جب وہ اپنی جان سے مطمئن ہو اور یہی مذہب ہے شافعیہ اور جمہور کا اور جائز ہے ان سب کی نزدیک حج کرنا عاجز یا میت کیطرف سے اور مالک اور لیث اور حسن بن صالح کا قول ہے کہ حج میت کیطرف سے اور نہ کسی اور کیطرف سے درست ہے اور اگر میت نے وصیت بھی کی ہو اور یہی روایت ہے امام مالک کیطرف سے مگر یہ حدیث اُن سب پر حجت ہے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ امْرَاَةً مِّنْ خَثْعَمٍ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبِيْ شَيْخٌ كَبِيْرٌ عَلَيْهِ فَرِيْضَةُ اللّٰهِ فِي الْحَجِّ وَهُوَ لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَّسْتَوِيَ عَلٰى ظَهْرِ بَعِيْرِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحُجِّيْ عَنْهُ فضل سے روایت ہے کہ ایک عورت قبیلہ خثعم کی اوس نے کہا یا رسول اللہ میرا باپ بوڑہا ہے اور اوسپر حج اللہ تعالی کا فرض کیا ہوا ہے اور وہ سواری کے پیٹ پر بھی نہیں بیٹھ سکتا تو آپ نے فرمایا کہ تم اوسکیطرف سے حج کرو عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ رَكْبًا بِالرَّوْحَاءِ فَقَالَ مَنِ الْقَوْمُ قَالُوا الْمُسْلِمُوْنَ فَقَالُوْا مَنْ اَنْتَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَتْ اِلَيْهِ امْرَاَةٌ صَبِيًّا لَهَا فَقَالَتْ اَلِهٰذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ اَجْرٌ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ کو کچھ اونٹوں کے سوار لوگ ملے روحا میں اور آپنے پوچھا کہ تم کون لوگ ہو اونہوں نے کہا کہ مسلمان آپنے اون لوگون نے پوچھا کہ آپ کون ہیں آپنے فرمایا کہ اللہ پاک کا رسول ہوں تو ایک عورت نے ایک لڑکے کو ہاتھوں سے بلند کیا اور عرض کیا کہ کیا اسکا حج صحیح ہے آپنے فرمایا کہ ہان صحیح ہے اور ثواب اسکا تمکو ہے یعنے ماں باپ کو) ف اس حدیث سے کئی مسائل معلوم ہوئے اول یہ کہ لقب اصلی اور صحیح اور مسنون ہم لوگون کا مسلمان ہے اور اسکی سوا جو القاب اب پھیل ہوئے ہیں جیسے حنفی شافعی چشتی قادری یہ سب منجملہ بدعات و محدثات ہیں پس مؤمن کو لازم ہے کہ اسی لقب مسنون کو پسند کریں اور القاب محدثہ

سے محترز رہے دوسرے یہہ کہ حج چھوٹے لڑکے کا صحیح و منعقد ہے اور اُسپر ثواب مترتب ہوتا ہے اور یہی مذہب ہے شافعی اور مالک اور احمد اور جماہیر علماء کا مگر اتنا ہے کہ یہہ حج نفل ہوتا ہے اور یہی حدیث ان سب کی سند ہے اور خلاف کیا ہے اسکا ابو حنیفہ نے اور کہا کہ حج اُسکا صحیح نہین اور قول اون کا خلاف حدیث ہے اس لیے مردود و مطرود و متروک ہے اور حدیث کے خلاف مین جس امتی کا قول ہو مردود ہے اور قاضی عیاض نے کہا ہے کہ لڑکون کو حج جائز ہونے مین کسیکا خلاف نہین مگر ایک گروہ مبتدعین کا تیسرے یہ کہ معلوم ہوا کہ چھوٹے لڑکون کی عبادت کا ثواب ماباپ کو ہوتا ہے اسی لیے چھوٹے لڑکے نے اگر حج کیا اور بعد بالغ ہوا تو پھر اوسپر حج فرض ہے اسپر سب کا اتفاق ہے مگر ایک گروہ کا کہ اُنکیطرف علما نے التفات نہین کیا **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ رَفَعَتِ امْرَاَةٌ صَبِيًّا لَهَا فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلِهٰذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ اَجْرٌ وہی مضمون ہے **عَنْ** كُرَيْبٍ اَنَّ امْرَاَةً رَفَعَتْ صَبِيًّا فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلِهٰذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ اَجْرٌ وہی مضمون ہے **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ بِمِثْلِهٖ ابن عباس سے وہی مضمون مروی ہے **بَابُ** فَرْضِ الْحَجِّ مَرَّةً فِي الْعُمُرِ حج ساری عمر مین ایکبار فرض ہے **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ قَدْ فُرِضَ عَلَيْكُمُ الْحَجُّ فَحُجُّوْا فَقَالَ رَجُلٌ اَكُلَّ عَامٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَسَكَتَ حَتّٰى قَالَهَا ثَلَاثًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَمَا اسْتَطَعْتُمْ ثُمَّ قَالَ ذَرُوْنِيْ مَا تَرَكْتُكُمْ فَاِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلٰى اَنْبِيَائِهِمْ فَاِذَا اَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ فَاْتُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَدَعُوْهُ

حضرت ابو ہریرہ نے کہا کہ خطبہ پڑھا ہم پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور فرمایا کہ اے لوگو تمپر حج فرض ہوا سو حج کرو ایک شخص نے کہا کہ کیا ہر سال یا رسول اللہ آپ چپ ہو رہے اوس نے تین بار یہی عرض کی پھر آپنے فرمایا اگر مین ہان کہدیتا تو ہر سال واجب ہوتا اور پھر تم سے نہو سکتا سو تم مجھے اتنی ہی بات پر چھوڑ دو کہ جسپر مین تمہے چھوڑ دون اس لیے کہ اگلے لوگ اسی سبب سے ہلاک ہوئے ہین کہ انہون نے اپنے نبیون سے بہت سوال کیے اور اُن سے بہت اختلاف کرتے رہے پھر جب مین تم کو کسی بات کا حکم دون اوس مین سے جتنا ہو سکے بجا لاؤ اور جب کسی بات سے منع کرون اوس کو چھوڑ دو **ف**

اس حدیث مین بڑے فوائد ہین اور مروی ہے کہ یہ سائل اقرع بن حابس تھے اور اصولیون نے اس مین اختلاف کیا ہے کہ امر مقتضی تکرار کا ہے یا نہین اسمین تین مذہب ہین اول یہ کہ مقتضی تکرار ہے ثانی یہ کہ نہین ثالث یہ کہ محل توقف ہو اور جو قائل توقف ہین وہ اسی حدیث سی استدلال کرتے ہین کہ امر مقتضی توقف ہو جب ہی سائل نے سوال کیا اور باقی بحث اوسکی کتب اصول مین ہے اور یہ جو فرمایا کہ مجھے اتنی ہی بات پر چھوڑ دو الخ اس سے ثابت ہوا کہ اصل یہ ہو کہ بندون پر کوئی چیز واجب نہین جب تک شارع کی طرف سی کوئی حکم نہ پہنچے اور یہی سچا مذہب ہی اصولیین کا اس لیے کہ اللہ تعالی فرماتا ہو وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا اور اس سے ثابت ہوا کہ سلف نے جس کے بارہ مین سکوت کیا ہے اوس مین ساکت رہنا جیسے مسئلہ وحدت وجود ہے یا مسائل کمون وبروز یا تحقیق مسئلہ تقدیر ہے یا اور بہت سی زخرفات اور خزعبلات ہین کہ پچھلون مین اون کی طول طویل ابحاث ہو رہی ہین ایسی لایعنی باتون اور بیہودہ تقریرون سے دور رہنا اور احکام مین آپنے فرمایا کہ جتنا ہو سکے بجالاؤ معلوم ہوا کہ احکام جب فرض ہوتے ہین کہ اوکی استطاعت ہو اور مناہی مین آپ نے یہ قید نہین لگائی کہ اوس سے بہرحال بچنا ضرور ہے اس لیے کہ جلب منفعت سی دفع مضر زیادہ اہم ہے غرض یہ فرمانا آپ کا کہ جب مین حکم کرون تمکو الخ جوامع الکلم مین سے ہے کہ ہزار ہا مسائل کو شامل ہے مثلاً نماز وضو مین سے جتنا ممکن ہو بجالاؤ اور جسپر قدرت نہ ہو مثلاً قیام یا استعمال پانی کا وہ معاف ہو اور اسیطرح سی ازالہ منکرات مین جہان تک ہوسکے بجالاؤ اور یہ حدیث موافق ہے اس قول اللہ تعالے کے فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ

باب سَفَرِ الْمَرْاَةِ مَعَ مَحْرَمٍ اِلَى الْحَجِّ وَغَيْرِهٖ عورت حج وغیرہ مین بے محرم کے سفر نہ کرے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُسَافِرُ الْمَرْاَةُ ثَلَاثًا اِلَّا وَمَعَهَا ذُوْ مَحْرَمٍ ابن عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت سفر نہ کرے تین دن کا مگر جب کہ اوسکے ساتھ کوئی محرم ہو **عَنْ** عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ فِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ بَكْرٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِيْ رِوَايَتِهٖ عَنْ اَبِيْهِ ثَلَاثَةً اِلَّا وَمَعَهَا ذُوْ مَحْرَمٍ **عبیداللہ** سے اسی سند سی ابوبکر کی روایت مین یہ ہے کہ تین دن سے اور ابن نمیر کی روایت مین ہے کہ اون کے باپ نے کہا کہ تین دن مگر اوسکے ساتھ کوئی ذومحرم ہو **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ

وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تُسَافِرُ مَسِيْرَةَ ثَلٰثِ لَيَالٍ اِلَّا وَمَعَهَا ذُوْمَحْرَمٍ **ابن عمر** سے روایت ہی کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حلال نہین کسیعورت کو جو ایمان رکھتی ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر کہ سفر کرے
تین رات کا مگر اوسکے ساتھ کوئی محرم ہو **ف** ابو داؤد کی روایت مین آیا ہی کہ ایک برید کا سفر نہ کرے اور
برید آدھے دن کی مسافت ہی اور یہ اختلاف بسبب اختلاف سائلین کے ہے کہ جیسا جس نے سوال کیا
ویسا جواب پایا اور یہ مراد نہین کہ جہان تین دن کی نہی مذکور ہے وہان ایک دن کا سفر جائز ہے یا
ایک برید کا چنانچہ بیہقی نے بہی تصریح کی ہے کہ مثلا کسی نے پوچھا کہ ایک دن کا سفر عورت کرے
آپنے فرمایا نہین پہر کسی نے کہا دو دن کا کرے آپنے فرمایا نہین اور جس نے جیسا سُنا روایت کر دیا اور سب
روایتین صحیح ہین اور مطلب سبکا یہی ہے کہ مطلق جسپر سفر کا نام آوے خواہ بہت ہو یا تہوڑا بے
محرم کے روا نہین ہے اور یہی مضمون ہے ابن عباس کی روایت کا جو مسلم مین وارد ہے کہ اوسمین
مطلق سفر کی نہی آئی ہے اور اسپر اجماع ہے اُمت کا کہ عورت پر حج فرض ہے جب استطاعت ہو جیسے
مرد پر اسلیے کہ اللہ تعالی نے عام حکم دیا ہے عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا مگر
اس مین اختلاف ہی کہ محرم شرط ہے یا نہین سو ابو حنیفہ نے کہا ہے کہ حج کے وجوب ہونیکو محرم شرط
ہے مگر اُسوقت کہ مکہ کے اور اُس کے بیچ مین تین منزل سی مسافت کم ہو اور ایک جماعت محدثین
کی اون کے موافق ہے اور اصحاب رای بہی اور یہی حسن بصری اور نخعی اور اور لوگون سے بہی مروی
ہوا ہے اور عطا اور سعید بن جبیر اور ابن سیرین اور مالک اور اوزاعی اور شافعی کی مشہور روایت
یہی ہے کہ محرم شرط نہین بلکہ یہ شرط ہے کہ اُسکو امن اور اطمینان ہو اپنی ذات کا اور اصحاب
شافعیہ نے کہا ہے کہ امن حاصل ہوتا ہے تین چیزون سے یا شوہر ہو یا اور کوئی محرم ہو یا چند عورتین
معتبر قابل اطمینان ہون اور جب تک ان تینون مین سے ایک نہ ہو تو حج واجب نہین اور اگر ایک عورت
معتبر اوسکو ملی تو حج واجب نہین مگر جائز ہے اور یہی صحیح ہے اور بعضون نے حج نفل اور سفر
تجارت وغیرہ کو بہی روا کہا ہے جب کئی عورتین ثقہ ساتھ ہون اور جمہور کا مذہب یہ ہی کہ جائز نہین
جب تک شوہر یا محرم نہ ہو اور یہی صحیح ہے احادیث صحیحہ کے روسے اور استدلال کیا ہے اصحاب
ابیحنیفہ نے اس روایت سی جس مین تین دن کا ذکر ہے اسلیے کہ اون کے یہان قصر بہی اتنی ہے سفر
مین روا ہے اور یہ استدلال فاسد اور متاع کاسد ہی اس لیے کہ روایات اس بارہ مین مختلف

آئی ہین اور سب کا مطلب ہم اوپر بیان کر چکے ہین اور ایک ہی ہے یعنی مطلق سفر ممنوع ہے تہوڑا ہو خواہ بہت اور سفر کا اطلاق ایک برید سے لگا کر زیادہ تک سب پر آتا ہے اور انکی شبہونکا جواب دندان شکن مین نے خوب دیا ہے شرح مہذب مین ایسا کہا امام نووی نے شرح صحیح مسلم مین **عن** قَزَعَةَ عَنْ اَبِی سَعِیدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ مِنْہُ حَدِیْثًا فَاَعْجَبَنِی فَقُلْتُ لَہٗ اَنْتَ سَمِعْتَ ھٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاَقُوْلُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ اَسْمَعْ قَالَ سَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰی ثَلَاثَۃِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِیْ ھٰذَا وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی وَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ لَا تُسَافِرُ الْمَرْاَۃُ یَوْمَیْنِ مِنَ الدَّھْرِ اِلَّا وَمَعَھَا ذُوْ مَحْرَمٍ مِنْھَا اَوْ زَوْجُھَا **ترجمہ** قزعہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ مین نے ابی سعید سے ایک حدیث سنی کہ مجھے بہت پسند آئی اور مین نے اون سے کہا کہ آپ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنی ہے انہون نے کہا کہ جو مین نے اون سے نہ سنی ہوتی تو مین کیون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف نسبت کرتا ایسی بات کی جو آپ سے نہین سنی اب سنو کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ باندہو تم کجاوون کو (یعنی سفر نہ کرو) مگر تین مسجدون کیطرف ایک میری یہ مسجد اور دوسری مسجد الحرام اور تیسری مسجد اقصے (یعنی بیت المقدس کی) اور سُنا مین نے آپ سے کہ فرماتے تھے کوئی عورت سفر نہ کرے دو دن کا زمانہ مین سے مگر اوس کے ساتھہ ذومحرم ہو یا اوسکا شوہر ہو **ف** اس مین بڑی فضیلت ہے ان تین مسجدون کی اس لیے کہ یہ انبیا علیہم السلام کی بنائی ہوئی ہین اور افضل ہین اُن مساجد سے جو اور لوگون نے بنائی ہین اور اگر نذر کی کسی نے مسجد الحرام کی تو وہ نذر لازم ہو گئی اور ضرور ہے اسکو کہ قصد کرے وہان کا حج اور عمرہ کے لیے اور اُن کے سوا دو مسجدین یعنی مسجد نبوی اور مسجد اقصی کی اگر نذر کرے تو اوس مین امام شافعی علیہ الرحمۃ کے دو قول ہین اصح یہ ہے کہ قصد اُن کا بھی مستحب ہے اور واجب نہین اور دوسرا قول یہ ہے کہ واجب ہے اور یہی قول ہے اکثر علما کا اور سوا ان کے باقی جتنی مساجد ہین ساری دنیا کی نہ اُنکا قصد نذر سے واجب ہوتا ہے نہ نذر اُنکی زیارت کی منعقد ہوتی ہے یہی مذہب ہے ہمارا اور کافہ علما کا مگر محمد بن مسلمہ مالکی نے کہا ہے کہ جب نذر کرے مسجد قبا کے جانے کی تو واجب ہو جاتا ہے قصد اُسکا اس لیے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم ہمیشہ ہر ہفتہ مین وہان جاتے تھے کبھی سوار اور کبھی پیادہ اور مذہب جمہور کا یہ ہے کہ اور مسجدون مین سوا ان تین مسجدون کے

اگر نذر کرے تو منعقد ہی نہین ہوتی اور نہ اوس پر کچھ لازم آتا ہے اور امام احمد نے کہا ہے کہ کفارہ یمین یعنی قسم کا اوس پر واجب ہوتا ہے اور علما کا اختلاف ہے ان تین مسجدون کے سوا اور جگہہ کے سفر مین جیسے قبور صالحین کی زیارت کو یا اور موضع فاضلہ کے دیکھنے کو تو شیخ ابو محمد جوینی نے اصحاب شافعیہ سے کہا ہے کہ وہ حرام ہے اور اسیطرف اشارہ کیا ہے قاضی عیاض نے (نووی) **مترجم** کہتا ہے یہی قول حدیث سے مناسبت رکہتا ہے اس لیے کہ جب اور مساجد کی طرف سوا ان مسجدون کے سفر درست نہو اور نہ نذر اون کی صحیح ہوئی حالانکہ وہ خداوند تعالے کے نام مبارک پر بنائی گئی ہین اور اون کی طرف جانے کے فضائل بہی بے شمار حدیثون مین وارد ہوے ہین کہ ہر قدم پر نیکی لکہی جاتی ہے اور گناہ معاف ہوتے ہین اور بشارت دی ہے جناب رسول خدا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے نور تام کی مساجد کی طرف اندہیرے مین جانے والون کو اور اعتکاف کیا جاتا ہے اون مین خالص اللہ پاک کے واسطے اور ثواب پاتا ہے اوس کا صاف رکہنے والا اور جہاڑو دینے والا اور بشارت جنت کی ہے اوس کے بنانے والے کو اور خانہ خدا کہلاتا ہے پہر قبور صالحین وغیرہ کیطرف کیونکر جائز ہوگا کہ اون کے پختہ کرنے اور گنبد بنانے والے پر لعن وطعن شارع کیطرف سے مروی ہوا ہے اور جب مسجد نبوی اور مسجد اقصی کی نذر مین شافعی کے اور محدثین کے دو قول ہوے تو اور کسی جگہہ کی نذر کب صحیح ہو سکتی ہے اور جب مسجد قبا کی نذر کے صحیح نہونے مین تمام علما کا اتفاق ہوا سوا محمد بن مسلمہ کے تو اور کوئی مقامات متبرکہ کی نذر کب صحیح ہو سکتی ہے غرض سفر کرنا قبور اولیا کی زیارت کے لیے نا جائز ہے اور جن لوگون نے اسمر کا خلاف کیا ہے اون کے پاس کوئی دلیل قوی نہین جیسے امام الحرمین وغیرہ ہین علے الخصوص اس وقت مین کہ مقابر اولیا اوثان اور اصنام کا حکم پیدا کرین ویسے وہان نذرین مانی جاوین دوبے چڑہاے جاوین اوپر سجدہ کیے جاوین طواف کیا جاوے معاذ اللہ من ذلک اسوقت وہ حکم اوثان مین ہین اور مرتکبین ان امور کے بت پرست اور مشرکین کے حکم مین آدے وہ مقابر اور جنا بد ڈہانے اور منہدم کرنے کے قابل ہین اسیلیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ اللّٰھُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِیْ وَثَنًا یُعْبَدُ یا اللہ میری قبر کو بت مت بنا یو کہ پوجی جاوے پہر جب قبر مبارک مشرکون کے حق مین بت ہو جاوے افعال شرکیہ کے ارتکاب سے تو بدر ہو شہید اور منگلو پیر کے ساتہہ تیرا اعتقاد ہے پناہ اللہ تعالی کی ان مشرکون گور پرستون کے عقائد باطلہ سے جنہون نے سفر مقابر کو حج

سے ٹرہکر سمجہ لیا ہے اور مشرکون کی طرح اُنکو صنم اور وثن بنالیا ہے اور بڑے بڑے اکابر محدثین اور علمار
محققین نے اون کے ہدم وحرق کا فتوی دیا ہے چنانچہ ابن قیم نے زاد المعاد مین فرمایا ہے کہ ضرور ہے جلا
دینا اماکن معصیت کا جس مین نافرمانی کی جاتی ہے اللہ تعالی کی اور اوس کے رسول کی جیسے جلادیا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد ضرار کو اور حکم دیا اوس کے گرا دینے کا حالانکہ اوس مین نماز پڑہی جاتی تہی اور
اللہ کا نام لیا جاتا تہا جب کہ بنا اوسکی ضرار کے لیے اور مسلمانون کے ایذا دینے کے لیے واقع ہوئی تھی
اور مسلمانون مین پہوٹ ڈالنے کی نیت سے اور منافقون کے جگہہ دینے کے ارادہ سے اور معلوم ہوا
اس سے کہ جو مکان اس نیت سے بنایا جاوے اوسکا یہی حکم ہے اور امام وقت اور حاکم زمان کو واجب ہے بیکار
کردینا اُسکا خواہ گرانے سے ہووے یا جلانے سے یا اوسکی صورت بدل دینے سے اور اُسکو اس وضع
سے نکال دینے سے جس کے لیے وہ بنایا گیا ہے اور جب یہ حال ہوا مسجد ضرار کا تو اب مشاہد شرک کہ جنکے مجاور
لوگون کو بلاتے ہین کہ اون مشاہد کو اللہ کا شریک ٹھیراوین وہ بدرجہ اولی جلانے اور گرانے کے لائق
ہین اور اُنکا معدوم ومنہدم کرنا مسجد ضرار سے زیادہ واجب ہے اور یہی حال ہے مقامات فسوق ومعاصی
کا جیسے شراب خانے اور سپند خانے ہین اور تمام اماکن ہین ارباب منکرات کے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ
نے ایک گاؤن پورا جلادیا کہ جس مین شراب بکتی تہی اور حانوت رویشد ثقفی کا جلادیا اور اُسکا نام
فویسق رکہا اور محل سعد کا سرتا پا جلادیا جب وہ رعیت سے اپنے اس محل مین روپوش رہے اور اُن کیطرف
التفات نہ کرتے تہے اور ارادہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون لوگون کے گہرون کے جلانے کا
جو جمعہ اور جماعات مین نہ آتے تہے اور سوا اُن گہرون کو آپنے صرف عورتون اور لڑکون کے خیال سے
نہین جلایا کہ وہ بے قصور جل جاوینگے حالانکہ اونپر حضور جماعت واجب نہین تمام ہوا مضمون
زاد المعاد کا مین کہتا ہون کہ یہ مقابر بلند بزرگون کے اور جنابذ عالیہ صالحون کے یہ تو اسی غرض
کے لیے بنائے گئے ہین کہ اُنکی پرستش کی جاوے اور اسی لیے اُنکی زینت اور آرایش کی گئی ہے
کہ وہ انداد من دون اللہ ٹہیرائے جاوین اور سوا اس غرض کے وہان اور کوئی غرض ہوہی نہین سکتی
پس یہ مسجد ضرار سے بدرجہا بدتر ہین اسیلیے کہ جب شارع نے قبرون کے بلند کرنے اور اُنپر بنا کرنے سے
منع فرمایا تو اب کوئی غرض شرعی تو وہان ممکن نہین سوائے گور پرستی کے اور جن مقامات کے
جلا دینے کا ذکر اوپر ہوا اون سب مین ایک نوع کا فسق تہا اور اسپر خلیفہ راشد نے اونکو جلوا دیا

پھر شرک تو اکبر کبائر ہے اور بئس الفسوق ہے اس کے مکانات کا جلانا تو اہم مہمات سے ہے اور اوجب واجبات
اور افرض ضروریات سے ہے **عن** قزعة قال سمعت ابا سعيد الخدري رضي الله تعالى عنه
قال سمعت من رسول الله صلى الله عليه وسلم اربعا فاعجبنني وانقنني نهى ان تسافر المرأة
مسيرة يومين الا ومعها زوجها او ذو محرم واقتص باقي الحديث **قزعہ** نے کہا کہ میں نے
ابی سعید خدری سے سنا کہ انہوں نے کہا فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چار باتوں کو
سو مجھے پسند آئیں اور اچھی معلوم ہوئیں منع کیا آپ نے اس سے کہ سفر کرے عورت دو دن کا مگر جب
اس کے ساتھ اوسکا شوہر ہو یا ناتے والا اور بیان کی باقی حدیث **عن** ابي سعيد
الخدري رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
لا تسافر المرأة ثلاثا الا مع ذي محرم **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا ✦
عن ابي سعيد الخدري رضي الله تعالى عنه ان النبي
صلى الله عليه وسلم قال لا تسافر امرأة فوق ثلاث
ليال الا ومع ذي محرم **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** قتادة
رضي الله عنه بهذا الاسناد وقال اكثر من ثلاث الا مع ذي محرم **قتادہ** سے
اسی اسناد سے وہی مضمون مروی ہے **عن** ابي هريرة رضي الله تعالى عنه قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم لا يحل لامرأة مسلمة تسافر مسيرة ليلة الا ومعها رجل
ذو حرمة منها **وہی مضمون ہے** **عن** ابي هريرة رضي الله تعالى عنه عن
النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يحل لامرأة تؤمن بالله واليوم الآخر تسافر
مسيرة يوم الا مع ذي محرم **وہی** نہی سفر بلا محرم مذکور ہے **عن** ابي هريرة
رضي الله تعالى عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يحل لامرأة
تؤمن بالله واليوم الآخر تسافر مسيرة يوم وليلة الا مع ذي محرم عليها
وہی مضمون ہے **عن** ابي هريرة رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم لا يحل لامرأة تسافر ثلاثا الا ومعها ذو محرم منها **وہی**
مضمون ہے **عن** ابي سعيد الخدري رضي الله تعالى عنه قال قال رسول

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَحِلُّ لِامْرَأَۃٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُسَافِرَ سَفَرًا یَکُوْنُ ثَلَاثَۃَ اَیَّامٍ فَصَاعِدًا اِلَّا وَمَعَھَا اَبُوْھَا اَوِ ابْنُھَا اَوْ زَوْجُھَا اَوْ اَخُوْھَا اَوْ ذُوْ مَحْرَمٍ مِّنْھَا **ترجمہ** ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حلال نہین اوس عورت کو جو اللہ تعالیٰ پر اور پچھلے دن پر ایمان رکھتی ہو کہ تین دن کا سفر کرے یا زیادہ کا مگر جب اوسکے ساتھہ اوسکا باپ ہو یا فرزند یا شوہر یا بھائی یا اور کوئی ناتے دار کہ جس سے پردہ نہ ہو **عَنْ** الْاَعْمَشِ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ اعمش سے مثل اسی کے مروی ہوا **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا یَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ یَقُوْلُ لَا یَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَۃٍ اِلَّا وَمَعَھَا ذُوْ مَحْرَمٍ وَلَا تُسَافِرُ الْمَرْأَۃُ اِلَّا مَعَ ذِیْ مَحْرَمٍ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ امْرَأَتِیْ خَرَجَتْ حَاجَّۃً وَاِنِّیْ اُکْتُتِبْتُ فِیْ غَزْوَۃِ کَذَا وَکَذَا فَقَالَ انْطَلِقْ فَحُجَّ مَعَ امْرَأَتِکَ **ترجمہ** ابن عباس فرماتے تھے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ مین فرمایا کہ کوئی مرد کسی عورت کے ساتھہ ایک مکان مین اکیلا نہ ہو اور نہ عورت سفر کرے مگر ناتے والے کے ساتھ سو ایک شخص کھڑا ہوا اور اوس نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میری عورت تو حج کو جاتی ہے اور مین فلانے لشکر مین لکھا گیا ہون جو فلان طرف جاتا ہے تو آپ نے فرمایا کہ تو جا اپنی عورت کے ساتھ حج کر **ف** اس سے معلوم ہوا کہ جب دو چیزین باہم جمع ہو جاوین اور دونون ادا نہو سکین تو اون مین سے جو ضرور زیادہ ہو اوسکو بجا لا دین اسلیے کہ غزوہ مین دوسرا شخص بہی جا سکتا ہے بخلاف حج کے کہ دوسرا اوسکی عورت کے ساتھہ نہین جا سکتا۔ **عَنْ** عَمْرٍو بِھٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَہٗ عمرو سے وہی مضمون مروی ہوا **عَنْ** ابْنِ جُرَیْجٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَہٗ وَلَمْ یَذْکُرْ وَلَا یَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَۃٍ اِلَّا وَمَعَھَا ذُوْ مَحْرَمٍ **ابن جریج** سے اسی اسناد سے وہی مضمون مروی ہے اور اوس مرد کی خلوت کا ذکر نہین +

بَاب اسْتِحْبَابِ الذِّکْرِ اِذَا رَکِبَ دَابَّتَہٗ مُتَوَجِّھًا لِسَفَرِ حَجٍّ اَوْ غَیْرِہٖ وَبَیَانِ الْاَفْضَلِ مِنْ ذٰلِکَ جب جانور پر سوار ہو تو کیا ذکر کرے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اسْتَوٰی عَلٰی بَعِیْرِہٖ خَارِجًا اِلٰی سَفَرٍ کَبَّرَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ

وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ اَللّٰھُمَّ نَسْاَلُكَ فِیْ سَفَرِنَا ھٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰی وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰی
اَللّٰھُمَّ ھَوِّنْ عَلَیْنَا سَفَرَنَا ھٰذَا وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَہٗ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ
وَالْخَلِیْفَۃُ فِی الْاَھْلِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ وَعْثَآءِ السَّفَرِ وَکَاٰبَۃِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ
فِی الْمَالِ وَالْاَھْلِ وَاِذَا رَجَعَ قَالَھُنَّ وَزَادَ فِیْھِنَّ اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ

ترجمہ عبداللہ بن عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے اونٹ پر سوار ہوتے کہین سفر مین جانے کو تو تین بار اللہ اکبر فرماتے پھر یہ دعا پڑھتے سُبْحَانَ سے وَالْاَھْلِ تک یعنی پاک ہے وہ پروردگار جس نے ہمارا ذلیل کر دیا اس جانور کو اور ہم اوس کو دبا نہ سکتے تھے اور ہم اپنے پروردگار کے پاس لوٹ جانے والے ہین یا اللہ ہم مانگتے ہین تجھسے اپنے اس سفر مین نیکی اور پرہیزگاری اور ایسے کام جسے تو پسند کرے یا اللہ آسان کر دے ہمپر اس سفر کو اور اوس کے لنبان کو ہمپر تہوڑا کر دے یا اللہ تو رفیق ہے سفر مین اور تو خلیفہ ہے گھر مین یا اللہ مین پناہ مانگتا ہون تجھسے سفر کی تکلیفون اور رنج اور غم سے اور بُرے حال مین لوٹ کر آنے سے مال مین اور گھر والون مین یہ تو جاتے وقت پڑھتے اور جب لوٹ کر آتے جب بہی مگر اوس مین اتنا زیادہ کرتے آئبون سے اخیر تک یعنے ہم لوٹنے والے ہین اور توبہ کرنیوالے خاص اپنے رب کو پوجنے والے اور اوسکی تعریف کرنے والے **فائدہ** اس سے معلوم ہوا کہ جو سفر کو جاوے سنت ہی کہ یہ دعا پڑھے تاکہ اوسکو گھر مین اور سفر مین اللہ کی حمایت وضمانت ہووے نہ ویسا کرے جیسے مشرکان بے دین کلمہ گویان مبتدعین کرتے ہین کہ چلتے وقت امام ضامن کی ضامنی بولتے ہین اور اُن کے نام کا پیسا روپیہ اشرفی بازو پر باندہ دیتے ہین یہ خران بے دم بصورت مردم یہہ نہین سمجھتے کہ ایک امام کس کس کی ضامنی کرینگے ہر روز لاکھون آدمی سفر کرتے ہین اور یہہ طریقہ انہون نے مشرکان مکہ سے سیکہا ہے کہ وہ ہر جنگل مین جب اترتے کہتے کہ اس جنگل کے جنکی پناہ مین آئے غرض غیر خدا کی حمایت مین آنے مین یہ اور وہ دونون برابر ہین نعوذ باللہ من ہولا رو ہولا **عن**

عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَرْجِسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا سَافَرَ یَتَعَوَّذُ مِنْ وَعْثَآءِ السَّفَرِ وَکَاٰبَۃِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْکَوْنِ وَدَعْوَۃِ الْمَظْلُوْمِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ فِی الْاَھْلِ وَالْمَالِ **عبداللہ** بن سرجس نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتے تو اللہ تعالے سے پناہ مانگتے سفر کی مشقتون سے اور غمگین ہو کر لوٹنے سے اور بہلائی کے بعد برائی

کیطرف لوٹنے سے اور اہل ومال مین برائی کو دیکھنے سے **ف** بھلائی کے بعد برائی کیطرف لوٹنا یہ ہر کہ طاعت سے معصیت کیطرف یا ایمان سے کفر کیطرف یا سنت سے بدعت کی یا توحید سے شرک کیطرف آجانا پناہ اسمہ تعالی کی ایسی حالت سے **عَنْ** عَاصِمٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِ عَبْدِ الْوَاحِدِ فِي الْمَالِ وَالْاَهْلِ وَفِيْ رِوَايَةِ مُحَمَّدِ بْنِ خَازِمٍ قَالَ يَبْدَءُ بِالْاَهْلِ اِذَا رَجَعَ وَفِيْ رِوَايَتِهِمَا جَمِيْعًا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ **عاصم** سے اسی اسناد سے وہی دعا مذکور ہوئی مگر عبد الواحد کی روایت مین فِي الْمَالِ وَالْاَهْلِ ہے اور محمد بن حازم کی روایت مین یہ ہے کہ اہل کا لفظ پہلے بولتے جب لوٹتے اور دونون کی روایتون مین ہے لفظ ہے اللہم سے آخر تک یعنے یا اسمہ پناہ مانگتا ہون مین سفر کی مشقتون سے **بَابُ** مَا يُقَالُ اِذَا رَجَعَ مِنْ سَفَرِ الْحَجِّ وَغَيْرِهٖ سفر حج وغیرہ سے لوٹنے کا بیان **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَفَلَ مِنَ الْجُيُوْشِ اَوِ السَّرَايَا اَوِ الْحَجِّ اَوِ الْعُمْرَةِ اِذَا اَوْفٰى عَلٰى ثَنِيَّةٍ اَوْ فَدْفَدٍ كَبَّرَ ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اٰيِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ **ترجمہ** عبد اسمہ نے کہا کہ رسول اسمہ صلی اسمہ علیہ وسلم جب لوٹتے لشکرون سے یا چھوٹی جماعت سے لشکر کی یا حج وعمرہ سے تو جب پہنچ جاتے کسی ٹیلہ پر یا اونچی زمین کنکریلی پر تو تین بار لا الہ سے آخر تک پڑھتے یعنی کوئی معبود لائق عبادت کے نہین ہے سوا اسمہ تعالی کے اور کوئی شریک نہین اوسکا اوسی کی ہے سلطنت اور اسی کیلیے ہے سب تعریف اور وہ سب کچھ کر سکتا ہے ہم لوٹنے والے رجوع ہونے والے عبادت کرنے والے سجدہ کرنے والے اپنے رب کی خاص حمد کرنے والے مین سچا کیا اسمہ پاک نے وعدہ اپنا اور مدد کی اپنے غلام کی اور شکست دی لشکرون کو اکیلے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ اِلَّا حَدِيْثَ اَيُّوْبَ فَاِنَّ فِيْهِ التَّكْبِيْرَ مَرَّتَيْنِ **ترجمہ** وہی مضمون نبی صلے اسمہ علیہ وسلم سے مروی ہوا مگر ایوب کی روایت مین تکبیر دو بار مذکور ہے **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَقْبَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَاَبُوْ طَلْحَةَ وَصَفِيَّةُ رَدِيْفَتُهٗ عَلٰى نَاقَتِهٖ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِظَهْرِ الْمَدِيْنَةِ قَالَ اٰيِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ فَلَمْ يَزَلْ

يَقُولُ ذٰلِكَ حَتّٰى قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ انس نے کہا کہ ہم اور ابو طلحہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے
اور صفیہ آپ کے اونٹنی پر آپ کے پیچھے سوار تھیں یہانتک کہ ہم مدینہ کے پشت پر پہنچے آپ فرمانے لگے آئبون سے
حامدون تک غرض مدینہ تک یہی کہتے چلے آئے عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ وہی مضمون ہے **باب** اِسْتِحْبَابِ النُّزُولِ بِبَطْحَاءِ
ذِي الْحُلَيْفَةِ وَالصَّلٰوةِ بِهَا اِذَا صَدَرَ مِنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ وَغَيْرِهِمَا فَمَرَّ بِهِمَا بطحاے ذی
الحلیفہ میں اترنے کا بیان عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُولَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَاخَ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِي بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَصَلّٰى بِهَا قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ
ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اونٹ بٹھایا کنکریلی زمین میں ذی الحلیفہ کے اور وہاں نماز ادا کی اور ابن عمر بھی ایسا ہی کرتے تھے
عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يُنِيخُ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِي بِذِي الْحُلَيْفَةِ
الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنِيخُ بِهَا وَيُصَلِّي بِهَا نافع نے کہا ابن عمر اپنا
اونٹ بطحاے ذی الحلیفہ میں بٹھاتے اور نماز پڑھتے اور فرماتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
بھی ایسا ہی کیا ہے اور نماز پڑھی ہے عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ قَالَ كَانَ اِذَا صَدَرَ مِنَ الْحَجِّ
اَوِ الْعُمْرَةِ اَنَاخَ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِي بِذِي الْحُلَيْفَةِ الَّتِي كَانَ يُنِيخُ بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نافع نے کہا کہ عبد اللہ جب لوٹتے حج سے یا عمرہ سے تو اونٹ بٹھاتے بطحاے ذی
الحلیفہ میں جہاں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بٹھاتے تھے عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ فِي مُعَرَّسِهِ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَقِيلَ لَهُ اِنَّكَ بِبَطْحَاءَ
مُبَارَكَةٍ سالم نے اپنے باپ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخر شب میں ذی
الحلیفہ میں اترے ہوئے تھے کہ آپ سے کہا گیا کہ تم مبارک میدان میں ہو عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ
بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ وَهُوَ فِي
مُعَرَّسِهِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ فِي بَطْنِ الْوَادِي فَقِيلَ اِنَّكَ بِبَطْحَاءَ مُبَارَكَةٍ قَالَ مُوسٰى وَ
قَدْ اَنَاخَ بِنَا سَالِمٌ بِالْمُنَاخِ مِنَ الْمَسْجِدِ الَّذِي كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يُنِيخُ بِهِ يَتَحَرّٰى مُعَرَّسَ
رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ اَسْفَلُ مِنَ الْمَسْجِدِ الَّذِي بِبَطْنِ الْوَادِي بَيْنَهُ وَ

بَيْنَ الْقِبْلَةِ وَسَطًا مِّنْ ذٰلِكَ **سالم** نے اپنے باپ عبد اللہ بن عمر سے روایت کی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی فرشتہ آیا اور آپ آخر شب مین ذی الحلیفہ مین اوترے ہوئے تھے میدان کے بیچ مین سو آپ سے اُس نے کہا کہ آپ مبارک میدان مین ہین اور موسی راوی نے کہا ہمارے ساتھ سالم بن عبد اللہ نے اونٹ بٹھائے اوس جگہہ مین نماز کی جہان عبد اللہ بٹھادیتے تھے اور اسکو جانتے اور خیال کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوترنے کی جگہہ ہے اور وہ اُس مسجد سے نیچے ہے جو بطن وادی مین بنی ہوئی ہے اور مسجد اور قبلہ کے بیچ مین وہ مقام واقعہ ہوا ہے **ف** ان سب حدیثون کے روسے قاضی عیاض نے کہا ہے کہ اترنا بطحاے ذی الحلیفہ مین اگرچہ مناسک حج مین نہین ہے مگر ایک فعل ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اور عمل ہے اوسپر اہل مدینہ کا جو برکت ڈھونڈھتے ہین آثار سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اسلیے کہ وہ میدان مبارک اور امام مالک نے بہی اسے مستحب کہا اور وہان نماز ادا کرنے کو بہی اور مستحب ہے کہ وہان سے آگے نہ جاوے جبتک نماز نہ ادا کرے اور اگر ایسے وقت پہنچے کہ نماز کا وقت نہ ہو تو ٹہیر ارہے کہ وقت آجاوے اور نماز ادا کرے اور پھر چلے **باب** لَا يَحُجُّ الْبَيْتَ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ وَبَيَانُ يَوْمِ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ مشرک کے حج اور طواف برہنہ کی نہی اور حج اکبر کے دن کا بیان **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ بَعَثَنِيْ اَبُوْ بَكْرِ الصِّدِّيْقُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فِي الْحَجَّةِ الَّتِيْ اَمَّرَهُ عَلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فِيْ رَهْطٍ يُّؤَذِّنُوْنَ فِي النَّاسِ يَوْمَ النَّحْرِ لَا يَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَكَانَ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَقُوْلُ يَوْمُ النَّحْرِ يَوْمُ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ مِنْ اَجْلِ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ **ابوہریرہ** نے کہا کہ مجھے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اوس حج مین روانہ فرمایا جس مین رسول اللہ نے اون کو امیر کیا حجۃ الوداع کے قبل اور مجھے روانہ کیا اُس جماعت مین کہ جو پکارتے تھے نحر کے دن کہ اس سال سے بعد اب کوئی مشرک حج کو نہ آوے اور نہ کوئی بیت اللہ کا ننگا ہوکر طواف کرے جیسے مشرک لوگ ایام جاہلیت مین کرتے تھے) ابن شہاب زہری نے کہا کہ عبد الرحمن کے فرزند حمید یہی کہتے تھے کہ حج اکبر کا دن وہی نحر کا دن ہے اسی ابوہریرہ کی حدیث کے سبب سے **ف** یعنے اللہ پاک جل جلالہ نے حکم فرمایا تہا وَاَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ اِلَى النَّاسِ

يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ یعنی پکار دینا ضرور ہی اللہ کی اور اوسکے رسول کی طرف سے تمام لوگون مین حج اکبر
کے دن کہ اللہ اور رسول بیزار ہین مشرکون سے اور یہ پکارنا نحر کے دن ہوا تو قرآن وحدیث سے ثابت
ہوا کہ نحر ہی کا دن حج اکبر کا دن ہے اور یہ عوام کالانعام مین مشہور ہے کہ حج اکبر وہ ہے کہ عرفہ جمعہ کے
دن پڑے یہ شیطان علیہ اللعنہ نے انکو بتایا ہے اور قرآن وحدیث مین کہین نہین آیا ہے اور محض
خبط اور جنون عوام ذی فنون ہے اور اکثر کٹھ ملا حضرہ ہمارے بہی اس خبط مین گرفتار ہین اور اختلاف
ہے علما کا کہ حج اکبر کا دن عرفہ کا دن ہے یا نحر کا امام مالک اور شافعی اور جمہور نے کہا ہے کہ یوم النحر
ہے اور قاضی عیاض نے امام شافعی سے نقل کیا ہے کہ عرفہ کا دن ہے اور بعضون کا قول ہے کہ حج اکبر
حج ہے اور حج اصغر عمرہ ہے اور جو قائل ہین کہ حج اکبر عرفہ ہے انہون نے استدلال کیا ہے اس سے کہ حدیث
مین آیا ہے اَلْحَجُّ عَرَفَةُ کہ حج عرفہ ہے اور یہ جو فرمایا کہ آج سے کوئی مشرک حج نکرے موافق ہے اس آیت
مبارک کے اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا یعنے مشرک ناپاک ہین سو نزدیک نآوین
مسجد الحرام کے اس سال کے بعد اور مراد مسجد حرام سے سارا حرم ہے غرض مشرک کو داخل ہونا حرم مین
کسی حال مین روا نہین یہانتک کہ اگر کسیکا قاصد بنکر آوے تب بہی حرم سے باہر ٹہیرے اور وہان
سے کسی اور کو بہیجدے کہ اسکا پیغام پہنچاوے اور اگر آیا اور مر گیا بیمار ہوکر خطیہ اور بعد کو معلوم ہوا کہ
مشرک تہا تو حکم ہے کہ اوسکی قبر کہود کر مردہ کو حرم کے باہر لیکر گاڑ دیا جاوے اور جاہلیت مین عرب
کا قاعدہ تہا کہ برہنہ طواف کرتے اور کہتے کہ جن کپڑون سے ہمنے گناہ کیے ہین اون سے طواف کیونکر
کرین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس امر قبیح کو بردہ زمین سے مٹا دیا

بَاب فَضْلِ يَوْمِ عَرَفَةَ

عرفہ کے دن کی فضیلت

عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اِنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ يَوْمٍ اَكْثَرَ مِنْ اَنْ يُّعْتِقَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيْهِ عَبْدًا مِّنَ
النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ وَاِنَّهٗ لَيَدْنُوْ ثُمَّ يُبَاهِيْ بِهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ فَيَقُوْلُ مَا اَرَادَ هٰٓؤُلَآءِ

ترجمہ سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عرفہ سے بڑہکر کوئی دن ایسا نہین ہے جس مین اللہ تعالی بندون کو آگ سے
اتنا آزاد کرتا ہو جتنا عرفہ کے دن آزاد کرتا ہے اور خداوند تعالی قریب ہوتا ہے اور فرشتون پر
بندون کا حال دیکہکر فخر کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ یہ کس ارادے سے جمع ہوئے ہین **ف**

عبدالرزاق نے اپنی مسند میں ابن عمر سے اس حدیث کو ذکر کیا ہے اور اس میں یون ہو کہ اللہ پاک اوترتا ہے
آسمان دنیا پر اور بندون کا فخر کرتا ہے فرشتون پر اور فرماتا ہے کہ یہ میرے بندے ہین کہ میرے پاس حاضر ہوئے
ہین پریشان بال اور گرد آلود چہرون سے اور میری رحمت کی امید رکھتے ہین اور میرے عذاب سے ڈرتے
ہین حالانکہ مجھے انہون نے دیکھا نہین اور کیا حال ہو ان کا اگر مجھے دیکھین پھر باقی حدیث ذکر کی اور
اس سے اوترنا خدا پاک کا آسمان دنیا پر ثابت ہوا اور اس کے ظاہر پر ہم ایمان لاتے ہین اور کیفیت
اوسکی پروردگار کو سونپتے ہین اور نہین تاویل کرتے اور یہی مسلک ہو صحابہ کرام اور تابعین اور
تمامی سلف صالحین کا

باب فَضْلِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ حج اور عمرے کی فضیلت کا بیان -

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرَةُ اِلَی الْعُمْرَةِ کَفَّارَةٌ لِّمَا بَیْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَیْسَ لَهٗ جَزَاءٌ اِلَّا الْجَنَّةُ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک عمرے سے دوسرا عمرہ کفارہ ہو جاتا ہے بیچ کے گناہون کا اور حج مقبول کا بدلہ جنت کے سوا اور کچھ نہین ہے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ **ابوہریرہ** سے وہی روایت مروی ہوئی **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَتٰی هٰذَا الْبَیْتَ فَلَمْ یَرْفُثْ وَلَمْ یَفْسُقْ رَجَعَ کَمَا وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اس گھر میں آیا اور بیہودہ شہوت رانی کی باتین نہ کین نہ گناہ کیا وہ ایسا پھرا کہ گویا اوسے مان نے ابھی جنا یعنے گناہون سے پاک ہو گیا **عَنْ** مَنْصُوْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِیْ حَدِیْثِهِمْ جَمِیْعًا مَنْ حَجَّ فَلَمْ یَرْفُثْ وَلَمْ یَفْسُقْ **ترجمہ** منصور سے وہی مضمون مروی ہے مگر اس مین یون ہے کہ جس نے حج کیا اور شہوت کی باتین اور گناہ نہ کیا باقی وہی مضمون ہے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ **وہی** مضمون ہو **ف** حدیث اول سے اصحاب کے استدلال کی ہے جمہور نے اور شافعیہ نے کہ عمرہ کو مکرر کرنا ایک سال مین بجا لانا مستحب ہے اور مالکیہ اور اکثر اون کے شاگردون نے کہا ہے کہ ہر سال مین ایک عمرے سے زیادہ کرنا مکروہ ہے اور قاضی عیاض اور دوسرے عالمون نے کہا کہ ہر ماہ مین ایک عمرہ سے زیادہ نہ لاوے اور جاننا چاہیے کہ سال بھر عمرہ

کا وقت ہی مگر جو شخص افعال حج مین مشغول ہو سوا اوسکا عمرہ صحیح نہین جب تک حج سے فارغ نہ ہو اور جو حاجی نہین اوسکو عرفہ کے دن بہی عمرہ مکروہ نہین اور یہی حکم ہے عید اضحی اور ایام تشریق کا جو حاجی نہو اور اسیطرح ساری برس کے دنون کا غرض کسی دنون مین عمرہ مکروہ نہین ہمارے نزدیک اور یہی قول ہو امام مالک اور جمہاہیر کا کہ غیر حاجی کو عرفہ اور ایام نحر و تشریق وغیرہ مین مکروہ نہین ہے اور ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ پانچ دن مکروہ ہے یوم عرفہ اور یوم النحر اور ایام تشریق اور امام ابو یوسف نے کہا ہے کہ چار دن عرفہ اور ایام تشریق سگجہ ہمکو معلوم نہین ہوتا کہ انکی سند کیا ہے اور بے دلیل کے کسیکا قول قابل تسلیم نہین اور عمرہ کے وجوب مین بہی علما کا اختلاف ہی شافعی اور جمہور کا قول ہے کہ واجب ہی اور اوسکے قائل ہین عمر اور ابن عمر اور ابن عباس اور طاوس اور عطا اور ابن المسیب اور سعید بن جبیر اور حسن بصری اور مسروق وغیرہم اور مالک اور ابو حنیفہ اور ابو ثور نے کہا ہے کہ سنت ہی اور واجب نہین اور حج مقبول وہ ہے کہ اوس مین کسی گناہ کی ملونی نہو اور علامت قبول حج یہ ہے کہ حاجی پہر گناہون کیطرف کبہی مائل نہ ہو اللہ تعالے ہم سب کو یہ قبولیت نصیب کرے جیسے توفیق حج عنایت فرمائی **باب** نُزُوْلِ الْحُجَّاجِ بِمَكَّةَ وَتَوْرِيْثِ دُوْرِهَا حاجیون کے اوترنے کا مکہ مین اور اوسکے گہرون کے وارث ہونے کا بیان **عن**

اُسَامَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَنْزِلُ فِيْ دَارِكَ بِمَكَّةَ قَالَ وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عُقَيْلٌ مِنْ رِبَاعٍ اَوْ دُوْرٍ وَكَانَ عُقَيْلٌ وَرِثَ اَبَا طَالِبٍ هُوَ وَطَالِبٌ وَلَمْ يَرِثْهُ جَعْفَرٌ وَلَا عَلِيٌّ لِاَنَّهُمَا كَانَا مُسْلِمَيْنِ وَكَانَ عُقَيْلٌ وَطَالِبٌ كَافِرَيْنِ **ترجمہ**

اسامہ بن زید بن حارثہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ آپ مکہ مین کیا اپنے گہر مین اوترینگے تو آپ نے فرمایا کہ بہلا عقیل نے ہمارے لیے کوئی چار دیواری یا مکان چہوڑا ہے اور حقیقت اوسکی یہ تہی کہ عقیل اور طالب وارث ہوئے ابو طالب کے اور جعفر اور علی کو اونکے ورثہ مین سے کچہ نہ ملا اسلیے کہ دونون مسلمان تہے اور عقیل اور طالب دونون کافر تہے **ف** قاضی عیاض نے کہا ہے کہ اسامہ نے جو کہا کہ آپ اپنے گہر مین اترینگے مراد اوس سے یہ ہے کہ جس مین آپکی سکونت تہی اسلیے کہ اصل مین تو وہ گہر ابو طالب کا تہا اسلیے کہ وہی متکفل تہے آپکی پرورش کے اور ابو طالب بڑے بیٹے تہے عبد المطلب کے اور عبد المطلب کی ساری املاک کی وہی اکیلے وارث

وارث ہوئے جیسا قاعدہ تہا ایام جاہلیت کا اور یہہ بہی گمان ہے کہ شاید عقیل نے سب گہر بیچ ڈالے
ہون اور اپنے ملک سے نکالدیے ہون جیسے ابوسفیان وغیرہ نے مہاجرین کے گہر تمام بیچ ڈالے چنانچہ
داؤدی نے ایسا ہی کچہ کہا ہے اور یہہ جو فرمایا کہ عقیل نے ہمارے لیے کوئی الخ اس سے استدلال کیا
ہے شافعیہ نے اور اون کے موافقین نے کہ مکہ صلحاً فتح ہوا ہے اور مکان اوسکے مملوک ہین مکان
والون کے جیسے اور شہرون کے مکان ہین اور اون مین میراث وغیرہ جاری ہوتی ہے اور بیع اور
رہن اور اجارہ اون مکانون کا روا ہے مثل اور تصرفات کے اور مالک اور ابوحنیفہ اور اوزاعی اور
دوسری فقہا کا قول ہے کہ وہ جبراً اور قہر کی راہ سے فتح ہوا ہے اور یہ تصرفات کوئی وہان کے مالکون
کو اپنے مکانون پر روا نہین اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمان کافر کا وارث نہین ہوتا اور یہہ
تمام علمار کا مذہب ہے عن اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَيْنَ
تَنْزِلُ غَدًا أَوْ ذٰلِكَ فِي حَجَّتِهِ حِينَ دَنَوْنَا مِنْ مَكَّةَ فَقَالَ وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عُقَيْلٌ مَنْزِلًا
ترجمہ وہی مضمون ہے بالاختصار عن اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ
يَا رَسُولَ اللهِ أَيْنَ تَنْزِلُ غَدًا إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى وَذٰلِكَ زَمَنَ الْفَتْحِ قَالَ وَهَلْ تَرَكَ لَنَا
عُقَيْلٌ مِنْ مَنْزِلٍ اسامہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ کل حضرت نے چاہا اور ہم پہنچ گئے تو آپ کہان
اوترین گے اور یہ بات فتح مکہ کے دنون مین کہی تو آپنے فرمایا کہ عقیل نے ہمارے لیے کوئی گہر چہوڑا
بہی ہے باب إِقَامَةِ الْمُهَاجِرِ بِمَكَّةَ مہاجر کا مکہ مین رہنے کا بیان عن عُمَرَ
ابْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَسْأَلُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ هَلْ سَمِعْتَ فِي الْإِقَامَةِ بِمَكَّةَ شَيْئًا فَقَالَ
السَّائِبُ سَمِعْتُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ لِلْمُهَاجِرِ إِقَامَةُ ثَلَاثٍ بَعْدَ الصَّدَرِ بِمَكَّةَ كَأَنَّهُ يَقُولُ لَا يَزِيدُ عَلَيْهَا ط
عمر بن عبدالعزیز سائب بن یزید سے پوچہتے تہے کہ تمنے مکہ مین رہنے کے باب مین کچہ سنا ہو
تو انہون نے کہا کہ مین نے علا بن حضرمی سے سنا ہو کہ وہ کہتے تہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرماتے تہے کہ مہاجر کو اجازت ہے حج کی بعد لوٹنے کے پیچہے تین روز تک مکہ مین رہنے کی مراد یہ تہی کہ
اس سے زیادہ نہ رہے ف مراد اس سے یہ ہے کہ جو لوگ مکہ مین رہتے تہے اور پہر اسلام کی وجہ
سے انہون نے فتح مکہ سے پہلے مکہ سے ہجرت کی تہی وہ اگر حج کو آوین یا عمرہ کو تو بعد فراغ کے تین روز

سنے زیادہ مکہ میں رہیں اور اس سے شافعیہ نے استدلال کیا ہے کہ تین دن کی اقامت حقیقت میں اقامت میں داخل نہیں بلکہ تین دن کا رہنے والا مسافر ہے اور اگر کوئی مسافر تین روز تک اقامت کی نیت کرے سوا روز خروج کے اور روز دخول کے تو وہ مقیم نہیں اور حکم مسافر میں ہو اور رخصتیں مسافر کی سب اسکو روا ہیں جیسے قصر نماز کا اور افطار روزہ کا **عَن** عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَقُولُ لِجُلَسَائِهِ مَا سَمِعْتُمْ فِي سُكْنَى مَكَّةَ فَقَالَ السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سَمِعْتُ الْعَلَاءَ أَوْ قَالَ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقِيمُ الْمُهَاجِرُ بِمَكَّةَ بَعْدَ قَضَاءِ نُسُكِهِ ثَلَاثًا وہی مضمون ہے **عَن** عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَسْأَلُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ فَقَالَ السَّائِبُ سَمِعْتُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ثَلَاثُ لَيَالٍ يَمْكُثُهُنَّ الْمُهَاجِرُ بِمَكَّةَ بَعْدَ الصَّدَرِ وہی مضمون ہے **عَن** الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُكْثُ الْمُهَاجِرِ بِمَكَّةَ بَعْدَ قَضَاءِ نُسُكِهِ ثَلَاثًا وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وہی مضمون دونوں سندوں سے مذکور ہوا **بَابُ** تَحْرِيمِ صَيْدِ مَكَّةَ وَغَيْرِهِ مکہ میں شکار وغیرہ کا حرام ہونا **عَن** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَتْحِ مَكَّةَ لَا هِجْرَةَ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوا وَقَالَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَتْحِ مَكَّةَ إِنَّ هَذَا الْبَلَدَ حَرَّمَهُ اللهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَإِنَّهُ لَمْ يَحِلَّ الْقِتَالُ فِيهِ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَمْ يَحِلَّ لِي إِلَّا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا يُعْضَدُ شَوْكُهُ وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهُ وَلَا يَلْتَقِطُ لُقَطَتَهُ إِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا وَلَا يُخْتَلَى خَلَاهَا فَقَالَ الْعَبَّاسُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ يَا رَسُولَ اللهِ إِلَّا الْإِذْخِرَ فَإِنَّهُ لِقَيْنِهِمْ وَلِبُيُوتِهِمْ فَقَالَ إِلَّا الْإِذْخِرَ **ابن عباس** رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس دن مکہ فتح ہوا کہ آج سے مکہ کی ہجرت نہیں ہی مگر جہاد اور نیت باقی ہے اور جب تم کو کام جہاد کو بلائیں تو نکلو اور چلو اور فرمایا کہ یہ شہر ایسا ہے کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے اُسکو ادب کی جگہہ قرار دیا ہے جس دن سے آسمان و زمین بنایا

ہے غرض وہ اللہ کے مقرر کرنے سے حرمت و ادب کی جگہہ ٹھیرایا گیا ہے قیامت تک اور کسی کو اوس مین
قتال روا نہین ہوا مجہہ سے پیشتر اور مجہے بھی ایک دن کی صرف ایک گھڑی اجازت ہوئی تھی (یعنے
لڑائی کی) اور وہ پھر ویسا ہی حرام ہو گیا اللہ تعالی کے حرام کرنے سے قیامت تک کہ نہ اسکا کانٹا
اوکھاڑا جاوے اور نہ اُسکا شکار بہگایا جاوے اور نہ اُسکی گری پڑی چیز اُٹھائی جاوے مگر وہ اُٹھاوے
جو اوسکو پہچنوائے (کہ جس کی ہو اوسکو دیدے) اور نہ اوسکی ہری گہانس اوکھاڑی جاوے سو عباس رضے
اللہ تعالی عنہما نے کہا کہ یا رسول اللہ مگر اذخر (یعنے اوسکی اجازت دیجیے) کہ وہ سنارون لہارون کے کام آتی
ہے اور اُس سے گہر چھانے جاتے ہین آپ نے فرمایا مگر اذخر یعنے اوسکی توڑنے کاٹنے کی اجازت ہو -
ف علمار نے لکھا ہے کہ ہجرت دار حرب سے دار اسلام کیطرف قیامت تک باقی ہے اور اس حدیث
کی تاویل مین دو قول ہین اول یہہ کہ مراد یہ ہے کہ مکہ کی ہجرت اب نہین رہی اسلیے کہ وہ دار الاسلام
ہو گیا بعد فتح کے اور ہجرت تو دار حرب سے ہوتی ہے اور اس مین پیشین گوئی اور معجزہ ہے رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کا کہ ہمیشہ یہہ دار اسلام رہیگا اور ایسا ہی ہوا اور دوسری یہ جو ثواب ہجرت کا قبل فتح
مکہ کے تہا وہ ثواب اب نہین رہا گو کہ ہجرت باقی ہو جیسے اللہ تعالے نے فرمایا لَا يَسْتَوِي مِنْكُم مَّنْ أَنْفَقَ
قَبْلَ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ یعنے جسنے بعد فتح کے جہاد کیا اور مال خرچ کیا وہ اون کے برابر نہین ہین جنھون نے
قبل فتح یہ کام کیے مگر جہاد و نیت ہے یعنی تحصیل ثواب کا ذریعہ یہ ہے کہ جہاد کرتے رہو اور نیک نیتی سے
اعمال صالحہ بجا لاؤ کہ اُس سے ثواب حاصل ہوگا جیسے ہجرت سے حاصل ہوتا تہا بیشک اللہ تعالی نے اُسکو
ادب کی جگہہ مقرر کیا ہے جسدن سے آسمان و زمین بنایا ہے یعنی اصل حرمت تو اوسیدن سے ہے مگر وہ پوشیدہ
ہو گئی تہی پہر حضرت ابراہیم کے وقت سے ظاہر ہو گئی اسلیے کہ آگے مسلم مین مروی ہوا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام
نے مکہ کو حرم قرار دیا ہے اور اس معنے مین دونو مین تطبیق ہو جاتی ہے اور روایات باب سے ثابت ہوا
کہ قتال مکہ مین حرام ہے چنانچہ ابو الحسن ماوردی نے احکام سلطانیہ مین لکھا ہے کہ خصائص حرم مین سے ہے
کہ وہان کے لوگون سے لڑائی نہ کی جاوے پہر اگر سلطان عادل صاحب عدل سے وہان کے لوگ بغاوت
کرین تو انکو تنگ کیا جاوے کہ اطاعت قبول کرین نہ جنگ کی جاوے اور جمہور فقہا نے کہا ہے کہ اگر
وہ اپنے بغی سے باز نہ آوین اور احکام شرع جو موافق عدل ہون قبول نہ کرین تو البتہ اون سے لڑائی
کیجاوے اس لیے کہ باغیون سے لڑنا بہی اللہ تعالے کے حقوق مین سے ہے اور یہی قول قرین صواب ہے

اور اسپر تفصیل کی ہے امام شافعی نے کتاب اختلاف الحدیث مین کتب امام سے اور قفال مروزی نے اصحاب
شافعیہ سے کہا ہے کہ اگر ایک جماعت کفار کی بہی قلعہ نشین ہو جاوے مکہ مین توہم کو اُن سے لڑنا بہی روا
نہین جب تک وہ مکہ مین ہون اور یہ قول قفال کا محض غلط ہے اور ہرگز قابل قبول نہین اور مجوزین قتال ان
احادیث کا یہ جواب دیتے ہین کہ مراد ان حدیثون کی جو تحریم قتال مین وارد ہوئی ہین یہ ہے کہ جب تک
بغیر قتال کے کام نکلے جب تک اپنی جانب سے اہل مکہ سے لڑائی شروع نہ کرے اور جب مجبور ہو جاوے
تو پہر روا ہے بخلاف اور شہرون کے قتال وہان ہر طور روا ہے عَنْ مَنْصُوْرٍ فِیْ هٰذَا الْاِسْنَادِ
بِمِثْلِهٖ وَلَمْ یَذْکُرْ یَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَقَالَ بَدَلَ الْقِتَالِ الْقَتْلَ وَقَالَ لَا یَلْتَقِطُ
لُقَطَتَهٗ اِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا ترجمہ منصور سے وہی مضمون مروی ہے اور اس مین یہ مذکور نہین کہ جس دن پیدا
کیا آسمان وزمین کو اور کچہ لفظون مین فرق ہے باقی مضمون وہی ہے عَنْ اَبِیْ شُرَیْحٍ الْعَدَوِیِّ
اَنَّهٗ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ سَعِیْدٍ وَهُوَ یَبْعَثُ الْبُعُوْثَ اِلٰی مَکَّةَ ائْذَنْ لِیْ اَیُّهَا الْاَمِیْرُ اُحَدِّثْكَ
قَوْلًا قَامَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْغَدَ مِنْ یَوْمِ الْفَتْحِ سَمِعَتْهُ اُذُنَایَ وَوَعَاهُ
قَلْبِیْ وَاَبْصَرَتْهُ عَیْنَایَ حِیْنَ تَکَلَّمَ بِهٖ اَنَّهٗ حَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰی عَلَیْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ مَکَّةَ
حَرَّمَهَا اللّٰهُ وَلَمْ یُحَرِّمْهَا النَّاسُ فَلَا یَحِلُّ لِامْرِئٍ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ یَّسْفِكَ بِهَا
دَمًا وَّلَا یَعْضِدَ بِهَا شَجَرَةً فَاِنْ اَحَدٌ تَرَخَّصَ بِقِتَالِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْهَا
فَقُوْلُوْا لَهٗ اِنَّ اللّٰهَ اَذِنَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ یَاْذَنْ لَکُمْ وَاِنَّمَا اَذِنَ
لِیْ فِیْهَا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ وَقَدْ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْیَوْمَ کَحُرْمَتِهَا بِالْاَمْسِ وَلْیُبَلِّغِ
الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَقِیْلَ لِاَبِیْ شُرَیْحٍ مَا قَالَ لَكَ عَمْرٌو قَالَ اَنَا اَعْلَمُ بِذٰلِكَ مِنْكَ
یَا اَبَا شُرَیْحٍ اِنَّ الْحَرَمَ لَا یُعِیْذُ عَاصِیًا وَّلَا فَارًّا بِدَمٍ وَّلَا فَارًّا بِخَرْبَةٍ ترجمہ ابو شریح
عدوی رضی اللہ عنہ نے عمرو بن سعید سے کہا جس وقت وہ لشکرون کو روانہ کرتا تہا مکہ کے اوپر (یعنے عبد اللہ بن
زبیر کے قتل کو) کہ اجازت دو مجہے اے امیر کہ مین ایک حدیث بیان کرون کہ جو خطبہ کے طور سے کہڑے ہو کر
فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرے دن مکہ کی فتح کے اور میرے کانون نے سنی اور دل
نے یاد رکہا اور میری آنکہون نے دیکہا آپ کو جب آپ نے وہ بیان فرمائی پہلے تو آپ نے اسکی حمد وثنا
کی پہر فرمایا کہ مکہ کو اللہ نے حرام کیا ہے اور لوگون نے نہین حرام کیا سو کسی شخص کو روا نہین جو اللہ پر اور

ہے غرض وہ اللہ کے مقرر کرنے سے حرمت و ادب کی جگہہ ٹہیرایا گیا ہے قیامت تک اور کسی کو اوس مین
قتال روا نہین ہوا مجہہ سے پیشتر اور مجہے بھی ایک دن کی صرف ایک گہڑی اجازت ہوئی تہی (یعنے
لڑائی کی) اور وہ پہر ویسا ہی حرام ہو گیا اللہ تعالی کے حرام کرنے سے قیامت تک کہ نہ اُسکا کانٹا
اوکہاڑا جاوے اور نہ اُسکا شکار بہگایا جاوے اور نہ اُسکی گری پڑی چیز اُٹہائی جاوے مگر وہ اُٹہاوے
جو اوسکو پہچنوائی (کہ جس کی ہو اوسکو دیدے) اور نہ اوسکی ہری گہاس اوکہاڑی جاوے سو عباس رضے
اللہ تعالی عنہما نے کہا کہ یا رسول اللہ مگر اذخر (یعنے اوسکی اجازت دیجیے) کہ وہ سناروں لہاروں کے کام آتی
ہے اور اُس سے گہر چہائے جاتے ہین آپ نے فرمایا مگر اذخر یعنے اوسکی توڑنے کاٹنے کی اجازت ہے۔

ف علمار نے لکھا ہے کہ ہجرت دار حرب سے دار اسلام کیطرف قیامت تک باقی ہے اور اس حدیث
کی تاویل مین دو قول ہین اول یہہ کہ مراد یہ ہے کہ مکہ کی ہجرت اب نہین رہی اسلیے کہ وہ دار الاسلام
ہو گیا بعد فتح کے اور ہجرت تو دار حرب سے ہوتی ہے اور اس مین پیشین گوئی اور معجزہ ہے رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کا کہ ہمیشہ یہہ دار اسلام رہیگا اور ایسا ہی ہوا اور دوسری یہہ کہ جو ثواب ہجرت کا قبل فتح
مکہ کے تہا وہ ثواب اب نہین رہا گو کہ ہجرت باقی ہو جیسے اللہ تعالے نے فرمایا لَا يَسْتَوِي مِنْكُمْ مَنْ أَنْفَقَ
قَبْلَ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ یعنے جسنے بعد فتح کے جہاد کیا اور مال خرچ کیا وہ اون کے برابر نہین ہین جنہون نے
قبل فتح یہہ کام کیے مگر جہاد و نیت سے ہے یعنی تحصیل ثواب کا ذریعہ یہہ ہے کہ جہاد کرتے رہو اور نیک نیتی سے
اعمال صالحہ بجا لاؤ کہ اُس سے ثواب حاصل ہوگا جیسے ہجرت سے حاصل ہوتا تہا بیشک اللہ تعالی نے اُسکو
ادب کی جگہہ مقرر کیا ہے جسدن سے آسمان و زمین بنایا ہے یعنی اصل حرمت تو اوسی دن سے ہے مگر وہ پوشیدہ
ہو گئی تہی پہر حضرت ابراہیم کے وقت سے ظاہر ہو گئی اسلیے کہ آگے مسلم مین مروی ہوا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام
نے مکہ کو حرم قرار دیا ہے اور اس معنے مین دونو مین تطبیق ہو جاتی ہے اور روایات باب سے ثابت ہوا
کہ قتال مکہ مین حرام ہے چنانچہ ابو الحسن ماوردی نے احکام سلطانیہ مین لکہا ہے کہ خصائص حرم مین سے ہے
کہ وہان کے لوگون سے لڑائی نہ کی جاوے پہر اگر سلطان عادل صاحب عدل سے وہان کے لوگ بغاوت
کرین تو انکو تنگ کیا جاوے کہ اطاعت قبول کرین نہ جنگ کی جاوے اور جمہور فقہا نے کہا ہے کہ اگر
وہ اپنے بغی سے باز نہ آوین اور احکام شرع جو موافق عدل ہون قبول نہ کرین تو البتہ اون سے لڑائی
کیجاوے اس لیے کہ باغیون سے لڑنا بہی اللہ تعالے کے حقوق مین سے ہے اور یہی قول قرین صواب ہے

اور اسپر تفصیل کی ہے امام شافعی نے کتاب اختلاف الحدیث مین کتب امام سے اور قفال مروزی نے اصحاب
شافعیہ سے کہا ہے کہ اگر ایک جماعت کفار کی بھی قلعہ نشین ہوجاوے مکہ مین تو ہم کو اُن سے لڑنا بھی روا
نہین جب تک وہ مکہ مین ہون اور یہ قول قفال کا محض غلط ہے اور ہرگز قابل قبول نہین اور مجوزین قتال ان
احادیث کا یہ جواب دیتے ہین کہ مراد ان حدیثون کی جو تحریم قتال مین وارد ہوئی ہین یہ ہے کہ جب تک
بغیر قتال کے کام نکلے جب تک اپنی جانب سے اہل مکہ سے لڑائی شروع نہ کرے اور جب مجبور ہو جاوے
تو پھر روا ہے بخلاف اور شہرون کے قتال وہان بطور روا ہے **عن** منصور فی ھذا الاسناد
بمثلہ ولم یذکر یوم خلق السموٰت والارض وقال بدل القتال القتل وقال یلتقط
لقطتہ الا من عرفھا **ترجمہ** منصور سے وہی مضمون مروی ہے اور اس مین یہ مذکور نہین کہ جس دن پیدا
کیا آسمان و زمین کو اور کچھ لفظون مین فرق ہے باقی مضمون وہی ہے **عن** ابی شریح العدوی
انہ قال لعمرو بن سعید وھو یبعث البعوث الی مکۃ ائذن لی ایھا الامیر احدثک
قولا قام بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الغد من یوم الفتح سمعتہ اذنای ووعاہ
قلبی وابصرتہ عیناے حین تکلم بہ انہ حمد اللہ واثنی علیہ ثم قال ان مکۃ
حرمھا اللہ ولم یحرمھا الناس فلا یحل لامرئ یؤمن باللہ والیوم الاخر ان یسفک بھا
دما ولا یعضد بھا شجرۃ فان احد ترخص بقتال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیھا
فقولوا لہ ان اللہ اذن لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولم یاذن لکم وانما اذن
لی فیھا ساعۃ من نھار وقد عادت حرمتھا الیوم کحرمتھا بالامس ولیبلغ
الشاھد الغائب فقیل لابی شریح ما قال لک عمرو قال انا اعلم بذلک منک
یا ابا شریح ان الحرم لا یعیذ عاصیا ولا فارا بدم ولا فارا بخربۃ **ترجمہ** ابو شریح
عدوی رضی اللہ عنہ نے عمرو بن سعید سے کہا جس وقت وہ لشکرون کو روانہ کرتا تھا مکہ کے اوپر یعنے عبداللہ بن
زبیر کے قتل کو) کہ اجازت دو مجھے اے امیر کہ مین ایک حدیث بیان کرون کہ جو خطبہ کے طور سے کھڑے ہو کر
فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرے دن مکہ کی فتح کے اور میرے کانون نے سنی اور دل
نے یاد رکھا اور میری آنکھون نے دیکھا آپ کو جب آپ نے وہ بیان فرمائی پہلے تو آپ نے اسکی حمد و ثنا
کی پھر فرمایا کہ مکہ کو اللہ نے حرام کیا ہے اور لوگون نے نہین حرام کیا سو کسی شخص کو روا نہین جو اللہ پر اور

پچھلے دن پر ایمان رکھتا ہو کر اُس مین کسیکا خون بہا دے اور نہ یہ حلال ہے کہ اُس مین کوئی درخت کاٹے پہر اگر پہر سے قتال کی سند سے قتال کی اجازت کوئی شخص نکالے تو اُس سے کہدینا کہ اللہ تعالی نے اپنے رسول کو اجازت دی اوس کی اور تمکو اجازت نہین دی اور مجھکو بہی دن مین ایک گھڑی کے لیے اجازت دی اور پہر اوسکی حرمت آج ویسے ہی لوٹ آئی جیسے کل تہی اور ضرور ہے کہ جو حاضر ہو غایبون کو یہہ حدیث پہنچا دے لوگون نے ابو شریح سے کہا کہ پہر عمرو نے آپ کو کیا جواب دیا اونہون نے فرمایا کہ اوس نے کہا کہ اے ابو شریح مین اسے تم سے زیادہ جانتا ہون (یعنے ظالم) حرم پناہ نہین دیتا نافرمان کو (یعنی عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالے عنہ کو کہا معاذ اللہ من ذلک) اور نہ اوس کو جو خون کرکے بہاگا ہو اور نہ اسکو جو چوری اور فساد کرکے بہاگا ہو **ف** قولہ روا نہین ہے جو اللہ پر اور پچھلے دن پر ایمان رکھتا ہو الخ اس سے استدلال کیا ہے اون لوگون نے جو کہتے ہین کہ کفار فروع اسلام کے مخاطب نہین ہین اور صحیح مذہب شافعیہ اور دوسرے فقہا کا یہ ہے کہ وہ مخاطب ہین فروع کے بہی جیسے مخاطب ہین اصول کے اور آپنے یہ اسلیے فرمایا کہ پکا مومن تو وہی ہے جو متبع فرمان ہو اور محرمات شرعیہ سے بچنے والا ہو اور یہہ مراد نہین کہ جو مومن نہو وہ مخاطب ہی نہین قولہ اللہ تعالے نے اپنے رسول کو اجازت دی ہے الخ اس معلوم ہوا کہ مکہ تیغ سے قہرًا اور قتالًا فتح ہوا ہے نہ صلحًا اور جو کہتے ہین صلحًا فتح ہوا ہے وہ اسکی تاویل یون کرتے ہین کہ مراد اس سے یہ ہے کہ آپ قتال کو طیار رہتے تہے مگر ضرورت نپڑی پس طیاری سبب جواز قتال کے تہی گو اتفاق قتال نہوا **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ لَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ مَكَّةَ قَامَ فِی النَّاسِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰی عَلَیْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَبَسَ عَنْ مَكَّةَ الْفِیْلَ وَسَلَّطَ عَلَیْهَا رَسُوْلَهٗ وَالْمُؤْمِنِیْنَ وَاِنَّهَا لَنْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ كَانَ قَبْلِیْ وَاِنَّهَا اُحِلَّتْ لِیْ سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ وَاِنَّهَا لَنْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ بَعْدِیْ فَلَا یُنَفَّرُ صَیْدُهَا وَلَا یُخْتَلٰی شَوْكُهَا وَلَا تَحِلُّ سَاقِطَتُهَا اِلَّا لِمُنْشِدٍ وَمَنْ قُتِلَ لَهٗ قَتِیْلٌ فَهُوَ بِخَیْرِ النَّظَرَیْنِ اِمَّا اَنْ یُّفْدٰی وَاِمَّا اَنْ یُّقْتَلَ فَقَالَ الْعَبَّاسُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اِلَّا الْاِذْخِرَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاِنَّا نَجْعَلُهٗ فِیْ قُبُوْرِنَا وَبُیُوْتِنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا الْاِذْخِرَ فَقَامَ اَبُوْ شَاهٍ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْیَمَنِ فَقَالَ اكْتُبُوْا لِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اكْتُبُوْا لِاَبِیْ شَاهٍ قَالَ الْوَلِیْدُ فَقُلْتُ لِلْاَوْزَاعِیِّ مَا قَوْلُهٗ اكْتُبُوْا لِیْ یَا رَسُوْلَ

اللّٰهِ قَالَ هٰذِهِ الْخُطْبَةُ الَّتِیْ سَمِعْتُهَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ **ابوہریرہ** نے کہا
جب اللہ تعالی نے مکہ کی فتح دی اپنے رسول کو تو آپ لوگون مین کھڑے ہوئے تو اللہ کی حمد وثنا کی پہر فرمایا کہ
اللہ پاک نے اصحاب فیل کو مکہ سے روک دیا اور اپنے رسول کو اور مومنون کو اُسکا حاکم بنایا اور اُس مین
لڑنا کسی کو حلال نہین ہوا مجہسے پہلے اور مجہے بہی ایک گھڑی کی اجازت ملی دن سے اور اب کبہی حلال
نہوگا میرے بعد کسیکو پہر اوسکا شکار بہگایا نہ جاوے اوسکا کانٹا توڑا نہ جاوے اوسکی پڑی گری چیز اٹہائی
نجاوے مگر وہ شخص اُٹہاوے جو بتاتا پہرے کہ جسکی ہو اسے دیدے اور جسکا کوئی شخص مارا گیا اُسکو
دو باتون کا اختیار ہے خواہ فدیہ لے لے یعنے خون بہا خواہ قاتل کو قصاص مین مروا ڈالے سو عباس
رضی اللہ تعالے عنہ نے عرض کی کہ مگر اذخر یا رسول اللہ کہ ہم اوسکو اپنی قبرون مین ڈالتے ہین اور
گہرون کو اس سے چہاتے ہین تو آپنے فرمایا کہ خیر اذخر توڑ لو مگر گہاس کو اذخر کہا پہر ابوشاہ ایک شخص
یمن کا اٹہا اور اُس نے عرض کی کہ یا رسول اللہ یہ مجہے لکہدو آپنے فرمایا لکہدو ابوشاہ کو ولید نے کہا کہ
مین نے اوزاعی سے پوچہا کہ اس کا کیا مطلب یا رسول اللہ یہ مجہے لکہدو اونہون نے کہا یہی خطبہ جو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یعنے اُسکو ابوشاہ نے لکہوالیا کہ بڑے نفع کی بات تہی **ف**
اس حدیث سے امام شافعی علیہ الرحمۃ نے کہا ہے کہ مقتول کے ولی کو اختیار رہے کہ چاہے قصاص لے
اور چاہے خون بہا لے اور یہی قول ہے سعید بن مسیب اور ابن سیرین اور احمد اور اسحاق اور ابو ثور
کا اور امام مالک نے کہا کہ ولی کو اختیار نہین مگر قتل کا یا بخش دینے کا اور دیت کا اختیار نہین مگر
برضائے قاتل اور یہہ حدیث کے خلاف ہے اور ابو شاہ کا نام نہین معلوم سوا کنیت کی اور آپنے جو حدیث
لکہوادی اس سے علم کا لکہنا اور حدیثون کا قلمبند کرنا اور کتب کا تصنیف کرنا روا ہوگیا اور اس
کا جواز اور بہی روایتون سے پوچہا جاتا ہے اور اب تو امت کا اجماع ہے اسکے استحباب پر **عَنْ**
اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَقُوْلُ اِنَّ خُزَاعَةَ قَتَلُوْا رَجُلًا مِّنْ بَنِیْ لَیْثٍ عَامَ فَتْحِ
مَكَّةَ بِقَتِیْلٍ مِّنْهُمْ قَتَلُوْهُ فَاُخْبِرَ بِذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَرَكِبَ
رَاحِلَتَهٗ فَخَطَبَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَبَسَ عَنْ مَّكَّةَ الْفِیْلَ وَسَلَّطَ عَلَیْهَا رَسُوْلَهٗ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُؤْمِنِیْنَ اَلَا وَاِنَّهَا لَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِیْ وَلَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ بَعْدِیْ اَلَا وَاِنَّهَا
اُحِلَّتْ لِیْ سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ اَلَا وَاِنَّهَا سَاعَتِیْ هٰذِهٖ حَرَامٌ لَا یُخْبَطُ شَوْكُهَا وَلَا یُعْضَدُ

شَجَرُهَا وَلَا يُلْتَقَطُ سَاقِطَتُهَا إِلَّا لِمُنْشِدٍ وَمَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ إِمَّا أَنْ يُعْطَى
يَعْنِي الدِّيَةَ وَإِمَّا أَنْ يُقَادَ أَهْلُ الْقَتِيلِ قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ يُقَالُ لَهُ أَبُو شَاهٍ فَقَالَ
اُكْتُبْ لِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ اُكْتُبُوا لِأَبِي شَاهٍ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ إِلَّا الْإِذْخِرَ
فَإِنَّا نَجْعَلُهُ فِي بُيُوتِنَا وَقُبُورِنَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا الْإِذْخِرَ **ترجمہ**
ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ کہتے تھے کہ خزاعہ والون نے ایک شخص کو مار ڈالا قبیلہ بنی لیث سے جس سال
مکہ فتح ہوا آپنے ایک مقتول کے بدلے جسکو بنی لیث نے مار ڈالا تہا اور اُسکی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوئی
اور آپ اپنی اونٹنی پر سوار ہوئے اور خطبہ پڑہا اور فرمایا کہ اللہ تعالے نے مکہ سے اصحاب فیل کو روکا اور اپنے
رسول اور مومنون کو اوسپر حاکم کیا اور وہ مجھسے پہلے کسی کو حلال نہین ہوا تہا اور نہ میرے بعد کسی کو
ہوگا اور مجھے بھی ایک گھڑی کے لیے حلال ہوا تہا اور اب اس گھڑی مین پھر ویسا ہی مجھپر بہی حرام
ہوگیا (یعنے جیسا پہلے تہا) سو اُسکا کانٹا نہ اوکہاڑا جاوے اور درخت نہ کاٹا جاوے اور پڑی چیز نہ
اُٹھائی جاوے مگر بتانے والا اُٹھاوے اور جسکا کوئی شخص مارا جاوے اوسکو دو چیزون کا اختیار ہے
خواہ دیت لے لے خواہ قصاص لے لے پھر ایک شخص یمن کا آیا کہ اوسے ابو شاہ کہتے تھے اور اُس نے کہا یہ
مجھے لکھد یجیے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپنے یارون سے فرمایا کہ اُسکو لکھدو پھر ایک شخص نے قریش
مین سے کہا کہ مگر اذخر کہ وہ ہمارے گھرون اور قبرون مین کام آتی ہے آپنے فرمایا کہ خیر مگر اذخر **بَابُ**
النَّهْيِ عَنْ حَمْلِ السِّلَاحِ بِمَكَّةَ مِنْ غَيْرِ حَاجَةٍ ہتہیار اوٹھانا مکہ مین بے ضرورت منع ہے -
عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَحِلُّ لِأَحَدِكُمْ
أَنْ يَحْمِلَ بِمَكَّةَ السِّلَاحَ **جابر** رضی اللہ عنہ نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ فرماتے تہے
حلال نہین کسیکو کہ مکہ مین ہتیار اُٹھاوے **ف** یعنے بیحاجت کے اور یہی مذہب ہے شافعیہ کا
اور جماہیر کا قاضی عیاض نے کہا ہے کہ اہل علم کے نزدیک یہ نہی محمول ہے اسپر کہ بلا ضرورت نہ اُٹھاوے
اور یہی قول ہے مالک اور شافعی اور عطا کا اور حسن بصری نے مطلق ہتیار باندہنا مکروہ کہا ہے
متمسک ظاہر اسی حدیث کے اور جمہور نے استدلال کیا ہے اس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمرۂ قضا مین
شرط کیے تہے کہ ہتیار لاوینگے میان مین اور اُٹھانے سے مراد تہیار باندہنا ہے **بَابُ**
جَوَازِ دُخُولِ مَكَّةَ بِغَيْرِ الْإِحْرَامِ مکہ مین بغیر احرام کے داخل ہونا روا ہے **عَنْ** یحیی

وَاللَّفْظُ لَهُ قُلْتُ لِمَالِكٍ حَدَّثَكَ ابْنُ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ مِغْفَرٌ فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اقْتُلُوهُ فَقَالَ مَالِكٌ نَعَمْ **ترجمہ** یحییٰ نے یہ لفظ بیان کیے کہ میں نے مالک سے پوچھا کہ کیا ابن شہاب نے انس سے روایت کی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم مکہ میں آئے اور آپ کے سر پر خود تھا جس سال مکہ فتح ہوا پھر جب خود اتارا ایک شخص نے آکر کہا کہ ابن خطل کعبہ کے پردوں میں لٹکا ہوا ہے آپ نے فرمایا اُس کو مار ڈالو مالک نے کہا کہ ہاں مجھسے یہ روایت بیان کی ہے **ف** ایک روایت میں ہے کہ آپ کے سر پر سیاہ عمامہ تھا اور دونوں میں تطبیق اس طرح ہے کہ اول دخول کے وقت خود تھا پھر اوسے اوتار کر عمامہ باندھ لیا اور اس حدیث سے سند لی ہے انہوں نے جنہوں نے کہا ہے کہ مکہ میں بغیر احرام کے داخل ہونا درست ہے اوسکو جو ارادہ حج وعمرہ کا نرکھتا ہو اور کسی کام کے لیے آیا ہو یا اون کو روا ہے جو ہمیشہ آتے جاتے ہیں جیسے لکڑیاں باہر سے لانے والے یا گھاس یا شکار لانے والے یا اون کے سوا کوئی اور ہو غرض سب کو رخصت ہے بلا احرام داخل ہونے کی جو ارادہ حج وعمرہ نہ رکھتا ہو اور برابر ہے کہ امن ہو یا خوفناک اور یہی صحیح تر قول ہے شافعی کا اور دوسرا قول یہ ہے کہ داخل ہونا بغیر احرام کے نہیں روا ہے اوسکو جسکو بار بار حاجت آنے کی نہیں ہوتی مگر اُسکو جو مقاتل ہو یا خائف ہو قتال سے کسی ظالم کے کہ اگر اوسپر ظاہر ہو جاوے تو اسکو ضرر پہنچیگا اور نقل کیا قاضی نے یہ قول اکثر علما سے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ وَقَالَ قُتَيْبَةُ دَخَلَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ بِغَيْرِ إِحْرَامٍ وَفِي رِوَايَةِ قُتَيْبَةَ قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَكِيمٍ الْأَوْدِيُّ قَالَ أَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے اور قتیبہ نے کہا کہ فتح مکہ کے دن داخل ہوئے اور آپکے اوپر سیاہ عمامہ تھا بغیر احرام کے اور آگے کی روایت میں ہے کہ جابر نے روایت کی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے فتح مکہ کے دن اور آپکے اوپر سیاہ عمامہ تھا **عَنْ** جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطب الناس وعلیہ عمامۃ سوداء عمرو بن حریث سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑہا اور آپ پر سیاہ عمامہ تہا عن جعفر بن عمرو بن حریث عن ابیہ قال کانی انظر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی المنبر وعلیہ عمامۃ سوداء قد ارخی طرفیھا بین کتفیہ ولم یقل ابو بکر علی المنبر۔

ترجمہ جعفر نے اپنے باپ سے روایت کی کہ مین گویا دیکھ رہا ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر کے اوپر اور آپکے اوپر سیاہ عمامہ ہے کہ آپ نے اوسکے دونون کنارون کو اپنے شانون کے بیچ مین لٹکا دیا ہے اور ابو بکر کی روایت مین منبر کا ذکر نہین ہے **ف** ان روایتون سے سیاہ کپڑے پہننے کا جواز معلوم ہو گیا خواہ خطبہ کے وقت ہو یا سوا اوس کے اور اگرچہ سفید کپڑا افضل ہے جیسا حدیث صحیح مین وارد ہوا ہے **باب** فضل المدینۃ ودعاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیھا بالبرکۃ وبیان تحریمھا وتحریم صیدھا وبیان حدود حرمھا۔

مدینہ کی فضیلت اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی دعا اور اوسکی شکار حرام ہونے اور اوسکے حرم کی حدونکا بیان **عن** عبد اللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان ابراھیم حرم مکۃ ودعا لاھلھا وانی حرمت المدینۃ کما حرم ابراھیم مکۃ وانی دعوت فی صاعھا ومدھا بمثلی ما دعا بہ ابراھیم لاھل مکۃ

ترجمہ عبد اللہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابراہیم نے مکہ کا حرم مقرر کیا (یعنے حرمت اوس کی ظاہر کی ورنہ حرمت اوس کی آسمان و زمین کے بننے کے دن سے تہی) اور اوسکے لوگون کی دعا کی اور مین نے مدینہ کو حرام کیا جیسے ابراہیم نے مکہ کو حرام کیا اور مین نے دعا کی مدینہ کے صاع اور مد کے لیے اُس سے دو حصہ برابر جیسے ابراہیم نے کی تہی اہل مکہ کے لیے **عن** عمرو بن یحیی بھذا الاسناد اما حدیث وھیب فکروایۃ الدراوردی بمثلی ما دعا بہ ابراھیم علیہ الصلوۃ والسلام واما سلیمان بن بلال وعبد العزیز بن المختار ففی روایتھما مثل ما دعا ابراھیم علیہ الصلوۃ والسلام **ترجمہ** عمرو سے اسی اسناد سے یہی مضمون مروی ہوا اور وہیب کی روایت مین دراوردی کی مثل یہی ہے کہ مین نے دعا کی ابراہیم علیہ السلام کے دو حصہ برابر اور سلیمان بن بلال اور عبد العزیز کی روایت مین یہ ہے

کہ دعا کی مین نے ابراہیم علیہ السلام کی دعا برابر **عن** رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ حَرَّمَ مَكَّةَ وَاِنِّي اُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا يُرِيدُ الْمَدِينَةَ **ترجمہ** رافع نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم قرار دیا اور مین دونون کالے پتھر والے میدانون کے بیچ مین حرم قرار دیتا ہون مراد آپکی مدینہ ہے **عن** نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ اَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ خَطَبَ النَّاسَ فَذَكَرَ مَكَّةَ وَاَهْلَهَا وَحُرْمَتَهَا فَنَادَاهُ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ مَا لِي اَسْمَعُكَ ذَكَرْتَ مَكَّةَ وَاَهْلَهَا وَحُرْمَتَهَا وَلَمْ تَذْكُرِ الْمَدِينَةَ وَاَهْلَهَا وَحُرْمَتَهَا قَدْ حَرَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا وَذٰلِكَ عِنْدَنَا فِي اَدِيمٍ خَوْلَانِيٍّ اِنْ شِئْتَ اَقْرَاْتُكَهُ قَالَ فَسَكَتَ مَرْوَانُ ثُمَّ قَالَ قَدْ سَمِعْتُ بَعْضَ ذٰلِكَ **نافع** رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے کہا کہ مروان نے خطبہ پڑہا اور ذکر کیا مکہ کا اور اُس کے رہنے والون کا سو پکارا اُس کو رافع بن خدیج صحابی نے اور کہا کہ یہ کیا سنتا ہون مین تجہسے کہ تونے ذکر کیا مکہ کا اور اُسکے لوگون کا اور اُسکے حرم ہونیکا اور نہ ذکر کیا مدینہ کا اور نہ وہان کے لوگون کا اور نہ اوسکے حرم ہونیکا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرم ٹہیرایا ہے دونون کالی پتہر والی میدانون کے بیچ مین اور یہ حدیث رسول اللہ صلعم کے حرم ٹہیرانیکی ہمارے پاس ایک خولانی چمڑے پر لکہی ہوئی ہے اگر تم چاہو تو مین تمکو پڑہا دون پہر اوسنے کہا کہ مروان چپکا ہو رہا اور کہا کہ مین نے بہی تمہین سے کچہ سنا ہے **عن** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَاِنِّي حَرَّمْتُ الْمَدِينَةَ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا لَا يُقْطَعُ عِضَاهُهَا وَلَا يُصَادُ صَيْدُهَا **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابراہیم علیہ السلام نے حرم مقرر کیا مکہ کا اور مین حرم مقرر کرتا ہون مدینہ کا کہ دونو کالے پتہر والے میدانون کے بیچ مین (یعنے جو مدینہ کے دونون طرف واقعہ ہین) کوئی کانٹے دار درخت نکاٹا جاوے اور نہ کوئی جانور شکار کیا جاوے **عن** عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّي اُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِينَةِ اَنْ يُقْطَعَ عِضَاهُهَا اَوْ يُقْتَلَ صَيْدُهَا وَقَالَ الْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ لَا يَدَعُهَا اَحَدٌ رَغْبَةً عَنْهَا اِلَّا اَبْدَلَ اللّٰهُ فِيهَا مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ وَلَا يَثْبُتُ اَحَدٌ عَلٰى لَاْوَائِهَا وَجَهْدِهَا اِلَّا كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا اَوْ شَهِيدًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ **ترجمہ**

عامر بن سعد نے اپنے باپ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین نے حرم مقرر کر دیا درمیان
دونو میدانون کالے پتھرون والے کے کہ نہ کاٹا جاوے کانٹے دار درخت وہان کا اور نہ مارا جاوے شکار
وہان کا اور فرمایا کہ مدینہ اُن لوگون کے لیے بہتر ہے کاش وہ اُسکو سمجھیں (یہ خطاب ہے اون لوگون کو جو مدینہ
چھوڑکر اور جگہہ چلے جاتے ہین یا تمام مسلمانون کو) اور نہین چھوڑتا کوئی مدینہ کو مگر اللہ تعالی اوس سے بہتر کوئی
آدمی اوس مین بھیجدیتا ہے اور نہین صبر کرتا ہے کوئی اوسکی بھوک پیاس پر اور محنت و مشقت پر مگر
مین اُسکا شفیع یا گواہ ہوتا ہون قیامت کے دن **ف** ان حدیثون سے استدلال کیا ہے ایک
جماعت نے مدینہ کے حرم ہونے پر اور وہان کے شکار حرام ہونے پر اور درخت نہ توڑنے پر اور یہی مذہب
ہے امام شافعی اور امام مالک اور اون کے موافقین کا اور ابوحنیفہ نے ان حدیثون کا خلاف کیا ہے بسبب
قلت علم حدیث کے اور احتجاج کیا ہے حلال ہونے پر شکار مدینہ کے حدیث یَا اَبَا عُمَیرُ مَا فَعَلَ النُّغَیرُ سے اور نغیر
ایک چڑیا ہے کہ وہ کسی صحابی کے پاس تھی آپنے اون سے پوچھا کہ وہ کیا ہوئی حالانکہ اس حدیث سے استدلال
اون کا محض لنگڑا اور پا بہ چوبین ہے اس لیے کہ احتمال ہے کہ وہ چڑیا قبل ان حدیثون کے پکڑی گئی ہو
جب شکار حرام نہ ہوا ہو دوسرے یہ احتمال ہے کہ اُسکو حل مدینہ سے یعنے حرم کے باہر سے پکڑ کر لائے ہون اور یہہ
احتمال ثانی حنفیہ کے مذہب پر درست نہین ہوتا اسلیے کہ اُن کا مذہب ہے کہ حل مین سے جو شکار پکڑ کر حرم
مین لاوین اوسکا بھی چھوڑ دینا واجب ہے اس لیے کہ اُس کا بھی حکم صید حرم کا ہے اور یہہ اصل مذہب اُنکا
بھی محض بے اصل اور ضعیف و سست ہے اور جب حدیث نغیر مین احتمال ہوا تو قابل استدلال نہین خصوصًا
ان احادیث صحیحہ متصل الاسناد کے روبرو جس مین صاف نص صریح ہے مدینہ کے حرم ہونے پر اور مشہور
مذہب مالک اور شافعی یہہ ہے کہ صید مدینہ مین اور اوس کے درخت اکھاڑنے مین ضمان نہین ہے اگرچہ
حرام ہے اور ابن ابی ذئب اور ابن ابی لیلے نے کہا کہ اوس مین بھی جزا واجب ہوتی ہے جیسے حرم مکہ صید
و قطع اشجار مین اور یہی قول ہے بعض مالکیہ کا اور شافعی کا قول قدیم یہ ہے کہ اوس کے کپڑے اور سامان
چھین لیا جاوے یعنے جو مدینہ کا درخت کاٹے یا شکار کرے اسلیے کہ سعد بن ابی وقاص کی روایت
مین جسکو مسلم نے ذکر کیا ہے ایسا ہی وارد ہوا ہے اور قاضی عیاض نے کہا کہ بعد صحابہ کے کوئی اس کا
قائل نہین ہوا سوا امام شافعی کے کہ اون کا قول قدیم یہی ہے اور قاضی عیاض نے ذکر کیا ہے
کہ مدینہ والون کے لیے یہ جو فرمایا کہ مین شفیع ہونگا یا گواہ مراد اس سے یہ ہے کہ اطاعت کرنے والون کے

لیے گواہ ہون گا اور اہل معاصی کے لیے شفیع ہونگا اور اس مین مزید فضیلت اور زیادت خصوصیت نکلی مدینہ
والون کے لیے جیسے آپنے شہداء احد کے لیے فرمایا کہ مین اون لوگون پر گواہ ہون اور اس سے فضیلت ثابت
ہوئی مدینہ کی اور بزرگی نکلی وہان کی سکونت کی اللہ تعالی اس خادم حدیث کو مع اقارب مومنین و احباب
مخلصین کے وہان سکونت اور موت عنایت فرمادے آمین یارب العلمین **عن** عَامِرِ بْنِ سَعْدِ
بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَنْ اَبِیْهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثُمَّ
ذَكَرَ مِثْلَ حَدِیْثِ ابْنِ نُمَیْرٍ وَزَادَ فِی الْحَدِیْثِ وَلَا یُرِیْدُ اَحَدٌ اَهْلَ الْمَدِیْنَةِ بِسُوْءٍ اِلَّا
اَذَابَهُ اللّٰهُ فِی النَّارِ ذَوْبَ الرَّصَاصِ اَوْ ذَوْبَ الْمِلْحِ فِی الْمَاءِ **ترجمہ** عامر نے وہی روایۃ
بیان کی اور ابن نمیر نے اس مین زیادہ کیا کہ آپنے فرمایا نہین ارادہ کرتا ہے کوئی اہل مدینہ کے ساتھہ
برائی کا مگر اللہ تعالی اوسکو گہلا دیتا ہے ایسا جیسے سیسہ گل جاتا ہے آگ مین یا نمک گل جاتا ہے پانی
مین **عن** عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ سَعْدًا رَكِبَ اِلٰی قَصْرِهٖ بِالْعَقِیْقِ فَوَجَدَ عَبْدًا یَقْطَعُ شَجَرًا اَوْ
یَخْبِطُهٗ فَسَلَبَهٗ فَلَمَّا رَجَعَ سَعْدٌ جَاءَهٗ اَهْلُ الْعَبْدِ فَكَلَّمُوْهُ اَنْ یَرُدَّ عَلٰی غُلَامِهِمْ اَوْ
عَلَیْهِمْ مَا اَخَذَ مِنْ غُلَامِهِمْ فَقَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ اَرُدَّ شَیْئًا نَفَّلَنِیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَبٰی اَنْ یَرُدَّ عَلَیْهِمْ **ترجمہ** عامر بن سعد نے کہا کہ سعد اپنے مکان کو چلے جو عقیق
مین تہا راہ مین ایک غلام کو دیکہا کہ وہ ایک درخت کاٹ رہا ہے یا پتے توڑ رہا ہے سو اوسکے کپڑے لتے
چہین لیے اور اوسکے گہر والے آئے اور انہون نے کہا آپ وہ اوسکو پہیر دیجیے یا ہمکو عنایت کیجیے انہون
نے فرمایا کہ اللہ کی پناہ اس سے کہ مین وہ چیز پہیر دون جو مجہے بطریق انعام کے عنایت کی ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ہرگز نہ پہیرا انہون نے سامان اوسکا **ف** غرض ان سب احادیث صحیحہ
متواترالمعنی سے بخوبی معلوم ہوتا ہے کہ حرم مدینہ کا حکم ویسا ہی ہے جیسے حرم مکہ کا اور ابو حنیفہ کو شاید یہہ
احادیث نہ پہنچی سو ان کا عذر مقبول ہے مگر متعصبان حنفیہ کو جبکہ بخوبی اون کے آواز مین کان ٹہونک
چکین اون کا معلوم نہین کیا حال ہوگا کہ بسبب تعصب اور تصلب فی التقلید کے امام ہی کے قول
مردود کو لیے جاتے ہین امام ابن قیم رحمۃ اللہ تعالے علیہ نے کہا کہ رد کردیا سنت صحیحہ صریحہ محکمہ کو جسے
بیس پر کئی صحابیون نے روایت کیا ہے کہ مدینہ حرم ہے اور وہان کا شکار حرام ہے اور دعوی کیا کہ یہ اصول
کے خلاف ہے اور معارضہ کیا اسکا ایک متشابہ قول سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ آپنے فرمایا ای

ابا عمیر ہے کیا حال ہو نغیر کا اور بڑے تعجب کی بات ہو یا اللہ وہ کون سا اصل ہو جو ان سنن صحیحہ کا مقابل
ہو سکے حالانکہ سنت اعظم اصول ہے اور لازم تہا کہ حدیث ابو عمیر کو ان روایتون کے روسے جو شہرت اور
تصریح مین بدرجہا اوس سے زیادہ تہین رد کیا جاتا اور ہم تو اللہ پاک کی پناہ مانگتے ہین اس سے کہ رد کرین
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی سنت صحیحہ کو جب تک اوس کا نسخ نہ معلوم ہو جاوے حالانکہ حدیث
ابی عمیر مین چار احتمال ہو سکتے ہین کہ ہر طرف ایک جماعت گئی ہے اول یہ کہ احادیث تحریم مدینہ سے
مقدم ہو اور ان حدیثون نے اوسے منسوخ کر دیا دوسرے یہ کہ اون سے متاخر ہو اور ان حدیثون کو منسوخ
کر دیا تیسری یہ کہ نغیر مدینہ کے حرم سے باہر پکڑی گئی ہو اور پہر حرم مین لائی گئی ہو جیسے اکثر شکاری جانورون
مین ایسا ہوتا ہے کہ شہر کے باہر پکڑے جاتے ہین چوتہے یہ کہ خاص اوس لڑکے کے لیے اجازت دی
گئی دوسرون کو نہین جیسے ابی بردہ کو عناق کی قربانی کی اجازت دی گئی غرض ان چارون احتمالات
کی وجہ سے یہ حدیث نغیر متشابہ ہوئی اور ان نصوص صریحہ کے رد کے قابل نہ ہی جو صراحۃً بلا اشتباہ
دلالت کرتی ہین حرم ہونے پر مدینہ کے کذا فی روضۃ الندیہ اور امام نووی نے فرمایا ہے کہ ضمان
واجب ہونا اوس شخص پر جو پتے توڑتا یا درخت کاٹتا ہے مدینہ کے یہ قول قدیم ہے شافعی کا اور حدیث
سعد کی بہی یہی مطلب ہوتا ہو اور حدیث کا کوئی معارض نہین اور ضمان کی کیفیت مین دو وجہین ہین ایک تو یہ کہ وہ ترک کا جو اوسنے مارا
اور وہ درخت یا گہانس جو کاٹی ہے اوسی کی ضمانت اوس پر آتی ہے یعنے قیمت اوسکی لازم ہوتی ہے
اور **دوسری** صورت یہ ہے کہ اوس شخص کے اشیا جس نے یہ حرکت کی ہے سلب کی جاوین اور
اس مین بہی دو قول ہین **اول** یہ کہ فقط کپڑے اوسکے چہین لیے جاوین اور جمہور کا یہ قول ہے کہ اوس کا
سب سامان سلب کر لیا جاوے جیسے کافر مقتول کا سب سامان غازی قاتل لے لیتا ہے کہ اوس مین گہوڑا
اور ہتیار اور نفقہ اوس کا سب لے لینا ہے اور یہی قول صحیح ہے اور وہ سب سالب کا ہے جس نے اوس سے
سلب کیا ہے اور یہی موافق حدیث ہو **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ لِاَبِيْ طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اِلْتَمِسْ لِيْ غُلَامًا مِنْ غِلْمَانِكُمْ يَخْدُمُنِيْ
فَخَرَجَ بِيْ اَبُوْ طَلْحَةَ يُرْدِفُنِيْ وَرَاءَهُ فَكُنْتُ اَخْدُمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا
نَزَلَ وَقَالَ فِي الْحَدِيْثِ ثُمَّ اَقْبَلَ حَتّٰى اِذَا بَدَا لَهُ اُحُدٌ قَالَ هٰذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ فَلَمَّا
اَشْرَفَ عَلَى الْمَدِيْنَةِ قَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحَرِّمُ مَا بَيْنَ جَبَلَيْهَا مِثْلَ مَا حَرَّمَ بِهِ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ

الصلوٰۃ والسلام مکۃ اللھم بارک لھم فی مدھم وصاعھم

ترجمہ حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوطلحہ سے فرمایا کہ ایک لڑکا ڈہونڈہو جو ہماری خدمت کرے سو ابوطلحہ مجھے لیکر گئے اپنی سواری پر پیچھے بٹھاکر اور مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تہا جب آپ اُترتے تہے اور پھر اسے باتون مین کہا کہ پہر آپ تشریف لائے یہانتک کہ جب کوہ احد آپ کو دکہائی دیا تو آپ نے فرمایا احد ہم کو دوست رکہتا ہے ہم اوسکو دوست رکہتے ہین پہر جب مدینہ کے قریب آئے تو فرمایا کہ یا اللہ مین حرام کرتا ہون ان دونون پہاڑون کے درمیان کو جیسا ابراہیم علیہ السلام نے حرام کیا مکہ کو یا اللہ برکت دے انکو اون کے مد اور صاع مین کہا امام مسلم علیہ الرحمۃ نے اور روایت کی ہم سے یہی حدیث سعید اور قتیبہ نے اون سے یعقوب نے اون سے عمرو بن ابی عمرو نے اون سے انس نے اونہون نے جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکی جو اوپر گذری مگر اوس مین یہ نہین ہے کہ آپ نے فرمایا مین حرام ٹہیراتا ہون درمیان دونون کالے پتہرون والے میدانون کے بیچ مین

عن عاصم قال قلت لانس بن مالک احرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ قال نعم ما بین کذا الی کذا فمن احدث فیھا حدثا قال ثم قال لی ھذہ شدیدۃ من احدث فیھا حدثا فعلیہ لعنۃ اللہ والملٰئکۃ والناس اجمعین لا یقبل اللہ منہ یوم القیمۃ صرفا ولا عدلا قال فقال ابن انس او اوی محدثا **عاصم** رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا مین نے انس بن مالک سے پوچہا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرم ٹہیرایا مدینہ کو (کہا ہان) فلان سے فلان مقام سے فلان تک سو جو اوس مین کوئی نئی بات نکالے یعنے گناہ کی تو اوسپر لعنت ہے اللہ تعالی کی اور فرشتون اور لوگون کی نہ قبول کرے گا اللہ اس سے قیامت کے دن نہ فرض نہ نفل اور انس کے بیٹے نے کہا یا جگہہ دے کسی نئی گناہ کی بات کو۔

عن عاصم الاحول قال سالت انسا رضی اللہ تعالی عنہ احرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ قال نعم ھی حرام لا یختلی خلاھا فمن فعل ذلک فعلیہ لعنۃ اللہ والملٰئکۃ والناس اجمعین **ترجمہ** عاصم احول رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ مین نے انس رضی اللہ تعالے عنہ سے پوچہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا مدینہ کو حرم ٹہیرایا ہے اونہون نے فرمایا کہ وہ حرم ہے نہ توڑا جاویگا درخت اوسکا اور جو ایسا کرے اوسپر اللہ

اور فرشتون اور لوگون کی لعنت ہے عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللھم بارک لھم فی مکیالھم وبارک لھم فی صاعھم وبارک لھم فی مدھم انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ یا اللہ برکت دے اون کو یعنے مدینہ والون کو اور ان کے ماپ مین اور برکت دے ان کے صاع مین اور برکت دے اون کے مد مین عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللھم اجعل بالمدینۃ ضعفی ما بمکۃ من البرکۃ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ یا اللہ مدینہ مین مکہ سے دونی برکت دے عن ابراھیم التیمی عن ابیہ قال خطبنا علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال من زعم ان عندنا شیئا نقرأہ الا کتاب اللہ وھذہ الصحیفۃ معلقۃ فی قراب سیفہ فقد کذب فیھا اسنان الابل واشیاء من الجراحات وفیھا قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ حرم ما بین عیر الی ثور فمن احدث فیھا حدثا او اوی محدثا فعلیہ لعنۃ اللہ والملئکۃ والناس اجمعین لا یقبل اللہ منہ یوم القیمۃ صرفا ولا عدلا وذمۃ المسلمین واحدۃ یسعی بھا ادناھم ومن ادعی الی غیر ابیہ او انتمی الی غیر موالیہ فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین لا یقبل اللہ منہ یوم القیمۃ صرفا ولا عدلا وانتھی حدیث ابی بکر وزھیر عند قولہ یسعی بھا ادناھم لم یذکر ما بعدہ ولیس فی حدیثھما معلقۃ فی قراب سیفہ ابراہیم نے اپنے باپ سے روایت کی کہ خطبہ پڑھا ہمپر علی بن ابیطالب نے اور فرمایا کہ جو دعوی کرے کہ ہمارے پاس (یعنے اہل بیت کے پاس) کوئی اور چیز ہے سوا کتاب اللہ کے اور اس صحیفہ کے اور راوی نے کہا کہ ایک صحیفہ لٹکا ہوا تھا اون کی تلوار کے میان مین تو اُس نے جھوٹ کہا اور اُس صحیفہ مین اونٹون کی عمرین (یعنے زکوۃ کے متعلقات) اور کچھ زخمون کا بیان تھا یعنے اون کے قصاص اور دیتون کا بیان اور اُس صحیفہ مین یہ بھی ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ حرم ہے عیر اور ثور کے بیچ مین سو جو شخص کہ کوئی نئی بات نکالے اوس جگہہ یا جگہہ دے کسی نئی بات نکالنے والے

گواوسپر لعنت ہو اللہ تعالیٰ کی اور فرشتون اور سب لوگون کی نہ قبول کرے گا اللہ تعالیٰ اوسکے کوئی فرض نہ سنت اور امان دینا ہر مسلمان کا برابر ہے کہ اعتبار کیا جاتا ہے ادنے مسلمان کی پناہ دینے کا بھی اور جس نے اپنے کو اپنے باپ کے سوا غیر کا فرزند ٹھیرایا یا اپنے آقاؤن کے سوا کسی دوسرے کا غلام اپنے کو قرار دیا اوسپر اللہ تعالیٰ اور فرشتون اور سب لوگون کی لعنت ہے اور نہ قبول کریگا اُس سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نہ فرض نہ سنت **مسلم** علیہ الرحمۃ نے کہا کہ روایت ابو بکر و زہیر کی تو یہین تک ہو چکے کہ ادنے مسلمان کی پناہ دینے کا بھی اعتبار ہے اور ان دونون کی روایت مین یہ ذکر نہین کہ صحیفہ تلوار کے میان مین لٹکا ہوا تھا عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ اَبِیْ كُرَيْبٍ عَنْ اَبِیْ مُعَاوِيَةَ اِلٰی اٰخِرِهٖ وَزَادَ فِی الْحَدِيْثِ فَمَنْ اَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ وَلَيْسَ فِیْ حَدِيْثِهِمَا مَنِ ادَّعٰی اِلٰی غَيْرِ اَبِيْهِ وَلَيْسَ فِیْ رِوَايَةِ وَكِيْعٍ ذِكْرُ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ **اعمش** نے اسی اسناد سے یہی مضمون مثل ابی کریب کی روایت کا جو ابی معاویہ سے مروی ہے اخیر تک بیان فرمایا اور اتنا زیادہ کہا کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو پناہ توڑے کسی مسلمان کی اوسپر لعنت ہے اللہ تعالیٰ کی اور فرشتون کی اور سب لوگون کی نہ قبول کرے گا اللہ تعالیٰ اوس سے قیامت کے دن نہ فرض نہ سنت اور اونکی حدیثون مین یہ مضمون نہین ہے کہ جو اپنے کو باپ کے سوا کسی غیر کا فرزند بناوے اور وکیع کی روایت مین قیامت کا دن مذکور نہین عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ ابْنِ مُسْهِرٍ وَّوَكِيْعٍ اِلَّا قَوْلَهٗ مَنْ تَوَلّٰی غَيْرَ مَوَالِيْهِ وَذِكْرَ اللَّعْنَةِ لَهٗ **اعمش** سے اسی اسناد سے یہی مضمون مروی ہے مثل حدیث ابن مسہر کی اور وکیع کی مگر اوس مین یہ مضمون نہین ہے کہ جو مولے بناوے اپنے موالی کے سوا اورون کو اور نہ اوسپر لعنت کا **فائدہ** حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے جو خطبہ مین فرمادیا کہ ہمارے پاس کتاب اللہ اور سوا اس صحیفہ کے اور کچھ نہین الخ اس مین رد کردیا زعم باطل کو رافضیون اور شیعون کے اور جھوٹا کردیا اُن کے اس قول کو جو کہتے ہین کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے بہت سی وصیتین کین تہین اور اسرار علوم اور قواعد دین اور غوامض شریعت بتائے تہے اور اپنا وصی قرار دیا تہا اور اہل بیت کو بعض اشیا ایسی تعلیم

کیے تھے کہ اونکے سوا اور کوئی اوسپر مطلع نہین ہوا غرض اس سے بخوبی معلوم ہوا کہ یہ سب دعاوی باطلہ اور خیالات فاسدہ مین اور اونکی کوئی اصل نہین اور اون دعاوی کے ابطال کرنے کے لیے صرف حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول کافی ہے اور اس سے جائز ہوا لکھنا علم کا اور یھہ جو فرمایا کہ مدینہ حرم ہے عیر اور ثور کے بیچ مین ثور کا لفظ غالبًا بیان غلط ہے راوی سے سہول ہوگئی اس لیے کہ جبل ثور تو مکہ کے قریب ہے اور صحیح یہ ہے کہ مدینہ حرم ہے عیر اور احد کے بیچ مین چنانچہ مازری اور بعض علمانے اسپر یہی کہا ہے اور شاید یہ بھی احتمال ہے کہ احد یا اوس کے سوا ثور کسی اور پہاڑ کا نام ہو نواح مدینہ مین اور اب وہ نام مخفی ہوگیا اور اوپر کی روائتیون مین جو وارد ہوا کہ درمیان دو کالے پتھر والے میدانون کے حد ہے حرم مدینہ کی یہ بیان ہے اوسکی حد کا جو مشرق سے مغرب تک ہو اور اس روایت مین جو وارد ہوا کہ حد اوسکی درمیان دونون پہاڑون کے ہے یہ جنوب و شمال کی حد ہی اور امان دینا ہر مسلمان کا برابر ہے مراد اسکی یہ ہے کہ ادنے سے اعلےٰ تک جو مسلمان کسی کافر کو پناہ دیدے وہ سب مسلمانون کی پناہ مین آگیا اور کسی مسلمان کو روا نہین کہ اب اسکو ایذا دے اور یہی مذہب ہے شافعی کا اور اون کے موافقین متبعین سنت کا کہ اگر غلام اور عورت بھی کسی کافر کو امان دے تو امان دینا اسکا صحیح ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حرام ہے اپنے باپ کے سوا کسی کی اولاد کہلانا یا جسنے اپنے کو آزاد کیا اوس کے سوا کسی کو مولا ٹھیرانا اور وعید ہے اس مین اون لوگون کو جو اپنی ذات بدل دیتے ہین یعنے شیخ سے سید ہو جاتے ہین یا دوسرون کا غلام اپنے کو غلط سلط ٹھیرا لیتے ہین مثلًا نام رکھہ لیتے ہین غلام محی الدین یا غلام علی یا غلام نبی **قولہ** اور جسنے پناہ توڑی کسی مسلمان کی یعنے ایک مسلمان نے کسی کافر کو پناہ دی اب جو اوسکو ایذا دے اوسنے پناہ توڑی اور وہ موذی ملعون ہے **عَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَدِيْنَةُ حَرَمٌ فَمَنْ اَحْدَثَ فِيْهَا حَدَثًا اَوْ اٰوٰى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَدْلٌ وَّلَا صَرْفٌ **ابوہریرہ** رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مدینہ حرم ہے پھر جو اوسمین کوئی گناہ کرے یا گناہ کرنے والے کو جگہہ دے اوسپر اللہ کی اور فرشتون کی اور سب لوگون کی لعنت ہو اور نہ قبول کرے گا اللہ تعالےٰ اس سے قیامت کے دن نہ فرض نہ نفل **عَنْ** الْاَعْمَشِ بِهٰذَا

اُلاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَلَمْ یَقُلْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَزَادَ وَذِمَّۃُ الْمُسْلِمِیْنَ وَاحِدَۃٌ یَّسْعٰی بِھَا اَدْنَاھُمْ
فَمَنْ اَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَیْہِ لَعْنَۃُ اللّٰہِ وَالْمَلٰٓئِکَۃِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ لَا یُقْبَلُ مِنْہُ یَوْمَ
الْقِیٰمَۃِ عَدْلٌ وَّلَا صَرْفٌ **ترجمہ** اعمش سے یہی مضمون مروی ہے اور اس مین قیامت کا لفظ
نہین اور مضمون زیادہ ہے اور توڑنے کا زیادہ ہے **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ
اَنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ لَوْ رَاَیْتُ الظِّبَاءَ تَرْتَعُ بِالْمَدِیْنَۃِ مَا ذَعَرْتُھَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ مَا بَیْنَ لَابَتَیْھَا حَرَامٌ **ابوہریرہ** کہتے تھے کہ اگر مین کسی ہرن کو مدینہ مین چرتا دیکھون تو
کبھی نہ ڈراؤن اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دونو کالے پتھرون والے
میدانون کے بیچ مین حرم ہے **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ حَرَّمَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا بَیْنَ لَابَتَیِ الْمَدِیْنَۃِ قَالَ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ فَلَوْ وَجَدْتُ الظِّبَاءَ مَا بَیْنَ
لَابَتَیْھَا مَا ذَعَرْتُھَا وَجَعَلَ اثْنَیْ عَشَرَ مِیْلًا حَوْلَ الْمَدِیْنَۃِ حِمًی **ابوہریرہ** نے کہا کہ جناب
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حرم قرار دیا درمیان دونون کالے پتھرون والے میدانون کے کہ جو مدینہ
کے مشرق اور مغرب کیطرف واقعہ ہین اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا کہ اگر مین کسی ہرن کو
پاؤن جو ان کے بیچ مین چرتا ہو تو کبھی نہ ڈراؤن اور نہ بھگاؤن اور اسکو اور آپنے بارہ میل کو مدینہ کے
گرداگرد رمنہ مقرر کردیا **ف** رمنہ اوس زمین کو کہتے ہین جس مین حکام و امرا حکم کردیتے ہین
کہ سوا ہمارے جانورون کے اور کوئی نہ چرے تو حرم گویا اللہ تعالے کا رمنہ ہے کہ سوا جنگلی جانورون
کے جو وہان کے باشندے ہین اور کوئی نہ چرے **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ
اَنَّہٗ قَالَ کَانَ النَّاسُ اِذَا رَاَوْا اَوَّلَ الثَّمَرِ جَآءُوْا بِہٖ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِذَا
اَخَذَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ ثَمَرِنَا وَبَارِکْ لَنَا فِیْ
مَدِیْنَتِنَا وَبَارِکْ لَنَا فِیْ صَاعِنَا وَبَارِکْ لَنَا فِیْ مُدِّنَا اَللّٰھُمَّ اِنَّ اِبْرَاھِیْمَ عَلَیْہِ
الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَبْدُکَ وَخَلِیْلُکَ وَنَبِیُّکَ وَاِنِّیْ عَبْدُکَ وَنَبِیُّکَ وَاِنَّہٗ دَعَاکَ
لِمَکَّۃَ وَاِنِّیْ اَدْعُوْکَ لِلْمَدِیْنَۃِ بِمِثْلِ مَا دَعَاکَ لِمَکَّۃَ وَمِثْلِہٖ مَعَہٗ قَالَ ثُمَّ یَدْعُوْ
اَصْغَرَ وَلِیْدٍ لَّہٗ فَیُعْطِیْہِ ذٰلِکَ الثَّمَرَ **ابوہریرہ** رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ لوگون کی عادت
تھی کہ جب نیا کوئی پھل دیکھتے یعنی نئے فصل کا تو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لاتے

اور آپ جب اوسکو لے لیتے تو دعا کرتے کہ یا اللہ برکت دے ہمارے پہلون مین اور برکت دے ہمارے شہر مین اور برکت دے ہمارے صاع مین اور برکت دے ہمارے مد مین یا اللہ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام تیرے غلام اور تیرے دوست اور تیرے نبی تھے اور مین تیرا غلام اور نبی ہون اور اونہون نے دعا کی تجھسے مکہ کے لیے اور مین دعا کرتا ہون تجھسے مدینہ کے لیے اوس کے برابر جو اونہون نے مکہ کے لیے کی اور مثل اوسکی اور بھی اوس کے ساتھ پہر بلاتے آپ کسی چھوٹے لڑکے کو اپنے اور دیدیتے وہ پہل

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یؤتی باول الثمر فیقول اللھم بارک لنا فی مدینتنا وفی ثمارنا وفی مدنا وفی صاعنا برکۃ مع برکۃ ثم یعطیہ اصغر من یحضرہ من الولدان ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہلا پہل آتا اور آپ دعا کرتے کہ یا اللہ برکت دے ہمارے شہر مین اور ہمارے پہلون مین اور ہمارے مد مین اور ہمارے صاع مین برکت پر برکت پہر وہ پہل دیدیتے کسی چھوٹے لڑکے کو جو اُسوقت حاضر ہوتا ف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وہ پہل اسی لیے لاتے تھے کہ آپ کی دعاے خیر کا ثمرہ پاوین اور موجب برکات ہو اور مد ایک سیر اور صاع چار سیر کے قریب ہے اور لین دین غلون اور حبوب کا انہی سے ہوتا ہے اسلیے ان مین برکت کی دعا فرماتے اور چھوٹے بچون کا دل خوش کرنا مکارم اخلاق و محبت و شفقت کا باعث ہے

عن ابی سعید مولی المھری انہ اصابھم بالمدینۃ جھد وشدۃ وانہ اتی ابا سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال لہ انی کثیر العیال وقد اصابتنا شدۃ فاردت ان انقل عیالی الی بعض الریف فقال ابو سعید لا تفعل الزم المدینۃ فانا خرجنا مع نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اظن انہ قال حتی قدمنا عسفان فاقام بھا لیالی فقال الناس واللہ ما نحن ھھنا فی شیء وان عیالنا لخلوف ما نامن علیھم فبلغ ذلک النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما ھذا الذی یبلغنی من حدیثکم ما ادری کیف قال والذی احلف بہ او والذی نفسی بیدہ لقد ھممت او ان شئتم لا ادری ایتھما قال لآمرن بناقتی ترحل ثم لا احل لھا عقدۃ حتی اقدم المدینۃ وقال اللھم ان ابراھیم علیہ الصلوٰۃ والسلام حرم مکۃ فجعلھا حرما وانی حرمت

المدینة حراما ما بین مازمیها ان لا یهراق فیها دم ولا یحمل فیها سلاح لقتال ولا تخبط
فیها شجرة الا لعلف اللهم بارك لنا فی مدینتنا اللهم بارك لنا فی صاعنا اللهم
بارك لنا فی مدنا اللهم بارك لنا فی صاعنا اللهم بارك لنا فی مدنا اللهم بارك
لنا فی مدینتنا اللهم اجعل مع البركة بركتین والذی نفسی بیده ما من
المدینة شعب ولا نقب الا علیه ملكان یحرسانها حتی تقدموا الیها ثم قال
للناس ارتحلوا فارتحلنا فاقبلنا الی المدینة فوالذی نحلف به او یحلف به الشك
من حماد ما وضعنا رحالنا حین دخلنا المدینة حتی اغار علینا بنو عبد الله
ابن غطفان وما یهیجهم قبل ذلك شیء **ترجمہ** ابوسعید مولی مہری نے کہا کہ ہم کو مدینہ
مین ایکبار محنت اور شدت فاقہ کی پہنچی اور مین ابوسعید خدری کے پاس گیا اور ان سے کہا کہ مین
کثیر العیال ہون اور ہمکو سختی پہنچی ہے اور مین نے ارادہ کیا ہے کہ اپنے عیال کو کسی ارزان
اور سرسبز ملک مین لیجاؤن ابوسعید رضی اللہ تعالے عنہ نے فرمایا کہ مدینہ کو نہ چھوڑو اس لیے کہ
ہم ایکبار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے مین گمان کرتا ہون کہ انہون نے کہا یہانتک کہ
عسفان تک گئے اور وہان کئی شب ٹہیرے سو لوگون نے کہا کہ قسم ہے اللہ تعالی کی کہ ہم یہان
بیکار ٹہیرے ہوئے ہین اور ہمارے عیال پیچھے چھٹے ہوئے ہین اور ہم کو ان کے اوپر
اطمینان نہین (یعنی خوف ہے کہ کوئی دشمن نہ ستاوے) اور یہ خبر جناب رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کو پہنچی تو آپ نے پوچھا کہ کیا بات ہے جو مجھکو پہونچی ہے راوی نے کہا کہ مین نہین
جانتا کہ کیا لفظ کہا قسم ہے اس خدا کی کہ جس کی مین قسم کہاتا ہون یا فرمایا قسم ہے اس پروردگار
کی کہ میری جان اوس کے ہاتھہ مین ہے البتہ مین نے ارادہ کیا یا فرمایا اگر چاہو تم مین نہین جانتا
کہ کیا فرمایا ان دونون باتون مین سے فرمایا کہ البتہ حکم کرون مین اپنی اونٹنی کو کہ وہ کسی جاوے
اور پہر اوسکی ایک گرہ بہی نہ کہولون یہانتک کہ داخل ہون مین مدینہ منورہ مین اور فرمایا کہ یا اللہ
ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام نے مکہ کو حرم قرار دیا اور مین نے مدینہ کو حرم ٹہیرایا دو گہاٹیون
یا دو پہاڑون کے بیچ مین کہ نہ اوس مین خون بہایا جاوے اور نہ اوس مین لڑائی کے لیے ہتیار
اٹہایا جاوے نہ اوس مین کسی درخت کے پتے جہاڑے جاوین مگر صرف چارہ کے لیے اور کہ

ادس سے درخت کا چندان نقصان نہین ہوتا) یا اللہ برکت دی ہمارے شہر مین یا اللہ برکت دے ہماری
جو سیری مین یا اللہ برکت دی ہمارے سیر مین یا اللہ برکت دی ہماری جو سیری مین یا اللہ برکت دی ہمارے سیر
مین یا اللہ برکت دے ہمارے شہر مین یا اللہ ایک برکت کے ساتھہ دو برکتین اور دے اور فرمایا قسم ہے
اوس پروردگار کی کہ میری جان اوس کے ہاتھہ مین ہے کہ کوئی گھاٹی اور کوئی ناکہ مدینہ کا ایسا نہین ہے
جسپر دو فرشتے نگاہبان نہون جب تک کہ تم وہان نہ پہنچو گے (یعنے جب تک وہ نگہبان رہینگے) پہر فرمایا
آپنے کوچ کرو اور ہمنے کوچ کیا اور مدینہ مین آگئے سو ہم قسم کہاتے ہین اُس پروردگار کی جسکی ہمیشہ ہم
کہایا کرتے ہین یا کہا جسکی قسم کہائی جاتی ہے غرض حماد کو اس مین شک ہوا غرض جب ہم مدینہ
پہنچے تو ہمنے ابہی کجاوے اونٹون پر سے نہین اوتارے تھے کہ بنو عبد اللہ بن غطفان نے
ہمپر ڈاکہ ڈالا اور اس سے پہلے اُنکی ہمت نہ ہوئی کہ وہان آسکین یہ تصدیق ہوئی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے فرمانے کی کہ فرشتے وہان نگہبان ہین **عَنْ** اَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ
اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ مُدِّنَا وَ
صَاعِنَا وَاجْعَلْ مَعَ الْبَرَکَۃِ بَرَکَتَیْنِ **ابو سعید** خدری سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ یا اللہ برکت دی ہمارے مد مین اور ہمارے صاع مین اور ایک برکت
پر دو برکتین اور عنایت فرما **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ مَوْلَی الْمَھْرِیِّ اَنَّہٗ جَآءَ اَبَا سَعِیْدٍ الْخُدْرِیَّ لَیَالِیَ الْحَرَّۃِ فَاسْتَشَارَہٗ فِی
الْجَلَآءِ مِنَ الْمَدِیْنَۃِ وَشَکٰی اِلَیْہِ اَسْعَارَھَا وَکَثْرَۃَ عِیَالِہٖ وَاَخْبَرَہٗ اَنْ لَّا صَبْرَ لَہٗ عَلٰی جَھْدِ الْمَدِیْنَۃِ وَلَاْوَآئِھَا فَقَالَ لَہٗ
وَیْحَکَ لَا اٰمُرُکَ بِذٰلِکَ اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا یَصْبِرُ اَحَدٌ عَلٰی لَاْوَآئِھَا فَیَمُوْتُ اِلَّا کُنْتُ
لَہٗ شَفِیْعًا اَوْ شَھِیْدًا یَّوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِذَا کَانَ مُسْلِمًا **ابو سعید** مولے مہری سے روایت ہے کہ وہ
ابو سعید خدری کے پاس آئے حرہ کی راتون مین (یعنے جن دنون مدینہ طیبہ مین ایک فتنہ مشہور
ہوا ہے اور ظالمون نے مدینہ طیبہ کو لوٹا ہے سنہ ترسٹھہ ہجری مین) اور مشورہ کیا اون سے کہ
مدینہ سے کہین اور چلے جاوین اور شکایت کی اون سے وہان کی گرانی نرخ کی اور کثرت عیال
کی اور خبر دی اونکو کہ مجھے صبر نہین آسکتا مدینہ کی محنت اور بہوک پر تو ابو سعید خدری نے فرمایا
کہ خرابی ہو تیرے مین تجھے تہوڑے یہان رہنے کا حکم کرتا ہون بلکہ مین نے جناب رسول مقبول صلی
اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ وہ فرماتے تھے کہ صبر نہین کرتا ہے کوئی یہان کی تکلیفون پر اور پھر

مرجاتا ہے مگر مین اُسکا شفیع یا گواہ ہوتا ہون قیامت کے دن جب وہ مسلمان ہو **عن** ابی سعید رضی اللہ تعالی
عنہ انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انی حرمت ما بین لابتی المدینۃ کما حرم
ابراھیم علیہ الصلوۃ والسلام مکۃ قال ثم کان ابو سعید یاخذ وقال ابوبکر یجد
احدنا فی یدہ الطیر فیفکہ من یدہ ثم یرسلہ **ابو سعید** نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہ فرماتے تھے مین نے حرم مقرر کیا ہے درمیان دونون کالے پتھرون کے میدانون مین مدینہ کے جیسے حرم
قرار دیا تھا ابراہیم نے یہانتک کہ ایک ہم مین کا پاتا تھا یا لیتا تھا اپنے ہاتھ مین چڑیا اور اسکو جدا کر دیتا تھا
پھر چھوڑ دیتا تھا **عن** سہل بن حنیف قال اھوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدہ الی المدینۃ
فقال انہا حرم آمن **سہل** حنیف کے بیٹے نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست
مبارک مدینہ کیطرف جھکایا اور فرمایا کہ وہ حرم ہے اور امن کی جگہہ ہے **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالی
عنہا قالت قدمنا المدینۃ وھی وبیئۃ فاشتکی ابوبکر واشتکی بلال فلما رای رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شکوی اصحابہ قال اللھم حبب الینا المدینۃ کما
حببت مکۃ او اشد وصححھا وبارک لنا فی صاعھا ومدھا وحول حماھا الی الجحفۃ
عن ہشام بن عروۃ بہذا الاسناد نحوہ **جناب** عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے
فرمایا کہ جب ہم مدینہ تشریف لائے تو وہان وبا تھی اور ابوبکر اور بلال بیمار ہوئے پھر جب رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کی بیماری دیکھی تو دعا کی کہ یا اللہ دوست کر دے ہمارا مدینہ کو جیسے دوست
کیا تھا تو نے مکہ کو یا اوس سے بھی زیادہ اور صحت عطا کر اوس کے رہنے والون کو اور برکت دے ہم کو اوسکے
چوسیری اور سیر مین اور اوسکی بخار کو جحفہ کیطرف پھیر دے اور ہشام بن عروہ سے بھی یہی مضمون مروی
ہے **ف** جحفہ اون دنون وطن تھا یہود کا غرض اس حدیث مین یہ اشارہ ہے کہ دعا کرنا کافرون
پر بیماری اور ہلاکت اور خسران کے ساتھ درست ہے اور اس مین دعا ہے خیر ہوئی مسلمانون کے ساتھ
صحت اور تندرستی کے لیے اور یہی مذہب ہے کافہ علماء کا کہ بد دعا کافرون پر درست ہے اور قول بعض
جہلائے صوفیہ کا مقبول نہین جو اسکو منع کرتے ہین اور موافقت کی ہے اون جہلائے متصوفہ نے
معتزلہ کی کہ وہ بھی ایسی دعا کو بے فائدہ جانتے ہین غرض دونون قول اس حدیث سے مردود ہو گئے اور اس
حدیث مین بڑا معجزہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ آج تک جحفہ کا پانی جو پیتا ہے اوسی کو بخار چڑھتا

باب الترغیب فی سکنی المدینة وفضل الصبر علی لأوائها وشدتها ہے مدینہ کی سکونت کی
فضیلت اور وہان کی شدت ومحنت پر صبر کرنے کا ثواب **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما
قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من صبر علی لأوائها کنت له شفیعا
او شہیدا یوم القیامة **عبد اللہ بن عمر** رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہ فرماتے تہے کہ جو صبر کرے مدینہ منورہ کی بہوک پر مین اسکا شفیع یا گواہ ہون گا قیامت کے دن **عن**
یحنس مولی الزبیر اخبرہ انه کان جالسا عند عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
فی الفتنة فاتته مولاة له تسلم علیه فقالت انی اردت الخروج یا ابا عبد الرحمن
اشتد علینا الزمان فقال لها عبد اللہ اقعدی لکاع فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ
علیه وسلم یقول لا یصبر علی لأوائها وشدتها احد الا کنت له شفیعا او شہیدا یوم
القیامة **یحنس** زبیر کے غلام آزاد سے روایت ہے کہ وہ عبد اللہ ابن عمر کے پاس بیٹھے ہوئے تہے کہ اون
کی ایک آزاد باندی آئی اور اون کو سلام کیا اور یہ فتنہ کے دن تھے (یعنی فتنہ حرہ کے دن جسکا ذکر ابہی تہوڑی
دور گذرا) اور اُس نے کہا اے ابو عبد الرحمن (یہ کنیت ہے عبد اللہ بن عمر کی) ہمپر سخت دن ہین اور مین
ارادہ کرتی ہون مدینہ سے نکلنے کا تو عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ بیٹہہ اے نادان اسلیے
کہ مین نے سنا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے جو صبر کرے گا مدینہ کی بہوک پیاس محنت پر تو مین
اُسکا شفیع ہونگا (یعنے اگر وہ گنہگار رہے) یا گواہ ہون گا (یعنے اگر وہ نکوکار ہے) قیامت کے دن۔
عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیه و
سلم یقول من صبر علی لأوائها وشدتها کنت له شہیدا او شفیعا یوم القیامة یعنی
المدینة **عبد اللہ** بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے وہی قول جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے
روایت کیا **عن** ابی ہریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم
قال لا یصبر علی لأواء المدینة وشدتها احد من امتی الا کنت له شفیعا یوم
القیامة او شہیدا **وہی مضمون** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہوا **عن** ابی عبد اللہ
القراظ یقول سمعت ابا ہریرة رضی اللہ عنه یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیه
وسلم بمثله **وہی مضمون ہے** **عن** ابی ہریرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال قال

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یصبر احد علی لأواء المدینۃ بمثلہ وہی مضمون ہے

باب صیانۃ المدینۃ من دخول الطاعون والدجال الیھا طاعون اور دجال سے مدینہ طیبہ کا محفوظ رہنا **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی انقاب المدینۃ ملائکۃ لا یدخلھا الطاعون ولا الدجال **ابوہریرہ** رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ کے ناکون پر فرشتے ہین کہ اوس مین طاعون اور دجال نہین آسکتا **ف** اس حدیث سے فضیلت مدینہ کی اور ثواب وہان کی سکونت کا اور درجہ وہان کے ساکنین کا معلوم ہوا **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ قال یاتی المسیح من قبل المشرق ھمتہ المدینۃ حتی ینزل دبر احد ثم تصرف الملائکۃ وجھہ قبل الشام وھنالک یھلک **ابوہریرہ** نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسیح دجال آوے گا مشرق کیطرف سے اور ارادہ اوسکا مدینہ کا ہوگا یہانتک کہ اترے گا کوہ احد کے پیچھے اور فرشتے اوسکا منہ وہین سے شام کیطرف پہیر دینگے اور وہین تباہ ہو جاوے گا۔ **ف** مسیح کا لفظ جناب عیسی علیہ السلام کے واسطے بھی بولا جاتا ہے اور دجال کے واسطے اور اسکے دو معنے ہین ایک چھونے والا اس معنے سے حضرت عیسی علیہ السلام پر اطلاق آتا ہے کہ وہ جسکو چھو دیتے تھے اچھا ہو جاتا تھا اور مسیح کے معنے ممسوح بھی ہین یعنے ملا ہوا دبا ہوا اوس کی ایک آنکھ چونکہ اندھی ہے اس لیے اوسے بھی مسیح کہا یا اس نظر سے کہ وہ بھی دعوے کرے گا کہ مین مسیح ہون اور لوگ اوس خبیث کے دھوکے اور فریب مین آجاوین گے **باب** المدینۃ تنفی خبثھا وتسمی طابۃ وطیبۃ مدینہ کا طابہ اور طیبہ نام ہونا اور بری چیزون کو اپنے سے دور کرنا **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یاتی علی الناس زمان یدعو الرجل ابن عمہ وقریبہ ھلم الی الرخاء ھلم الی الرخاء والمدینۃ خیر لھم لو کانوا یعلمون والذی نفسی بیدہ لا یخرج منھم احد رغبۃ عنھا الا اخلف اللہ فیھا خیرا منہ الا ان المدینۃ کالکیر تخرج الخبیث لا تقوم الساعۃ حتی تنفی المدینۃ شرارھا کما ینفی الکیر خبث الحدید **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک وقت لوگون پر ایسا آوے گا کہ آدمی اپنے بھتیجے کو اور اپنے قرابت والے کو پکارے گا کہ آؤ ارزانی کے ملک

مین آ و ارزانی کے ملک مین اور مدینہ اونکے لیے بہتر ہوگا کاش کہ وہ جانتے ہوتے اور قسم ہے اوس پروردگار کی کہ میری جان اوس کے ہاتھہ مین ہے کہ کوئی شخص مدینہ سے بیزار ہوکر نہین نکلتا ہے کہ اللہ تعالے اوس سے بہتر دوسرا شخص نہین بہیجدیتا مدینہ مین آگاہ ہو کہ مدینہ ایسا ہے جیسے لوہار کی بہٹی کہ نکال دیتا ہے میل کو اور قیامت قائم نہ ہوگی جب تک کہ مدینہ نکال نہ دیگا اپنے شریر لوگون کو جیسے کہ بہٹی نکالدیتی ہے لوہے کی میل کو **ف** شاید یہ بات دجال کیوقت ہوگی کہ حدیث مین آیا ہے کہ دجال جب مدینہ کے قریب پہنچیگا تو مدینہ مین تین بار زلزلہ آوے گا اور اللہ تعالی اوس کے سبب سے ہر کافر اور منافق کو نکالدیگا یا ہمیشہ مدینہ مین ایسا ہوتا ہو **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ بِقَرْیَةٍ تَاْکُلُ الْقُرٰی یَقُوْلُوْنَ یَثْرِبُ وَهِیَ الْمَدِیْنَةُ تَنْفِی الْکِیْرُ خَبَثَ الْحَدِیْدِ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے کہ مجہے حکم ہوا ہے (یعنے ہجرت کا) ایسے قریہ کی طرف جو سب قریون کو کہا جاوے گا لوگ اوسے یثرب کہتے ہین اور وہ مدینہ ہے اور لوگون کو ایسا چہانٹتا ہے جیسے بہٹی لوہے کی میل چہانٹتی ہے **ف** سب قریون کو کہا جاوے گا یعنے وہین لشکر اسلام جمع ہوکر چارون طرف پہیلیگا اور تمام بلاد کو مسخر اور فرمانبردار بنا دے گا یا یہ سبب فتوح اموال غنیمت اوسی مین آکر جمع ہونگے اور وہان کے لوگون کے صرف مین آوین گے اور یہ بہی فرمایا کہ یثرب وسے لوگ کہتے ہین اور یثرب کو آپ نے مکروہ جانا اسلیے کہ وہ تثریب سے مشتق ہے اور تثریب کے معنے جہڑکنا اور ملامت ہے اور مسند امام احمد مین ایک روایت آئی ہے کراہت مین یثرب کہنے کے اور قرآن مجید مین جو یثرب واقع ہوا ہے وہ بہی مقولہ کفار کا ہے یا منافقین کا اور مدینہ بہی جو قرآن مجید مین وارد ہوا ہے وہ منافقون کا قول نہین غرض اس سے معلوم ہوا کہ اچہی چیز کا نام برا کہنا یہ بہی ایک نفاق کا شعبہ کا ہے اور مسلک نبوت کے خلاف ہے جیسے محبت الہی کو شراب سے تعبیر کرنا یا عشق الہی کو جنون سے یا خداوند تعالے کو معاذ اللہ صنم یا معشوق یا نبی کو بت سے یہ تعبیرات جو اکثر شعرا کی زبان زد ہین وہ سب مردود اور مذموم ہین اور منجملہ محدثات اور شر امور مین ان سے پرہیز کرنا ضرور ہے **عَنْ** یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَا کَمَا یَنْفِی الْکِیْرُ الْخَبَثَ وَلَمْ یَذْکُرِ الْحَدِیْدَ **ت** یحیے سے یہی مضمون مروی ہے مگر اوس مین لوہے کا لفظ نہین **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّ اَعْرَابِیًّا بَایَعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَصَابَ الْاَعْرَابِیَّ وَعْکٌ بِالْمَدِیْنَةِ فَاَتَی النَّبِیَّ

صَلَّی اللّٰہُ علیہ وَسَلَّم فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اَقِلْنِی بَیْعَتِی فَاَبٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَاءَہٗ فَقَالَ اَقِلْنِی بَیْعَتِی فَاَبٰی ثُمَّ جَاءَہٗ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اَقِلْنِی بَیْعَتِی فَاَبٰی فَخَرَجَ الْاَعْرَابِیُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْمَدِیْنَۃُ کَالْکِیْرِ تَنْفِیْ خَبَثَھَا وَیَنْصَعُ طَیِّبُھَا

ترجمہ جابر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ ایک گاؤن کا آدمی تہا کہ اوس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اور اسکو شدت سی بخار آنے لگا مدینہ مین پہر وہ آپکے پاس آیا اور عرض کی کہ یا محمد مجہسے اپنی بیعت پہیر لو تو آپنے انکار کیا وہ پہر آیا اور کہا کہ مجہسے اپنی بیعت پہیر لو آپ نے پہر انکار کیا اور وہ پہر آیا اور کہا کہ یا محمد مجہسے اپنی بیعت پہیر لو آپ نے انکار کیا اور وہ اعرابی مدینہ سے چلا گیا تب جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مدینہ تو بہٹی کے مانند ہے کہ اپنی میل کو دور کر دیتا ہے اور پاک کو خالص اور صاف کر لیتا ہے **ف** اوس نے اسلام پر اور حضرت کے ساتہہ قیام پر بیعت کی تہی پہر اسکا اقالہ آپ کیون فرماتے **عن** زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّھَا طَیْبَۃُ یَعْنِی الْمَدِیْنَۃَ وَاِنَّھَا تَنْفِی الْخَبَثَ کَمَا تَنْفِی النَّارُ خَبَثَ الْفِضَّۃِ **زید بن ثابت** نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا یہ طیبہ ہے یعنے مدینہ اور یہہ میل کو دور کرتا ہے جیسے آگ چاندی کی میل کو دور کرتی ہے **ف** مدینہ کو طیبہ فرمایا یعنے پاکیزہ کہ نجاسات شرک سے اور خباثات کفر سے پاک ہے یا طیب عیش وہان حاصل ہے اور طابہ بہی اسی معنے سے فرمایا جیسے آگے آتا ہے **عن** جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰہَ سَمَّی الْمَدِیْنَۃَ طَابَۃَ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالی عنہ نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ جل جلالہ نے نام رکہا مدینہ کا طابہ

باب تَحْرِیْمِ اِرَادَۃِ اَھْلِ الْمَدِیْنَۃِ بِسُوْءٍ وَاِنَّ مَنْ اَرَادَھُمْ بِہٖ اَذَابَہُ اللّٰہُ

مدینہ طیبہ والون کی بدخواہون کی سزا کا بیان

عن اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ الْقَرَّاظِ اَنَّہٗ قَالَ اَشْھَدُ عَلٰی اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ قَالَ اَبُوالْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَرَادَ اَھْلَ ھٰذِہِ الْبَلْدَۃِ بِسُوْءٍ یَعْنِی الْمَدِیْنَۃَ اَذَابَہُ اللّٰہُ کَمَا یَذُوْبُ الْمِلْحُ فِی الْمَاءِ **ابو عبد اللہ** قراظ نے کہا کہ مین گواہی دیتا ہون کہ ابوہریرہ نے کہا کہ ابوالقاسم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ارادہ اس شہر والون کی برائی کا رکہے یعنے مدینہ کی تو اللہ تعالی اوسکو ایسا گہلا دے گا جیسے نمک پانی مین گہل جاتا ہے **عن** عَمْرِو بْنِ یَحْیَی بْنِ

عمارۃ انہ سمع القراظ وکان من اصحاب ابی ھریرۃ یزعم انہ سمع اباھریرۃ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اراد اھلھا بسوء یرید المدینۃ اذابہ اللہ کما یذوب الملح فی الماء قال ابن حاتم فی حدیث ابن یحنس بدل قولہ بسوء شرا ترجمہ عمرو بن یحیی نے قراظ سے وہی مضمون سنا جو اوپر گذرا عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ وہی مضمون ہے جو اوپر گذرا عن سعد بن ابی وقاص یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اراد اھل المدینۃ بسوء اذابہ اللہ کما یذوب الملح فی الماء وہی مضمون ہے عن سعد ابن مالک یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ غیر انہ قال بدھم او بسوء وہی مضمون ہے عن ابی ھریرۃ وسعد یقولان قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللھم بارک لاھل المدینۃ فی مدھم وساق الحدیث وفیہ من اراد اھلھا بسوء اذابہ اللہ کما یذوب الملح فی الماء ابو ہریرہ وسعد دونوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ یا اللہ برکت دے مدینہ والوں کے مدمیں اور آگے وہی مضمون بیان کیا جو اوپر کئی بار گذرا

باب ترغیب الناس فی سکنی المدینۃ عند فتح الامصار مدینہ کی سکونت کی فضیلت میں عن سفیان بن ابی زھیر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تفتح الشام فیخرج من المدینۃ قوم باھلیھم یبسون والمدینۃ خیر لھم لو کانوا یعلمون ثم یفتح الیمن فیخرج قوم باھلیھم یبسون والمدینۃ خیر لھم لو کانوا یعلمون ثم یفتح العراق فیخرج من المدینۃ قوم باھلیھم یبسون والمدینۃ خیر لھم لو کانوا یعلمون ترجمہ سفیان نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شام فتح ہوگا اور ایک لوگ مدینہ سے نکلینگے اپنے گہر والوں کے ساتھ اونٹوں کو ہانکتے ہوے اور مدینہ انکے لیے بہتر تہا کاش کہ وہ جانتے ہوتے پہر فتح ہوگا یمن اور نکلیگا ایک قوم مدینہ کی اپنے گہر والوں کے ساتھ اونٹوں کو ہانکتے ہوے اور مدینہ انکے حقمیں بہتر تہا کاش کہ وہ جانتے ہوتے پہر عراق فتح ہوگا اور ایک قوم نکلیگی مدینہ سے اپنے گہر والوں کے ساتھ اونٹوں کو ہانکتے ہوے اور مدینہ انکے حقمیں بہتر تہا کاش وہ جانتے ہوتے عن سفیان بن ابی زھیر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یفتح الیمن فیاتی قوم یبسون فیتحملون باھلیھم ومن اطاعھم والمدینۃ خیر لھم لو کانوا یعلمون ثم یفتح الشام فیاتی قوم یبسون فیتحملون باھلیھم ومن اطاعھم والمدینۃ خیر لھم لو کانوا یعلمون ثم یفتح العراق فیاتی قوم یبسون فیتحملون باھلیھم ومن اطاعھم والمدینۃ خیر لھم لو کانوا یعلمون ترجمہ سفیان نے کہا میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے یمن فتح ہوگا اور ایک لوگ وہاں جاوینگے اونٹوں کو ہانکتے ہوے اور لیجاوینگے اپنے گہر والوں کو اور جو انکا کہنا مانے اور مدینہ انکے لیے بہتر ہے اگر وہ جانتے پہر شام فتح ہوگا اور ایک لوگ وہاں جاوینگے اونٹوں کو ہانکتے ہوے اور اپنے گہر والوں کو لیجاوینگے اور جو انکا کہنا مانے اور مدینہ انکے لیے بہتر تہا اگر وہ جانتے ہوتے پہر عراق فتح ہوگا اور ایک لوگ وہاں جاوینگے اونٹوں کو ہانکتے

ہوئے اور لادلیجاوینگی اپنے گھروالون کو اور جو اون کا کہنا مانا اگر وہ جانتے ہوتے تو مدینہ طیبہ اون کے حق مین بہتر تھا
ف ان حدیثون مین چند معجزے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے **اول** یہ کہ آپ نے شام اور
عراق و یمن کی فتح کی خبر دی اور ویسا ہی ہوا کہ خلفاے راشدین کے ہاتھ پر یہ ممالک فتح ہوئے اور
مصداق خلافت راشدہ یہی لوگ ٹھہرے اور موعود آپ ہی ان کے ہاتھ پر پورے ہوئے دوسرے یہ کہ لوگ
اُن ملکون مین جا بسینگے اور اپنے اہل وعیال کو لے جاوینگے اور ایسا ہی ہوا **تیسرے** یہ کہ مفتوح
ہونا اُن بلاد کا اس ترتیب سے ہوگا کہ پہلے یمن پھر شام پھر عراق اور اسی ترتیب سے یہ بلاد فتح ہوئے
اور ان روایتون سے بڑی فضیلت سکونت مدینہ طیبہ کی ثابت ہوئی **باب** اِخْبَارِہٖ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِتَرْکِ النَّاسِ الْمَدِیْنَۃَ عَلٰی خَیْرِ مَا کَانَتْ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا خبر
دینا کہ لوگ مدینہ کو چھوڑ دینگے **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِلْمَدِیْنَۃِ لَیَتْرُکَنَّہَا اَھْلُھَا عَلٰی خَیْرِ مَا کَانَتْ مُذَلَّلَۃً لِلْعَوَافِیْ
یَعْنِی السِّبَاعَ وَالطَّیْرَ قَالَ مُسْلِمٌ اَبُوْ صَفْوَانَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَبْدِ الْمَلِکِ یَتِیْمُ ابْنِ جُرَیْجٍ
عَشْرَ سِنِیْنَ کَانَ فِیْ حَجْرِہٖ **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے تھے کہ جناب
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ کے لیے کہ لوگ وہان کے مدینہ کو چھوڑ دینگے اور مدینہ انکو
لیے بہتر ہوگا اور ایسا چھوڑ دینگے کہ وطن ہو جاوے گا درندون اور پرندون کا **ف** یہ پیشین
گوئی بھی آپ کی سچی ہے اور قیامت کے قریب ہوگی مسلم نے کہا کہ ابو صفوان جنکا نام عبداللہ
بن عبدالملک ہے وہ یتیم تھے اور ابن جریج کی گود مین دس برس پرورش پائی **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ
رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ یَتْرُکُوْنَ
الْمَدِیْنَۃَ عَلٰی خَیْرِ مَا کَانَتْ لَا یَغْشَاھَا اِلَّا الْعَوَافِ یُرِیْدُ عَوَافِیَ السِّبَاعِ وَالطَّیْرِ ثُمَّ
یَخْرُجُ رَاعِیَانِ مِنْ مُّزَیْنَۃَ یُرِیْدَانِ الْمَدِیْنَۃَ یَنْعِقَانِ بِغَنَمِہِمَا فَیَجِدَانِہَا وَحْشًا
حَتّٰی اِذَا بَلَغَا ثَنِیَّۃَ الْوَدَاعِ خَرَّا عَلٰی وُجُوْھِہِمَا **حضرت ابوہریرہ** رضی اللہ تعالی
عنہ نے کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے لوگ مدینہ کو چھوڑ دینگے اور وہ بہتر
ہوگا اور نہ رہیگا اوس مین کوئی مگر درندے اور پرندے پھر نکلین گے دو چرواہے قبیلہ مزینہ سے
ارادہ کرتے ہون گے مدینہ کا للکارتے ہونگے اپنی بکریون کو اور پاوین گے مدینہ کو ویران یہان تک

کہ جب پہنچینگے ثنیۃ الوداع تک کہ ایک ٹیلہ ہے گر پڑینگے اپنے مونہہ کے بہل **ف** یہ اخیر زمانہ مین ہوگا قیامت کے قریب کہ جب وہ دونون ٹیلہ کے پاس پہنچینگے قیامت آجاویگی اور وہ اخیر مین ہون گے اون سب لوگون کے جنکا حشر ہوگا جیسا کہ بخاری مین ثابت ہوا ہے اور یہی مطلب اس حدیث کا ظاہر و مختار ہے اور یہ معجزہ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور بعض فتن مین ایسا ہو بہی چکا ہے **باب** فَضْلِ مَا بَيْنَ قَبْرِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْبَرِهٖ وَفَضْلِ مَوْضِعِ مِنْبَرِهٖ قبر مبارک اور منبر کے درمیان کی اور موضع منبر کی فضیلت کی حدیثین **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ الْمَازِنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ بَيْتِيْ وَمِنْبَرِيْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ عبداللہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے گہر اور منبر کے درمیان ایک چمن ہے جنت کے چمنون مین سے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا بَيْنَ مِنْبَرِيْ وَبَيْتِيْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ **وہی** مضمون ہے **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ بَيْتِيْ وَمِنْبَرِيْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ وَمِنْبَرِيْ عَلٰى حَوْضِيْ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے گہر اور منبر کے بیچ مین ایک کیاری ہے جنت کی کیاریون سے اور منبر میرا میرے حوض پر ہے **ف** اس حدیث کے دو معنی ہو سکتے ہین کہ حجرہ مبارک اور منبر کے بیچ ایک موضع جنت مین چلا جاوے گا قیامت کے دن دوسرے یہ کہ وہان عبادت کرنا جنت مین جانے کا سبب ہے کہ جسنے وہان عبادت کی گویا داخل جنت ہوا اور بعضی روایتون مین یون آیا ہے کہ میری قبر اور منبر کے بیچ مین ایک کیاری ہے جنت کی اور مطلب اوس کا بہی یہی ہے کہ قبر اور حجرہ مبارک گویا ایک ہے اس لیے کہ قبر حجرے کے اندر ہے اور میرا منبر حوض پر ہے اس کی بہی دو مرادین ہو سکتی ہین ایک یہ کہ جو منبر کے قریب عبادت کرے گا اس حوض سے سیراب ہوگا اور دوسرے یہ کہ یہی منبر مبارک آپ کے حوض کوثر پر رکھہ دیا جاوے گا یا میدان قیامت مین جو منبر عنایت ہوگا وہ حوض کوثر پر رکھا جاوے گا **باب** فَضْلِ اُحُدٍ فضیلت کوہ احد کی **عَنْ** اَبِيْ حُمَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ وَفِيْهِ ثُمَّ اَقْبَلْنَا حَتّٰى قَدِمْنَا وَادِيَ الْقُرٰى فَقَالَ رَسُوْلُ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی مسرع فمن شاء منکم فلیسرع معی ومن شاء فلیمکث
فخرجنا حتی اشرفنا علی المدینۃ فقال ھذہ طابۃ وھذا احد وھو جبل یحبنا ونحبہ
ابی حمید نے کہا کہ نکلے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ تبوک میں اور حدیث بیان کی اور اس
میں یہ کہا کہ چلے ہم یہانتک کہ پہونچے وادی قرے میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں جلدی
چلنے والا ہوں جسکا جی چاہے میرے ساتھ چلے اور جس کا جی چاہے ٹھیر کر آوے سو ہم نکلے یہانتک کہ
دیکھنے لگے ہم مدینہ کو اور آپ نے فرمایا کہ یہ طابہ ہے اور یہ احد ہے اور یہ پہاڑ ایسا ہے کہ ہم اُسکو دوست
رکھتے ہیں اور یہ ہمکو دوست رکھتا ہے **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ان احدا جبل یحبنا ونحبہ **ترجمہ** انس رضی اللہ تعالی عنہ نے
کہا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ احد ایسا پہاڑ ہے کہ وہ ہمکو دوست رکھتا ہے اور ہم اُسکو
ف معلوم ہوا کہ جس دل میں آپ کی محبت نہ ہو وہ پتھر سے سخت اور بدتر ہے **عن** انس
رضی اللہ تعالی عنہ قال نظر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی احد فقال ان احدا
جبل یحبنا ونحبہ وہی مضمون ہے **باب** فضل الصلوۃ بمسجدی مکۃ والمدینۃ
مسجد مکہ اور مدینہ میں نماز کی فضیلت **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ یبلغ بہ
النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال صلوۃ فی مسجدی ھذا افضل من الف صلوۃ فیما
سواہ الا المسجد الحرام **ابوہریرہ** رضی اللہ تعالی عنہ اس بات کو جناب رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم تک پہنچاتے تھے کہ آپ نے فرمایا ایک نماز میری اس مسجد میں ہزار نمازوں سے اور مسجدوں
کی فضل ہے سوا مسجد الحرام کے یعنے مکہ کی مسجد کے **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ فی مسجدی ھذا خیر من الف صلوۃ
فی غیرہ من المساجد الا المسجد الحرام **ابوہریرہ** رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک نماز میری اس مسجد میں ہزار نمازوں سے اور مسجدوں کے افضل ہے
سوا مسجد الحرام کے **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ یقول صلوۃ فی مسجد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم افضل من الف صلوۃ فیما سواہ من المساجد الا المسجد الحرام فان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخر الانبیاء وان مسجدہ آخر المساجد قال ابو سلمۃ

وَاَبُوْعَبْدِ اللّٰهِ لَمْ نَشُكَّ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ كَانَ يَقُوْلُ عَنْ حَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنَعَنَا ذٰلِكَ اَنْ نَسْتَثْبِتَ اَبَا هُرَيْرَةَ عَنْ ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ حَتّٰى اِذَا تُوُفِّيَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ تَذَاكَرْنَا ذٰلِكَ وَتَلَاوَمْنَا اَنْ لَّا نَكُوْنَ كَلَّمْنَا اَبَا هُرَيْرَةَ فِيْ ذٰلِكَ حَتّٰى يُسْنِدَهٗ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ كَانَ سَمِعَهٗ مِنْهُ فَبَيْنَا نَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ جَالَسَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ قَارِظٍ فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ الْحَدِيْثَ وَالَّذِيْ فَرَّطْنَا فِيْهِ مِنْ نَّصِّ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ لَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ قَارِظٍ اَشْهَدُ اَنِّيْ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنِّيْ اٰخِرُ الْاَنْبِيَاءِ وَاِنَّ مَسْجِدِيْ اٰخِرُ الْمَسَاجِدِ **ترجمہ** ابوہریرہ کہتے تھے کہ ایک نماز مسجد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی افضل ہے ہزار نمازوں سے اور مسجدوں کے سوا مسجد الحرام کے اسلیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخر انبیا ہیں اور آپ کی مسجد آخر مساجد ہے (یعنے جو نبیوں نے بنائی ہیں) اور ابوسلمہ اور ابوعبداللہ نے کہا کہ بلا شک ابوہریرہ نے جو یہ بات کہی تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہی ہوگی (اسلیے کہ ایسی بات کوئی قیاس سے نہیں کہہ سکتا) اور ہمنے اسحدیث کو ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے پکی طور سے دریافت نہیں کیا تو اسیوجہ سے کہ انہوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہوگا جب تو کہا یہانتک کہ جب وفات ہوئی ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ کی تو ہمنے آپس میں اسکا ذکر کیا اور ایک دوسرے کو ملامت کی کہ کیوں نہ پوچھ لیا ہمنے ابوہریرہ سے اسکو کہ وہ نسبت کرتے اسحدیث کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک اگر آپ سے سنی ہوتی غرض ہم اسی بات چیت میں کہ عبداللہ بن ابراہیم کے پاس جا بیٹھے اور ان سے اسکا ذکر کیا اور وجہ بھی بیان کی جس کے سبب سے ہمنے ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے اسکو دریافت نہیں کیا تھا تب عبداللہ نے ہمسے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے سنا کہ کہتے تھے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بے شک میں آخر انبیا ہوں اور میری مسجد آخر مساجد ہے **عَنْ** يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ سَاَلْتُ اَبَا صَالِحٍ هَلْ سَمِعْتَ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَذْكُرُ فَضْلَ الصَّلٰوةِ فِيْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا وَلٰكِنْ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ

قارظٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةٌ فِيْ مَسْجِدِيْ هٰذَا خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ صَلٰوةٍ اَوْ كَاَلْفِ صَلٰوةٍ فِيْمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ **یحییٰ** بن سعید کہتے تھے کہ مین نے ابو صالح سے پوچھا کہ تم نے ابو ہریرۃ سے سُنا ہے کہ وہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد مین نماز کی فضیلت بیان فرماتے تھے اُنہون نے کہا کہ نہین مگر مجھے عبد اللہ بن ابراہیم نے خبر دی ہے کہ اونہون نے ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ ایک نماز میری اس مسجد مین بہتر ہے ہزار نمازون سے جو اور مسجدون مین ادا ہون مگر مسجد حرام مین **عَنْ** يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ **یحییٰ** بن سعید سے اسی اسناد سے یہی مضمون مروی ہوا **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةٌ فِيْ مَسْجِدِيْ هٰذَا اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ صَلٰوةٍ فِيْمَا سِوَاهُ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ **عبد اللہ** بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک نماز میری اس مسجد مین افضل ہے ہزار نمازون سے اور مسجدون مین سوا مسجد الحرام کے **عَنْ** عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ **عبید اللہ** سے اس اسناد سے بھی یہی مروی ہوا **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بِمِثْلِهٖ **وہی** مضمون ہے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ **وہی** مضمون ہے **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ امْرَاَةً اشْتَكَتْ شَكْوٰى فَقَالَتْ اِنْ شَفَانِيَ اللّٰهُ لَاَخْرُجَنَّ فَلَاُصَلِّيَنَّ فِيْ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ فَبَرَاَتْ ثُمَّ تَجَهَّزَتْ تُرِيْدُ الْخُرُوْجَ فَجَاءَتْ مَيْمُوْنَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُسَلِّمُ عَلَيْهَا فَاَخْبَرَتْهَا ذٰلِكَ فَقَالَتِ اجْلِسِيْ فَكُلِيْ مَا صَنَعْتِ وَصَلِّيْ فِيْ مَسْجِدِ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ صَلٰوةٌ فِيْهِ اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ صَلٰوةٍ فِيْمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ اِلَّا مَسْجِدَ الْكَعْبَةِ **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ ایک عورت بیمار ہوئی اور اُس نے کہا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے شفا دی تو مین جاؤن گی اور بیت المقدس مین نماز پڑھون گی پھر وہ اچھی ہوگئی اور طیاری کی لوٹنے جانے کی اور میمونہ ام المومنین بی بی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئی اور اُنکو سلام کیا اور اپنے

اس او کی خبر دی تو اونہون نے فرمایا کہ جو تم نے توشہ طیار کیا ہے وہ لاؤ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد مبارک مین نماز پڑہو اس لیے کہ مین نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے ایک نماز اس مین ادا کرنا افضل ہے ہزار نمازون سے اور مسجدون کے سوا مسجد کعبہ کے **بَابُ** فَضْلِ الْمَسَاجِدِ الثَّلَاثَةِ باب تین مسجدون کی فضیلت مین **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَبْلُغُ بِهِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰی ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِیْ هٰذَا وَمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِ الْاَقْصٰی ابو ہریرہ کہتے تہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کجاوے نہ باندہے جاوین مگر تین مسجدون کیطرف ایک میری یہ مسجد یعنے جو مدینہ مین ہے اور مسجد حرام اور مسجد اقصیٰ یعنے بیت المقدس **عَنْ** الزُّهْرِیِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَیْرَ اَنَّهٗ قَالَ تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلٰی ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ زہری سے اس اسناد سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا کجاوے باندہے جاوین ان تین مسجدون کی طرف **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یُخْبِرُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا یُسَافَرُ اِلٰی ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِ الْکَعْبَةِ وَمَسْجِدِیْ وَمَسْجِدِ اِیْلِیَاءَ **ترجمہ** ابو ہریرہ خبر دیتے تہے کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سفر نہ کرے کوئی مگر تین مسجدون کیطرف مسجد کعبہ اور میری مسجد اور مسجد ایلیا یعنے بیت المقدس

ف جب کسی خانۂ خدا کیطرف سفر درست نہ ہوا سوا ان تین کے تو قبرون کی زیارت کےلیے کیسے درست ہوگا کہ وہ خانۂ عبادت نہین اور اوپر اسکی شرح ہم خوب کر آئے ہین جہان بیان ہے کہ عورت کو بغیر محرم کے سفر درست نہین **بَابُ** بَیَانِ الْمَسْجِدِ الَّذِیْ اُسِّسَ عَلَی التَّقْوٰی تقویٰ پر جس مسجد کی بنا ہے **عَنْ** اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ مَرَّ بِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لَهٗ کَیْفَ سَمِعْتَ اَبَاکَ یَذْکُرُ فِی الْمَسْجِدِ الَّذِیْ اُسِّسَ عَلَی التَّقْوٰی قَالَ قَالَ اَبِیْ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ دَخَلْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بَیْتِ بَعْضِ نِسَائِهٖ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ الْمَسْجِدَیْنِ الَّذِیْ اُسِّسَ عَلَی التَّقْوٰی قَالَ فَاَخَذَ کَفًّا مِّنْ حَصْبَاءَ فَضَرَبَ بِهِ الْاَرْضَ ثُمَّ قَالَ هُوَ مَسْجِدُکُمْ هٰذَا الْمَسْجِدُ الْمَدِیْنَةِ قَالَ فَقُلْتُ اَشْهَدُ اَنِّیْ سَمِعْتُ اَبَاکَ هٰکَذَا یَذْکُرُهٗ **ترجمہ** ابو سلمہ بن عبدالرحمن نے کہا کہ میرے پاس سے عبدالرحمن بن ابی سعید خدری گذرے اور

مین نے اون سے کہا کہ آپ نے اپنے والد کو کیسے سنا کہ وہ بیان فرماتے تہے کہ وہ مسجد کون ہے جسکی بنا
تقوی پر ہوئی ہے تو اونہون نے کہا کہ میرے باپ نے کہا کہ داخل ہوا مین رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس آپ کی بیبیون سے کسی کے گہر مین اور مین نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے
وہ مسجد کونسی ہے جسکو اللہ فرماتا ہے کہ تقوی پر بنائی گئی ہے سو آپ نے ایک مٹہی کنکر لیے اور زمین
پر مارے اور فرمایا کہ وہ یہی تمہاری مسجد ہے مدینہ کی مسجد سو مین نے کہا کہ مین بہی گواہی دیتا ہون
کہ مین نے بہی تمہارے والد سے سنا ہے کہ ایسا ہی ذکر کرتے تہے اس مسجد کا **عن** اَبِی سَعِیدٍ
عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِہٖ وَلَمْ یَذْکُرْ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِی سَعِیدٍ
فِی الْاِسْنَادِ **ترجمہ** ابوسعید سے مضمون وہی مروی ہے مگر اس سند مین عبد الرحمن کا ذکر نہین
ہے **ف** اس روایت سے صاف کہل گیا ہے کہ قرآن مین اللہ تعالی نے جس مسجد کو فرمایا ہے
کہ تقوی پر بنا کی گئی ہے وہ مسجد نبوی ہے نہ مسجد قبا اور رد ہوگیا اون مفسرین کا قول جنہون
نے مسجد قبا کو کہا ہے اور آپ کا کنکر اوٹہاکے مارنا تاکید کی راہ سے تہا کہ خوب یقین آجاوے
سامع کو کہ یہی مسجد ہے

بَابُ فَضْلِ مَسْجِدِ قُبَاءٍ وَفَضْلِ الصَّلٰوۃِ فِیْہِ وَزِیَارَتِہٖ مسجد قبا کی فضیلت اور وہان نماز پڑہنے کی اور اوسکی زیارت کرنے کا ذکر

عن ابْنِ عُمَرَ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَزُوْرُ قُبَاءً رَاکِبًا وَّمَاشِیًا
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زیارت کرتے تہے
مسجد قبا کی سوار بہی اور پیادہ بہی **عن** ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ کَانَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْتِیْ مَسْجِدَ قُبَاءٍ رَاکِبًا وَّمَاشِیًا فَیُصَلِّیْ فِیْہِ
رَکْعَتَیْنِ قَالَ اَبُوْ بَکْرٍ فِیْ رِوَایَتِہٖ قَالَ ابْنُ نُمَیْرٍ فَیُصَلِّیْ فِیْہِ رَکْعَتَیْنِ **ترجمہ**
عبد اللہ بن عمر رضے اللہ تعالے عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد قبا کو تشریف
لاتے تہے سوار بہی اور پیادہ بہی اور اوس مین دو رکعت ادا کرتے تہے **عن** ابْنِ عُمَرَ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَاْتِیْ قُبَاءً رَاکِبًا وَّمَاشِیًا **ترجمہ**
اوپر گذرا **عن** ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
بِمِثْلِ حَدِیْثِ یَحْیَی الْقَطَّانِ وہی روایت ہے **عن** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْتِي قُبَاءَ رَاكِبًا وَّمَاشِيًا **ترجمہ** اوپر گذرا **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي قُبَاءَ رَاكِبًا وَّمَاشِيًا **ترجمہ** اوپر گذرا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَأْتِي قُبَاءَ كُلَّ سَبْتٍ وَّكَانَ يَقُوْلُ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِيْهِ كُلَّ سَبْتٍ **عبد اللہ** بن دینار نے کہا کہ ابن عمر ہر ہفتہ مین ایک بار جاتے تہے مسجد قبا مین اور کہتے تہے کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا ہے کہ آپ ہر ہفتہ مین جاتے تہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْتِي قُبَاءَ كُلَّ سَبْتٍ كَانَ يَأْتِيْهِ رَاكِبًا وَّمَاشِيًا قَالَ ابْنُ دِيْنَارٍ وَّكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهٗ **عبد اللہ** بن عمر رضی اللہ تعالے عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبا کو آتے تہے ہر ہفتہ مین اور آتے تہے آپ سوار بہی اور پیادہ بہی اور ابن دینار نے کہا کہ ابن عمر بہی ایسا ہی کرتے تہے **عَنْ** ابْنِ دِيْنَارٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ كُلَّ سَبْتٍ **ترجمہ** ابن دینار سے یہی مضمون مروی ہے اور اس مین ہر ہفتہ کا ذکر نہین ہے **ف** ان حدیثون سے فضیلت قبا کی اور فضیلت وہان کی مسجد کی اور فضیلت اُسکی زیارت کی معلوم ہوئی اور زیارت اوسکی سوار پیادہ دونو طرح درست ہے اور یہ بہی معلوم ہوا کہ نماز نفل دن کو دو رکعت ہے اور یہی مذہب ہمارا اور جمہور کا ہے اور ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اسکا خلاف کیا ہے اور قول اُن کا بنظر مخالفت حدیث غیر مسموع ہے اور معلوم ہوا کہ زیارت مسجد یہی ہے کہ اوس مین دو رکعت ادا کرے نہ یہ کہ اوسکی گلکاریان دیکہتا پہرے یا اینٹین گنا کرے کہ یہ تماشائیون کا کام ہے نہ متبعان انبیا کا علیہم الصلوٰۃ والتسلیم الحمد للہ والمنۃ کہ کتاب الحج تمام ہوئی ✣

تمت

اللہ تعالی کا شکر ہے کہ تیسری جلد صحیح مسلم مترجم اردو شیخ محی الدین تاجر کتب مہتمم مطبع صدیقی ساکن شہر لاہور بازار کشمیری کے اہتمام سے ۲۰ ماہ ربیع الاول ۱۳۰۵ ہجری مین زیور طبع سے آراستہ و پیراستہ ہوکر عاملان حدیث کے لیے قرۂ جان و ایمان ہوئی اللہ تبارک و تعالی اپنے فضل و کرم سے اسکو قبول فرماوے اور اسکی چوتہی جلد جو چہپنی شروع ہوگئی ہے اُسکی تمام کرنے کی توفیق بخشے آمین یا رب العلمین